لغات القرآن

مع فہرست الفاظ

تالیف

مولانا محمد عبد الرشید نعمانی

٥ - ٦

دار الاشاعت

Marfat.com

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ

مکمل

لُغاتُ القرآن

مع فہرستِ الفاظ

جلد پنجم — غ تا م

تالیف

مولانا سید عبدالدائم الجلالی

دارالاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ ○ اردو بازار، کراچی ۱

Marfat.com

طبع اوّل دارالاشاعت نومبر ۱۹۸۶ء
طباعت احمد پرنٹنگ کارپوریشن
ناظم آباد نمبر ۔ کراچی ۔
ناشر:۔ دارالاشاعت کراچی ۱

حق طبع

جناب شاہد نذیر خان یوسفی مجددی و ڈاکٹر خورشید صاحب مکتبہ حسن سہیل لاہور سے لغات القرآن کامل چھ جلد کی کتابت اب دارالاشاعت کراچی نے خریدلی ہے۔ لہٰذا آئندہ اس کتابت یا اسکے فوٹو لے کر طبع کرنے کا کوئی مجاز نہیں ہے اور اسکے تمام حقوق دارالاشاعت کو حاصل ہیں؛

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۱
مکتبہ دارالعلوم۔ کورنگی۔ کراچی ۱۴
ادارۃ المعارف کورنگی۔ کراچی ۱۴
ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی، لاہور ۲

Marfat.com

مدینۃ العلم دار العلوم مجددیہ
نور آباد - فتح گڑھ - سیالکوٹ

فہرست

نمبر شمار		صفحہ
۱	**باب الغین**	۶
۲	فصل الالف	۷
۳	فصل البار الموحدہ	۱۱
۴	فصل الثار المثلثہ	۱۱
۵	فصل الدال المہلہ	۱۱
۶	فصل الرار المہلہ	۱۱
۷	فصل الزار المعجمہ	۱۵
۸	فصل السین المہلہ	۱۵
۹	فصل الشین المعجمہ	۱۶
۱۰	فصل الصاد المہلہ	۱۶
۱۱	فصل الضاد المعجمہ	۱۶
۱۲	فصل الطار المہلہ	۱۷
۱۳	فصل الفار	۱۷
۱۴	فصل اللام	۱۸
۱۵	فصل المیم	۲۱
۱۶	فصل النون	۲۲
۱۷	فصل الواو	۲۲
۱۸	فصل الیار المثناۃ	۲۴
۱۹	**باب الفار**	۲۸
۲۰	فصل الالف	۳۱
۲۱	فصل التار المثناۃ	۳۶
۲۲	فصل الجیم المعجمہ	۳۹
۲۳	فصل الخار المعجمہ	۴۰
۲۴	فصل الرار المہلہ	۴۱
۲۵	فصل الزار المعجمہ	۴۶
۲۶	فصل السین المہلہ	۴۶
۲۷	فصل الشین المعجمہ	۴۷
۲۸	فصل الصاد المہلہ	۴۷
۲۹	فصل الضاد المعجمہ	۴۹
۳۰	فصل الطار المہلہ	۵۱
۳۱	فصل الظار المعجمہ	۵۱
۳۲	فصل العین المہلہ	۵۱
۳۳	فصل القاف	۵۳
۳۴	فصل الکاف	۵۴

Marfat.com

۳۵	فصل اللام	۵۴
۳۶	فصل الواو	۵۵
۳۷	فصل الہا	۵۸
۳۸	فصل الیار المثناة	۵۸
۳۹	**باب القاف**	۵۹
۴۰	فصل الالف	۶۰
۴۱	فصل البا۔ الموحدہ	۷۱
۴۲	فصل التار المثناة	۷۶
۴۳	فصل الثار المثلثہ	۷۹
۴۴	فصل الدال المہلہ	۸۱
۴۵	فصل الذال المہلہ	۸۶
۴۶	فصل الرار المہلہ	۹۴
۴۷	فصل السین المہلہ	۹۷
۴۸	فصل الصاد المہلہ	۹۹
۴۹	فصل الضاد المعجمہ	۱۰۰
۵۰	فصل الطار المہلہ	۱۰۱
۵۱	فصل العین المہلہ	۱۰۲
۵۲	فصل الفار	۱۰۴
۵۳	فصل اللام	۱۰۵
۵۴	فصل المیم	۱۰۹
۵۵	فصل النون	۱۱۱
۵۶	فصل الواو	۱۱۲
۵۷	فصل الہار المہلہ	۱۲۰

۵۸	فصل الیار المثناة	۱۲۰
۵۹	**باب الکاف**	۱۲۲
۶۰	فصل الالف	۱۲۳
۶۱	فصل البار الموحدہ	۱۲۷
۶۲	فصل التار المثناة	۱۳۰
۶۳	فصل الثار المثلثہ	۱۳۳
۶۴	فصل الدال المہلہ	۱۳۴
۶۵	فصل الذال المعجمہ	۱۳۴
۶۶	فصل الرار المہلہ	۱۳۷
۶۷	فصل السین المہلہ	۱۳۹
۶۸	فصل الشین المعجمہ	۱۵۱
۶۹	فصل الظار المعجمہ	۱۵۱
۷۰	فصل العین المہلہ	۱۵۱
۷۱	فصل الفا	۱۵۴
۷۲	فصل اللام	۱۶۰
۷۳	فصل المیم	۱۶۱
۷۴	فصل النون	۱۶۲
۷۵	فصل الواو	۱۶۳
۷۶	فصل الہار	۱۶۴
۷۷	فصل الیار المثناة	۱۶۵
۷۸	**باب اللام**	
۷۹	فصل الالف	۱۶۸
۸۰	فصل البار الموحدہ	۱۶۹

Marfat.com

۸۱	فصل الجیم المعجمہ	۲۰۳
۸۲	فصل الحاء المہملہ	۲۰۳
۸۳	فصل الدال المہملہ	۲۰۵
۸۴	فصل الذال المعجمہ	۲۰۷
۸۵	فصل الزاء المعجمہ	۲۰۷
۸۶	فصل السین المہملہ	۲۰۸
۸۷	فصل الطاء المہملہ	۲۱۰
۸۸	فصل الظاء المعجمہ	۲۱۱
۸۹	فصل العین المہملہ	۲۱۱
۹۰	فصل الغین المعجمہ	۲۱۵
۹۱	فصل الفاء	۲۱۶
۹۲	فصل القاف	۲۱۷
۹۳	فصل الکاف	۲۱۸
۹۴	فصل المیم	۲۲۳
۹۵	فصل النون	۲۲۹
۹۶	فصل الواو	۲۲۹
۹۷	فصل الہاء المہملہ	۲۳۵
۹۸	فصل الیاء المثناۃ	۲۴۷
۹۹	**باب المیم**	
۱۰۰	فصل الالف	۲۵۱
۱۰۱	فصل الباء الموحدۃ	۲۷۳
۱۰۲	فصل التاء المثناۃ	۲۸۵
۱۰۳	فصل الثاء المثلثہ	۳۰۸
۱۰۴	فصل الجیم المعجمہ	۳۱۷
۱۰۵	فصل الحاء المہملہ	۳۲۲
۱۰۶	فصل الخاء المعجمہ	۳۳۳
۱۰۷	فصل الدال المہملہ	۳۴۰
۱۰۸	فصل الذال المعجمہ	۳۴۶
۱۰۹	فصل الراء المہملہ	۳۴۷
۱۱۰	فصل الزاء المعجمہ	۳۶۳
۱۱۱	فصل السین المہملہ	۳۶۵
۱۱۲	فصل الشین المعجمہ	۳۸۵
۱۱۳	فصل الصاد المہملہ	۳۹۲
۱۱۴	فصل الضاد المعجمہ	۳۹۸
۱۱۵	فصل الطاء المہملہ	۴۰۰
۱۱۶	فصل الظاء المعجمہ	۴۰۳
۱۱۷	فصل العین المہملہ	۴۰۴
۱۱۸	فصل الغین المعجمہ	۴۱۸
۱۱۹	فصل الفاء	۴۲۰
۱۲۰	فصل القاف	۴۲۲
۱۲۱	فصل الکاف	۴۲۹
۱۲۲	فصل اللام	۴۳۳
۱۲۳	فصل المیم	۴۴۲
۱۲۴	فصل النون	۴۴۵
۱۲۵	فصل الواو	۴۶۶
۱۲۶	فصل الہاء المہملہ	۴۸۳
۱۲۷	فصل الیاء	۴۹۰

Marfat.com

باسمہٖ تقدس تعالیٰ

باب الغین

اَلْغَابِرِیْنَ: باقی رہنے والے، پیچھے رہ جانے والے، نجات سے رہ جانے والے، ہلاک ہونے والے، اسمِ فاعل جمع مذکر قیاسی بحالتِ نصب و جر، اَلْغَابِرُ واحد، بحیرۂ مردار کے ساحل پر سدوم بستی کے رہنے والوں نے حضرتِ لوط کی نصیحت نہیں مانی، امرد پرستی اور بعض دوسری اخلاقی و سماجی خباثتوں میں آلودہ رہے، حضرتِ لوط اپنے ساتھیوں کو لیکر بحکم الٰہی بستی سے نکل کھڑے ہوئے آپ کی بیوی دل سے سدوم والوں کی طرفدار تھی اس لئے اس نے ساتھ نہیں دیا، حضرتِ لوط کو جھوٹا سمجھنے والے کافر سدوم میں باقی رہے تو وہ عورت بھی انہیں کے ساتھ رہی اور بستی والوں کی طرح وہ بھی عذابِ الٰہی سے تباہ ہوئی۔

محقق عبد الرؤف مصری نے لکھا ہے کہ اصل چیز کے گزر جانے کے بعد جو چیز باقی رہ جاتی ہے اس کو لغت میں غابر کہتے ہیں اس لئے غبار اس خاک کو کہتے ہیں جو قافلہ کے گزر جانے کے بعد اڑکر پیچھے رہ جاتی ہے۔

(معجم القرآن حصہ دوم)

اہلِ لغت نے مادہ غَبْرٌ کو اضداد میں سے شمار کیا ہے شیخ فیروزآبادی نے لکھا ہے غَبَرَ غُبُوْرًا مَكَثَ و ذَهَبَ ضدوھا غابِرٌ من غُبَّرٍ یعنی غَبَرَ غُبُوْرٌ کے معنی ہیں رہ گیا اور چلا گیا، یہ لفظ متضاد المعنی ہے اسم فاعل غابر ہے جس کی جمع غُبَّرٌ ہے (القاموس باب الراء فصل الغین)

صاحب منتہی الارب نے مؤلف قاموس سے کسی قدر اختلاف کیا ہے، لغات اضداد میں سے اس لفظ کا ہونا تسلیم کیا ہے لیکن اسی کے ساتھ لکھا ہے غَبَرَ غُبُوْرًا (ن) درنگ کرد و باقی ماند و غَبَرَ غَبْرًا بالفتح رفت و درگزشت و علی الوجہین یفسر قولہ

تعالیٰ الا عجوزا فی الغابرین یعنی باب نَصَرَ سے غَبَرَ غُبُورًا کے معنی ہیں توقف کیا، باقی رہا۔ اور غَبَرَ غَبْرًا کے معنی ہیں، چلا گیا، گزر گیا، آیت اِلَّا عَجُوزًا فِی الغَابِرِیْنَ کی تفسیر دونوں طرح کی گئی ہے۔

مجمع البحار میں ہے وفی حدیث اولیس اکون فی غبر الناس احب الیّ ای اکون مع المتأخرین لا المتقدمین المشہورین من الغابر الباقی الکوکب الدری الغابر ای الذاہب الماضی (مجمع البحار جلد ثالث ص۳) یعنی حدیث اولیس میں جو لفظ غُبَّرِ الناس آیا ہے وہ غابر کی جمع ہے اور غابِر کا معنی ہے باقی یعنی پیچھے رہنے والے لوگ پیش رو اور مشہور نہیں اور الکواکب الدری الغابر میں لفظِ غابر کا معنی ہے چلا جانے والا، گزرا ہوا، زمخشری نے آیت من الغابرین کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے من الذین غبروا فی دیارھم ای بقوا فھلکوا یعنی وہ لوگ جو اپنی بستیوں میں رہ گئے اور ہلاک ہو گئے (کشاف جز اول ص۴۹۳)

تفسیر کبیر میں امام رازی نے غبور کے معنی بقاء لکھ کر نجات نہ پانے کا مفہوم مراد لیا ہے، لکھا ہے:۔

غبر الشئ غبرا اذا مکث وبقی قال الھذلی فغبرت بعدھم بعیش ناصب، واخال انی لاحق مستتبع یعنی بقیت فمعنی الاٰیۃ انہا کانت من الغابرین عن النجاۃ ای من الذین بقوا عنہا ولم یدرکوا النجاۃ یقال فلان غبر ھٰذا الامر ای لم یدرکہ انتھٰی یعنی غبر الشئ غبورًا کا معنی ہے رک گیا، باقی رہا ہذلی شاعر کا قول ہے، دوستوں کے جانے کے بعد میں دکھ کے ساتھ جینے کے لئے رہ گیا اور مجھے خیال ہوتا ہے کہ اب میں بھی ان کے پیچھے جانے ہی والا ہوں، اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہوا کہ وہ عورت رہ جانے والے اور نجات نہ پانے والوں کے ساتھ رہ گئی، محاورے میں بولا جاتا ہے فلان غبر ھٰذا الامر یعنی فلاں شخص اس امر کو نہ پاسکا، انتھٰی۔

امام راغب اصفہانی نے تضادِ معنوی کو نقل کرنے کے بعد ایک لطیف توجیہ کی ہے جس سے دونوں میں حقیقی فرق باقی نہیں رہتا، صرف اعتباری تضاد رہ جاتا ہے، فرماتے ہیں:۔

کہا جاتا ہے کہ غَابِر ماضی کو بھی کہتے ہیں اور مستقبل کو بھی، اگر یہ صحیح ہے تو وجہ یہ ہے کہ غبار زمین سے اٹھ کر اوپر کو چڑھ جاتا ہے لیکن قافلہ گزر جاتا ہے اور غبار پیچھے رہ جاتا ہے، اول معنی

Marfat.com

کی مناسبت سے غابر بمعنی ماضی اور دوسرے معنی کے لحاظ سے بمعنی مستقبل ہے (مفردات القرآن)

پ ۱۰/۹، پ ۲۰/۱، پ ۱۴/۴، پ ۱۹/۱۲، ۱۹، پ ۲۳/۸

اَلْغَارِ: الف لام عہدی، کوہِ ثور والا غار۔ مکہ سے سیدھی جانب تقریباً تین میل دور کوہ ثور کے بالائی حصہ میں ایک غار ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق نے مکہ سے ہجرت کرنے کے بعد سب سے پہلے قیام فرمایا تھا۔ اس کا منہ اتنا تنگ تھا کہ ایک آدمی لیٹ کر بمشکل سینہ کے بل اندر گھس سکتا تھا۔ ۱۲۹۹ھ میں شریف عون کے حکم سے کشادہ کر دیا گیا، اب پورا دروازہ لگا ہوا ہے (معجم القرآن لعبد الرؤف المصری) پ ۱۰/۱۲

اَلْغَارِمِيْنَ: غارم کی جمع، اسم فاعل جمع مذکر، بحالتِ جر، قرضدار، ایسے قرضدار جو مسلمانوں کی اندرونی اصلاحات کے سلسلے میں قرض لیکر صرف کرنے پر مجبور ہو گئے ہوں یا خود اپنے صرف کے سبب قرضدار ہوں بشرطیکہ گناہ کے کام میں خرچ نہ کیا ہو یا بد چلنی ہی کے سبب قرضدار ہوں لیکن سچی توبہ کر لی ہو۔ (سیوطی و جمل بر حاشیہ جلالین) غارم کا مادہ غُرم ہے، غُرم قرض، تاوان اور ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس کو ادا کرنا لازم ہو (قاموس، منتہی الارب) غریم قرضدار اور قرضخواہ دونوں کو کہتے ہیں۔ (منتہی الارب) پ ۱۴/۱۰

غَاسِقٍ: غسق سے اسم فاعل واحد مذکر، تاریک رات، گرہن کے سبب سیاہ پڑ جانے والا چاند (معجم القرآن) صراح میں ہے غاسق تاریکی بعد از غروب شفق، یا غروبِ آفتاب کے بعد آنے والی تاریک رات (بغوی) یا ڈوبنے والا چاند، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا استعیذ باللہ من القمر فانہ الغاسق (ترمذی) حضرت عائشہ فرماتی ہیں رسول اللہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر چاند کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تعوذی باللہ من شر ھٰذا فانہ الغاسق اذا وقب (ابو السعود) یا مراد حوادث شب (المفردات و معجم القرآن) رات کو آنے والی مصیبتوں سے بچاؤ دشوار ہوتا ہے، دشمن کا شب خون چوری نقب زنی، ڈاکہ اور طرح طرح کے حوادث عموماً رات کی تاریکی میں ہوتے ہیں، اسی لئے عربی مثل ہے اللیل اخفی للویل رات اپنے اندر ہلاکتوں کو چھپائے رکھتی ہے، (معجم القرآن) پ ۳۰/۳۸

اَلْغَاشِيَةِ: غَشِیَ غِشَاءٌ سے اسم فاعل

واحد مؤنث، ہر چھپا لینے والی ڈھانک دینے والی، چھا جانے والی چیز، یہ اصل وصفی معنی ہے لیکن مراد قیامت ہے اس لئے کہ اس کی ہولناکیاں سب پر چھا جائیں گی (معجم المفردات، جلالین)

حاصل مطلب یہ کہ لغوی اعتبار سے وصفی معنی تھا کسی چیز کا نام نہ تھا لیکن قرآنی اصطلاح میں قیامت کا علم بن گیا، ۳۰/۱۲

غَاشِيَةٌ: اسم فاعل واحد مؤنث، ہر طرف سے گھیر لینے والی عقوبت اور چھا جانے والا عذاب (کمالین) ۱۳/۶

غَافِرِ الذَّنْبِ: اسم فاعل واحد مذکر مضاف الذنب مضاف الیہ، بخشنے والا، معاف کرنیوالا، ۲۴/۶ مزید تشریح آئندہ غفر کے ذیل میں آئے گی۔

اَلْغَافِرِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر بحالت جر، غافر واحد، معاف کرنے والے، بخشنے والے، درگذر کرنے والے، ۹/۹

بِغَافِلٍ: بآ حرف جر، غافل اسم فاعل مذکر مجرور، مادہ غفل، بے خبر، لاعلم، ۱/۹،۱۲،۱۶ ۲/۱،۱۲ ۳/۱ ۵/۳ ۱۱/۱ ۱۳/۳

غَافِلًا: اسم فاعل واحد مذکر بحالت نصب بے خبر، ۱۳/۱۹

اَلْغَافِلَاتِ: اسم فاعل جمع مؤنث معرف باللام اَلْغَافِلَةُ واحد، ناتجربہ کار، بھولی عورتیں۔ ۱۸/۹

غَافِلُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، حالت رفع، غافل واحد، غفلت کرنے والے، بے خبر ہونیوالے، ۸/۳ ۹/۱۲ ۱۱/۶،۱۳ ۱۲/۱۲ ۱۳/۲۰ ۲۱/۴ ۲۲/۱۸ ۲۶/۱

غَافِلِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، حالت نصب و جر، غافل واحد، بے خبر ہونیوالا، نادان، ۸/۷ ۹/۷،۱۲،۱۳ ۱۱/۸ ۱۲/۱۱ ۱۸/۱

غَالِبٌ: اسم فاعل واحد مذکر، غَلَبٌ و غَلَبَةٌ مصدر، باب ضَرَبَ، قابو رکھنے والا، مزید تشریح غَلَبَ کے تحت میں آئے گی، ۱۲/۱۲

لَا غَالِبَ: لا نافیہ، غالب اسم فاعل نکرہ، حالت نصب، تم پر کوئی غلبہ پانیوالا نہیں، ۴/۲ ۷/۸

اَلْغَالِبُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، حالت رفع، غالب آنے والے، قابو پانے والے، ۹/۷ ۶/۸،۱۲ ۱۹/۴ ۲۰/۷ ۲۳/۴

اَلْغَالِبِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، حالت نصب غالب واحد، غلبہ پانے والے، ۹/۴ ۹/۷ ۲۳/۸

اَلْغَاوُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر معرفہ، حالت رفع غوایت مصدر، گمراہ اور کج رو، یہ لفظ دو جگہ آیا ہے ۱۹/۹ میں بت پرست مراد ہیں، یعنی بُت اور

بت پرست اور ندمے سو جہنم میں ڈالے جائیں گے،
پ ۱۹/۱۵ میں شاعروں کے کج راہ پیرو مراد ہیں مبالغہ
آمیز مدح، بیجا مذمت، ہجو، تغزل، جذباتِ محبت کی
فحش اور غلط تصویر کشی، رندی، مے نوشی، بے حیائی
عریانی، نسبی فخر، شخصی اور قومی شیخی، غرض اخلاقِ
ذمیمہ کا انبار عموماً شعراء (باستثناءِ اہلِ حق و صداقت)
کے کلام میں ہوتا ہے، کج راہ، بیوقوف، سبک سر،
پڑھے لکھے اور جاہل پرستارانِ ادب ایسے کلام
کو مزے لے لے کر پڑھتے گاتے سنتے سر دھنتے اور
جولانِ فکر کا سیرگاہ بناتے ہیں، اسی جگہ ایسے ہی
غلط رو، کجراہ، گمراہ مراد ہیں، پ ۱۹/۱۵ (معجم القرآن)

اَلْغَاوِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، غاوی واحد،
حالتِ نصب، گمراہ، کج راہ، مراد بتوں کے پجاری
پ ۹/۱۲ پ ۱۴/۳ پ ۱۹/۹ پ ۲۳/۶

غَائِبَۃٍ: اسم فاعل واحد مذکر، تاء آخر میں
مبالغہ کی ہے مؤنث کی نہیں ہے (محلی) یعنی بہت
ہی چھپنے والی اور زیادہ سے زیادہ پوشیدہ رہنے
والی چیز، (روح المعانی) سمین میں اس قول کو نقل
کرنے کے بعد لکھا ہے کہ بعض اقوال کے موافق اس
میں تاء مصدری ہے جیسے عَاقِبَۃٌ اور عَافِیَۃٌ
زمخشری نے کشاف میں مصدری تاء کی نظیر پیش
کرتے ہوئے لکھا ہے جیسے ذَبِیْحَۃٌ نَطِیْحَۃٌ اور
رَمِیَّۃٌ اسم مصدر ہیں، صفت کے صیغے نہیں
ہیں، پ ۲۰/۲

غَائِبِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر حالتِ جر، غائب
واحد، چھپنے والے، غیر حاضر، غائب ہونے والے،
پ ۸ پ ۱۲/۱۴ پ ۲۰/۷

اَلْغَائِطِ: نشیبی وسیع میدان، مراد قضاء حاجت
کا مقام یا قضاء حاجت، عمرو بن معدی کرب کا
شعر ہے ۔ وَکَمْ مِنْ غَائِطٍ مِنْ دُوْنِ سَلْمٰی
(سلمی سے ادھر بہت وسیع میدان ہیں)
عرب قضاء حاجت کے لئے نشیبی وسیع میدانوں
میں جاتے تھے اس لئے بطورِ کنایہ براز یا قضاء
حاجت کا مقام مراد ہے (معجم القرآن) پ ۵/۴ پ ۶

لَغَائِظُوْنَ: لام تاکید، غَائِظُوْنَ اسم فاعل
جمع مذکر (حالتِ رفع) غَائِظٌ واحد غائظ کا معنی
غصہ دلانے والا، غضب پیدا کرنیوالا (معجم القرآن)
اس لفظ کا مادہ غیظ ہے، غیظ انتہائی غضب کو
کہتے ہیں، اگر اللہ کی طرف غیظ کی نسبت کی جاتی
ہے جیسا اس جگہ ہے تو انتقام مراد ہوتا ہے،
یعنی وہ اپنی حرکتوں سے ہم کو انتقام پر آمادہ کرتے
ہیں۔ (المفردات لراغب) پ ۱۹/۸

Marfat.com

غَبَرَةٌ: خاک اور وہ اثر جو کسی چیز پر جمی ہوئی خاک دور ہونے کے بعد بھی باقی رہ جاتا ہے، مراد یہ کہ غم کے سبب چہروں کا رنگ بگڑ جائیگا (راغب) ۳۰/۵

غُثَاءً: سیلاب کا کوڑا اور جھاگ، ہانڈی کے جھاگ، سوکھے سڑے گلے پتے، مراد بے سود، تباہ، غُثّاء تشدید کے ساتھ بھی اسی معنی میں مستعمل ہے (تاج، قاموس، منتہی الارب، مجمع البحار، المفردات) اس سے غَثَا یَغْثُو غَثْوًا (نصر) اور غَثَا یَغْثِیْ غَثَیَانًا (ضرب) آتے ہے، مؤخر الذکر کا معنی ہے، خبثِ نفس، بد باطنی، غَثَتْ نَفْسُہٗ محاورہ ہے، (المفردات) ۱۵/۲ ۳۰/۱۲

لِغَدٍ: لام حرفِ جر، غَدٍ مجرور، اصل میں غَدْوٌ تھا، آنے والا کل، فردا، آئندہ زمانہ جو جلد آنیوالا ہو، ۲۵/۹

غَدًا: غَدٌ کا ہم معنی، حالتِ نصب، اگرچہ لفظ غَد میں غَدْوٌ کا واؤ بلا عوض حذف کر دیا گیا ہے لیکن شعر میں غَدْوٌ بھی آیا ہے، اصحابِ فیل کے کعبہ پر حملہ کرنے کے وقت عبد المطلب نے جو شعر پڑھے تھے، ان میں یہ شعر بھی ہے،

وَمحالهم غدوًا محالك (مجمع البحار)

۳/۱۲ ۱۵/۱۶ ۲۱/۱۳ ۲۷/۹

بِالْغَدَاةِ: با حرفِ جر الغداة مجرور، اَلْغَدَاةَ تڑکا یا طلوعِ فجر اور طلوعِ آفتاب کا درمیانی وقت (تاج، منتہی الارب) ۶/۱۲ ۱۵/۱۶

اَلْغُدُوُّ: صبح صبح کو نکلنا، صبح کو پہنچنا یا فجر اور طلوعِ آفتاب کا درمیانی وقت (مجمع البحار) یا دن کا ابتدائی حصہ (المفردات) یا دن کے ابتدائی حصہ میں چلنا (مجمع البحار) اَلْغُدُوُّ اَلْغَدَاۃ کی جمع بھی ہے اور آیت بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ میں جمع ہی مراد ہے (منتہی الارب) ۹/۱۴ ۱۳/۸ ۱۵/۱۱ ۲۴/۸

غُدُوًّا: تڑکا اَلْغُدُوُّ کا ہم معنی، ۲۴/۱

غَدَوْتَ: غُدُوٌّ سے واحد مذکر حاضر ماضی معروف یعنی جب آپ مدینے سے سویرے نکلے تھے اس آیت میں گھر والوں کے پاس سے نکل کر جانے سے مراد ہے مدینہ سے باہر نکلنا (معالم، خازن، مدارک) ۴/۴

غَدَوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف، غُدُوٌّ مصدر غَدَا یَغْدُوْ ماضی اور مضارع باب نصر، جب وہ تڑکے سے نکلے، ۲۹/۲

غَدَاءَنَا: غداء مضاف نا مضاف الیہ، ہمارا صبح کے دن کا کھانا، دن کے ابتدائی حصے کے

Marfat.com

کھانے کو غَدَاء کہتے ہیں اسی کو سحور بھی کہا جاتا ہے۔
(زبدۃ عین الشفار) غداء کے غین کو فتحہ سے ہے
(کرمانی شرح بخاری، قاموس، صحاح) آخر میں مَد
ہے (نہایہ) تغدّی اسی سے بنا ہے یعنی ناشتہ
کرنا۔ حضرتِ ابنِ عباس نے تَغَدّی کو سحری کھانے
کے لئے بھی استعمال کیا ہے فرمایا ہے کُنْتُ
اَتَغَدّیٰ عِنْدَ عُمَرَ فِیْ رَمَضَانَ (میں حضرتِ
عمر کے پاس سحری کھاتا تھا) (مجمع البحار) ۱۵/۲۱

غَدَقًا: بارش کا کثیر پانی (معجم المفردات) موسلا دھار
بارش کا کثیر پانی جو سات برس کی خشک سالی کے
بعد برسا تھا (معجم) مراد وسعتِ رزق (ابن جریر
طبری) مالِ کثیر (مجاہد) اس سے فعل باب سَمِعَ سے
آتا ہے غَدِقَتْ عَیْنُہٗ (اس کی آنکھ سے خوب
پانی بہا) غَیْدَاق سیال پانی کی طرح گفتگو کی روانی،
پیہم دوڑ (راغب) ۱۵/۱۱

غُرَابًا: حالتِ نصب، کوا۔ حدیث میں غراب کو
فاسق بھی فرمایا ہے (مجمع البحار)

اَلْغُرَاب: الف لام تعریف کا ہے غراب کی جمع
اَغْرُبٌ اور اَغْرِبَۃٌ اور غِرْبَانٌ اور غُرُبٌ آتی
ہے اور جمع الجمع غَرَابِیْنُ ہے (قاموس) غرب کے
معنی چونکہ تیزی ہے اور کوا چالاک جانور ہوتا ہے۔
غالباً اسی وجہ سے اس کو غراب کہا گیا۔ مثل مشہور ہے
فُلَانٌ اَحْذَرُ مِنَ الْغُرَابِ (فلاں شخص کوے سے
زیادہ چالاک ہے) ممکن ہے وجہ تسمیہ یہ ہو کہ کوے
کی آواز سے کسی مسافر یا مہمان کے آنے کا شگون لیا جاتا
ہے اور غریب اجنبی مسافر کو کہتے ہیں۔

غَرَابِیْبُ: جمع، غِرْبِیب واحد، گہرے سیاہ
مراد کالے پہاڑ (المفردات، خازن، بیضاوی) غربیب
اس بوڑھے آدمی کو بھی کہتے ہیں جو خضاب سے ہمیشہ
بال سیاہ رکھے (منتہی الارب) اس جگہ غرابیب
سُوْدٌ کی صفت نہیں ہے، عربی میں کسی رنگ کی
تاکیدی صفت کو موصوف سے پہلے نہیں ذکر کیا جاتا
ہے (کشاف، کبیر، روح المعانی) لیکن غریب سجستانی
میں ہے کہ اصل میں یہ لفظ سُوْدٌ غَرَابِیْبُ تھا۔
سود موصوف غَرَابِیْبُ صفت، استعمال میں
الٹ کر غَرَابِیْبُ سُوْدٌ کر دیا۔ علامہ نسفی نے لکھا ہے
کہ اَصْفَرُ فَاقِعٌ (خالص زرد) کی طرح اَسْوَدُ غِرْبِیْبٌ
کہا جاتا ہے یعنی اگر اسود کی تاکیدی صفت ذکر کرنی ہوتی
ہے تو غربیب کو اسود کے بعد لاتے ہیں۔
(معجم القرآن) ۲۲/۱۶

غَرَبَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف، غروب اور
غرب مصدر، ڈوبنا، چھپنا۔ عربی زبان میں سورج

Marfat.com

مؤنث استعمال ہوتا ہے اسی سے تَغْرُبُ مضارع واحد مؤنث غائب بنا ہے، ۵/۱۴ (دیکھو باب التاء فصل غین)

اَلْغَرْبِيّ: مغربی جانب، مغرب کی طرف والا، صاحب منتہی الارب نے غربی کا معنی لکھا ہے وہ درخت جس کو غروب کے وقت سورج کی گرمی پہنچتی ہو۔ ۱۸/۲

غَرْبِيَّةٍ: یہ غربی کا مؤنث ہے (منتہی الارب) جلال محلی نے لکھا ہے بَلْ بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَمَكَّنُ حر ولا برد مضرین (وہ درخت نہ شرقی ہے نہ غربی بلکہ دونوں کے درمیان واقع ہے، اس لئے اس کو نہ ضرر رساں گرمی ستاتی ہے نہ سردی) گویا شیخ محلی کے نزدیک غربیۃ کا معنی ہوا واقع بجانب غرب۔ قاضی بیضاوی نے اس کی عجیب تفسیر کی ہے فرماتے ہیں وہ ایسا نہیں کہ کبھی اس پر دھوپ پڑے کبھی نہ پڑے بلکہ پورے دن پڑتی رہتی ہے یعنی وہ درخت کسی ٹیلے پر ہے یا کھلے میدان میں ایسے درخت کے پھل نہایت پختہ اور تیل بہت صاف ہوتا ہے یا یہ مطلب کہ وہ درخت نہ ہمیشہ دھوپ میں رہتا ہے کہ سورج کی گرمی سے جل جائے نہ ہمیشہ سائے میں کہ اس کے پھل کچے رہ جائیں یا یہ مطلب کہ وہ درخت نہ آبادی کے شرقی حصہ میں واقع ہے نہ غربی جانب بلکہ وسط میں ہے، یہ آخری مطلب ہی اکثر اہل تفسیر نے پسند کیا ہے، ۱۸/۱۱

غَرَّتْكُمُ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف کُمْ ضمیر مفعول، غرور مصدر۔ حیات دنیوی نے تم کو فریب دے رکھا تھا اور باطل آرزوؤں نے۔ ۲۵/۲۰ ۲۷/۱۸

غَرَّتْهُمُ: واحد مؤنث غائب ماضی، هُمْ ضمیر مفعول۔ دنیوی زندگی نے ان کو بہکا رکھا ہے۔

۶/۱۲ ۹/۱۳،۱۳

غُرْفَةً: ایک چلو پانی۔ اس آیت میں لفظ اِغْتَرَفَ بھی آیا ہے جو باب افتعال سے واحد مذکر غائب ہے اس کا مادہ غَرْفٌ ہے غرف کا معنی کسی چیز کو اٹھانا، ہاتھ سے لینا (المفردات) اِغْتَرَفَ کا معنی ہوا، چلو بھر کر پانی لیا، اس صورت میں غرفۃ کا ترجمہ ہوا ایک چلو یعنی جس نے نہر میں سے ایک چلو پانی لے لیا تو کوئی حرج نہیں، ۲/۱۲

اَلْغُرْفَةَ: مکان کی بالائی منزل یا اونچا مکان (الکشاف) مراد جنت میں خاص منزل (محلی بروایت عطاء خراسانی) ۱۹/۴

غُرَفًا: جمع غرفۃ واحد حالت نصب اونچے مکان، جنت کے اندر شاندار منزلیں۔ ۲۱/۲

غُرَفٌ: جمع غُرْفَةٌ واحد، حالت رفع، جنت کی

Marfat.com

منازل، ۲۲/۱۶

اَلْغُرُفَاتِ: جمع اَلْغُرْفَۃُ واحد، اہلِ لغت نے بضم را، بسکون را اور بفتحہ را، تینوں طرح سے جائز لکھا ہے (قاموس، منتہی الارب) اونچے مکان، منازلِ عالیہ، ۲۲/۱۱

اَلْغَرَقُ: اسم فعل، پانی یا مصیبت یا نعمت میں ڈوب جانا (معجم القرآن) اس جگہ مراد پانی میں ڈوبنا ہے، ۱۱/۱۴

غَرْقًا: مصدر حالتِ نصب ڈوبنا، گہرائی کے اندر سے شدت کے ساتھ کھینچنا، مراد کافروں کی جانیں کھینچنا (ملی) یعنی ان فرشتوں کی قسم جو کافروں کی جانیں شدت اور سختی کے ساتھ کھینچتے ہیں، اس جگہ غرق بمعنی اغراق ہے (روح المعانی) کذا روی عن علی اخرجہ سعید بن منصور (کرخی) ۳۰/۲

غَرَامًا: اسم فعل پیہم تکلیف، ہلاکت البشر بن حازم کا شعر ہے ؎

ویوم الجفار ویوم النسار کان عذابا وکان غراما

جفار اور نسار کی لڑائیاں سراسر دکھ اور پیہم تکلیف کا سبب تھیں (معجم القرآن) اسی سے تکلیف دہ محبت کو بھی غرام کہا جاتا ہے (المفردات) ۱۹/۴

غُرُوْرًا: مصدر اور اسم فعل، جھوٹی امید، دھوکہ دینا، غَرٌّ بمعلافریب خوردہ، ناتجربہ کار، غَرِیْرٌ فریب خوردہ، جھوٹے لالچ میں آ جانے والا، ڈرانے والا، (قاموس) ۵/۱۵ ۲۱/۱۸ ۲۲/۱۷ ۸/۱ ۱۵/۷

اَلْغُرُوْرِ: اسم فعل بمعنی غرور، ۲۰/۱۰ ۸/۹ ۲۷/۱۹ ۲۹/۲

غَرَّ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، غرور مصدر، دھوکہ دیا، فریب دیا، ۳/۱۱ ۱/۳ ۲۷/۱۸ ۳/۷

اَلْغُرُوْبُ: مصدر اور اسم فعل، سورج ڈوبنے وقتِ غروب (مدارک، معالم) غُرُوْبٌ غَرْبٌ کی جمع ہے جس کے معنی ہیں تیز تلوار، تیز بلکہ ہر چیز کی تیزی شباب، آنسو اور آبِ دہن وغیرہ کا تیزی سے بہنا، غَرَبَ غُرُوْبًا چھپ گیا، دور ہو گیا، غائب ہو گیا، غَرَبَ غُرُوْبًا (نصر) کے معنی ہیں چاند یا سورج چھپ گیا، غَرِبَ غَرَبًا (سمع) سخت سیاہ ہو گیا غَرُبَ (کرم) چھپ گیا، اجنبی ہو گیا (قاموس، محیط) ۲۶/۱۲

غُرُوْبِهَا: مصدر مضاف ہا ضمیر مضاف الیہ، ڈوبنا، چھپنا، غائب ہو جانا، ۱۶/۱۲

اَلْغَرُوْرُ: صیغہ صفت، دھوکہ دینے والا، جھوٹی امید دلانے والا (معجم) مال ہو یا دنیا یا خواہشِ نفس یا شیطان (المفردات وزبدۃ علین اشتغال) صاحب نہایہ نے شیطان مراد لیا ہے کیونکہ شیطان

Marfat.com

انسان سے پیہم گناہ کراتا ہے اور مغفرت الٰہی کا امیدوار بنائے رکھتا ہے، گویا مغفرت کی امید کو سامنے لاکر وہ متواتر گناہ کرنے کی جرأت پیدا کرتا ہے مغفرت اگرچہ ممکن ہے لیکن اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اس اعتماد پر زہر کھالے کہ زہر کے اثر کو طبیعت خود رفع کردے گی۔ (انسانیہ) ۲۱/۱۲ ۲۲/۱۲

غَزْلَهَا: مصدر اور اسم فعل مضاف، ہا ضمیر مضاف الیہ، سوت کاتنا، سوت، تاگہ، غَزَلَ ماضی باب ضَرَبَ (قاموس) اس جگہ مصدر بمعنی اسم مفعول ہے یعنی کاتا ہوا سوت (جلالین) مکہ میں ایک بے وقوف قریشی عورت تھی جو صبح سے دوپہر تک یا دن بھر باندیوں کو ساتھ لیکر سوت کاتتی تھی اور آخر میں تمام کاتا ہوا سوت توڑ ڈالتی تھی، اس کا نام ریطہ بنت عمرو بن سعد تھا (بغوی) یا رائطہ یا جعوا ر یا خرقار تھا، (خطیب فی السراج المنیر) یہ اسد بن عبدالعزّٰی کی ماں اور سعد کی بیٹی تھی (بلاذری) آیت کی مراد یہ ہے کہ تم نے جو معاہدہ اللہ سے کر رکھا ہے اس کو نہ توڑ دو، کی کرائی محنت برباد نہ کر دو، اس عورت کی طرح نہ کرو جو (دن بھر) کاتنے کے بعد (آخر میں کاتا ہوا سوت) توڑ ڈالتی تھی، ۱۴/۱۹

غُزًّى: جمع، غازی واحد، غزاۃ بھی جمع ہے دشمن سے لڑنے والے، جہاد کے لئے نکلنے والے غَزْوٌ کی مصدر غَزَا ماضی یَغْزُو مضارع (باب نَصَرَ) (مجمع البحار)

۱۵/۹

غَسَقِ اللَّيْلِ: رات کی سخت تاریکی (معجم و مفردات) اول رات کی تاریکی (قاموس و منتہی الارب) غَسَقَ اللَّيْلُ غَسْقًا (رات خوب تاریک ہوگئی) غَسَقَتْ عَيْنُهُ غُسُوْقًا (آنکھ متحیر ہوگئی، آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا) (منتہی الارب) آیت میں نمازِ عشاء مراد ہے (معجم)

۳۰/۲

غَسَّاقًا: ٹھنڈا بدبودار پانی (معجم القرآن عبدالرؤف و غریب القرآن) یا دوزخیوں سے بہنے والا لہو (جلالین، صاوی، معجم القرآن، المفردات) ایک حدیث ہے کہ اگر غساق کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو دنیا والوں کے دماغ سڑ جائیں (مجمع البحار) صاحب مجمع البحار نے غساق کے معنی لکھے ہیں دوزخیوں سے بہنے والا لہو یا ان کا دھوون یا آنسو یا انتہائی ٹھنڈک، صاحب قاموس نے ترجمہ میں زہر یلا تیخ بنا دینے والی سردی لکھا ہے حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود کا بھی یہی قول ہے، تاج میں بھی یہی تشریح ہے اور بخاری نے بھی اسی کی صراحت کی ہے، پروفیسر عبدالرؤف مصری نے اپنی

Marfat.com

کتاب معجم القرآن کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ غساق ترکی لفظ ہے جس کے اصل معنی ہیں بدبودار ٹھنڈا پانی (شرح ادب الکاتب للجوالیقی والاشتقاق والتعریب. ترجمۃ القاموس لعاصم آفندی المعرب من الکلام الاعجمی) میرا خیال ہے کہ اگر قرآن میں ایسے الفاظ آئے ہیں جو دوسری زبانوں میں مستعمل ہیں اور ان کا ماخوذ عنہ عربی یا سریانی یا عبرانی یا حبشی دیا نمیں ہیں تو ان کو اصلاً عربی کہا جائے گا ورنہ توافق پر محمول کیا جائے گا بہر حال معرب نہیں کہا جائے گا۔ ۳۰/۱

غَسَّاقٌ: دوزخیوں سے بہنے والا لہو (جلالین، المفردات) ۲۳/۱۲

غِسْلِیْن: انتہائی گرم ابلتا ہوا پانی (تاج) یہ لفظ صرف قبیلہ ازد کا ہے یا زخموں کا دھوون یعنی کافر دوزخیوں کے زخموں سے نکلنے والا پانی (راغب) دوزخ کے ایک درخت کا نام بھی ہے (جلالین)

۲۹/۵

غِشَاوَةٌ: سرپوش، ڈھکنا، پردہ، یہ مصدر بھی ہے مگر اس جگہ ڈھانکنے والی چیز مراد ہے یعنی آنکھوں پر پڑ جانے والا پردہ (معالم) ۱/۱

غِشَاوَةٌ: تاریکی کا پردہ کہ جب آنکھوں پر اللہ نے ڈال دیا تو پھر راہ حق نہیں سوجھتی۔ ۲۵/۱۹

غَشِیَهُمْ: واحد مذکر غائب ماضی معروف غِشْیَانٌ غِشَاءٌ اور غِشَاوَةٌ مصدر (قاموس) ڈھانک لیا، چھا گیا، اوپر آ پڑا۔ ۱۶/۱۲ ۲۱/۱۳

غَشّٰهَا مَا غَشّٰی: غَشّٰی واحد مذکر غائب ماضی معروف، تَغْشِیَةٌ مصدر، باب تفعیل، چھا گیا، چھپا لیا، اڑھا دیا، ڈھانک دیا، یہاں چھا جانے اور چھپ لینے کے معنی ہیں۔ ہا ضمیر اول غَشّٰی کا مفعول ہے اور دوسرے غَشّٰی کا مفعول محذوف ہے۔ ۲۷/۷

غَصْبًا: مصدر، حالت نصب، چھیننا، جبر، ظلم، ۱۶/۱

غُصَّةٍ: حلق میں کسی چیز کا پھنسنا، پھندہ لگنا، وہ ہڈی جو حلق میں پھنس جائے (المفردات) مراد درخت زقوم یا ضریع جو دوزخیوں کی خوراک ہوگی یا غسلین یا دوزخ کے کانٹے (مظہری) ۲۹/۱۲

غَضَبٌ: اسم فعل، سخت غصہ، بہت غصہ ہونا، انتقام کے لئے دل کے خون میں جوش آکر گردن کی رگیں پھول جانا اور آنکھیں سرخ ہو جانا، گویا بدن کے اندر ایک آگ بھڑک جانا لیکن اللہ کے غضب سے مراد ہوتا ہے انتقام سخت عذاب دینا (المفردات، بیضاوی) ۳۲/۲ ۹/۹ ۲۵/۳ ۲/۱۹ ۱۶/۱۳

Marfat.com

بِغَضَبٍ: با حرفِ جر، غضب مجرور، ناراضگی، عذاب، پ۱۱/۳، پ۹/۱۶، پ۱/۷، پ۱/۱۱

عَلٰی غَضَبٍ: علیٰ حرفِ جر، غضب مجرور، غضب بالائے غضب یا دوہرا عذاب، پ۱/۱۱

غَضَبَ اللّٰهِ: اسم فعل مضاف، حالتِ نصب، اللہ مضاف - اللہ کا غضب، اللہ کی ناراضگی، اللہ کا عذاب۔ پ۱۸

غَضَبِیْ: اسم فعل مضاف، یا متکلم مضاف الیہ، میرا غضب، میرا عذاب، پ۱۶/۱۳

غَضْبَانَ: صیغہ مبالغہ، سخت غضبناک (حالتِ نصب) امام راغب نے لکھا ہے، غضبان وہ شخص جس کے غصہ میں شدت ہو اور غضوب وہ شخص جس کو غصہ بہت آتا ہو اور غُضُبَّۃٌ وہ شخص جس کو غصہ جلد آئے (المفردات) پ۹/۸، پ۱۶/۱۳

غَضِبَ: واحد مذکر غائب، ماضی معروف، غَضَبٌ مصدر، وہ ناراض ہوا، وہ غضبناک ہوا، امام راغب نے المفردات میں لکھا ہے کہ غَضِبَ لَہٗ کے معنی ہیں کسی زندہ کے سبب سے غضبناک ہوا اور غَضِبَ بِہٖ کے معنی ہیں کسی مردہ کے سبب سے غضبناک ہوا اور غَضِبَ عَلَیْہِ کے معنی ہیں اس پر غضبناک ہوا۔ پ۵/۱۰، پ۶/۱۳، پ۲۶/۹، پ۲۸/۸،۳

غَضِبُوْا: جمع مذکر غائب، ماضی معروف، وہ ناراض ہوئے، وہ غضبناک ہوئے، پ۲۵/۵

غِطَاءٍ: (حالتِ جر) ڈھکنا یعنی وہ سرپوش جو طباق کی قسم سے ہو، کپڑے وغیرہ کا نہ ہو، مراد غفلت، موٹا پردہ (المفردات و معجم) پ۱۶/۲

غِطَاءَكَ: حالتِ نصب، غِطَاءَ مضاف، کَ ضمیر مضاف الیہ، تیری جہالت یا غفلت کا پردہ، پ۲۶/۱۶

غَفَرَ: واحد مذکر غائب، ماضی معروف، غُفْرَانٌ اور مَغْفِرَةٌ مصدر، غَفْرٌ مادہ، باب ضرب، اس نے معاف کر دیا، مغفرت کے معنی ہیں ڈھانکنا، مٹانا، رد کرنا، (معجم و منتہی الارب) امام راغب نے لکھا ہے کہ غَفَرَ کے معنی ہیں کسی چیز کو محفوظ رکھنے کے لئے کسی چیز میں چھپانا عربی محاورہ ہے اِغْفِرْ ثَوْبَكَ فِی الْوِعَاءِ اپنے کپڑے محفوظ رکھنے کے لئے کسی برتن میں چھپا دو دوسرا قول ہے اُصْبُغْ ثَوْبَكَ فَاِنَّهٗ اَغْفَرُ لِلْوَسَخِ کپڑے رنگ لو اس سے میل سے کپڑا محفوظ رہتا ہے یا رنگ کپڑے کے میل کو چھپا لیتا ہے مَغْفِرَةُ اللّٰهِ کے معنی ہیں بندہ کو عذاب سے محفوظ رکھنا، بچانا، کبھی ظاہری طور پر درگزر کرنے کے معنی بھی مراد لئے جاتے ہیں خواہ دل سے معاف نہ کیا جائے جیسے قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ

Marfat.com

لِقَاءَ اللّٰهِ، اہل ایمان سے کہہ دو کہ منکرین قیامت سے ظاہری درگزر کریں (المفردات) ۲۰/۵ ، ۲۳/۱ ، ۲۵/۵

غَفَرْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، مَغْفِرَةٌ مصدر، ہم نے بخشدیے، ہم نے معاف کر دیا، ۲۴/۱۱

غُفْرَانَكَ: غفران مصدر، کَ ضمیر مضاف الیہ، تیری بخشش، تیری پناہ، ۳/۸

غَفَّارًا: صیغہ مبالغہ، حالت نصب بہت بخشنے والا، بکثرت معاف کرنے والا، ۲۹/۹

لَغَفَّارٌ: صیغہ مبالغہ، حالت رفع، لام تاکید بڑا معاف کرنے والا، ۱۶/۱۲

اَلْغَفَّارُ: صیغہ مبالغہ، حالت رفع مالف لام تعریف کا، بڑا معاف کرنے والا، ۲۳/۱۴،۱۵

اَلْغَفَّارَ: صیغہ مبالغہ، حالت نصب الف لام تعریف کا، بڑا معاف کرنے والا، ۱۴/۱۰

اَلْغَفُوْرُ: صیغہ مبالغہ معرف باللام، خوب بخشنے والا، بڑا معاف کرنے والا، ۱۱/۱۶ ۱۳/۵ ۱۴/۴ ۱۵/۲۰ ۲۰/۵ ۲۲/۷ ۲۵/۲ ۲۴/۳ ۲۶/۱

غَفُوْرًا: صیغہ مبالغہ نکرہ، حالت نصب، بڑا معاف کرنے والا، ۱۵/۳،۵ ۱۸/۱۶ ۴/۵ ۵/۴،۱۰،۱۱،۱۶ ۶/۱ ۲۶/۱۰ ۱۹/۴ ۲۱/۱۷،۱۹ ۲۲/۳،۵،۶،۱۷

غَفُوْرٍ: صیغہ مبالغہ نکرہ، حالت جر، ترجمہ سابق، ۲۴/۱۸

غَفُوْرٌ: صیغہ مبالغہ نکرہ، حالت رفع، ترجمہ سابق ۲/۶،۸،۹،۱۱،۱۲،۱۴ ۴/۴ ۶/۵،۱۴ ۷/۳،۴،۱۲ ۱۰/۵،۱۷،۱۸ ۱۱/۱ ۱۲/۴ ۱۳/۱ ۱۴/۸ ۱۵/۸ ۱۷/۱۵ ۱۸/۹،۱۰ ۱۹/۱۶ ۲۲/۱۲،۱۳،۱۶ ۲۶/۱۲،۱۴ ۲۷/۲۰ ۲۸/۱،۲

غَلَّ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، غُلول مصدر (باب نصر) خیانت کی، کچھ مال غنیمت تقسیم سے پہلے چھپا لیا، چرا لیا، ابو عبیدہ لغوی کا قول ہے کہ صرف مال غنیمت میں ہی خیانت کرنے کو غلول کہتے ہیں۔ (تاج) ۴/۸

غِلًّا: اسم فعل، کینہ، دل میں چھپی ہوئی دشمنی، کدورت قلبی، غَلَّ ماضی یَغِلُّ مضارع، باب ضرب، ۲۸/۴

غِلٍّ: اسم فعل، دلی کدورت، قلبی عداوت، ۱۵/۱۲ ۱۴/۴

غُلُّوْهُ: جمع مذکر حاضر امر، ہٗ ضمیر مفعول غُلٌّ مصدر، باندھ دو، جکڑ دو، ہاتھ پاؤں گردن میں قید ڈال دو، ۲۹/۶

غُلَّتْ: واحد مؤنث غائب ماضی مجہول، مادہ غُلٌّ باب نصر، ان کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے ہیں یعنی سخت کنجوس ہیں ہاتھ بالکل نہیں پھیلتے، یا ان کے ہاتھ بندھ جائیں (بد دعائیہ) غُلٌّ کے معنی ہیں باندھنا، جکڑنا، طوق، ہتھکڑی، بیڑی، تپش، پیاس کی سوزش، پیٹ کی جلن، بدخلق عورت وغیرہ

Marfat.com

(قاموس) یہاں اول معنی مراد ہے بطورِ کنایہ انتہائی کنجوسی مراد ہے (جلالین، مدارک) یا بددعائیہ جملہ ہے، ۵/۲

غِلَاظٌ: جمع غلیظ واحد سخت دل، بے رحم (مل)، ۲۶/۱۹

غِلْظَةً: اسم مصدر، سختی، دل کی سختی، قوت، محنت، امام راغب نے صراحت کی ہے کہ غِلْظَتْ کا مفہوم رِقَّۃ کی ضد ہے، کسی سیال قوام والی چیز کے گاڑھے ہونے کو غِلْظَۃ کہتے ہیں مثلاً شربت، سرکہ، شراب وغیرہ کا گاڑھا ہونا، بطورِ استعارہ صفات میں اس کا استعمال ہوتا ہے، مزاج میں غلظت، اخلاق میں غلظت، دل میں غلظت، (المفردات) غلظت کا ہم معنی غِلَاظَۃٌ اور غِلَظٌ بھی آتا ہے، اس سے فعل باب کَرُمَ اور ضَرَبَ سے آتا ہے، ۹/۵

غُلَامٌ: لڑکا، بچہ، ۳/۱۲، ۱۲/۱۲، ۱۶/۴، ۱۶/۵

بِغُلَامٍ: بِ حرفِ جر، غلام مجرور، لڑکا، ۱۴/۴، ۲۳/۲، ۲۶/۱۹

غُلَامًا: بچہ اور جوان، اس کی جمع غِلْمَانٌ ہے (راغب، رازی) اَغْلِمَۃٌ و غِلْمَۃٌ بھی جمع ہے، (قاموس) حضرتِ موسیٰ اور حضرتِ خضر کے قصہ میں غلام سے مراد جوان ہے (رازی فی الکبیر) ۱۵/۲۲، ۱۶/۵

اَلْغُلَامُ: الف لام تعریف، لڑکا مراد جوان، (رازی) ۱۶/۱

لِغُلَامَيْنِ: لام حرفِ جر۔ غلامین مجرور، تثنیہ غلام واحد، دو بچوں کی، دو لڑکوں کی۔ ۱۶/۱

غِلْمَانٌ: جمع، غلام واحد، بہت لڑکے بہشت کی ایک خاص نعمت جو حسین لڑکوں کی شکل میں ہوگی، ۲۷/۲

غُلْبًا: جمع، اَغْلَبُ واحد، حالتِ نصب، موٹی گردن والی، مراد وہ باغ جن میں درخت بہت ہوں (جلال مل) گھنے درختوں والے باغ، (بیضاوی) ۳۰/۵

غَلَبِهِمْ: مصدر مضاف (حالتِ جر) ہِمْ ضمیر مضاف الیہ، قوت کے ساتھ غالب آنا یا مغلوب ہونا، اس جگہ مغلوب ہونا مراد ہے یعنی مصدر مجہول، غَلَبَۃٌ غَلَبَۃٌ اور غَلْبٌ بھی مصدر ہیں (قاموس) اصل لغت میں غَلَبٌ موٹی گردن کو اور اَغْلَبُ موٹی گردن والے آدمی اور شیر کو کہتے ہیں اس لیے لغوی اعتبار سے غَلَبَۃ کے معنی ہوئے کسی کی موٹی گردن کو اپنی گرفت میں لے لینا (راغب) عمرو بن معدی کرب کا شعر ہے:

بَغْيُ بِهَا غُلْبُ الرِّقَابِ كَاَنَّهُمْ

Marfat.com

غُلْبًا كَبِيْرًا مِّنَ الْكَحِيْلِ جِلًا لَا

ایسی موٹی گردنوں والے وہاں پھرتے ہیں جیسے نارکول کی جھولیں پہنے ہوئے موٹی گردنوں والے طاقتور اونٹ (معجم) غالب آنے اور قابو پانے کے معنی بھی اسی مناسبت سے لئے ہیں، مؤلفِ قاموس نے لکھا ہے غَلِبَ بروزن فَرِحَ گردن موٹی ہو گئی۔

اگر غَلَبَۃٌ یا اس کے کسی مشتق کے بعد لام آتا ہے تو غالب آنے کا مفہوم ہوتا ہے اور عَلٰی آتا ہے تو قابو پانے کا، دونوں میں بہت نازک فرق ہے، ۲۱/۴

غَلَبَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف، غَلَبَۃٌ مصدر، غالب ہو گئی، ۲/۱۷ ۱۸/۶

غُلِبَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی مجہول، مغلوب ہو گئی، ۲۱/۴

غَلَبُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف غَلَبَۃٌ مصدر انہوں نے قابو پالیا، وہ غالب آ گئے، ۱۵/۱۵

غُلِبُوْا: جمع مذکر غائب ماضی مجہول، غَلَبَۃٌ مصدر وہ مغلوب ہو گئے۔ ۹/۴

غُلْفٌ: جمع، اَغْلَفُ واحد، اصل میں لام پر ضمہ تھا جو تخفیفاً ساقط کر دیا گیا، اَغْلَفُ وہ چیز جو کسی غلاف میں بند ہو (تاج) یعنی یہودی کہتے ہیں کہ ہمارے دل غلافوں کے اندر بند ہیں تمہاری نصیحت کی رسائی ہمارے دلوں تک ناممکن ہے (بیضاوی) مؤلفِ قاموس نے لکھا ہے کہ غُلُفٌ کا واحد غِلَافٌ بھی ہے اور غلاف کے معنی مخزن (قاموس) یعنی یہودی کہتے ہیں کہ ہمارے دل علوم کے خزانے ہیں، تمہاری نصیحت کی ہم کو ضرورت نہیں (راغب و بیضاوی) ۱۱/۲

غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف، مصدر تَغْلِیْقٌ باب تفعیل، خوب بند کرنا، غَلْق مادہ، غَلْقٌ بھی متعدی ہے غَلَقْتُ الْبَابَ غَلْقًا میں نے دروازہ بند کر دیا، باب تفعیل میں پہنچکر معنی میں کثرت یا قوت ہو گئی یعنی بہت بند کرنا یا مضبوطی کے ساتھ بند کرنا (قاموس و منتہی الارب) مطلب یہ کہ عزیز مصر کی بیوی نے بہت دروازے بند کر دئے یا مضبوطی کے ساتھ بند کر دئے۔

امام راغب نے لکھا ہے کہ غَلْقٌ متضاد المعنی لفظ ہے، وہ جس چیز سے کھولا جائے یا بند کیا جائے دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے، بندش کا لحاظ کیا جائے تو اسم آلہ مِغْلَاقٌ اور مِغْلَقٌ آتا ہے اور کھولنے کے مفہوم کے اعتبار سے اسم آلہ مِفْتَحٌ اور مِفْتَاحٌ آتا ہے (المفردات) ۱۲/۱۲

غَلْیِ الْحَمِیْمِ: مصدر، گرم پانی کا جوش مارنا، کھولنا غَلَی ماضی یَغْلِیْ اور یَغْلُوْ مضارع، امام راغب نے لکھا ہے کہ غَلَا کے معنی ہیں کسی چیز کا حد سے آگے بڑھ جانا، اگر چیزوں کا نرخ حدِ اعتدال سے آگے بڑھ جائے تو اس کو غَلَاءٌ گرانی، مہنگائی، کہتے ہیں اگر کسی کے بیانِ مرتبہ اور تعریف میں زیادتی کر دی جائے تو غُلُوٌ (حد سے بڑھ کر مبالغہ) کہتے ہیں اگر تیر حدِ مقرر سے آگے بڑھ جائے تو غَلْوٌ کہا جاتا ہے ان تینوں صورتوں میں ماضی و مضارع باب نصر سے آتا ہے لیکن اگر یہ لفظ ہانڈی وغیرہ کے جوش کے لئے استعمال کیا جائے تو بابِ ضرب سے آتا ہے (المفردات) ۲۵/۱۶

غَلِیْظٌ: غِلْظَۃٌ سے صفتِ مشبہ، سخت، شدید (حالتِ رفع) جمع غِلَاظٌ، ۱۳/۱۶

غَلِیْظٍ: صفتِ مشبہ، سخت، شدید (حالتِ جر) جمع غِلَاظٌ، ۱۳/۵ ۲۱/۱۲ ۲۵/۱

غَلِیْظًا: صفتِ مشبہ، سخت (حالتِ نصب) جمع غِلَاظٌ ۶/۱۴ ۶/۲ ۲۱/۱۷

غَلِیْظَ الْقَلْبِ: غلیظ مضاف (حالتِ نصب) القلب مضاف الیہ، سخت دل والا یعنی بداخلاق، بدخُو، ۴/۸

غَمّ: اسم فعل رنج، اندوہ، لفظ کی اصل وضع، تاریکی اور گرمی کے لئے ہے اسی لئے یَوْمٌ غَمٌّ کے معنی ہیں تاریک اور دم گھوٹنے والی گرمی کا دن، لَیْلَۃٌ غَمَّۃٌ تاریک اور دم گھوٹنے والی گرمی کی رات، جس رنج سے دل گھٹتا ہے اور سینہ کے اندر اندھیرا محسوس ہوتا ہے اس کو غم اسی مناسبت سے کہا جاتا ہے، لفظ غَمّ لازم بھی ہے اور متعدی بھی غَمَّ یَوْمُنَا ہمارا دن تاریک اور گھٹن والا ہو گیا، غَمَّہٗ غَمًّا فلاں نے فلاں کو رنجیدہ اور غمگین کر دیا۔

غَمٌّ کے معنی چھپانا بھی ہیں غَمَّ الشَّیْءَ اس چیز کو چھپا دیا، غُمَّ الْھِلَالُ ابر میں چاند چھپ رہا دیکھا نہ گیا، غُمَّ عَلَیْنَا الْخَبَرُ اس کو خبر معلوم نہ ہوئی چھپی رہی (قاموس، تاج، منتہی الارب) رنج بھی دل کو چھپا لیتا ہے چھا جاتا ہے اس لئے اس کو غم کہا جاتا ہے یعنی دل پر چھا جانے والا اندوہ، ۱۷/۹

غَمًّا بِغَمٍّ: رنج کے سبب رنج، تم نے نافرمانی کر کے رسول اللہ کو رنج پہنچایا، اللہ نے اس کے عوض تم کو شکست کا رنج دیا یا رنج بالائے رنج ساتھیوں کے مارے جانے اور نتیجہ میں شکست کا رنج، ۴/۷

اَلْغَمِّ: الف لام تعریف، حالتِ جر، رنج، اندوہ، ۴/۷ ۱۶/۱۱ ۱۷/۶

غُمَّةً : تاریک، مشتبہ، پوشیدہ، دشوار، پ ۱۱/۱۲

اَلْغَمَامَ : جمع ابر سفید ابر، غَمَامَةٌ واحد غَمَامَةٌ کی جمع غمائم بھی ہے (منتہی الارب) پ ۲/۱، پ ۹/۱

اَلْغَمَامُ : جمع ابر سفید ابر، غَمَامَةٌ واحد غَمَامَةٌ کی جمع غمائم بھی ہے (منتہی الارب) پ ۹/۱، پ ۱۹/۱

غَمْرَةٍ : وہ کثیر پانی جس کی تہ نظر نہ آسکے، بطورِ تشبیہ مراد جہالت چھا جانے والی غفلت، غَمْرٌ کے اصل معنی میں کسی چیز کے اثر کو زائل کر دینا، اسی لئے غَمْرٌ اور غَامِرٌ اس کثیر پانی کو کہتے ہیں جو سیلاب کے اثر کو دور کر دیتا ہے، فیاض آدمی اور تیز رو گھوڑے کو بھی اسی مناسبت سے غَمْرٌ کہا جاتا ہے جو جہالت آدمی پر چھا جائے وہ غَمْرَةٌ جہل کہلاتی ہے (المفردات و معجم) پ ۱۸/۴، پ ۲۶/۱۸

غَمْرَتِهِمْ : غَمْرَةٌ مضاف (حالتِ جر) ہم ضمیر مضاف الیہ، سخت جہالت و غفلت۔ پ ۱۸/۴

غَمَرَاتِ الْمَوْتِ : جمع غَمْرَةٌ واحد، حالتِ جر، موت کی سختیاں جو سارے اعضا پر چھا جائیں، پ ۷/۱۷

اَلْغَنَمَ : اسم جنس معرف باللام بکری بکریاں، پ ۸/۵

غَنَمُ الْقَوْمِ : غنم حالتِ رفع، مضاف، اَلْقَوْمِ مضاف الیہ، قوم کی بکریاں، پ ۱۴/۶

غَنَمِي : غنم مضاف، ی متکلم مضاف الیہ، میری بکریاں

پ ۱۶/۱۰

غَنِمْتُمْ : جمع مذکر حاضر ماضی معروف (باب سمع) غَنْمٌ اور غَنِيمَةٌ مصدر غَنْمٌ کے اصلی معنی کامیابی، فتح استعمالی معنی فتح کے بعد دشمن سے چھینا ہوا مال تم نے دشمن سے چھینا اور پایا۔ پ ۱۰/۱، ۵

غَنِيٌّ : بے نیاز، غیر محتاج، کم محتاج، قانع، مال دار، غنی، صفتِ مشبہ کا صیغہ ہے، اَغْنِيَاءُ جمع غِنَا اسم فعل۔

امام راغب نے لکھا ہے کہ غِنَا کے تین معنی ہیں :

۱۔ بالکل محتاج اور ضرورتمند نہ ہونا بے نیاز ہونا، ایسا غنی سوائے خدا کے کوئی نہیں ۲۔ کم ضرورتمند ہونا، قانع ہونا، یہ صفت ہر قانع کی۔ جیسے آیت وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنٰى میں یہی غِنَا مراد ہے یعنی اے نبی ہم نے تم کو مفلس پایا تو قانع بنا دیا ۳۔ مالدار ہونا (المفردات) پ ۳/۴، ۵، ۱۷

پ ۱۳/۴، ۱۹/۱۸، ۳۰/۱۲، ۲۱/۱۱، ۲۸/۱۵

اَلْغَنِيُّ : صفتِ مشبہ، الف لام تعریف، غنی کا ہم معنی، پ ۳/۴، ۱۱/۱۲، ۱۷/۱۵، ۲۱/۱۲، ۲۱/۱۵، ۲۶/۸، ۲۷/۱۹، ۲۸/۷

غَنِيًّا : غنی (حالتِ نصب) لکھا، تفصیل کے لئے پڑھو سطورِ بالا، پ ۴/۱۲، پ ۵/۱۶، ۱۷

غَوَاشٍ : جمع غَاشِيَةٌ واحد (حالتِ رفع) اصل میں غَوَاشِي تھا، حالتِ رفع کے سبب یار کو ساقط کر دیا

مراد آگ کے پردے، ہر طرف سے ڈھانک لینے والی آگ (مدارک بیضاوی) دیکھو غاشیۃ باب الغین مع الف، ۳/۱۲

غَوَّاصٍ: مبالغہ کا صیغہ، حالتِ جر، غَوصٌ مصدر، غوطہ خور، غوص کے معنی پانی میں غوطہ مار کر کچھ نکالنا، علم کی گہرائی میں جا کر باریک نکتے حل کرنا، کوئی نادر چیز نکالنا، بنانا اور عجیب عجیب کام کرنا (المفردات) امام راغب کے نزدیک آیت میں موتی نکالنے والے غوطہ خور ہی مراد نہیں ہیں بلکہ نادر کام اور عجیب صنعتوں کے ماہر بھی مراد ہیں، ۲۳/۱۲

غَوْرًا: نشیبی جگہ، گڑھا، پانی کا زمین کے اندر گھس جانا، کسی چیز کا اندر کی طرف چلا جانا، غَوْرٌ اور غُؤُوْرٌ مصدر ہے، غَارَ ماضی ہے، غَارَ الرَّجُلُ فلاں شخص نیچے گھس گیا، غَارَتْ عَيْنُهٗ اس کی آنکھ اندر کو گھس گئی، غِیَار بھی مصدری معنی میں مستعمل ہے یعنی سورج کا غروب ہو جانا، افق سے نیچے آفتاب کا چلا جانا (المفردات) ایک شاعر کا قول ہے:

هَلِ الدَّهْرُ اِلَّا لَيْلَةٌ وَّ نَهَارُهَا
وَ اِلَّا طُلُوْعُ الشَّمْسِ ثُمَّ غِيَارُهَا

زمانہ نام ہے صرف رات دن اور آفتاب کے طلوع و غروب کا (معجم)

آیت میں مصدر بمعنی اسم فاعل ہے یعنی زمین میں گھس کر خشک ہو جانے والا پانی (بیضاوی، مدارک، معالم) ۱۵/۱۰، ۲۹/۲

غَوْلٌ: اسم فعل اور مصدر، نشہ، دردِ سر، مستی، بگاڑ، اچانک ہلاک کر دینا (باب نصر) یعنی جنت کی شراب میں دردِ سر اور بدمستی نہ ہو گی (نہایۃ الایجاز، خازن) صاحبِ منتہی الارب نے لکھا ہے: لَا فِيْهَا غَوْلٌ ای لَيْسَ فِيْهَا غَائِلَةُ الصُّدَاعِ یعنی جنت کی شراب میں سر چکرانے کا اثر نہ ہو گا۔

غَوْل کے معنی ہلاکت، بلا، سختی، ناگہاں ہلاک کر دینے والی چیز، عقل کو زائل کر دینے والی ہر چیز (قاموس، منتہی الارب) ۲۳/۶

غَوٰی: واحد مذکر غائب ماضی معروف مثبت غَیٌّ اور غَوَایَۃٌ مصدر غَوَایَۃٌ کے معنی ہیں بہک جانا، بے راہ ہو جانا (قاموس) نادان ہونا (راغب) ناکام ہونا (تاج، لسان، راغب) امامِ راغب نے آخری معنی کے ثبوت میں کسی شاعر کا یہ مصرع لکھا ہے:

وَمَنْ يَّغْوِ لَا يَعْدَمْ عَلَى الْغَيِّ لَائِمًا

ناکام ہونے والے کو ناکامی پر ملامت کرنے والا بھی ضرور ملتا ہے یعنی ایک تو ناکامی دوسرے ناکامی پر ملامت دوہری تکلیف ہوتی ہے، مطلب یہ کہ وہ بہک گیا، بے راہ ہو گیا یا نادان ہو گیا، یا ناکام ہو گیا، یا مراد ہے

Marfat.com

اس کی زندگی کا مزہ جاتا رہا، عیش چھن گیا (راغب لسان) ۱۶/۱۶

مَاغَوٰی: واحد مذکر غائب ماضی معروف منفی، وہ نہیں بہکا، وہ نہیں بھٹکا (جالین، صاوی) ۵/۱۷

غَوَیْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، غوایۃ مصدر، ہم برباد ہوئے، ہم ہلاک ہوئے، ہم بدراہ ہوئے، ہم ناکام ہوئے، ہم بھٹک گئے۔ ۱۰/۲۰

غَوِیٌّ: صفتِ مشبہ بروزن نَبِیٌّ، غَیٌّ مصدر بے راہ، برباد، ناکام، ہلاک، ۵/۲۵

غَیًّا: اسم فعل، گمراہی، بدراہی، امام راغب نے لکھا ہے کہ لفظِ غَیٌّ سے کبھی عذاب مراد ہوتا ہے کیونکہ گمراہی عذاب کا سبب ہے اور سبب کا اطلاق مسبب پر ہوجاتا ہے جیسے فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا کچھ مدت کے بعد وہ عذاب پائیں گے، یا اس آیت میں مضاف محذوف ہے یعنی یَلْقَوْنَ اَثَرَ الْغَیِّ وہ گمراہی کا نتیجہ پائیں گے (المفردات) ۷/۱۶

اَلْغَیِّ: اسم فعل، گمراہی، بدراہی، ۲/۳، ۷/۱۴۲، ۹

غَیَابَتِ الْجُبِّ: تاریک کنواں، کنوئیں کی اندھیری گہرائی، اسی طرح غَیَابَتُ الْوَادِیْ پہاڑی وادی کی گہرائی اور تاریک گڑھا، کہتے ہیں وَقَعْنَا فِیْ غَیَابَۃٍ ہم زمین کی ایسی گہرائی میں پہنچ گئے کہ اوپر والی ہر چیز او جھل ہو گئی (منتہی الارب) ۱۲/۱۲

غَیْب: پوشیدہ ہونا، غیر حاضر ہونا، انسان کے علم و احساس سے بالاتر ہونا، وہ چیزیں جو آدمی کی حسی اور عقلی رسائی سے خارج ہیں اور جن کا علم انبیاء کی اطلاع کے بغیر نہیں ہو سکتا، انبیاء پر آنے والی وحی، اندرون اور باطن، غیب کا استعمال قرآنِ مجید میں ان تمام معانی میں ہوا ہے، لفظِ غیب پورے قرآنِ مجید میں بصورت نکرہ کہیں نہیں آیا، مضموم بھی آیا ہے مفتوح بھی اور مکسور بھی مگر ہر جگہ معرف ہے کل ۴۹ مقامات پر لفظ غیب آیا ہے۔ ایک جگہ ضمیر کی طرف اضافت کی گئی ہے یعنی غیبہ فرمایا ہے، باقی ۴۸ مقامات میں یا الف لام کے ساتھ آیا ہے یا اسم ظاہر کی طرف اضافت کی شکل میں ہم ہر پارے اور رکوع کے حوالے تفصیل کے ساتھ آخر میں لکھیں گے لیکن چونکہ ہر جگہ آیت میں ایک ہی معنی مراد نہیں ہے اس لئے امام راغب کی تشریح کے موافق اول چند آیات کی تفسیری مراد بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں عَالِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ یعنی جن چیزوں کو تم دیکھتے اور جانتے ہو اور جن چیزوں کو نہیں جانتے ان سب کو اللہ جانتا ہے (الحشر آیت ۲۲) اَطَّلَعَ الْغَیْبَ (مریم ۶) یعنی جو چیزیں بصر اور بصیرت کی حدود سے

Marfat.com

بالا ہیں اور وہاں تک کسی نظر اور تصور کی رسائی نہیں کیا اس نے ان کو جھانک کر دیکھ لیا ہے، کیا ان کا علم اس کو ہوگیا ہے لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ (النمل ۶۵) جو چیزیں مخلوق کی حس اور علمی رسائی سے خارج ہیں ان کو آسمان و زمین کی کل کائنات سوا خدا کے نہیں جانتی مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ (آل عمران ۱۷۹) جو چیزیں تم پر ظاہر کرنے کی نہیں اور تمہاری نظر و فہم سے اورا ہیں ان پر تم کو اللہ اطلاع نہیں دے گا (یا اس جگہ غیب کے معنی وحی ہیں) یعنی اللہ ایسا نہیں کر براہ راست تمہارے پاس وحی بھیجکر تم کو مطلع کردے اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ (المائدہ ۱۰۹) یہ حقیقت ہے ناقابل شک کہ مخلوق کی علمی رسائی سے جو چیزیں پوشیدہ ہیں ان سے تو ہی بخوبی واقف ہے وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ (الانعام ۵۹) جو راز کائنات سربستہ ہیں اور مخلوق کا علم وہاں تک نہیں پہنچ سکتا، اللہ ہی کے پاس ان کے کھولنے کی کنجیاں ہیں لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ کا بھی یہی مطلب ہے رَجْمًا بِالْغَيْبِ (الکہف ۲۲) بے جانے بن دیکھے پر وہ تیر چلاتے تھے يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ (البقرہ ۳) جن چیزوں کا صحیح علم بغیر وحی کے نہیں ہوسکتا

حس اور بداہت عقل کی رسائی وہاں تک نہیں ہوسکتی اور انبیاء وحی کے ذریعہ سے ان کی اطلاع دیتے ہیں مثلاً اللہ کی ذات صفات قیامت حشر نشر جنت دوزخ وغیرہ ان کو انبیاء کے بتانے سے وہ مانتے اور یقین رکھتے ہیں، یا یہ مطلب کہ جب وہ مسلمانوں سے الگ ہوتے ہیں کسی کے سامنے نہیں ہوتے اس وقت بھی وہ مومن ہی ہوتے ہیں یعنی ان کا ایمان مخلصانہ ہے دکھاوٹے کا نہیں اَلَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ (الانبیاء ۴۹) وہ جو تنہائی میں اللہ سے ڈرتے ہیں لِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمان زمین میں جو چیزیں تم سے پوشیدہ ہیں اللہ ہی کو ان کا علم ہے یا اللہ ہی ان کا خالق مالک اور متصرف ہے حَافِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ (النساء ۳۴) شوہروں کی غیبت میں اپنی عزت اور ان کے مالوں کی حفاظت رکھتی ہیں یا غیب سے مراد ہیں وہ اعضاء جن کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرنا ممنوع ہے مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ (المائدہ ۹۴) جو تنہائی میں اللہ سے ڈرتا ہے لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ (یوسف ۵۲) میں نے اس کی غیر حاضری میں اس کی امانت میں خیانت نہیں کی فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا (الجن ۲۶)

Marfat.com

اللہ اپنی وحی کی اطلاع سوائے پیغبروں کے کسی کو نہیں دیتا، وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ (التکویر ۲۴) اللہ کا رسول وحی کے معاملے میں بخل نہیں کرتا یعنی اللہ کی بھیجی ہوئی وحی چھپا کر نہیں رکھتا مزود پہنچاتا ہے ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ (آلِ عمران ۴۴) گذشتہ خبریں جو تمہارے زمانہ میں نہیں تھیں اور نہ تمہیں معلوم تھیں، یہ خبر انہیں میں سے ہے وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ (یوسف ۸۱) ہم غیبی مصیبت سے بچا نہیں سکتے تھے یا ہم کو آنے والی چھپی بات کا علم نہیں تھا۔ مذکورہ بالا حوالجات سے معلوم ہوتا ہے کہ آیاتِ مصرحہ میں غیب کا استعمال پانچ معانی کے لئے ہوا ہے ۱۔ غیب وہ چیز ہے جہاں تک احساس اور بداہتِ عقل کی رسائی نہ ہو سکے ۲۔ انبیاء کی اطلاع کے بغیر اس کا علم ہونا ممکن نہ ہو ۳۔ تنہائی کا وقت لوگوں سے الگ ہو کر ۴۔ وحی ۵۔ بعض گذشتہ واقعات ۶۔ آئندہ واقعات، ان معانی کے علاوہ اگر کسی آیت میں استعمال ہوا ہے تو خفیف غور کرنے کے بعد اس کو انہیں معانی کی طرف لوٹایا جاسکتا ہے، کوئی جدید نوع پیدا نہیں ہو سکتی اب ہم لفظِ غیب کے محل استعمال نمبروار بیان کرتے

ہیں ۱/۱،۴ ۳/۱۲ ۴/۹ ۵/۳ ۷/۳،۱۱،۱۲،۱۳،۱۵ ۹/۱۳ ۱۱/۲،۱۲،۷
۱۲/۲،۴،۱۰،۱۷ ۱۳/۴،۵،۸ ۱۴/۱۷ ۱۵/۱۵،۱۶ ۱۶/۷،۸ ۱۷/۴ ۱۹/۵
۲۰/۱ ۲۱/۱۴ ۲۲/۷،۸،۱۲،۱۵،۱۷،۱۹ ۲۴/۲ ۲۶/۱۴،۱۷ ۲۸/۷،۱۲
۲۷/۱۹ ۲۸/۶،۱۱،۱۶ ۲۹/۱،۴،۱۲ ۳۰/۶

غُيُوْبِ: غیب کی جمع، معرفہ غَيْبٌ ۱۰

۷/۵،۶ ۱۰/۱۶ ۲۲/۱۲

غَيْثٍ: بارش، غَاثَ يَغِيْثُ ماضی و مضارع بر فعل متعدی ہے، کہا جاتا ہے غَاثَنِيْ مجھ پر بارش کی، غَيْثٌ اجوف یائی ہے اس کے مشابہ لفظ غَوْثٌ (مددگار) ہے جو اجوف واوی ہے، غوث سے اَغَاثَ يُغِيْثُ (باب افعال) ماضی و مضارع آتا ہے باب استفعال میں پہنچ کر غیث اور غوث دونوں کی شکل ظاہری ایک طرح کی ہو جاتی ہے۔

امام راغب نے لکھا ہے کہ آیت وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ میں دونوں معنی کا استعمال ہے یعنی جب دوزخی مدد طلب کریں گے یا پانی مانگیں گے تو پگھلے ہوئے تانبے کا پانی ان کو دیا جائے گا یا پگھلے ہوئے تانبے کا پانی دے کر ان کی فریاد رسی کی جائے گی (المفردات)

۲۱/۱۲ ۲۵/۴ ۲۷/۱۹

غَيْظٌ: لفظِ غیظ قرآنِ مجید میں ۱۲ جگہ آیا ہے جس کی

تفصیل ہم آخر میں لکھیں گے، اول یہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ ہر جگہ غیر کا استعمال ایک طرح نہیں ہے نہ ہر آیت میں ایک ہی معنی ہیں، امام راغب نے اس کی کچھ توضیح کی ہے۔ توضیح بجائے خود اگرچہ ناکافی ہے تاہم اس میں کسی قدر زیادتی کر کے ہم نقل کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں غیر کا استعمال چار طور پر ہوا ہے: ۱۔ صرف نفی کے لئے جیسے بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ (القصص ۵۰) یعنی اللہ کی طرف سے ہدایت نہ ہونے کی صورت میں وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ (الزخرف ۱۸) دلیل پیش کرنے کے وقت، مناظرہ کے وقت وہ کھول کر نہیں بیان کر سکتا ۲۔ لفظ اِلَّا کی طرح صرف استثنار کے لئے جیسے مَا عَلِمْتُ لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرِي (القصص ۳۸) مجھے تمہارے لئے کوئی الٰہ معلوم نہیں، ہاں میں الٰہ ہوں مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ (الاعراف ۵۹) سوا اس کے تمہارا کوئی الٰہ نہیں ہے هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ (الفاطر ۳) اللہ کے سوا کوئی خالق نہیں۔ ۳۔ اصل چیز کو باقی رکھتے ہوئے صرف ظاہری شکل و صورت کی نفی کے لئے جیسے كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا (النساء ۵۶) جب دوزخیوں کے بدن کی کھال پک جائے گی تو اللہ ان کی کھال کی صورت از سرِ نو بدل دے گا، کھال وہی ہو گی، صورت نئی پیدا ہو جائے گی ۴۔ صورت اور اصل شے سب کی نفی یعنی کسی چیز کی مکمل نفی کر کے دوسری چیز کو اس جگہ قائم کرنا جیسے بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ (الانعام ۹۴) تم اللہ پر ناحق بات کہتے یعنی باطل بہتان بندی کرتے تھے وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُودُهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ (القصص ۳۹) اس نے اور اس کی جماعت نے ملک میں باطل پر غرور کیا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ (التوبہ ۳۹) تمہاری جگہ اللہ دوسری قوم کو لے آئے گا یا لے آئے ۲ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا (الانعام ۱۶۴) کیا اللہ کو چھوڑ کر میں کوئی اور رب ڈھونڈوں ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا (یونس ۱۵) یہ نہیں کوئی دوسرا قرآن پیش کرو۔

ضروری تنقیح: اگر غیر نفی کے معنی میں مستعمل ہو تو منصوب ہوتا ہے، اگر اس سے پہلے کوئی اور عامل نہ ہو اگر غیر استثنائی ہو تو مضاف الیہ کا ہونا ضروری ہے لیکن اگر لفظ غیر مضاف الیہ کے ذکر کئے کلام کے معنی پورے طور پر سمجھ میں آجاتے ہوں اور لفظ غیر سے پہلے لفظ لَيْسَ مذکور ہو تو مضاف الیہ کو لفظاً حذف

کیا جاسکتا ہے گر معنیٔ اضافت بہرحال قائم رہے گی

سیرانی کا قول ہے کہ:

اگر اِلّا اور غَیْر سے پہلے لَیْسَ مذکور ہو تو مضاف الیہ کو حذف کرنا جائز ہے، اگر لَیْسَ نہ ہو بلکہ لَیْسَ کا ہم معنی کوئی دوسرا حرفِ نفی ہو تو مضاف الیہ کو حذف نہیں کیا جاسکتا، اس لیے لَاغَیْرُ کہنا غلط ہے البتہ اگر کوئی مثال کلام عربی میں ایسی مل جائے تو اس قسم کا استعمال اسی مثال پر محصور رکھا جائے گا، قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ ابنِ مالک نے شرح تسہیل میں سیرانی کے قول کی تنقیح کے سلسلے میں ایک شعر نقل کیا ہے:

جَوَابًا بِہٖ تنجو اعْتَمِدْ فَوَرَبِّنَا

لَعَنْ عَمَلٍ اَسْلَفْتَ لَاغَیْرُ تُسْأَلُ

گویا ابنِ مالک کی نظر میں لَاغَیْرُ کو غلط کہنے والے غلطی پر ہیں، لفظ غَیْر مندرجہ ذیل مقامات میں استعمال کیا گیا ہے:

١: ٧، ٢٧ — ٢: ٥، ١٠، ١٢، ١١، ١٥ — ٣: ١١، ١٢، ١٧ — ٤: ٣، ٧، ٩، ١٢ — ٥: ١، ٤، ٥، ٩، ١٠، ١٢، ١٣، ١٧

٦: ٢، ٥، ٦، ١٦، ١٩ — ٧: ٤، ٩، ١٠، ١١، ١٢، ١٤، ١٥، ١٦، ١٧، ١٩ — ٨: ١، ٣، ٤، ٥، ٩، ١٧، ١٢

٨: ٥، ١٦، ١٦، ١٧، ١٩ — ٩: ٤، ٧، ١٠، ١٥ — ١٠: ٧، ١٢ — ١١: ٧، ٨ — ١٢: ٤، ٥، ٦، ٧، ٨، ٩

١٣: ٧، ١٨، ١٩ — ١٤: ٨، ٩، ١٣، ٢١ — ١٥: ٨، ٢٢ — ١٦: ١٠ — ١٧: ٨، ١١، ١٣ — ١٨: ٢، ١٠، ١١، ١٣

١٩: ٦، ١٦، ١٧ — ٢٠: ٧، ٨، ١٠ — ٢١: ٧، ٩، ١٦، ١٢ — ٢٢: ٤، ١٣، ١٦ — ٢٣: ١٢، ١٦، ١٧

٢٤: ٤، ٩، ١٠، ١١، ١٣، ١٥، ١٩ — ٢٥: ٥، ٨ — ٢٦: ٢، ١١، ١٨، ١٨، ١٧ — ٢٧: ١، ١٦، ١٦

٢٩: ٣، ٧، ١٥ — ٣٠: ٩، ٢٠

غِیْضَ: واحد مذکر غائب ماضی مجہول، غَیْضٌ مصدر اور اسم فعل، پانی کو زمین میں جذب کردیا گیا، پانی خشک کردیا گیا (باب ضرب)، ۴/۱۲

اَلْغَیْظِ: اسم فعل معرف باللام حالت جر، سخت غصہ، وہ گرمی جو انتہائی غضب کے وقت دل میں محسوس ہوتی ہے (المفردات دمعجم) ۴/۳

اَلْغَیْظَ: اسم فعل معرف باللام حالت نصب) ۵/۶

غَیْظًا: اسم فعل۔ حالت نصب۔ ۱۹/۱۱

بِغَیْظِکُمْ: بِ حرف جر، غَیْظ مضاف کُمْ ضمیر مضاف الیہ، اپنے غصہ میں مرجاؤ، ۴/۳

بِغَیْظِهِمْ: بِ حرف جر، غَیْظ مضاف، ہِمْ ضمیر مضاف الیہ، ۲۱/۱۹

باب الفاء

ف: حرفِ فَ قرآن مجید میں ۲۳۶۱ مرتبہ سے بھی زیادہ آیا ہے لیکن سب مقامات پر ایک ہی معنی کے لیے استعمال کیا گیا، سیاق و سباق کو دیکھ کر اہل تفسیر نے ہر جگہ فَ کا خصوصی فائدہ بیان کیا ہے

Marfat.com

جو جامع البیان، روح المعانی، کبیر اور دوسری بڑی بڑی تفسیروں میں ہر آیت اور آیت کے ہر ٹکڑے کے ذیل میں آتا ہے تئیس چوبیس سو مقامات میں استعمال کئے ہوئے حرف کا الگ الگ بیان تو اس مختصر رسالے کی وسعت سے خارج ہے تاہم اتنا بالاجمال جان لینا ضروری ہے کہ اکثر مقامات پر قرآنِ مجید میں ف کو عطف کے لئے استعمال کیا ہے تعقیب ہو یا نہ ہو، سببی ہو یا غیر سببی۔

ہم بطورِ تمثیل چند آیات نقل کر کے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ قرآنِ مجید میں ف کو کس کس معنی کے لئے استعمال کیا گیا ہے جو طالب قرآن پوری توضیح چاہتا ہے اس کو طویل الذیل تفسیروں کی طرف رجوع کرنا چاہیئے یا کم سے کم ہماری تفسیر بیان السبحان کا ہی مطالعہ کر لینا چاہیئے ف کا استعمال مختلف معانی کے لئے ہوا ہے۔

۱ عاطفہ مع ترتیب یعنی جس طرح کسی واقعہ کی ترتیب حقیقت میں تھی اسی ترتیب کے ساتھ اس کو بیان بھی کیا جیسے فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ یعنی ابراہیم کے گھر انجان مہمان آئے تو وہ اپنے گھر گئے پھر ایک دُبلا موٹا بچھڑا لے کر آئے پھر مہمان کے سامنے رکھا (الذاریات، آیت ۲۶-۲۷) فرا نحوی ترتیب کا منکر ہے کہتا ہے ف مطلق عطف کے لئے آتا ہے ترتیب کے لئے نہیں جمہور علماء نحو کی تحقیق فراء کے خلاف ہے ان کے نزدیک ف کا واؤ سے اصلی و منعی فرق ہی یہ ہے کہ واؤ مطلق عطف کے لئے آتا ہے اور ف کے عاطفہ ہونے میں ترتیبِ ذکری کا ترتیبِ واقعی کے موافق ہونا ضروری ہے۔

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا یعنی ہم نے نطفہ بنایا پھر نطفہ کو خون کا لوتھڑا بنایا پھر لوتھڑے کو بوٹی بنایا پھر بوٹی کو ہڈیاں دیں (المؤمنون آیت ۱۴)

۲ عطف مع تعقیب یعنی مابعدِ ف کا ماقبلِ ف سے اتنی دیر پیچھا آنا جتنی تاخیر ضروری ہو جیسے حضرتِ مریم کے واقعہ میں ہے اور سورۂ مریم کی آیت ۲۱ سے شروع ہو کر آیت ۲۸ پر ختم ہوا ہے۔

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهِ .... فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ ...... فَنَادَاهَا ....

فَكُلِي وَاشْرَبِي .... فَإِمَّا تَرَيِنَّ ....

فَقُولِي ..... فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا ..... فَأَشَارَتْ

ہم نے وسط میں نقطے لگا دیا ہے کہ پہلے

اور دوسرے ٹکڑے میں جتنا فصل واقع ہیں ہوا تھا، قرآنِ مجید نے طرزِ بیان میں اس فصل کو پیشِ نظر رکھا اور تذکرہ میں بھی اول کے بعد دوسرے کو اور دوسرے کے بعد تیسرے کو اور تیسرے کے بعد چوتھے کو اور چوتھے کے بعد پانچویں کو پھر چھٹے کو پھر ساتویں کو پھر آٹھویں ٹکڑے کو فصل دے کر بیان کیا۔ پورا قصہ اس طرح ہے: جبرئیل کے پھونکنے کے بعد مریم حاملہ ہو گئیں، حاملہ ہونے کے کچھ وقت یا دنوں کے بعد سب لوگوں سے الگ ایک دور جگہ پر چلی گئیں اور گوشہ گیر ہو گئیں جب حمل کی مقررہ مدت گزر گئی تو دردِ زہ سے مجبور ہو کر درخت کے ایک تنے کے نیچے آگئیں، درد کی تکلیف سے مجبور ہو کر موت کی تمنا کرنے لگیں، اتنے میں غیبی ندا آئی، غمگین اور رنجیدہ نہ ہو اللہ نے تیرے نیچے چشمہ جاری کر دیا ہے کھجور کے (خشک) تنے کو ہلا، تازہ کھجوریں گریں گی مریم نے تنے کو ہلایا کھجوریں گریں اللہ نے فرمایا کھجوریں کھا، چشمہ کا پانی پی، بچے سے آنکھوں کو ٹھنڈا کر، بچے کو اٹھا کر لے جا، اگر کوئی پوچھے تو (اشارہ سے) کہہ دینا میں نے روزے کی منت مانی ہے میرا روزہ ہے کسی شخص سے بات نہیں کروں گی۔ مریم بچے کو اٹھا کر آبادی کی طرف لائیں، لوگوں نے دیکھا کہا مریم تو نے برا کام کیا تیرا باپ برا آدمی نہ تھا اور تیری ماں بھی بدکار نہ تھی، مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا کہا اس سے پوچھو قصہ مزید تفصیل طلب ہے ہم نے مختصر طور پر ذکر کیا ہے، دیکھو ف کہاں کہاں اور کتنے فاصلے سے آئی ہے پس وہ حاملہ ہو گئی پھر حمل کو لیکر گوشہ گیر ہو گئی۔۔۔۔۔ پھر دردِ زہ اس کو کھجور کے تنے کے پاس لے گیا۔۔۔۔۔ پھر اس کو ندا آئی۔۔۔۔ پھر کھا اور پی۔۔۔۔ پھر اگر تو کسی کو دیکھے۔۔۔۔۔ پس کہہ دینا۔۔۔۔۔۔ پھر وہ بچے کو لے کر قوم کے پاس آئی۔۔۔۔۔ پھر بچے کی طرف اس نے اشارہ کیا۔

۳ عطف سببی کے لئے یعنی ف کا ماقبل مابعد کے لئے سبب ہو جیسے فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ آدم نے اپنے رب سے چند (دعائیہ) الفاظ سیکھ لئے (اور دعا کی) تو اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی، الفاظ سیکھنا اور دعا کرنا توبہ قبول ہونے کا سبب ہے۔ (البقرہ ۳۷)

۴ سببیت محض بلا عطف جیسے فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (کوثر ۲) عطیہ کوثر شکریہ کا سبب ہے جس کا مظاہرہ نماز اور قربانی سے ہوتا ہے۔

Marfat.com

ث محض جواب کے لئے جیسے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ (المائدہ ١١٨)

ك بالکل زائد جیسے بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ (الزمر ٦٦)

ل استیناف یعنی آغازِ کلام کے لئے جیسے كُنْ فَيَكُوْنُ (البقرہ ١١٧)

اَفَ: یہ لفظ اصل میں فَ اَ تھا، فا حرفِ عطف اور ہمزہ سوالیہ ہے۔ پس کیا، پھر کیا، اَفَ پورے قرآن میں تقریباً ١١٣ جگہ آیا ہے۔

فَاءَتْ: واحد مؤنث غائب، ماضی معروف فَيْئٌ مصدر، لوٹ گئی، باب افعال میں پہنچکر یہ لفظ متعدی ہو جاتا ہے (دیکھو اَفَآءَ، باب الالف فصل الفاء) ٢٦/١٣

فَآءُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف فَيْئٌ مصدر، اگر وہ قسم سے لوٹ جائیں۔ ٢/١٢

اَلْفَاتِحِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر (حالتِ جر) فَتَحَ ماضی يَفْتَحُ مضارع، فَتْحٌ مصدر و اسم فعل، فیصلہ کرنے والے، حق و باطل کو الگ الگ کر دینے والے، ٩/١

فَاتَكُمْ: واحد مذکر غائب ماضی معروف كُمْ مفعول فَوْتٌ مصدر و اسم فعل، تم سے فوت ہو جائے، تمہارے ہاتھ سے نکل جائے، تم سے چھوٹ جائے، تم سے بچ کر نکل جائے، ٤/٧ ٢٧/١٩ ٢٨/٨

بِفَاتِنِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، حالتِ جر، فِتْنَةٌ مصدر و اسم فعل فُتُوْنٌ مصدر، باء زائدہ، تم بہکا نہیں سکتے۔ ٢٣/٩

فَاجِرًا: اسم فاعل واحد مذکر، حالتِ نصب، فُجُوْرٌ مصدر، باب نصر۔ دین کا پردہ پھاڑنے والا، علی الاعلان گناہ کرنے والا۔ حق سے انحراف کرنے والا، ٢٩/١٠

فَاحِشَةً: اسم، حد سے بڑھی ہوئی بدی، (قاموس) ایسی بے حیائی جس کا اثر دوسروں پر پڑے (مرزا ابو الفضل) ہر وہ چیز جس کی ممانعت اللہ نے کر دی ہے (منتہی الارب) برا قول یا عمل (النور ٢٩) زنا۔ ابنِ عباس (النساء ١٤) برہنہ ہو کر کعبہ کا طواف کرنا (الاعراف ٢٧) ٤/١٤،٥ ٥/١ ٨/١٧،١٠ ١٥/٤ ١٨/٨ ١٩/١٩ ٣٠/٥ ٢١/٢٠ ٢٥/١٢

فَارَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف فَوْرٌ، فُوُوْرٌ اور فَوَرَانٌ مصدر، جوش مارا، ابلا (باب نصر) کبھی یہ فعل متعدی بھی آتا ہے جیسے فُرْتُهُ اَنَا میں اس کو جوش میں لایا، ١٢/٤ ١٨/٢

Marfat.com

فَارِضٌ: اسم فاعل واحد مذکر، مادہ فَرْضٌ، فرض کے معنی کسی ٹھوس چیز کو کاٹ دینا (راغب) فارض سے مراد وہ بیل یا گائے جس نے اپنی جوانی کی عمر کاٹ دی ہو اور عمر رسیدہ ہو گئی ہو (جلالین) یا زمین کو کاٹنے یعنی جوتنے والا بیل یا سخت کاموں کو کاٹنے والا اور برداشت کرنے والا بیل (راغب) $\frac{1}{\text{ }8}$

فَارِغًا: اسم فاعل واحد مذکر، حالتِ نصب فَرَاغَتٌ اسم مصدر بے صبر، صبر سے خالی یا خوف سے خالی $\frac{۲۰}{۱۴}$

اَلْفَارِقَاتِ: اسم فاعل جمع مؤنث (حالتِ جر) اَلْفَارِقَةُ واحد فَرْقٌ مصدر، قرآنِ مجید کی آیات جو حق کو باطل سے جدا کرتی ہیں (ملی، کذا رواہ ابن جریر عن قتادہ) یا اللہ کے حکم کے مطابق اشیاء کو الگ الگ کرنے والے فرشتے (راغب) یا حق کو باطل سے جدا کرنے والے فرشتے (منتہی الارب وردی ابن المنذر عن ابن عباس کذا نقل ابن کثیر الاجماع علیہ) یا بادلوں کو الگ الگ کر دینے والی ہوائیں (مجاہد) $\frac{۲۹}{۲۱}$

فَارِقُوْا: جمع مذکر امر حاضر معروف، مُفَارَقَةٌ مصدر، باب مُفَاعَلَةٌ، فرق مادہ، چھوڑ دو، الگ کر دو یعنی (ارادہ طلاق رکھتے ہوئے) رجوع مت کرو بلکہ اس حد تک ان کو چھوڑ دو کہ ان کی عدت کا زمانہ ختم ہو جائے (ملی) $\frac{۲۸}{۱۷}$

فَارِهِيْنَ: جمع مذکر اسم فاعل، حالتِ نصب فَارِهٌ واحد، مہارت کے ساتھ یا غرور کے ساتھ اتراتے ہوئے (راغب) ملی نے لکھا ہے کہ فَارِهِيْنَ کی قرأت پر ترجمہ ہوگا، مہارت اور ہنر کے کمال کے ساتھ اور فَرِهِيْنَ کی قرأت پر ترجمہ ہوگا اتراتے ہوئے (جلالین) امام راغب اور ملی دونوں کی تشریح اس جگہ مجمل ہے، اہلِ لغت نے لکھا ہے کہ فَرُهَ فَرَاهَةً وَفَرَاهِيَةً (باب کرم) کے معنی ہیں دانا ہو گیا، ماہر ہو گیا، اس سے اسم فاعل فَارِهٌ آتا ہے جس کی جمع فَارِهِيْنَ۔ فَرِهَ فَرَهًا (باب سمع) کے معنی ہیں اترایا، مٹک کر چلا، اس سے صفتِ مشبہ کا صیغہ فَرِهٌ بروزن کَتِفٌ آتا ہے جس کی جمع فَرِهِيْنَ ہے یعنی اترانے والے (قاموس)

پروفیسر عبدالرؤف مصری نے لکھا ہے کہ فَرِهِيْنَ یا فَارِهِيْنَ میں ھا ہوز حاء حطی کے عوض آئی ہے اصل میں فَرِحِيْنَ یا فَارِحِيْنَ تھا جیسے مَدَحْتُهُ مَدَهْتُهُ پڑھنا جائز ہے (معجم القرآن) اور چونکہ فرحین اور فارحین دونوں کے معنی ہیں اترانے والے غرور کے ساتھ خوش ہونے والے، اس لئے حاذق اور ماہر ترجمہ کسی صورت میں نہ ہوگا۔ $\frac{۱۹}{۱۲}$

فَازَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، فَوْزٌ مصدر واسم فعل، مَفَازَةٌ بھی مصدر ہے، کامیاب ہوا، فتح پائی، مصیبت سے نجات پائی۔

امام راغب نے لکھا ہے کہ فَوْزٌ کے معنی ہیں حصولِ سلامتی کے ساتھ خیر کو پالینا (المفردات) جلال الدین سیوطی اور محلی نے لکھا ہے فَازَ غَایَۃَ مَطْلُوْبِہٖ اپنا انتہائی مقصد پالیا، ۱۰، ۲۲/۶

فَاسِقٌ: اسم فاعل واحد مذکر، فِسْقٌ اور فُسُوْقٌ مصدر فَسِیْقٌ بدکردار، راستی سے نکل جانے والا۔ فُسَقٌ ہمیشہ اللہ کی نافرمانی کرنے والا، بدچلن مرد، فَسَاقِ نافرمان، بدچلن عورت فُسُوْقٌ کا لغوی ترجمہ ہے کھجور کا اپنے چھلکے کے اندر سے باہر نکل آنا (قاموس) اصطلاح شریعت میں فسق کے معنی ہیں حدودِ شریعت سے نکل جانا، گناہ کرنا یا کفر، عملی گناہ کو فسق کہا جاتا ہے اور ضروریاتِ دین کے انکار کو کفر، فاسق کے معنی ہوئے اللہ کی طاعت سے خارج ہونے والا، قاموس میں ہے فَسَقَ کے معنی میں جَارَ (جور کیا) اور فَسَقَتِ الرُّطَبَۃُ عَنْ قِشْرِھَا کھجور اپنے چھلکے سے باہر نکل آئی اسی سے فاسق بنایا گیا کیونکہ فاسق بھی خیر سے باہر نکل آتا ہے عرب جاہلیت کے کلام یا شعر میں یہ لفظ نہیں آیا مختار میں ہے کہ ابن اعرابی کا جو یہ قول ہے کہ جاہلیت کے کلام یا شعر میں لفظِ فاسق نہیں آیا عجیب قول ہے لفظِ فاسق تو عربی لفظ ہے۔

صاحبِ مصباح نے لکھا ہے یہ لفظ فصیح عربی ہے اور قرآن میں بھی آیا ہے (حکاہ السرقسطی) تاج لسان اور محیط المحیط میں بھی اسی طرح مذکور ہے، حاصل یہ کہ ابن اعرابی کے قول کو نقل کرنیوالوں کی روایت میں اختلاف ہے، راغب کی روایت کے بموجب ابن اعرابی کے نزدیک عربی زبان میں لفظ فاسق کا اطلاق کسی انسان پر نہیں سنا گیا یعنی لفظ اگرچہ عربی ہے لیکن انسان پر اس کا اطلاق سننے میں نہیں آیا، مختار، تاج، لسان وغیرہ کی روایات کے بموجب ابن اعرابی لفظِ فاسق کے جاہلی ہونے کا منکر ہے، بہرحال قرآن میں یہ لفظ آیا ہے، اس لئے فصیح عربی ہے، ۲۶/۱۲

فَاسِقًا: اسم فاعل واحد مذکر، حالتِ نصب، (دیکھو لفظِ فاسق) ۲۱/۱۵

فَاسِقُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، حالتِ رفع، فَاسِقٌ واحد (دیکھو لفظِ فاسق) ۱/۱۱ ۲/۱۴ ۴/۳ ۶/۲،۱۲،۱۵ ۸/۱۵،۱۷ ۱۸/۷،۱۲ ۲۶/۴ ۲۷/۱۸،۲۰ ۲۸/۶

فَاسِقِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، حالتِ نصب و جر،

فاسق واحد، نافرمان، بدکار (دیکھو لفظِ فاسقٌ) پ ۱/۲ پ ۶/۸
پ ۴/۴ پ ۹/۳،۰ پ ۱۰/۹، ۱۶،۱۳،۱۱ پ ۱۱/۱ پ ۱۷/۵ پ ۲۰/۷ پ ۱۵/۱۱ پ ۲۶/۱
پ ۲۸/۴،۹،۱۳

اَلْفَاصِلِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، حالتِ جر، فَصْلٌ مصدر، فَاصِلٌ واحد، فیصلہ کرنے والے، حق کو باطل سے الگ کرنے والے، پ ۷/۱۲

فَاطِرٌ: اسم فاعل واحد مذکر، فَطْرٌ مصدر (باب نصر وضرب) عدم کو پھاڑ کر وجود میں لانے والا، نیست سے ہست کرنے والا، اہلِ تفاسیر نے اس کا ترجمہ مُبدِع کیا ہے یعنی بغیر نظر و مثال کے عدمِ محض سے عالمِ وجود میں لانے والا، لغت میں فَطْرٌ کے معنی ہیں پھاڑنا (قاموس، صحاح) اللہ بھی کائنات کو عدم کا پردہ پھاڑ کر وجود میں لایا ہے اس لئے اس کو فاطر کہا جاتا ہے، پ ۷/۸ پ ۱۳/۱۶،۱۵ پ ۲۲/۱۳ پ ۲۴/۲ پ ۲۵/۳

فَاعِلٌ: اسم فاعل واحد مذکر، فِعْلٌ مصدر، فِعْلٌ اسم مصدر یعنی کردار اور عمل، فِعْلَۃٌ خصلت، عادت، فَعَلَ ماضی، یَفْعَلُ مضارع (باب فتح) کرنے والا، پ ۱۵/۱۶

فَاعِلِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر (حالتِ نصب) فَاعِلٌ واحد، کرنے والے۔ سورۃ الحجر رکوع ۵ پارہ ۱۴ میں جو یہ لفظ آیا ہے اس سے مراد ہے نکاح کرنے والے (سوچی) یا ضمانت میں کفول کرنے والے، (معجم القرآن) پ ۱۴/۱۲ پ ۱۴/۵ پ ۱۶/۲،۳،۱۰

فَاعِلُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر (حالتِ رفع) کرنے والے، یہ لفظ جو پارہ ۱۸ رکوع ۱ میں آیا ہے اس سے مراد ہے ادائے زکوٰۃ کرنے والے، (بیضاوی) پ ۱۸/۱ پ ۱۳/۲

فَاقِرَۃٌ: اسم فاعل واحد مؤنث۔ یہ اگرچہ اسم فاعل مؤنث ہے لیکن غالباً ان اسماء کی جگہ اس کا استعمال ہوتا ہے جو موصوف سے بے نیاز ہیں اور بغیر کسی ذات کے ان کا استعمال ہوتا ہے جیسے دَاھِیَۃٌ، حَادِثَۃٌ اسی لئے منتہی الارب میں اس کا ترجمہ بلا، وسختی لکھا ہے اور مُلّی نے فقراتِ ظہر یعنی پشت کے مہرے (کَسے) توڑ دینے والی مصیبت کہا ہے۔ پ ۲۹/۱۷

فَاقِعٌ: اسم فاعل واحد مذکر فَقْعٌ، فَقَعٌ، فُقُوْعٌ تینوں مصدر ہیں (باب فتح و نصر و سمع) گہرا زرد یا خالص زرد (جلالین، بیضاوی، مدارک، معجم القرآن، خازن) قاموس اور تاج وغیرہ میں گہرا زرد، خالص زرد، گہرا سرخ اور خالص سرخ بھی فاقع کی تشریح میں لکھا ہے بلکہ مادہ فَقْعٌ سے دوسرے صفت کے صیغے بیشتر سرخ رنگ کے لئے ہی استعمال ہوتے ہیں جیسے یَقَعْ سُرخ، فُقَاعٌ سُرخ رنگ والا،

لیکن فَاقِعٌ بہت زیادہ سفید کو کہتے ہیں اگر زردی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے تو فَقَعَ فَقْعًا (باب فتح) اور فَقَعَ فُقُوْعًا (باب نصر) ہے اور سرخی کے لئے مستعمل ہو تو فَقِعَ فَقَعًا سے آتا ہے اس جگہ زرد مراد ہے اس کے تمام افعال باب فتح یا نصر سے آتے ہیں۔ (تاج قاموس وغیرہ) ۲۹/۱

فَاكِهَةٌ: ہر قسم کا میوہ سیب انگور انار وغیرہ۔ یہ اسم فاعل کا صیغہ بھی ہے بروزن فَاعِلٌ تاء آخر میں مبالغہ کی ہے۔ فَاكِهَةٌ ظریف اور ہنس ہنس کے باتیں کرنے والے کو کہتے ہیں اور فَاكِهَةٌ بہت زیادہ ہنس مکھ ظریف دوستوں سے ہنسی کرنے والے اور خوب چٹکلے لگانے والے کو کہتے ہیں (قاموس) بعض نے انگور اور انار کو فواکہ میں شمار نہیں کیا ہے (معجم) آیات میں مراد پھل اور میوے ہیں (خازن) ۲۳/۱۲،۲ ۲۵/۱۲،۱۶ ۲۷/۳،۱۱،۱۳،۱۵ ۳۰/۵

فَاكِهِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، فَاكِهٌ واحد (حالت نصب) فَكَاهَةٌ اسم مصدر۔ محلی نے اس کا ترجمہ کیا ہے نَاعِمِيْنَ یعنی آرام پانے والے یا مزہ اڑانے والے، صاوی نے اس کی تائید کے بعد یہ بھی لکھا ہے کہ فَكِهِيْنَ کے معنی ہیں استہزا کرنے والے، صاحب مجمع القرآن نے لکھا ہے کہ فَكِهِيْنَ اور فَاكِهِيْنَ کے معنی ہیں مسلمانوں کا مذاق بنا کر مزے اڑانے والے یا دل لگی کرنے والے۔ ۲۵/۱۴ ۲/۲

فَاكِهُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، فَاكِهَةٌ واحد (حالت رفع) آرام پانے والے یا راحت پانے والے، ۲۳/۲

فَالِقُ: اسم فاعل واحد مذکر، فَلْقٌ مصدر، پھاڑنے والا، بیج اور گٹھلی کو پھاڑ کر سبزہ نکالنے والا، تاریکی کو پھاڑ کر صبح نکالنے والا۔ ۷/۱۳

فَانٍ: اسم فاعل واحد مذکر، اصل میں فَانِیٌ تھا، فنا ہونے والا، بالکل معدوم ہو جانے والا، ماضی فَنِیَ مضارع یَفْنٰی (باب سمع) محلی نے فانی کا ترجمہ ہالک لکھا ہے لیکن علامہ تفتازانی کا جو قول عقائد نسفی کی شرح میں جنت و نار کی بحث میں ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ ہالک فانی سے جدا چیز ہے جس چیز کی ہیئت ترکیبی زائل ہو جائے جو اجزاء الگ الگ باقی رہیں اس کو ہالک کہتے ہیں، کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ کا یہی مطلب ہے اور فانی وہ ہے جو معدوم ہو جائے۔ ۲۷/۱۱

فَاهُ: فَا مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ (حالت نصب) اس کے منہ کو، اس کے منہ تک، فَاهٌ بھی منہ کو کہتے ہیں، اس وقت ہٗ ضمیر کی نہیں ہے اور حالت نصبی ہے اس طرح فِیْهِ، فُوْهٌ، فَوْهَةٌ تمام کے معنی

منہ کے ہیں، اَفْوَاہٌ جمع ہے (قاموس، صحاح) ۱۳/۸

فَائِزُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر (حالتِ رفع) فائزٌ واحد، کامیاب، انتہائی مقصود پانیوالے (دیکھو فَازَ)

۱۰/۹ ، ۱۸/۱۶، ۱۳ ، ۲۸/۶

فَتْحٌ: مصدر اور اسم فعل، فتح کا استعمال قرآنِ مجید میں تین طرح ہوا ہے ۱۔ اس ظاہری بندش کو جو آنکھوں سے دیکھ سکتی ہو، دور کر دینا، کھول دینا ۲۔ مصائب کو دور کر دینا، زائل کر دینا ۳۔ علمی بندش کھول دینا، شبہات دور کر دینا، جہالت کے پردے ہٹا دینا۔ تفصیل و توضیح ابھی آتی ہے، ۵/۱۷ ، ۲۸/۱۰

اَلْفَتْحِ: اسم فعل (حالتِ جر) کامیابی وغیرہ، ۹/۱۲ ، ۲۷/۱۷ ، ۲۱/۱۶

فَتْحًا مُّبِيْنًا: اسم فعل نکرہ (حالتِ نصب) کھلی فتح مراد فتح مکہ یا علم و ہدایت کا دروازہ کھول دینا (راغب) ۲۶/۹

فَتْحًا قَرِيْبًا: اسم فعل نکرہ (حالتِ نصب) مراد فتح خیبر (محلی) جو صلح حدیبیہ سے چھ مہینے بعد ۷ھ میں ہوئی (روا۔ فتح مکہ (ماشیبی) ۲۶/(۱۱ و ۲)

فَتْحًا: مصدر نکرہ (مفعول مطلق) فیصلہ کر دینا۔ ۱۹/۱

اَلْفَتْحُ: اسم فعل (حالتِ رفع) یہ لفظ تین جگہ آیا ہے، ۹/۱۶ ، ۲۱/۱۶ ، ۳۰/۲۵

پارہ ۹ رکوع ۱۶ میں فیصلہ ہلاکت مراد ہے یعنی جن کافروں نے چاہی تھی ان کی ہلاکت کا فیصلہ آپہنچا (سیوطی)، پارہ ۲۱ رکوع ۱۶ میں بھی آخری فیصلہ مراد ہے اور پارہ ۳۰ رکوع ۲۵ میں فتحِ مکہ مراد ہے (محلی) امام راغب کے نزدیک حکم اور عملی بھی مراد ہونا جائز ہے۔

اَلْفَتْحِ: اسم فعل (حالتِ جر) ۱۶/۱۲ ، ۲۷/۱۷ ، ۲۱/۱۶

پارہ ۱۶ اور ۲۷ میں کامیابی نصرت اور فتح مراد ہے اور پارہ ۲۱ میں فیصلہ اور حکم (محلی) امام راغب نے کہا یا شبہات کو زائل کرنے کا دن یا عذاب کھول دینے کا دن (المفردات)

فَتَحَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، فَتْحٌ، مصدر، علم دیا (سیوطی) کھول کر بیان کر دیا (عباسی) ۱/۹

فُتِحَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی مجہول، کھول دیا گیا، پھاڑ دیا جائے گا، ۱۷/۷ ، ۲۴/۵ ، ۳۰/۱

پارہ ۱۷ اور ۲۴ میں مراد ہے کھولدیا گیا اور پارہ ۳۰ میں مراد ہے پھاڑ دیا جائے گا (محلی) یعنی ۳۰ میں آسمان کے دروازے کھول دینا مراد نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ آسمان پھاڑ دیا جائے گا (صاوی)

فَتَحْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، فَتْحٌ، مصدر ۷/۱۱

۹/۲ ، ۱۴/۱ ، ۱۸/۴ ، ۲۶/۹ ، ۲۷/۸

پارہ ۷/۱۱ میں توسیعِ رزق مراد ہے، پارہ ۹/۲ میں بھی یہی مراد ہے، ۱۴/۱ میں مخصوص طور پر کھول دیا

مراد ہے، ۱۵/۴ میں غیر محسوس دروازہ کھولنا مراد ہے، یعنی بدر کی شکست اور کافروں کا قتل، ۱۶/۹ میں فتحِ مکہ کا فیصلہ کرنا مراد ہے اور ۲۷/۸ میں بکثرت پانی برسانا، (معالم، مدارک وخازن)

فَتَحُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف فَتْحٌ، انہوں نے کھولا، ۱۳/۲

اَلْفَتَّاحُ: صیغہ مبالغہ، بہت بڑا فیصلہ کرنے والا، ۲۲/۹

فَتْرَةٍ: اسم فعل مصدر، ڈھیلا ہو جانا، سست ہو جانا کسی نبی کی شریعت کا ڈھیلا پڑ جانا اور آئندہ نبی کا اس وقت تک مبعوث نہ ہونا، دونوں کے درمیانی وقفہ کو فترۃ کہتے ہیں، (راغب) سیوطی نے فترۃ کا ترجمہ کیا ہے، منقطع ہونا (جلالین) ۶/۷

فَتَقْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، فَتْقٌ مصدر، فَتْقٌ کے معنی ہیں پھاڑ دینا، جڑی ہوئی چپکی چیز کو الگ الگ کر دینا عطاء، قتادہ اور ابنِ عباس کے ایک قول سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین آسمان پہلے باہم جڑے ہوئے تھے پھر اللہ نے ان کو جدا جدا کر دیا (کمالین) محلی کے ایک قول سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے، محلی کا دوسرا قول یہ ہے کہ آسمان کا فتق ہے پانی برسانا اور زمین کا فتق ہے سبزہ اگانا، پہلے آسمان سے پانی نہیں برستا تھا، نہ زمین سے سبزہ اگتا تھا، پھر اللہ نے ان میں یہ قابلیت پیدا کی، قاضی بیضاوی نے اس قول کو نقل کیا ہے مگر اس کے ضعف کی طرف اشارۃً ظاہر بھی کیا ہے، حقیقت میں یہ قول عطیہ اور عکرمہ کا ہے اور حاکم کی روایت کے بموجب حضرت ابنِ عباس سے بھی یہ تفسیر مروی ہے، ۱۷/۲

فِتْنَةً: ۹/۱۷، ۱۷/۱۲،۳، ۱۸/۱۷، ۲۳/۷، ۲۷/۹، ۲۵/۷، ۲۹/۱۵

فِتْنَتُهٗ: ۱/۱۱، ۲/۷، ۶/۱۴، ۹/۱۹، ۱۰/۶، ۱۷/۹،۷، ۱۸/۱۵، ۲۴/۲، ۲۸/۱۶

اَلْفِتْنَةُ: ۲/۸

اَلْفِتْنَةَ: ۱۰/۱۳، ۲۱/۱۸

اَلْفِتْنَةِ: ۳/۷، ۵/۹

فِتْنَةَ لِلنَّاسِ: ۲/۱۲

لغت میں فَتَنَ کے معنی ہیں سونے کو آگ میں تپا کر کھرا کھوٹا جانچنا یا آگ میں جلانا (تاج) قرآنِ مجید میں لفظِ فتنہ اور اس کے مشتقات کو مختلف معانی کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

۱ آزمائش اور آزمائش کرنا، ۱/۱۱، ۲/۷، ۲۴/۲، ۲۸/۱۶، ۱۷/۱۲،۳، ۱۸/۱۷، ۲۷/۹، ۲۹/۱۵، ۹/۹

۲ آفت، مصیبت، ۶/۱۴، ۲۷/۹، ۱۸/۱۵، ۹/۱۷

۳ فساد، ۳/۷، ۲/۷

Marfat.com

۴۔ فساد انگیزی، فساد ڈالنا، ۲/۷، ۵/۹، ۱۳/۱۲

۵۔ باہم فساد، خانہ جنگی، ۲۱/۱۸

۶۔ کفر، ۹/۱۹

۷۔ بدنظمی، خرابی، ۶/۱۰

۸۔ تختہ مشق، عبرت۔ یعنی ہم کو ان کا تختۂ مشق نہ بنا، ابن عباس نے فرمایا ان کو ہم پر مسلط نہ کر کہ وہ ہم کو دکھ دے سکیں، بعض ادیبوں سے ہم کو آزمائش کا مقام نہ بنا، ۲۵/۷

۹۔ بیمار، ۱/۱۲

۱۰۔ دکھ، عذاب، ۲۳/۷، ۲۶/۱۸

۱۱۔ عذر، ۹/۷

فِتْنَتَكَ: فِتْنَۃٌ مضاف، کَ ضمیر مضاف الیہ تیری آزمائش، ۹/۷

فِتْنَتَكُمْ: فِتْنَۃٌ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ، تمہارا عذاب، تم اپنا عذاب ۲۶/۱۸

فِتْنَتُهُمْ: فِتْنَۃٌ مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ، ان کا عذر (ابن عباس) ۹/۷

فَتَنَّا: جمع متکلم ماضی معروف ہم نے آزمائش میں ڈالا، ہم نے آزمائش کی، ہم نے سزا دی، ہم نے مصیبت سے بچایا، ۱۲/۷، ۱۳،۱۱/۱۶، ۱۳/۲۰، ۱۲،۱۱/۲۳، ۱۴/۲۵ پارہ ۱۱/۱۶ میں متواتر تکلیفوں اور دکھوں سے بچا لینے کے معنی ہیں (ابن عباس)، اور ۱۲/۷ میں سزا دینے کے معنی ہیں باقی مقامات پر آزمائش کے۔

فُتِنْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی مجہول، تمہاری آزمائش کی گئی، ۲۷/۱۸

فُتِنُوْا: جمع مذکر غائب ماضی مجہول، ان کو ایذا دی گئی، ان کو دکھ دیا گیا، ۱۴/۲

فَتَنُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف، انہوں نے ایذا دی، دکھ دیا۔ ۳۰/۱

فُتُوْنًا: اسم فعل، مصدر، آزمائش اور آزمانا، یہ لفظ جمع بھی ہے فَتْنٌ واحد، آزمائشیں طرح طرح کی تکلیفیں، ہم نے تمہاری طرح طرح کی آزمائشیں کیں، یا بقول ابن عباس طرح طرح کی تکلیفوں سے بچایا، ۱۶/۱۱

فَتًى: لڑکا، جوان، بوڑھا، عربی میں سب کے لئے بولا جاتا ہے، خادم کے لئے بھی کہا جاتا ہے اور غلام کو بھی کبھی فَتًى کہہ دیتے ہیں، اس جگہ نوجوان مراد ہے، ۱۷/۵

فَتٰهُ: فَتٰی مضاف ہُ ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ، اس کا خادم، ۱۵/۲۱

فَتٰهَا: فَتٰی مضاف ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ، اس کا غلام خادم، ۱۲/۱۲

Marfat.com

فَتَیَانِ: تثنیہ، فتیٰ واحد (حالتِ رفع) دو جوان آدمی، ۱۲/۱۵

فَتَیَاتِ: نوجوان عورتیں، باندیاں، خواہ لڑکی ہو یا جوان یا بوڑھی، یہ لفظ جمع ہے، فَتَاۃٌ واحد، یہاں مراد باندیاں ہیں، ۵/۱، ۱۸/۲۴

اَلْفِتْیَۃُ: جمع، فتیٰ واحد معرف باللام، چند آدمی، چند جوان، ۱۵/۱۸

فِتْیَۃٌ: جمع نکرہ، فتیٰ واحد، چند جوان، ۱۵/۱۸

لِفِتْیَانِہٖ: جمع، فتیٰ واحد، لام حرفِ جر، فتیان مضاف (حالتِ جر) ہٖ ضمیر مضاف الیہ، اپنے خادموں سے، ۱۳/۲

فَتِیْلًا: باریک، کچھ، ذرہ برابر، جو دو انگلیوں میں بٹ کر بٹ جاتا ہے۔ کھجور کی گٹھلی کے شگاف میں جو ڈورا یا سوتا ہوتا ہے وہ بھی فتیل کہلاتا ہے، مراد بہت قلیل، ۵/۴، ۸/۱۵، ۱۵/۸

فَجٌّ: دو پہاڑوں یا پہاڑ کے دو حصوں کے درمیان چوڑا راستہ، ۱۷/۱۱ فجاج کے بھی یہی معنی ہیں۔

فِجَاجًا: جمع، فجٌّ واحد، حالتِ نصب، دو پہاڑوں کے درمیان کشادہ راستے، ۱۷/۲، ۲۹/۹

اَلْفَجْرُ: اسم فعل، مصدر، پو پھٹنا، صبح کی روشنی نمودار ہونا، پھاڑ کر بہانا، وقتِ فجر، گناہ کرنا، فجر، بخشش، سخاوت، مروت، احسان، مال کی کثرت، ۲/۲، ۱۵/۹، ۱۵/۱۴، ۳۰/۲۲،۱۴ قرآن مجید میں صرف وقتِ فجر اور طلوعِ سحر کے لئے اس کا استعمال ہوا ہے۔

فُجِّرَتْ: واحد مؤنث غائب، ماضی مجہول، تفجیر مصدر، بابِ تفعیل، پھاڑ دئے جائیں گے یعنی ایک کا دہانہ دوسرے کی طرف کھول دیا جائیگا سب ندیاں آپس میں مل جائیں گے۔ ۳۰/۲

فَجَّرْنَا: جمع متکلم، ماضی معروف، تفجیر مصدر، بابِ تفعیل، ہم نے پھاڑا، ہم نے بہایا، ہم نے پھاڑ کر بہایا، ۱۵/۱، ۲۳/۲، ۲۷/۸

اَلْفَجَرَۃُ: جمع، فاجرٌ واحد، سخت نافرمان، شریعت کا پردہ پھاڑنے والے، دیکھو فاجر، ۳۰/۵

اَلْفُجَّارِ: جمع، فاجر واحد، بدکار، نافرمان، کافر (دیکھو فاجر) ۲۳/۱۲، ۳۰/۲

اَلْفُجَّارَ: جمع، فاجر واحد، بدکار، کافر، (دیکھو فاجر) ۳۰/۲

فُجُوْرَھَا: مصدر، مضاف، ھَا ضمیر مضاف الیہ، لغوی معنی سوار کا زین سے ایک طرف کو جھک جانا، جھوٹ بولنا، کسی کو جھوٹا قرار دینا، نافرمانی کرنا

تباہ ہو جانا، بینائی کا کمزور ہو جانا، مرادی معنی دین کا پردہ پھاڑنا، علی الاعلان گناہ کرنا، اس سے ماضی فَجَرَ اور مضارع یَفْجُرُ (نصر) آتا ہے، فَجَرَ عَنِ الْحَقِّ حق سے روگردانی کی، فَجَرَ الْمَاءَ پانی بہا دیا۔ فَجَرَ مِنَ الْمَرَضِ بیماری سے اچھا ہو گیا، آیت میں بدکاری اور شریعت کی نافرمانی مراد ہے، ۳۰/۱۶

فَجْوَةٍ : وسیع میدان (راغب) غار کے اندر کشادہ زمین (غریب القرآن میرزا ابوالفضل) دو پہاڑوں کے درمیان شگاف اور وسیع زمین۔ (قاموس) ۱۵/۱۴

اَلْفَحْشَاءِ : اسم تفضیل، واحد مؤنث، اس سے مذکر اَفْحَشُ آتا ہے، مادہ فُحْش برا کام (صحاح)، وہ قول و عمل جس کی برائی کھلی ہوئی ہو اور اس سے سننا یا کرنا برا لگے، (تاج)، بخل (قاموس) ۲/۵ ۳/۵ ۸/۱

اَلْفَحْشَاءِ : برا کام، بے حیائی کا کام، زنا، ۱۲/۱۲ ۱۴/۱۹ ۱۸/۹ ۲۱/۱

قرآن مجید میں یہ لفظ مختلف معانی میں مستعمل ہے، ۲/۵ میں وہ کلام مراد ہے جو شرعاً برا ہو، ۳/۵ میں بخل اور زکوٰۃ دینا مراد ہے، ۸/۱ میں بے حیائی، ۱۲/۱۲ اور ۱۴/۹ میں زنا مراد ہے، ۱۸/۹ ۲۱/۱ میں امر قبیح مراد ہے، (سیوطی و جملی)

اَلْفَخَّارِ : جمع، اَلْفَخَّارُ واحد ٹھیکرے، ۲۷/۱۱

فَخُوْرٌ : صیغہ مبالغہ (حالتِ رفع) فَخْرٌ مصدر، (اسم فعل، امام راغب نے لکھا ہے کہ ظاہری چیزوں پر اترانا (مثلاً مال، عزت، جاہ، حکومت وغیرہ) فخر کہلاتا ہے، بہت زیادہ فخر کرنے والا، ۱۲/۲

فَخُوْرٍ : صیغہ مبالغہ (حالتِ جر) اترانے والا، بڑا شیخی خورا، ۲۱/۱۱ ۲۷/۱۹

فِدَاءً : وہ چیز جو جان کے بدلے دی جاتی ہے اسی کو فِدْیٰ بھی کہتے ہیں، فَدٰی یَفْدِیْ (ضرب) ماضی اور مضارع کے صیغے ہیں، ۲۶/۵

فَدَیْنَا : جمع متکلم ماضی معروف، ہم نے اس کو بچا لیا اور اس کے عوض دوسری چیز دیدی، ۲۳/۷

فِدْیَةٌ : وہ چیز جو جان بچانے کے لئے لی یا دی جاتی ہے، ایک مثل ہے خُذْ عَلٰی هَدْیِكَ وَ فِدْیَتِكَ اس سے مراد یہ ہے کہ اپنی پہلی چال پر چلو، ۲/۷ ۸/۱ ۲۷/۱۸

فُرَاتٌ : بہت شیریں پانی، مصدر فُرُوْتَةٌ شیریں ہونا، ماضی فَرُتَ شیریں ہو گیا، مضارع یَفْرُتُ شیریں ہو رہا ہے یا ہو گا (باب کرم) لیکن اگر

باب نَصَرَ سے اس کے مشتقات بنائے جائیں تو
فَرَّتْ فُرُوْرًا کہا جائے گا اور معنی ہوں گے زناکار
اور بدچلن ہونے کے اور باب سَمِعَ میں اس کے
معنی ہوں گے بیوقوف ہوجانے کے (قاموس)
۱۹/۱۳ ۲۲/۱۴

فُرَاتًا، آبِ شیریں، خوش مزہ (حالتِ نصب،
(دیکھو سطورِ بالا) ۲۹/۲۱

فُرَادٰی: جمع غیر قیاسی فَرْدٌ واحد، اکیلے
اکیلے، ایک ایک، عربی محاورہ ہے جاءُوا فُرَادٰی
وہ اکیلے اکیلے آئے، ۶/۱۰ ۲۲/۱۲
۶/۱۰ میں اہل وعیال سے تنہا ہونا مراد ہے
اور ۲۲/۱۲ میں ایک ایک ہونا یعنی دو دو نہ ہونا،
(بیضاوی)

اَلْفِرَارُ: خوف سے بھاگنا، مصدر (باب ضَرَبَ،
ماضی و مضارع فَرَّ یَفِرُّ۔ فرار لازم ہے لیکن
کبھی متعدی بھی آتا ہے فَرَّ الدَّابَّۃَ عمر معلوم
کرنے کے لئے گھوڑے کے دانت دیکھے ایک
مثل ہے اَلْجَوَادُ عَیْنُہٗ فِرَارُہٗ گھوڑے کی
آنکھ ہی عمر بتا دیتی ہے، اس معنی میں یہ لفظ باب
ضَرَبَ اور نَصَرَ دونوں سے آتا ہے، ۲۱/۱۸

فِرَارًا: مصدر، حالتِ نصب، ڈر کر بھاگنا، مزید
تحقیق سطورِ بالا میں دیکھو، ۱۵/۱۵ ۲۱/۱۸ ۲۹/۹

فَرَّتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف، مصدر
فِرَارٌ اور مَفَرٌّ، وہ بھاگی، ۲۹/۱۶

فَرَرْتُ: واحد متکلم ماضی معروف مصدر فِرَارٌ
اور مَفَرٌّ، میں بھاگا، ۱۹/۱۶

فَرَرْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی معروف، مصدر
فِرَارٌ اور مَفَرٌّ، تم بھاگے، ۲۱/۱۸

فَفِرُّوْا: جمع مذکر حاضر امر، فَا حرفِ تعقیب،
مصدر فِرَارٌ اور مَفَرٌّ، بھاگ چلو، ۲۷/۲
(چاروں لفظوں کی مزید تحقیق کے لئے اَلْفِرَار دیکھو

اَلْفَرَاشِ: جمع، فَرَاشَۃٌ واحد، پروانے،
چست اور سبک آدمی، یہاں مراد اول معنی ہے،
آیت میں اَلْفَرَاش کو بطور اسم جنس استعمال
کیا گیا ہے اسی لئے اس کی صفت کو مفرد لایا گیا،
اور بجائے اَلْمَبْثُوْثَۃِ کے اَلْمَبْثُوْث فرمایا
جس طرح السحاب اگرچہ سَحَابَۃٌ کی جمع ہے
(قاموس) لیکن اسم جنس بھی ہے اسی لئے سَحَابٌ
مَرْکُوْمٌ کہا جاتا ہے، ۳۰/۲۶

فِرَاشًا: فرش جس کو بچھایا جاتا ہے یعنی بستر اس
کی جمع فُرُشٌ ہے، ۱/۲

فُرُشٍ: جمع، فِرَاش واحد، فرش بستر، ۲۷/۱۳

Marfat.com

فَرَشْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، ہم نے بچھایا،
فَرْشٌ و فِرَاشٌ مصدر، فَرَشَہٗ اس کو بچھایا،
اس کے لئے فرش بچھایا، فَرَشَ فُلَانًا اس سے
جھوٹی بات کہی (قاموس)، پ ۲۰/۲

فَرْشًا: فَرْشٌ مصدر بھی ہے لیکن اس جگہ
ایسے چھوٹے چوپائے مراد ہیں جن پر بوجھ نہیں لادا جاتا
(رازی فی الکبیر) جیسے بکریاں اور چھوٹے چھوٹے اونٹ
(ابن عباس)، پ ۸/۴

فَرْثٍ: واحد، وہ گوبر جو جانور کی آنتوں کے
اندر ہو، فُرُوث جمع، اسی کو فَرَاثَۃ بھی کہتے ہیں
فَرِثَ فَرْثًا سیر ہوگیا فَرِثَ الْقَوْمُ قوم منتشر
ہوگئی، پ ۱۴/۱۴

فَرْجَهَا: فرج مضاف (حالت نصب) ہا ضمیر
مضاف الیہ، فَرْجٌ واحد، فُرُوْجٌ جمع، فرج کے معنی
پھاڑنا، چیرنا، شق کرنا (مصدر) شگاف (حاصل
مصدر) عورت اور مرد کی شرمگاہ، آیت میں آخری
معنی مراد ہے، پ ۱۷/۶ پ ۲۸/۲۰

فُرُوْجٍ: اسم فعل، شگاف (راغب)، پ ۲۶/۱۷

فُرُوْجِهِمْ: جمع، فَرْجٌ واحد، فروج مضاف
(حالت جر) ہم ضمیر مضاف الیہ، ان مردوں کی
شرمگاہیں، پ ۱/۱۸ پ ۲۹/۷

فُرُوْجَهُمْ: جمع، فرج واحد، فروج مضاف
(حالت نصب) ہُمْ مضاف الیہ، اپنی شرمگاہوں کو،
پ ۱۸/۱ پ ۲۲/۲

فُرُوْجَهُنَّ: جمع، فرج واحد، فروج مضاف
(حالت نصب) ہُنَّ مضاف الیہ، ان عورتوں کی
شرمگاہیں، پ ۱۸/۱۰

فُرِجَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی مجہول، فَرْجٌ
مصدر، آسمان پھاڑ دیا جائے گا۔ پ ۲۹/۲۱
عربی میں آسمان (سَمَاءٌ) مؤنث استعمال کیا
جاتا ہے۔

فَرِحَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، فَرَحٌ
مصدر، وہ خوش ہوا، فَرَحٌ کا استعمال پسندیدہ
اچھی خوشی کے لئے بھی ہوتا ہے اور بُری مذموم خوشی
کے لئے بھی جس کے معنی ہیں اترانا، بدمست ہونا
عموماً اس کا اطلاق دنیوی جسمانی لذتوں سے حاصل شدہ
خوشی پر ہوتا ہے اور کہیں علمی خوشی پر بھی، پ ۷/۲۵

فَرِحُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف، وہ خوش
وہ اترا گئے، پ ۱۱/۷ پ ۸/۱۱ پ ۹/۱۳ پ ۷/۲۱ پ ۱۴/۲۴

فَرِحٌ: صیغہ صفت مشبہ واحد، خوش، اترانے
والا۔ پ ۱/۱۲

فَرِحُوْنَ: جمع (حالت رفع) فَرِحٌ واحد، خوش

اترانے والے، پ۲۰ ع۱

فَرِحِيْنَ: جمع (حالت نصب) فرحٌ واحد، خوش،

اترانے والے۔ پ۴ ع۹

فَرْدًا: واحد (حالت نصب) فُرَادٰی جمع

غیر قیاسی کہ اکیلا، تنہا جس کی نظیر نہ ہو، جس کے ساتھ کوئی ملا ہوا نہ ہو

تنہا فرد و فرد طاق سے نام ہے اور واحد سے

خاص (راغب) اللہ کے فرد ہونے کے معنی ہیں اس

کا جوڑا نہ ہونا، ماسوا سے بے نیاز ہونا۔

(المفردات) پ۹ ع۶

اَلْفِرْدَوْسَ: لفظ فارسی ہے یا قبطی فارسی

میں فردوس اس باغ کو کہتے ہیں جس کے

درخت پھیلتے جائیں اور قبطی زبان میں انگور کی

ٹٹیوں کو کہتے تھے (معجم القرآن لعبد الرؤف مصری)

قاموس و منتہی الارب نے لکھا ہے: فردوس پانی

کی وہ چھوٹی نہر جس میں ہر طرح کا سبزہ اگا ہوا ہو

وہ باغ جس کے اندر انگور اور ہر طرح کے پھل اور

پھول ہوں اور جنت، یہ لفظ یا عربی ہے یا رومی

یا سریانی۔ جمع فرادیس علی نے کہا فردوس اعلیٰ

درجہ کی جنت، جو وسط میں واقع ہے، میرے خیال

میں یہ لفظ عربی ہے کیونکہ اس کے ہم مادہ دوسرے

الفاظ عربی میں مستعمل ہیں مثلاً فُرْدُوْسٌ معمان کے

سامنے رکھا جانے والا کھانا، حَسَنٌ مُفَرْدَسٌ

چوڑا سینہ، فَرْدَسَۃٌ کشادگی، فراخی، زمین پر

کسی کو پٹک دینا، گرا دینا (قاموس) پ۱۶ ع۲

اَلْفِرْدَوْسَ: دیکھو اَلْفِرْدَوْس، پ۱۶ ع۲

فَرَضَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف فَرْضٌ

مصدر، لغت میں فرض کے معنی ہیں کسی سخت چیز

کو جس میں صلابت ہو کاٹ دینا۔ قرآنی اصطلاح

میں اس کے کئی معنی ہیں:

۱۔ مقرر اور متعین کرنا،

۲۔ عزم کرنا، اپنے اوپر لازم کر لینا۔

۳۔ واجب کرنا اگر مفعول دوئم پر علیٰ آئے،

۴۔ اجازت یعنی روک اور بندش نہ ہونا بشرطیکہ

اس کے بعد لام آئے (المفردات و غریب القرآن)

فَرَضَ کا ترجمہ ہوا اس نے واجب کر دیا، مقرر

کر دیا، اجازت دیدی، عزم کر لیا، (دیکھو تَفْرِضُوْا)

پ۹/۲ پ۱۲/۲۰ پ۳/۲۲ پ۱۹/۲۸ پ۹/۱ عزم پ۱۲/۲۰ واجب کر دیا پ۳/۲۲

اجازت دیدی پ۱۹/۲۸ اجازت دیدی)

فَرَضْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی معروف، فَرْضٌ

مصدر، تم نے مقرر کیا، تم نے معین کیا، پ۱۵/۲

فَرَضْنَا: جمع متکلم ماضی معروف فَرْضٌ مصدر،

ہم نے واجب کیا، ہم نے عمل کرنا ضروری قرار دیدیا

Marfat.com

ہم نے مقرر کیا، ۱۵/۷ ۲۲/۳

فُرُطًا: حد سے بڑھا ہوا یا ضائع (راغب) فُرُطٌ ظلم اور حد سے بڑھ جانے کو بھی کہتے ہیں، لیکن اس جگہ اول معنی ہی مراد ہے، اَفْرُطُ پیش رو پہلے سے کام کو درست کرنے کے لئے چلا جانے والا، پہلے سے بھیجا ہوا سامان، ۱۵/۱۶

فَرَّطْتُ: واحد متکلم ماضی معروف، تَفْرِیْطٌ مصدر باب تفعیل فرط مادہ، میں نے کمی کی، میں نے کوتاہی کی، ۳۴/۲

مَافَرَّطْنَا: جمع متکلم ماضی معروف منفی، تفریط مصدر، باب تفعیل، ہم نے کبھی کوتاہی نہیں کی، ہم نے کسی (ضروری) چیز کو نہیں چھوڑا، ۷/۱

فَرَّطْتُمْ: جمع مذکر حاضر معروف تَفْرِیْطٌ مصدر، باب تفعیل تم نے قصور کیا، تم نے کوتاہی کی، ۱۳/۴

فِرْعَوْنَ: اصل میں یہ لفظ فارا، اوہ تھا، مصری زبان میں فارا کے معنی محل اور اوہ کے معنی اونچا بڑا تھا فارا اوہ محل کبیر عالی، اس سے مراد شاہ مصر کی ذات ہوتی تھی جیسے خلافتِ عثمانی کے زمانہ میں باب عالی سے مراد خلیفہ کی ذات ہوتی تھی، یورپ کی زبانوں میں بھی لفظ فرعون آیا ہے (مؤلفاتِ بروکسن) حضرتِ یوسف کے زمانے میں فرعون کا نام ابوفس تھا، حضرتِ موسیٰ کو جس فرعون نے پرورش کیا تھا اس کا نام رعمسیس دوئم یا رعمسیس تھا، یونانی اس کو سوسترلس کہتے تھے اور عبرانی فرعون التسخیر رعمسیس کے بیٹے، منفتاح کے زمانہ میں حضرت موسیٰ کی بعثت ہوئی، اسی سے مقابلہ ہوا اور یہ ہی ۱۴۹۱ء قبل مسیح میں غرق ہوا:

(معجم القرآن) ۱/۶ ۳/۱۰ ۹/۱۳،۱۴،۱۵،۶،۷ ۱۰/۲ ۱۱/۱۳،۱۴ ۱۲/۹
۱۳/۱۳ ۱۵/۱۲ ۱۶/۱۰،۱۱،۱۲،۱۳ ۱۸/۳ ۱۹/۶،۷،۸،۱۶
۲۰/۴،۷،۱۶ ۲۳/۱۰ ۲۴/۸،۹،۱۰ ۲۵/۱۱،۱۴،۱۵ ۲۶/۱۵ ۲۵/۱،۱۰
۲۸/۲۰ ۲۹/۵،۱۳ ۳۰/۳،۱۰،۱۴

فَرْعُهَا: واحد، جمع فروع، شاخ، فرع مضاف ہا ضمیر مضاف الیہ، اس کی شاخ، فَرْعٌ ہر چیز کا بالائی حصہ، فَرْعُ الْقَوْمِ قوم کا سردار، فَرْعُ الْمَال مال کا نفع، ۱۳/۱۶

فَرَغْتَ: واحد مذکر حاضر معروف، جب تم فارغ ہو جاؤ (نماز سے) مجاہد، حسن بصری، یا (جہاد سے) (تبلیغ سے) بعض اہل تفسیر ۳۰/۹۴ (دیکھو اَفْرِغْ)

فِرَاقُ: اسم فعل، جدائی، ۱۶/۱ ۲۹/۱۷ پارہ ۲۹/۱۷ میں موت مراد ہے۔

فِرْقٍ: اسم فعل، مجموعہ میں سے کاٹ کر الگ کیا ایک ٹکڑا (تاج، لسان) ۱۹/۸

Marfat.com

فِرْقَةٍ: واحد، آدمیوں کا گروہ، جماعت، جمع فِرَاقٌ شعر میں اَفَارِقَةٌ بھی جمع کے لئے استعمال کیا گیا ہے اَفْرَاقٌ جمع الجمع اَفَارِیْقُ جمع الجمع کی جمع (قاموس) پ ۱۱/۴

فَرْقًا: مصدر بحالتِ نصب، الگ الگ کر دینا، پھاڑ کر جدا جدا کر دینا (دیکھو الفارقات) پ ۲۹/۲۱

اَلْفُرْقَانَ: فرقان مصدر بھی ہے یعنی الگ الگ کرنا، حق کو باطل سے جدا کرنا اور صیغۂ صفت بھی، یعنی حق کو باطل سے الگ کر دینے والی شے، قرآن مجید، تورات، دلیل و حجت، وہ نور جس سے حق و باطل میں امتیاز ہو جائے، جنگ بدر کا دن، مندرجہ ذیل آیات میں بقول امام راغب وہ معانی مراد ہیں جو ان کے ساتھ ہم نے لکھے ہیں، پ ۱/۶ معجزات، پ ۲/۹ قرآن، پ ۱۸/۱۶ قرآن، پ ۱۷/۴ تورات یا دلیل و حجت یا وہ نور جو حق و باطل میں امتیاز کرنے والا ہے یا معجزات۔

اَلْفُرْقَانِ: پ ۹ میں وہ دلائل مراد ہیں جو حق کو باطل سے الگ کر دینے والی ہیں اور پ ۱۰ میں جنگ بدر کا دن جو حق و باطل میں فیصلہ کر دینے کا دن تھا۔

فُرْقَانًا: وہ نور جو حق و باطل سے الگ کرنے والا ہے، پ ۹/۱۸

فَرَّقْتَ: واحد مذکر حاضر ماضی معروف، مصدر تفریق، باب تفعیل۔ تو نے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے، تو نے پھوٹ ڈال دی، پ ۱۶/۱۴

فَرَقْنَا: جمع متکلم واحد مذکر غائب، مصدر فَرْق، یہ لفظ دو جگہ آیا ہے، پ ۱/۶ میں ترجمہ ہے ہم نے پھاڑ دیا، ہم نے پانی کو الگ الگ کر دیا، پ ۱۵/۱۲ میں مراد ہے ہم نے الگ الگ حکم بیان کیا، تفصیل کی الگ الگ کر کے بتا دیا (راغب) یا ہم نے تھوڑا تھوڑا نازل کیا (سیوطی)

فَرَّقُوْا: جمع مذکر غائب، ماضی معروف، مصدر تفریق، انہوں نے ٹکڑے کر دئے، پ ۸/۷ پ ۲۱/۷

فَرِیْقٌ: آدمیوں کی جماعت، گروہ، فِرْقَةٌ بھی گروہ کو کہتے ہیں لیکن فریق (گروہ) فِرْقَةٌ (گروہ) سے بڑا ہوتا ہے اس کی جمع اَفْرِقَةٌ۔ فُرُقٌ اور فُرُوْقٌ ہے (قاموس) پ ۱/۹و۱۲ پ ۳/۱۱ پ ۵/۸ پ ۱۴/۱۳ پ ۱۸/۱۲،۶ پ ۲۱/۷،۱۸ پ ۲۵/۲

فَرِیْقٍ: دیکھو فَرِیْقٌ، پ ۱۱/۲ (حالتِ جر)

فَرِیْقًا: دیکھو فَرِیْقٌ (حالتِ نصب) پ ۱/۱۱،۲ پ ۲/۱،۷ پ ۳/۱۶ پ ۴/۱۴ پ ۸/۱۰ پ ۹/۱۵ پ ۲۱/۱۹ پ ۲۲/۸

فَرِیْقَانِ: تثنیہ (حالتِ رفع) فَرِیْقٌ واحد، دو گروہ، پ ۱۹/۱۹

فَرِيْقَيْنِ: تثنیہ (حالتِ جر) فَرِيْقٌ واحد، دو گروہ مشرک اور مومن، پ ۱۲/۲ ع ۱۵/۲
فَرِيْضَةً: صیغہ صفت مشبہ واحد مؤنث، مادہ فَرَضَ، لازم کیا ہوا حکم، مقرر کیا ہوا مہر، پ ۵ ع ۱۲، پ ۱ ع ۱۴، پارہ پ ۲ ع ۱۵ و پ ۵ ع ۱ میں مقرر کیا ہوا مہر مراد ہے اور پ ۱۲ و پ ۱۴ میں اللہ کی طرف سے لازم کیا ہوا حکم۔
فَزِعَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف فَزَعٌ مصدر واسم فعل، ڈر گیا، گھبرا گیا۔ یہ باب سَمِعَ سے بھی آتا ہے اور فَتَحَ سے بھی (قاموس) قرآن مجید میں باب سَمِعَ سے آیا ہے۔ پ ۲۰ ع ۱۱ ۲۳
پارہ پ ۲ میں اگرچہ ماضی کا صیغہ ہے لیکن معنی مضارع کے ہیں یعنی گھبرا جائیں گے، ڈر جائیں گے۔
فُزِّعَ: واحد مذکر غائب ماضی مجہول مصدر تَفْزِيْعٌ باب تفعیل، تَفْزِيْعٌ کے معنی ڈرانا اور خوف دور کرنا (لغاتِ اضداد میں سے ہے) یہاں آخری معنی مراد ہے، محلی نے ترجمہ کیا ہے کُشِفَ عَنْهَا الْفَزَعُ دلوں سے خوف دور کر دیا گیا، پ ۲۲ ع ۹
فَزِعُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف، مصدر واسم فعل فَزَعٌ، وہ ڈر گئے، گھبرا گئے (باب افعال میں اِ۔ کے معنی ڈرانے، بے خوف کرنے اور آگاہ

کر دیئے کے ہو جاتے ہیں۔
اَلْفَزَعُ: اسم فعل، گھبراہٹ، خوف، رسول اللہ ﷺ نے [...]
انصار سے فرمایا تھا اِنَّكُمْ لَتَكْثُرُوْنَ عِنْدَ الْفَزَ[...]
تَقِلُّوْنَ عِنْدَ الطَّمَعِ، تم خوف کے وقت کثیر [...]
ہو جاتے ہو اور مال کی طمع کے وقت تمہاری تعدا[د ...]
کم ہو جاتی ہے یعنی کسی کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے [...]
اور دشمن سے مقابلے کا وقت ہوتا ہے تو یا خوف [...]
خطرہ باہم مدد کرنے کیلئے سب جان کی بازی لگا دی[...]
ہو اور مالِ غنیمت کی تقسیم کا وقت آتا ہے تو لالچ [...]
نہیں کرتے، دھرا دھر منتشر ہو جاتے ہو، مال لینے [...]
والوں کی تعداد کم رہ جاتی ہے (مجمع البحار) پ ۱۷ ع ۷
فَزَعٍ: اسم فعل (حالتِ جر) گھبراہٹ، ڈر، پ ۲۰ ع ۲
اَلْفَسَادُ: اسم فعل ومصدر، بگاڑ، خرابی، تباہی[...]
بگڑ جانا، خراب ہو جانا، پ ۲۱ ع ۲
اَلْفَسَادِ: اسم فعل ومصدر، بگاڑ، خرابی، تباہی[...]
بگڑ جانا، خراب ہو جانا، پ ۱۲ ع ۱۰۔
اَلْفَسَادَ: اسم فعل ومصدر، بگاڑ، خرابی[...]
تباہی، بگڑ جانا، خراب ہو جانا، پ ۱۲ ع ۹، پ ۲ ع ۱۱، پ ۲۷ ع ۸، پ [...] ع ۴
فَسَادٍ: اسم فعل نکرہ، حالتِ جر، بگاڑ، خرابی، تباہی[...]
بگڑ جانا، خراب ہو جانا۔ پ ۶ ع ۹
فَسَادٌ: اسم فعل نکرہ حالتِ رفع، بگاڑ، خرابی، تباہی[...]

Marfat.com

بگڑ جانا، خراب ہو جانا، پ ۶

فَسَادًا: اسم فعل مکرہ، حالتِ نصب، بگاڑ، خرابی، تباہی، بگڑ جانا، خراب ہو جانا، پ ۹، ۱۲ پ ۱۱/۲۰

فَسَدَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف، زمین تباہ ہو جاتی، ملک برباد ہو جاتا، پ ۱۷/۲ پ ۱/۳

فَسَدَتَا: تثنیہ مؤنث غائب ماضی معروف، فساد مصدر، زمین آسمان دونوں تباہ ہو جاتے۔ پ ۱۷/۲

فَسَقَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، فسق مصدر اس نے نافرمانی کی حدودِ اطاعت سے نکل گیا، دیکھو فاسِقًا و اَلْفَاسِقُوْنَ، پ ۱۹/۱۵

فِسْقٌ: اسم فعل اور مصدر، گناہ، نافرمانی کرنی، حدودِ شریعت سے نکل جانا۔ گناہ کبیرہ کرنا وغیرہ دیکھو فاسِقًا، پ ۵ پ ۱

فِسْقًا: اسم فعل، حالتِ نصب، گناہ کی چیز۔ پ ۵

فُسُوْقٌ: اسم فعل، گناہ، نیز مصدر، گناہ کرنا، پ ۲

فُسُوْقَ: اسم فعل، گناہ، نیز مصدر، گناہ کرنا مراد گالی گلوچ (ابن عباس و مجاہد معجم القرآن) پ ۹/۲

الْفُسُوْقُ: الف لام تعریف، اسم فعل، گناہ یا کبیرہ گناہ، یا گناہ والا کام، پ ۱۴/۲۶

الْفُسُوْقُ: معرف باللام تعریف، گناہ، پ ۱۴/۲۶

(فُسُوْق و فِسْق کی تفہیم کے لئے دیکھو فاسِقًا)

فَشِلْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی معروف، مصدر فَشَلٌ (باب سمع) فَشَلٌ کے معنی ہیں پست ہمت ہو جانا (معجم القرآن) بزدلی کے ساتھ کمزور ہو جانا (راغب فی المفردات) تم پست ہمت ہو گئے یا ہو جاؤ گے۔ تم بزدلی کے ساتھ کمزور ہو گئے یا ہو جاؤ گے۔

صاحب قاموس نے لکھا ہے فَشِلَ ھٰذَا گم سست ہو گیا، کاہل ہو گیا، پست ہمت ہو گیا، دیر کی، فَشِلٌ صیغہ صفت بھی ہے ڈرنے والا، سست فَشِلٌ بھی صفت مشبہ ہے سست۔ پ ۴ پ ۱

فِصَالًا: اسم فعل، بچہ کا دودھ چھڑانا، یہ باب مفاعلہ کا مصدر بھی ہے یعنی باہم جدا ہونا۔ آیت میں اول معنی مراد ہے۔ پ ۱۴/۲

فِصٰلُهٗ: اسم فعل بچہ کا دودھ چھڑانا۔ فِصَالُ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ اس کا دودھ چھڑانا۔ پ ۱۱/۲۱ پ ۱/۲۶

فَصَلَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف مصدر فُصُوْلٌ باب ضرب، جدا ہونا، نکلنا، آیت میں یہی مراد ہے، لیکن اگر مصدر فَصْلٌ ہو تو معنی ہوتے ہیں کاٹنا، جدا کرنا، ٹکڑے کر دینا، بچہ کا دودھ چھڑانا، یعنی متعدی آتا ہے (قاموس) یعنی اہلِ لغت نے فَصَلَ فَصْلًا کو لازم بھی کہا ہے (منتہی الارب) پ ۱۷/۲

فَصَلَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف۔ مزید توضیح

کے لیے دیکھو فَصَلَ، پ ۱۳/۵

فَصَّلَ: واحد مذکر غائب، ماضی معروف، مصدر تَفْصِیْل، باب تفعیل، الگ الگ بیان کر دیا، تفصیل وار بیان کر دیا، پ ۵/۱

فُصِّلَتْ: واحد مؤنث غائب، ماضی مجہول، مصدر تفصیل، باب تفعیل، کھول کر بیان کر دی گئیں، وضاحت کر دی گئی، تفصیل وار بیان کر دی گئیں، پ ۱۱/۱۷ ۲۴/۱۵، ۱۹

فَصَّلْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، مصدر تفصیل، باب تفعیل، ہم نے کھول کر بیان کر دیا، الگ الگ تفصیل کر دی، وضاحت کر دی، پ ۷/۱۸ ۸/۱۲، ۱۳ ۱۵/۲

فَصْلٌ: حق و باطل کی تمیز، حق بات، سچا فیصلہ کرنے والا قول، حق کو باطل سے الگ کرنے والا کلام، ہڈیوں کا اور اعضاء کا جوڑ، دو چیزوں کو ملنے سے روکنے والا اور دونوں کو جدا جدا رکھنے والا پردہ، آیت میں اول الذکر تینوں معنی مراد ہیں، پ ۳۰/۱۱

فَصْلَ الْخِطَابِ: فَصْلَ مضاف، الخطاب مضاف الیہ، اصل میں الخطاب موصوف اور فصل صفت تھا فصل الخطاب میں صفت کی اضافت موصوف کی جانب کر دی گئی ہے۔

صاحب منتہی الارب نے اس لفظ کی تشریح کے ذیل میں لکھا ہے کہ اس سے مراد اَمَّا بَعْدُ کا لفظ ہے یا

اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ ہے، اس کلام کا مطلب شاید یہ ہے کہ سب سے پہلے رسول اللہ نے لفظ اَمَّا بَعْدُ فرمایا، کسی عربی شاعر یا خطیب نے حضور سے پہلے یہ لفظ نہیں بولا تھا، اسی طرح البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر اتنا بلیغ کلام ہے کہ اس بلاغت و ایجاز کے ساتھ عدالتی مقدمات کا فیصلہ کرنے کیلئے کسی شخص نے کوئی ضابطہ نہیں بنایا اور اس جملہ کے موجد بھی حضور اقدس ہی ہیں لیکن یہ مؤلف منتہی الارب کا صرف دعویٰ ہی ہے ثبوت دشوار ہے لغت میں فصل الخطاب کے معنی ہیں حق کو باطل سے جدا کرنے والا کلام، قول فیصل اور بیان شافی (معجم القرآن) آیت میں بھی یہی مراد ہے، پ ۲۳/۱۱

الفصل: قیامت کا دن، فیصلے کا دن، حق و باطل سے جدا کرنے کا دن (معجم القرآن اور المفردات) پ ۲۳/۵ ۲۵/۴، ۱۵ ۲۹/۲۱ ۳۰/۱

فَصِیْلَتِہٖ: فَصِیْلَۃ (حالت جر) مضاف، ضمیر مضاف الیہ، مرد کے اقارب درا عزہ (منتہی الارب) قبیلہ (مل) ماں باپ، اس کا والدین سے ہی ہے یعنی ان سے پیدا ہوتا ہے، ماں باپ اس سے الگ ہوتے ہیں یعنی اپنے بدن سے

اولاد کو قطع کر کے جدا ہو جاتے ہیں (اکبیرا یک جدی قراد خاندان (معجم) ۲۹/۷

فَضْلُ اللّٰهِ: اللہ کی مہربانی۔ اسم فعل۔ فضل کے معنی ہیں برتری، بڑھوتری، مال، قوت، حسن، مرتبہ، عزت، حکومت، عقل، علم اور حلم وغیرہ میں زیادتی، مہربانی، اپنی طرف سے بغیر استحقاق کے کسی کو کچھ دینا۔

فضل میں زیادتی کی دو صورتیں ہیں ۱ اچھی اور پسندیدہ زیادتی جیسے علم، حلم، حیا وغیرہ کی زیادتی، ۲ بری زیادتی جیسے غضب وغیرہ کی زیادتی۔ لفظِ فضل کا زیادہ استعمال اچھی زیادتی کے لئے ہوتا ہے اور بری زیادتی کے لئے لفظِ فضول مستعمل ہے۔ اگرچہ وضع لغت کے لحاظ سے لفظِ فضل دونوں کو شامل ہے۔

فضل بمعنی برتری کی تین صورتیں ہیں ۱ ایک جنس کا دوسری جنس سے برتر ہونا جیسے جنس حیوان کا افضل ہونا ۲ ایک نوع کا دوسری نوع سے اعلیٰ ہونا جیسے نوعِ انسان کا حیوان کی ہر نوع سے اشرف ہونا ۳ ایک شخص کا دوسرے شخص سے برتر ہونا جیسے زید کا خالد سے افضل ہونا۔ اول الذکر دونوں صورتوں میں ادنیٰ کا ترقی کر کے اعلیٰ کی صنف میں داخل ہونا ناممکن ہے، صرف تیسری صورت کی بعض شقوں میں امکان ہے (قرآن میں فضل بمعنی برتری سے تیسری ہی صورت مراد ہوتی ہے اگرچہ کسی جگہ نوعی برتری بھی مراد ہے (راغب فی المفردات) ۱/۶، ۵/۱۴،۸، ۳/۱۲، ۱۵/۸،۷، ۲۷/۱۹، ۲۸/۱۱

(دیکھو تَفْضِيْلًا)

فَضْلِ اللّٰهِ: اسم فعل، حالتِ جر، مضاف۔ اللہ مضاف الیہ۔ اللہ کی مہربانی، فضل۔ ۱۱/۱۱، ۱۲/۱۵، ۱۹/۱۸، ۲۷/۲۰، ۲۸/۱۲، ۲۹/۱۷

اَلْفَضْلُ: اسم فعل ۵/۶ اہلِ طاعت کا جنت میں انبیاء، شہداء اور صدیقوں کے ساتھ ہونا۔ ۱۹/۱۷ سلیمان کا پرندوں کی بولی سمجھنا اور شاندار سلطنت پانا۔ ۲۲/۱۹ نیکیوں میں سب سے بڑھ جانا۔ ۲۵/۴ نیک عمل والے اہلِ ایمان کو جنت میں مرضی کے موافق ہر چیز ملنا۔

اَلْفَضْلَ: اسم فعل ۲/۵ آپس کے تعلقات کی بھلائی۔ میاں بی بی کے سلوک میں خوشگواری، پاسداری، لحاظ، مروت۔ ۳/۱۶ اللہ کی طرف سے ہدایت اور کتاب اور شریعت۔

اَلْفَضْلِ: اسم فعل ۱/۱۲ خیر و برکت، ہدایت، شریعت، وحی۔ ۳/۱۶ مہربانی، عطاء، شریعت، ہدایت۔ ۹/۱۸ مغفرت، امتیاز۔ ۱۵/۹ مال۔ ۲۷/۱۹ مہربانی، کرم۔ ۲۵/۱۱

Marfat.com

مہربانی، نبوتِ عامہ الیٰ یوم القیامہ۔

فَضْلٍ: اسم فعل، ۲/۱۶ مہربانی، موت کے بعد زندگی ۲/۳ مہربانی، بعض آدمیوں کو بعض پر حملہ نہ کرنے دینا، امن قائم رکھنا، ۳/۷ معافی، ۳/۸ انعام، شہداء کو عطاء درجات، ۴/۱، ۳، ۵ مہربانی، مدد، ۴/۴ مغفرت، جنت، ۱۱/۳ فضیلت، برتری، ۱۱/۱۷ نیکی، مرتبہ، ۱۲/۴ برتری، فضیلت، ۲/۲۰ مہربانی، قیامت کا فوراً آجانا، ۲۸/۱۲ مہربانی، دن کو روشن اور رات کو آرام کے لئے بنانا، ۱۱/۱۱ مہربانی، عطاء رزق۔

فَضْلٌ: اسم فعل، اللہ کی طرف سے فضل، فتح، کامیابی، مالِ غنیمت، ۵/۷

فَضْلًا: اسم فعل (حالتِ نصب) ۲/۹ تجارت کے ذریعے رزق، ۳/۵ رحمت، شاید اس جگہ رحمت سے مراد مالی وسعت ہو، ۶/۵ مغفرت۔ ۱۵/۲ روزی ۲۳/۴ فضل، رتبہ، جنت۔ ۲۲/۸ فضیلت، برتری، ۲۵/۱۶ عنایت، مہربانی۔ ۲۶/۱۲ مغفرت، رحمت ۲۶/۱۳ مہربانی، ۲۸/۴ رحمت، مغفرت۔

فَضْلِہٖ: فضل مجرور مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ ۱/۱۱ رحمت، وحی ۲/۸ رحمت، مہربانی، خاص رزق، ۲/۹ مہربانی بلا استحقاق، ۵/۲، ۳، ۵ رحمت، مہربانی، مال، ۶/۴ ۱۰/۱۳، ۱۶ فضل و کرم ۱۱/۱۶ خیر، بھلائی ۲۴/۸ معاش، مال ۱۵/۷، روزی ۱۵/۱۸ عنایت، مہربانی، ۱۵/۱۰، ۱۱ مہربانی، ۲۰/۱ معاش، ۲۱/۶ معاش، ۲۱/۸ معاش ۲۲/۱۴ معاش، ۲۲/۱۶ عنایت، مہربانی، ۲۵/۴ مہربانی، ۲۵/۱۸ معاش۔

فَضَّلَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، مصدر تفضیل باب تفعیل ۵/۲، ۳، ۱۰ اس نے فضیلت دی، برتری دی، ۱۴/۱۶ اس نے زیادتی کی، زیادہ دیا۔

فَضَّلَکُمْ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، کُمْ ضمیر مفعول، اس نے تم کو فضیلت بخشی، بزرگی عطا کی ۹/۶

فَضَّلَنَا: واحد مذکر غائب ماضی معروف، نا ضمیر مفعول، اس نے ہم کو برتری عطا کی، فضیلت بخشی ۱۹/۱۷

فَضَّلْتُکُمْ: واحد متکلم ماضی معروف، کُمْ ضمیر مفعول، میں نے تم کو بزرگی عطا کی ۱/۶، ۱۵

فَضَّلْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، ہم نے فضیلت دی، ہم نے بزرگی عطا کی، ۳/۱ ۷/۱۶ ۱۵/۲، ۴، ۷ ۲۵/۱۸

فُضِّلُوْا: جمع مذکر غائب ماضی مجہول، مصدر تفضیل، باب تفعیل، ان کو رزق زیادہ دیا گیا، ان کی معاشں بڑھائی گئی۔ ۱۴/۱۶

Marfat.com

فِضَّةٍ: اسم جنس نکرہ، چاندی، پ ۲۵/۹ پ ۲۹/۱۹

اَلْفِضَّةَ: اسم جنس معرف باللام، حالتِ نصب، چاندی۔ پ ۳/۱

اَلْفِضَّةِ: اسم جنس معرف، حالتِ جر، چاندی پ ۳/۱

فَطَرَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ مصدر فطر "اس نے نیست سے ہست کیا، وہ عدم سے وجود میں لایا، اس نے پیدا کیا۔ لغوی لحاظ سے فطر کے مفہوم میں پھاڑنے کے معنی ضرور ہونا چاہیے کیونکہ لغت میں فطر کے معنی ہیں پھاڑنا۔ عدم کے پردے کو پھاڑ کر وجود میں لانا یعنی پیدا کرنا، اسی مناسبت سے اس کا مفہوم قرار پایا۔ پ ۱۵/۲ پ ۲۱/۷

فَطَرَنِيْ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، نِیْ مفعول اس نے مجھے پیدا کیا، پ ۱۲/۵ پ ۲۳/۱ پ ۲۵/۹

فَطَرَكُمْ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، کُمْ ضمیر مفعول، اس نے تم کو پیدا کیا، پ ۱۵/۵

فَطَرَنَا: واحد مذکر غائب ماضی معروف ھا ضمیر مفعول، اس نے ہم کو پیدا کیا، پ ۱۶/۱۲

فَطَرَهُنَّ: واحد مذکر غائب ماضی معروف ھُنَّ ضمیر مفعول، اس نے ان کو پیدا کیا، پ ۱۷/۵

فِطْرَةَ اللّٰهِ: اسم فعل۔ فِطْرَةَ مضاف اللّٰہ، مضاف الیہ تخلیق، بناوٹ، بنائی، بنی چیز، پ ۲۱/۷

پروفیسر عبدالرؤف مصری نے لکھا ہے کہ فطرۃ ان خصوصی صفات کو کہتے ہیں جن سے کسی قوم یا فرد کی اچھی بری شخصیت بنتی ہے مثلاً شجاعت قوت، ذہانت، محنت، دانشمندی، مکاری وغیرہ فطرۃ کے اصل معنی ہیں، آٹا گوندھ کر فوراً بغیر خمیر کئے روٹی پکانا، خُبزٌ فَطِیرٌ (چپاتی) رَأْیٌ فَطِیرٌ (بے سوچی رائے)۔ اصل لغت میں توسیع ہوئی تو ایجاد و اختراع کے معنی ہو گئے (معجم القرآن)۔

امام راغب نے لکھا ہے فطرۃ اللّٰہ سے مراد ہے انسان کی وہ پیدائشی (تخلیقی) قوت جس سے ایمان کا حصول ہوتا ہے (المفردات)

فُطُوْرٍ: اسم فعل، رخنہ، شگاف، عیب، پ ۲۹/۱

فَظًّا: بدکلام، بدخو، بداخلاق، لفظ کی اصل وضع اس گندے پانی کے لئے ہے جو غلاظت سے بھری ہوئی آنتوں کے اندر ہوتا ہے (معجم القرآن و مفردات)، پ ۴/۷

فَعَلَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، کیا۔ امام راغب نے لکھا ہے ہر قسم کی تاثیر کو فعل کہتے ہیں خواہ وہ کام دانستہ ہو یا نادانستہ۔ ارادے کے ساتھ ہو یا بلا ارادہ۔ انسان کی طرف سے ہو یا حیوان

Marfat.com

کی طرف سے یا کسی اور کی طرف سے فعل اور عمل دونوں کے ایک ہی معنی ہیں البتہ صَنَعَ کا مفہوم خاص ہے یعنی بنانا۔

لفظ فِعل اسم فعل بھی ہے مصدر بھی ہے اور اس کام کو بھی کہتے ہیں جو کیا گیا ہو، مفعول اور منفعل میں کوئی فرق نہیں، بعض اہلِ لغت کا قول ہے اگر فاعل کے فعل سے جو چیز لبطور نتیجہ بلا ارادہ ظاہر ہو جاتی ہے وہ انفعال ہے جیسے محبوب کو دیکھنے سے چہرے کی شگفتگی اور دل میں سرور گانا سننے سے دل میں ہوک اور طرب، لیکن مفعول میں یہ شرط نہیں ہے (المفردات) پ۹/۱۲، پ۱۰/۱۱، پ۱۷/۵ پ۳۰/۱۴ (دیکھو افعال)

فُعِلَ: واحد مذکر غائب ماضی مجہول، کیا گیا یعنی ان کو عذاب دیا گیا۔ ۲۲/۱۲

فَعَلْتَ: واحد مذکر حاضر ماضی معروف، تو نے کیا، پ۱۶ یعنی شرک کیا، خدا کو چھوڑ کر دوسرے کو پکارا، پ۱۷ یعنی کیا تو نے ہمارے معبودوں کو توڑا پ۱۹/۱۲ یعنی تو نے قتل کیا۔

فَعَلْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی معروف، تم نے کیا پ۱۳/۴ یعنی [illegible] نے کیا سلوک کیا، پ۲۶/۱۲ یعنی، دانی سے کسی قوم کو نقصان پہنچا دیا۔

فَعَلْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، ہم نے کیا، پ۱۳/۱۹ یعنی ہم نے ان کو برباد کر دیا، ہلاک کر دیا۔

فَعَلُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف، انہوں نے کیا پ۴ یعنی کھلا گناہ کیا، پ۵ یعنی وہ تعمیلِ حکم نہیں کرتے پ۶/۵ یعنی بدی، پ۸/۲ یعنی نہ گمراہ ہوتے نہ اغوا کرتے پ۸/۲ یعنی کھلا گناہ کیا، بے حیائی کا کام کیا۔ پ۲۷/۱ یعنی جو کام انہوں نے کیا۔

فَعَلْنَ: جمع مؤنث غائب ماضی معروف، ان عورتوں نے کیا ۱۴، ۱۵ پ۲ یعنی نکاح۔

فَعَلْتُهٗ: واحد متکلم ماضی معروف، ہٗ ضمیر مفعول پ۱۶/۱ یعنی میں نے خود اپنی رائے سے نہیں کیا۔ (ابن عباس)

فَعَلْتُهَا: واحد متکلم ماضی معروف، ھَا ضمیر مفعول میں نے وہ حرکت کی، پ۱۹/۱۶ یعنی قتل۔

فَعَلَهٗ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، ہٗ ضمیر مفعول، پ۱۷/۵ ہاں کسی نے تو کیا (کسائی و رازی) یعنی اس جگہ فَعَلَہٗ کا فاعل غیر معین اور نامعلوم ہے اس لئے حذف کر دیا گیا، رازی کی یہ تشریح اس بنا پر ہے کہ فَعَلَہٗ پر وقف ہے، کَبِیْرُھُمْ جو اس کے بعد آیا ہے وہ اس کا فاعل نہیں ہے، عام اہلِ تفسیر نے کَبِیْرُھُمْ کو فاعل قرار دیا ہے اور یہ مطلب

Marfat.com

لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا میں نے یہ کام نہیں کیا بلکہ بڑے بت نے کیا ہے یعنی ان لوگوں کو قائل کرنے اور ان کے عقیدے کا مذاق اڑانے کے لئے حضرت نے انکار کر دیا اور اپنے فعل کو بڑے بت کی طرف منسوب کر دیا۔

فَعَلْتَكَ : اسم فعل مضاف، ک ضمیر مخاطب مضاف الیہ، فَعْلَةٌ بمعنی فعل یعنی تو نے اپنی ایک اور حرکت کی تھی۔ ۱۹/۶

فَعَّالٌ : صیغہ مبالغہ، زبردست کام کرنے والا، خود مختاری سے کرنے والا، ۱۲/۹، ۳۰/۱۰

اَلْفَقْرُ : اسم فعل اور مصدر، تنگ دستی، ناداری، مفلس ہو جانا، محتاج ہو جانا، ۳/۵

پروفیسر عبدالروف نے لکھا ہے کہ اگر صرف اہل و عیال کی کفالت کے لئے رزق ہو زائد نہ ہو تو ایسا شخص فقیر ہے، اتنا بھی نہ ہو تو مسکین ہے اصل میں فقیر اس شخص کو کہتے ہیں جس کے فقار الظہر (پشت کے مہرے، کریے) ٹوٹ گئے ہوں اس کے بعد ہر کمزور کو کہنے لگے، استعمال میں مزید توسیع کی گئی تو اس شخص پر اطلاق ہونے لگا جس کے پاس معاش نا کافی ہو، مشہور اصمعی کا قول ہے،

الفقیر الذی کانت حلوبتہ، وفق العیال فلم یترک لہ سبد

یعنی میں وہ فقیر ہوں جس کے پاس دودھ دینے والی اونٹنی صرف اہل و عیال کی ضرورت کے لائق دودھ دیتی ہے (معجم القرآن)

امام راغب نے لکھا ہے فقر کا استعمال چار طرح پر ہوا ہے:-

۱۔ ضرورت کے لائق روزی نہ ہونا۔

۲۔ صرف ضرورت کے لائق ہونا، ذخیرہ نہ ہونا آیہ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ میں یہی مفہوم مراد ہے۔

۳۔ فقر نفس، کتنا ہی مال ہو مگر نفس حریص ہے۔

۴۔ اللہ کی طرف احتیاج، ایسا فقر ہر آدمی ہر جانور بلکہ کائنات کی ہر چیز میں ہے سب اللہ کے محتاج ہیں آیت رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ میں یہی معنی مراد ہیں (المفردات، دیکھو فاقرۃ)

فَقِيْرًا : صفت مشبہ نکرہ واحد (حالت نصب) فُقَرَاءُ جمع، محتاج، ۵/۴، ۱۲/۶، ۱۰

فَقِيْرٌ : صفت مشبہ نکرہ واحد (حالت رفع) فُقَرَاءُ جمع، ۱/۳ محتاج، ۶/۵ ضرورت مند۔

اَلْفَقِيْرُ : صفت مشبہ معرف باللام (حالت نصب) محتاج، ۸/۳

اَلْفُقَرَآءُ : صفت مشبہ جمع معرف (حالت رفع) اَلْفَقِیْرُ واحد

(دور تمند دے یا نہیں ہو) ۲۲/۱۵ ۶/۸

اَلْفُقَرَاءُ : صفت مشبہ جمع معرفہ، حالتِ نصب، الفقیر واحد، محتاج، ۳/۲

لِلْفُقَرَاءِ : لا حرف جر، الفقراء مجرور صفتِ مشبہ جمع، حالتِ جر، محتاج۔ ۳/۵ ۱۰/۱۴ ۲۸/۴

فُقَرَاءَ : صفتِ مشبہ نکرہ، جمع (حالتِ نصب) محتاج ۔ ۲/۳

فَكُّ رَقَبَةٍ : مصدر (باب نصر) مضاف رَقَبَةٍ مضاف الیہ، غلامی سے آزاد کرنا۔

امام راغب نے لکھا ہے بعض کا قول ہے کہ گردن کی آزادی سے مراد ہے، اللہ کے عذاب سے اپنی اور دوسروں کی گردنوں کو آزاد کرنا،

(المفردات) ۳۰/۱۵

فَكَّرَ : واحد مذکر غائب ماضی معروف، مصدر "تَفْكِيْر" باب تفعیل، اس نے سوچا۔ فِكْرٌ، فَكْرٌ، فِكْرَةٌ، فِكْرىٰ اسم مصدر یعنی سوچ وچار، فِكْرٌ اور فَكْرٌ کے معنی حاجت بھی ہیں، محاورے میں کہتے ہیں مَالِیْ فِیْہِ فِكْرٌ یا مَالِیْ فِیْہِ فَكْرٌ، مجھے اس کی حاجت نہیں

(قاموس ولسان)

امام راغب نے لکھا ہے کسی چیز میں تفکر اسی وقت ہو سکتا ہے جب اس کی صورت دماغ میں آسکے جیسے آسمان زمین ساز انسان۔ اگر دماغ میں صورت نہ آسکے تو ایسے مقام میں تفکر کا استعمال صحیح نہیں اس لئے کہا گیا ہے، اللہ کی آیات اور نعمتوں پر غور کرو، اس کی ذات کو نہ سوچو (المفردات) ۲۹/۱۵

فَكِهِيْنَ : جمع، حالتِ نصب، فَكِهٌ واحد، باتیں بناتے ہوئے، اتراتے ہوئے، مذاق اڑاتے ہوئے۔ (دیکھو فَاكِهِيْنَ وفَاكِهُوْنَ تَفَكَّهُوْنَ)

۳۰/۸

فُلَانًا : فلاں شخص کو، اگر چہ کسی کا نام نہ لیا جائے اور اسمی تعیین نہ کی جائے تو نام کی جگہ لفظ فلاں آتا ہے۔

پروفیسر عبدالرؤف مصری نے لکھا ہے کسی شخص یا چیز کے نام کی طرف کنایہ کرنے کے لئے لفظِ فلاں بولا جاتا ہے بلکہ شترِ لغول کی جماعت کی طرف کنایہ کرنے کے لئے بھی اس لفظ کا استعمال ہوتا ہے

ابوالنجم کا شعر ہے:

تَدَافُعَ الشَّيْبُ وَلَمْ تَقْتُلِ
فِيْ لُجَّةٍ اَمْسِكْ فُلَانًا عَنْ فُلِ

(معجم القرآن)

راغب نے المفردات میں لکھا ہے کہ فُلَانٌ اور

فُلَانَۃٌ کا استعمال انسان (مرد و عورت) کے لئے ہوتا ہے۔ اور اَلْفُلَانُ اور اَلْفُلَانَۃُ کا استعمال حیوان (مذکر و مؤنث) کے لئے ہوتا ہے۔ ۱۹/۱

اَلْفَلَقِ: اسم فعل، تڑکا، اول صبح (صحاح، قاموس، زجاج، راغب)، یا مخلوق (ابن عباس) لفظی ساخت کے اصل معنی ہیں پھاڑنا۔ صبح کا نور سیاہی کے پردے کو پھاڑ کر نکلتا ہے مخلوق عدم کے پردے کو چاک کرکے آئی ہے۔ اسی مناسبت سے اول صبح یا مخلوق مراد ہوئی۔
(دیکھو فَالِقُ) ۳۰/۲۸

فَلَكٍ: واحد فُلْكٌ و اَفْلَاكٌ جمع، گھیرا دائرہ۔ لفظ کی اصل وضع اس پانی کے لئے ہے جس پر ہوا لگنے سے گول گول دائرے پیدا ہوجاتے ہیں (معجم القرآن) ۱۷/۴ ۲۳/۲

اَلْفُلْكِ: یہ لفظ مذکر بھی ہے اور مؤنث بھی جمع بھی ہے اور واحد بھی یا جمع بصورت واحد ہے اگر جمع ہوگا تو اس کا واحد فَلَكٌ ہوگا جیسے اُسُدٌ (قاموس) کشتی۔ جہاز۔ ۲/۴ ۵/۵ ۱۱/۸،۱۳ ۱۸/۲ ۱۴/۱۰ ۲۱/۲ ۲/۲ ۱۴/۴ ۲۵/۷

اَلْفُلْكَ: حالت نصب (دیکھو اَلْفُلْكِ) ۱۳/۴ ۱۲/۱۷ ۱۵/۷ ۱۶/۱۹ ۱۶/۲ ۲۲/۱۴

اَلْفُلْكُ: حالت رفع (دیکھو اَلْفُلْكِ) ۲۱/۸ ۲۵/۱۸

فَوَاحِشَ: جمع، واحد فَاحِشَۃٌ، بے حیائی کے کام، کھلے گناہ (دیکھو فَاحِشَۃً) ۸/۱۱،۶ ۲۵/۲ ۲۷/۶

فَوَاقٍ: اسم فعل، واحد، اس کی جمع اَفْوِقَۃٌ اور اَفِقَۃٌ ہے درمیانی وقفہ وہ وقفہ جو دو مرتبہ دودھ دوہنے کے درمیان ہوتا ہے۔ دوہنے والا ایک مرتبہ دودھ نکالتا ہے پھر بچے کو پینے کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ بچے کے پینے سے جانور کے تھنوں میں دوبارہ دودھ اتر آتا ہے۔ دوہنے والا بچے کو ہٹا کر خود دوبارہ دودھ لیتا ہے۔ اس درمیانی وقفے کا نام اصل لغت میں فواق ہے (قاموس، یہاں مراد سکون اور مرض کا افاقہ (منتہی الارب، لسان، ابوعبیدہ)، یا رجوع (محلی، راغب اور معجم) یا راحت (راغب، منتہی الارب) ۲۳/۱۱

فَوَاكِہَ: جمع فَاكِہَۃٌ واحد، پھل، میوہ (دیکھو فَاكِہَۃٌ) ۱۸/۱ ۲۳/۶ ۲۹/۲۲

فَوْتَ: اسم فعل، آگے بڑھ جانا، گرفت سے باہر ہوجانا، رسائی سے نکل جانا۔ هُوَ فَوْتُ رُمْحِہٖ وہ اس کے نیزے کی رسائی سے آگے ہے هُوَ فَوْتُ یَدِہٖ وہ ہاتھ کی پہنچ سے باہر ہے هُوَ فَوْتَ فَمِہٖ وہ اس کے منہ کی رسائی سے باہر ہے یعنی منہ

Marfat.com

وہاں تک نہیں پہنچ سکتا، بددعا کے وقت کہا جاتا ہے جَعَلَ اللّٰہُ رِزْقَہٗ فَوْتَ فَمِہٖ اللہ اس کے رزق کو اس کے منہ کی رسائی سے باہر کردے یعنی رزق سامنے ہو مگر منہ وہاں تک نہ پہنچ سکے (تاج لسان) دیکھو فَاتَکُمْ ۲۲/۱۲

فَوْجٌ: واحد، حالتِ رفع، اَفْوَاجٌ جمع گروہ، جماعت فُوُوْجٌ بھی جمع ہے اَفَاوِجُ اور اَفَاوِیْجُ جمع الجمع ہے۔ ۲۳/۱۳ ، ۲۹/۱

فَوْجًا: واحد، حالتِ نصب، گروہ، ۳۰

فَوْرِ: اسم فعل، جوش، ابال، عجلت، فورًا۔ اور آجائیں تم پر اپنے جوش سے (ترجمہ شاہ رفیع الدین) اور وہ آویں تم پر اسی دم (شاہ عبدالقادر) (دیکھو فَارَ) ۴/۴

اَلْفَوْزُ: اسم فعل و مصدر، فتح، کامیابی، کامیاب ہونا (باب نصر) (دیکھو فَازَ) ۴/۳ ، ۷/۸،۶ ، ۸/۵ ، ۱۰/۱۰ ، ۱۱/۲،۳،۲
۲۳/۶ ، ۲۴/۶ ، ۲۵/۲۰،۱۶ ، ۲۷/۱۹ ، ۲۸/۱۵،۱۰ ، ۳۰/۱۰

فَوْزًا: اسم فعل و مصدر، حالت نصب دیکھو اَلْفَوْزُ ۵/۷ ، ۲۲/۶ ، ۲۶/۲۹

فَوْقَ: ظرف مکان، اوپر، اونچا جیسے رَفَعْنَا فَوْقَکُمُ الطُّوْرَ۔

مرتبہ میں زیادتی، برتری، جیسے رَفَعْنَا بَعْضَہُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ۔ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَالَّذِیْنَ اتَّقَوْا فَوْقَہُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

بلندی بلحاظ غلبہ جیسے وَھُوَ الْقَاھِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ وَاِنَّا فَوْقَہُمْ قَاھِرُوْنَ۔

جسامت کے لحاظ سے بڑا یا چھوٹا ہونا جیسے بَعُوْضَۃً فَمَا فَوْقَہَا یعنی مچھر اور مچھر سے کوئی بڑی چیز (مثلاً مکڑی) یا چھوٹی چیز (مثلاً مچھر کی ٹانگ)

حقارت اور ذلت میں زیادتی جیسے بَعُوْضَۃً فَمَا فَوْقَہَا یعنی مچھر اور مچھر سے بھی زیادہ حقیر چیز۔

تعداد میں زیادتی فَاِنْ کُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ
۳/۱۴ ، ۴/۱۲ ، ۷/۱۴،۱۰ ، ۸/۷ ، ۹/۱۶ ، ۱۲/۱۵ ، ۱۳/۳ ، ۱۴/۱۸ ، ۱۵/۱۶،۹ ، ۲۶/۱۳،۹

فَوْقِ: ظرف مکان مجرور، اوپر سے، اونچائی سے حالت جر میں فوق کے عموماً یہی معنی ہوتے ہیں جیسے وَجَعَلَ فِیْہَا رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِہَا۔ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِکُمْ۔ اِذْ جَآءُوْکُمْ مِّنْ فَوْقِکُمْ۔ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ۔ یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِہِمْ۔ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ مَوْجٌ۔ ۱۳/۶ ، ۱۷/۹ ، ۱۸/۱۱۔

فَوْقَکُمْ: فَوْقَ منصوب، مضاف کُمْ ضمیر مضاف الیہ، تمہارے اوپر ۱/۱۱،۸ ، ۱۸/۱ ، ۳۰/۱

فَوْقِکُمْ: فَوْقِ مجرور مضاف کُمْ ضمیر مضاف الیہ

Marfat.com

تمہارے اوپر سے، ۲۱/۱۴ ۲۱/۱۶ -

فَوْقَهَا: فوق ظرف منصوب مضاف ھا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ، اس کے اوپر، ۱/۲

فَوْقِهَا: فوق ظرف مجرور مضاف ھا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ، اس کے اوپر سے۔ ۲۳/۱۲ ۲۴/۱۶

فَوْقَهُمْ: فوق ظرف منصوب مضاف ھُم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ، ان کے اوپر - ان سے بڑھ کر - ان سے زیادہ - ان پر غالب۔

۲/۱۰ ۶/۲ ۹/۱۱،۵ ۲۶/۱۵ ۲۹/۲،۷

فَوْقِهِمْ: فوق ظرف مجرور مضاف ھُم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ، ان کے اوپر سے، ۶/۱۳

۱۲ ۱۰،۱۲ ۲ ۱۶

فَوْقِهٖ: فوق ظرف مجرور مضاف ہ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، اس کے اوپر سے، ۱۹/۱۱

فَوْقِهِنَّ: فوق ظرف مجرور مضاف ھِنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ، ان کے اوپر سے ۲۵/۲

فُوْمِهَا: فُوم مضاف ھا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ، گیہوں (راغب)، یا لہسن (عام اہلِ تفسیر، حضرت ابنِ مسعود اور حضرت ابنِ عباس کی قرأت میں یہ لفظ ثُوْمِهَا ہے۔

ابنِ قتیبہ نے لکھا ہے کہ فُوم اصل میں ثُوم تھا ثاء کو فاء سے بدل دیا اور یہ جائز ہے جیسے جَدَثٌ کو جَدَفٌ اور مَغَاثِیْرُ کو مَغَافِیْرُ کہا جاتا ہے (القرطین لابن قتیبہ) ۱/۲

فُؤَادُ: واحد، معرفہ - اَفْئِدَةٌ جمع، دل - لغت میں تَفَؤُّدٌ کے معنی ہیں روشن ہونا۔ علمی ادراکی اور عرفانی نور کا مرکز بھی دل ہے اس لحاظ سے اس کو فُؤَاد کہا جاتا ہے۔ ۱۲/۴

اَلْفُؤَادُ: واحد، معرف باللام اَلْاَفْئِدَةُ جمع، دل۔ ۲۷/۵

اَلْفُؤَادَ: واحد، حالتِ نصب، دل، ۱۵/۴

فُؤَادَكَ: فؤاد منصوب مضاف کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ، تیرے دل کو، ۱۲/۱۰ ۱۹/۱

فِئَةٌ: واحد، حالتِ رفع، گروہ اور بقول امام راغب وہ گروہ جو باہم مددگار ہو اور ایک دوسرے کی طرف مدد کرنے کے لئے لوٹے (المفردات) ۳/۱۰ ۱۵/۱۷

فِئَةً: واحد، حالتِ نصب، گروہ (دیکھو فِئَةٌ) ۲/۱۷ ۱/۲

فِئَةٍ: واحد، حالتِ جر، گروہ (دیکھو فِئَةٌ) ۲/۱۷ ۹/۱۶ ۳/۱۱

Marfat.com

فِئَتُكُمْ: فِئَۃٌ مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ، تمہارا گروہ۔ ب ۹/۱۶

فِئَتَانِ: تثنیہ فِئَۃٌ واحد، حالتِ رفع، دو گروہ۔ ب ۳/۲

فِئَتَيْنِ: تثنیہ فِئَۃٌ واحد، حالتِ جر و حالتِ نصب، دو گروہ۔ ب ۳/۱۰ ب ۵/۹

فَهَّمْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، مصدر تَفْهِيمٌ باب تفعیل، اس کا مجرد باب سمع سے مستعمل ہے ہم نے سمجھا دیا۔ ب ۱۷/۶

اَلْفِيْلِ: اسم جنس، مذکر و مؤنث واحد و جمع، اگر اس کو واحد قرار دیا جائے تو فُيُوْلٌ اور فِيَلَۃٌ جمع آتی ہے ہاتھی اصحاب الفیل سے مراد ہیں ابرہۃ حبشی شاہ یمن اور اس کا لشکر جس نے کعبہ ڈھانے کے لئے چڑھائی کی تھی اور اللہ نے اس کو غیبی حادث بھیجکر تباہ کیا، قصہ اس سورت میں مذکور ہے۔ ب ۳۰/۳

فِيْ: حروف جر ہے اس کا استعمال قرآن مجید میں مختلف طور پر ہوا ہے۔

۱: ظرفیت کے لئے ایسا استعمال قرآن مجید میں زیادہ ہے ظرف مکان جیسے اَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ، ظرف زمان جیسے وَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ۔

۲: بمعنی مع یعنی شمول ساتھ اور مصاحبت کے لئے جیسے اُدْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قوموں کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔

۳: بمعنی باء سببیت بابت متعلق فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ یہی وہ ہے جس کے سبب جس کے متعلق تم نے مجھے برا کہا تھا۔

۴: بمعنی لام (واسطے) اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا اگر تم ان کے لئے بھلائی سمجھو (ابن عباس)

۵: بمعنی علیٰ (اوپر) لَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ کھجور کے تنوں پر میں تم کو صلیب دوں گا۔

۶: بمعنی الیٰ (طرف) فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ ای اِلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ایک نظر ستاروں کی طرف دیکھا۔ (ابن عباس)

۷: بمعنی عن (اعراض) فَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔

۸: بمعنی مِنْ (سے) وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا جس روز ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے۔

۹: باہم اندازہ کرنا، مقابلہ اور موازنہ کرنا فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ آخرت کے مقابلے میں دنیوی زندگانی کا سامان حقیر ہے۔

۱۰: تاکید یا زائد وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا عربی میں باب رکب متعدی ہے رَكِبَ الْفَرَسَ گھوڑے پر سوار ہوا۔ اس لئے آیت میں فِي زائد ہے اردو میں کشتی پر یا کشتی میں سوار ہونا بولا جاتا ہے اس لئے

Marfat.com

ترکیب میں فِیْ کو زائد نہیں قرار دیا جا سکتا۔ قرآن پاک میں حرف فِیْ ۱۱ [illegible] مرتبہ سے بھی زیادہ آیا ہے۔ کل آیات یا حوالجات کو نقل کرنا غیر مفید طوالت ہے۔ ذیل میں ان مقامات کے حوالے لکھے جاتے ہیں جہاں ضمیروں پر فِیْ آیا ہے۔

فِیْہِ: فِیْ حرف جر، ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مجرور

اس میں ۱/۱،۲،۴،۶،۱۴ ۲/۷،۸،۱۰،۱۱،۱۶
۳/۲،۴،۵،۶،۹،۱۱،۱۳،۱۴ ۴/۱،۱۴ ۵/۸ ۶/۲،۱۱
۷/۸،۱۳ ۸/۴،۵ ۹/۶،۱۱ ۱۱/۲،۷،۹،۱۲،۱۵
۱۲/۱۰،۱۲،۱۴،۱۵،۱۶ ۱۳/۱۷،۱۹
۱۴/۱،۳،۵،۸،۱۱،۱۴،۱۵،۱۶،۱۹،۲۲ ۱۵/۷،۱۱،۱۳،۱۸
۱۶/۲،۵،۱۲،۱۴،۱۵،۱۷ ۱۷/۱،۲،۶،۱۰،۱۹ ۱۸/۳،۸،۱۱
۱۹/۲ ۲۰/۲،۳،۱۰ ۲۱/۷،۱۴،۱۹ ۲۲/۱۴،۱۹ ۲۳/۱۴،۱۵،۱۷
۲۴/۴،۱۲،۱۸،۲۶ ۲۵/۲،۳،۱۲،۱۳،۱۵،۱۸،۱۹
۲۶/۱،۲۱ ۲۷/۴،۸،۱۷،۱۸،۱۹ ۲۸/۲۰ ۲۹/۴،۱۱ ۳۰/۱

فِیْہَا: فِیْ حرف جر، ہَا ضمیر واحد مؤنث غائب مجرور

اس میں ۱/۲،۴،۸،۱۸،۱۴ ۲/۳،۴،۹،۱۱ ۳/۲،۴،۹،۱۰،۱۷
۴/۲،۳،۵،۱۰،۱۲،۱۳ ۵/۵،۹،۱۰،۱۱،۱۵ ۶/۳،۸،۱۰،۱۱
۷/۴،۵،۱۰،۱۱ ۸/۲،۸،۹،۱۱،۱۲ ۹/۱،۲ ۱۰/۹،۱۴،۱۵،۱۷
۱۱/۴،۸،۹ ۱۲/۲،۴،۶،۸،۹ ۱۳/۶،۷،۱۹ ۱۴/۲،۴،۷،۱۰
۱۵/۲،۴،۱۴،۱۷ ۱۶/۱،۴،۷،۸،۱۰،۱۱،۱۲،۱۵،۱۶
۱۷/۲،۵،۶،۷،۸،۹،۱۰،۱۱،۱۲،۱۳ ۱۸/۱،۲،۵،۶،۷،۸،۱۰،۱۱،۱۲،۱۵
۱۹/۴،۵،۹ ۲۰/۵،۱۶ ۲۱/۲،۱۲،۱۵ ۲۲/۵،۷،۸،۱۵،۱۶
۲۳/۲،۴،۶،۱۳ ۲۴/۵،۱۰،۱۱،۱۳،۱۴،۱۶،۱۸
۲۵/۲،۷،۱۳،۱۴،۱۶،۲۰ ۲۶/۲،۳،۶،۷،۹،۱۵،۱۷
۲۷/۱،۳،۱۱،۱۴،۱۷،۱۸ ۲۸/۳،۵،۱۵،۱۸
۲۹/۱،۵،۹،۱۲،۱۹،۲۱ ۳۰/۱،۲،۵،۹،۱۲،۱۳،۱۴،۲۲،۲۳

فِیْہِمَا: فِیْ حرف جر، ہِمَا ضمیر تثنیہ مذکر و مؤنث غائب مجرور، ان دونوں میں ۷/۱۱ ۱۷/۲ ۲۴/۹ ۲۵/۴ ۲۷/۱۲

فِیْہِمْ: فِیْ حرف جر، ہِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مجرور، ان سب میں ۱/۱۵ ۴/۸ ۵/۱۲ ۶/۱۲ ۷/۶ ۹/۱۷،۱۸ ۱۴/۱۰ ۱۵/۱۵ ۱۶/۲ ۱۸/۲،۱۰ ۲۰/۱۴ ۲۳/۶ ۲۸/۷

فِیْہِنَّ: فِیْ حرف جر، ہِنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مجرور، ان سب میں ۲/۹ ۵/۱۶ ۷/۶ ۱۱/۱۱ ۱۵/۵ ۱۶/۴ ۲۷/۱۲ ۲۹/۹

فِیْکُمْ: فِیْ حرف جر، کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مجرور۔ تم میں ۲/۲ ۳/۱ ۷/۸ ۱۰/۵،۸،۱۳ ۱۱/۵ ۲۱/۱۸ ۲۶/۱۲ ۲۸/۵

فِیْنَا: فِیْ حرف جر، نَا ضمیر جمع متکلم مجرور۔ ہم میں ۱۲/۶،۸ ۱۹/۹ ۲۱/۲

باب القاف

ق: چھبیسویں (۲۶) پارہ میں سورۃ ۵۰ کا نام۔ حروف

Marfat.com

ہجا ہیں سے ایک حرف، حروف مقطعات میں سے ایک حرف جس کا صحیح علم امت میں کسی کو نہیں، اللہ ہی کو اصلی مراد معلوم ہے۔ $\frac{26}{15}$

قَاب: اندازہ، مقدار یا کمان کے قبضہ سے نوک تک کا فاصلہ یعنی آدھی کمان کی لمبائی (تاج، صحاح، راغب، معجم)

اہل عرب کسی مسافت کا اندازہ کرنے کے لئے مختلف الفاظ بولتے تھے مثلاً کمان برابر، ایک تیر کے برابر، ایک کوڑے کے برابر، ہاتھ برابر، بانہہ برابر، بالشت بھر، انگل برابر وغیرہ۔ آیت میں لفظی قلب کر دیا گیا ہے، اصل میں قَابَیْ قوس تھا یعنی کمان کے دو قاب کی برابر۔ ایک کمان کے دو قاب ہوتے ہیں یعنی وسطی قبضہ سے دونوں طرف کے حصے برابر ہوتے ہیں، دو قاب پوری کمان کی برابر ہو گئے (معجم القرآن)، صاحب منتہی الارب نے بھی آیت میں لفظی قلب مکانی نقل کیا ہے لیکن قَاب کے معنی (عام) اندازہ و مقدار بھی لکھا ہے۔ حلی نے بھی مقدار ترجمہ کیا ہے یعنی جبریل رسول اللہ کے اتنے قریب آ گئے کہ دونوں کے درمیان دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم۔ بات یہ تھی کہ حضور والا نے حضرت جبریل سے خواہش کی تھی کہ اپنی اصلی صورت مجھے دکھائیے جبریل اصلی شکل میں مشرقی افق میں نمودار ہوئے اور سارے آسمان پر چھا گئے، حضور والا پر اتنا خوف طاری ہوا کہ بے ہوش ہو گئے، جبریل انسانی صورت میں قریب آئے اتنے کہ دو کمان برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا اور حضور کو تسلی دی اور خوف دور کیا۔

لیکن عام اہل تفسیر نے لکھا ہے کہ نہ قلب مکانی کہنے کی ضرورت ہے نہ دو کمانوں کے برابر فاصلہ قرار دینے کی کیونکہ اس جگہ کلام کی بنا عرب کے رواج اور دستور پر ہے، عرب میں جب دو شخص گہری دوستی اور ایک روح دو قالب ہونے کا پیمان باندھتے تھے تو ہر ایک اپنی کمان نکال کر لاتا تھا، پھر دونوں کمانوں کو اس طرح ملا دیا جاتا تھا کہ دونوں کے قبضے مل جاتے تھے، گوشے مل جاتے تھے، تانت مل جاتی تھی گویا دونوں کمانیں جڑ کر ایک ہو جاتی تھیں پھر دونوں سے ملا کر ایک تیر پھینکا جاتا تھا، مطلب یہ ہوتا تھا کہ ہم دونوں ان دونوں کمانوں کی طرح ایک ہو گئے اور دونوں یک ذات ہو کر دشمن کا مقابلہ کریں گے ایک کسی سے صلح کرے گا تو دوسرے کی بھی صلح

مانی جائے گی اور ایک کی کسی سے جنگ ہو گی تو دوسرے کی بھی جنگ سمجھی جائے گی (کذا نقل عن مجاہد) اس صورت میں جبرئیل اور رسول اللہ کے درمیان فاصلہ ثابت ہوگا جتنا دو کمانوں کو جوڑنے کے بعد دونوں کے درمیان ہوتا ہے یعنی بالکل فاصلہ نہ رہے گا، دونوں کا بالکل متصل ہونا سمجھا جائیگا واللہ اعلم۔

قَابِلِ التَّوْبِ ، اسم فاعل (حالتِ جر) مضاف اَلتَّوْب مضاف الیہ۔ توبہ قبول کرنے والا، اس کا ماضی مضارع باب نصر سے بھی آتا ہے اور ضرب سے بھی اور سمع سے بھی، سب کے معنی قبول کرنے کے ہوتے ہیں بشرطیکہ متعدی بالباء ہو جیسے قَبَلَ بِہٖ۔ یَقْبُلُ بِہٖ۔ قَبَلَ بِہٖ۔ یَقْبِلُ بِہٖ۔ قَبِلَ بِہٖ یَقْبَلُ بِہٖ، سب کا مصدر قَبَالَۃٌ آتا ہے۔

اگر متعدی بالباء نہ ہو تو کبھی لازم آتا ہے اس وقت سامنے سے آنے کے معنی ہوتے ہیں اور باب سمع سے آتا ہے جیسے قَبِلَتِ اللَّیْلَۃُ رات سامنے آگئی اور کبھی بغیر حرف جر کی وساطت کے خود متعدی آتا ہے اس وقت بھی باب سمع سے آتا ہے جیسے قَبِلَہٗ اس کو قبول کیا، اس وقت مصدر قُبُوْل و قُبُوْلٌ آتا ہے، آیت میں صیغہ اسم فاعل اسی سے آیا ہے۔

اگر قَبِلَ کے بعد عَلٰی آئے تو چمٹنے اور شروع کرنے کے معنی ہوتے ہیں جیسے قَبِلَ عَلَی الشَّیْءِ اس چیز پر چمٹ گیا یا اس کو شروع کیا اس وقت بھی باب سمع سے آتا ہے (لسان و قاموس، پ ۲۴) (باقی تشریح کے لئے دیکھو اَقْبَلَ اور تَقَبَّلَ)

قَاتَلَ : واحد مذکر غائب ماضی معروف مُقَاتَلَۃٌ مصدر، باب مُفَاعَلَۃٌ۔ جنگ کی، نیکی سے دور کردیا، رحمت سے دور کر دیا، اس جگہ آخری معنی مراد ہے یعنی خدا ان پر لعنت کرے۔

(ابن عباس)

امام راغب نے ایک دقیق معنی لکھے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ خدا نے ان کو مغلوب کردیا اس لئے کہ وہ خداوندی احکام کی مخالفت کرکے گویا خدا سے لڑائی پر تلے ہوئے ہیں پس اللہ نے ان کو مغلوب کر دیا (اس وقت جملہ بد دعائیہ نہ ہوگا) یا خدا ان کو مغلوب کرے (اس وقت جملہ بد دعائیہ ہوگا) انتہیٰ کلامہ۔ لیکن جس کلام کا قائل خدا ہے اس میں بد دعا کے کوئی معنی نہیں، اللہ کس سے بد دعا کرتا ہے اس لئے کلام کو محاورۂ عرب پر محمول کیا جائے گا کہ جملہ بد دعائیہ ہے مگر معنی میں خبر ذم کے

یعنی یہ لوگ مستحق لعنت ہیں یا مؤلف معجم القرآن کے
موافق یہ بددعا کی تعلیم ہے یعنی لوگوں کو کافروں کے
متعلق بددعا کرنی چاہیے کہ اسے اللہ ان کو رحمت
سے دور کر دے۔ ۶ ۲۷/۱۷

قَاتِلْ: واحد مذکر حاضر امر معروف مُقَاتَلَۃٌ مصدر
باب مُفَاعَلَۃٌ، لڑ، قتال کر یعنی اگر منافق پیچھے
ہٹتے ہیں کافروں سے جہاد نہیں کرتے تو تنہا تم
جہاد کرو، کافروں سے جنگ کرو یہ خطاب رسول اللہ
کو ہے (روح المعانی وسیوطی) ۵/۸

قَاتِلَا: تثنیہ امر حاضر معروف، قَاتِلْ واحد مُقَاتَلَۃٌ
مصدر، باب مُفَاعَلَۃٌ، تم دونوں لڑو، جنگ کرو،
یعنی یہودیوں نے حضرت موسیٰ سے کہا تم اور
تمہارا رب جا کر کافروں سے لڑو ہم تو یہیں
بیٹھے رہیں گے، ہم نہیں لڑیں گے، شاید یہودی
خدا کی جسمانیت کے قائل تھے حقیقت یہ ہے
کہ یہودی جاہل تھے، اللہ کی ذات اور صفات
سے ناواقف تھے اسی لئے ایسی بدتمیزی کی بات
کہی تھی۔ (خازن) ۶/۸

قَاتَلَکُمْ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، کُمْ
ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول، مُقَاتَلَۃٌ مصدر، باب
مُفَاعَلَۃٌ یعنی اگر حدیبیہ میں کافر تم سے لڑتے
(محلی وخازن) ۲۶/۱۱

قَاتَلَهُمُ: واحد مذکر غائب ماضی معروف ھُمْ
ضمیر جمع مذکر غائب مفعول۔ ۱۱/۱۲ ۳۰/۱۲ دونوں جگہ
بددعائیہ جملے ہیں، ان پر اللہ کی لعنت ہو، اللہ
کی مار ہو۔ (دیکھو قَاتَلَ)

قَاتَلُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف، مُقَاتَلَۃٌ
مصدر، باب مُفَاعَلَۃٌ ۷/۹ اگر وہ حرم کے اندر
تم سے لڑیں، ۱۱/۴ وہ کافروں سے لڑے۔ ۵/۹
وہ ضرور تم سے لڑتے۔ ۲۱/۱۸ اگر وہ تمہارے ساتھ
موجود ہوتے اور مدینے کو نہ چلے گئے ہوتے
تب بھی نہیں لڑتے (بیضاوی) ۲۷/۱۷ اور کافروں سے
لڑے۔ ۸/۲۸ جو تم سے لڑے تھے۔

قَاتِلُوْا: جمع مذکر حاضر امر معروف، مُقَاتَلَۃٌ مصدر
باب مُفَاعَلَۃٌ لڑو۔ ۲/۱۶،۱۸ ۸/۷ ۵/۷ ۹/۱۹،۸،۱۲ ۱۰/۱۱
۱۳/۵ ۲۶/۱۳

بِقَادِرٍ: بِ حرف جر، قَادِرٍ اسم فاعل واحد
مذکر مجرور، قَادِرُوْنَ اور قَادِرِیْنَ جمع، طاقت
رکھنے والا۔ قابو پانے والا۔ غالب، گرفت کرنے
والا۔ ۲۳/۴ ۲۶/۴ ۲۹/۱۷

قَادِرٌ: اسم فاعل واحد مذکر نکرہ حالت رفع، قابو
پانے والا۔ طاقت رکھنے والا۔ گرفت کرنیوالا، غالب

Marfat.com

پ ۲۲/۱۹ پ ۳۰/۱۱

اَلْقَادِرُ: اسم فاعل معرفہ، باقی معانی مذکورہ بدستورِ سابق۔ پ ۲۲/۱۲

اَلْقَادِرُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر معرفہ، اَلْقَادِرُ واحد، اندازہ کرنے والے۔ پ ۲۹/۲۱

قَادِرُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر نکرہ حالتِ رفع قَادِرٌ واحد، قابو پانے والے۔ گرفت کرنے والے، غالب۔ پ ۱۱/۸ پ ۱۸/۱، ۹ پ ۲۹/۸

قَادِرِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر نکرہ، حالتِ نصب قدرت رکھنے والے، قابو پانیوالے۔ پ ۲۹/۱، ۷، ۱۳ (تفتیح کے لئے دیکھو تَقْدِيْرًا)

قَارِعَةٌ: اسم فاعل واحد مؤنث، قَارِعَاتٌ اور قَوَارِعُ جمع، مصیبت، بلا۔ حادثہ یا اچانک آجانے والی مصیبت قَارِعَةُ الدَّارِ مکان کا صحن قَارِعَةُ الطَّرِيْقِ وسطِ راہ قَوَارِعُ الْقُرْاٰنِ وہ آیات جن کے پڑھنے سے آدمی خبیث جنات سے محفوظ رہتا ہے اصل مادہ قَرْعٌ ہے، بابِ فتح میں اس کے معنی ہیں کھٹکھٹانا، مثلاً قَرَعَ الْبَابَ دروازہ کھٹکھٹایا قَرَعَ رَأْسَهٗ بِالْعَصَا لاٹھی سے اس کے سر کو کھٹکھٹایا یعنی لاٹھی سر پر ماری قَرَعَ الشَّارِبُ جَبْهَتَهٗ بِالْاِنَاءِ پینے والے نے اپنی پیشانی برتن سے کھٹکھٹائی یعنی برتن میں جو کچھ تھا سب پی لیا، قَرَعَ زَيْدٌ سِنَّهٗ زید نے اپنے دانت پیسے یعنی پشیمان ہوا۔ قَرَعَ سے اسم فاعل مؤنث قَارِعَةٌ ہے، اصل معنی سے مناسبت ظاہر ہے، ساعتِ قیامت بھی ناگہاں آجانیوالی مصیبت اور حادثۂ عظیم ہے اسی لئے اس کو اَلْقَارِعَةُ کہا گیا ہے۔ پ ۱۳/۱۰

اَلْقَارِعَةِ: روزِ قیامت یا ساعتِ ہلاکت: (دیکھو قَارِعَةٌ) پ ۲۹/۵

اَلْقَارِعَةُ: ساعتِ قیامت، اصل میں یہ لفظ صیغۂ صفت تھا، پھر قیامت کا وصفی نام بنا دیا گیا، پ ۳۰/۲۶

قَارُوْنَ: بنی اسرائیل میں حضرتِ موسےٰ کے زمانہ میں ایک مالدار سردار تھا، توراۃ اور قاموس مقدس میں اس کا نام قورح بن یصہار لکھا ہے لیکن روڈول نے کورا (Korah) نقل کیا ہے اس نے ۲۵۰ سرداروں کو ملا کر حضرتِ موسیٰ کے کوہِ طور پر جانے کے بعد حضرتِ ہارون پر چڑھائی کی تھی اور عہدۂ کہانت یعنی بنی اسرائیل کی مذہبی سیادت کا خواستگار تھا۔ حضرتِ موسیٰ کی بددعا سے زمین میں مکان سمیت دھنس گیا، لیکن ایک عیسائی مذہبی مؤرخ بوت بوست نے توراۃ کے سفر خروج

Marfat.com

سے نقل کرکے لکھا ہے کہ:

"آسمان سے ایک آگ اتری جس سے قارون اور اس کے ساتھی سب جل گئے (معجم القرآن) پ ٢٠ ع ١١، ١٦ – پ ٢٣ ع ٨

اَلْقَاسِطُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر حالتِ رفع، قَاسِطٌ واحد، ناانصافی کرنے والے، انصاف نہ کرنے والے، قِسْطٌ دوسرے کا حق لے لینا قَسَطَ الرَّجُلُ غَیْرَہٗ اس آدمی نے دوسرے کا حق لے لیا (المفردات) مراد راہِ حق سے ہٹ جانے والے کافر (معجم القرآن) مملی اور دوسرے اہلِ تفسیر نے بھی یہی لکھا ہے، پ ٢٩ ع ١١ (دیکھو اقسطوا)

قَاسَمَهُمَا: قَاسَمَ واحد مذکر غائب ماضی معروف هُمَا ضمیر تثنیہ مفعول، مُقَاسَمَۃٌ مصدر باب مُفَاعَلَۃٌ، پختہ قسم کھائی (معجم) (دیکھو اَقْسَمَ و اقسموا باب الالف مع القاف) پ ٨ ع ٩

قَاسِیَۃً: اسم فاعل واحد مؤنث قَاسِیَاتٌ جمع قَسَاءٌ قَسْوٌ قَسْوَۃٌ اور قَسَاوَۃٌ مصدر، سخت دل، سنگدل ایسے کہ ایمان کے لئے نرم نہیں پڑتے (مملی، خازن) پ ٦ ع ٧

لِلْقَاسِیَۃِ: ... القاسیۃ مجرور ... سوت ... پ ...

قَاصِدًا: متوسط یا قریب، اس کا مادہ ... ہے جس کے معنی ہیں وسطی راستے پر چلنا، درمیانی راستہ قریب بھی ہوتا ہے اس لئے سَفَرًا قَاصِدًا کے معنی ہوئے قریبی سفر۔ پ ١٠ ع ١٢

قَاصِرَاتُ: اسم فاعل جمع مؤنث قَاصِرَۃٌ واحد نظر کو روکنے والیاں، پاک دامن عورتیں، وہ عورتیں جن کی نظر اپنے شوہروں سے ہٹ کر دوسروں پر نہ پڑے (راغب و معجم و لسان و مملی و خازن) قَصَرَ الْبَصَرَ کے معنی ہیں نظر کو روکنا، سمیٹنا (معجم) پ ٢٣ ع ٦، ١٣ – پ ٢٧ ع ١٣ (دیکھو تقصروا)

قَاصِفًا: اسم فاعل واحد مذکر (حالتِ نصب) طوفانِ ہوا – ایسی تیز سخت آندھی کہ جو چیز اس کی زد میں آجائے اس کو توڑ دے (بیضاوی و جلالین) لغت میں قَصْفٌ کے معنی ہیں توڑ دینا بشرطیکہ باب ضرب سے آئے جس طرح اس آیت میں ہے، باب سمع سے یہ لفظ لازم آیا ہے جیسے قَصِفَ الْعُوْدُ لکڑی اتنی نرم ہوگئی کہ ٹوٹنے کے قابل بن گئی۔ قَصِفَ النَّبْتُ سبزی کی شاخ لمبی ہو کر جھک گئی کہ ٹوٹنے کا اندیشہ ہو گیا۔ قَصِفَتِ الشَّجَرَۃُ درخت بوسیدہ ہو گیا کہ ٹوٹ جانے کا خطرہ ہو گیا، باب ضرب سے

Marfat.com

شور کرنے اور گرجنے کے معنی بھی ہوتے ہیں اسی لئے رَعْدٌ قَاصِفٌ کہا جاتا ہے (قاموس و تاج) ۱۵

قَاضٍ: اسم فاعل واحد مذکر، اصل میں قَاضِيٌ تھا یار کو حذف کر دیا گیا۔ قَاضُوْنَ قَاضِيْنَ اور قُضَاةٌ جمع، قَضَاءٌ مصدر، قضاء کے معنی ہیں آخری قطعی حکم اور قطعی عمل، اسی لئے اہلِ تفسیر نے اس جگہ فَاقْضِ کی تفسیر کی ہے عملی قضاء اور قَاضٍ کی تشریح کی ہے قَوْلِی قَضَاءٌ یعنی جو کچھ تو نے آخری بات کہی تھی وہی کر گزر، فَاصْنَعْ مَا قُلْتَ: (جملی و خازن و بیضاوی و راغب و کبیر) (لفظ قضاء کے لئے دیکھو اقض اور قضیٰ) ۱۶/۱۲

اَلْقَاضِيَةَ: اسم فاعل واحد مؤنث، اس جگہ عملی قضاء مراد ہے یعنی ختم کر دینے والی ایسی موت جس کے بعد زندگی نہ ہو، کام تمام ہو جائے (جملی و خازن) ۲۹/۵

قَاطِعَةً: اسم فاعل واحد مؤنث، اس کا مذکر قَاطِعٌ ہے قطعی فیصلہ کرنے والی قولی اور عملی یعنی آخری حکم اور اس کا نفاذ کرنے والی، امام راغب نے اس آیت کی تشریح میں لکھا ہے کہ:

"قَطْعُ الْاَمْرِ کے معنی ہیں کسی امر کا آخری فیصلہ کر دینا" المفردات "حقیقت میں قَطْعٌ کے معنی ہیں کاٹ دینا محسوس طور پر ہو یا صرف عقلی طور پر اول کی مثال ہے ہاتھ پاؤں قطع کرنا۔ دوسرے کی مثال میں آیت مذکورہ کو پیش کیا جا سکتا ہے، ہر رائے اور امر کو چھوڑ کر ایک رائے مقرر کر لینا اور ہر عمل کو چھوڑ کر صرف ایک ہی آخری حکم نافذ کرنا یہی قطع امر ہے:" ۱۹/۱۸

قَاعًا: نرم ہموار نشیبی میدان جو پہاڑوں اور ٹیلوں سے دور واقع ہو (قاموس) اس کی جمع قِيْعٌ قِيْعَةٌ قِيْعَانٌ اَقْوَاعٌ اَقْوُعٌ ہے، قیامت کے دن پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر زمین پر پھیل جائیں گے اور سب چٹیل میدان کی شکل اختیار کر لیں گے۔ ۱۶/۱۵

قَاعِدًا: اسم فاعل واحد مذکر، قُعُوْدٌ جمع، کھڑے سے بیٹھنے والا، بیٹھا رہنے والا، سستی کرنے والا، کام میں نہ شریک ہونے والا، کام سے پیچھے بیٹھنے والا، ۱۱/۵

اَلْقَاعِدُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر حالتِ رفع، اَلْقَاعِدُ واحد، بیٹھ رہنے والے، جنگِ بدر میں شریک نہ ہونے والے۔ (بخاری) ۵/۱

قَاعِدُوْنَ: یعنی بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کہا ہم یہیں بیٹھے رہیں گے ملک شام کو لڑنے کے لئے تمہارے ساتھ نہیں جائیں گے (سیوطی) ہم یہیں انتظار کریں گے۔ (راغب) ۶/۸

Marfat.com

اَلْقَاعِدِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر حالت جر ۱/۳۔ ۱ کسی جسمانی عذر اور بیماری کی وجہ سے بیٹھے رہنے والے، جہاد میں شریک نہ ہونے والے ۵/۱۰ ۲ بغیر بیماری کے جہاد میں شریک نہ ہونے والے، بیٹھ رہنے والے (یعنی) ۱۰/۱۳،۱۷ جہاد میں شریک نہ ہونے والے اور گھروں پر رہ جانے والے بیمار عورتیں اور بچے۔

قَالَ: واحد مذکر ماضی معروف، قَوْلٌ مصدر عربی میں قول کے معانی اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا احاطہ دشوار ہے، عموماً مندرجہ ذیل معانی کے لئے اس کا استعمال ہوا ہے:

۱ بولنا یا لفظ خواہ مفرد ہو یا مرکب، ایک ہو یا چند اس معنی پر عموماً اطلاق ہوا ہے، ۲ دل کی بات یا دل میں باتیں کرنا ۳ رائے، نظریہ ۴ زبانِ حال سے کسی بات کو ظاہر کرنا ۵ کسی چیز کی طرف صحیح توجہ کرنا ۶ کسی کو کوئی بات الہام کرنا ۷ حکم دینا ۸ اللہ کا علم ۹ وہ امر جس کے متعلق کوئی بات کہی گئی ہو ۱۰ نقل اور روایت کرنا ۱۱ کسی کی طرف کسی بات کو غلط طور پر منسوب کر دینا یعنی کسی بات کا قائل یا کسی امر کا آمر کسی کو قرار دینا باوجودیکہ وہ اس کا قائل ہو نہ آمر، اس صورت میں مفعول دوئم پر علیٰ ضرور آتا ہے ۱۲ اشارہ کرنا ۱۳ دل سے کسی بات کو سچ جاننا اور پھر زبان سے اقرار کرنا۔

۱/۴،۶،۷،۸،۱۴،۱۵،۱۶ — ۲/۴،۱۶،۱۷ — ۳/۳،۱۲،۱۳،۱۴،۱۷ — ۴/۹،۱۴ — ۵/۷،۱۵ — ۶/۷،۸،۹،۱۴ — ۷/۵،۶،۷،۹،۱۵،۱۷ — ۸/۳،۹،۱۱،۱۵،۱۶،۱۷،۱۸ — ۹/۱،۳،۴،۵،۶،۷،۹ — ۱۰/۲ — ۱۱/۶،۷،۸،۱۳،۱۴ — ۱۲/۳،۴،۵،۶،۷،۸،۱۰،۱۲،۱۳،۱۴،۱۵،۱۶،۱۷ — ۱۳/۱،۲،۳،۴،۵،۱۳،۱۴،۱۵،۱۶،۱۸ — ۱۴/۳،۴،۵،۱۰،۱۱،۱۳ — ۱۵/۷،۱۲،۱۵،۱۷،۲۱،۲۲ — ۱۶/۱،۲،۴،۵،۶،۸،۱۰،۱۱،۱۲،۱۳،۱۴،۱۶ — ۱۷/۱،۵،۷ — ۱۸/۲،۳،۵،۶،۱۶ — ۱۹/۱،۲،۶،۷،۸،۹،۱۱،۱۲،۱۳،۱۴،۱۶،۱۷،۱۸،۱۹ — ۲۰/۲،۳،۵،۶،۷،۱۰،۱۱،۱۳،۱۴،۱۵،۱۶ — ۲۱/۹،۱۱ — ۲۲/۷،۹،۱۰،۱۱،۱۹ — ۲۳/۱،۲،۴،۶،۷،۸،۹،۱۰،۱۱،۱۲ — ۲۴/۲،۵،۸،۹،۱۰،۱۱،۱۶،۱۸،۱۹ — ۲۵/۹،۸،۹،۱۰،۱۱،۱۲ — ۲۶/۱،۲،۳،۴،۶،۱۰،۱۵،۱۶،۱۹ — ۲۷/۱ — ۲۸/۵،۹،۱۰،۱۹ — ۲۹/۳،۹،۱۰،۱۵ — ۳۰/۲،۳،۸،۱۶،۱۴

قَالَا: تثنیہ مذکر غائب ماضی معروف، ان دونو[ں] نے کہا۔ ۹/ش، ۱۶/۱، ۱۹/۷

قَالَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف، اس [نے] کہا۔ ۱/۱۴، ۳/۱۲،۱۳،۱۶، ۶/۷،۱۲، ش/۱۱، ۹/۱۱، ۱۰/۱۱ — ۱۲/۷،۱۳،۱۴،۱۶،۱۴، ۱۳/۵، ۱۶/۵، ۱۹/۱۷،۱۸، ۲۰/۲،۹، ۲۱/۱۸، ۲۶/۱۳،۱۹، ۲۸/۱۹،۲۰

Marfat.com

قَالَتَا: تثنیہ مؤنث غائب ماضی معروف۔ ان دونوں (عورتوں) نے کہا۔ پ ۲۰ ع ۱۶

قَالُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف۔ انہوں نے کہا۔

۱ / ۲،۳،۴،۸،۹،۱۱،۱۳،۱۴،۱۶ — ۲ / ۳،۵،۱۶،۱۷
۳ / ۶،۸،۱۱،۱۶،۱۷ — ۴ / ۳،۶،۸،۹،۱۰ — ۵ / ۴،۸،۱۱،۱۷
۶ / ۲،۷،۸،۱۰،۱۳،۱۴،۱۵ — ۷ / ۱،۴،۵،۷،۹،۱۰،۱۱،۱۷
۸ / ۲،۳،۸،۱۰،۱۱،۱۲،۱۳،۱۴،۱۶،۱۷ — ۹ / ۲،۳،۴،۵،۶،۸،۱۰،۱۲،۱۵،۱۶،۱۷،۱۹
۱۰ / ۱۳،۱۴،۱۷ — ۱۱ / ۱۲،۱۳،۱۴ — ۱۲ / ۳،۵،۶،۷،۸،۱۲،۱۶
۱۳ / ۲،۳،۴،۵،۱۴،۱۵ — ۱۴ / ۱،۴،۵،۹،۱۰،۱۸،۲۰
۱۵ / ۱۰،۱۲،۱۳،۱۴،۱۵ — ۱۶ / ۲،۵،۹،۱۲،۱۳،۱۴،۱۷
۱۷ / ۱،۲،۵ — ۱۸ / ۳،۵،۶،۸،۱۶،۱۷
۱۹ / ۳،۴،۷،۹،۱۰،۱۱،۱۲،۱۳،۱۴،۱۶،۱۸،۱۹
۲۰ / ۶،۸،۹،۱۵،۱۶ — ۲۱ / ۱،۱۲،۱۴،۱۹
۲۲ / ۵،۶،۸،۹،۱۰،۱۱،۱۲،۱۶،۱۹ — ۲۳ / ۳،۵،۶،۷،۱۱،۱۳
۲۴ / ۵،۷،۸،۱۰،۱۳،۱۴،۱۵،۱۶،۱۷،۱۸،۱۹
۲۵ / ۸،۹،۱۱،۱۲،۱۴،۱۹ — ۲۶ / ۲،۳،۴،۶،۷،۱۹
۲۷ / ۲،۳،۸،۹،۱۸ — ۲۸ / ۱،۷،۹،۱۳،۱۵ — ۲۹ / ۱،۳،۱۰،۱۱،۱۶

قَالَهَا: قال فعل ماضی ھا ضمیر مفعول۔ وہ بات کہہ چکے ہیں پہلے لوگ بھی یہی بات کہتے تھے کہ روز افزوں مال کے حصول کا سبب ہمارا علم و دانش ہے جس نے اپنے فہم و عقل سے دولت کمائی ہے۔ پ ۲۴ ع ۲

اَلْقَالِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر حالتِ جر، اَلْقَالِیْ واحد قَلْیٌ مادہ۔ بیزار ہونے والے، سخت نفرت کرنے والے، چھوڑنے والے، اصل میں اس کا مادہ واوی (قَلْوٌ) ہے یا یائی (قَلْیٌ)، اگر واوی ہے تو اصل معنی ہوگا پھینکنا، محاورہ ہے قَلَتِ النَّاقَةُ بِرَاكِبِهَا اونٹنی نے سوار کو پھینک دیا، نفرت اور بیزار ہونے کا مفہوم بھی پھینک دینے کے مفہوم سے خالی نہیں، نفرت والی چیز کو دل قبول نہیں کرتا، باہر پھینک دیتا ہے۔ اور اگر مادہ یائی قرار دیا جائے تو بھوننے کے معنی ہوں گے محاورہ ہے قَلَیْتُ السَّوِیْقَ بِالْمِقْلَاةِ میں نے کڑھائی میں ستو بھونے آیت میں اول معنی مراد ہیں (از باب ضرب و سمع) پ ۱۹ ع ۱۲

قَامَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، مادہ قَوْمٌ مصدر قِیَامٌ (باب نصر) کھڑا ہوا، کلام عربی اور قرآن مجید میں مادۂ قیام کو مختلف معانی کے لئے استعمال کیا گیا ہے: ۱۔ کھڑا ہونا یا کھڑا رہ جانا ۲۔ ایک جگہ گڑ جانا یا جم جانا ۳۔ اگر اس کے بعد عَلٰی آئے گا تو نگرانی رکھنے کے معنی ہوں گے ۴۔ اگر لام آئیگا تو تعظیم اور لحاظ رکھنے کا مفہوم ہوگا ۵۔ اگر با رہو گی

Marfat.com

تو ادا کرنے کا مطلب ہوگا ملے اگر الیٰ ہوگا تو ارادہ اور استقبال مراد ہوگا ک اگر عن ہوگا تو ہٹ جانے کی غرض ہوگی، کبھی قیام کے معنی قیامِ عمل ہوتے ہیں اور کبھی قیام بمعنی قوام ہوتا ہے یعنی وہ چیز جس سے کسی چیز کا بقاء یا درستی ہوتی ہو وغیرہ۔ ۲۹/۱۱

قَامُوْا : جمع مذکر غائب ماضی معروف، قِیَام مصدر، وہ کھڑے ہوئے ۱/۲ ۵/۱۸ ۱۵/۱۲

قَانِتٌ : اسم فاعل واحد مذکر، قُنُوت سے، خضوع اور عاجزی کرنے والا (معجم القرآن) خضوع کے ساتھ اطاعت کرنے والا (راغب) فرمانبردار نماز میں باتیں کرنے والا، خاموش کھڑا ہونے والا (قاموس) فرائض طاعت کو ادا کرنے والا (محلی) ۲۳/۱۵

قَانِتًا : قنوت سے اسم فاعل، حالتِ نصب، فرمانبردار، اطاعت گزار۔ ۱۴/۲۲

اَلْقَانِتَاتِ : اسم فاعل جمع مؤنث، حالتِ نصب، اَلْقَانِتَۃُ واحد۔ فرمانبردار، اطاعت گزار عورتیں، ۲۲/۲

قَانِتَاتٍ : بتفصیلِ مذکور۔ ۲۸/۱۹

قَانِتَاتٌ : بتفصیلِ مذکور، حالتِ رفع ۵/۲

قَانِتُوْنَ : اسم فاعل جمع مذکر حالتِ رفع، قَانِت
واحد۔ اطاعت کرنے والے یعنی زندگی موت او
حشر قیامت میں تو کافر بھی اللہ سے سرکشی نہیں
کر سکتے، سب اس کے مطیع ہیں اگرچہ عباد
نافرمان ہیں دوسروں کو بھی معبود بناتے ہیں (ا
عباس) آیت میں مراد صرف فرمانبردار اور عباد
گزار ہیں (کلبی) حاصل یہ کہ حضرت ابن عباس
کے نزدیک اطاعت سے مراد ہے طاعتِ تسخیر
کیونکہ پیدائش اور موت اور پھر حشر کے متعلق ا
کا فرمان جاری ہے خطرۃً کافر بھی اس کا انکار نہیں
کر سکتے نہ سرتابی کی مجال رکھتے ہیں، کلبی کی نظر میں
اطاعت کرنے سے مراد ہے عبادت کرنا او
چونکہ کافر اللہ کی عبادت نہیں کرتے اس لئے کاف
کو چھوڑ کر دوسرے عبادت گزار بندے مراد ہوں گ
۲۱/۱ لیکن ۱/۱۲ میں اسی لفظ سے مراد ہے ربوبیت
کا اقرار کرنا (کمالین) لیکن یہ اقرار بھی فطری اور تسخیری
ہے ارادۃً اقرارِ ربوبیت مراد نہیں ہے۔

قَانِتِیْنَ : اسم فاعل مذکر جمع، حالتِ نصب
قَانِتٌ واحد، اطاعت گزاری کی حالت میں
خاموش۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ز
بن ارقم نے آخری ترجمہ کیا ہے (کبیر) زید بن ار

Marfat.com

نے بھی فرمایا کہ پہلے ہم نماز میں بات کر لیتے تھے
اس آیت میں ہم کو کلام کرنے سے روک دیا
گیا (بخاری و مسلم) ۲/۱۵

اَلْقَانِتِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر معرف باللام،
اطاعت گزار (خطیب فی السراج المنیر) ۲۲/۲ ، ۳/۱۰ ، ۲۱/۳ ۔ [1]

اَلْقَانِطِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر اَلْقَانِطُ واحد
قُنُوْطٌ مصدر (از باب ضَرَبَ و سَمِعَ) خیر سے ناامید ہونے
والے (راغب) امام راغب نے صرف ضَرَبَ اور
سَمِعَ سے باب قنوط کا استعمال لکھا ہے۔

" صاحب تاج المصادر نے جو تحقیق کی ہے وہ
اسی کتاب کی جلد دوئم میں لفظ تَقْنَطُوْا کے
تحت میں پڑھو "

مؤلف قاموس نے لکھا ہے کہ،

" قنوط مصدر سے افعال باب نَصَرَ کَرُمَ ضَرَبَ حَسِبَ
سب سے آتے ہیں البتہ باب سمع کے وزن پر
اس مادہ سے جو افعال آتے ہیں ان کا مصدر
قُنُوْطٌ نہیں بلکہ قَنَطٌ اور قَنَاطَۃٌ آتا ہے بہر حال
قرآن مجید میں اس کا مضارع مفتوح العین مستعمل
ہوا ہے اس لئے یا باب فتح سے ہے یا سَمِعَ سے،
نَصَرَ کَرُمَ ضَرَبَ اور حَسِبَ سے نہیں ہے اس لئے
معلوم ہوتا ہے یہی لغت فصیح ہے "

مؤلف مجمع البحار نے قنوط کا ترجمہ کیا ہے کسی چیز
سے سخت مایوسی یعنی سخت کی قید بڑھا دی اور خیر
کی شرط ساقط کر دی، آیت میں خیر سے ناامید ہونے
والے ہی مراد ہیں۔ ۱۴/۶

اَلْقَانِعَ: اسم فاعل واحد مذکر، امام راغب نے
لکھا ہے بعض لوگوں کا قول ہے کہ:

" قناع اس کپڑے کو کہتے ہیں جو سر چھپانے کے لئے
سر پر ڈالا جاتا ہے اس سے باب سمع کے وزن پر
بھی افعال آتے ہیں اور فتح سے بھی قَنِعَ (سَمِعَ)
کے معنی ہیں افلاس چھپانے کے لئے سر ڈھانکا
اس وقت مصدر قَنَاعَۃٌ آتا ہے اور قَنَعَ (فتح)
کے معنی ہیں سر کھولا، بھیک مانگی، سوال کیا اس
وقت مصدر قُنُوْعٌ آتا ہے "

امام راغب نے یہ بھی لکھا ہے کہ،

" بعض لوگوں کے نزدیک قانع اس سائل کو کہتے
ہیں جو بھیک پر اصرار نہ کرے بلکہ جو کچھ مل جائے

[1] حدیث مرفوع ہے کل قنوت فی القرآن الطاعۃ (رواہ احمد فی مسندہ) قرآن مجید میں ہر قنوت (سے مراد) طاعت ہے اس لئے قنت ہو، قانتات، قانتون، اس کا معنی اساسی اس کے معنی میں اطاعت کا مفہوم موجود ہوگا خواہ قرینے کو دیکھ کر یا شان نزول کے تحت کوئی تعبیر کی جائے، کیونکہ امام راغب نے المفردات میں لکھا ہے کہ قنوت کے معنی میں اطاعت بھی (المفردات)۔

اس پر لبس کرے۔" (المفردات)
پروفیسر عبدالرؤف مصری نے لکھا ہے کہ،
"قانع وہ شخص ہے جس کو جو کچھ دیدیا جائے اس پر راضی ہو جائے۔ یہ قَنِعَ قُنُوعًا سے مشتق ہے اس کا مصدر قناعت نہیں ہے۔" اس کے بعد لکھا ہے، قنوع کے معنی ہیں عاجزی اور خضوع جس سے اسم فاعل ہے قانع یعنی جو کچھ مل جائے اس پر راضی ہو جانے والا، اور قناعت کے معنی بھی یہی ہیں یعنی جو کچھ مل جائے اس پر راضی ہو جانا، اس سے صیغہ صفت قَنِعٌ آتا ہے یعنی بغیر سوال اور خضوع کے جو کچھ مل جائے اس پر راضی ہو جانے والا۔ اس کے بعد لکھا ہے میرے نزدیک قُنُوعٌ ہو یا قَنَاعَۃٌ دونوں سے قانع کا اشتقاق صحیح ہے۔" (معجم القرآن)
صاحبِ قاموس نے لکھا ہے:-
"باب سمع سے مصدر قَنَعٌ بھی آتا ہے اور قَنَاعَۃٌ بھی جس کے معنی ہیں نصیب میں جو کچھ مل جائے اس پر راضی ہو جانا، محاورہ ہے نَسْأَلُ اللّٰہَ الْقَنَاعَۃَ وَنَعُوْذُ بِہٖ مِنَ الْقُنُوْعِ ہم اللہ سے قناعت کے طالب ہیں اور قنوع سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں البتہ باب فتح سے مصدر قُنُوْعٌ آتا ہے جس کے معنی ہیں بھیک میں عاجزی اور اصرار کرنا اور جو کچھ مل جائے بغیر اصرار کے اس پر راضی ہو جانا، یہ لغاتِ اضداد میں سے ہے محاورے میں بولا جاتا ہے خَیْرُ الْغِنَی الْقُنُوْعُ وَشَرُّ الْفَقْرِ الْخُضُوْعُ بہترین دولت قنوع ہے اور بدترین فقر خضوع (مذکورہ بالا مثل میں، قنوع برے معنی میں استعمال کیا گیا ہے اور اس محاورے میں اچھے معنی میں، اس لئے لفظِ قنوع لغاتِ اضداد میں سے ہو گیا) پس قانع کے دونوں معنی ہیں (بشرطیکہ اس کو فتح سے کہا جائے اور مصدر قُنُوْعٌ قرار دیا جائے) بھیک میں عاجزی اور اصرار کرنے والا اور بغیر عجز و خضوع کے جو کچھ مل جائے اس پر راضی ہو جانے والا (ہاں اگر سمع سے کہا جائے تو مصدر قَنَاعَۃٌ ہو گا اور معنی ہوں گے سوال میں خضوع و اصرار نہ کرنے والا۔" ۱۲/۴

اَلْقَاھِرُ، اسم فاعل واحد مذکر، قَھْرٌ مصدر، امام راغب نے لکھا ہے:
"قَھْرٌ کے معنی ہیں غالب ہونا اور ذلیل کرنا اور

Marfat.com

دونوں تھمعنی کا مجموعہ اَلْقَاهِرُ میں اول معنی مراد ہے یعنی غالب (المفردات) (دیکھو تَعْنُهُمْ باب الثالث لغات جلد دوئم) ۸/۱۴۲ سے

قَاهِرُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، قَاهِرٌ واحد غالب ہونے والے زبردست۔ ۹/۵

قَائِلٌ: اسم فاعل واحد مذکر، قِيْلٌ و قَوْلٌ مصدر کہنے والا (دیکھو قَالَ) ۱۲/۲۲ ۱۵/۱۵ ۲۳/۶

قَائِلُهَا: اسم فاعل واحد مذکر مضاف، ہَا ضمیر واحد مؤنث مضاف الیہ، زبان سے کہنے والا، ۱۸/۶

اَلْقَائِلِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، حالتِ نصب، مصدر قَوْلٌ، کہنے والے۔ ۲۱/۱۸

قَائِلُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، مصدر قَيْلُوْلَةٌ، دوپہر میں سونے والے، قیلولہ دوپہر میں آرام کرنے کو کہتے ہیں، نیند ہو یا نہ ہو (معجم القرآن) اس جگہ دوپہر میں سونا مراد ہے۔ ۸/۴

قَائِمٌ: اسم فاعل واحد مذکر قَائِمُوْنَ قَائِمِيْنَ جمع قِيَامٌ مصدر، ۳/۱۲ کھڑا ہونے والا، ۱۳/۹ اپنی جگہ کھڑا رہ جانے والا، باقی رہنے والا۔ ۱۲/۱۱ نگراں (دیکھو قَامَ)

قَائِمًا: اسم فاعل واحد مذکر، حالتِ نصب، ۳/۱ ادا کرنیوالا، ۳/۱۶ کھڑا ہونے والا یا نگراں۔ ۳/۲ ۲۵/۱۵ ۲۸/۱۲ کھڑا۔

قَائِمُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر حالتِ رفع، قَائِمٌ واحد، ادا کرنیوالے یا جمے رہنے والے، ۲۹/۷

قَائِمَةٌ: اسم فاعل، واحد، مؤنث حالتِ رفع، قَائِمَاتٌ جمع، ۳/۲ سچائی اور حقانیت پر جمی رہنے والی (سیوطی)، ۱۲/۷ کھڑی۔

قَائِمَةً: اسم فاعل واحد مؤنث، حالتِ نصب، ۵/۱۲ ۱۵/۱ برپا ۲۸/۴ جمی رہنے والی اپنی جگہ ثابت رہا۔

اَلْقَائِمِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر حالتِ جر، اَلْقَائِمُ واحد، اور ۲۲/۱۱ قیام کرنے والے۔

قَبَائِلَ: جمع، قَبِيْلَةٌ واحد، قبیلہ اس گروہ کو کہتے ہیں جو ایک ہی باپ کی نسل سے ہو (قاموس) عربی میں کنبہ اور خاندان کے معنی کے لئے چھ الفاظ ہیں: شَعْبٌ، قَبِيْلَةٌ، عِمَارَةٌ، بَطْنٌ، فَخِذٌ، فَصِيْلَةٌ، سب سے اونچا اور بڑا شعب ہوتا ہے اس سے نیچے قبیلہ اس سے نیچے عمارہ، اس سے نیچے فخذ اس سے نیچے فصیلہ، توضیح کیلئے یوں سمجھو کہ خذیمہ شعب تھا، اس کی ایک شاخ کنانہ ہوئی جس کو قبیلہ کہہ سکتے ہیں، کنانہ کی ایک شاخ قریش ہوئی جس کو عمارہ کہہ سکتے ہیں،

Marfat.com

قریش کی ایک شاخ قُصَیّ ہوئی جس کو بطن قرار دیا جا سکتا ہے۔
پھر قُصَیّ کی ایک شاخ ہاشم ہوئی جس کو فَخِذ کہہ سکتے ہیں۔ ہاشم کی ایک شاخ بنی عباس ہوئے جس پر فَصِیلہ کا اطلاق ہوگا (معجم القرآن)
یہ بھی یاد رکھو کہ ہر ماتحت مافوق کے اعتبار سے الگ نام رکھتا ہے اور اپنے ماتحت کے اعتبار سے الگ نام، مثلاً مافوق پانچ اصول کا لحاظ کیا جائے تو علویہ پر فَصِیلہ کا اطلاق ہوگا لیکن حسنی اور حسینی کا اعتبار کیا جائے تو علویہ کو فَخِذ کہہ سکتے ہیں۔ $\frac{۲۶}{۱۴}$

قَبْرِهٖ: قبر مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ، میت کے دفن ہونے کی جگہ، قَبْرٌ مصدر بھی ہے اس سے فعل قَبَرَ آتا ہے (نصر، ضرب) قَبَرْتُهٗ قَبْرًا میں نے اس کو دفن کر دیا، رکھ دیا، باب افعال میں پہنچ کر کبھی یہ متعدی بدو مفعول ہو جاتا ہے جیسے اَقْبَرْتُهٗ میں نے اس کو قبر میں رکھوا دیا، دفن کرا دیا۔ کبھی قبر کے لئے جگہ دینے کے معنی ہوتے ہیں یعنی میں نے اس کو قبر کے لئے جگہ دے دی۔ (دیکھو اَقْبَرَ) $\frac{۲۰}{۱}$

اَلْقُبُوْرِ: جمع: اَلْقَبْرُ واحد، قبریں ہونے کے حقیقی معنی تو مدفون ہونا اور مٹی کے اندر میت کا ہونا ہی ہے لیکن مجازاً دو معنی اور بھی مراد لئے جاتے ہیں ۱۔ پوشیدہ رہنا ۲۔ قعرِ جہالت و ضلالت میں پڑا رہنا۔ اسی بنا پر مَا فِی الْقُبُوْرِ سے اشارہ یا تو حالتِ بعثت کی طرف ہے یعنی قبروں سے مردوں کے اٹھنے کی حالت (یہ معنی حقیقی ہیں) یا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب تک آدمی دنیا میں تھے ان کی حالت چھپی ہوئی تھی، عذاب ثواب کچھ ظاہر نہ تھا۔ قیامت کے دن ظاہر کر دیا جائے گا، اس وقت مَا فِی الْقُبُوْرِ کا مطلب ہوگا دنیوی حالات اور بعثت کا مطلب ہوگا کھول دینا (یہ معنی مجازی ہے) یا یہ مراد کہ کافر جب تک دنیا میں تھا جہالت کے گڑھے میں پڑا ہوا تھا، مرنے کے بعد جہالت دور ہو جائے گی، سب کچھ دیکھ جائے گا، مَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ کا مطلب بھی بعض اہل حق نے یہی بیان کیا ہے کہ آپ (پیام حق) جاہل کافروں کو نہیں سنا سکتے جو قعرِ جہالت میں پڑے ہوئے ہیں (یہ معنی مجازی ہے) (المفردات)
$\frac{۱۷}{۸}$ $\frac{۲۲}{۱۵}$ $\frac{۲۸}{۸}$ $\frac{۳۰}{۲۵}$

اَلْقُبُوْرِ: قبروں والے اٹھائے جائیں گے، صاحب

قاموس نے لکھا ہے :

"قبروں سے مراد ہیں قبروں والے" ۳ ۳۰

قَبَس : آگ کا شعلہ، جلتی ہوئی لکڑی کا شعلہ، مُکھٹی۔ قَبَس مصدر بھی ہے، لکھٹی کا طلب کرنا، اسی کے ہم معنی اقتباس بھی ہے۔ مجازاً اعلم و ہدایت کی طلب کو کہتے ہیں۔ ۱۶ ۱۰ ۹ ۱۶

قَبْضًا : مصدر۔ کسی چیز کو پانچوں انگلیوں سے مٹھی بھر کر پکڑنا، اس کے دوسرے مفعول پر علیٰ بھی آتا ہے اور عَنْ بھی، اول صورت میں معنی ہوں گے بھرپور پکڑنا۔ دوسری صورت میں معنی ہوں گے سمیٹنا سکوڑنا۔ ہاتھ کو کسی چیز کی طرف سے کھینچ لینا۔ اسی مفہوم کے لحاظ سے خرچ سے ہاتھ روکنے کو قَبْض کہا جاتا ہے۔ یہ مفہوم حقیقی قبض کا ہے لیکن کسی چیز کو اپنے تصرف میں لے لینا اور اپنے قابو میں رکھنے کو بھی قبض کہتے ہیں اگرچہ ہاتھ سے نہ پکڑا جائے جیسے مکان وغیرہ کا قبضہ، آیت مندرجہ میں قبض کے معنی ہیں کھینچ لینا۔ ۱۹ ۲

قَبْضَةً : تھوڑا سا لے لینا قَبْضَةً میں تنوین قلت کو ظاہر کر رہی ہے، مٹھی بھر۔ ۱۶ ۱۴

قَبَضْتُ : واحد متکلم ماضی معروف میں نے لی

عام مفسرین نے اس کی تفسیر کی ہے۔ میں نے جبرئیل کے گھوڑے کے قدم کے نیچے کی مٹھی بھر خاک لے لی یعنی رسول سے مراد ہیں جبرئیل اور اثر سے مراد نقشِ قدم، امام رازی نے کبیر میں لکھا ہے "قَبَضْتُ سے مراد عہد و سنت اور رسول سے مراد موسیٰ، یعنی میں نے حضرتِ موسیٰ کی سنت کسی قدر لے لی، اختیار کر لی"

صاحبِ معجم القرآن نے اس تفسیر کو جمہور کی تفسیر پر ترجیح دی ہے، ابو مسلم صفہانی نے لکھا ہے "وقد كنت قبضت قبضةً من اثر ايها الرسول اى شيئا من سنتك و دينك فقد يقول الرجل فلان يقفو اثر فلان ويقبض اثره فلان اذا كان يمتثل اسمه انتهى۔ یعنی سامری نے کہا اے موسیٰ میں نے آپ کے دین اور طریقے کا کسی قدر اتباع کیا، محاورے میں کسی کے نقشِ قدم پر چلنے اور نقشِ قدم کو پکڑنے کے معنی ہوتے ہیں اس کے طریقہ کو اختیار کرنا، اس سے بھی امام رازی کے قول کی تائید ہوتی ہے۔" ۱۶ ۱۴

قَبْضَتُهٗ : قبضة مضاف ہٗ مضاف الیہ۔ اس کا تصرف اس کا اختیار کامل (راغب) جیسے مٹھی میں بند چیز پر آدمی کا اختیار ہوتا ہے گویا مٹھی میں بند سے مراد ہے

Marfat.com

تصرف کامل اور اختیار۔

صاحبِ کشاف نے لکھا ہے:

"قیل قَبْضَتُہٗ مِلْکُہٗ بِلَا مُدَافِعٍ وَّمُنَازِعٍ،

قَبْضَتُہٗ کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ بغیر مقابل اور منازع کے (خالص اللہ ہی کی) ملک یعنی قیامت کے دن کوئی شخص ظاہری طور پر بھی زمین کو اپنی ملک قرار دینے کا مدعی نہ ہوگا، خالص خدا ہی کی ملک ہوگی۔" ۲۴/۴

قَبَضْنٰہُ: جمع متکلم ماضی معروف، ہٗ ضمیر مفعول، ہم اس کو اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں، کھینچ لیتے ہیں۔ ۱۹/۲

قَبْلُ: ظرف زماں بھی ہے اور ظرف مکاں بھی، اس کا استعمال چار طور پر ہوتا ہے ۱۔ تقدم زمانی، جیسے قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِہَا طلوع و غروب سے پہلے، ۲۔ تقدم مکانی یعنی کسی مقام کا دوران رفتار میں پہلے واقع ہونا اور دوسرے مقام کا بعد کو واقع ہونا جیسے دہلی سے مرادآباد کو جانے میں شاہدرہ غازی آباد سے قبل آتا ہے یا مرادآباد سے دہلی کو جانے میں غازی آباد پہلے آتا ہے ۳۔ رتبہ میں تقدم جیسے عبدالملک حجاج سے پہلے آتا ہے یعنی رتبہ میں بڑا ہے ۴۔ ترتیب فنی و تعلیمی میں تقدم جیسے الف با سے اور با جیم سے اور جیم دال سے پہلے آتا ہے (راغب)

قرآنِ مجید میں لفظ قَبْل عموماً تقدم زمانی کے لئے استعمال ہوا ہے۔ ۱/(۲و۱۱ دو جگہ، ۱۴) ۳/۹ ۴/۸ ۵/(۱۰، ۱۷)

۶/(۳، ۱۳، ۱۴) ۷/(۹، ۱۶) ۸/(۷، ۱۳) ۹/(۳، ۹، ۱۲) ۱۰/(۶، ۱۱، ۱۳) ۱۱/(۲، ۱۳، ۱۷)

۱۲/(۷، ۹، ۱۱) ۱۳/(۲، ۳، ۴، ۵، ۱۶، ۱۹) ۱۴/(۳، ۲۱) ۱۶/(۴، ۸، ۱۴، ۱۵)

۱۷/(۵، ۱۰، ۱۴) ۱۸/۵ ۲۰/(۲، ۴، ۸) ۲۱/(۴، ۸، ۱۸) ۲۲/(۲، ۵، ۱۲) دو جگہ

۲۳/۱۵ ۲۴/(۹، ۱۲، ۱۳) ۲۶/(۲، ۱۱) ۲۷/(۱، ۳، ۱۷، ۱۹) ۲۸/(۶، ۱۵)

قَبْلَ: ظرف زماں، پہلے ۶/۴ ۹/۹ ۱۲/(۶، ۱۵) ۱۳/۷

۱۵/۶ ۱۶/(۳، ۵، ۱۱، ۱۷ دو جگہ) ۱۹/(۷، ۱۳، ۱۹) ۲۳/۱۱ ۲۶/(۱۷، ۱۸) ۲۷/۱۵

قَبْلِ: پہلے۔ ۲/۱۵ ۳/۲ ۴/(۱، ۵) ۵/۴ ۶/۹ ۹/۵ ۱۳/۴

۱۳/۱۷ ۱۶/(۵، ۱۷) ۱۸/۱۴ ۲۲/۳ ۲۴/۳ دو جگہ ۲۵/۶ ۲۶/۱ ۲۷/(۱۷، ۱۹)

۲۸/(۱ دو جگہ و ۱۴) ۲۹/۹

قَبْلِہٖ: قبل مضاف ہٖ ضمیر غائب مضاف الیہ، اس سے پہلے۔ ۴/۶ ۶/۱۴ ۱۱/۷ ۱۳/(۲، ۱۱) ۱۵/۱۲ ۱۶/۷ ۳۰/(۹، ۱۱) ۲۱/(۱، ۸)

۲۵/۸ ۲۶/۲

قَبْلَکَ: قبل مضاف کَ ضمیر غائب مضاف الیہ، اس سے پہلے۔ ۲۹/۵

قَبْلِہَا: قبل مضاف ہَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ، اس سے پہلے، ۱۳/۱۰ ۱۹/۱۸

قَبْلِہِمْ: قبل مضاف ہِمْ ضمیر جمع مذکر غائب

Marfat.com

مضاف الیہ، ان سے پہلے۔ پ۱/۱۴ پ۷/۱۰ پ۷/۷ پ۸/۵
پ۱۰/۲،۱۵ پ۱۱/۹،۱۵ پ۱۳/۶،۷،۱۵ پ۱۴/۱۰،۱۱ پ۱۸/۱۳،۱۴ پ۲۰/۱۳ پ۲۱/۴،۱۶
پ۲۲/۶،۱۱،۱۷ پ۲۳/۲،۱۷ پ۲۴/۲،۸،۱۴،۱۷ پ۲۵/۱۵ پ۲۶/۲،۵ پ۲۷/۲
پ۲۸/۵،۷،۱ پ۲۹/۲

قَبۡلِهِمۡ: قَبۡلَ مضاف، ھم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ، ان سے پہلے۔ پ۶/۱۰،۹،۱۶ پ۱۵/۱،۱۳ پ۲۳/۱،۶
پ۲۴/۶ پ۲۵/۱۴ پ۲۶/۵،۱۷ پ۲۷/۸،۱۳

قَبۡلِكَ: قَبۡلَ مضاف، کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ، تجھ سے پہلے۔ پ۱/۱ پ۴/۱۰ پ۵/۶ پ۶/۲
پ۷/۱۰،۱۱ پ۱۳/۶،۱۱،۱۲ پ۱۴/۱،۱۲،۱۳ پ۱۷/۲،۳،۴ پ۲۰/۸
پ۲۱/۸،۴ پ۲۲/۱۳ پ۲۴/۴،۱۳،۱۹ پ۲۵/۲،۸،۱۰

قَبۡلَكَ: قبل مضاف کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ، تجھ سے پہلے۔ پ۱۵/۸ پ۱۷/۱ پ۱۸/۱۷ پ۲۲/۱۱

قَبۡلِكُمۡ: قبل مضاف کُمۡ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ، تم سے پہلے۔ پ۱/۳ پ۲/۱،۷ پ۴/۵،۱۰ پ۵/۲،۱۶ پ۶/۵،۱۳
پ۷/۴ پ۸/۱۱ پ۱۰/۱۵ پ۱۱/۷ پ۱۲/۱۰ پ۱۳/۱۴ پ۱۸/۱۰ پ۲۰/۱۴

قَبۡلِيۡ: قبل مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ، مجھ سے پہلے۔ پ۷/۱۰ پ۱۷/۲ پ۲۶/۲

قَبۡلِنَا: قبل مضاف، نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ، ہم سے پہلے۔ پ۳/۸ پ۸/۷

قِبۡلَةً: کعبہ کا رُخ جو نماز میں سامنے ہوتا ہے سامنے کا رخ، محاورہ ہے اَیۡنَ قِبۡلَتُكَ تمہارا رخ کدھر کو ہے۔ جو چیز منہ کے سامنے ہو اس کو بھی قبلہ کہتے ہیں، نماز پڑھنے والے کے منہ کے سامنے کعبہ ہوتا ہے اس لئے کعبہ کو بھی قبلہ کہتے ہیں۔

امام راغب نے المفردات میں اور پروفیسر عبدالرؤف مصری نے معجم القرآن میں لکھا ہے کہ:

"اصل لغت میں سامنے والے (مقابل) آدمی کی حالت کو قبلہ کہا جاتا تھا، مجازاً سامنے والے آدمی اور سامنے کی جہت میں اس کا استعمال ہونے لگا، پ۱/۱ لیکن پ۱۱/۱۴ سورۂ یونس میں قبلۃً سے مراد ہے نماز کا مقام، فرعون نے چونکہ نماز پڑھنے کی ممانعت کر دی تھی اس لئے بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ گھروں کو ہی مقامِ نماز بنا لو اور چھپ کر گھروں میں ہی نماز پڑھا کرو (سیوطی و خازن و معجم القرآن) لیکن بعض غیر معتبر مفسرین لغاتِ قرآن نے اس آیت میں قبلۃً کا ترجمہ کیا ہے آمنے سامنے یعنی اپنے مکان آمنے سامنے بناؤ تاکہ ضرورت کے وقت باہم شریک ہو سکو۔ یہ تشریح سیاقِ قرآنی کے بھی خلاف ہے نہ قدما مفسرین میں سے کسی نے اس کی صراحت کی ہے نہ شہادت

Marfat.com

لغت اس کی اجازت دیتی ہے نہ قرینہ اس کا مقتضی ہے نہ واقعہ ہی اس کی تائید کرتا ہے۔"

قِبْلَتَكَ: قبلہ مضاف ک ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ۔ تیرا قبلہ، وہ مکان جس کی طرف رُخ کرکے تو نماز پڑھتا تھا۔ پ ۲/۱

قِبْلَتَهُمْ: قبلہ مضاف ھم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ، ان کا قبلہ یعنی وہ مکان جس کی طرف یہودی رخ کرکے نماز پڑھتے ہیں۔ پ ۲/۱

قِبَلَ: جانب، طرف، مقابلہ کی طاقت۔ پ ۲/۱۹ پ ۱/۱

قِبَلَكَ: قبل مضاف ک ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ، تیری جانب۔ پ ۲۹/۸

قِبَلِهٖ: قبل مضاف ہ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ اس سے آگے کی جانب، اس کے سامنے، ادھر۔ پ ۲۷/۱۸

قُبُلًا: جمع قَبِیْلٌ واحد، جماعت جماعت، گروہ گروہ (مجاہد) بعض کے نزدیک قَابِلٌ کی جمع ہے یعنی آنکھوں کے سامنے، آگے۔ پ ۸ پ ۵/۲

قُبُلٍ: آگے۔ سامنے۔ پ ۱۲/۱۳

قَبُوْلٍ: مصدر، پسندیدگی سے قبول کرنا۔ قبول پروا ہوا کو بھی کہتے ہیں لیکن اس جگہ اول معنی ہی مراد ہیں۔ سامنے سے لینا پسندیدگی پر دلالت کرتا ہے اور پیچھے کو ہاتھ کرکے لینے سے بے پروائی اور ناپسندیدگی کا ظہور ہوتا ہے اسی لئے قبول کے معنی ہوئے پسندیدگی سے لینا۔ پ ۳/۱۲ (دیکھو قابل)

قَبِیْلًا: جمع، قَبِیْلَۃٌ واحد، جماعت جماعت (مزید تشریح کے لئے دیکھو لفظ قبائل) امام رازی نے لکھا ہے:

"آگے، سامنے (کبیر) امام راغب نے بعض کے قول پر ترجمہ کیا ہے کَفِیْلًا یعنی ذمہ دار۔" پ ۱۵/۱

قَبِیْلُهٗ: قَبِیْلُ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ، اس کی جماعت، گروہ۔ پ ۸/۱

قَتَرٌ: اسم فعل اور مصدر، خرچ بہت ہی کم کرنا، کنجوسی، بخل، اسراف کی ضد (المفردات و قاموس) قَتْرٌ بسکونِ تا بھی اس معنی میں مستعمل ہے (تاج) قُتُوْرٌ کے معنی اہل و عیال کو کم خرچ دینا (نصر و ضرب) قَتُوْرٌ صفت مشبہ، کنجوس طبیعت والا آدمی۔ قَاتِرٌ جو اہل و عیال کو کم خرچ دے۔ قَتَرٌ اور قُتَارٌ کے اصل معنی ہیں کسی لکڑی کا اٹھتا ہوا دھواں، کنجوس آدمی بھی کسی کو مال دینے کی جگہ گویا دھواں دے کر بہلا دیتا ہے (راغب) پ ۱۵

قَتَرَةٌ: غبار (قاموس) دھویں کی طرح غبار نما بدرونقی جو چہرے پر چھا جاتی ہے (المفردات) پ ۱۱/۹

Marfat.com

قِتَالٌ : باب مُفَاعَلَۃ کا مصدر مُقَاتَلَۃ اور قِیتَالٌ بھی باب مُفَاعَلَۃ سے مصدر آئے ہیں، باہم کشت و خون مراد جہاد۔ قصداً قتل کرنا (راغب) پ ۱۱

قِتَالٍ : مصدر باب مفاعلۃ، حالتِ جر، باہم کشت و خون کرنا، مراد جہاد۔ پ ۱۱ پ ۹/۱۶

قِتَالاً : تفصیل مذکور، حالتِ نصب، باہم ایک کا دوسرے کو قتل کرنا مراد جہاد۔ پ ۸

اَلْقِتَالُ : مصدر، باب مفاعلۃ، حالتِ رفع جنگ، جہاد۔ پ ۱۰/۱۶ دو جگہ پ ۸ پ ۲۶

اَلْقِتَالَ : مصدر، باب مفاعلۃ، حالتِ نصب جنگ، جہاد۔ پ ۸ پ ۱۹

اَلْقِتَالِ : مصدر، باب مفاعلۃ۔ حالتِ جر، جنگ، جہاد۔ پ ۴ پ ۵

قَتَلَ : واحد مذکر غائب ماضی معروف قَتْلٌ مصدر، اس نے مار ڈالا۔ قَتْلٌ کے حقیقی معنی (موت فطری کے علاوہ کسی اور طریقے سے) روح کو جسم سے جدا کر دینا خواہ ذبح کی صورت میں ہو یا کسی اور طریقہ سے۔ مجازی معنی ہیں غالب آنا، ذلیل کرنا۔ مطیع بنا لینا۔ کسی چیز کا علمی احاطہ کر لینا۔ اس کے تمام جزئیات کا ماہر ہو جانا (معجم القرآن) قرآن میں قَتَلَ کا صرف حقیقی استعمال ہوا ہے۔ پ ۲ پ ۴ پ ۶ پ ۲

قُتِلَ : واحد مذکر غائب ماضی مجہول، پ ۴ پ ۱۵ مارا گیا یعنی مارا جائے، اس جگہ ماضی بمعنی مستقبل ہے، پ ۱۸/۲۶ پ ۱۵/۲۹ دو جگہ پ ۱۰ بددعائیہ جملے ہیں، مارا جائے لیکن اللہ کے کلام میں بددعا کے معنی حقیقی نہیں، بددعا سے کلامِ الٰہی میں مراد ہوتا ہے ایجادِ قتل، یعنی اللہ نے ان کے لئے قتل کیا جانا مقرر کر دیا یا رحمتِ خدا سے ان کو دور کر دیا گیا (مفردات) (مزید تشریح کے لئے دیکھو لفظِ قاتَلَ) پ ۳۰ خندق والے قتل کر دئے گئے یا رحمتِ خدا سے دور کر دئے گئے۔

اَلْقَتْلِ : پ ۱۱/۸ پ ۱۸/۲۱ اَلْقَتْلُ پ ۲ قَتْلَ پ ۹ پ ۳ سب جگہ لفظ قتل مصدری معنی میں مستعمل ہے۔ اول الذکر چاروں مقامات میں معرف باللام ہے اور آخری دونوں آیات میں معرفہ بالاضافت، مار ڈالنا۔

قَتَلْتَ : واحد مذکر حاضر ماضی معروف، تو نے مار ڈالا۔ پ ۲۲/۱۵ پ ۱۱/۱۶ پ ۵

قَتَلْتُ : واحد متکلم ماضی معروف، میں نے مار ڈالا۔ پ ۲

قُتِلَتْ : واحد مؤنث غائب ماضی معروف، وہ ماری گئی۔ پ ۳۰

قَتَلْتُمْ : جمع مذکر حاضر ماضی معروف، تم نے قتل کیا۔

Marfat.com

رسول اللہ کے زمانے کے یہودیوں کو خطاب ہے، حقیقت میں وہ لوگ قاتل نہ تھے بلکہ ان کے اسلاف قاتل تھے لیکن دورِ رسالت کے یہودی اپنے اسلاف کے اس فعل سے ناراض نہ تھے، ناپسندیدہ نظر سے نہ دیکھتے تھے اس لئے ان کو بھی قاتل قرار دیا گیا۔ پ۹/۱

قُتِلْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی مجہول، اگر تم مارے گئے یعنی اگر تم قتل کئے جاؤ، شرط کی وجہ سے اس جگہ ماضی بمعنی مستقبل ہے۔ پ۴/۸

قَتَلْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، ہم نے قتل کیا، ہم نے مار ڈالا۔ پ۲

(ما) قَتَلُوْہُ: ما حرفِ نفی قَتَلُوْا جمع مذکر غائب ماضی معروف منفی۔ ہٗ ضمیر مفعول، انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا، پ۲ نمبر اول، وہ یقین کے ساتھ نہیں جانتے کہ انہوں نے مسیح کو قتل کر دیا (المفردات و معجم القرآن) پ۲ نمبر دوئم۔

قَتَلُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف مثبت، وہ جنہوں نے قتل کیا۔ پ۳

مَا قُتِلُوْا: جمع مذکر غائب ماضی مجہول منفی، وہ نہیں مارے جاتے۔ پ۸

قُتِلُوْا: جمع مذکر غائب ماضی مجہول مثبت، وہ مارے گئے، قتل کئے گئے۔ پ۱۱ ۱۷/۱۵

قَتَلَہٗ: واحد مذکر غائب ماضی معروف ہٗ ضمیر مفعول اس نے اس کو مار ڈالا۔ پ۹ پ۳ ۱۵/۲۲

قَتَلَھُمْ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، ھُمْ ضمیر مفعول، اللہ نے ان کو قتل کیا، کوئی آدمی کسی کی جان نہیں نکال سکتا، کتنا ہی زخمی کر دے مگر روح کو بدن سے الگ کر دینا انسان کے بس کی بات نہیں، انسان کو قاتل صرف اس وجہ سے قرار دیا جاتا ہے کہ وہ اسبابِ قتل فراہم کر دیتا ہے یعنی گھائل کر دیتا ہے یا زہر کھلا دیتا ہے یا پانی میں غرق کر دیتا ہے ورنہ قتل کا اصل حقیقی فاعل اللہ ہی ہے، آیت میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ پ۹/۱۶

قَتَلْتُمُوْھُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی معروف، ھُمْ ضمیر جمع مفعول، تم نے ان کو قتل کیا۔ پ۱۰

قَتْلَھُمْ: قَتْل مصدر مضاف، حالتِ نصب، ھُمْ ضمیر جمع مضاف الیہ، ان کے قتل کرنے کو، ان کو قتل کرنا۔ پ۴/۵ پ۱۰

قَتْلِھِمْ: قَتْلِ مصدر مضاف حالتِ جر، ھُمْ ضمیر جمع مضاف الیہ، ان کے قتل کرنے کے سبب، پ۲

اَلْقَتْلٰی: جمع اَلْقَتِیْلُ کا، واحد بمعنی مقتول وہ لوگ جنکو قتل کیا گیا ہو۔ پ۲ قتل کے حقیقی اور مجازی معنی کی مزید تشریح کے لئے دیکھو اقتلوا تقتلوا

Marfat.com

قَنُوْرًا: صیغہ صفت مشبہ، کنجوس طبیعت و الاَبْخَل، دیکھو لفظ قَنُوْرًا ۱۱

قِثَّآئِهَا: قِثَّآء، اسم مجرور مضاف هَا ضمیر واحد مؤنث مضاف الیہ، قِثَّآءٌ اسم جنس ہے اس کی جمع نہیں آتی واحد اور جمع سب پر اطلاق ہوتا ہے، ککڑی یا ککڑیاں یا قِثَّآءَةٌ کی جمع ہے (قاموس اللغت میں قُثَّآءٌ قاف کے پیش کے ساتھ بھی آیا ہے۔ ۲

قَدْ: قد اسم بھی ہے اسم فعل بھی حرف بھی ۱ حَسْبُ کا ہم معنی عموماً سکون پر مبنی جیسے قَدْ زَیْدٍ دِرْهَمٌ زید کو ایک درہم بس ہے اور کبھی معرب جیسے قَدُ زَیْدٍ دِرْهَمٌ ۲ یَکْفِیْ کا ہم معنی قَدْنِیْ دِرْهَمٌ یا قَدْنِیْ دِرْهَمٌ مجھے ایک درہم کفایت کرتا ہے قَدْ زَیْدًا دِرْهَمٌ زید کو ایک درہم کفایت کرتا ہے، یہ دونوں قسمیں قرآن مجید میں مستعمل نہیں ہوئیں ۳ اس فعل کے ساتھ مخصوص ہے جو متصرف ہو، خبری ہو مثبت ہو، حرف جازم و ناصب اور حرف تنفیس سے خالی ہو، یہ ماضی پر بھی آتا ہے اور مضارع پر بھی، ماضی پر داخل ہو تو تین معانی میں سے کسی ایک معنی کے لئے مفید ہوتا ہے ۱ ماضی مطلق کو ماضی قریب بنا دیتا ہے قَدْ قَامَ زَیْدٌ ابھی کھڑا ہوا زید ۲ شک کو دور کرنے اور مضمون کلام کو پختہ کرنے کے لئے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰهَا جس نے اپنے نفس کو پاک کیا اس نے بلاشبہ فلاح پائی ۳ کبھی نفی کے لئے قَدْ کُنْتَ فِیْ خَیْرٍ فَتَعْرِفُہٗ تو خیر میں نہیں تھا کہ اس کو پہچانتا مضارع پر داخل ہو تو تکثیر کے معنی پیدا ہو جائیں گے جیسے قَدْ اَتْرُكُ الْقِرْنَ مُصْفَرًّا اَنَامِلُہٗ میں اپنے حریف جنگ کو اکثر ایسی حالت میں چھوڑتا ہوں کہ اس کی انگلیاں زرد ہوتی ہیں یا جس طرح آیت قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ میں بقول زمخشری کثرت رویت مراد ہے یا تقلیل کے معنی پیدا ہونگے جیسے قَدْ یَصْدُقُ الْکَذُوْبُ جھوٹا کبھی سچ بول دیتا ہے۔ یا توقع کے معنی پیدا ہونگے جیسے قَدْ یَقْدُمُ الْغَائِبُ توقع ہے کہ مسافر آجائے۔

یاد رکھو کہ جو قَدْ مفید توقع ہوتا ہے وہ کبھی ماضی پر بھی آتا ہے خلیل اور اکثر اہل لغت کا یہی قول ہے بعض منکر ہیں کیونکہ ماضی تو اسی کو کہتے ہیں جس کا وقوع ہو چکا ہو، وقوع کے بعد توقع کے معنی ہی کیا ہیں۔ ابن مالک نے صراحت کی کہ جس ماضی کا وقوع سے پہلے انتظار اور توقع ہو اس پر قَدْ آتا ہے جیسے قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ جو عورت تم سے اپنے شوہر کے بارے میں گفتگو کر رہی تھی (اور امیدوار فیصلہ تھی) اللہ نے اس کی

بات سن لی۔

جو قَدْ ماضی مطلق کو ماضی قریب بنانے کے لئے آتا ہے وہ لَیْسَ، عَسٰی، نِعْمَ اور بِئْسَ پر داخل نہیں ہوتا، یہ افعال متصرف نہیں ہیں۔

جو ماضی بمعنی حال ہو سوا اَخْفَش کے باقی تمام ادبائے بصرہ کے نزدیک اس پر قَدْ کا آنا ضروری ہے اگر قَدْ مذکور نہ ہوگا تو مقدر مانا جائیگا۔ اخفش اور تمام علمائے کوفہ نہ وجوب کے قائل ہیں نہ تقدیر کے۔

ابنِ عصفور کا قول ہے کہ:

• اگر قسم کے جواب میں ماضی مثبت متصرف آئے اور ماضی بعید ہو تو جواب پر صرف لام تاکید آتا ہے جیسے حَلَفْتُ لَهَا بِاللّٰهِ حَلْفَةَ فَاجِرٍ لَنَامُوا میں نے اس سے جھوٹی قسم کھا کر کہا کہ وہ لوگ سو گئے تھے اور اگر ماضی قریب ہو تو لام اور قَدْ دونوں کو لانا لازم ہے جیسے تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا خدا کی قسم اللہ نے تجھے ہم پر فضیلت بخشی ہے۔ علامہ ابنِ ہشام انصاری مؤلف مغنی اللبیب کی رائے اس کے خلاف ہے ان کے نزدیک دونوں مثالوں میں سے اول ماضی قریب ہے اور دوسری ماضی بعید، زمخشری نے آیت وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا کی تفسیر میں جو صراحت کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جواب قسم میں لَقَدْ تقریب کے لئے سرے سے ہوتا ہی نہیں ہے بلکہ توقع کے لئے ہوتا ہے۔"

اگر قَدْ مضارع پر داخل ہونے کے بعد مفید تقلیل ہو تو اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں ۱۔ وقوع فعل کی تقلیل جیسے اَلْکَذُوْبُ قَدْ یَصْدُقُ جھوٹا کبھی سچ بول دیتا ہے ۲۔ فعل کے متعلق کی تقلیل جیسے قَدْ یَعْلَمُ مَا اَنْتُمْ عَلَیْهِ یعنی جس حال میں تم ہو وہ اللہ کی معلومات کا قلیل حصہ ہے، یہ مطلب نہیں کہ تمہارے حال کو خدا کبھی جانتا ہے کبھی نہیں جانتا۔ (مغنی اللبیب)

قد حرفی قرآنِ مجید میں فا کے ساتھ ۵۰ جگہ آیا ہے جو کہیں تحقیق کے لئے ہے کہیں تقلیل و تکثیر کے لئے کہیں تقریب کے لئے اور لام تاکید کے ساتھ ۱۳۹ جگہ آیا ہے جو صرف تحقیق کے لئے [illegible] تقلیل تکثیر وغیرہ کے لئے نہیں ہے باقی صرف قَدْ یا واؤ کے ساتھ قد علاوہ نفی کے پانچوں معانی کے لئے آیا ہے، نفی کے لئے مطلقاً نہیں اور توقع کے لئے بہت ہی کم، تقریب، تحقیق، تقلیل اور تکثیر کے لئے بکثرت۔

Marfat.com

قَدَّ: واحد مذکر غائب ماضی مجہول، پھاڑا گیا، چیر گیا، قَدَّ کے معنی لمبا شگاف، لمبائی میں پھاڑنا، بیان کو طے کرنا، بات کو کاٹ دینا (نصر) قُدٌّ اس لمبے تسمہ کو بھی کہتے ہیں جس کا کوڑا بنایا جاتا ہے ایک حدیث میں آیا ہے لَقَابَ قَوْسِ اَحَدِکُمْ وَمَوْضِعُ قَدِّهٖ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَافِیْهَا آدھی کمان کے برابر اور کوڑے کے تسمہ کے برابر جنت میں جگہ دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے (مجمع البحار) قَدِیْدٌ گوشت کا خشک لمبا پارچہ (قاموس) پ ۱۲/۱۲

قَدَّتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف اس عورت نے پھاڑ دیا۔ پ ۱۲/۱۲

قِدَدًا: جمع، قِدَّةٌ واحد مختلف راہ و روش اور جدا جدا ارادے رکھنے والے گروہ، پ ۲۹/۱۱

قَدْحًا: مصدر، چقماق کو مار کر آگ نکالنا، پتھر پر پتھر کو یا لوہے کو مار کر آگ نکالنا قَدَحَ بِالزَّنْدِ چقماق کو رگڑ کر آگ نکالی، نیز نکتہ چینی کرنا بشرطیکہ اس کے بعد فِیْ آئے قَدَحَ فِیْهِ اس پر نکتہ چینی کی (الغرض) آیت میں صفت یعنی کوئی حرف جو لفظ قَدْحًا کے بعد مذکور نہیں مراد ہے گھوڑوں کا نعلدار ٹاپوں کو پتھریلی زمین پر مارنا۔ پ ۳۰/۲۵

قَدَرٍ: اللہ کا حکم، اندازہ، مقدار، طاقت، وسعت، کمی کرنا (قاموس) اللہ کا علمی اندازہ، تقدیر (معجم و محلی، خازن) پ ۱۴/۲ مقدار مقرر پ ۱۶/۱۱ عمر کی مقدار جو نبوت کے لئے علم الٰہی میں مقرر تھی (محلی) یا مقرر وقت (تاج) پ ۱۸/۱ اندازہ، مقدار معین (خازن) پ ۲۵/۴ اندازہ پ ۲۵/۷ مقررہ اندازہ یا بقدر حاجت (محلی) پ ۲۷/۱ اللہ کا علمی اندازہ، تقدیر پ ۲۹/۱۱ مقدارِ وقت (محلی)

قَدَرًا: ازلی فیصلہ، لوح محفوظ میں لکھا ہوا یعنی اللہ کا حکم ایک ازلی فیصلہ ہے اور دنیا میں وقتاً فوقتاً اس کے موافق ہوتا رہتا ہے۔ (راغب فی المفردات) پ ۲۲/۲

قَدَرُهٗ: قَدَرُ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ، اس کی مالی وسعت، گنجائش پ ۲/۱۵ دو جگہ

قَدَرِهَا: قَدَرِ مجرور مضاف ھَا ضمیر مضاف الیہ یعنی نالے اپنی مقدار کے موافق یا زمین کی حاجت کے مطابق بہہ نکلتے ہیں۔ پ ۱۳/۸

قَدْرًا: قَدْرٌ کے معنی اندازہ، طاقت، مالی گنجائش، فراخی (قاموس) آیت میں وقتی اندازہ یعنی مقرر وقت مراد ہے (محلی و بیضاوی) پ ۲۸/۱۷

قَدْرِهٖ: قَدْرِ مضاف، ہٖ ضمیر مضاف الیہ،

Marfat.com

عظمت و مرتبہ یا معرفت۔ پ ۲۷ ع ۱۷ ۲۴/۴

اَلْقَدْرِ: یعنی برکت و عظمت کی رات، (کبیر) یا ایسی رات جس میں بڑے بڑے کاموں کا تقدیری فیصلہ کیا جاتا ہے (راغب) ۳/۲۲ دو جگہ

قَدَرَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، اگر قدرۃ کا موصوف انسان ہو تو ایسی صفت اور قوت مراد ہوتی ہے جس سے آدمی کوئی کام کر سکتا ہے اگر قدرت کی نسبت اللہ کی طرف کی جائے تو مراد ہوتا ہے عاجز نہ ہونا، اللہ ہر چیز پر قادر ہے یعنی کسی چیز کو کرنے یا نہ کرنے سے عاجز نہیں، انسان کی قدرت ناقص ہے اسی لئے مطلقاً قادر انسان کو نہیں کہہ سکتے جب تک اس چیز کا ذکر نہ کر دیا جائے جس چیز پر انسان کی قدرت ظاہر کرنی مقصود ہے۔

مثلاً یوں کہا جا سکتا ہے کہ زید چلنے پھرنے پر قادر ہے لیکن بغیر کسی قید مخصوص کے اس طرح نہیں کہہ سکتے کہ زید قادر ہے یا قدیر ہے ہاں اللہ کی قدرت کاملہ ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اس لئے بغیر کسی خاص مفعول کے تذکرے کے اس کو علی الاطلاق قادر اور قدیر کہا جا سکتا ہے (راغب)

قَدَرَ لازم بھی ہے اور متعدی بھی، بصورت اول معنی ہوں گے طاقت رکھی غالب ہوا، قادر ہوا، قابو والا ہے (ضرب، سمع، نصر) اس وقت اس کا مصدر قَدْرًا ہوگا، قُدْرَۃً مَقْدُرَۃً، مِقْدَارًا، قَدَرًا، قِدَارًا، قَدَارَۃً، قُدُوْرًا، قُدُوْرَۃً اور قِدْرَانًا بھی مصادر آئے ہیں۔

اگر قَدَرَ کو بصورت متعدی استعمال کیا جائے تو معنی ہوں گے علمی اندازہ کیا، روزی تنگ کی، تعظیم کی، اللہ نے حکم دیا، پہچانا، آمادہ کیا، وقت مقرر کیا، مقرر کر دیا (ضرب، نصر) (قاموس) قرآن مجید میں یہ لفظ متعدی استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی ہیں روزی تنگ کی۔ ۳۰/۱۴

(۱۴) **قَدَرُوْا:** جمع مذکر غائب ماضی معروف منفی، انہوں نے تعظیم نہیں کی، انہوں نے نہیں پہچانا (خازن) پ ۷ ع ۱۷ ۲۴/۴

قُدِرَ: واحد مذکر غائب ماضی مجہول ۲۷/۸ مقرر کر دیا گیا، ازل میں مقرر کر دیا گیا۔ ۲۸/۱۷ روزی تنگ کر دی گئی۔

قَدَّرْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، ہم اس پر قدرت رکھتے ہیں (محلی) ہم نے حکم دیا یا ہم نے اندازہ کیا مقدار مقرر کی (راغب) ۲۹/۲۱

قَدَّرَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف تقدیر مصدر

باب تفعیل: سوچ کر غور کر کے اندازہ کیا اور رزق بخشا، روزی تنگ کی، اگر مفعول در کر پر علیٰ یا لام ہو جیسے قَدَّرَہٗ عَلَیْہِ وَ لَہٗ، تو معنی ہوں گے کسی چیز کو کسی شخص کے لئے اندازہ کرنے کے بعد مقرر کر دیا اور حکم دے دیا کہ فلاں چیز فلاں کو مل جائے (مزید تشریح کے لئے تَقْدِیْرًا دیکھو باب الف، مع الفاء) ۱۱/۶ رفتار کی مقدار مقرر کر دی۔ ۲/۱۶ بنا وٹ اور تخلیق کو درست کیا (مکمل) یا اس کو مقررہ قوتیں عطا فرمائیں (راغب) یا اس کو مصلحت کے موافق ٹھیک ٹھیک بنایا (کشاف) بعض علماء نے اس طرح ترجمہ کیا ہے پھر اس کے باقی رہنے کی ایک خاص تقسیم کر دی ۲۴/۱۹ (مکمل) حضرت ابنِ مسعود کی قراءت میں اس جگہ قَدَّرَ کی جگہ قَسَّمَ ہے (کشاف) دونوں کے معنی ایک ہیں۔ ۲۹/۱۵ دو جگہ۔ دل میں اندازہ کیا، سوچا ۳/۵ قوتیں عطا فرمائیں جن کے موافق وقتاً فوقتاً ظہور ہوتا ہے (راغب) شکل، صورت، جسم، مقدار اور ہر چیز کا اندازہ مقرر کر دیا (جمل) ۳/۱۲ مصلحت کے موافق ہر چیز عطا فرمائی پھر فطری طور پر یا تعلیم کے ذریعہ سے نجات کا راستہ بتایا (راغب)

قَدِّرْ: واحد مذکر حاضر امر معروف، تقدیر مصدر باب تفعیل، مناسب اندازہ کے ساتھ بناؤ، کڑیوں کو حساب کے ساتھ بناؤ اور جوڑو۔ ۲۲/۸

قَدَّرُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف تقدیر مصدر، پینے والوں کی خواہش کے بقدر وہ دینگے (مکمل) یا اہلِ جنت دلوں میں برتنوں کا جو پیمانہ مقرر کرلیں گے اسی ناپ کے مطابق ان کو ملے گا۔ (کمالین) ۲۹/۱۹

قَدَّرْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، تقدیر مصدر ۱۴/۴ ہم نے (ازل میں) حکم دیدیا (راغب) یا مقرر کر دیا (تاج) ۱۹/۱۹ ہم نے مقدر کر دیا تھا۔ ازل میں حکم دے دیا تھا ۲۲/۸ ہم نے منزلیں مقرر کر دیں (مولانا محمود حسن) ۲۳/۲ ہم نے حساب سے چاند کی منزلیں مقرر کر دیں ۲۷/۱۵ حساب کے ساتھ مقرر کر دی۔

قَدِیْرٌ: صفت مشبہ: قدیر اس کو کہتے ہیں جو حکمت کے مطابق جو کچھ چاہے کرے اسی لئے اللہ کے سوا کسی مخلوق کو قدیر نہیں کہہ سکتے البتہ قادر عام ہے (راغب) علامہ محمود آلوسی روح المعانی میں آیت اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کی تشریح میں لکھا ہے:

"قادر وہ ہے کہ اگر چاہے تو کرے نہ چاہے تو نہ کرے اور قدیر وہ ہے جو اقتضاءِ حکمت کے موافق جو کچھ چاہے کرے اللہ کے علاوہ کسی غیر کی

Marfat.com

صفت میں لفظِ قدیر بہت کم آتا ہے۔" (روح المعانی)
علامہ آلوسی کے بیان سے معلوم ہوا کہ غیرِ خدا کی
صفت بھی لفظِ قدیر سے کی جاسکتی ہے مگر بہت ہی کم،
اور امام راغب نے غیرِ خدا کے اتصاف کی مطلق
نفی کر دی ہے، میری نظر میں یہ اختلاف ہی بیکار
ہے، لغتِ عرب میں اگر لفظِ قدیر کا غیر اللہ پر اطلاق
ہو بھی، تب بھی امام راغب کی تردید نہیں ہو سکتی؛
امام راغب نے صرف شرعی اصطلاحی معنی بیان
کئے ہیں اور اصطلاحِ شرع میں لفظِ قدیر
کا اطلاق غیر اللہ پر نہیں ہوتا، قرآن یا حدیث
میں کسی جگہ کسی انسان یا فرشتے یا جن یا کسی مخلوق
پر اس کا اطلاق نہیں ہوا۔ ۱/۲،۱۳ ۲/۲ ۳/۳،۸،۱۱
۴/۸،۱۰ ۵/۷،۱۰ ۶/۹،۸ ۷/۱،۱۲ ۱۱/۱۷ ۱۳/۱۵،۱۷ ۱۴/۸،۱۳ ۱۵/۱۲
۲۰/۱۴ ۲۱/۸،۹ ۲۲/۱۳ ۲۴/۱۹ ۲۵/۲،۳،۷ ۲۶/۶ ۲۷/۱۷ ۲۸/۴،۸
۲۸/۱۸،۲۰ ۲۹/۱

قَدِیرًا: (دیکھو قَدِیْرٌ) ۵/۱۹ ۶/۱ ۱۹/۳ ۲۱/۱۹
۲۲/۱۷ ۲۶/۱۱

اَلْقُدُّوْسِ: اسم فعل اور مصدر، پاکی اور پاک ہونا،
آیات میں صیغہ صفت کے معنی میں ہے، موصوف
کو صفت کی طرف شدتِ لزوم کے سبب مضاف
کر دیا گیا ہے یعنی روحِ مقدس، مراد جبرئیل، صحاح
قاموس میں اَلْقُدُس بھی آیا ہے، لسان العرب
میں صفائی برکت اور پاکیزگی ترجمہ کیا ہے صاحب
تاج نے رحمت اور فضل سے تعبیر کی ہے ۱/۱
۵/۵ ۱۴/۲۰

قَدَمَ: (صِدْقٍ) قَدَمَ اسم مصدر مضاف صِدْقٍ
مضاف الیہ، گذشتہ نیک کام (راغب) ہر نیک
کام جو پہلے کر لیا گیا ہو یا ہو گیا ہو (قاموس)
مراد اچھا اجر (سیوطی) یعنی آیت میں سبب
بول کر نتیجہ مراد لیا ہے (خازن) قَدَمَ کے معنی
سَلَفَ یعنی گذرا ہوا نیک عمل (رواہ الحاکم
عن ابی بن کعب) ۱۱/۶

قَدَمٌ: واحد اَقْدَامٌ جمع یعنی قدم پاؤں تَقَدُّ
قَدَمٌ سے ہی بنایا گیا ہے (راغب) قَدَمٌ اسم
مصدر بھی ہے یعنی نیکی میں تقدم، صیغہ صفت بھی
ہے، مذکر مؤنث واحد جمع سب پر اس کا اطلاق
ہوتا ہے، نیکی میں آگے بڑھنے والا، قَدَمٌ کے معنی
تقدم بھی ہے اور قدامت بھی قدم سے مشتقات
باب سَمِعَ سے بھی آتے ہیں اور نَصَرَ وکَرُمَ سے
بھی، باب سَمِعَ سے آنے کی صورت میں اگر مصدر
قُدُومٌ یا قِدْمَانٌ ہو تو سفر سے واپسی کے معنی ہوں گے
اگر مصدر قَدَمٌ ہو تو بہت آگے بڑھ جانے

کے معنی ہوں گے، باب نَصَرَ سے آنے کی صورت میں اگر مصدر قُدُوْمٌ ہو تو متعدی ہوگا اور آگے بڑھانے کے معنی ہوں گے اور اگر مصدر قَدَمٌ ہو تو لازم و متعدی دونوں طرح آئے گا۔ باب کَرُمَ سے آنے کی صورت میں مصدر قَدَمٌ بھی آتا ہے اور قَدَامَۃٌ بھی اور قدیم ہونے کے معنی بھی ہوتے ہیں۔ آیت میں صرف اسی صورت میں مستعمل ہے۔ ۴۰/۱۹

قَدَّمَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، مصدر تَقْدِیْمٌ، باب تفعیل، آگے لایا، سامنے لایا (دیکھو تقدموا) ۲۳/۱۳

قَدَّمْتُ: واحد متکلم ماضی معروف، تقدیم مصدر، اگر تقدیم کے بعد بآ آجائے تو وقت سے پہلے کسی کام کا حکم دینے یا وقت سے پہلے اطلاع دیدینے کے معنی ہوتے ہیں تاکہ وقت آنے سے پہلے اطلاع پانے والا کام کرلے۔ ۲۸/۱۹ میں یہی مراد ہے کہ میں نے یومِ جزا آنے سے پہلے دنیا میں ہی تمہارے پاس خوف انگیز اطلاع بھیجدی تھی اور پہلے ہی حکم دے دیا تھا کہ تیاری کرلو۔ اگر تقدیم کے بعد بآ نہ آئے تو پہلے سے کرنے، پہلے سے بھیجنے، پیش کرلے اور پہلے زمانے میں کرچکنے کے معنی ہوتے ہیں، ۲۴/۳۰ میں پہلے سے بھیجدینے کے معنی ہیں۔

قَدَّمَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف، تقدیم مصدر، پہلے کرچکے یا پہلے بھیج چکے، ۱/۱۱ ۴/۱۰ ۵/۶ ۶/۱۵ ۱۰/۳ ۱۵/۲۰ ۱۷/۸ ۲۰/۸ ۲۱/۷ ۲۵/۶ ۲۸/۱۱؍۶ ۳۰/۲؍۷

قَدَّمْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی (جو کچھ) تم نے پہلے سے رکھ چھوڑا ہوگا۔ ۱۲/۱۶

قَدَّمْتُمُوْہُ: قَدَّمْتُمْ جمع مذکر حاضر، ہٗ ضمیر مفعول، تم اس کو سامنے لائے، ۲۳/۱۳

قَدَّمُوْا: جمع مذکر غائب ماضی، انہوں نے پہلے بھیجدیے۔ ۲۲/۱۸

قَدِّمُوْا: جمع مذکر حاضر امر معروف ۲/۱۲ پہلے بھیجدو، ۲۸/۲ پہلے دیدیا کرو۔

قَدِمْنَا: جمع متکلم ماضی باب سَمِعَ، ہم آگے بڑھیں گے، ہم متوجہ ہوں گے (ماضی بمعنی مستقبل) ۱۹/۱۔

اَلْقَدِیْمُ: صفت مشبہ معرفہ، قِدَمٌ و قَدَامَۃٌ مصدر و اسم مصدر، گذشتہ زمانے میں موجود ہونے والا پہلے زمانے میں پایا جانے والا، قرآن و حدیث میں لفظِ قدیم کا اطلاق اللہ پر کہیں نہیں آیا، نہ اللہ کے صفاتی ناموں میں اس کا شمار ہے

Marfat.com

البتہ علمائے اسلام میں سے متکلمین اس کا اطلاق اللہ پر کرتے ہیں (راغب) عموماً قدیم پرانے زمانے کو یا پرانے زمانے کی چیز کو کہتے ہیں ۱۳/۵ اور ۲۳/۲ میں مراد ہے پرانی۔

قَدِیْمٌ: صفت مشبہ نکرہ، پرانا، قدیمی ۲۶/۲

قُدُوْرٍ: جمع قِدْرٌ واحد، ہانڈیاں دیگیں، لفظِ قدر استعمال میں عموماً مؤنث آتا ہے اور بہت کم مذکر۔ ۲۲/۸

اَلْقُدُّوْسُ: صیغہ مبالغہ بہت پاک، برکت والا۔ وزن فُعُّوْلٌ (بضم فاء) پر کلامِ عربی میں صرف چار لفظ آئے ہیں قُدُّوْسٌ سُبُّوْحٌ ذُرُّوْحٌ فُرُّوْجٌ اور ان کو بفتحہ فاء پڑھنا جائز، باقی اس وزن پر جتنے لفظ آئے ہیں سب بفتحہ فاء آئے ہیں، ۲۸/۶

اَلْقُدُّوْسِ: بہت پاک ذات مبارک صیغہ مبالغہ، ۲۸/۸

قَذَفَ: واحد مذکر غائب ماضی، قَذْفٌ مصدر قذف کے اصلی معنی تیر کو دور پھینکنا پھر تیر کی شرط کو ساقط کرکے مطلق پھینکنے اور ڈالنے اور اتارنے کے معنی میں استعمال کیا جائے گا اور مجازاً گالی دینا اور تہمتِ زنا لگانا اور کسی چیز کو عیب کی طرف منسوب کرنا بھی مراد لیا جاتا ہے آیت میں مراد ہے ڈال دیا۔ ۲۱/۱۹ ۲۸/۴

فَقَذَفْنٰهَا، فَا حرفِ تعقیب، قَذَفْنَا جمع متکلم ماضی۔ ہا ضمیر مفعول، پھر ہم نے اس کو ڈال دیا۔ ۱۶/۱۲

قَرَارًا: اسم مصدر اور مصدر، ٹھہراؤ اور ٹھہرنا، سردی، سکون اور جمود جا معنی ہے اسی لئے اس کو قُرٌّ کہتے ہیں (راغب) آیات میں مراد ہے ٹھہرنے کی جگہ (راغب) یا قرار والی، نہ لرزنے والی جگہ (جمل)، ۲۰/۱ ۲۴/۱۱

قَرَارٍ: قرار کے معنی اہلِ لغت نے آرام کی جگہ بھی لکھا ہے (تاج)، ۱۳/۱۶ جائے اور استقرار (سیوطی) ۱۸/۱ ٹھہرنے کی جگہ، آرام کی جگہ (روح المعانی، صحاح) ۱۸/۳ سرسبز و شاداب زمین (ابن عباس) ہموار زمین (جمل) ۲۹/۲۱ پانی ٹھہرنے کی جگہ (تاج) یعنی رحم۔

اَلْقَرَارُ: ۱۳/۱۴ ۲۴/۱۲ قرارگاہ، ٹھکانا۔

اَلْقَرَارِ: ۲۴/۴ ٹھہرنا، رہنا مراد ہمیشہ رہنا۔

فَقَرَءَ، فا حرفِ تعقیب واحد مذکر غائب ماضی قَرْءٌ، قِرَاءَۃٌ اور قُرْآنٌ مصدر (باب نصر و فتح) خود فعل متعدی ہے کبھی مفعول پر با بھی آتا ہے قَرَءَ الْقُرْآنَ اور قَرَءَ بِالْقُرْآنِ، دونوں طرح

استعمال صحیح ہے قَرْءٌ ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ ملا کر جمع کرنے کو بھی کہتے ہیں، پڑھنے کے معنی بھی اس مناسبت سے خالی نہیں، ایک حرف کو دوسرے حرف کے ساتھ ملا کر تلفظ کرنے کو قرارت کہتے ہیں (راغب) صاحب قاموس نے اگرچہ قَرَءَ بِالشَّیْءِ قُرْاٰنًا کے معنی ایک چیز کو دوسری چیز سے ملا کر جمع کرنا لکھا ہے اور کسی خاص شرط کے ساتھ مشروط نہیں کیا لیکن راغب نے لکھا ہے کہ:

"ہر جمع کرنے کو قَرْءٌ نہیں کہتے، اسی لئے قَرَأْتُ الْقَوْمَ بجائے جَمَعْتُ کے کہنا صحیح نہیں ہے"

شاید راغب کی مراد یہ ہے کہ ایک چیز کو دوسری چیز سے ملانا اور جوڑ کر جمع کرنا۔ لفظ قَرْءٌ کے مفہوم کو ظاہر کرنے کے لئے ضروری ہے قَرْءٌ کے معنی صرف اکٹھا کرنا کافی نہیں ہے اور صاحب قاموس کی عبارت سے بھی یہ مترشح ہے، آیت میں ہٗ ضمیر مفعول بغیر ہا کے موجود ہے، پھر وہ اس کو پڑھتا۔ $\frac{19}{15}$

قَرَأْتَ: واحد مذکر حاضر، ماضی، $\frac{16}{14}$ جب تم قرآن پڑھو یعنی پڑھنا چاہو (سیوطی) اکثر فقہاء اسلام اور محدثین کا یہی قول ہے کہ قرآن پڑھنے سے پہلے جب پڑھنے کا ارادہ کیا جائے تو تعوذ پڑھا جائے، سیوطی نے اسی بنا پر قراءۃ قرآن کی تفسیر ارادۂ قرارت سے کی ہے۔ امام مالک اور بعض صحابہ و تابعین کی نظر میں قرارت کے حقیقی معنی مراد ہیں اور قرارت کے بعد تعوذ کرنا چاہئے (جمل) $\frac{15}{5}$ جب تم قرآن پڑھتے ہو یا جب تم نے قرآن پڑھا۔

قُرِئَ: واحد مذکر غائب ماضی مجہول، جب قرآن پڑھا جائے $\frac{9}{14}$ جب قرآن پڑھا جاتا ہے۔ $\frac{9}{24}$

قَرَأْنَاهُ: جمع متکلم ماضی ہٗ ضمیر مفعول، جب ہم قرآن تمہارے سینہ میں جمع کر دیں تو تم اس پر عمل کرو!! (ابن عباس، راغب) جب ہم (بوساطت قرارت جبرئیل) قرآن پڑھیں تو تم اس کو کان لگا کر سنو (محلی و محمود آلوسی) صاحب منتہی الارب نے بحوالہ حضرت ابن عباس اس طرح ترجمہ کیا ہے، جب ہم قرآن کو بیان کر دیں تو ہمارے بیان کے موافق تم عمل کرو، محلی اور آلوسی کا ترجمہ اکثر مفسرین نے لکھا ہے۔ $\frac{19}{17}$

قُرْآن: مصدر ہے پڑھنا، اللہ کی کتاب کا خاص نام جو محمد رسول اللہ پر نازل کی گئی، کسی دوسری آسمانی کتاب کا نام قرآن نہیں ہے جس طرح

جزء بول کر کل مراد لے لیا جاتا ہے جیسے گردن سے ذاتِ انسانی، اسی طرح رکوع، سجود، قیام اور قرآن بول کر مجازاً پوری نماز بھی مراد لے لی جاتی ہے۔ قرآن کی وجہِ تسمیہ کے متعلق علماء کے متعدد اقوال ہیں، کسی نے کہا قرء کا معنیٰ جمع کرنا ہے، قرآن کتبِ سابقہ الٰہیہ کا حاصل اور مجموعہ ہے' راغب نے اتنا اور بڑھا دیا کہ قرآن تمام علوم کا مجموعہ ہے' ابوعبیدہ نے کہا سورتوں کا مجموعہ ہے' بہرحال سب نے قرآن کی وجہِ تسمیہ بیان کرنے میں جمع کا مفہوم پیشِ نظر رکھا، پروفیسر عبدالرؤف نے کہا یہ وجہِ تسمیہ غلط ہے، قرآن کا نام سب سے پہلے سورت مزمل میں آیا ہے جو ترتیبِ نزول کے اعتبار سے تیسری سورت ہے، اس وقت تک نہ سورتوں کا مجموعہ تھا نہ کتبِ سابقہ کا نچوڑ، اور خلاصہ بلکہ قرآن کہنے کی وجہ صرف قرارت اور تلاوت ہے اللہ کی کتاب عموماً جہر کے ساتھ نماز میں، دینی محافل میں، مدارس میں اور دوسری تقریبات میں پڑھی جاتی ہے، حضرتِ عثمان کے مرثیہ میں ایک شاعر نے کہا تھا:

ضحوا باشمط عنوان السجود بہ
یقطع اللیل تسبیحا و قرآنا

لوگوں نے ایک ایسے پکی عمر والے سردار کو ذبح کر دیا جس کی پیشانی پر سجدے کا نشان تھا جو راتیں تسبیح و تلاوت میں کاٹ دیتا تھا۔ عبرانی یہودی بھی تومات کو (ہمسوسہ ۴۱) یعنی قرارت کہتے تھے اس کے بعد سریانی عیسائیوں نے کتابِ مقدس کے بعض حصوں کا نام قریانا رکھا۔ اب تک شام، عراق، حجاز، فلسطین میں اس لفظ کو وہ استعمال کرتے ہیں، آیت إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ سے تو یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ جمع قرآن سے قرارتِ قرآن الگ چیز ہے (معجم القرآن) قرآن کا کچھ حصہ مکی ہے کچھ مدنی، ۱۷ رمضان ۴۱ھ میلادِ نبوی سے ۵۲ھ یا بقول صاحبِ معجم القرآن ۵۴ھ میلادِ نبوی تک نازل شدہ حصہ مکی کہلاتا ہے جس کی مقدار مجموعہ کے لحاظ سے ۱۹/۳۰ کی ہے' باقی حصہ ۱۱/۳۰ مدنی ہے جو آخر عمر تک نازل ہوا، کل آیات (قطع نظر از اختلافِ روایات) ۶۲۳۶ اور کل الفاظ ۷۷۴۴۰ اور کل حروف ۳۲۳۶۷۱ ہیں۔

قرآن چونکہ مکمل درسِ حیات ہے اس لئے تمام ضروریاتِ زندگی کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے انسانی زندگی کی چند در چند شاخوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہم کو قرآنی مضامین کے تنوع کے کچھ مظاہر

Marfat.com

نظر آتے ہیں جو کتابیں انسانی دماغ کی زائیدہ ہیں خصوصاً وسطی دور کی کتابیں، ان کی طرح فصل بندی اور تبویب قرآن کی نہیں ہے قرآن کا رنگ خطابی بھی ہے برہانی بھی، جدلی بھی آئینی اور تشریعی بھی اور واعظانہ بھی لیکن ہر رنگ دوسرے رنگ سے اور ہر بیان دوسرے بیان سے مخلوط ہے جس طرح انسان کی ضروریاتِ زندگی مخلوط ہیں اور بغیر تجزیہ و تحلیل کے ان کی باہمی وابستگی کو جدا جدا نہیں کیا جا سکتا اسی طرح قرآن کا تنوعِ بیان بھی محتاجِ تفصیل و تحلیل ہے، ہم تحلیل کے بعد آٹھ قسم کے مضامین قرآن میں پاتے ہیں:

۱۔ عقائد یعنی توحیدِ ذات و صفات، ایمان بالرسالۃ والملائکۃ والبعث بعد الموت وغیرہ ۲۔ دینی فرائض نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ۳۔ اخلاقی احکام صدق، عدل، احسان، جود، عدمِ ایذار وغیرہ ۴۔ دنیوی اور اخروی وعدہ وعید ۵۔ قرآن کو پیش کر کے دعوتِ مقابلہ و مناظرہ ۶۔ گزشتہ قصص و حکایات عبرت آفرینی کے لئے ۷۔ وعظ و ارشاد، دانش آفرین حکمت اور اقوام کے عروج و زوال کے ضوابط ۸۔ آئین و تشریع، تشریعات کے بارے میں سیاسی و نظمی جیسے حکام کی اطاعت عہد و میثاق کی پابندی ۲۔ ضوابطِ فوجداری حدود و قصاص وغیرہ ۳۔ تمدنی قوانین، سود، میراث، وصیت، قرض وغیرہ کی دستاویز ۴۔ جنگی ضوابط، جنگ کی تیاری، آلاتِ جنگ کی فراہمی، فوجی اسرار کی رازداری، صلح اور صلح کی پابندی، قیدیوں کا معاملہ، جاسوسوں سے احتیاط، دشمنوں سے موالات کی ممانعت وغیرہ۔

یاد رکھو کہ قرآن جس طرح مجموعے کا نام ہے اسی طرح اجزاءِ قرآن کو بھی اس وقت قرآن کہہ سکتے ہیں، اور نزول کے زمانے میں تو جتنا حصہ نازل ہو چکتا تھا اس کو قرآن ہی کہا جاتا تھا، پورے قرآن کے نزول کا انتظار نہیں رکھا جاتا تھا اب چونکہ پورا قرآن ہمارے ہاتھوں میں ہے اس لئے پوری کتاب کا نام قرآن ہے لیکن کل کا اطلاق جزء پر مجازاً کیا جا سکتا ہے۔ ۲/۷ ۵/۸ ۷/۳،۴،۸ ۹/۱۴

۱۱/۳،۴،۸،۹،۱۲ ۱۲/۱۱ ۱۳/۳۰ ۱۴/۶،۱۹ ۱۵/۱،۵،۶،۹،۱۰،۲۷

۱۶/۱۰،۱۵ ۱۹/۱،۱۲ ۲۰/۳،۲،۱۲ ۲۱/۹ ۲۲/۲،۱۸ ۲۳/۳،۱۰،۱۷ ۲۴/۱۸

۲۵/۹ ۲۶/۴،۷،۱۵،۱۷ ۲۷/۸،۹،۱۱،۱۶ ۲۸/۶ ۲۹/۱۳،۱۴،۲۰

۳۰/۹،۱۰

قُرْاٰنًا: ۱۳/۴ ۱۴/۱۰ ۱۵/۱۲ ۱۶/۱۵ ۲۳/۱۷ ۲۴/۱۶،۱۹ ۲۵/۲،۱۷

۲۹/۱۱،۳۴ - قرآنِ مجید

قُرْاٰنَہٗ: قرآن مصدر، مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ، پڑھنا۔ اس کے پڑھنے پر عمل کر دیا، اس کے پڑھنے کو کان لگا کر سنو۔ ۲۹/۱۷

قَرَّبَا قُرْبَانًا: تثنیہ مذکر غائب، ماضی معروف، تَقْرِیْبٌ مصدر، باب تفعیل، پیش کرنا، نزدیک لانا، قرب حاصل ہونے کی امید پر بھینٹ دینا، تقریب کا مادہ قُرْبٌ ہے۔ قرب کا استعمال، مکان، زمان، رشتہ داری، مرتبہ، حفاظت ونگرانی اور قدرت سب لحاظ سے ہوتا ہے۔ قربان لغت میں اس چیز کو کہتے ہیں جو قربِ خداوندی کے حصول کا ذریعہ ہو (خواہ کوئی چیز جاندار یا بے جان یا اعمالِ صالحہ) اسلامی عرف میں اس ذبیحہ کو قربان کہا جاتا ہے جو اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ذبح کیا جاتا ہے، اس کی جمع قَرَابِیْن ہے (راغب)

دنیا میں پہلی بھینٹ حضرتِ آدم کے دونوں لڑکوں ہابیل اور قابیل نے پیش کی، ہابیل نے کچھ بھیڑیں اور قابیل نے کچھ غلہ کی سوختنی قربانی دی پھر حضرتِ نوح نے ایک قربان گاہ بنائی اور بہت جانوروں کی سوختنی قربانی دی، پھر حضرتِ ابراہیم نے (بقولِ یہود) روٹی اور شراب قربانی میں پیش کی پھر حسبِ وحی بھیجا بکرا سینڈھا اور کبوتر ذبح کیا (سفر التکوین ۹، ۱۷) پھر حسب الحکم بیٹے کو قربانی کے لئے پیش کیا لیکن اللہ نے بیٹے کو محفوظ رکھا اور مینڈھے کی قربانی کا حکم دیا، اسلام سے پہلے ہی عرب میں یہ سنتِ ابراہیمی جاری تھی، قربانیاں کی جاتی تھیں اور گوشت فقراء کو بانٹ دیا جاتا تھا، سوختنی قربانی کا دستور نہ تھا، سوختنی قربانی حضرت یہودیوں میں جاری تھی، حضرتِ موسیٰ دونوں قسم کی قربانیاں دیتے تھے، جاندار اور بے جان لیکن سب قربانیاں سوختنی ہوتی تھیں، عیسائیوں میں قربانی کا دستور نہ تھا، ان کے عقیدے میں مسیح نے اپنی قربا کر کے سارے عالم کے گناہوں کا کفارہ ادا کر د تھا مسیح کے خون کے عوض شراب اور گوشت کے عو روٹی دینے کا ان میں دستور تھا، پرانے یونانی قربا میں نمک اور جَو دیتے تھے، دونوں چیزیں ایک کو کرے میں رکھ کر تھوڑا تھوڑا حاضرین کو تقسیم کر دیتے ممالکِ عربیہ میں میلاد مبارک کے جلسوں میں نمک اور جَو تقسیم کرنے کا مسلمانوں میں اب بھی رواج (معجم القرآن برحاشیہ) ممالکِ اسلامیہ اور ہندوستان مساجد، مزارات اور متبرک مقاموں میں اگر لوبا اور بعض دوسری چیزیں سلگانے کا اب بھی دستو اور یہ سب ستارہ پرستوں اور بت پرستوں کی نقل (ام

Marfat.com

فینقی، کنعانی، سوری، فارسی، عرب قدیم، رومن، مصری اور اکثر مغربی اقوام آدمی کی قربانی کو باعثِ تقریب جانتی تھیں ۸۵۷ء میں اس کی ممانعت کے لیئے رومن قانون بنا لیکن ۱۸۲۳ء تک جرمنی اور پرتگال کے بعض حصوں میں برابر انسانی قربانی ہوتی رہی۔ آیتِ مذکورہ میں قربانی کی نوعیت نہیں بیان کی صرف اتنا فرمایا کہ آدم کے دونوں بیٹوں نے قربانی پیش کی۔ ۶/۹

قُرْبَانًا: مصدر، مفعول لہ، تقریب حاصل کرنے کے لیے دوسروں کو پوجتے تھے اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے۔ امام راغب نے اس جگہ قربان کو صیغہ صفت کے معنی لیا ہے اور صراحت کی ہے کہ قربان کا اطلاق جمع پر بھی ہوتا ہے یعنی ایسی چیز جو اللہ کی مقرب ہو، ۲۶/۴

بِقُرْبَانٍ: با حرفِ جر، قُربانٍ مجرور کوئی ایسی چیز جو قربانی میں پیش کی جائے (اور آگ غیبی آگ اس کو کھا جائے)، ۴/۷

قَرَّبْنَاهُ: جمع متکلم ماضی، مصدر تَقْرِیبٌ ہ ضمیر مفعول، ہم نے اس کو قریب کرلیا، قریب بلا لیا، امام راغب نے لکھا ہے: کسی بندے کے مقرب مقربِ الٰہی ہونے کے معنی ہیں

قربِ روحانی کا بڑھ جانا، بدنی مادی قوتوں کا مغلوب ہوجانا، جہالت کا میل دور ہوجانا، علم، حلم، حکمت، فہم، رحمت اور دوسری صفاتِ الٰہیہ کی جھلک اس میں خصوصی طور پر نمودار ہوجانا۔" (المفردات) ۱۶/۷

قَرَّبَہٗ: قَرَّبَ واحد مذکر غائب، مصدر تقریبٌ ہ ضمیر مفعول۔ اس (کھانے) کو ان (فرشتوں) کے سامنے رکھا۔ اگر قَرَّبَ کے بعد اِلیٰ آئے تو سامنے لانے کے معنی ہوتے ہیں یہی اس جگہ ہے۔ ۲۶/۱۹

اَلْقُرْبٰی: اسم مصدر، رشتہ داری، قرابت، قَرُبَ (باب نصر) مصدر قَرَابَۃٌ، قَرُبَ مِنہ (باب کرم) مصدر قُرْبٌ و قُرْبَانٌ، قَرِبَہٗ (باب سمع) مصدر قُرْبٌ و قُرْبَانٌ۔ نزدیک ہوگیا (قاموس) ۱/۱۰ ۲/۶ ۵/۲ ۷/۱۲ دو جگہ ۳/۱ ۱۴/۱۹ ۱۵/۳ ۱۸/۹ ۲۱/۷ ۲۵/۵ ۲۸/۴

قُرْبٰی: اسم مصدر نکرہ، رشتہ داری، قرابت، ۷/۴ ۸/۶ ۱۱/۲ ۲۲/۱۵

قُرْبَۃٌ: اسم مصدر، مرتبہ کا قرب خوشنودی، رضا (راغب) مراد خوشنودی حاصل ہونے کا ذریعہ ۱۱/۱

قُرُبَاتٍ: جمع، قُرْبَۃٌ واحد، قُرْبَۃٌ کو قُرُبَۃٌ بھی پڑھنا جائز ہے۔ (تاج) ۱۱/۱

قَرِیْبٌ: صفت مشبہ ہے، واحد و جمع سب کے

لئے آتا ہے لفظ مذکر ہے لیکن مؤنث غیر حقیقی پر بھی اس کا اطلاق صحیح ہے، جیسے اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ، فراء کا قول ہے اگر قَرِیْبٌ سے قریب مسافت یا قریب جگہ مراد لی جائے تو لفظ قریب کا مذکر و مؤنث دونوں پر اطلاق ہوتا ہے اور اگر قرابتِ نسبت مراد ہو تو مذکر کے لئے قَرِیْبٌ اور مؤنث کے لئے قَرِیْبَۃٌ آتا ہے۔ ۲/۷ ۸/۱۴ ۱۲/۶ ۲۰/۱۸ ۱۷/۷ ۲۵/۳ ۲۲/۱۰ ۲۹/۱۲ اول الذکر تینوں آیات میں نگرانی اور نگہداشت کے اعتبار سے قریب ہونا مراد ہے اور آخر الذکر پانچوں جگہ زمانے کے اعتبار سے قرب مقصود ہے۔

قَرِیْبٍ: ۲۲/۱۴ ۵/۸ ۱۲/۷ ۱۳/۱۹ ۲۲/۱۲ ۲۶/۱۷ ۲۸/۱۴ ۲۲/۱۲ اور ۲۹/۱۴ میں قربِ مکانی مراد ہے اور باقی سب میں قربِ زمانی۔

قَرِیْبًا: ۱۵/۵ ۲۲/۵ ۲۶/۱۱،۱۲ ۲۹/۷ ۳۰/۲ سب میں زمانے کا قریب ہونا، کچھ ہی مدت کے بعد ہو جانا مراد ہے، ۲۲/۱ میں قربِ مکانی مراد ہے، ۱۵/۵ میں بھی قربِ زمانی مراد ہے اور ترجمہ ہے کچھ ہی پیشتر ۲۶/۱۱ میں سہل الحصول ہونا مراد ہے، یعنی مالِ غنیمت سہل الحصول ہو، جلد اور آسانی سے ملنے والا۔

قُرَّۃٌ: آنکھ کی خنکی، مراد سرورِ قلب، یہ لفظ قُرٌّ سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں ٹھنڈک۔ بعض کا قول ہے:

"خوشی کے آنسو قارّہ (ٹھنڈے) اور غم کے آنسو حارّہ (گرم) ہوتے ہیں، اسی لئے آنکھوں کی خنکی سے مراد ہوتا ہے سرورِ قلب۔"

بعض کا قول ہے:

"یہ لفظ قرار سے نکلا ہے یعنی سکون۔" ۱۹/۴ ۲۰/۴

قُرَّۃُ اَعْیُنٍ: آنکھوں کی خنکی۔ ۲۱/۱۵

قَرْحٌ: کسی بیرونی چیز سے پہنچنے والا زخم، مثلاً تلوار کا زخم اور اَلْقُرْحُ اندر سے پیدا ہونے والا زخم، جیسے پھنسی کا زخم، اول متعدی ہے اور باب فتح سے آتا ہے دوسرا لازم ہے اور باب سَمِعَ سے آتا ہے کبھی باب فتح سے بھی لازم آیا ہے جیسے قَرَحَ قَلْبُہٗ اس کا دل زخمی ہو گیا، قَرْحٌ مصدر بھی ہے یعنی زخمی کرنا اور قُرْحٌ اس دکھ اور تکلیف کو بھی کہتے ہیں جو کسی زخم سے پیدا ہو، آیت میں زخمی ہونا اور دکھ پانا مراد ہے (راغب) ۴/۵ دو جگہ

اَلْقَرْحُ: دکھ، زخم۔ ۴/۴

قِرَدَۃٌ: جمع، قِرْدٌ واحد، بندر، لنگور، ایلہ ملکِ شام میں ایک ساحلی بستی تھی سمندر کے کنارے اس کے

رہتے تھے، سنیچر کے دن شکار کرنے کی اللہ نے ان کو ممانعت کر دی تھی، نافرمانی کرنے کی پاداش میں ان کی صورتیں بندروں کی طرح بنا دی گئیں، جو کچھ دن یا گھنٹے زندہ رہے پھر تڑپ تڑپ کر مر گئے۔ یہ تشریح عام طور پر جمہور مفسرین نے کی ہے اور ان کا واقعی طور پر بندروں کی صورت پر بن جانے کا ذکر کیا ہے لیکن امام راغب نے بعض علماء کا قول نقل کیا ہے کہ :

"ان کے اخلاق و عادات بندروں ایسے ہو گئے تھے بندروں کی صورت نہیں بنی تھی"۔

پروفیسر عبد الرؤف نے معجم القرآن میں اسی تاویل کو پسند کیا ہے مجاہد تابعی کا قول ہے :

"ان کی صورتیں مسخ نہیں ہوئیں بلکہ دلوں کو بندروں کے دلوں کی طرح کر دیا گیا" (بیضاوی)

پ ۸ / پ ۱۱

اَلْقِرَدَةَ: جمع، معرف باللام، بندر، لنگور، پ ۶/۱۳

قَرْضًا: مصدر، کترنا، کاٹنا (دیکھو تقرضہم) وہ چیز جو کسی کو اس کی ضرورت پوری کرنے کے لئے دی جائے اور اس کا بدلا اور واپسی لازم ہو (قرض)، قَرْضِ حَسَن وہ قرض جو خالص لوجہ اللہ دیا جائے نہ اس کی واپسی کی خواہش ہو نہ بدلے کا لالچ، نہ شکریے کی طمع، نہ دینے کے بعد احسان

رکھا جائے (دیکھو اَقْرَضُوا)، پ ۲۷/۱۶ دل کی خوشی سے بلا زکوٰۃ کے علاوہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دینا پ ۲۷/۱۸ اللہ راستہ میں لوجہ اللہ دینا پ ۲۸/۱۶ دل کی خوشی سے خیرات دینا پ ۲۹/۱۱ فرضی زکوٰۃ کے علاوہ دل کی خوشی سے راہ خیر میں خرچ کرنا۔

قِرْطَاسٍ: واحد، قَرَاطِیس جمع، جس پر لکھا جائے (کاغذ) لکھنے کی جھلی (سیوطی) جھلی ہو یا کاغذ بہر حال جس پر لکھا جائے۔ (معجم القرآن) پ ۷

قَرَاطِیْسَ: جمع، قرطاس واحد، الگ الگ اوراق (جھلی)، پ ۷

وَقَرْنَ: واؤ عاطفہ، جمع مونث حاضر امر معروف اصل میں اِقْرَرْنَ تھا، قَرَارٌ مصدر (باب علم) یا اصل میں اِقْرِرْنَ تھا (باب ضرب)، ٹھیری رہو۔ بیضاوی، زمخشری اور نیشاپوری نے لکھا ہے کہ یہ صیغہ قَارَ یَقَارُ بر وزن خَافَ یَخَافُ سے بنا ہے اس وقت ترجمہ ہوگا، جمع رہو بعض نے واؤ کو اصلی قرار دے کر وَقَرَ یَقِرُ وَقَارٌ اسے مشتق قرار دیا ہے یعنی سکون اور وقار سے رہو (لسان۔ قاموس)

قَرْنٌ: سینگ، عورت کے گیسو اور بالوں کا بٹا ہوا حصہ (چٹی) زمانہ، ایک زمانے کے آدمی، قوم کا سردار، قرن الشمس، آفتاب کا کنارہ، عمر، سن هُوَ عَلَى قَرْنِي وہ میرا ہم عمر ہے دس یا بیس یا تیس

یا چالیس یا پچاس یا ساٹھ یا ستر یا اسی یا سو یا ایک سو بیس سال کو بھی قرن کہتے ہیں۔ سو سال کو قرن کہنا زیادہ صحیح ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ نے ایک لڑکے کو دعا دی تھی، تیری عمر ایک قرن ہو چنانچہ اس کی عمر سو سال کی ہوئی (مجمع البحار) قَرْنٌ کی جمع قُرُوْنٌ ہے۔ آیات میں وہ قوم مراد ہے جو ایک زمانے میں ہو۔ پ۷ ۸،۹/۱۶ ۱۰/۲۳ ۱۷/۲۶

قَرْنًا: حالتِ نصب، ایک زمانے کے لوگ، پ۷ ۲/۱۸

اَلْقَرْنَيْنِ: تثنیہ، قَرْنٌ واحد، دو کنارے، دو سینگ ذوالقرنین، ایک نیک عادل، پر جلال وسیع الملک، با اقتدار بادشاہ تھا (دیکھو ذوالقرنین باب الدال) ۲/۱۶

اَلْقُرُوْنُ: جمع، حالتِ رفع، اَلْقَرْنُ واحد، قومیں الگ الگ زمانے والی۔ ۲/۲۶

اَلْقُرُوْنَ: جمع، حالتِ نصب، اَلْقَرْنُ واحد۔ قوموں کو۔ پ۷ ۸/۲۰

اَلْقُرُوْنِ: جمع، حالتِ جر، اَلْقَرْنُ واحد، وہ قومیں جن میں سے ہر ایک کا زمانہ دوسری سے جدا ہو۔ ۱/۱۲ ۲/۱۵ ۱۱،۱۹/۱۶ ۱۱/۲۰ ۱/۲۳

قُرُوْنًا: جمع، نکرہ، حالتِ نصب قَرْنٌ واحد۔ قوموں کو۔ ۲/۱۸ ۲/۱۹ ۸/۲۰

قُرَنَآءَ: جمع، قَرِيْنٌ واحد، ساتھ رہنے والے، ہم نشین، قَرْنٌ کے مفہوم میں اجتماعیت اور قرب کا مفہوم مضمر ہوتا ہے (دیکھو قرن) وہ آدمی جو دوسرے کا ہم عمر ہو، ایک زمانے میں دونوں جمع ہوں، وہ اونٹ جو دوسرے اونٹ کے ساتھ ایک رسی میں بندھا ہو وہ بھی قرین ہے، ہم نشین بھی قرین ہے، قوت بہادری اور دوسرے اوصاف میں اگر کوئی آدمی دوسرے کی مثل ہو تو وہ بھی دوسرے کا قرین ہے، انسان کا نفس بھی قرین ہے جو زندگی بھر آدمی سے جدا نہیں ہوتا، وہ فرشتہ بھی قرین ہے جو ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتا ہے، وہ شیطان بھی قرین ہے جو بہکانے کے لئے ہر وقت ساتھ لگا رہتا ہے (راغب، قاموس، اقرب الموارد مع بعض کمی بیشی) ۱۷/۲۴

قَرِيْنٌ: واحد، قُرَنَآءُ جمع، ۶/۲۳ ساتھی، دوست ۱/۲۵ ساتھی، شیطان۔

قَرِيْنًا: حالتِ نصب واحد، قُرَنَآءُ جمع ۳/۵ وہ جگہ۔ ساتھی جس کے مشورے پر عمل کرتا تھا۔

قَرِيْنُهٗ: قَرِيْنُ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ، ۱۹/۲۶ نمبر اول۔ ساتھی۔ فرشتہ، ۱۹/۲۶ نمبر دوم ساتھی شیطان

Marfat.com

قُرُوْءٍ: جمع، قَرْءٌ واحد، لفظ قرءٌ لغاتِ اضداد میں سے ہے: اہلِ حجاز کی زبان میں طُہر (حیض سے پاکی) اور اہلِ عراق کی زبان میں حیض کو کہتے ہیں (احناف کے نزدیک حیض اور شوافع کے نزدیک طہر مراد ہے) اصل میں قرء کے معنی ہیں ایک حال یا شے سے دوسرے حال یا شے کی طرف منتقل ہونا حیض سے طہر کی طرف اور طہر سے حیض کی طرف منتقل ہونے کو قرء کہتے ہیں اسی لئے جس عورت کو حیض نہ ہوتا ہو زیادہ عمر رسیدہ ہو یا صغیر السن ہو اس کے طہر کو قرء نہیں کہتے (راغب) قَرْءٌ کے معنی وقت بھی ہے ابن قتیبہ نے القرطین میں اس کے لئے مختلف شواہد پیش کئے ہیں جن میں سے ایک شعر یہ ہے ؎

وَصَاحِبٍ مُكَاشِحٍ مُبَاغِضٍ
لَہٗ قُرُوْءٌ كَقُرُوْءِ الْحَائِضِ

بہت ساتھی ایسے بھی ہیں جن کے دلوں میں دشمنی اور بغض چھپا رہتا ہے ان کے بغض و عداوت کے ظہور کے مقررہ اوقات ہیں جیسے حیض والی عورت کے ایام۔ ۲۔۲

قَرْیٌ: واحد مؤنث حاضر امر معروف بروزن قَرِي تو ٹھنڈی کر، قُرٌّ سے جس کے معنی ہیں خنکی، ۲۶۔۱۹

قَرْیَۃٍ: واحد، قُرٰی جمع بستی اور بستی کے رہنے والے، قُرٰی جمع قیاسی نہیں صرف سماعی ہے کیونکہ فَعْلَۃٌ کی قیاسی جمع فِعَالٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے ظَبْیَۃٌ کی جمع ظِبَاءٌ۔ بعض اہلِ لغت نے کہا ہے کہ اہلِ یمن قِرْیَۃٌ بولتے ہیں اس کی جمع قُرٰی قیاسی ہے جیسے ذِرْوَۃٌ کی جمع ذُرٰی (قاموس) بہرحال قرآن میں قَرْیَۃٌ آیا ہے اور یہی فصیح ہے اس کے مقابلے میں یمنی استعمال فصیح نہیں لغت میں قَرْیٌ کے معنی ہیں جمع کرنا قَرَیْتُ الْمَاءَ فِی الْحَوْضِ میں نے حوض میں پانی جمع کر دیا بستی میں بھی آدمی جمع ہوتے ہیں۔ قرآن میں یہ لفظ دونوں معانی کے لئے مستعمل ہے بستی اور باشندے جہاں اہل یا اس کا ہم معنی لفظ موجود ہے وہاں قَرْیَۃٌ یا قُرٰی سے مراد ہے بستی اور جہاں اہل کا لفظ موجود نہیں وہاں قریہ اور قری سے مراد ہوں گے باشندے، غور کرو وَاسْأَلِ الْقَرْیَۃَ اور ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا قَرْیَۃً اور كَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ، ہر جگہ قریہ سے قریہ کے باشندے مراد ہیں اور نُوْحِیْٓ اِلَیْہِمْ مِّنْ اَہْلِ الْقُرٰی اور مِنْ ہٰذِہِ الْقَرْیَۃِ الظَّالِمِ اَہْلُہَا میں قُرٰی اور قریہ سے بستی مراد

Marfat.com

ہے پ ۲/۲، پ ۲/۲، پ ۹/۲، پ ۱۴/۱، پ ۱۵/۶، پ ۲۶/۱، پ ۱۷/ ۱، ۲، ۷، ۱۳

پ ۱۹/۲، ۱۵، پ ۲۰/۹، پ ۲۲/۱۰، پ ۲۵/۸، پ ۲۶/۶، پ ۲۸/۱۸، قَرْيَةً پ ۱۱/۱۵ قَرْيَةٍ

پ ۱۴/۲۱، پ ۱۵/۲، پ ۱۹/۱۸

اَلْقَرْيَةَ: معرف باللام، اَلْقُرٰى جمع۔ پ ۱/۶، پ ۱۳/۴

اَلْقَرْيَةِ پ ۷/۲، پ ۹/۱۱، پ ۱۷/۵، پ ۱۹/۲، پ ۲۰/۱۶، پ ۲۲/۱۸

قَرْيَتِكَ: قَرْيَةِ مضاف مجرور، كَ مضاف الیہ، تیری بستی سے یعنی بستی والوں سے مراد اہلِ مکہ پ ۲۶/۶

قَرْيَتِكُمْ: قَرْيَةِ مضاف كُمْ ضمیر جمع مضاف الیہ مراد سدوم یعنی قوم لوط نے کہا، لوط کو اور ان کے گھر والوں کو اپنی بستی (سدوم) سے نکال دو۔ پ ۵/۱۴، پ ۱۹/۱۹

قَرْيَتِنَا: یعنی قوم مدین نے حضرت شعیب سے کہا کہ ہم تم کو اپنی بستی سے نکال دیں گے۔ پ ۹/۱

اَلْقَرْيَتَيْنِ: تثنیہ، القریہ واحد، دو بستیاں یعنی مکہ اور طائف مراد یہ کہ مکہ اور طائف کے کسی بڑے آدمی پر وحی کیوں نہیں اتری، مکہ کے بڑے آدمی ولید بن مغیرہ اور طائف کے بڑے آدمی سے مراد عروہ بن مسعود ثقفی تھا۔ پ ۲۵/۹

قُرَيْشٍ: یعنی عدنان کے قبیلہ کنانہ کی ایک شاخ تھی جو دنیا میں خاندانِ قریش کے نام سے مشہور ہوئی۔ اسلام سے پہلے تمام قبائلِ عدنان پر اس کو برتری حاصل تھی اور طلوعِ اسلام کے بعد تمام امتِ اسلامیہ نے اس کی عظمت تسلیم کر لی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے قریش کے مورثِ اعلیٰ تک تیرہ پشت ہیں اور اس سے اوپر عدنان تک سات پشت ہیں، عبداللہ، عبدالمطلب، ہاشم، عبد مناف، قصی، کلاب، مُرۃ، کعب، لُوَیؑ، غالب، فہر، مالک، نَضَر، قریش کا مورثِ اعلیٰ یہی نضر ہے، اسی کو قریش کہا جاتا ہے اس سے اوپر کا سلسلہ کنانہ، خزیمہ، مدرکہ، الیاس، مضر، نزار، معد۔ عدنان ہے۔

قبائل قریش کی تین شاخیں تھیں کچھ قبائل تو وادی کے اندر آباد تھے جن کو قریش اباطح یا قریش بطاح کہا جاتا تھا ان میں مندرجہ ذیل قبائل شامل تھے، بنی عبد مناف، بنی اسد بن عبدالعزیٰ، بنی زہرہ، بنی تیم، بنی مخزوم، کچھ وادی کے باہر بالائی حصوں میں آباد تھے ان کو قریش ظواہر کہا جاتا تھا، ان میں بنی ادرم بن غالب بنی محارب، بنی فہر اور بنی معیص شامل تھے۔ تیسری شاخ نے مکہ کی سکونت ترک کر دی تھی بنی اسامہ بن لوئی عمان میں جا کر بس گئے تھے

Marfat.com

اور بنی جُشَم یا مرمیں۔

مکہ کا عمل وقوع کچھ ایسا تھا کہ خواہ مخواہ اس کو مرکزی حیثیت حاصل ہوگئی، شمالی جانب شام، عراق اور ایران کو سڑک جاتی تھی اور جنوبی جانب یمن، حبش اور مصر کو، مکہ دونوں سڑکوں کے وسط میں واقع تھا (پروفیسر جبعہ از آلوسی و ازرقی و مویر وغیرہ) مکہ کے چار حصے تھے ہر حصہ کا حکمران اس کا شیخ تھا، پوری بستی پر حکومت کسی ایک آدمی کی نہ تھی۔ ام القرٰی کے اندر بنی کعب بن لوئی رہتے تھے، ان کے برابر بنی عامر بن لوئی آباد تھے تجارتی غرض سے یہ لوگ شام کو بھی جاتے تھے وہاں روم اور یونانی تمدن دیکھنے کا بھی ان کو موقع ملتا تھا اور کسی قدر مغربی تہذیب سے روشناس بھی ہوتے تھے۔ آس پاس والے محض بدوی اور صحرائی تھے۔ ادھر مدینے والے محض زراعت پیشہ تھے۔ انہیں وجوہ نے مکہ کو تجارتی مرکز بنا دیا تھا۔ دوسری قوموں کو دیکھنے کے بعد انہوں نے کسی قدر اپنے اندر نظامِ اجتماعیت بھی پیدا کر لیا تھا، اگرچہ کسی ایک شخص یا مجلسِ شوریٰ کی اندرونی طور پر حکومتِ عامہ نہ تھی پھر بھی قریش کی ہر شاخ کی ایک اجتماعی ہیئت ضروری تھی جو دوسری شاخ کی اجتماعیت سے ٹکراتی نہ تھی، اور بیرونی دفاع کے وقت سب مجتمع ہو جاتے تھے (سلسلۃ الثقافۃ الاسلامیۃ للاستاذ جبعہ) قریش کے ایلاف کا یہی مطلب ہے۔

اَلْقُرٰی: جمع، اَلْقَرْیَۃُ واحد، ۷/۶ اُمُّ الْقُرٰی مکہ، ۴/۶ باشندے، ۴/۷ بستیاں، ۴/۷ باشندے ۹/۱۲ و دیگر باشندے، ۱/۱۲ باشندے، ۶/۱۳ بستیاں ۲/۱۵، ۹/۲۰ و دیگر باشندے، ۸/۲۲ شام کی بستیاں ۲/۲۵ ام القرٰی مکہ، ۴/۲۶ باشندے، ۴/۲۸ بستیاں۔

قُرًی: جمع قَرْیَۃٌ، واحد ۸/۲۲ کھلے ہوئے دیہات جو میدانوں میں بالکل سامنے دکھتے تھے، ۵/۲۵ دیہات۔

قَسَتْ: واحد مؤنث غائب، قَسْوَۃٌ مصدر دل سخت پڑ گئے، خشک ہو گئے، حق کو قبول نہیں کرتے (دیکھو قَاسِیَۃٌ) ۶/۱، ۷/۱۱۔

اَلْقِسْطِ: اسم مصدر، انصاف ۱۰/۱، ۱۶/۱۷، ۱۰/۶، ۱۰/۲، ۱۰/۶، ۱۱/۱، ۸/۱۲، ۱۱/۱۹، ۲۷ اَلْقِسْطَ ۴/۱۴ (دیکھو اَلْقَاسِطُوْنَ)

اَلْقِسْطَاسِ: انصاف کی ترازو یا ہر ترازو مراد انصاف، قاف کا ضمہ بھی صحیح ہے اول سین

Marfat.com

کی جگہ صاد بھی صحیح ہے (قاموس) بعض کے نزدیک یہ لفظ رومی ہے۔ ۱۵/۴ ۱۹/۱۴

قَسَمٌ: اسم مصدر، قسم، (دیکھو اَقْسَمَ وَاَقْسَمُوا) ۲۷/۱۶ ۳۰/۱۴

قَسَمْنَا: جمع متکلم، ماضی معروف، قَسْمٌ اور قِسْمَۃٌ مصدر، ہم نے بانٹا، ہم نے حصہ دیا (دیکھو اقسموا واقسم) ۲۵/۹

قِسْمَۃٌ: اسم مصدر و مصدر، حصہ بانٹنا، ہر ایک کا حصہ جدا کر دینا۔ ۲۷/۹، ۵

اَلْقِسْمَۃَ: مصدر، تقسیم کرنا مراد تقسیم میراث کے وقت۔ ۴/۱۲

قَسْوَۃٌ: اسم مصدر و مصدر، سختی، سخت ہونا (دیکھو قَاسِیَۃً) ۱/۹

قَسْوَرَۃٍ: شیر (صحاح) یا اسم جمع ہے یعنی شکاری تیرانداز (فراء، قاموس، صحاح) ۲۹/۱۶

قِسِّیْسِیْنَ: جمع، حالتِ نصب قِسِّیْسٌ واحد حالتِ رفع میں جمع قِسِّیْسُوْنَ آتی ہے قِسٌّ اور قِسِّیْسٌ عیسائی عالم اور درویش کو کہتے ہیں یہ لفظ سریانی ہے (معجم القرآن) اُسْقُفٌ سب سے بڑا دینی ذمہ دار ہوتا ہے اس سے نیچا قِسِّیْسٌ اور اس سے نیچے شماس اس کی جمع قِسَّان اَقِسَّۃٌ اور قَسَاوِسَۃٌ بھی آتی ہے۔ اگر اس کو عربی لفظ قرار دیا جائے جیسا کہ اہلِ لغت کی صراحت اور امام راغب کے کلام سے مترشح ہے تو اس کا مادہ قَسٌّ ہوگا جس کے معنی ہیں رات میں کسی چیز کو ڈھونڈنا، تَقَسَّسْتُ اَصْوَاتَھُمْ بِاللَّیْلِ رات میں میں ان کی آوازوں پر چلا یا میں نے ان کی آوازوں کو طلب کیا، قَسْقَاسٌ اور قُسْقُسٌ اس رہبر کو کہتے ہیں جو رات کے وقت رہنمائی کرتا ہے (راغب) یا قَسَّ الْاِبِلَ سے ماخوذ ہوگا جس کے معنی ہیں اونٹوں کو اچھی طرح چرایا۔ قِسِّیْسٌ راتوں کے اندھیرے میں اپنے معبود کا طالب بھی ہوتا ہے، لوگوں کا رہنما بھی ہوتا ہے اور عوام کی مذہبی نگرانی بھی کرتا ہے۔ ۶/۱۵

قَصَّ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، قَصَصٌ مصدر، اگر اس کے بعد عَلٰی آئے تو قصہ بیان کرنے کے معنی ہوں گے جس طرح اس آیت میں ہے ورنہ اس کے معنی ہوں گے نقشِ قدم پر چلنا، پیروی کرنا، نشانِ قدم تلاش کرنا، قصہ بیان کرنے والا بھی ویسا ہی بیان کرتا ہے جیسا واقعہ ہوتا ہے، گویا اصل واقعہ کی پیروی اپنے بیان میں کرتا ہے، قِصَاصٌ

Marfat.com

بھی، اس بدلہ کو کہتے ہیں جو اصل جرم کے برابر ہو جیسا جرم ویسا ہی۔ اس کا عوض کسی نے مار ڈالا، اس کو قتل کر دیا جائے۔ ہاتھ توڑ دیا، اس کا ہاتھ توڑ دیا جائے۔ آنکھ پھوڑ دی۔ اس کی آنکھ پھوڑ دی جائے۔ جتنا اس نے کیا اتنا ہی، اس کے ساتھ کیا جائے۔ گویا اصل جرم کے نقشِ قدم پر چلا جائے ۶/۵

قِصَاصٌ: بدلہ۔ قتل کا بدلہ قتلِ قاتل؛ ہر عضو کا بدلہ عضو، ہر چوٹ کا بدلہ ویسی ہی چوٹ، ۱۱/۲۔ ادب کی چیزوں کے احترام میں مساوات یعنی ماہِ حرام میں اگر دشمن قتال کرے اور اس کی حرمت کا لحاظ نہ کرے تم بھی دفاعی جنگ کرو۔ ۸/۲

اَلْقِصَاصُ: اور اَلْقِصَاص ۶/۲ خون کا بدلہ خون

اَلْقَصَصُ: اسم مصدر و مصدر، قصہ، بیان قصہ بیان کرنا۔ ۳/۱۲

اَلْقَصَصَ: اسم مصدر، قصہ، ۹/۱۲ ۶/۲۰

اَلْقَصَصِ: اسم مصدر، قصہ، ۱/۲۸

قَصَصًا: مصدر، حالتِ نصب، نشانِ قدم تلاش کرتے ہوئے۔ ۱۵/۲۱

قَصَصِهِمْ: اسم مصدر مضاف، ہُمْ ضمیر مضاف الیہ، ان کا قصہ۔ ۱۳/۶

قَصَصْنَا: جمع متکلم ماضی معروف (باب نصر) ہم نے قصہ بیان کیا ۶/۲ ہم نے بیان کیا، ۲۴/۲۱ ۲۴/۱۳

قُصِّيْهِ: واحد مؤنث حاضر امر معروف (باب نصر) بروزن مُدِّيْهِ۔ حضرت موسٰی کی بہن کو خطاب ہے اس کے پیچھے پیچھے جا۔ ۲۰/۴

قَصْدُ: اسم مصدر اور مصدر، راستے کا سیدھا ہونا (دیکھو اَقْصَدَ) مراد سیدھا راستہ جس میں کوئی پیچ و خم نہ ہو اسی کو صراطِ مستقیم کہا گیا ہے، اقتصاد میانہ روی۔ خرچ کرنے میں اعتدال؛ نہ اسراف، نہ بخل۔ نیکی اور بدی میں توسط، نہ بالکل نیک نہ بدترین گناہگار۔ ۱۲/۲۲

قَصْرٍ اور اَلْقَصْرِ: محل، قِصَرٌ چھوٹا ہونا، طول کا ضد، یہاں اول مراد ہے، اس کی جمع قُصُوْرٌ ہے، اس سے فعل متعدی بنا لیا جاتا ہے قَصَرَتْهُ: میں نے اس کو محل میں داخل کر دیا یا ساکن کر دیا یا بند کر دیا حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ محلوں کے اندر رہنے والی حوریں (مزید تنقیح کے لئے دیکھو تقصروا اور قاصرات) ۱۴/۱۲ اَلْقَصْرِ ۲۹/۲۱

قُصُوْرًا: جمع، قَصْرٌ واحد، محل۔ ۸/۱۲ ۱۵/۱۲

قَصَمْنَا: جمع متکلم ماضی معروف ہم نے توڑ دیا ہم نے ریزہ ریزہ کر دیا؛ مراد ہم نے ہلاک کر دیا۔

Marfat.com

(خازن وراغب) فَاَصِمَّةُ الظَّهْرِ (پشت کو توڑ
دینے والی مصیبت) سے مراد ہوتی ہے ہلاکت،
۱۴/۲
اَلْقُصْوٰی: اسم تفضیل مؤنث، اَلْاَقْصٰی مذکر،
دور والا کنارہ یعنی مدینہ سے دور مکہ کی طرف والا
کنارہ، اس کے مقابلہ میں اَلْعُدْوَةُ الدُّنْيَا (مدینہ
کے طرف والا کنارہ) فرمایا ہے، قَصْی کے معنی
دوری، فَاَصِرْ دور، قَصِیَ (باب سَمِعَ) دور ہوگیا کنارے
پر ہوگیا (المفردات وقاموس) صاحب معجم القرآن
نے قُصْوٰی کا ترجمہ کیا ہے عُلْيَا یعنی اونچا
کنارہ۔ ۱/۱۶
قَصِيًّا: صفت مشبہ، قَصَا مادہ، دور،
الگ۔ ۵/۱۶
قَضْبًا: کھیرا یا عام سبز ترکاری (معجم القرآن)
قَضِيْبٌ اور قَضْبٌ دونوں کے معنی تر و تازہ
لیکن درخت کی تر و تازہ شاخوں کو قضیب اور
سبز ترکاری کو قضب کہا جاتا ہے (المفردات)
قَضْبٌ کے معنی کاٹنا بھی ہے اس لئے تلوار کو
قَاضِبٌ اور قَضِيْبٌ کہتے ہیں (قاموس) ۵/۳۰
قَضَوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف، قَضَا اور
قَضَآءٌ مصدر، جب انہوں نے حاجت پوری
کرلی، بے تعلق ہوگئے یعنی طلاق دیدی۔ ۲۲/۲
قَضٰی: واحد مذکر غائب ماضی معروف، قَضَا
اور قَضَآءٌ مصدر، قَضَآءٌ قولی ہو یا عملی، بشری
ہو یا الٰہی، بہرحال فیصلہ کر دینا یا کرلینا، کسی
بات کے متعلق آخری ارادہ یا حکم یا عمل کو ختم کردینا
ضرور مفہوم قضاء کے اندر ماخوذ ہے۔ صِلات
کے اختلاف اور سیاق کی مناسبت سے
مختلف معانی مراد ہوتے ہیں، بنانا، پورا کرنا، عزم
کرنا، فیصلہ کرنا، حکم جاری کرنا، حکم دینا، مقدر کرنا
قطعی وحی بھیج کر اطلاع دینا، مقرر کرنا، حاجت
پوری کر کے قطع تعلق کرلینا، فارغ ہونا، مرجانا،
مار ڈالنا، ان سب معانی کے لئے قضاء کا
استعمال قرآن مجید میں ہوا ہے، دیکھو ۱/۱۴ ۳/۱۲
۱/۵ ۲۴/۱۲ چاروں آیات میں مراد ہے عزم کیا، علمی
فیصلہ کر دیا۔ ۷ مقرر کر دی، ۱۵/۲ حکم دے دیا، ۲/۵
مار ڈالا (اس جگہ قَضٰی کے بعد علٰی آیا ہے)، ۲۰/۷
پوری کرلی ختم کر دی، ۲۱/۱۹ نذر سے فارغ ہوگیا
یعنی مرگیا، ۲۲/۲ زید نے اپنی بیوی سے اپنی حاجت
پوری کرلی، بے تعلق ہوگیا، قطع تعلق کرلیا
یعنی طلاق دے دی، ۲۲/۲ موت کا حکم دے دیا
(اس جگہ قَضٰی کے بعد علٰی آیا ہے) ۲۲/۱۶ بنا دیا

Marfat.com

قُضِیَ: واحد مذکر غائب، ماضی مجہول، پ۹ کام تمام کر دیا جائے پ۱۲ فیصلہ ہو چکا ہوتا، پ۱۱ عمر کی میعاد پوری کر دی گئی ہوتی، پ۱ فیصلہ کر دیا جاتا ہے (اس جگہ قُضِیَ کے بعد لفظِ بَیْنَ آیا ہے) اسی طرح پ۱۱ میں لفظِ بَیْنَ آیا ہے فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اسی طرح پ۲۴، پ۲۵ میں لفظِ بَیْنَ آیا ہے، ان کا فیصلہ کیا جائے گا اسی طرح پ۱۲ پ۲۴ پ۲۵ کا ترجمہ ہے ان کا فیصلہ کر دیا گیا ہوتا پ۱۲ کام کا فیصلہ کر دیا گیا، پ۱۳ جب فیصلہ ہو چکے گا، پ۲۸ جب قرارت ختم کر دی گئی (مزید تشریح کے لئے دیکھو قُضِیَ)

قَضَیْتَ: واحد مذکر حاضر، ماضی معروف قَضَا مصدر، تم نے فیصلہ کیا، تو نے حکم دیا پ۹

قَضَیْتُ: واحد متکلم ماضی معروف، میں پوری کر دوں۔ پ۲

قُضِیَتِ: واحد مؤنث غائب ماضی مجہول قَضَا مصدر، اصل میں قُضِیَتْ تھا، اَلصَّلٰوۃُ سے ملا کر پڑھنے میں قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ ہو گیا، جب نماز ختم کر دی جائے پوری کر دیا جائے (ہو چکے) پ۲۸

قَضَیْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی معروف قَضَا مصدر پ۲ جب تم پورے کر چکو، پ۵ جب تم نماز پوری کر چکو، نماز سے فارغ ہو جاؤ۔

قَضَیْنَا: جمع متکلم ماضی معروف قَضَا مصدر پ۱۵ وحی بھیجا اطلاع دی، پ۱۵ ہم نے قطعی فیصلے کی اطلاع دے دی تھی، پ۲۰ ہم نے حکم بھیجا، وحی بھیجی، پ۲۲ موت کا حکم دیا۔

قَضَاهَا: واحد مذکر غائب ماضی معروف، ہَا ضمیر مفعول، یعقوب نے خواہش پوری کر لی، پ۱۳

قَضٰهُنَّ: واحد مذکر غائب، ماضی معروف ہُنَّ ضمیر جمع مفعول، آسمان کو بنایا پ۲۴

اَلْقِطْرِ: پگھلا ہوا تانبا (قاموس اللغات) یہ صرف حمیری لغت ہے دوسرے قبائل عرب کی زبان میں مستعمل نہیں، حضرت ابن عباس نے اس کا ترجمہ الصفر یعنی پیتل کیا ہے۔ پ۲۲

قِطْرًا: حالتِ نصب پگھلا ہوا تانبا۔ پ۱۶

قَطِرَانٍ: رال، تارکول، گندھک (ترجمان القرآن جلد ۲) ابی الفضل یا ابو الفضل کا یہ ترجمہ اہلِ لغت کے موافق نہیں، صاحبِ معجم القرآن نے لکھا ہے:
"تیل کی طرح ایک سیال مادہ ہوتا ہے جو اُبہل یا صنوبر وغیرہ کے درختوں سے نکلتا ہے بطور خارشتی اونٹ کے لگایا جاتا ہے۔

قاموس وغیرہ میں درخت ابہل وغیرہ سے

Marfat.com

نکلنے والے سیال مادے کو قطران کہا گیا ہے"۔

امام راغب نے لکھا ہے کہ:

"بعض قراتوں میں قِطْرٍ آنٍ آیا ہے یعنی پگھلا ہوا تانبا، کھولتا ہوا"۔ ۱۳/۱۹

قُطِعَ: واحد مذکر غائب ماضی مجہول، قَطْعٌ مصدر کاٹنا، کاٹ دینا حسی طور پر ہو یا معنوی طور پر، کاٹنے کا مفہوم تمام استعمالات میں مشترک ہے ۱۔ قطع السبیل راستہ طے کرنا، ۲۔ نیز گزرنے والوں کو گزرنے سے روک دینا اور ان کا مال چھین لینا۔ ۳۔ قطع الرحم، رشتہ کاٹ لینا، تعلق قطع کر لینا ۴۔ زندگی کو کاٹ دینا یعنی مار ڈالنا، ۵۔ دل کا کٹ جانا یعنی مرجانا یا ندامت کے مارے کٹ کٹ جانا ۶۔ قطع الامر کسی بات کا فیصلہ کر دینا، جھگڑا کاٹ دینا۔ ۷۔ قطع الدابر نسل کاٹ دینا، ختم کر دینا، آیت میں مراد ہے جڑ کاٹ دی گئی، نسل ختم کر دی گئی۔ ۴/۱۱

قُطِّعَ: واحد مذکر غائب ماضی مجہول، تَقْطِیْعٌ مصدر، باب تفعیل، کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا۔ ۲۶/۶

قِطْعٌ: واحد، درخت سے کٹا ہوا لکڑی کا ٹکڑا، اَقْطُعٌ، اَقْطَاعٌ اور قِطَاعٌ جمع، آخر رات کی تاریکی یا آخر رات کی تاریکی کا ایک حصہ یا اول رات کی تاریکی یا اول رات کا ایک تہائی حصہ اور زین کے نیچے کا عرق گیر، قُطُوْعٌ اور اَقْطَاعٌ جمع ۱۲/۵ دونوں جگہ، رات کا آخری حصہ مراد ہے۔

قِطَعٌ: جمع قِطْعَةٌ واحد، ٹکڑے ۱۳/۴ مراد زمین کے مختلف الخواص اور مختلف الاحوال ٹکڑے

(سیوطی وخازن)

قِطَعًا: جمع، قِطْعَةٌ واحد، ٹکڑے ۱۱/۸ مراد رات کے سیاہ ٹکڑے۔

قُطِّعَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی مجہول تَقْطِیْعٌ مصدر باب تفعیل ۱۳/۱۰ پھاڑ دی جاتی، ٹکڑے کر دی جاتی ۱۷/۹ دوزخیوں کے بدن کے انداز سے کے موافق تراش کر آگ کے کپڑے بنائے جائیں گے (روح المعانی) یعنی کپڑوں کی طرح آگ ہر طرف سے لپیٹ لے گی۔ (محلی)

قَطَعْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی معروف (اجو کھجور کے درخت) تم نے کاٹ ڈالے۔ ۲۸/۴

قَطَّعْنَ: جمع مؤنث غائب ماضی معروف تَقْطِیْعٌ مصدر، ۱۲/۱۴ ان عورتوں نے (ہاتھ) کاٹ لئے ۱۲/۱۴ (جن) عورتوں نے (ہاتھ) کاٹ لئے تھے۔

قَطَعْنَا: جمع متکلم ماضی معروف قَطْعٌ مصدر ۸/۱۶ ہم نے جڑ کاٹ دی یعنی نسل ختم کر دی ۷/۶ ہم کاٹ دیتے

Marfat.com

قَطَّعْنَا: جمع متکلم، ماضی معروف، تقطیع مصدر ﴿۹ / ۱۰﴾ ہم نے ان کی (جماعت کو) کاٹ کر الگ الگ (بارہ قبیلے) بنادیے ﴿۹ / ۱۱﴾ ہم نے ان کو (جماعت جماعت کرکے ملک میں) پھیلا دیا۔

قِطْمِيْرٍ: وہ باریک چھلکا جو گٹھلی پر ہوتا ہے یا وہ باریک ڈورا جو کھجور کی گٹھلی کے شگاف میں ہوتا ہے (معجم القرآن) مراد حقیر بے مقدار چیز (المفردات) ﴿۲۲ / ۱۴﴾

قِطَّنَا: قطّ مضاف نا ضمیر مضاف الیہ، قطٌّ اصل لغت میں اس چیز کو کہتے ہیں جس کو عرض میں کاٹا جائے اور قدٌّ وہ چیز جس کو طول میں کاٹا جائے توسیع محاورے کے بعد جدا کردہ حصے کو کہنے لگے۔ آیت میں حضرت ابن عباس کے نزدیک یہی مراد ہے یعنی ہمارا حصہ ہم کو جلدی دیدے پھر اس کاغذ کے ٹکڑے کو کہنے لگے جس پر کچھ (فیصلہ حکم یا اور کچھ) لکھا ہوا ہو پھر اس (فیصلے حکم وغیرہ) کو جو کسی کاغذ کے ٹکڑے پر لکھا گیا ہو کہنے لگے پھر اس چیز (حکم فیصلہ وغیرہ) کا نام قِطّ ہوگیا جو لکھا جاتا ہے خواہ لکھا ہو گیا ہو (المفردات مع بعض تغیر) عام اہل تفسیر کے نزدیک آیت میں اعمال نامہ مراد ہے (روح المعانی) ابن عباس سے قوی روایت اور مجاہد کا بھی یہی قول ہے۔ قتادہ کے نزدیک عذاب کا حصہ (رواہ عبدالرزاق) اور سعید بن جبیر کے نزدیک جنت کا حصہ مراد ہے (رواہ ابن جریر) ﴿۲۳ / ۱۱﴾

قُطُوْفُهَا: جمع قِطْفٌ واحد، قُطُوْفٌ مضاف ہا ضمیر مضاف الیہ، قَطْفٌ درخت سے پھل توڑنا۔ قِطْفٌ وہ پھل جو درخت سے توڑے جائیں (خواہ توڑ لیے گئے ہوں یا توڑے نہ گئے ہوں توڑے جانے کے قابل ہوں) آیت میں وہ پھل مراد ہیں جو اہلِ جنت کھڑے بیٹھے توڑ سکیں گے۔ ﴿۲۹ / ۱۹، ۵﴾

قَعَدَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، قَعْدَۃٌ ایک بار بیٹھنا۔ قِعْدَۃٌ بیٹھنے کی حالت۔ قُعُوْدٌ مصدر بیٹھنا۔ قُعُوْدٌ قَاعِدٌ کی جمع بھی ہے بیٹھنے والے جس طرح قیام مصدر بھی ہے اور قائم کی جمع بھی، قُعُوْدٌ (مصدری) کے معنی بیٹھنا بھی ہے اور گھات میں بیٹھنا بھی (لاقعدن لهم صراطك المستقيم) اور انتظار کرنا بھی (انا ههنا قاعدون) اور اعمال و اقوال کی نگرانی کرنا بھی (عن اليمين وعن الشمال قعيد) اور عاجز ہو کر

Marfat.com

کسی کام سے بیٹھ رہنا بھی اور کھڑا نہ ہو سکنا بھی وغیرہ آیت میں مراد ہے بیٹھ رہے اٹھ کر جہاد کو نہیں گئے، ۱۰/۲

قَعَدُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف، وہ بیٹھ رہے تھے۔ ۴/۲

بِالْقُعُوْدِ: بآ حرفِ جر، القعود مجرور، مصدر، بیٹھ رہنے سے، قعود لغات اضداد میں سے ہے بیٹھنا اور اٹھنا دونوں کے لئے مستعمل ہے (قاموس) (باب نصر) جلوس، تو سجدہ سے اٹھ کر بیٹھنے کو، یا سونے کے بعد اٹھ کر بیٹھنے کو کہتے ہیں اور قعود کھڑے سے بیٹھنے کو، یہ فرق اصل وضع کے اعتبار سے ہے۔ استعمال میں کبھی ایک دوسرے کی جگہ آجاتا ہے (تاج و منتہی الارب)

قُعُوْدٌ: جمع، قَاعِدٌ واحد، بیٹھنے والے، بیٹھے ہوئے ۱/۴

قُعُوْدًا: جمع، قَاعِدٌ واحد، حالتِ نصب، بیٹھے ہوئے، امامِ راغب نے اس آیت میں قُعُوْدًا کو جمع کہا ہے (المفردات) ۴/۱۱ ۵/۱۲

قَعِیْدٌ: صیغہ واحد کا ہے، اطلاق جمع پر بھی ہوتا ہے وہ فرشتہ جو ہر وقت اعمال کا نگراں ہے، آدمی جو کچھ کرتا ہے فرشتہ اعمال نامہ میں درج کر لیتا ہے (راغب) ۲۶/۱۶

قَعُوْا: جمع مذکر حاضر امر معروف، وقوع مصدر، اصل میں اِوْقَعُوْا تھا، وقوع کے معنی ہیں ثابت اور واجب ہونا، عدم سے وجود میں آجانا، گر پڑنا، اس جگہ آخری معنی مراد ہیں یعنی تم گر پڑنا، مقصد یہ کہ سجدہ کرنے میں دیر نہ کرنا (راغب) وَاقِعَۃٌ کا لفظ اگرچہ عام ہے لیکن اس کا استعمال صرف حادثے اور مصیبت کے لئے ہوتا ہے بلکہ وقوع سے جتنے مشتقات قرآنِ مجید میں استعمال کئے گئے ہیں، دو تین کے علاوہ سب شدت، عذ اور ہولناکیوں کو ظاہر کرنے کے موقع پر استعمال کئے گئے ہیں۔ ۲۳/۱۴

قِفُوْا: جمع مذکر حاضر امر معروف، وَقْفٌ اور وُقُوْفٌ مصدر، باب ضَرَبَ، اصل میں اِوْقِفُوْا تھا، متعدی بھی اور لازم بھی، کھڑا کرنا اور کھڑا ہونا، اس جگہ متعدی مستعمل ہے، ان کو کھڑا کر دو (المفردات) ۲۳/۶

قَفَّیْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، تَقْفِیَۃٌ مصدر، باب تفعیل، پیچھے بھیجنا، پیچھے کر دینا، اس کا مادہ قُفَا ہے، قفا کے معنی گردن اور سر کا پچھلا حصہ گدی، قَفْوٌ اور قُفُوٌّ کے معنی کسی چیز کے پیچھے چلنا، پیروی کرنا

اس معنی میں مجرد باب نصر سے مستعمل ہے، تَقْفِیَۃٌ دو مفعول چاہتا ہے، دونوں مفعولوں پر کبھی حرفِ جر نہیں ہوتا جیسے قَفَّیْتُ زَیْدًا عَمْرًا میں نے زید کو عمرو کے پیچھے بھیجا۔ کبھی مفعولِ دوئم پر بؔ آتا ہے، قرآن مجید میں اسی طرح مستعمل ہے، ب۱ ہم نے اس کے پیچھے رسول بھیجے۔ ب۲۷/۱۱ ہم نے ان کے نشان قدموں پر رسول بھیجے، ب۲۷/۲۰ ہم نے ان کے قدموں کے نشان پر یعنی بالکل ان کے پیچھے پیچھے اپنے رسول بھیجے۔ کبھی مفعول اول حذف کر دیا جاتا ہے جیسے وَقَفَّیْنَا بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ہم نے (پیغمبروں کے پیچھے) عیسیٰ بن مریم کو بھیجا۔ ب۲۷/۲۰

قُلْ: واحد مذکر حاضر امر معروف، قَوْلٌ مصدر، کہہ دے، (تفصیل کے لئے دیکھو قَالَ) اصل میں اُقْوُلْ تھا، (باب نصر)

۱: ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۶
۲: ۱، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲
۳: ۲، ۸، ۱۲، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷
۴: ۱، ۳، ۷، ۸، ۱۰
۵: ۶، ۸، ۱۶
۶: ۵، ۷، ۱۲، ۱۴
۷: ۳، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۹
۸: ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۱۰، ۱۱
۹: ۱۰، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۹
۱۰: ۳، ۱۳، ۱۴، ۱۷
۱۱: ۱، ۲، ۵، ۶، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۵، ۱۶
۱۲: ۲، ۳، ۱۰
۱۳: ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۷
۱۴: ۶، ۲۰
۱۵: ۵، ۶، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۵، ۱۶
۱۶: ۲، ۳، ۱۵، ۱۷
۱۷: ۲، ۴، ۷، ۱۴، ۱۶
۱۸: ۲، ۵، ۶، ۱۰، ۱۳، ۱۴، ۱۷
۱۹: ۳، ۴، ۱۵، ۲۱
۲۰: ۱، ۲، ۳، ۸، ۹، ۱۲، ۱۴
۲۱: ۱، ۲، ۸، ۱۲، ۱۴، ۱۶، ۱۸، ۲۰
۲۲: ۵، ۷، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲
۲۳: ۴، ۵، ۱۴، ۱۵، ۱۶
۲۴: ۱، ۲، ۳، ۴، ۱۱، ۱۵، ۱۶، ۱۹
۲۵: ۱، ۳، ۴، ۱۳، ۱۸، ۱۹
۲۶: ۱، ۱۰، ۱۴
۲۷: ۴، ۱۵
۲۸: ۱۱، ۱۲، ۱۵
۲۹: ۲، ۱۱، ۱۲
۳۰: ۳، ۳۴، ۳۷، ۳۸، ۳۹

قَلَّ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، قِلَّۃٌ اسم مصدر اور مصدر، کمی اور کم ہونا۔ کَثْرَۃٌ کی ضد، قِلَّۃٌ اور کَثْرَۃٌ کی اصل وضع عدد کی کمی اور بیشی کے لئے ہے جس طرح صِغَرٌ اور عِظَمٌ جسمانیت کے لحاظ سے چھوٹے اور بڑے ہونے کو کہتے ہیں مجازًا ہر فریق کا استعمال دوسرے کی جگہ ہوتا ہے چھوٹے کو قلیل اور کم کو صغیر کہتے ہیں۔ قِلَّۃٌ کا استعمال مندرجہ ذیل چار معنی کے لئے بھی ہوتا ہے:

۱۔ کمزوری اور ضعف لَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا ای اِیْمَانًا ضَعِیْفًا (بجم)، ۲۔ عدم اور نفی قَلِیْلُ التَّشَکِّیْ لِلْمُھِمِّ یُصِیْبُہٗ (حماسی) جو حادثہ بھی اس پر آتا ہے وہ شکایت نہیں کرتا۔ ایک آیت میں آیا ہے قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ تم بالکل ایمان نہیں لاتے، کسی چیز کو نہیں مانتے۔ بعض کے نزدیک ایمان قلیل مراد ہے یعنی ظاہری طور پر عامیانہ اقرار اور

Marfat.com

دل میں شرک (راغب)، ۲ کبھی تعداد کی کمی دکھا کر ذلت اور حقارت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہوتا ہے وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا یاد کرو جب تم کم یعنی حقیر و ذلیل تھے، قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ کہہ دو متاعِ دنیا حقیر ہے ۳ کبھی قلتِ تعداد سے عزت کی طرف اشارہ ہوتا ہے وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ وہ بہت ہی کم ہیں یعنی عزت والے ہیں (عزت والے کم ہی ہوتے ہیں) (المفردات) قِلَّةٌ سے افعال باب ضرب سے آتے ہیں۔ قَلَّ لازم بھی ہے اور متعدی بھی، اول کے معنی ہیں کم ہوا - بیماری سے اٹھا - دوسرے کے معنی ہیں اٹھایا۔ آیت میں کم ہونا مراد ہے۔ پ ٤/١٢

قَلِيْلٌ: صفتِ مشبہ واحد لیکن اطلاق جمع پر بھی ہوتا ہے پ ٢/١١ پ ٥/٨ پ ٦/١٢ پ ١٣/٢١ تھوڑا حقیر، پ ١٠/٩ پ ١٣/٤ تھوڑے، پ ٥/٦ ان میں سے تھوڑے، پ ١٥/١٥ پ ٢٧/١٤ تھوڑے آدمی، پ ٢٢/٨ تھوڑے (عزت والے) پ ٣٣/١١ بہت تھوڑے ہیں (عزت والے)

قَلِيْلًا: صفتِ مشبہ حالت نصب، پ ١/٩،٥ پ ٢/٥ پ ٣/١٦ پ ٣/١١،١٠ پ ٥/٨ پ ٦/٨ پ ١٣/١٩ تھوڑی، حقیر، پ ١/١٠ پ ٤/١٤ پ ٥/٦ تھوڑے آدمیوں نے، پ ١/١١ وہ بالکل ایمان نہیں لاتے، پ ٢ پ ١٥/٢ تھوڑے آدمیوں کے علاوہ پ ٢/١٦ پ ٥/٤ پ ٦/٢ پ ١٣/١ تھوڑے آدمی، پ ١/١٥ پ ١٥/٨،٧ پ ٢/٩ پ ٢٢/٥ پ ٢٥/١٤ پ ٢٦/١٨ تھوڑی مدت۔ پ ٢٣/١٥ پ ٢٧/٧ پ ٢٩/١٣، ١٢ تھوڑا، پ ٥/١٨ پ ٨/٨ پ ١٥/١٠ پ ٢٣/١١ پ ٢٦/١٠ پ ٢٩/٦،٢ بہت کم، پ ٥/١٨ پ ٢/١٤ پ ١٢/١٦ پ ٢٠/١ پ ٢١/١٨،١٤،١٢ کم۔

قَلِيْلٍ: صفتِ مشبہ، حالتِ جر، تھوڑی مدت کے بعد، پ ١٨/٣

قَلِيْلَةٍ: صفتِ مشبہ مؤنث واحد، تھوڑی کم تعداد والی۔ پ ٢/١٢

قَلِيْلُوْنَ: صفتِ مشبہ جمع، قَلِيْلٌ واحد، چھوٹی جماعت۔ پ ١٩/٨

قَلَآئِدَ: جمع قِلَادَةٌ واحد، وہ چیز جو گردن میں لٹکائی جائے ہار، رسّی، پٹہ وغیرہ۔ اصل لغت میں قَلْدٌ کے معنی ہیں بٹنا۔ قَلَدْتُ الْحَبْلَ میں نے رسی بٹی۔ قَلِيْدٌ اور مَقْلُوْدٌ بٹی ہوئی چیز اس صورت میں قِلَادَةٌ کے معنی ہوئے وہ بٹی ہوئی چیز جو گردن میں ڈالی جاتی ہے جیسے ڈورا یا چاندی وغیرہ کی زنجیر، توسیع محاورہ کے بعد بٹنے کا مفہوم ساقط کر دیا گیا بلکہ جو چیز گردن میں ڈال دی جائے خواہ وہ بٹی ہوئی نہ ہو، اس کو قلادہ کہنے لگے، پ ٦/٥ پ ٦/٣

قَلْبٌ: مصدر، پلٹنا۔ الٹنا۔ موڑنا، پھیر دینا

دل اس لئے کہ مادۂ حیات اس میں بھی حرکت
اور حالت پلٹ رہتی ہے، وہ اوصاف جو قلب سے
خصوصیت رکھتے ہیں جیسے علم، فہم، عقل، جان
شجاعت وغیرہ (راغب) اس کی جمع قُلُوْبٌ ہے۔
۷۲/۱۷ اس جگہ عقل مراد ہے کذا قال الفراء۔

قَلْبٌ: دل ۱۹/۹، ۳۳/۷، ۲۶/۱۷

قَلْبِ: دل، ۲۴/۹

اَلْقَلْبِ: دل ۳/۸

قُلُوْبٌ: جمع، قَلْبٌ واحد، دل، قوت علم ۱۹/۱۲، ۴/۱۲، ۳/۴

قُلُوْبُ: مرفوع مضاف، دل ۱۱/۳، ۲۴/۲

قُلُوْبِ: جمع مجرور مضاف ۴/۷، ۹/۱۶۲، ۱۱/۱۳، ۴/۱۳، ۱۹/۱۵، ۲۱/۹، ۲۶/۹،۷، ۲۷/۲۰

اَلْقُلُوْبُ: جمع معرف باللام مرفوع ۱۳/۱۰، ۱۴/۱۲، ۱۸/۸، ۲۴/۷

اَلْقُلُوْبِ: جمع مجرور، ۱۲/۱۱

قُلُوْبُهُمْ: جمع، مرفوع مضاف، ھُمْ ضمیر مضاف الیہ ان کے دل، ۱/۱۲، ۷/۱۰،۷، ۷/۱۱، ۹/۱۵، ۱۰/۱۳،۱۳، ۱۳/۱۰، ۱۴/۹، ۱۷/۱۲،۱، ۲۳/۱۷، ۲۷/۱۸، ۲۸/۹

قُلُوْبَهُمْ: جمع منصوب مضاف ھُمْ مضاف الیہ ان کے دلوں کو، ۷/۷، ۲۶/۱۲، ۲۸/۹

قُلُوْبِهِمْ: جمع مجرور مضاف، ۱/۱،۲،۱۱، ۳/۹، ۴/۸، ۵/۶، ۶/۱۲، ۷/۹، ۹/۳، ۱۰/۱،۴،۸،۱۶،۱۷،۱۸، ۱۱/۲،۵،۱۴، ۱۴/۲۰، ۱۵/۵،۱۴،۲۰، ۱۶/۱۴، ۲۱/۱۸،۱۵، ۲۲/۷، ۲۶/۲،۴،۸،۱۰،۱۲، ۲۸/۳،۴،۱۳، ۲۹/۱۵، ۳۰/۸

قُلُوْبُنَا: قُلُوْبُ مضاف مرفوع، نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ، ہمارے دل، ۱/۱۱، ۶/۲، ۷/۵، ۲۴/۱۵

قُلُوْبَنَا: قُلُوْبَ مضاف منصوب، نا ضمیر مضاف الیہ، ہمارے دلوں کو، ۳/۹

قُلُوْبِنَا: قلوبِ مجرور مضاف، نا ضمیر مضاف الیہ ہمارے دلوں میں۔ ۲۸/۴

قُلُوْبِكُمْ: قلوبِ جمع مجرور مضاف، کُمْ ضمیر جمع مذکر مخاطب مضاف الیہ ۴/۱،۷ تمہارے دلوں میں، ۴/۶، ۲۶/۱،۱۳،۱۴ تمہارے دلوں میں، ۷/۱۱، ۹/۱۶ تمہارے دلوں پر، ۲۶/۲،۲ تمہارے دلوں کو۔

قُلُوْبُكُمْ: قلوبُ جمع مرفوع مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر مخاطب مضاف الیہ ۱/۹، ۴/۲، ۹/۵ تمہارے دل، ۲/۱۱، ۲۱/۱۷ تمہارے دلوں نے۔

قُلُوْبُكُمَا: قلوب جمع مضاف مرفوع کُمَا ضمیر تثنیہ مخاطب مضاف الیہ، تم دونوں کی نیتیں، ارادے، خیالات (معجم القرآن) عام مفسرین کے

Marfat.com

نزدیک اس جگہ دل ہی مراد ہیں لیکن دو آدمیوں کے دل دو ہی ہوتے ہیں زیادہ نہیں ہوتے اور قلوب کا لفظ جمع ہے اس لئے ان کو تاویل کرنی پڑی مثلاً ۱۔ ایک سے زیادہ پر جمع کا اطلاق ہوتا ہے ۲۔ اگر جمع کی جگہ تثنیہ ذکر کیا جاتا اور قلبا کما کہا جاتا تو لفظ میں ثقل پیدا ہو جاتا ۳۔ بعض اعضاء ایک انسان کو دو یا دو سے زائد دئے گئے ہیں جیسے ہاتھ پاؤں انگلیاں پسلیاں، بعض اعضاء ایک آدمی کو ایک ایک ہی دئے گئے ہیں جیسے دل، جگر، دماغ جو عضو ایک ایک ہی دیا گیا ہے اس میں تثنیہ اور جمع کا کوئی فرق نہیں اس لئے تثنیہ کے لئے جمع کا لفظ بولا جا سکتا ہے اس کی تاویلیں تسلی بخش نتیجہ کی حامل نہیں اس لئے صاحب معجم القرآن کی تشریح زیادہ اچھی ہے آدمی ایک ہو دو ہوں یا زیادہ ہوں خیالات اور نیتیں اور عزائم گوناگوں اور چند در چند ہو سکتے ہیں اس صورت میں کسی تاویل کی ضرورت نہیں اگرچہ عام اہل تفسیر کی تشریح پر بھی کلام فصاحت کے درجے سے نہیں گرتا اور اہلِ بلاغت کا استعمال اس کی تائید کرتا ہے ایک جاہلی شاعر کا شعر ہے

یَاصَاحِبَیَّ فَدَتْ نَفْسِیْ نُفُوْسَکُمَا
وَحَیْثُمَا سِرْتُمَا لاَقَیْتُمَا رَشَدًا

"اے میرے دونوں ساتھیو میری جان تمہاری جانوں پر قربان ہو، تم جہاں جاؤ کامیابی حاصل کرو"

تثنیہ کے لئے تثنیہ کا استعمال بھی غیر فصیح نہیں جیسے صمر بن طفیل جاہلی اپنے نفس کو خطاب کرتے ہوئے کہتا ہے

حَنَنْتَ اِلٰی رَیَّا وَنَفْسُکَ بَاعَدَتْ
مَزَارَکَ مِنْ رَیَّا وَشَعْبَا کُمَا مَعًا

تو ریا کا مشتاق ہے مگر باوجودیکہ تیری اور ریا کی گھاٹیاں ایک ہیں پھر بھی تونے ریا کی ملاقات کو خود بعید کر دیا مگر فصیح ترین استعمال اول ہے، ۲۶/۱۹

قَلْبِکَ: قلب مجرور مضاف، ک ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ، تیرے دل پر ۱/۱۲ ۱۹/۱۵ ۲۵/۲

قَلْبُہٗ: قلب مفرد مضاف مرفوع، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، اس کا دل، ۲/۷ ۲/۱۲

قَلْبِہٖ: قلب مجرور مضاف، ہٖ ضمیر مضاف الیہ ۲۲/۱ اس کے دل میں، ۱/۱۴ اس کے دل کے۔

قَلْبَہٗ: قلب منصوب مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ

Marfat.com

پ۲۵/۱۶ پ۲۸/۱۲ اس کے دل کو۔

قَلْبِهَا: قلب مجرور مضاف ھا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ، اس کے دل پر، پ۲۰/۲

قُلُوْبِهِنَّ: قلوب جمع مجرور مضاف ھنّ ضمیر جمع مؤنث غائب، مضاف الیہ ان کے دلوں کو، پ۲۲/۴

قَلْبِیْ: قلب مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ، میرا دل، پ۳/۲

قَلْبَیْنِ: تثنیہ حالت نصب قلب واحد، دو دل۔ پ۲۱/۱۷

قُلْتُ: واحد متکلم ماضی معروف قول مصدر، میں نے کہا، پ۳/۹ (دیکھو قال)

قُلْتَ: واحد مذکر حاضر ماضی معروف، پ۳/۶ تو نے کہا تھا، پ۱/۸ پ۱۵/۱۴ تو نے کہا۔

قُلْتُهٗ: واحد متکلم ماضی معروف ہ ضمیر مفعول اگر میں نے کہا ہوگا یا میں نے کہا ہوتا، پ۷/۶

قُلْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی معروف، تم نے کہا پ۱/۶،۷ پ۳/۴ پ۴/۲ پ۶/۶ پ۸/۸ پ۱۱/۹ پ۲۵/۲۰

قُلْنَ: جمع مؤنث غائب ماضی معروف، ان عورتوں نے کہا۔ پ۱۲/۱۲،۱۴

قُلْنَ: جمع مؤنث حاضر امر معروف، تم بات کیا کرو۔ پ۲۲/۱

قُلْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، ہم نے کہا، ہم نے حکم دیا، پ۱/۴،۶،۱۷،۸،۹ پ۲/۲ پ۶/۹ پ۹/۱۸،۱۹ پ۱۲/۴ پ۱۵/۶،۷،۱۲،۱۴،۱۹ پ۱۶/۱۲،۱۲،۱۶ پ۱۷/۵ پ۱۹/۲ پ۲۰/۱۰ پ۲۹/۱ (دیکھو قال)

قَلٰی: واحد مذکر غائب ماضی معروف، اسم مصدر، قِلٰی سخت نفرت، انتہائی بغض، باب ضرب قَلٰی یَقْلِیْ باب نصر قَلٰی یَقْلُوْ قَلْوًا کے معنی ہیں پھینک دینا، قابل نفرت چیز یا دشمن کو دل اپنے اندر جگہ نہیں دیتا باہر نکال کر پھینک دیتا ہے اس نے تجھ سے نفرت (نہیں) کی (دیکھو اَلْقَالِیْنَ) پ۳۰/۱۸

اَلْقَلَمِ: واحد قلم اور فال نکالنے کا تیر، اَقْلَامٌ جمع قَلْمٌ تراشہ، قَلْمٌ کسی سخت چیز کو تراشنا، آیات میں قلم لکھنے کا آلہ مراد ہے، پ۲۹/۲ پ۳۰/۲۱

قُمْ: واحد مذکر حاضر امر معروف، کھڑا ہو جا، تیار ہو جا پ۲۹/۱۲،۱۵ (دیکھو قام و قائم)

قُمْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی معروف، تم کھڑے ہو، جب تم نماز کو کھڑے ہو یعنی نماز ادا کرنے کا ارادہ کرو۔ (دیکھو قام اور قائم) پ۶/۶

اَلْقَمَرَ: واحد حالت نصب اَقْمَار جمع، تیسری تاریخ سے ۲۸ (قاموس) یا تیسری تاریخ کے بعد والی رات سے

آخر ماہ تک کا چاند (راغب)، قَمرًا: چاندنی قَمَرَ
جوئے میں غالب آنا، جیت جانا (باب نصر و ضرب)
چاند کی روشنی بھی ستاروں کی روشنی پر غالب ہوتی
ہے، شاید قمر کی وجہ تسمیہ یہی ہو (المفردات)
باب سمع سے قَمِرَ السِّقَاءُ کے معنی ہیں مشکیزہ چاندنی
کی وجہ سے خراب ہوگیا قَمِرَ الْكَلَأُ گھاس بہت
ہوگئی قَمِرَ الرَّجُلُ چاندنی کی وجہ سے آنکھوں
سے نیند اڑ گئی، برف کی سفیدی کی وجہ سے آنکھیں
خیرہ ہوگئیں۔ پ ۷/۱۵،۱۸ ۸/۱۴ ۱۱/۶ ۱۲/۱۱ ۱۳/۱۷،۷ ۱۴/۸ ۱۷/۳
۲۱/۱۲ ۲۲/۱۴ ۲۳/۱۵،۲ ۲۹/۹

اَلْقَمَرُ: معرفہ، حالتِ رفع، تیسری تاریخ سے
آخر ماہ تک کا چاند، پ ۱۴/۹ ۲۴/۱۹ ۲۷/۱۸،۱۱ ۲۹/۷ دو جگہ

اَلْقَمَرِ: معرفہ، حالتِ جر، پ ۲۹/۱۲ ۳۰/۱۶

قَمَرًا: نکرہ، حالتِ نصب، چاند، پ ۱۹/۶

قَمْطَرِيْرًا: مصیبت اور رنج کا بہت طویل دن
(یعنی روزِ قیامت) اصل محاورے میں قَمْطَرَتِ النَّاقَةُ
اس وقت بولا جاتا ہے، جب اونٹنی دم اٹھا کر
ناک چڑھا کر منہ بنا کر مکروہ شکل اختیار کرے،
اس معنی کی مناسبت سے ہر مکروہ بُرے رنج وہ
دن کے لئے استعمال ہونے لگا، اسد بن ناعصہ
کا قول ہے ؎

وَاصْطَلَيْتُ الْحُرُوْبَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ
بَاسِلِ الشَّرِّ قَمْطَرِيْرِ الصَّبَاحِ

اصل مادہ قطر ہے میم زائد ہے (معجم القرآن) پ ۲۹/۱۹

اَلْقُمَّلُ: غلہ کو کھا جانے والا کیڑا، چیونٹی جانو
کے بدن میں گھس جانے والی کیلی (چچڑی) معجم
مختار الصحاح میں ہے کہ قُمَّل چچڑی ہی کی جنس
میں سے ہوتی ہے لیکن چچڑی سے چھوٹی ہو
ہے، امام راغب نے قُمَّلٌ کے معنی لکھے ہیں
چھوٹی مکھیاں اور قَمْلٌ کے معنی جوئیں، رَجُلٌ
قَمِلٌ وہ آدمی جس کے جوئیں پڑ جائیں صاحب
قاموس نے لکھا ہے :
"چیونٹی سے بڑی کی مڈی، سرخ پَر والا کیڑا چچڑی
کی طرح ایک کیڑا، بدبودار ٹڈی "
صاحب منتہی الارب نے لکھا ہے قُمَّل کو جوئیں
کتنا غلط ہے۔ پ ۹/۶

قَمِيْصَهُ: قمیص مفرد مضاف ہ مضاف ا
قُمُصٌ، اَقْمِصَةٌ اور قُمْصَانٌ جمع، سوتی کرتہ او
کپڑے کے کرتہ کو قمیص نہیں کہا جاتا (قامو
قمیص عموماً مذکر ہے کبھی مؤنث بھی مستعمل ہے قمیص
اور قموص اس گھوڑے کو بھی کہتے ہیں جس کا سو
ہلتا جلتا رہے جسم کرتہ بیٹھ کے قمیص

Marfat.com

افعال باب ضرب اور نصر سے آتے ہیں جس کے معنی ہوتے ہیں کرتہ پہننا اور باب تفعیل سے قمیص پہنانے کے معنی ہوتے ہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے اِنَّ اللّٰہَ سَیُقَمِّصُکَ قَمِیْصًا اللہ تجھے ایک کرتہ پہنائے گا (خلافت دے گا)۔ مجمع البحار ۲۲/۱۲ دو جگہ

قَمِیْصَہٗ: اس کے قمیص کو، ۲۲/۱۲ دو جگہ

قَمِیْصِہٖ: قمیص مجرور مضاف اس کے قمیص پر، ۱۲/۱۲

قَمِیْصِیْ: قمیص مضاف ی مضاف الیہ، میرا کرتہ۔ ۱۳/۱۲

قِنَا: قِ نَا، قِ واحد مذکر حاضر امر معروف، نَا ضمیر جمع متکلم مفعول، وِقَایَۃٌ اور وِقَاءٌ مصدر، ہم کو بچا، محفوظ، وِقَایَۃٌ کے معنی ہیں دکھ دینے والی، ضرر رساں چیز سے بچانا (باب ضرب) الخ مضارع وَقٰی یَقِیْ۔ قِ اصل میں اِوْقِ تھا۔ ۹/۱۰ ۱۱

قُوْا: جمع مذکر حاضر امر معروف، اصل میں اِوْقِیُوْا تھا، بچاؤ، ایسے اعمال اختیار کرو کہ دوزخ سے اپنے کو بھی بچالو اور اپنے متعلقین کو بھی۔ ۲۸/۱۹

اَلْقَنَاطِیْرِ: جمع، اَلْقِنْطَارُ واحد ڈھیر دل انبار، کثیر مال، قنطار کی لفظی ساخت بلندی کے مفہوم کو چاہتی ہے اسی لئے بڑے پل اور اونچی عمارت کو قَنْطَرَۃٌ کہتے ہیں (قاموس) مال کو ایک جگہ جمع کر کے اگر ڈھیر لگا دیا جائے تو وہ بھی اونچا ہو جائے گا، اسی مناسبت سے قنطار کے معنی کثیر مال ہو گئے لیکن کثرتِ مال کی حد و د کیا ہونی چاہئیں جس کو قنطار کہا جا سکے، اس میں گزشتہ اہلِ لغت کا اختلاف ہے مختلف اقوال ہیں اور ہر ایک کا کوئی نہ کوئی ماخذ ہے مثلاً ۱۲ اوقیہ سونا یا ہزار اوقیہ سونا یا ہزار دینار یا بارہ سو دینار یا ستر ہزار دینار یا اسی ہزار دینار یا سو رطل سونا یا سو رطل چاندی یا گائے کی کھال بھر سونا یا چاندی۔ یہ سب اقوال قدیمہ ہیں، آجکل عربی اوزان میں سو رطل وزن کا نام قنطار ہے (معجم) آیت میں علمائے تفسیر نے مالِ کثیر مراد لیا ہے۔ ۳/۱۰

قِنْطَارٍ: واحد، حالت جر، قَنَاطِیْرُ جمع، مالِ کثیر، ۳/۱۶

قِنْطَارًا: واحد حالتِ نصب، قَنَاطِیْرُ جمع مالِ کثیر، ۴/۱۲

قَنَطُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف، قُنُوْطٌ مصدر وہ ناامید ہو گئے۔ صاحبِ تاج ال... نے

Marfat.com

اگرچہ صراحت کی کہ قنوط سے وزنِ فعل علاوہ کَرُمَ کے تمام ابواب مجرد سے آتا ہے (دیکھو تَقْنَطُوْا) لیکن دوسرے عام اہلِ لغت کے نزدیک باب کَرُمَ سے بھی اس کے افعال کا استعمال ثابت ہے قَنِطٌ اور قَنُوْطٌ صفت کے صیغے ہیں اور قَانِطٌ اسم فاعل ہے (دیکھو مِنَ الْقَانِطِيْن) ۵/۱۴

قَنُوْطٌ: صیغہ مبالغہ۔ بالکل ناامید، بے آس؛ ۲۵/۱

قِنْوَانٌ: جمع قِنْوٌ مفرد۔ قِنْوَانِ تثنیہ، کھجوروں کے گچھے۔ امرا القیس کا قول ہے وَمَالَتْ بِقِنْوَانٍ مِنَ الْبُسْرِ اَحْمَرَا شاخیں کھجوروں کے گچھوں کے بوجھ سے جھک گئیں۔

قِنْوَةٌ اور قُنْوَةٌ اور قِنْیٌ بھی خوشے کو کہتے ہیں۔ اَقْنَارٌ جمع۔ قِنْوَةٌ کی جمع قِنْوَانٌ اور قِنْیَانٌ بھی آئی ہے، عرب کے مالدار ہونے کی علامت کھجوروں کی کثرت تھی، نخلستان انکی مال داری کا جزِ اعظم تھے، اس مناسبت سے قِنٰی کے معنی مال دار ہونے اور خوش ہونے کے ہوگئے خواہ کسی ذریعے سے مال و مسرت کا حصول ہو، ایک کہاوت مشہور تھی مَنْ اُعْطِیَ مِاۃً مِنَ الْمَعْزِ فَقَدْ اُعْطِیَ الْقِنٰی وَمَنْ اُعْطِیَ مِاۃً مِنَ الْاِبِلِ فَقَدْ اُعْطِیَ الْمُنٰی، جس کو سو بکریاں مل گئیں، اس کو دولت مل گئی اور جس کو سو اونٹ مل گئے اس کی تو سب مرادیں ہی پوری ہوگئیں (لسان) ۲۰/۱۸

قَوَارِیْرَ: جمع قَارُوْرَةٌ واحد، شیشہ، شیشے کا برتن گلاس ہو یا صراحی یا کچھ اور، چاندی کے قواریر ہونے کا یہ مطلب ہے کہ چاندی کی طرح سفیدی اور شیشے کی طرح صفائی ان برتنوں میں ہوگی؛ ۱۹/۱۸ میں شیشے مراد ہیں اور ۲۹/۱۹ میں دونوں جگہ شیشے کے برتن چاندی کی طرح سفید۔

اَلْقَوَاعِدُ: جمع، اَلْقَاعِدُ واحد، وہ عمر رسیدہ عورتیں جو نکاح حمل اور حیض کے قابل نہ رہی ہوں۔ امام راغب نے المفردات میں اس معنی میں قواعد کو قَاعِدَةٌ کی جمع قرار دیا ہے مگر یہ صراحتِ لغت اور لغائر کے خلاف ہے، قاموس، تاج، صحاح وغیرہ میں قواعد بمعنی مذکورہ کو قَاعِدٌ کی جمع لکھا ہے جس طرح حوامل حامل کی جمع ہے حاملۃ کی نہیں، اسی طرح عورت کیلئے حائض بولتے ہیں جو صفات عورتوں کے لئے مخصوص ہیں ان میں تا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ مرد سے اشتباہ ہی نہیں ہوتا جو تا کو ذکر کرے

رفعِ اشتباہ کیا جائے، شاید امام کو اس لفظ قواعد سے التباس ہوگیا ہے جس کے معنی بنیادوں کے یا ہودے کی لکڑیوں کے ہیں اس کا مفرد ضرور قَاعِدَةٌ ہے صاحب معجم القرآن نے بھی اس کو اَلْقَاعِدُ کی جمع لکھا ہے۔ ۱۸/۱۴

اَلْقَوَاعِدَ ۲/۱۵ } جمع، اَلْقَاعِدَةُ واحد۔
اَلْقَوَاعِدِ ۱/۱۶ } بنیادیں یعنی دیوار کا وہ ابتدائی حصہ جو سطح زمین سے شروع ہو کر کچھ اوپر آجاتا ہے جس پر پوری عمارت قائم ہوتی ہے جس چیز پر کسی چیز کا قعود یعنی قیام ہو وہ قاعدہ ہے مثلاً قاعدۃ الملک تخت گاہ قاعدۃ الهودج ہودے کی چوطرفہ لکڑیاں جن پر ہودج قائم ہوتا ہے۔

قَوَامًا: اسراف اور بخل کے درمیان حدِ اوسط معتدل جس سے نہ اپنی تباہی ہو نہ دوسروں کی قوام اور قیام اس چیز کو کہتے ہیں جس سے کسی شے کی بقاء اور درستگی ہو یعنی درستی اور بقاء کا سہارا۔ ۱۹/۴

قَوَّامُوْنَ: جمع۔ مرفوع۔ قَوَّام مفرد صیغہ مبالغہ سرپرست، مصلح، برتر، عورتوں پر مردوں کو برتری حاصل ہے عقل، علم، فہم، طاقت، نظم سب ہی لحاظ سے عموماً مرد عورتوں سے برتر ہیں اِلّا ماشاء اللہ اتفاق سے کوئی عورت اچھی تربیت اور تعلیم کی وجہ سے پہلوان ہوجائے یا روشن دماغ، تو بعض مردوں پر اس کو عارضی برتری حاصل ہوجاتی ہے پھر بھی سب مردوں سے کسی عورت کا افضل ہونا ممکن نہیں فطری عقلی اور جسمی کمزوری میدان مسابقت میں اس کو پیچھے رکھتی ہے پھر عوارض فطریہ بھی عورت ہی کو ہوتے ہیں۔ حمل، وضع حمل، حیض وغیرہ، اسی وجہ سے نبوت، خلافت، امامت اور دینی و دنیوی قیادت کی چیزیں مردوں سے وابستہ کی گئیں، خلیفہ مامون عباسی کا شعر ہے ؎

فَاِنَّمَا اُمَّهَاتُ النَّاسِ اَوْعِيَةٌ
مُسْتَوْدَعَاتٌ وَلِلْاٰبَاءِ اَبْنَاءُ

مائیں تو صرف ظروف ہیں جن کے اندر نطفہ کو امانۃً رکھ دیا جاتا ہے اولاد تو باپ کی ہوتی ہے، مفسر مدارک نے قوامون کا ترجمہ کیا ہے مسلط، حاکم، آمر، ناہی، خازن، بیضاوی معالم، مدارک وغیرہ میں مرد کی برتری کے لئے وجوہ ذیل ائمہ اجتہاد کے اقوال سے نقل کی ہیں عزم، ہمت، دانش، طاقت، نماز روزہ کی تکمیل، نبوت

خلافت، امامت، اذان، خطبہ، جماعت اور جمعہ کا وجوب، حدود و قصاص میں شہادت، میراث کا دوگنا ہونا، میراث کا عصبہ ہونا، نکاح و طلاق کا مالک ہونا، نسب وغیرہ امام ابوحنیفہ کے قول پر تکبیراتِ تشریق کا وجوب بھی مردوں ہی کے لئے ہے۔ ۵-۲

قَوَّامِيْنَ: جمع منصوب، قَوَّامٌ مفرد، اگرچہ صیغہ مبالغہ کا ہے لیکن اسم فاعل کے معنی ہیں، (سیوطی و خازن) ۵-۱۲ انصاف کے لئے کھڑے ہونے والے، ۶-۳ اللہ کے حقوق ادا کرنے کے لئے کھڑے ہونے والے (خازن) (مزید تشریح کے لئے دیکھو قَامَ)

قُوَّتِكُمْ: مفرد مجرور مضاف، کُمْ ضمیر جمع مخاطب مضاف الیہ، قُوًی جمع۔ تمہاری طاقت، قوت، رسی کے بل کو بھی کہتے ہیں، اگر اس کے مشتقات باب نَصَرَ سے آتے ہیں تو غالب آنے کے معنی ہوتے ہیں، قَوَيْتُهٗ میں لڑائی میں اس پر غالب آیا، اگر باب سَمِعَ سے آتے ہیں تو طاقتور ہونا، سخت بھوکا ہونا، مکان کا خالی ہونا، بارش کا رک جانا مراد ہوتا ہے، قَوِيَ وہ طاقتور ہو گیا یا سخت بھوکا ہو گیا، قَوِيَ الدَّارُ مکان خالی ہو گیا قَوِيَ الْمَطَرُ بارش رُک گئی کلامِ عرب میں قوت کا استعمال مختلف معانی کے لئے ہوتا ہے جن میں سے بعض کے لئے قرآن مجید میں بھی استعمال کیا گیا، ۱- قدرت مضبوطی جیسے خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس کو مضبوطی اور کوشش کے ساتھ لو، ۲- بدن کی اندرونی طاقت جیسے مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ جسمانی طاقت سے میری مدد کرو (راغب) ۳- اندرونی قلبی طاقت جیسے يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ اے یحییٰ قلبی طاقت کے ساتھ کتاب کو لے یعنی اس پر عمل کر، ۴- جسم کے باہر سے حاصل کی ہوئی طاقت جیسے لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً کاش تمہارے مقابلہ کے لئے مجھے کوئی بیرونی طاقت حاصل ہوتی، بعض اہلِ تفسیر نے اس جگہ قوت سے مراد لی ہے فوجی یا مالی طاقت (راغب) دوسری آیت میں آیا ہے نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ ہم طاقت والے ہیں یعنی (جسمانی طاقت کے علاوہ) ہم کو فوجی جماعتی مالی ہر طرح کی طاقت حاصل ہے۔ ۵- الٰہی طاقت اللہ کی قدرت اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ اور كَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا اور اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

Marfat.com

قوت کے ایک معنی استعداد، صلاحیت اور قابلیت بھی ہے، قرآنِ مجید میں اس معنی کے لئے استعمال نہیں کیا گیا، اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ ایک شخص میں قابلیت ہے صلاحیت ہے اگر چاہے تو کر سکتا ہے لیکن بالفعل اس کام میں مشغول نہیں ہے جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ بِالْقُوَّةِ یعنی زید کو کتابت آتی ہے جب چاہے لکھ سکتا ہے، لکھنے پر قادر ہے لیکن اس وقت لکھنے میں مشغول نہیں ہے، دوسرے یہ کہ کسی کام کو صرف سیکھنے کی صلاحیت ہے قابلیت ہے، بالفعل کسی کام کو کر نہیں سکتا، نہ کرنا جانتا ہے لیکن سیکھ سکتا ہے جیسے اَلْاِنْسَانُ کَاتِبٌ بِالْقُوَّةِ یعنی اگرچہ ہر آدمی اس وقت لکھنے پر قادر نہیں، نہ ہر شخص لکھنا جانتا ہے نہ لکھ سکتا ہے لیکن دوسرے جانوروں کے مقابلے میں اس کو امتیازی حیثیت یہ حاصل ہے کہ اگر کتابت سیکھنا چاہے تو سیکھ سکتا ہے، سیکھنے کی استعداد اور صلاحیت ہر آدمی کو حاصل ہے، دوسرے جانور اس صلاحیت سے محروم ہیں۔ پ۱۲/۵

قُوَّةٍ: مجرور نکرہ، طاقت پ۱/۱۱،۸ پ۹/۱۱،۷ پ۱۰/۴ پ۱۴/۱۹ پ۱۷/۱،۲ پ۱۹/۱۸ پ۲۱/۹،۲ پ۳۰/۱۱،۶

قُوَّةً: منصوب نکرہ، طاقت، پ۱/۱۵ پ۱۲/۵،۷ پ۱۵/۱۷ پ۲۰/۱۱ پ۲۱/۹ پ۲۲/۱۲ پ۲۴/۸،۱۴،۱۶ پ۲۶/۶

اَلْقُوَّةَ: منصوب معرف باللام۔ طاقت پ۲/۴

اَلْقُوَّةِ: مجرور معرف باللام طاقت پ۲۷/۲

اَلْقُوٰی: جمع، اَلْقُوَّةُ واحد، طاقتیں۔ پ۲۷/۵

قَوِیٌّ: صفتِ مشبہ نکرہ واحد مرفوع اَقْوِیَاءُ جمع، طاقتور، پ۱۰/۳ پ۱۴/۱۳،۱۷ پ۱۹/۱۸ پ۲۲/۸ پ۲۷/۱۹ پ۲۸/۲

قَوِیًّا: صفتِ مشبہ منصوب نکرہ مفرد، قوت والا۔ پ۲۱/۱۹

اَلْقَوِیُّ: صفتِ مشبہ مرفوع معرف طاقتور: پ۱۲/۶ پ۲۰/۶

قُوْتِلْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی مجہول مُقَاتَلَةٌ مصدر باب مُفَاعَلَةٌ (اگر) تم سے لڑائی کی گئی۔ پ۲۸/۵

قُوْتِلُوْا: جمع مذکر غائب ماضی مجہول مُقَاتَلَةٌ مصدر باب مُفَاعَلَةٌ (اگر) ان سے لڑائی کی گئی پ۲۸/۵۔

(دیکھو قَاتَلُوْا اور قتل)

قَوْسَیْنِ: تثنیہ، قوس واحد، دو کمانیں، قوس اگرچہ جامد ہے لیکن اس سے مصدر اور مصدر سے افعال بنائے گئے ہیں۔ باب تفعیل اور تفعل سے عموماً اس کے مشتقات آتے ہیں تَقَوُّسٌ جھک جانا، کھڑا ہو جانا تَقَوَّسَ الشَّیْخُ وَتَقَوَّسَ بوڑھا کھڑا ہو گیا قَوَّسْتُ الْخَطَّ میں نے منحنی لکیر کھینچی ثلاثی مجرد میں باب سَمِعَ سے اس کا استعمال ہوا ہے

Marfat.com

قِیْسَ وہ کھڑا ہوگیا۔ ٢٧/٥

اَلْقَوْلُ: مصدر اور حاصل مصدر، حکم۔ وعدہ۔ بات (مفصل تشریح کے لئے دیکھو قَالَ) ١٢/٤ ١٥/٢ ١٨/٢ ٢٢/١٠ حکم، ٣٠/١٠،٣،٢ ٢١/١٥ وعدہ، حکم، ٢٣/٤ بات، حکم، ٢٤/١٧ ٢٦/٢ حکم مراد عذاب۔

اَلْقَوْلِ: ٥/١٣ ٦/١ ٨/١ ٩/١٤ ١٣/١٦،٤ ١٦/١٠ ١٧/١٠،٧،٢ ٢٨/١ بات، ٢٢/١ ٢٦/١٣،٨ بات کہنا۔

اَلْقَوْلَ: ١٣/٨ ١٤/١٨ ٢٢/١٠ ٢٣/١٦ بات، ١٧/١ ١٨/٤ بات یا واقعہ۔ ٢٠/٩ حکم۔

قَوْلٌ: ٣/٤ ٢٦/٧ بات، ٣٠/١١ حکم۔

قَوْلٍ: ٢٦/١٦،١٨ بات۔

قَوْلًا: ٤/١٤ ٤/١٢ ٥/٦ ١٥/٣،٢ ١٦/٩،٤،٣،١١،٢ ٢٢/٩ ٢٢/٣ ٢٢/١٩ بات، کلام، ١/٦ ٩/١٠ لفظ ٢٩/[illegible]

قَوْلُ: ٣/٦ بات، حکم۔ ٢٩/١٥ کلام۔ ٢٩/٦ ٣/٦، ادا ءِ کلام۔

قَوْلَ: ٤/١٠ ١٠/١١ ١٦/٥ ١٨/١٢ ٢٨/٢ بات، ١٧/١١ (جھوٹی بات کہنے (سے)

قَوْلِ: ٢٩/٦ دو جگہ، ٣٠/٦ کلام۔

قَوْلَكَ: قول مجرور مضاف کَ ضمیر خطاب مضاف الیہ، تیرے حکم ١٢/٥

قَوْلُهُ: قولُ مرفوع مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، اس کی بات ٢/٩ اس کا حکم ٤/١٥۔

قَوْلُكُمْ: قولُ مضاف مرفوع کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ تمہاری بات۔ ٢١/١٧

قَوْلَكُمْ: قولَ منصوب مضاف کُمْ مضاف الیہ تم اپنی بات کو۔ ٢٩/١

قَوْلُهُمْ: قولُ مرفوع مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ان کی بات ١٠/١١ ١١/١٢ ١٣/٧ ٢٣/٤

قَوْلَهُمْ: قولَ منصوب مضاف ہم مضاف الیہ ان کا کہنا ٦/٦۔

قَوْلِهِمْ: قولِ مجرور مضاف ہم مضاف الیہ ١/١٤ ٦/٢ دو جگہ ٢٨/١٢ کلام ٦/٢ یعنی وَقَوْلِهِمْ عَلٰی مَرْیَمَ میں مراد افتراء، ٦/١٣ کہنا۔

قَوْلِهَا: قولِ مجرور مضاف ھا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ اس کی بات (سے) ١٩/١٧ -

قَوْلُنَا: قولُ مضاف نا مضاف الیہ ہمارا قول ١٤/١١

قَوْلِيْ: قولِ مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ میرا قول، ١٦/١٤،١١

قُوْلُوْا: جمع مذکر حاضر امر معروف، کہو ١/٩،١٠،١٢،١٣،٤ ٣/١٥ ٤/١٢ ٩/١٠ ١٣/٤ ٢١/١ ٢٢/٦ ٢٦/١٥

قُوْلِيْ: واحد مؤنث حاضر امر معروف، تو کہہ دینا ١٦/٥

اَلْقَوْمُ: اسم، جمع امرِ مردوں کا گروہ ایک شکل کے

قول ہے اَقَوْمٌ آلُ حِصْنٍ اَمْ نِسَاءٌ یعنی خاندان حصن والے کیا مرد ہیں یا عورتیں۔ عورتوں کی جماعت کو قوم نہیں کہتے (راغب) قرآنِ مجید میں بھی اس کا ثبوت موجود ہے آیت میں آیا ہے لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ مرد مردوں سے مذاق نہ کریں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق بنائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔

لیکن اگر ذیلی طور پر عورتوں کو قوم میں داخل کر دیا جائے تو بعض اہلِ لغت نے اس کی اجازت دی ہے۔ آیتِ مذکورہ میں چونکہ نساء کے مقابلے میں لفظِ قوم آیا ہے اس لئے قوم سے مرد مراد ہیں، دوسری آیات میں عموماً قرآنی سیاق سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتیں بھی ذیلی طور پر لفظِ قوم میں داخل ہیں۔ ہر پیغمبر نے یا قوم کہہ کر براہِ راست مردوں کو خطاب کیا اور بالواسطہ عورتوں کو اور نزولِ عذاب جس طرح نافرمان منکر مردوں پر ہوا اسی طرح عورتوں پر بھی (مؤلف) جو اسم جمع آدمیوں کی جماعت کے لئے ہو اس کا استعمال بطور تذکیر بھی جائز ہے اور بطور تانیث بھی، اس لئے قوم مذکر بھی مستعمل ہے اور مؤنث بھی (قاموس و لسان) قرآنِ مجید میں کَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ (کذب فعل مذکر) بھی آیا ہے اور کَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ بھی، (مؤلف)

قوم کی جمع اقوام ہیں اور جمع الجمع اَقَاوِمُ اَقَائِمُ اور اَقَاوِیْمُ ہے (قاموس)

لفظِ قوم کی تصغیر قُوَیْمٌ ہے اس کے آخر میں تاء نہیں آتی کیونکہ آدمی کے علاوہ دوسروں کے لئے جو الفاظ آتے ہیں صرف ان کی تصغیر میں تاء کا لانا جائز ہوتا ہے (مفصل زمخشری و شافیہ ابن حاجب)

قِیَامٌ اور قَامَةٌ کی طرح قَوْمٌ مصدر بھی ہے (باب نصر) کھڑا ہونا۔ قَوْمَةٌ ایک بار کھڑا ہونا قَوْمَةُ الْاِنْسَانِ قَدُّهٗ اسی طرح قُوْمِیَّةُ الْاِنْسَانِ قَدُّهٗ قَدِیْمُهٗ سیدھا، درست، خوش قامت آدمی، لفظِ قَامَ کے مختلف استعمال دکھا کر مختلف معانی کی تشریح ہم باب القاف فصل الف میں بہت کچھ کر چکے ہیں، اس جگہ چند استعمال مزید نقل کرتے ہیں قَامَتِ الْمَرْاَةُ تَنُوْحُ عورت نے نوحہ کرنا شروع کیا۔ قَامَ الْاَمْرُ کام ٹھیک ہو گیا قَامَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ یا عَلَی الْمَرْاَةِ مرد نے عورت کی ضروریات

پوری کرنے کا ذمہ لے لیا۔ قَامَتِ السُّوْقُ بازار پُررونق ہوگیا، خوب بھر گیا یا نیچے گر گیا، قَامَ الشَّیْءُ بِکَذَا فلاں چیز مجھے اتنے میں پڑی، ان سب کا مادہ قَوْمٌ ہے (تاج وصحاح)

قرآنِ مجید میں قوم کا استعمال دو معنی کے لئے ہوا ہے ۱ عام گروہ اور جماعت۔ لوگ۔ ایک نسل اور ایک وطن سے تعلق رکھنے والی ہو یا نہ ہو عموماً ایسا استعمال اس وقت ہوا ہے جب خطابی طور پر قوم کا لفظ استعمال کیا گیا ہو، یہ استعمال بہت زیادہ ہے۔ ۲ ایک نسب یا وطن سے تعلق رکھنے والی جماعت۔ ایسا صرف اس موقع پر ہوا ہے جہاں پیغمبروں نے اپنے ہم وطنوں یا نسلی اشتراک رکھنے والوں کو خطاب کیا یا بغیر حرفِ ندا کے ان سے کچھ کہا ہے مثلاً یَا قَوْمِ یا قَالَ لِقَوْمِهٖ وغیرہ۔ ۹/۱۲،۲ ۱۳/۴ ۲۶/۴۔

اَلْقَوْمَ: حالتِ نصب، ۳/۴،۳،۸ ۴/۵ ۶/۱۲ ۷/۴ ۸/۴ ۹/۶ ۱۰/۹،۱۱،۱۶ ۱۱/۲،۷ ۱۴/۲۰ ۱۹ ۲۰/۸ ۲۶/۱،۳ ۲۴/۹ دو جگہ ۲۸/۱۱،۱۳ ۲۹/۵

اَلْقَوْمِ: مجرور معرفہ، ۲/۱۷ ۳/۸ ۴/۶ ۵/۸،۱۲ ۶/۸ دو جگہ ۷/۱،۱۱،۱۴،۱۵ ۸/۱۲،۵ ۹/۸ دو جگہ ۱۱/۱،۴ ۱۲/۴ ۱۳/۶ ۱۴/۱۳ ۱۶/۱۳ ۱۷/۶ ۱۸/۲،۹ ۱۹/۲ ۲۰/۵،۹،۱۵ ۲۸/۱۱،۲۰

قَوْمٌ: مرفوع نکرہ، ۶/۱۲،۹ ۸/۱۷ ۹/۶ ۱۰/۵،۷،۱۳ ۱۱/۵ ۱۴/۱،۵ ۱۸/۱۶ ۱۹/۱۹ دو جگہ ۲۰/۱ ۲۲/۱۹ ۲۵/۱۲،۱۳،۱۴ ۲۶/۱۴،۱۹ ۲۷/۲،۴ ۲۸/۵ دو جگہ۔

قَوْمٍ: مجرور نکرہ۔ ۲/۴،۱۳ ۴/۳ ۵/۹،۱۰ دو جگہ ۶/۵،۱۰ ۶/۱۱،۱۲،۱۳ ۷/۱۸،۱۹ ۸/۲،۳،۱۱،۱۳ ۹/۶،۱۳،۱۴ ۱۰/۳ دو جگہ ۶ ۱۱/۶،۸،۱۲ ۱۲/۱۵ ۱۳/۷ دو جگہ ۸ ۱۴/۸،۱۰ دو جگہ ۱۴ ۱۴/۱۷ دو جگہ ۱۶/۲ ۱۸/۳ ۱۹/۱۸،۱۹ ۲۰/۳،۱۴،۱۶ ۲۱/۱،۶،۷ ۲۴/۲،۱۵ ۲۵/۱۷،۱۸ دو جگہ ۱۰،۱۴ ۲۶/۱ ۲۷/۱

قَوْمًا: منصوب نکرہ، ۳/۱۷ ۶/۸ ۷/۱۶ ۸/۱۵ ۹/۶،۱۱ ۱۰/۸،۱۲،۱۳ ۱۱/۳،۱۳ ۱۲/۳،۵،۱۲ ۱۶/۲ دو جگہ ۹ ۱۷/۲ ۱۸/۳،۶،۱۷ ۱۹/۱۶ ۲۰/۷،۸ ۲۱/۱۴ ۲۲/۱۸ ۲۳/۶ ۲۵/۷،۱۱،۱۴،۱۹،۲۰ ۲۶/۳،۸ ۲۶/۱۰،۱۳ ۲۷/۱ ۲۸/۳ دو جگہ ۸

قَوْمُ: مضاف مرفوع معرفہ، ۹/۸ ۱۲/۸ ۱۷/۱۲ تین جگہ ۱۹/۱۰،۱۳ ۲۳/۱۰ دو جگہ ۲۴/۶ ۲۵/۱۵ ۲۷/۸،۹

قَوْمِ: منصوب بصورتِ جر، معرفہ، یہ لفظ اصل میں قَوْمِیْ تھا اور اس سے پہلے حرفِ ندا محذوف ہے یعنی یَا قَوْمِیْ اے میری قوم ۱/۶ ۶/۸ دو جگہ ۷/۱۵ ۸/۳،۱۵ دو جگہ ۸/۱۶ تین جگہ ۸/۱۷ دو جگہ ۸/۱۸ ۹/۱ ۱۱/۱۲ ۱۲/۳ تین جگہ ۵ تین جگہ ۶ تین جگہ ۷، ۱۲/۸، ۱۰ چھ جگہ ۱۶/۱۳،۱۴ ۱۹/۲ ۲۴/۱،۹، ۱۲، ۱۲، ۱۳، ۱۰ تین جگہ ۲۴/۹ ۲۸/۹ ۲۹/۹

Marfat.com

قَوْمِ: مجرور مضاف سان تمام آیات میں قوم حالتِ جر میں ہے اور اسمِ ظاہر کی طرف مضاف ہے

٩/١٠،٥،٤٧ ١٠/١٥ دو جگہ ٥ ١٢/١٠،١١ ١٣/١٢ ٢٠/١١

٢٦/٩

قَوْمَ: منصوب مضاف، ١١/١٥ ١٢/٨ تین جگہ ١٧/٦،٥

١٩/٦،٢ ٢٥/١٣ ٣٧/٧،١

قَوْمُكَ: مرفوع مضاف کَ ضمیر مخاطب مذکر، مضاف الیہ تیری قوم ٦/١٤ ١٢/٣ ٢٥/١٢

قَوْمَكَ: منصوب مضاف کَ ضمیر مخاطب مذکر، مضاف الیہ تیری قوم کو۔ ٦/١٥ ٩/٧ ١٣/١٣ ١٦/١٣ ٢٩/٩

قَوْمِكَ: مجرور مضاف کَ ضمیر مخاطب مذکر، مضاف الیہ تیری قوم (سے) ١٢/٢ ١٦/١٣ تیری قوم کیلئے ٢٥/١

قَوْمِكُمَا: مجرور مضاف کُمَا ضمیر تثنیہ مخاطب مضاف الیہ، تم دونوں کی قوم۔ ١١/١٤

قَوْمُنَا: مرفوع مضاف نَا ضمیر متکلم مضاف الیہ ١٥/١٤

(یا) **قَوْمَنَا**: منادیٰ مضاف منصوب نَا ضمیر متکلم مضاف الیہ اے ہماری قوم۔ ٢٦/٤

قَوْمِنَا: مجرور مضاف نَا ضمیر متکلم مضاف الیہ (ہمارے اور) ہماری قوم کے (درمیان) ٩/١

قَوْمُهُ: مرفوع مضاف ہُ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ اس کی قوم۔ ٧/١٥ ٩/١٠،٦ ١٢/٧

قَوْمَهُ: منصوب مضاف ہُ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، ٩/٣ (اس نے اپنی) قوم میں سے ١٢/٩ اپنی قوم کا۔ ١٦/١٣ ٢٥/١١ ٢٦/٢ اس کی قوم کو۔

قَوْمِهِ: مجرور مضاف ہ ضمیر واحد مذکر مضاف الیہ

٧/٨،٧،٦ ٧/٨ ٨/١٧،١٣ ١١/١٣ ١٣/١٣ ١٧/٥ ١٩/٩ ١٩/١٩

٢٠/١٣ ٢٣/٨،٧ ٢٥/٩ ٢٦/٩ سے۔

٨/١٥،١٤ ٨/١٧،١٣ ٩/١ دو جگہ ٩/٥ ١١/١٤ ١٢/٣،٢ ١٢/٤

١٨/١٨،١٣ ٢٠/٣ ٢٥/١١، قوم میں سے۔

٩/٨ ١٢/٢٣،١٣ ١٨/٢،١٣ ١٩/١٦ ٢٩/٩ قوم کی جانب۔

١٨/١٨،١٧ اس کی قوم کا (جواب)؛ ٢٠/١٥ اس کی قوم کا۔

٧/١٦ ١٦/٣ ٢٠/١١، ٢٣/١ اس کی قوم پہ

قَوْمَهَا: منصوب مضاف ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ، اس کی قوم کو ١٦/١٥ ١٩/١٧

قَوْمَهُمْ: منصوب مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ان کی قوم کو ٩/١ دو جگہ ١١/٤ ١٣/١٧ ١٩/١٩

قَوْمِهِمْ: مجرور مضاف ھم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ان کی قوم (سے) ١١/١٣ ٢٧/٨

قَوْمُهُمَا: مرفوع مضاف ھُمَا ضمیر تثنیہ غائب مضاف الیہ ان دونوں کی قوم، ١٨/٣

قَوْمَهُمَا: منصوب مضاف ھُمَا ضمیر تثنیہ غائب مضاف الیہ ان دونوں کی قوم کو ١٣/٨

قَوْمِی: قوم مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ، میری قوم پ۹/۷ پ۱۹/۱،۱۱ پ۲۳/۱ پ۲۹/۹

قِهِمْ: قِ یهِمْ، قِ واحد مذکر حاضر امر معروف ہم ضمیر جمع مذکر غائب، مصدر وِقَایَۃٌ - قِ اصل میں اِوْقِیْ تھا۔ (دیکھو قِنَا) ان کو بچا، ان کو محفوظ رکھ، پ۲۴/۶

اَلْقَهَّارُ: صیغہ مبالغہ مرفوع، ایسا زبردست غالب جس کے مقابلے میں سب ذلیل ہیں، مصدر قَهْرٌ ماضی قَهَرَ مضارع یَقْهَرُ (باب فتح) (دیکھو تَقْهَرْ اور القاہر اور قاہرون) پ۱۲/۱۵ پ۱۳/۸ پ۲۳/۱۴،۱۵

اَلْقَهَّارِ: صیغہ مبالغہ مجرور بمعنی مذکور پ۱۳/۱۹ پ۲۴/۷

قَيَّضْنَا: جمع متکلم ماضی معروف تَقْيِيْضٌ مصدر باب تفعیل قَيْضٌ مادہ، قیض کے معنی ہیں انڈے کا بالائی چھلکا، چھلکا انڈے کے ساتھ چسپاں ہوتا ہے، اس مناسبت سے تَقْيِيْضٌ کے معنی ہوئے ساتھ لگا دینا، پیچھے لگا دینا، لازم کر دینا، چمٹا دینا، مسلط کر دینا یعنی ہم نے ان کے ساتھ لگا دیا، چمٹا دیا، لازم کر دیا، مسلط کر دیا، قَيْضٌ بدل اور عوض کو بھی کہتے ہیں، بَیْعُ مُقَایَضَۃ اسی سے ہے یعنی سامان کا سامان سے تبادلہ، قیمت کسی طرف سے نہ ہو، پ۲۴/۱۷

قِيْعَةٍ: جمع قَاعٌ واحد، قِيْعٌ اور قَاعٌ ہموار زمین (راغب) ہموار، نرم، وسیع میدان (قاموس) ایسا وسیع میدان جس پر سورج کی کرنیں پڑتی ہیں تو ریت کے ذرے پانی کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ (معجم) بعض نے قِيْعَةٌ کو مفرد کہا ہے (منتہی الارب) (دیکھو قاعًا) پ۱۸/۱۱

قِيْلَ: واحد مذکر غائب ماضی مجہول، اصل میں قُوِلَ تھا۔ قَوْلٌ مصدر، ماضی معروف قَالَ (دیکھو قَالَ) یہ صیغہ اگرچہ ماضی کا ہے لیکن جس جگہ حرف شرط کے بعد آیا ہے وہاں مضارع کا ترجمہ کیا جائے گا، کہیں حال کا، کہیں استقبال کا، کہا گیا، کہا جاتا ہے، کہا جائے گا۔ پ۱/۲،۶،۱۱ پ۲/۵،۹ پ۴/۸ پ۵/۶،۷ پ۷/۴ پ۹/۱۰ پ۱۰/۱۲،۱۳ پ۱۱/۱۰ پ۱۲/۴ پ۱۴/۹،۱۰ پ۱۵/۱۰ پ۱۹/۳،۱۷ پ۱۹/۹،۱۸ پ۲۰/۱۰ پ۲۱/۱۲،۱۵ پ۲۳/۱،۲،۱۶،۱۷ پ۲۴/۵،۱۲،۱۹ پ۲۵/۲۰ پ۲۷/۱،۱۳ پ۲۸/۲،۱۳،۲۰ پ۲۹/۲،۱۷،۲۲ -

قِيْلًا: اسم مصدر، قِيْل قول کا ہم معنی ہے کلام بات (راغب) بعض اہل لغت نے دونوں میں فرق قائم کیا ہے ۱ قَوْلٌ کلمہ خیر کو اور قَالٌ قِيْلٌ اور قَالَۃٌ کلمہ شر کو کہتے ہیں۔ ۲ قَوْلٌ مصدر ہے اور قِيْلٌ اسم مصدر، ایک محاورہ ہے کَثُرَ الْقِيْلُ وَ الْقَالُ، بات چیت بہت ہو گئی۔ قرآنی استعمال کے لحاظ سے دونوں میں کوئی فرق نہیں قِيْلٌ کا

Marfat.com

استعمال مقام خیر میں بھی کیا ہے جیسے اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا اور اَقْوَمُ قِیْلًا اور قول کا استعمال بمعنی اسم مصدر (بات اور کلمہ) بھی بکثرت کیا ہے جیسے قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ۵/۱۵ ۲۷/۱۴ ۲۹/۱۳

قِیْلِهٖ: قیل مصدر مجرور مضاف ہ مضاف الیہ (قراءتِ حمزہ وعاصم) قیل کے معنی قول، اس صورت میں مطلب دو طرح ہوگا، ملا اللہ ہی کو علم قیامت ہے اور رسول اللہ کے قول کا بھی علم اللہ کو ہے۔ ملا واؤ قسم کے لئے ہے اور جواب قسم محذوف ہے یعنی قسم ہے رسول اللہ کے اس قول کی میں ان لوگوں کے ساتھ جو چاہوں گا کروں گا، یا قسم ہے رسول اللہ کے یا رب کہہ کر پکارنے کی یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔ اس صورت میں جواب قسم مذکور ہوگا یعنی یہی آخری جملہ۔ مؤخر الذکر قول زمخشری کا ہے (کشاف) بعض قراءتوں میں قِیْلَهٗ لام کے نصب کے ساتھ آیا ہے اس صورت میں قِیْلَهٗ مفعول مطلق ہوگا اور فعل ناصب محذوف ہوگا (ملخص فی الجلالین و خطیب فی سراج المنیر) ۲۵/۱۲

قِیَامٌ: جمع مرفوع، قَائِمٌ واحد، کھڑے ہونیوالے،

(راغب) ۲۴/۴

قِیٰمًا: مصدر بھی ہے (باب نصر) جس کے معنی ہیں کھڑا ہونا، بیٹھے سے اٹھنا، اور اس چیز کو بھی قیام اور قوام کہتے ہیں جس سے کسی شے کی بقاء وابستہ ہو یا درستی ہوتی ہو (مال کو قیام آخری معنی کے لحاظ سے کہا گیا ہے) اور قَائِمٌ کی جمع بھی ہے، کھڑے ہونیوالے، ۳/۱۱ ۵/۱۱ ۱۹/۴ کھڑے ہونے والے، کھڑے ہونے کی حالت میں ۴/۱۲ ۴/۲ درستی کا ذریعہ۔

قِیَامٍ: مصدر مجرور کھڑا ہونا، بیٹھے سے اٹھنا ۲۷/۱

اَلْقَیِّمُ: صیغہ صفت مفرد مذکر مرفوع، عام طور پر اہل تفسیر نے اس کا ترجمہ کیا ہے، درست، ٹھیک سیدھا لیکن راغب نے لطیف توجیہ کی ہے یعنی ایسا دین جو معاش و معاد اور دنیا و آخرت کو درست کرنیوالا ہے، گویا امام راغب کے نزدیک قَیِّمٌ بمعنی مُقَوِّمٌ ہے۔ ۱۲/۱۱ ۱۲/۱۵ ۲۱/۷

اَلْقَیِّمِ: صیغہ صفت مجرور مذکر، درست ٹھیک یا درست کرنے والا۔ امورِ معاش و معاد کو ٹھیک کرنے والا۔ ۲۱/۸

قِیَمًا: مفرد منصوب نکرہ، مستقیم یا درست کرنیوالا۔ ۱۵/۱۲

قِیٰمًا: یہ لفظ یا صیغہ صفت یا قِیَامٌ کا مخفف ہے

(راغب) یعنی درست، ثابت، اصلاح و بقاء کا مدار، اور احوالِ دنیا و آخرت کو درست کرنے والا۔ ۹۸/۵

قَیِّمَۃٌ: صیغہ صفت مرفوع مؤنث نکرہ، درست سیدھی، ٹھیک یا معاش و معاد کو درست کرنیوالی۔ مطلب یہ کہ گذشتہ آسمانی صحیفے اور کتابیں، درست اور مستقیم تھیں اور انسانی زندگی کی اصلاح کرنے والی تھیں اور قرآن مجید ان کا نچوڑ ہے، ان کے مضامین کو حاوی ہے۔ ۳۰/۲۲

اَلْقَیِّمَۃِ: مجرور معرفہ امتِ مستقیمہ، عادلہ، صالحہ یعنی امتِ اسلامیہ کا دین ہے۔ (راغب و معجم)

۳۰/۲۲

اَلْقِیَامَۃِ: مصدر، ایک بار کھڑا ہونا، قیامت کے دن سب لوگ یکبارگی اٹھ کھڑے ہوں گے دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب زندہ ہو کر قبروں سے نکل آئیں گے۔ (معجم القرآن) قیام کے معنی ثبوت بھی ہے (یعنی عدم زوال) مراد یہ کہ روزِ قیامت ثابت ہے، اٹل ہے، اس کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

۱/۲،۱۴ ۲/۵،۱۰ ۳/۱۴،۱۶ ۴/۸،۹،۱۰،۱۱ ۵/۸،۱۳،۱۷

۶/۲،۷،۱۰،۱۳ ۷/۸ ۸/۱۱ ۹/۱۱،۱۲ ۱۱/۱۰،۱۵ ۱۲/۵،۹

۱۴/۹،۱۰،۱۹،۲۲ ۱۵/۲،۶،۷،۱۱ ۱۶/۳،۹،۱۴،۱۶ ۱۷/۴،۸،۹،۲۶

۱۸/۱ ۱۹/۴ ۲۰/۷،۱۰،۱۳،۱۵ ۲۱/۱۶ ۲۲/۱۴ ۲۳/۱۶،۱۷

۲۴/۲،۳،۴،۱۹ ۲۵/۶،۸،۱۹ ۲۶/۱ ۲۸/۲،۷ ۲۹/۴،۱۷

۳۰/۲۲۔

اَلْقَیُّوْمُ: صیغہ مبالغہ مرفوع قائمٌ سے قَیَّامٌ (بروزن فیعال) اور قَیُّوْمٌ بروزن فَیْعُوْلٌ مبالغہ کے صیغے ہیں یعنی وہ ذات جو خود رہنے والی اور دوسروں کو رکھنے والی ہے، خود موجود و باقی ہے اور دوسروں کو ضروریاتِ ہستی و درستی عطا کرنے والی ہے (المفردات) ۲/۳،۲۹

اَلْقَیُّوْمِ: صیغہ مبالغہ مجرور، ۱۶/۱۵

باب الکاف

کَ: حرف بھی ہے اور اسم بھی اور ہر صورت میں اپنے بعد والے کلمہ کو کبھی جر دیتا ہے کبھی نہیں دیتا۔

(الف) حرفِ جر، اس کا استعمال پانچ معانی کے لئے ہوتا ہے ۱۔ تشبیہ جیسے اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ وہ چوپایوں کی طرح ہیں ۲۔ تعلیل کے لئے یعنی کاف کا مابعد ماقبل کے لئے سبب ہو جیسے وَیْکَاَنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ تعجب ہے کہ کافر فلاح (کیوں) نہیں پاتے۔ کافروں کا فلاح نہ پانا تعجب کا سبب ہے، ایسے کَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْکُمْ رَسُوْلًا

چونکہ میں نے پیغمبر بھیجدیا اس لئے میری یاد کرو۔ ارسال رسول ذکر الٰہی کی علت ہے یا جیسے وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ چونکہ اللہ نے تم کو ہدایت کردی اور ذکر کا طریقہ بتا دیا اس لئے اس کی یاد کرو۔ ہدایت ذکر کی علت ہے، کاف کو تعلیل کے لئے اخفش اور بعض کوفیوں نے قرار دیا ہے اکثر اہل عربیت نے انکار کیا ہے ۔ ۳ زائد تاکید کے لئے جیسے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ابن جنی، ذکرہ ابن ہشام فی مغنی اللبیب، ۴ عَلٰی کا ہم معنی یعنی استعلاء کے لئے (یہ) جیسے اگر کوئی شخص مزاج پرسی کرے تو جواب میں کہا جائے کخیر یعنی عَلٰی خَیْرٍ، یہ قول صرف اخفش کا ہے قرآن مجید میں ایسا استعمال نہیں ہوا، ۵ فعل کی طرف عجلت کے ساتھ پیش قدمی کرنے کے لئے مثلاً کَمَا دَخَلَ الْوَقْتُ وقت ہوتے ہی نماز پڑھ لے سَلِّمْ كَمَا تَدْخُلُ داخل ہوتے ہی سلام کرنا ذکرہ ابن الخباز فی النہایۃ وابو سعید السیرافی، یہ استعمال عربی میں بہت ہی کم ہے اور قرآن مجید میں کہیں نہیں۔

(ب) ک اسمی، مِثْل کا ہم معنی، جر کے لئے جیسے أَنِّي أَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنْفُخُ فِيهِ میں مٹی سے پرندے کی شکل جیسا بناتا ہوں اور اس میں پھونک مارتا ہوں۔ اس میں کاف اسمی ہے مِثْل کا ہم معنی اور فِیْہِ کی ضمیر کاف کی طرف راجع ہے (زمخشری فی الکشاف) اخفش و فارسی وغیرہ کاف اسمی جارہ کے استعمال کو عموماً جائز قرار دیتے ہیں اور سیبویہ کے نزدیک ضرورۃً جائز ہے

(ج) کَ حرف غیر جار ایسا کاف ۱ اسم اشارہ کے آخر میں آتا ہے ذَاكَ ۔ ذٰلِكَ ۔ تِلْكَ ۲ ضمیر منصوب منفصل کے آخر میں آتا ہے جیسے إِيَّاكَ ۳ أَرَأَيْتَ کے بعد متصل آتا ہے جیسے أَرَأَيْتَكَ (مجھے بتا) سیبویہ کے نزدیک أَرَأَيْتَكَ میں کاف حرف خطاب ہے اور تاء فاعل ہے۔ فراء کے قول پر کاف فاعل ہے اور تاء علامت خطاب ہے ۴ بعض اسماء افعال کے آخر میں آتا ہے جیسے حَيَّهَلَكَ ۔ رُوَيْدَكَ ۔ اَلنَّجَاءَكَ چوتھے نمبر کے علاوہ اول الذکر تینوں نمبر قرآن مجید میں مستعمل ہیں۔

(د) اسم غیر جار، یہ یا اسم ضمیر منصوب ہوگا جیسے مَا وَدَّعَكَ یا اسم ضمیر مجرور متصل جیسے بِنِعْمَةِ رَبِّكَ ۔

كَاتِبٌ: اسم فاعل مفرد مرفوع كُتَّابٌ جمع۔

کَتَبَ اور کِتَابَۃً۔ مصدر (باب نصر) لکھنے والا۔ کاتب جاننے والے کو بھی کہتے ہیں۔ آیت میں اول معنی مراد ہیں کَتَبَ قرآنِ مجید میں مختلف معانی کے لئے مستعمل ہوا ہے: لکھنا، فرض کرنا۔ واجب کرنا، وحی بھیجنا، اندازہ کرنا۔ جما دینا، مقرر کرنا، حکم دینا، ارادہ کرنا وغیرہ مثلاً کُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ، لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ۔ مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ، لَوْلَا أَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ۔ كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ۔ ان سب آیات میں واجب کرنے اور فرض کرنے کے معنی میں كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ میں وحی بھیجنے اور حکم دینے کے معنی ہیں لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا۔ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ میں مقرر کرنے اور مقدر کرنے کے معنی ہیں کَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ میں جما دینے کے معنی ہیں مزید تشریح کَتَبَ اور کِتَابٌ وغیرہ کے ذیل میں آئے گی۔ ۳ تین جگہ

كَاتِبًا: اسم فاعل منصوب مفرد، لکھنے والے کو، ۳

كَاتِبُونَ: جمع مذکر قیاسی مرفوع کَاتِبٌ واحد لکھنے والے، ثبت کر لینے والے، جما کر لکھنے والے، (راغب) ۱۴

كَاتِبِينَ: جمع مذکر قیاسی منصوب کَاتِبٌ واحد، لکھنے والے، اعمالِ بشری کو لوحِ مقرر پر ثبت کر لینے والے، صحیفۂ اعمال میں درج کر لینے والے ۳۰

كَادَ: ماضی واحد مذکر غائب کَوْدٌ مصدر (باب سَمِعَ) اصل میں کَوِدَ تھا، مَكَادٌ، مَكَادَةٌ بھی مصدر ہیں (راغب) نَصَرَ اور سَمِعَ دونوں بابوں سے آتا ہے، سیبویہ کا قول ہے:

"میں نے ایک عرب کو کُدْتُ کہتے سنا (بر وزن قُلْتُ، باب نصر) میں نے بعض لوگوں کو کَادَ کی جگہ کِيدَ (فعل معروف) کہتے سنا جو اصل میں کَوِدَ تھا (باب سَمِعَ) واؤ کا کسرہ کاف کو دینے کے بعد واؤ کو یا سے بدل دیا۔" (قاموس)

كَادَ افعالِ مقاربہ میں سے ہے فعلِ مضارع پر داخل ہوتا ہے، اس کے بعد أَنْ بہت کم آتا ہے راغب کے نزدیک سوا شعر کے اور جگہ كَادَ کی خبر پر أَنْ آتا ہی نہیں۔

كَادَ اگر بصورتِ اثبات مذکور ہو تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد کو آنے والا فعل واقع نہیں ہوا قریب الوقوع ضرور تھا جیسے كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ ... ان کے دل کج نہیں ہوئے لیکن کجی کے قریب پہنچ گئے تھے۔

Marfat.com

اگر بصورتِ نفی مذکور ہو تو معلوم ہوتا ہے کہ بعد کو آنے والا فعل واقع ہو گیا لیکن عدم وقوع کے قریب تھا جیسے مَا کَادُوْا یَفْعَلُوْنَ وہ (گلے ذبح) کرگزرے لیکن ذبح نہ کرنے کی حد تک پہنچ گئے تھے (مفصل) لیکن آیت لَمْ یَکَدْ یَرَاھَا میں یَکَدْ زائد ہے صرف وصلِ کلام کے لئے آیا ہے، قربِ نفیِ رؤیت اور وقوعِ رؤیت کے لئے مستعمل نہیں، اس جگہ مراد نفیِ رؤیت کا وقوع ہے (کشاف) کَوْدٌ کے معنی ارادہ اور خواہش بھی ہے اخفش نے اس کے ثبوت میں یہ شعر پیش کیا تھا ؎

کَادَتْ وَکِدْتُ وَتِلْکَ خَیْرُ اِرَادَۃٍ
لَوْعَادَ مِنْ لَھْوِ الصِّبَا مَا قَدْ مَضٰی

وہ بھی چاہتی ہے میں بھی چاہتا ہوں اور یہ بھی یہ بڑی اچھی تمنا کہ کاش گذشتہ نوجوانی کی دلفریبیاں لوٹ آئیں (لسان) قرآن مجید میں آیا ہے اَکَادُ اُخْفِیْھَا میں اس کو چھپانا چاہتا ہوں۔ (المفردات) 15/11

کَادَتْ: واحد مؤنث غائب۔ قریب تھا (کہ ظاہر کر دے) 2/4

کَادُوْا: جمع مذکر غائب 9/16 قریب تھے کہ مجھے قتل کر دیں 15/18 قریب تھے کہ تم کو بہکالیں، دشواری میں ڈال دیں 29/11 قریب تھے کہ اس پر ہجوم کرلیں۔ 1/8 قریب تھے کہ ذبح نہ کریں۔

کَادِحٌ: اسم فاعل واحد مذکر، کَدْحٌ مصدر و اسم مصدر (باب فتح) لفظِ کَدَحَ لازم بھی ہے اور متعدی بھی' اول صورت میں کوشش کرنے اور مشقت اٹھانے کے معنی ہوں گے کَدَحَ فِی الْعَمَلِ اس نے کام کرنے میں کوشش کی، مشقت اٹھائی۔ کَدَحَ لِعِیَالِہٖ اہل وعیال کے لئے کوشش کی، اگر متعدی ہو تو چھیلنے اور خراش پیدا کرنے کے معنی ہوں گے، کَدَحَ وَجْھَہٗ اس کے چہرے کو چھیل دیا، آیت میں اول معنی مراد ہے دوڑنے والا۔ کوشش کرنے والا۔ 3/4

کَاذِبٌ: اسم فاعل واحد مذکر کُذَّبٌ جمع، جھوٹا کِذْبٌ۔ کَذِبٌ۔ کُذْبٰی۔ کُذْبَانٌ۔ کِذَّابٌ اُکْذُوْبَۃٌ۔ مَکْذَبَۃٌ اور مَکْذُبَۃٌ اسم مصدر، مصدر، جھوٹ (باب ضرب) اور جھوٹ بولنا صدق کی بحث میں امام راغب کا مفصل قول نقل کیا جا چکا ہے جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ کذب قول میں بھی ہوتا ہے فعل میں بھی اور عقیدے میں بھی کلام واقع کے مطابق نہ ہو تب بھی کاذب ہے اور عقیدے کے مطابق نہ ہو خواہ واقع کے مطابق ہو

Marfat.com

تب بھی کاذب کہلایا جاسکتا ہے اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَکَاذِبُوْنَ میں اسی معنی کے لحاظ سے منافقوں کو کاذب قرار دیا۔ اگرچہ کلام واقع کے مطابق تھا کسی چیز کے عدمِ وقوع کو بھی کذب کہتے ہیں لَیْسَ لِوَقْعَتِہَا کَاذِبَۃٌ وقوعِ قیامت میں کوئی جھوٹ نہیں (راغب) کَذَبَ کے بعد عَلٰی آتا ہے تو کبھی وجوب کے معنی ہوتے ہیں جیسے کَذَبَ عَلَیْکَ الْغُسْلُ تم پر غسل واجب ہوگیا۔ حضرتِ عمر نے فرمایا تھا ثَلٰثَۃُ اَسْفَارٍ کَذَبْنَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ وَالْجِہَادَ تین سفر تم پر واجب ہیں حج، عمرہ، جہاد اور کبھی افترا اور بہتان کے معنی ہوتے ہیں جیسے مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا الحدیث جس نے مجھ پر قصدًا جھوٹ باندھا (مجمع البحار و صحاح)

اگر کسی چیز کے التزام کا حکم دیا جائے تو ایسے موقع پر بھی محاورے میں کَذَبَ کا لفظ استعمال کر لیتے ہیں لیکن اس وقت کَذَبَ کے بعد عَلٰی نہیں آتا جیسے کَذَبَکَ الْعَسَلُ شہد استعمال کرو ایک شخص نے حضرتِ عمر سے دردِ نقرس کی شکایت کی ارشاد فرمایا کَذَبَتْکَ الظَّہَائِرُ دوپہر کو پیادہ چلا کرو حضرتِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ایک ارشادِ نبوی ہے فَیَوْمُ الْخَمِیْسِ وَالْاَحَدِ کَذَبَاکَ جمعرات اور اتوار کو پچھنے لگوایا کرو (مجمع البحار)

تَکْذِیْبٌ (بابِ تفعیل) کے معنی میں جھوٹا قرار دینا، رک جانا۔ دیر کرنا۔ توقف کرنا۔ لوٹ جانا کَذَّبَ الْوَحْشِیُّ جنگلی جانور بھاگتے بھاگتے ٹھہر گیا اور پیچھے کو دیکھنے لگا۔ کَذَّبَ عَنْ اَمْرٍ کام کے ارادے سے رک گیا اور لوٹ گیا۔ مَا کَذَّبَ عَنْ فِعْلِ کام کرنے میں دیر نہیں کی، توقف نہیں کیا، جھوٹا قرار دینے والا بھی ماننے سے رک جاتا ہے لوٹ جاتا ہے آگے کی بجائے پیچھے کی طرف دیکھنے لگتا ہے تکذیب بمعنی اول متعدی ہے باقی لازم

اِکْذَابٌ (بابِ افعال) دروغ گو پانا، دروغ گوئی پر آمادہ کرنا، کسی کا جھوٹ ظاہر کرنا، جھوٹے ہونے کی خبر دینا۔

تَکَذُّبٌ (بابِ تفعّل) جھوٹا سمجھنا (قاموس، اقرب الموارد، بیضاوی، تفسیر احمدی، ابو سعود مع زیادۃ و حذف) ۱۲/۸ ۲۳/۱۵

کَاذِبًا: اسم فاعل واحد مذکر منصوب کَذَبَۃٌ جمع، جھوٹا۔ ۲۴/۹

کَاذِبُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع نکرہ، کَاذِبٌ واحد، جھوٹے ۷/۹ ۱۰/۱۲ ۹/۲ ۱۴/۱۸ ۱/۵ ۱۹/۱۵ ۳/۱۲ ۲۳/۹ ۲۸/۵،۳ عقیدے کے خلاف کہنے والے جھوٹے ۲۸/۱۲

Marfat.com

الْكٰذِبُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع معرفہ الکاذب واحد، جھوٹے۔ پ ۱۳/۲، ۱۸/۸

كٰذِبِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر نکرہ بحالت نصب وجر کاذب واحد۔ جھوٹے۔ پ ۱۲/۲، ۱۳/۲، ۱۴/۱۱

الْكٰذِبِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر معرفہ بحالت نصب وجر الکاذب واحد، جھوٹے، پ ۱۲/۱۲، ۱۰/۱۶، ۱۲/۱۳، ۱۲/۱۳، ۱۸/۷، ۱۹/۱۴، ۱۷

كٰذِبَةٌ: اسم فاعل واحد مؤنث نکرہ بمعنی حاصل مصدر جھوٹ۔ پ ۱۷/۱۲، ۲۰/۱۳، ۷

كٰذِبَةٍ: اسم فاعل واحد مؤنث نکرہ، بمعنی فاعل جھوٹی۔ پ ۳۰/۲۔

كٰرِهُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر حالتِ رفع دل سے نفرت کرنے والے۔ کراہت کرنے والے، بیزار کَرِہٌ، کُرْہٌ۔ کَرَاهَةٌ۔ کَرَاهِيَةٌ۔ مَکْرَهَةٌ مَکْرُهَةٌ مصدر و حاصل مصدر، کَرِہَ ماضی، باب سَمِعَ سے متعدی ہے۔ مفعول کی ضرورت ہے، ناپسند کیا، کَرُہَ ماضی، باب نَصَرَ سے لازم ہے ناپسند ہوا (تاج العروس و قاموس) کَرْہٌ اور کُرْہٌ دونوں ہم معنی ہیں، ناخوشی۔ ناپسندیدگی یا دونوں میں یہ فرق ہے کہ جس چیز کو دل گوارہ نہ کرے اور خود بخود بیرونی دباؤ کے بغیر آدمی امر ناگوار کو برداشت کر رہا ہو تو ایسی کراہت کو کُرْہٌ کہتے ہیں اور اگر بیرونی دباؤ سے مجبور ہو کر امرِ ناگوار کو برداشت کر رہا ہو تو ایسی ناگواری کو کَرْہٌ کہتے ہیں گویا جابر کے جبر سے کَرہ پیدا ہوتا ہے اور دلی نفرت سے کُرہ۔

(المفردات و قاموس)

کراہت طبعی بھی ہوتی ہے اور عقلی بھی اور شرعی بھی، ہو سکتا ہے کہ کسی چیز سے طبعی کراہت ہو لیکن اس میں عقلی یا شرعی کراہت نہ ہو جیسے عموماً احکامِ شرع، ناہم غافل قلب رکھنے والوں کے لئے یا عقلی اور شرعی کراہت ہو اور طبعی کراہت نہ ہو جیسے ممنوعہ لذائذِ دنیا اہلِ دنیا کے لئے۔ کَارِهُوْنَ سے ہر آیت میں طبعی نفرت کرنے والے ہی مراد ہیں۔ پ ۹/۱۵، ۱۰/۱۴، ۱۲/۳، ۱۸/۴، ۲۵/۱۳

كٰرِهِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب کَارِہٌ واحد، دل سے نفرت کرنے والے۔ برا جاننے والے۔ پ ۹/۱

كَاْسًا: مفرد مؤنث سماعی، حالتِ نصب اَكْؤُسٌ کُئُوْسٌ۔ کِئَاسٌ۔ کَاسَاتٌ جمع، شراب یا شربت سے بھرا ہوا پیالہ۔ گلاس اصل لغت کے اعتبار سے اگر جام میں شراب یا شربت نہ ہو تو اس کو کاس نہیں کہا جاتا بلکہ کُوب یا ابریق کہا جاتا ہے لیکن توسیع استعمال کے بعد کاس کا اطلاق دونوں چیزوں پر ہونے لگا، ظرف پر بھی اور مظروف پر بھی،

Marfat.com

(راغب) آیات میں شراب مراد ہے۔ پ ۲۷/۳ ۲۹/۱۹

کَاْسٍ: مفرد مجرور، جام شراب، شراب سے بھرا ہوا جام۔ آیات میں شراب مراد ہے، پ ۲۳/۶ ۲۷/۱۴ ۲۹/۱۹

(لا) **کَاشِفَۃٌ**: اسم فاعل مفرد مذکر، کَاشِفُوْنَ اور کَاشِفِیْنَ جمع قیاسی، کوئی ضرر کو دفع کرنے والا نہیں، کَشْفٌ کھولنا، ظاہر کرنا، برہنہ کرنا، ضرر کو دفع کرنا۔ (باب ضرب) آیت میں آخری معنی مراد ہے یہ باب متعدی ہے لیکن باب سَمِعَ سے لازم ہے جس کا معنی ہے شکست کھانا۔ پ ۸/۱۱ ۱۶

کَاشِفَاتُ: جمع مؤنث مضاف، کَاشِفَۃٌ مفرد (ضرر کو) دفع کرنے والیاں۔ پ ۲۴/۱

کَاشِفُوا الْعَذَابِ: جمع مذکر قیاسی مضاف مرفوع اَلْعَذَابِ مضاف الیہ۔ کَاشِفٌ مفرد۔ اصل میں کَاشِفُوْنَ تھا، اضافت کی وجہ سے نون اعرابی گرا دیا گیا (عذاب کو) دور کرنیوالے۔ دفع کرنیوالے۔ پ ۲۵/۱۴

کَاشِفَۃٌ: اسم فاعل مفرد مؤنث، کَاشِفَاتٌ جمع، کھولنے والی حالت یا شخصیت یعنی کوئی حالت یا شخصیت قیامت کے چہرے سے پردہ نہیں اٹھا سکتی اور نہیں بتا سکتی کہ اس کی حقیقت کیا ہے اور کب آئیگی (جلالین وصاوی) یا اس کے شدائد کو کوئی دور نہیں کر سکتا (صاوی و جمل) کَاشِفَۃٌ بمعنی مصدری (کشف) بھی مستعمل ہے (قاموس) اگر آیت میں بمعنی مصدر قرار دیا جائے تو یہ معنی ہوں گے کہ اللہ کے علاوہ کسی کی طرف سے قیامت کا کشف نہیں ہو سکتا۔ (جمل) پ ۲۷

اَلْکَاظِمِیْنَ: جمع مذکر قیاسی معرفہ حالت نصب اَلْکَاظِمُ مفرد کَظْمٌ اور کُظُوْمٌ مصدر (باب ضرب) ضبط کرنے والے غصہ پی جانیوالے۔ کُظُوْمٌ کے اصل معنی ہیں سانس رکنا، اس سے مراد ہوتا ہے خاموش ہونا۔ بَعِیْرٌ کَاظِمٌ اور اِبِلٌ کُظُوْمٌ وہ اونٹ جس نے جگالی کرنی چھوڑ دی ہو کَظَمَ السِّقَا پانی بھر کر مشک کا منہ باندھ دیا کَظَمَ الْبَابَ دروازے میں قفل لگا دیا کَظَمَ النَّہْرَ نہر کا منہ بند کر دیا کَظَمَ الْخَوْخَۃَ کھڑکی یا روزن بند کر دیا کُظِمَ الرَّجُلُ وہ آدمی خاموش ہو گیا۔ کَظَمٌ سانس کے نکلنے کا راستہ (المفردات وقاموس) پ ۴/۵

کَاظِمِیْنَ: جمع مذکر نکرہ منصوب غصہ پی جانے والے، غصہ کو ضبط کرنے والے، پ ۲۴/۷

کَافِرٌ: اسم فاعل مذکر مفرد نکرہ۔ کَفِرَۃٌ کُفَّارٌ جمع، کُفْرٌ مادہ، کفر کے لغوی معنی کُفْرٌ، کُفْرَانٌ اور کُفُوْرٌ کا فرق (المفردات سے) کفر شرعی حقیقت اور اس کے اقسام (مجالس الابرار سے

نقل کرکے اَکْفُرُ، تَکْفُرُ، اور تَکْفُرُوْا کے ذیل میں لکھے جا چکے ہیں یہاں صرف اتنی بات جان لینا چاہیے کہ کافر نعمت (ناشکرا) کو بھی کہتے ہیں اور کافرِ دین کو بھی، کافرِ دین میں کافرِ التزامی بھی داخل ہے اور کافرِ لزومی بھی، کفرِ حقیقی کو بھی یہ لفظ حاوی ہے اور کفرِ تشبیہی کو بھی، لیکن ان آیات میں کافرِ دین حقیقی التزامی مراد ہے یعنی منکرِ شریعت و نبوت۔

اگرچہ وضعِ لغوی کے اعتبار سے کافرِ دین ہو یا کافرِ نعمت، دونوں کی جمع کَفَرَةٌ بھی آتی ہے اور کُفَّارٌ بھی لیکن قرآنی استعمال میں بیشتر کُفَّار سے منکرِ دین اور کَفَرَةٌ سے کافرانِ نعمت مراد ہوتے ہیں (صرح بہ الراغب) البتہ آیت یُعْجِبُ الْکُفَّارَ میں (بعض اہلِ تحقیق کی نظر میں) کاشتکار مراد ہیں، کیونکہ لہلہاتا سبزہ اور شاداب سرسبز کھیت اس کے لئے دلآویز ہوتے ہیں۔ یہ دلفریبی کافر ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے مسلمان کاشتکار بھی اپنی کھیتی کو ہرا بھرا دیکھ کر باغ باغ ہوتا ہے۔ پ۱۱/۱، پ۲۶/۱۵

کَافِرٍ: اسم فاعل مذکر مجرور نکرہ، منکرِ دین کافرِ شریعت و نبوت۔ پ۱/۵

اَلْکَافِرُ: اسم فاعل مذکر مرفوع معرفہ منکرِ دین، کافرِ اسلام۔ پ۱۹/۲، پ۳۰/۲

اَلْکَافِرُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر معرفہ، حالتِ رفع، الکافر مفرد، شریعت و نبوت یا توحیدِ الوہیت کو نہ ماننے والے۔ پ۳/۲، پ۶/۱۱، پ۱۰/۱۱، پ۱۱/۶، پ۱۳/۴، پ۲۰/۱۱، پ۲۱/۱
پ۱۳/۱۰، پ۲۴/۱۴،۷، پ۲۶/۱۵، پ۲۷/۸، پ۲۸/۹، پ۲۹/۲،۱۵، پ۳۰/۲۴

کَافِرُوْنَ: جمع مذکر مرفوع نکرہ، کَافِرٌ واحد، شریعت، نبوت اور وحدتِ الوہیت کا انکار کرنے والے۔ پ۸/۱۲،۱۷، پ۱۰/۱۳،۱۷، پ۱۱/۵، پ۱۲/۲،۱۵، پ۱۷/۳، پ۲۰/۸، پ۲۱/۴،۱۴
پ۲۲/۱۰، پ۲۴/۱۵،۱۶، پ۲۵/۸،۹۔

کَافِرِیْنَ: جمع مذکر منصوب مجرور نکرہ کافر واحد دینی کافر، پ۱/۱، پ۷/۴،۱۶، پ۸/۳،۱۱، پ۹/۱، پ۱۹/۸، پ۲۰/۵
پ۲۶/۱۔

اَلْکَافِرِیْنَ: جمع مذکر منصوب مجرور معرفہ اَلْکَافِر واحد، دینی کافر۔ پ۱/۲،۳،۴،۱۱،۱۲،۱۳، پ۲/۱۸،۱۷، پ۳/۲،۴،۸،۱۱
پ۴/۱۲،۵،۶، پ۵/۱۱،۱۷،۱۸، پ۶/۱،۲،۱۲،۱۴، پ۸/۲،۱۳، پ۹/۲،۱۲،۱۴،۱۶
پ۱۰/۱،۷،۱۱،۱۳،۱۴، پ۱۱/۱۴، پ۱۲/۴، پ۱۳/۸،۱۱،۱۳، پ۱۴/۱۰،۲۰، پ۱۵/۱
پ۱۶/۲،۳،۹، پ۱۷/۱۳، پ۱۸/۱۳، پ۱۹/۲،۶، پ۲۰/۱۲، پ۲۱/۲،۳،۸،۱۷، پ۲۲/۳،۵،۱۷
پ۲۳/۲،۱۴، پ۲۴/۱،۳،۵،۸،۱۰،۱۲، پ۲۶/۵،۱۰، پ۲۸/۱
پ۲۹/۲،۶،۷،۱۰،۱۵،۱۹، پ۳۰/۱۱

کَافِرَةٌ: اسم فاعل مفرد مؤنث نکرہ، کافرات و کوافر جمع، شریعت و نبوت اور وحدتِ الوہیت کا انکار کرنے والی (جماعت) پ۳/۱۰

کَافُوْرًا: ہر قسم کا شگوفہ جو پھل کے دانوں کو اپنے
اندر چھپائے ہوتا ہے، ایک خوشبودار گھاس جس کا
پھول بابونہ کی طرح ہوتا ہے، ایک بہت بڑے
درخت کا گوند بھی ہوتا ہے، بحرِ ہند کے بعض جزیروں
میں کافور کا درخت پیدا ہوتا ہے، ہمیشہ سرسبز رہتا
ہے، خزاں سے محفوظ، پھل نہیں آتا، لکڑی کا رنگ
سفید ہوتا ہے، رباحی، قیصوری اور مولی تین قسم کا
کافور ہوتا ہے، اول کا رنگ سفید مائل بہ سرخی ہوتا
ہے، اوسطاً بہت سفید شفاف ہوتا ہے۔ آخر الذکر
ردی قسم ہے، لکڑی کو جوش دیکر عرق کو جمالیتے
ہیں، اس کا رنگ بھی میلا ہوتا ہے، صاحبِ معجم القرآن
نے لکھا ہے کہ درخت کافور سے رِس کر سفید شفاف
تیز خوشبودار تلخ مادہ نکل کر جم جاتا ہے، اس کو کافور
کہتے ہیں، عرب گرم ملک کے رہنے والے کافور
کی خوشبو صفائی اور خنکی کو بہت پسند کرتے تھے، آیت
میں سرد لطیف شفاف پانی مراد ہے۔

کَافَّۃً: اسم فاعل مفرد مؤنث منصوب، کَافٌّ مذکر
کَافَّاتٌ جمع، کَفٌّ مادہ و مصدر، دفع کرنا، یا اسم فاعل
مفرد مذکر منصوب اور تاء علامتِ مبالغہ، یہ تفتیح لفظی
ساخت کی ہے، استعمال میں کَافَّۃً ہمیشہ حال منصوب
اور نکرہ ہوتا ہے جس کے معنی ہیں سب کے
سب پورے پورے، آیت ۱۱/۳۴ میں یہی ترجمہ ہے
آیت ۲/۴ میں دو طرح مطلب بیان کیا گیا ہے
۱۔ دفع کرنے والے، یعنی اسلام میں داخل ہو جاؤ
دشمنوں کو دفع کرتے ہوئے ۲۔ پورے پورے۔
اسی طرح آیت ۱۱/۔ کا مطلب دو طرح ہے،
۱۔ مشرکوں کو دفع کرتے ہوئے لڑو جس طرح وہ
تم کو دفع کرتے ہوئے لڑتے ہیں۔ یہ مطلب ضعیف
ہے اگرچہ بعض نے لکھا ہے ۲۔ سب مشرکوں سے
(ہر جگہ ہر حال میں) لڑو جس طرح وہ تم سے (ہر حال
میں ہر جگہ) لڑتے ہیں (نہ حدودِ حرم کا لحاظ کرتے
ہیں نہ ماہِ حرام کا) آیت ۲۲/۹ کا ایک مطلب تو ظاہر
ہی ہے جو عام اہلِ تفسیر نے لکھا ہے اور یہ بھی
ایسا صحیح کہ کسی عالم نے اس کی تغلیط نہیں کی
یعنی سب لوگوں کے لئے بشیر و نذیر بنا کر ہم نے
آپ کو بھیجا ہے۔ دوسرا مطلب بھی امام راغب نے
لکھا ہے کہ ہم نے آپ کو لوگوں کے لئے گناہوں
سے روکنے والا بنا کر بھیجا ہے، اس صورت میں کافۃ اسم
فاعل مذکر ہوگا اور تاء مبالغہ کے لئے ہوگی (المفردات)

کَافٍ: اسم فاعل واحد مذکر، کُفَاۃٌ جمع۔ کَفٰی یَکْفِیْ ماضی
مضارع، کِفَایَۃٌ مصدر (باب ضرب) اصل میں کافی
تھا۔ بس۔ پورا حاجت روا۔ ایسا کام پورا

Marfat.com

کرنے والا کر اس کے بعد کسی دوسرے کی ضرورت نہ رہے اگرچہ اس کی جمع آتی ہے لیکن بصورتِ واحد اس کو تثنیہ اور جمع کے لئے استعمال کیا جاتا ہے رَجُلٌ کَافِیْكَ۔ رَجُلَانِ کَافِیْكَ رِجَالٌ کَافِیْكَ، تینوں صورتوں میں لفظِ کافی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ (تاج وقاموس) ۲۴/۱

کَالِحُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع۔ کَالِحٌ واحد، کَلَحَ ماضی کُلُوْحٌ وکَلَاحٌ مصدر، باب فتح، منہ بگاڑنے والے، منہ بنا کر دانت نکال دینے والے، حضرتِ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کالح وہ شخص ہے جو ہونٹوں کو سکیڑ کر دانت باہر نکال دے۔ کُلُوْحٌ منہ کے گول حلقے کو کہتے ہیں یہ اسی لئے اشتقاق کیا گیا ہے دَھْرٌ کَالِحٌ سخت زمانہ اِنْکِلَاحٌ (بابِ انفعال) کسی کو ترش رو بنا دینا اور خود ترش رو ہو جانا، لازم بھی ہے اور متعدی بھی۔ ۱۸/۶

کَالُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف، کَیْلٌ مصدر متعدی (باب ضرب) (جب پیمانے سے ناپ کر دیتے ہیں۔ اس آیت میں مفعول محذوف ہے اور ھُمْ سے پہلے لام مقدر ہے، اصل میں کَالُوْا لَھُمْ تھا یعنی جب کوئی چیز (غلہ وغیرہ) لوگوں کو پیمانے سے ناپ کر دیتے ہیں۔ اِکْتِیَالٌ (افتعال) ناپ کر لے لینا

اِکْتَالَ عَلَیْہِ پیمانے سے ناپ کر اس سے لے لیا۔ ۳۰/۸

کَامِلَۃٌ: اسم فاعل واحد مؤنث مرفوع، کَامِلٌ مذکر، کمال کسی چیز کا پورا ہونا، ناقص نہ ہونا (نصر وکرُم وسَمِعَ) یعنی قربانی کی جگہ پورے دس روزے ہوتے ہیں اس سے کم نہیں (راغب) ۲/۸

کَامِلَۃً: اسم فاعل واحد مؤنث منصوب پورا یعنی اپنے اعمال کا پورا بوجھ اٹھائیں گے۔ ۱۴/۹

کَامِلَیْنِ: اسم فاعل تثنیہ مذکر منصوب، کَامِلٌ مفرد (دو سال) پورے۔ ۲/۱۴

کَانَ: فعل ماضی، یَکُوْنُ مضارع، کَوْنٌ مصدر، (باب نصر) کَانَ فعل ناقص بھی ہے اور فعل تام بھی، فعل ناقص اپنے بعد دو اسموں کو لانا چاہتا ہے ایک مرفوع یعنی کَانَ کا اسم، دوسرا منصوب یعنی کان کی خبر، فعلِ تام خبر کو نہیں چاہتا بلکہ اس کے معنی تنہا اسم (یعنی فاعل) کو ذکر ... سے پورا ہو جاتا ہے، مؤخر الذکر فعلِ تام ... مندرجہ ذیل معانی کے لئے مستعمل ہے:

۱۔ بمعنی ثَبَتَ: کَانَ اللّٰہُ وَلَا شَیْءَ مَعَہٗ اللہ موجود تھا، اس وقت کوئی چیز بھی نہ تھی۔

۲۔ بمعنی حَدَثَ۔

Marfat.com

إِذَا كَانَ الشِّتَاءُ فَأَدْفِئُونِي
فَإِنَّ الشَّيْخَ يَهْدِمُهُ الشِّتَاءُ

جب سردی کا موسم پیدا ہو جائے تو مجھے گرم کپڑے پہنانا، بوڑھے کو جاڑا ہلاک کر دیتا ہے۔

۳ بمعنی حضر و وجد: وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ اگر کوئی تنگدست ہو تو فراخ دست ہونے تک اس کو مہلت دی جائے۔

۴ بمعنی وقع: مَا شَاءَ اللهُ كَانَ اللہ جو کچھ چاہتا ہے وہی واقع ہوتا ہے۔

اول الذکر (فعل ناقص) معانی ذیل کے لئے مستعمل ہے

۱ دوام: یعنی ماضی حال استقبال بلکہ ماوراء زمانہ کو بھی حاوی ہوتا ہے ایسے معنی اللہ کی ازلی صفات کے بیان کرنے کے موقع پر ہوتے ہیں كَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا اللہ ہر چیز سے ازلاً ابداً خوب واقف ہے كَانَ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا اللہ کی ازلی ابدی قدرت ہر چیز کو محیط ہے۔

۲ لزوم غیر منفک: مگر ازلی ابدی نہ ہو بلکہ حادث ہو۔ ایسے معنی شیطان کی کسی صفت کو بیان کرنے کے وقت ہوتے ہیں كَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے، كَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا شیطان انسان کو بے سہارا چھوڑنے والا ہے یا کسی امر ناحق کی حالت بیان کرنے کے وقت ہوتے ہیں إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا باطل بلاشبہ امر باطل مٹنے والا ہے۔

۳ لزوم اکثری: ایسے معنی اس وقت ہوتے ہیں جب کسی انسان وغیرہ کی کسی موجودہ حالت کو بیان کیا جائے كَانَ الْإِنْسَانُ كَفُورًا (اکثر) انسان ناشکرے ہیں كَانَ الْإِنْسَانُ قَتُورًا (اکثر) انسان بخیل ہیں۔

۴ ماضی مطلق: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً بلاشبہ ابراہیم ہادی تھے۔

۵ ماضی بعید: كَانَ النَّاسُ أُمَّةً پہلے لوگ ایک ہی گروہ تھے۔

۶ ماضی قریب: كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ہم کیسے گفتگو کریں اس سے جو ایک سیکنڈ پہلے جھولے میں بچہ تھا (راغب) بعض لوگوں کے نزدیک اس جگہ كَانَ بمعنی حال ہے مطلب یہ کہ جو جھولے میں ابھی تک بچہ ہے اس سے ہم کیسے بات کریں اکثر مفسرین کا یہی قول ہے بعض نے اس جگہ كَانَ کو زائد اور بعض نے بمعنی د[...] کے قرار دیا ہے (قاموس واقرب الموارد)

۷ ماضی استمراری: جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

یں مجرم جو کام کیا کرتے تھے اس کی سزا۔ اس وقت کان کا مضارع پیدا حل ہونا ضروری ہے بعض علماء نے اس آیت میں کان کو زائد قرار دیا ہے۔

۸۔ معنی غیر منقطع: جو حال کو بھی شامل ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ ای فی علم اللہ، تم اللہ کے علم میں پہلے ہی سے بہترین امت تھے اور اب بھی (راغب) اکثر مفسرین نے اس آیت میں کان کو معنی حال لکھا ہے۔

۹۔ بمعنی استقبال: یَوْمًا کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیْرًا (وہ دن جس میں شر عمومی ہوگا (قیامت کا دن)

۱۰۔ انتقال حالت اور تغیر صفت کے لئے۔ کَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ ابلیس نے انکار و تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

۱۱۔ قدرت اور طاقت: مَا کَانَ لَکُمْ اَنْ تُنْبِتُوْا شَجَرَھَا اس کا درخت اگانے کی تم میں طاقت نہیں ہے تم کو قدرت نہیں ہے۔

۱۲۔ اجازت: مَا کَانَ لِیْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ جس بات کا مجھے حق نہ تھا اس کا کہنا میرے لئے جائز نہیں۔

۱۳۔ نفی تاکید: مَا کَانَ یَنْبَغِیْ لَنَا ہمارے لئے سزاوار نہیں، جو مفہوم کان کا ہے وہی یَنْبَغِیْ کا، اس لئے

کان زائد بنا اور صرف تاکید کے لئے مفید ہے۔

۱: ۳، ۹، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۶

۲: ۱، ۵، ۷، ۸، ۱۰، ۱۴

۳: ۲، ۷، ۱۰، ۱۵، ۱۶

۴: ۱، ۲، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵

۵: ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸

۶: ۱، ۲، ۳

۷: ۱، ۴، ۸، ۱۰

۸: ۲، ۳، ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۶، ۱۷، ۱۸

۹: ۳، ۶، ۱۲، ۱۰

۱۰: ۱، ۵، ۹، ۱۲، ۱۵

۱۱: ۳، ۴، ۶، ۷، ۹، ۱۰، ۱۳، ۱۵

۱۲: ۱، ۲، ۳، ۴، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۵

۱۳: ۲، ۳، ۶، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۶، ۱۹ — ۵، ۱۱، ۱۳

۱۵: ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰

۱۶: ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۷

۱۷: ۲، ۴، ۷، ۹، ۱۳

۱۸: ۵، ۶، ۷، ۱۳، ۱۶، ۱۷

۱۹: ۱، ۲، ۴، ۵، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۱۷، ۱۹

۲۰: ۱، ۲، ۴، ۷، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۵، ۱۶

۲۲: ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۸، ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۱۷

۲۳: ۲، ۶، ۹، ۱۴، ۱۵

۲۴: ۶، ۸، ۱۳، ۱۴

۲۵: ۱، ۴، ۶، ۸، ۱۰، ۱۳، ۱۵، ۱۹

۲۶: ۱، ۲، ۵، ۶، ۷، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۶، ۱۷

۲۷: ۱، ۵، ۸، ۹، ۱۶

۲۸: ۴، ۵، ۷، ۱۷، ۱۸

۲۹: ۲، ۳، ۵، ۷، ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۵، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱

۳۰: ۱، ۹، ۱۵، ۲۱، ۳۵

کَانَا بتثنیہ مذکر غائب ماضی وہ دونوں تھے: پ ۱/۴ پ ۶/۱۴

Marfat.com

کَانَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی یاد رکھو کہ عربی میں واحد مؤنث کا ترجمہ کبھی جمع مؤنث کا اور کبھی جمع مذکر کا ہوتا ہے اس لئے ذیل میں ترجمہ جدا جدا ہے شرط وغیرہ کے موقع پر ماضی بمعنی مضارع ہو جاتی ہے اس لئے ذیل میں ترجمہ کے اندر ماضی و مضارع کا اختلاف ہے۔ جو چیز آئندہ یعنی آنے والی ہے مثلاً قیامت، جنت، جنت کی نعمتیں، دوزخ، دوزخ کی تکلیفیں قرآن مجید نے اس کی تعبیر کبھی ماضی سے کی ہے، گویا وہ آچکی مگر ہم نے ترجمہ میں زمانے کے اختلاف کو نظر کے سامنے رکھا ہے۔ پ۱/۱۱ پ۲/۱ پ۴/۱۳ پ۵/۱۲ پ۱۶/۴ پ۲۸/۷ ہے۔ پ۸/۱۷ پ۹/۹،۱۱ پ۱۴/۲۱ پ۱۶/۱،۵ پ۱۷/۲،۵ پ۱۹/۱۸ پ۲۰/۱۶ پ۲۳/۱،۲۱ پ۲۸/۲۰ تھی۔ پ۱۶/۲ پ۱۸/۴ تھیں۔ پ۲۴/۸ پ۲۸/۱۵ تھے۔ پ۲۷/۱۲ پ۳۰/۱ ہو جائے گا۔ پ۱۱/۵ ہوئی (بمعنے حدث) پ۲۷/۱۴ پ۲۹/۱۲ پ۳۰/۱ ہو جائیں گے۔ پ۱۹/۱۹ ہو گئے پ۱/۱۷ ہو گی۔ پ۲۹/۵ ہوتی۔

کَانَتَا: تثنیہ مؤنث غائب ماضی، پ۶/۴ ہوں، پ۱۷/۲ تھے۔ پ۲۸/۲۰ تھیں۔

کَانُوْا: جمع مذکر غائب ماضی تھے۔ ہیں۔ ہوتے۔ (بصورتِ تمنا یا بمقام شرط)

پ۱/ ۲، ۶، ۷، ۱۱، ۱۲، ۱۴، ۱۶ پ۲/۱ پ۳/۱۱ پ۴/۳، ۸، ۱۳ پ۵/۱۲

۶/ ۴، ۷، ۱۱، ۱۳، ۱۵ — ۷/ ۷، ۹، ۱۱، ۱۴، ۱۶، ۱۹

۸/ ۱، ۲، ۳، ۵، ۸، ۱۱، ۱۳، ۱۵، ۱۶

۹/ ۱، ۲، ۳، ۴، ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۸، ۹

۱۰/ ۳، ۸، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷ — ۱۱/ ۱، ۳، ۴، ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳

۱۱/۱۵ — ۱۲/ ۱، ۲، ۴، ۷، ۱۰، ۱۲ — ۱۳/ ۱، ۸

۱۴/ ۱، ۵، ۶، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۸، ۱۹، ۲۱، ۲۲

۱۵/ ۳، ۱۲ — ۱۶/۲ — ۱۷/ ۱، ۳، ۵، ۶ — ۱۸/ ۳، ۹، ۱۵، ۱۷

۱۹/ ۲، ۵، ۷، ۱۰، ۱۵، ۱۶، ۱۹ — ۲۰/ ۲، ۴، ۷، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۶

۲۱/ ۲، ۴، ۵، ۷، ۸، ۹، ۱۵، ۱۶، ۱۸ — ۲۲/ ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۷

۲۳/ ۱، ۲، ۳، ۶، ۸، ۹، ۱۷ — ۲۴/ ۱، ۲، ۸، ۱۴، ۱۶، ۱۷، ۱۸

۲۵/ ۱، ۷، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۸، ۲۰ — ۲۶/ ۱، ۳، ۴، ۱۰، ۱۱، ۱۸

۲۷/ ۱، ۴، ۷، ۹، ۱۴، ۱۵ — ۲۸/ ۲، ۳، ۱۱، ۱۳ — ۲۹/ ۳، ۸، ۱۱ — ۳۰/ ۱، ۸

کَاَنَّ: حرف مشابہ بفعل ہے اس کا اسم منصوب اور خبر مرفوع ہوتا ہے۔ اگر دونوں چیزوں میں گہری مشابہت ہوتی ہے تو اس حرف کو پہلی چیز (مشبہ) پر لا کر شدت مشابہت کو ظاہر کیا جاتا ہے حرفِ تشبیہ ہمیشہ مشبہ بہ پر آتا ہے اس لئے کَاَنَّ کا مقام بھی مشبہ بہ ہی تھا کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ اِنَّ زَیْدًا کَالْاَسَدِ تھا۔

کَاَنَّ حرف مرکب ہے کَ اور اَنَّ سے ابن ہشام اور ابن الخباز نے اس کو اہلِ ادب کا اجتماعی

کہا ہے اس میں کاف حرفِ جر ہے اور بعد کو آنے والا کلام محلِ مجرور میں ہوتا ہے لیکن بقول ابن جنی باوجود حرف ہونے کے اس کا تعلق کسی سے نہیں ہوتا۔ ابوالحسن نے بھی اسی کی تائید کی ہے۔ کَاَنَّ چار معانی کے لئے مستعمل ہے۔

۱۔ عموماً تشبیہ کے لئے بکثرت یہی استعمال ہے اور قرآنِ مجید میں بھی صرف اسی معنی کیلئے استعمال کیا گیا ہے۔ ابن السید بطلیوسی نے کہا اگر کَاَنَّ تشبیہ کے لئے ہو تو خبر کا جامد ہونا ضروری ہے جیسے کَاَنَّهٗ هُوَ اگر خبر جامد نہ ہو مشتق ہو یا جملہ ہو جیسے کَاَنَّ زَیْدًا فِی الدَّارِ یا کَاَنَّ زَیْدًا یَقُوْمُ یا کَاَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ تو تشبیہ کے لئے نہ ہوگا، ظن کے لئے ہوگا جو متکلم کے گمان کو ظاہر کرے گا۔

۲۔ شک اور ظن کو ظاہر کرنے کے لئے یعنی متکلم اپنا گمان ظاہر کرنا چاہتا ہے جیسے کَاَنَّكَ بِالشِّتَاءِ مُقْبِلٌ میرا گمان ہے کہ تم جاڑا ساتھ لیکر آؤ گے یعنی سردی کے زمانے میں آؤ گے (کذا قال ابن الانباری)

۳۔ تحقیق کے لئے جیسے کَاَنَّ الْاَرْضَ لَیْسَ بِهَا هِشَامٌ یعنی اِنَّ الْاَرْضَ لَیْسَ بِهَا هِشَامٌ (کذا قال الزجاج واہل الکوفۃ)

۴۔ تقریب کے لئے کَاَنَّكَ بِالدُّنْیَا لَمْ تَكُنْ عنقریب تم دنیا سے چلے جاؤ گے گویا دنیا میں موجود ہی نہیں ہو۔ ب ۲۱/۱ (نوٹ) (مغنی اللبیب مفصل)

کَاَنَّمَا: کَاَنَّ حرف مشبہ بالفعل، مَا زائدہ کافہ مَا کے آنے سے کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا البتہ کَاَنَّ کا لفظی تصرف باطل ہو جاتا ہے اس وقت یہ اپنے مابعد کو نہ منصوب کر سکتا ہے نہ مرفوع ۱۷/۱۱ ۸/۱۱ ۹/۱۵ ۲/۲ ۹/۹

کَاَنَّكَ: کَاَنَّ حرف مشابہ بالفعل کَ ضمیر واحد مذکر حاضر کَاَنَّ کا اسم، گویا تو۔ ۹/۱۲

کَاَنَّهٗ: کَاَنَّ حرف مشابہ بالفعل ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کَاَنَّ کا اسم، گویا وہ۔ ۹/۱۱ ۱۹/۱۸ ۲۳/۶ ۲۴/۱۹ ۲۹/۲۱۔

کَاَنَّهَا: کَاَنَّ حرف مشابہ بالفعل هَا ضمیر واحد مؤنث غائب کَاَنَّ کا اسم۔ گویا وہ۔ ۱۶/۱۱ ۱۹/۱۶ ۲۰/۷۔

کَاَنَّهُمْ: کَاَنَّ حرف مشابہ بالفعل، هُمْ ضمیر

(نوٹ) اسم کے ساتھ کَاَنَّ کی خبر بھی ابو حنیفہ شاعر کے ایک شعر میں منصوب آئی جب ہارون رشید کے سامنے پڑھا گیا تھا اور کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا علماء نے اس کی توجیہ کی ہے لیکن حق بات یہ ہے کہ ایسا استعمال شاذ ہے والشاذ کالمعدوم (مؤلف)

Marfat.com

جمع مذکر غائب کَاَنَّ کا اسم، گویا وہ سب۔ ۱/۲ ۲۶/۴ ۲۷/۸،۳ ۲۸/۹،۱۳ ۲۹/۵،۸،۱۰،۱۶ ۳۰/۴

کَاَنَّهُنَّ: کَاَنَّ حرف مشابہ بفعل، هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب، کَاَنَّ کا اسم، گویا وہ سب، ۲۳/۶ ۲۷/۱۳

کَاَنْ: اصل میں یہ لفظ کَاَنَّ ہی تھا، اسی کی طرح اس کا معنوی فائدہ بھی ہے لیکن تخفیفِ نون کے بعد عمل اور لفظی تصرف ساقط ہو گیا۔ اب نہ اسم کو نصب دے سکتا ہے نہ خبر کو رفع۔ گویا کہ۔ ۹/۱ ۱۱/۷،۸،۱۰ ۱۲/۶،۸ ۲۱/۱۰ ۲۵/۱۷۔

کَاَیِّنْ: یہ لفظ اصل میں کَاَیٍّ تھا، قرآنی املا میں تنوین کو بصورت نون لکھا گیا۔ کبھی کَاَیٍّ کی جگہ کَائِنْ آتا ہے (ابنِ کثیر) کائن ہمیشہ خبری صورت میں مستعمل ہے۔ مبہم کثیر تعداد پر دلالت کرتا ہے، ابہام کو دور کرنے کے لئے اس کے بعد بطور تمیز کوئی لفظ مذکور ضرور ہوتا ہے عموماً تمیز لفظِ مِنْ کے ساتھ آتا ہے جیسے وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ بکثرت پیغمبروں کی معیت میں بہت اللہ والوں نے (کافروں سے) جہاد کیا۔ اس مثال میں کَاَیِّنْ نے کثیر تعداد کو ظاہر کیا لیکن کس کی؟ یہ بات مبہم تھی، جب اس کے بعد مِنْ نَّبِیٍّ آیا تو ابہام دور ہو گیا اور معلوم ہو گیا کہ کثیر تعداد پیغمبروں کی تھی۔ اگرچہ ابنِ عصفور کے خیال میں کَاَیِّنْ کی تمیز پر مِنْ ضرور ہونا چاہئے لیکن ایسی مثالیں موجود ہیں جن میں تمیز منصوب بغیر مِنْ کے آئی ہے۔

کَاَیِّنْ ہمیشہ آغازِ کلام میں آتا ہے اس سے پہلے حرفِ جر نہیں آتا۔ اس کی خبر ہمیشہ مرکب ہوتی ہے مفرد کبھی نہیں آتی۔ بعض لوگوں نے بِکَاَیِّنْ تَبِیْعُ کہنا جائز قرار دیا ہے۔ ابنِ قتیبہ، ابنِ عصفور اور ابنِ مالک کا قول ہے کہ:

• کَاَیِّنْ استفہام کے لئے بھی آتا ہے حضرتِ ابی بن کعب نے حضرتِ عبداللہ بن مسعود سے پوچھا تھا کَاَیِّنْ تَقْرَءُ سُوْرَةَ الْاَحْزَابِ اٰیَةً آپ سورۂ احزاب کی کتنی آیات پڑھتے ہیں؟ حضرتِ ابنِ مسعود نے جواب دیا ثَلٰثًا وَّ سَبْعِیْنَ تہتر۔ (قاموس و تاج)

قرآنِ مجید میں کَاَیِّنْ ہر جگہ بصورتِ خبر آیا ہے بہت بکثرت۔ ۴/۶ ۱۲/۶ ۱۷/۱۳ ۲۱/۲ ۲۶/۶ ۲۸/۱۸

کَاهِنٍ: اسم فاعل واحد مذکر کُهَّانٌ اور کَهَنَةٌ جمع کِهَانَةٌ اور کَهَانَةٌ مصدر (باب فتح

نفر وکرم، صاحب قاموس نے لکھا ہے کہ کھانۃ فال نکالنا، کاھِنٌ فال نکالنے والا۔ امام راغب نے المفردات میں صراحت کی ہے کہ جو شخص اپنے ظن سے گزری ہوئی باتیں بتاتا ہو وہ کاہن ہے اور جو اپنے ظن سے آیندہ ہونے والی باتوں کی اطلاع دے اسے عرّاف کہتے ہیں حدیث میں آیا ہے مَنْ اَتٰی عَرَّافًا اَوْ کَاھِنًا مُصَدِّقًا بِمَا قَالَ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلَی النَّبِیِّ الْقَاسِمِ (صلی اللہ علیہ) جو عراف یا کاہن کے پاس جاتا اور اس کے قول کو سچ جانتا ہے وہ اس قرآن کا منکر ہے جس کا نزول محمد پر ہوا۔ صاحب مجمع البحار نے لکھا ہے کہ کاہن وہ شخص ہے جو معرفتِ اسرار کا مدعی ہو اور آنیوالی باتوں کی اطلاع دے، عرب میں کشف اور سُطَیح وغیرہ کاہن تھے جن میں سے بعض کا دعویٰ تھا کہ کچھ جن ہمارے تابع ہیں (ہم کو غیب کی باتیں) بتاتے ہیں۔ بعض لوگ قرائن احوال اور ماحول کو دیکھ کر رائے قائم کر لیتے تھے اور غیب دانی کے مدعی بن بیٹھتے تھے، کسی کی چوری اور گم شدہ چیز کا پتہ دیتے تھے ایسے لوگوں کو عراف کہا جاتا تھا میری رائے میں مجمع البحار کی صراحت ہی صحیح ہے، بعض احادیث سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ $\frac{27}{4}$ $\frac{29}{6}$۔

کُبِتَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی مجہول، اوندھے منہ ڈالے جائیں گے۔ کَبٌّ اوندھے منہ گرانا (باب نصر) $\frac{30}{2}$

کُبِتَ: واحد مذکر غائب ماضی مجہول، کَبْتٌ مصدر، لوٹا دینا، زمین پر گرا دینا۔ دشمن کو خوار و ذلیل کرنا (باب ضرب)، ذلیل کئے گئے، ذلت کے ساتھ لوٹا دئے گئے۔ $\frac{28}{1}$

کُبِتُوْا: جمع مذکر غائب ماضی مجہول کَبْتٌ مصدر وہ ذلیل کئے جائیں گے۔ $\frac{28}{1}$

کُبْکِبُوْا: جمع مذکر غائب ماضی مجہول، منہ کے بل گرا دئے گئے، گرا دئے جائیں گے، کَبْکَبَۃٌ منہ کے بل گرا دینا (قاموس) کسی چیز کو لڑھکا کر کسی غار یا گڑھے میں گرا دینا۔ (المفردات) $\frac{29}{9}$

کَبَدٍ: دشواری، سختی، مشقت، کَبَدٌ۔ کِبْدٌ، کَبِدٌ جگر کَبَادٌ و کُبُوْدٌ جمع کُبَادٌ جگر کا درد یا درد ہونا کَابِدٌ محنت کش، مشقت اٹھانے والا۔ کَبَدَ جگر پر مارنا (ضرب، نصر) کَبِدَ جگر میں درد ہونا (سمع) (قاموس، اقرب الموارد) سُوْدُ الْاَکْبَادِ کالی کلیجی والے یعنی دشمن (منتہی الارب) $\frac{30}{15}$

کَبُرَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف (کرم) تحقیق

Marfat.com

لغت سے پہلے اتنا جان لینا ضروری ہے کہ عربی زبان میں جس لفظ کا اصلی مادہ ک۔ب۔ر سے مرکب ہوتا ہے اس کے مفہوم میں بڑائی کے معنی ضرور ہوتے ہیں، اسی لئے کبیر بڑے کو کہتے ہیں۔ لیکن بڑائی کی نوعیت جدا جدا ہوتی ہے،

۱۔ مرتبہ اور عظمت میں بڑائی جیسے اَلْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۲۔ جسامت میں بڑائی جیسے بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ اگر اس جگہ بڑے قد والا بت مراد لیا جائے، ۳۔ صرف خیالی بڑائی جس کو عقیدۃً مان لیا گیا ہو واقع میں نہ ہو جیسے بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ اگر قد میں بڑائی مراد نہ ہو بلکہ عظمت اعتقادی مراد ہو ۴۔ دنیوی مرتبہ میں بڑائی یعنی قومی سیادت جیسے جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكَابِرَ ۵۔ عمر میں بڑائی۔ پیری۔ بڑھاپا، جیسے اَصَابَهُ الْكِبَرُ اور بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ ۶۔ علم میں بڑائی جیسے اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۷۔ تکلیف میں بڑائی یعنی دشواری، سختی، جیسے اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ ۸۔ برائی اور گناہ میں بڑائی جیسے فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ اور خِطْاً كَبِيْرًا ۹۔ سزا کے اعتبار سے بڑائی جیسے، كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۱۰۔ اچھی یا بری مقدار میں۔ بڑائی جیسے لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً ۱۱۔ ذمہ داری کی بڑائی جیسے وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ

یہ بھی یاد رکھو کہ کبیر کے مقابلہ میں صغیر آتا ہے جیسے کثرت کے مقابلے میں قلت، لیکن کبھی کثرت کی جگہ کِبَر کو اور کِبَر کی جگہ کثرت کو مجازاً استعمال کر لیا جاتا ہے۔

باب کَرُمَ سے کَبُرَ کا مصدر کِبَرٌ، کُبْرٌ اور کَبَارَةٌ آتا ہے جس کے معنی ہیں بڑا ہونا اور جسامت میں زیادہ ہونا۔ باب نصر اور سمع سے معنی ہیں عمر میں زیادہ ہونا، بوڑھا ہو جانا، مصدر کِبَرٌ بھی ہے اور مَكْبِرٌ بھی۔ ۱۰/۷ شاق ہے دشوار ہے۔ ۱۱/۱۳ ناگوار ہے۔ ۲۹/۴ (آیاتِ الٰہیہ میں جھگڑنا) سخت مبغوض ہے۔ ۲۵/۳ دشوار ہے، شاق ہے۔ ۲۸/۹ سخت مبغوض ہے۔

كَبُرَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف، کِبَرٌ مصدر سخت سزا کی بات ہے۔ ۱۵/۱۲

كَبِّرْ: واحد مذکر حاضر امر معروف، تَكْبِيْرٌ مصدر بڑا سمجھنا، بڑے ہونے کا اقرار کرنا، بڑا کہنا، تعظیم کرنا، عبادت کرنا، ۱۵/۱۲ اللہ کو بڑا سمجھو، اس کی بڑائی بیان کرو۔ اس کی تعظیم کرو، ۲۹/۱۵ اپنے رب کی ہی عبادت کرو، اسی کی

Marfat.com

برائی کا اقرار کرو۔

اَلْکُبَرُ: جمع مؤنث؛ اَلْکُبْریٰ واحد مؤنث، اَلْاَکْبَرُ واحد مذکر، بڑی مصیبتیں، سخت آفتیں۔ 29/16

اَلْکُبْریٰ: واحد مؤنث، اَلْکُبَرُ جمع مؤنث 16/10 26/25 30/2 بڑی عظمت والی، 30/2 سخت ہولناک 30/12 سخت عذاب والی۔

کِبْرَہٗ: کِبْرُ اسم مصدر مضاف، ہٗ مضاف الیہ۔ اس کی بڑی ذمہ داری، اس کا بڑا بوجھ۔ 18/8

کِبْرٌ: اسم مصدر، غرور، باوجود بڑا نہ ہونے کے اپنے آپ کو بڑا سمجھنا۔ 24/11

اَلْکِبَرُ: اسم مصدر، مصدر مرفوع، عمر زیادہ ہو جانا۔ بڑھاپا۔ 3/12,4 14/4

اَلْکِبَرِ: اسم مصدر مجرور، پیرانہ سالی، بڑھاپا۔ 13/18

اَلْکِبَرَ: اسم مصدر منصوب۔ بڑھاپا۔ 15/3

کُبَرَاءَنَا: کُبَرَاءَ جمع مضاف، نَا مضاف الیہ کَبِیْرٌ مفرد، ہمارے سردار، بڑے لوگ، دنیوی لحاظ سے بڑے (ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہنا مانا) 22/5

اَلْکِبْرِیَاءُ: اسم مصدر، ہر ایک کی اطاعت سے بالاتر ہونا، سب پر فوقیت اور بزرگی۔ 11/13 25/2

اَلْکَبِیْرُ: صفت مشبہ مفرد مرفوع معرفہ، اَلْکِبَارُ اور اَکْبَرُ جمع۔ بڑا۔ 13/8 17/15 21/12 22/9 عظمت اور مرتبہ میں بڑا۔ 22/16 15/4 30/10 مقدار میں بڑا۔

اَلْکَبِیْرَ: صفت مشبہ مفرد منصوب معرفہ عظمت و مرتبہ میں بڑا۔ 24/7

کَبِیْرٌ: صفت مشبہ مفرد مرفوع نکرہ، بڑا 2/11 گناہ ہونے کے لحاظ سے بڑا 2/6 بگاڑ اور تباہی میں بڑا۔ 2/6 عمر میں بوڑھا۔ 12/2 22/13 27/17 29/1 مقدار میں بڑا۔

کَبِیْرٍ: صفت مشبہ مفرد مجرور نکرہ، 11/17 تکلیفوں اور ہولناکیوں میں بڑا۔ 27/10 مقدار میں بڑا۔

کَبِیْرًا: صفت مشبہ مفرد منصوب نکرہ۔ 3/7 15/10,1 22/3 مقدار میں بڑا۔ 14/12 5/6,4 گناہ کے لحاظ سے بڑا 5/2 15/5 عظمت و مرتبہ میں بڑا۔ 22/5 عذاب اور دکھ کے لحاظ سے بڑا 16/7 دکھ اور مقدار میں بڑا۔ 19/6 برائی اور مقدار میں بڑا 13/2 عمر میں بوڑھا 19/3 محنت و اجر میں بڑا 14/5 جسمانیت یا خیالی غیر واقعی عظمت میں بڑا۔ 29/9 عظمت، وسعت اور مقدار میں بڑا۔

کَبِیْرُهُمْ: کَبِیْرُ صفت مشبہ مرفوع، مضاف هُمْ مضاف الیہ 13/4 ان میں سب سے زیادہ عمر والے نے۔ 14/5 جسمانیت یا خیالی عظمت میں بڑا۔

Marfat.com

كَبِيْرُكُمْ: صفت مشبہ مرفوع مضاف كُمْ مضاف
الیہ تم سب سے علم میں بڑا ۔ پ ۱۶/۴ ، ۱۹/۷
كَبِيْرَةٌ: صفت مشبہ واحد مؤنث مرفوع اكِبَار
جمع پ ۱/۵ دشوار، شاق
كَبِيْرَةً: صفت مشبہ واحد مؤنث منصوب پ ۲/۱
شاق، گراں ۔ پ ۱۱/۴ ، ۱۵/۱۸ مقدار میں بڑی۔
كَبَائِرَ: صفت مشبہ جمع مؤنث منصوب مضاف
كَبِيْرَةٌ واحد ۔ پ ۵/۲ ، ۲۵/۵ ، ۲۷/۶ بڑے گناہ۔
كُبَّارًا: صیغہ مبالغہ كُبَار کے معنی میں كُبَّارًا
کے معنی سے زیادتی ہے اور كُبَار کے معنی میں كَبِيْرًا
کے معنی سے زیادتی ہے۔ بہت ہی بڑا۔ پ ۲۹/۱۰
كَتَبَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف كَتْبٌ اور
كِتَابَةٌ مصدر، كَاتِبٌ کی تشریح میں ہم كَتْبٌ
اور كِتَابَةٌ کے معانی لکھ چکے ہیں۔ اس جگہ وضع اور
استعمال کی ترتیب سمجھ لینی چاہیے۔ صاحب
معجم القرآن نے صراحت کی ہے اور امام راغب کی
تحریر بھی اسی کے موافق ہے کہ كَتْبٌ کے اصلی وضعی
معنی تھے جمع کرنا اور کھال کے دو ٹکڑوں کو ملا کر
سی دینا ثانی استعمال میں حرفوں کو ملا کر لکھنے اور
بعض الفاظ کو بعض کے ساتھ جوڑ کر تحریر کرنے کو
کہنے لگے اور چونکہ حرفوں کو لکھنا بغیر جمانے، نقش

گرنے، ثبت کرنے اور کاغذ کے ساتھ پیوست کیا ...
کے ممکن نہیں اس لئے تیسرے نمبر پر كَتْبٌ کے ...
معنی ہوئے جمانا، نقش کرنا، ثبت کرنا، لازم کر ...
اور چونکہ اللہ کا حکم اور وحی اور قضاء و قدر اور مق ...
کردہ فرائض اٹل ہیں ثابت ہیں، لازم ہیں نا ...
زوال ہیں اس لئے چوتھے نمبر پر كَتْبٌ کے م ...
ہوئے اللہ کا حکم دینا، وحی بھیجنا اور ع ...
اور مقدر کرنا، واجب کر دینا، فرض کر دینا ا ...
چونکہ کسی حکم کا ایجاب و فرض واجب کرنے ...
کے پختہ ارادے اور عزم کو ظاہر کرتا ہے اس ...
پانچویں نمبر پر عزم کے معنی ہو گئے اور اس کے ...
اس چیز کو کہنے لگے جس کا عزم کیا جائے۔ ...
مقرر کیا، مقدر کیا پ ۶/۸ حکم دیا پ ۱۲،۸،۱۳ لازم کر دیا ...
مقرر کیا، مقدر کر دیا، پ ۲/۳ حکم قطعی دے دیا ...
فیصلہ کر دیا، پ ۴/۲۸ مقدر کر دیا۔
كُتِبَ: واحد مذکر غائب ماضی مجہول پ ۲ د ...
کر دیا گیا۔ پ ۲ فرض کر دیئے گئے اور جگہ ...
کر دیا گیا پ ۲ مقدر کر دیا گیا پ ۸ فرض کیا گیا ...
مقرر کیا گیا پ ۴/۱۱ لکھا جاتا ہے پ ۸/۱۲ ازل میں ...
کر دیا گیا ہے۔
كَتَبَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف لکھ ...

Marfat.com

کَتَبْتَ: واحد مذکر حاضر ماضی معروف تو نے فرض کیا۔ ۵/۸

کَتَبْنَا: جمع متکلم ماضی معروف ۵/۶ ہم فرض کر دیئے ۹/۱۱،۵ ہم نے فرض کر دیا تھا ۳/۶ ہم نے لکھ دیا ثبت کر دیا۔ ۷/۱۲ ہم نے مقرر کر دیا۔ لکھ دیا، وحی بھیج دی ۲۷/۲ ہم نے حکم (نہیں) دیا۔ ہم نے فرض (نہیں کیا)۔

اَلْکِتَابُ: لکھنا۔ لکھی ہوئی تحریر، خط، وہ عبارت مع مضمون جو لکھی ہوئی نہ ہو۔ آئندہ لکھی جانیوالی ہو۔ آسمانی صحیفے، تورات، انجیل، قرآنِ مجید۔ لوحِ محفوظ، صحیفۂ فطرت، تجویزِ الٰہی، علمِ الٰہی، حکمِ ازلی۔ اعمالنامے۔ فریضہ۔ خط اور دلیل واضح۔ غلام کو مکاتب بنا دینا۔

قرآن مجید میں قرآنِ پاک کے مختلف نام درج کئے گئے ہیں۔ قرآن۔ کتاب۔ ذکر۔ تنزیل، فرقان سب سے پہلا نام قرآن بیان کیا گیا یعنی پڑھا جانیوالا کلام، پھر قرآن کے مقصد پر تنبیہ کرنے کے لئے سورت تکویر میں جو نزول کے اعتبار سے چھٹی سورت ہے ذکر (یادداشت نصیحت) کہا گیا اس کے بعد تنزیل (اتارا ہوا کلام) پھر سورتِ اعراف کی آیت ۱ اور ۲ میں جو نزول کے اعتبار سے انتیسویں سورت ہے کتاب فرمایا کیونکہ آیات اور سورتوں کی کثرت اتنی ہو گئی تھی جس کے مجموعہ کو کتاب کہا جا سکتا تھا۔ آخر میں اس کا نام فرقان (حق و باطل میں جدائی کر دینے والا دستور) ہوا۔

(علق۔ مناذ ملی نصوح طاہر ۲/۲ قرآن ۱۴/۲ اللہ کا فریضہ مراد عدت ۲/۲ انجیل و تورات ۱۴/۱۵ اعمال ۱۲/۲ قرآن ۴/۲۴، اعمالنامے ۶/۵ قرآن ۔

اَلْکِتَابُ: ۲/۱ تورات ۹/۱ کتاب اللہ ۲ خود ساختہ کتاب ۱۱،۱۲/۱ تورات ۱۴/۱ دو جگہ تورات و انجیل ۵،۱/۱ قرآن ۱/۲ دو جگہ تورات و انجیل ۱/۲ ۳ تورات ۲/۲ قرآن ۱/۲ اللہ کی کتاب ۹/۳ دو جگہ قرآن ۱/۲ تورات و انجیل ۱۱/۲ ۱ تورات ۲ قرآن ۱۴/۳ لکھنا ۱۶/۳ تورات ۱/۳ تورات ۸/۳ قرآن ۱/۳ تورات ۴/۵ تورات و انجیل ۵/۵ تورات ۱۲،۱۴/۵ قرآن ۵/۶ ۱ تورات و انجیل ۱۱/۶ قرآن ۱۲/۶ تورات و انجیل ۵/۶ لکھنا ۸/۶ تورات ۱۶/۶ اللہ کی کتاب ۱۲/۶ تورات ۱/۶ ۱ قرآن ۲ تورات و انجیل ۹/۶ تورات ۱۱/۹ تورات ۱۴/۹ قرآن ۱/۱۰ تورات و انجیل ۱۵/۱۱ تورات و انجیل ۱/۱۲ تورات ۱۱/۱۳ تورات و انجیل ۱۴/۱۴،۱۰ قرآن ۱/۱۵ تورات ۱۲/۱۵ قرآن ۴/۱۶ تورات ۵/۱۶ انجیل

پ ۱۸ تورات ب ۱ مکاتَب ہونا یعنی غلام کا اپنے آقا سے یہ
معاہدہ کر لینا کہ اتنی مدت کے اندر میں اپنی مقررہ قیمت
ادا کر کے غلامی سے آزادی حاصل کر لوں گا اور آقا کا
اقرار کر لینا کہ اگر تم نے اپنی قیمت اتنی مدت میں ادا کر دی
تو تم آزاد ہو پ ۱۹ تورات ب ۲۰ تورات ب ۲۰ تورات و
انجیل ب ۲۰ اللہ کی کتاب پ ۲۱ قرآن پ ۲۱ تورات و انجیل
پ ۲۱ تورات پ ۲۲ اللہ کی کتاب پ ۲۳ تورات پ ۲۳ قرآن
پ ۲۳ قرآن پ ۲۴ تورات پ ۲۵ اللہ کی کتاب پ ۲۰
قرآن پ ۲۵ تورات پ ۲۷ تورات و انجیل پ ۲۷ اللہ کی کتاب
پ ۲۸ قرآن پ ۲۹ دو جگہ تورات و انجیل پ ۳۰ تورات و انجیل

اَلْکِتَابِ: پ ۱ تورات پ ۱ دو جگہ، تورات پ ۲
دو جگہ تورات پ ۲ اللہ کی ہر کتاب پ ۲ قرآن پ ۲ ام الکتاب
یعنی لوحِ محفوظ پ ۳ پ ۴ تورات و انجیل پ ۵ پ ۵
تورات پ ۳ پانچ جگہ تورات پ ۳ دو جگہ تورات پ ۶ پ ۶
تورات و انجیل پ ۶ اللہ کی کتاب پ ۷ اللہ کی ہر کتاب
پ ۷ تورات پ ۸ تورات و انجیل پ ۸ قرآن پ ۹ پ ۱۰
قرآن پ ۱۰ گزشتہ آسمانی کتابیں پ ۱۱ پ ۱۱ تورات پ ۱۱
انجیل پ ۱۱ پ ۱۲ تورات پ ۱۲ تورات و انجیل پ ۱۳ تورات
پ ۱۳ دو جگہ تورات و انجیل پ ۱۳ لوحِ محفوظ پ ۱۴ تقدیر خداوندی
پ ۱۵ تورات پ ۱۵ قرآن پ ۱۵ گزشتہ کتب الٰہیہ پ ۱۶ قرآن پ ۱۷
قرآن پ ۱۷ لوحِ محفوظ پ ۱۷ قرآن پ ۱۸ لوحِ محفوظ پ ۱۸ اعمالنامہ

پ ۱۹ تین جگہ قرآن پ ۱۹ قرآن پ ۱۹ کتاب الٰہی پ ۲۰
قرآن پ ۲۱ قرآن پ ۲۱ تورات و انجیل پ ۲۱ قرآن پ ۲۱
تورات پ ۲۲ اللہ کی کتاب پ ۲۲ قرآن پ ۲۳ قرآن پ ۲۴
قرآن پ ۲۴ اللہ کی کتاب پ ۲۵ قرآن پ ۲۵ لوحِ محفوظ پ ۲۵
قرآن پ ۲۶ قرآن پ ۲۷ تورات و انجیل پ ۲۸ تورات پ ۳۰
دو جگہ تورات و انجیل۔

کِتَابٌ: پ ۱ قرآن پ ۲ قرآن پ ۴ قرآن پ ۵ قرآن
پ ۵ حکم ازلی پ ۱۱ قرآن پ ۱۳ حکم مقرر ازلی پ ۱۳ قرآن پ ۱۴
مدت پ ۱۶ اعمالنامے پ ۱۹ خط پ ۲۳ پ ۲۴ پ ۲۶ قرآن پ ۲۶
لوحِ محفوظ پ ۲۹ اللہ کی کوئی کتاب۔ پ ۳۰
بڑا رجسٹر۔

کِتَابٍ: پ ۳ اللہ کی کتاب پ ۷ لوحِ محفوظ پ ۸ قرآن
پ ۱۱ پ ۱۲ پ ۱۶ لوحِ محفوظ پ ۱۹ قرآن پ ۲ لوحِ محفوظ پ ۸
اللہ کی کوئی اور کتاب پ ۲۱ لکھی ہوئی تحریر پ ۲۱ اللہ
کی کتاب پ ۲۲ پ ۲۲ لوحِ محفوظ پ ۵ قرآن یا اللہ کی
کتاب پ ۲ قرآن پ ۲۷ لوحِ محفوظ۔

کِتَابًا: پ ۶ حکم ازلی پ ۵ فریضہ پ ۶ اللہ کی کوئی کتاب
پ ۷ لکھی ہوئی کتاب یعنی قرآن پ ۱۵ اعمالنامہ پ ۱۵ لکھی
ہوئی کتاب پ ۱۷ قرآن پ ۲۳ اللہ کی کتاب پ ۲۳ قرآن
پ ۵ کوئی کتاب الٰہی پ ۲۶ قرآن پ ۳۰ تحریر یا لوحِ محفوظ

کِتَابٌ: پ ۲ پ ۲۲ تورات۔

Marfat.com

کِتَابِ، پ۶ تورات پ۷ حکمِ خدا، قرآن پ۱۱ صحیفۂ فطرت پ۱۶/۵ قرآن پ۱۴ تحریر ازلی یا کتاب اللہ پ۲۱/۱۲
قرآن پ۱ دو جگہ اعمالنامہ۔

کِتَابَ، پ۱۴ قرآن پ۱ حکمِ الٰہی

کِتَابَہٗ، کِتَابَ منصوب مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ پ۸/۵ پ۲۹ دو جگہ پ۹ دو جگہ، اس کا اعمالنامہ۔

کِتَابِھَا، کِتَابِ مجرور مضاف ھَا ضمیر مضاف الیہ پ۲۵ اس کا اعمالنامہ۔

کِتَابُنَا: کِتَابُ مرفوع مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ پ۲۵/۲ ہمارا اعمال نامہ۔

کِتَابَکَ، کِتَابَ منصوب مضاف کَ ضمیر خطاب مضاف الیہ پ۱۵/۲ تیرا اعمالنامہ۔

کِتَابِکُمْ، کِتَابِ مجرور مضاف کُمْ ضمیر مضاف الیہ پ۲۳ تم کو اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی کتاب۔

کِتَابِیَہْ، کِتَابِ منصوب مضاف یَ ضمیر متکلم مضاف الیہ ہْ علامتِ سکتہ پ۲۹/۵ میرا اعمالنامہ۔

کِتَابَھُمْ، کِتَابَ منصوب مضاف ھُمْ ضمیر مضاف الیہ پ۵۔

کُتُبِ، جمع، کِتَاب واحد، اللہ کی بھیجی ہوئی کتابیں اور صحیفے۔ پ۱۱

کُتُبٌ: جمع، کِتَاب واحد لکھے ہوئے احکام پ۲۲/۳۰

اَلْکُتُبُ: جمع، اَلْکِتَابُ واحد، اعمالنامے، پ۱۷

کُتُبِہٖ، کُتُبِ جمع مضاف ہٖ مضاف الیہ، اللہ کی کتابیں اور صحیفے پ۳ پ۵/۱۷ پ۲۸/۲۰

کَتَمَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، اس نے چھپایا کَتْمٌ اور کِتْمَانٌ مصدر (باب نصر)، کَتِیْمَۃٌ بات کَتُوْمٌ بات چھپانے والا کاتِم چھپانے والا لیکن سِرٌّ کاتِمٌ چھپے ہوئے راز کو کہتے ہیں۔ پ۱/۱۶ دیکھو تکتموا)

کَثُرَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف کَثْرَۃٌ مصدر (باب کَرُمَ) بہت ہوگیا، باب نصر سے متعدی ہے اور مصدر کَثْرٌ ہے جس کے معنی ہیں تعداد میں مقابلے کے وقت غالب آجانا۔ کثرۃ اسم مصدر بھی ہے تعداد میں بیشی اور کُثْرٌ بمعنے کثیر بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَی الْقُلِّ وَالْکُثْرِ تھوڑے بہت ہر حال میں اللہ کا شکر ہے (قاموس) اصل میں لفظِ کثرۃ قلّۃ کے خلاف تعداد (کلام۔ مال۔ اولاد۔ شمار وغیرہ) میں بیشی کے لئے وضع کیا گیا ہے لیکن کبھی اس کا استعمال فضل و مرتبہ کی بیشی کے لئے بھی ہوتا ہے (المفردات) پ۱۲/۴ (مزید تشریح کے لئے دیکھو استکثرتم)

کَثُرَتْ، واحد مؤنث غائب کَثْرَۃٌ مصدر

Marfat.com

(باب کَرُمَ) (اگرچہ) کثیر ہو۔ 9/16

كَثَّرَ: واحد مذکر غائب تکثیر مصدر باب تفعیل (اللہ نے تمہاری جماعت) بہت کر دی۔ 8/18

كَثْرَةٌ: اسم مصدر، زیادتی، بیشی، افزونی 7/4 10/1

كَثِيْرٌ: صفت مشبہ باب کَرُمَ سے، اس کا لفظ مفرد ہے معنی میں کثرت ہے اس لئے مفرد کی بھی صفت واقع ہوتا ہے اور جمع کی بھی معنوی اعتبار سے علاوہ جمع ہونے کے کوئی لفظی شناخت نہیں۔ بہت 1/13 4/16 6/12،14 17/9 27/18،20 دو جگہ۔

كَثِيْرٍ: بکثرت، بہت۔ 5/14 6/7 19/17 25/5 26/13

كَثِيْرًا: بہت۔ 1/3 4/5 10، 4/12،14 5/8،11 6/2،7،9،11،13،14،15 7/17 8/1 9/12 10/1،2،11،17 11/14 12/8 13/18 16/11 17/13 18/17 19/2،3،15 21/4،19 22/3 23/2،11 24/17 26/14 28/12 29/10۔

كَثِيْرَةٌ: بہت۔ واحد مؤنث۔ لیکن اطلاق جمع مؤنث کے موقع پر بھی ہوتا ہے (باب کَرُمَ) 5/10 18/1 25/13

كَثِيْرَةٍ: بہت۔ 10/1 23/13 27/14۔

كَثِيْرَةٌ: بہت۔ 2/16،17 26/11 دو جگہ۔

كِدْتَ: واحد مذکر حاضر ماضی معروف، کَیْدٌ مصدر و اسم مصدر (باب ضَرَبَ) کَیْد کے معنی ہیں پوشیدہ تدبیر عموماً کَیْد کو مقام ذم میں استعمال کیا جاتا ہے جس کا معنی ہوتا ہے فریب، مکر، دھوکہ لیکن کبھی اس کا معنی اچھی پوشیدہ تدبیر بھی ہوتا ہے جیسے اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ میری تدبیر مضبوط ہے بعض مفسرین نے اس جگہ کید کو معنی عذاب قرار دیا ہے (راغب) کید کے معنی کود بھی آتے ہیں یعنی کسی فعل کے وقوع یا عدم وقوع کے قریب پہنچ جانا (تفصیل کے لئے دیکھو کَادَ) قریب تھا کہ تو مائل ہو جاتا) 15/8 قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کر دیتا) 23/6

كِدْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، کَیْدٌ مصدر (باب ضرب) ہم نے خفیہ تدبیر کی۔ 13/3

كَدْحًا: مصدر۔ کوشش کرنا، مشقت اٹھا
(دیکھو کَادِحًا) 30/9

كَذَّابٌ: کَاذِبٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے لیکن صرف فاعلی معنی میں بھی مستعمل ہے یعنی دروغ گو، جھو
(قاموس) کَذَبَ کی کافی تنقیح ہم کاذب کے ذیل
کر چکے ہیں۔ 23/10 24/8،9 27/9

كِذَّابًا: مصدر منصوب مفعول مطلق (باب تفعیل) ک
جھوٹا قرار دینا۔ جھوٹا سمجھنا۔ نہ ماننا۔ 30/1،2

كَذَبَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، کِذ
مصدر، اس نے جھوٹ باندھا۔ افترا کیا 24/1

Marfat.com

(نہیں) جانا۔ جھوٹ (نہیں) سمجھا۔ پ۲۷ (دیکھو کاذِبٌ)

کَذَّبَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ تَکْذِیْبٌ و کِذَّابٌ مصدر۔ بابِ تفعیل۔ جھوٹ جانا۔ نہ ماننا انکار کیا۔ کَذَّبَ بِالْاَمْرِ اس بات کو نہ مانا۔ انکار کیا۔ کَذَّبَ فُلَانًا اس شخص کو جھوٹا قرار دیا۔ جھوٹا جانا۔ جھٹلایا کَذَّبَ عَنْ اَمْرٍ اس کام کے ارادے سے باز رہا یا لوٹا دیا (قاموس و تاج) قرآنِ مجید میں عموماً کَذَّبَ کے معنی ہیں انکار کیا۔ جھوٹا قرار دیا۔ نہ مانا۔ (باقی تشریح کے لئے دیکھو کاذِبٌ) ۹، ۱۴

۵، ۷، ۱۱، ۷، ۹، ۱۰ ۴ ۶ ۱۲، ۲ ۱۷ ۱۴، ۱۱ ۱۴ ۳ ۱۱ ۱۴، ۱۰ ۱ ۱۵ ۱۸، ۲ ۳، ۷، ۱، ۲

کُذِّبَ: واحد مذکر غائب ماضی مجہول۔ تَکْذِیْبٌ مصدر۔ جھوٹا قرار دیا گیا۔ جھٹلایا گیا۔ جھوٹ سمجھ کر نہ مانا گیا۔ پ ۱۳ -

کَذَبَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف، کِذْبٌ مصدر۔ وہ جھوٹ بولی۔ پ ۱۲

کَذَّبَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف۔ تَکْذِیْبٌ مصدر۔ انکار کیا۔ نہ مانا۔ جھوٹا قرار دیا۔ ۱۳ ۱۹ ۱۲، ۱۲، ۱۰، ۱، ۲

۱ ۶ ۱۵ ۹، ۸، ۵ ۵ ۱۶

کُذِّبَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی مجہول۔ تَکْذِیْبٌ مصدر۔ اس کو جھٹلایا گیا۔ نہیں مانا گیا۔ انکار کیا گیا۔

جھوٹا قرار دیا گیا۔ پ۲۲ ۱۲ -

کَذَّبْتَ: واحد مذکر حاضر ماضی معروف۔ تَکْذِیْبٌ مصدر۔ تو نے جھوٹ جانا۔ نہ مانا۔ جھٹلایا۔ پ۲۴ ۲

کَذَّبْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی معروف۔ تَکْذِیْبٌ مصدر۔ تم نے جھٹلایا۔ تم نے نہ مانا۔ پ۱ ۱۱ ۱۹ ۴ ۳۰ ۲

کَذَّبْنَا: جمع متکلم ماضی معروف۔ تَکْذِیْبٌ مصدر۔ ہم نے نہ مانا۔ ہم نے جھٹلایا۔ پ۲۹ ۱

کَذَّبُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف۔ تَکْذِیْبٌ مصدر۔ انہوں نے جھٹلایا۔ جھوٹا سمجھے۔ نہ مانے۔

۴ ۱۰ ۱۰ ۱۴، ۶ ۱، ۷، ۹، ۱۰، ۱۱ ۵، ۱۱، ۱۲، ۱۵، ۱۶ (۸)

۱، ۲، ۳، ۶، ۷، ۱۲، ۱۳ (۹) ۳ ۹، ۱۰، ۱۳، ۱۵ (۱۱) ۲۱

۱۴، ۶ ۱۲، ۱۴ ۲، ۵، ۱۱، ۱۴ ۱۶ ۴، ۵ ۱۱، ۱۹ ۸

۱۳ ۱۵ ۸، ۹، ۱۰، ۱۸ ۷، ۱۵ ۱۰، ۱۶

کُذِّبُوْا: جمع مذکر غائب ماضی مجہول۔ تَکْذِیْبٌ مصدر۔ ان کو جھٹلایا۔ ان کو جھوٹا سمجھا گیا۔ پ ۱۰

کَذَّبُوْنِ: جمع مذکر غائب ماضی۔ ن اصل میں کَذَّبُوْنِیْ تھا۔ انہوں نے مجھے (جھٹلا)یا، جھوٹا قرار دیا۔ پ۱۹ ۱۲، ۱۳ ۱۰

کَذَبُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف۔ کِذْبٌ مصدر پ ۹ ۱۰ ۲ ۱۳ جھوٹ بالمعانیہ اللہ اور رسول سے جھوٹ بولا۔

کُذِبُوْا: جمع مذکر غائب ماضی مجہول۔ کِذْبٌ مصدر

Marfat.com

وہ سچے نہ نکلے، ان کی بات سچی نہ نکلی۔ ۱۳/۶

اَلْکَذِبَ: جھوٹ۔ جھوٹی بات۔ ۳/۱۶، ۴/۱، ۵/۴، ۶/۴، ۱۱/۱۲،۱۱، ۱۴/۲۱،۲۰،۱۴ تین جگہ ۲۸/۹

اَلْکَذِبِ: جھوٹ۔ جھوٹی بات ۶/۱۰، ۲۸/۲

کَذِبٍ: مصنوعی، غیر واقعی، جھوٹا (خون) ۱۲/۱۲

کَذِبًا: جھوٹ۔ جھوٹی بات ۷/۹،۱۷، ۸/۴،۱۱، ۹/۱، ۱۱/۷، ۱۲/۲، ۱۵/۱۳،۱۴، ۱۶/۱۲، ۱۸/۳، ۲۱/۳، ۲۲/۷، ۲۵/۴، ۲۹/۱۱۔

کِذْبُهٗ: کِذْب اسم مضاف، ہٗ ضمیر مضاف الیہ اس کا جھوٹ، ۲۴/۹

کَذٰلِکَ: اول کاف حرفِ تشبیہ ذٰ اسم اشارہ (یہ۔ اس) لَ علامت اشارۂ بعید، آخر کاف حرفِ خطاب (حسبِ صراحتِ ابنِ حاجب و رضی) واحد مذکر کے لئے (شرح کافیہ مولانا جامی) کَذٰلِکَ سے اشارہ مذکورہ سابق کی طرف ہوتا ہے جس کا ترجمہ ہے ایسے ہی۔ اسی کی طرح۔ واحد مؤنث کے لئے کَذٰلِکِ جمع مذکر کے لئے کَذٰلِکُمْ اور جمع مؤنث کے لئے کَذٰلِکُنَّ آتا ہے۔ ۱/۹،۱۲، ۲/۱،۴،۷،۸،۱۱،۱۵
۳/۴،۱۲، ۴/۲، ۵/۱۰، ۷/۲،۲،۱۱،۱۵،۱۶،۱۹، ۸/۱،۲،۳،۵،۱۱،۱۲،۱۴
۹/۹،۱۱،۱۲، ۱۱/۷،۸،۹،۱۳،۱۵، ۱۲/۹،۱۱،۱۳، ۱۳/۱،۳،۸،۱۰،۱۱
۱۴/۱۰،۱۱،۱۷، ۱۵/۱۵، ۱۶/۲،۴،۱۳،۱۴،۱۵،۱۹، ۱۷/۲،۶،۱۲، ۱۸/۱۴
۱۹/۱،۸،۹،۱۵،۱۸، ۲۰/۵، ۲۱/۱،۵،۷،۹، ۲۲/۳،۱۶، ۲۳/۶،۷،۸
۲۴/۱،۹،۱۲،۱۳، ۲۵/۲،۲۶،۷،۱۸،۱۴،۱۹، ۲۶/۳،۵،۱۵، ۲۷/۲،۹
۲۹/۳،۱۵،۲۱،۲۲

کَذٰلِکَ: ایسے ہی، اسی کی طرح (حسبِ تفصیل مذکورہ بالا) ۳/۱۲، ۱۶/۵، ۲۶/۱۹

کَذٰلِکُمْ: انہی کی طرح، ایسے ہی۔ کاف حرفِ تشبیہ، ذٰلکم اسم اشارہ بعید جمع مذکر ۲۶/۱۰

کَرْبٍ: اسم مصدر نکرہ۔ سخت غم (راغب) دم گھونٹنے والا غم (قاموس) مراد غم کا سبب یعنی بڑی مصیبت کَرْبُ الْاَرْضِ زمین کو کھودنا، جوتنا غم بھی دل میں ہیجانی بے چینی پیدا کر دیتا ہے گویا دل کی زمین کو کھود ڈالتا ہے کَرَبٌ وہ گانٹھ جو رسی کے سرے پر بندھی ہوتی ہے، غم بھی دل کی گانٹھ ہوتا ہے (راغب فی المفردات) کَرْبٌ کے معنی قریب ہونا بھی ہے اسی لئے کَرَبَ کو کَادَ کی طرح افعالِ مقاربہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ کَرَبَتِ الشَّمْسُ سورج ڈوبنے کے قریب ہو گیا، ڈوبنے لگا۔ زیادتی غم سے بھی دل ڈوبنے لگتا ہے پژمردہ، افسردہ ہو کر زندگی کی تازگی ختم یا کم ہو جاتی ہے۔ ۷/۱۴

اَلْکَرْبِ: اسم مصدر معرفہ، بڑی مصیبت ۱۴/۶، ۲۳/۷،۸

کَرَّةً: کَرّ کسی طرف مڑ جانا، جھک جانا، لوٹ جانا (راغب) کَرّ کے بعد ۃ وحدت کی ہے جس کے معنی ہیں

ایک بار، گویا کَرَّةً کے معنی ہوئے ایک بار لوٹنا، ایک پھیرا، ایک مرتبہ واپسی، دشمن پر (لوٹ کر) یکبارگی حملہ کرنے کو بھی (اسی مناسبت سے) کہتے ہیں (دمج) آیات میں مراد ہے عالمِ آخرت سے لوٹ کر ایک بار پھر دنیا میں جانا۔ ۲/۴ ۱۹/۹ ۲۴/۳

کَرَّةٌ: اس جگہ مراد دنیا سے لوٹ کر عالمِ آخرت میں جانا، ایک بار پھر زندہ ہونا۔ ۳۰/۲

اَلْكَرَّةَ: دشمن پر یکبارگی حملہ غلبہ حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے اس لئے کَرَّة کے معنی غلبہ بھی آتا ہے، اس جگہ غلبہ مراد ہے (سیوطی)

كَرَّتَيْنِ: تثنیہ کَرَّة واحد، دو مرتبہ، دوبار۔ ۲۹/۱

كُرْسِيُّهُ: کرسی مضاف ہ مضاف الیہ، اسکی کرسی۔ اصحاب الظواہر (علامہ ابن تیمیہ، امام ابن قیم و ابن حزم اندلسی وغیرہم) کے نزدیک کرسی سے حقیقی معنی مراد ہے یعنی یہی بیٹھنے کی کرسی لیکن کیفیت مجہول ہے معلوم نہیں کیسی، کس چیز کی اور کس جیسی اللہ کے لئے سزاوار ہے۔ بعض علماء کے نزدیک وہ جسم محیط مراد ہے جس کے اندر سارا جہان سمایا ہوا ہے۔ بعض نے انصاف و حکومت کی کرسی مراد لی ہے حضرت ابن عباس کے نزدیک کرسی سے علم مراد ہے۔ ۳/۲

كُرْسِيُّهُ: کرسی اسم مضاف ہ مضاف الیہ، اسکی کرسی (یہ) اس جگہ کرسی سے متعارف کرسی مراد ہے۔ ۲۳/۱۲

كِرَامٍ: جمع، كَرِيْمٌ واحد، باعزت، بزرگ (فرشتے) امام راغب نے لکھا ہے کرم اللہ کی صفت بھی ہے انسان کی بھی، فرشتے کی بھی، قرآن کی بھی اور دوسری چیزوں کی بھی اور سب کے معانی میں اختلاف ہے۔

(۱) اللہ کے کرم سے مراد ہے مخلوق پر اس کا احسان و انعام۔ اللہ کریم ہے یعنی مخلوق پر احسان کرتا ہے پیہم نعمتوں سے نوازتا ہے (۲) آدمی کے کرم سے مراد ہے اخلاقِ پسندیدہ، خصائل حمیدہ، کردار کی ہر خوبی اور ہر ذاتی شرف۔ آدمی کریم ہے یعنی اچھے کردار کا مالک ہے، اس کے اندر محاسن ہیں، شرف ہے، بزرگی ہے۔ بعض علماء کا قول ہے، حریت اور کرم دونوں ہم معنی ہیں لیکن استعمال میں فرق ہے، حُر اس آدمی کو کہتے ہیں جس میں خوبیاں ہوں، اس کے اعمال میں حسن ہو خواہ محاسن چھوٹی ہوں یا بڑی لیکن کریم فقط اسی آدمی کو کہتے ہیں جس میں بہت اونچی خوبیاں ہوں (۳) ملائکہ کے کریم ہونے کے معنی ہے، دربارِ الٰہی میں ان کی عزت و بزرگی۔ کراماً کاتبین عزت والے فرشتے جو انسان کے اعمالنامے لکھتے ہیں (۴) قرآن کریم یا کتاب کریم باعزت و شرف والا بزرگ قرآن اور کتاب (۵) رسول کریم عزت و بزرگی والا

پیام بر (جبرئیل) سے قول کریم بھلی بات، عاجزانہ
کلام سے۔ یعنی اشیاء میں سے جس چیز کی صفت کریم
ہوگی تو اس سے وہ چیز مراد ہوگی جو اس جیسی چیزوں کی صفات سے
متصف ہو یا عمدہ ہو جیسے زَوْجٍ كَرِيمٍ ہر
عمدہ قسم مَقَامٍ كَرِيمٍ عمدہ مقام۔
كِرَامًا: جمع کریم واحد بزرگ عالی نواز سے
شریف، عزت والے بزرگ (فرشتے)
كَرِيمٌ: صفت مشبہ واحد، کرام جمع عزت والا،
۔
كَرِيمٍ: صفت مشبہ واحد، کرام جمع عزت والا
عمدہ۔
كَرِيمًا: صفت مشبہ واحد، کرام جمع عزت
کا مقام عاجزانہ باادب عزت والا عمدہ
عزت والا۔ بڑا۔
الْأَكْرَمُ: صفت مشبہ واحد، اکارم جمع بزرگ۔
الْأَكْرَمِ: صفت مشبہ واحد، اکارم جمع
بزرگ سے بزرگ
كَرَّمْتَ: واحد مذکر حاضر ماضی معروف تکریم و
تکرمۃ مصدر، باب تفعیل عزت دینا تسلیم کر، عیب
سے پاک قرار دینا، کسی کو کریم کہنا (تاج العروس)
تکریم تعظیم بھی آتا ہے کرّم اللہ السحاب برست

غالب ہو گیا۔ آیت میں اول معنی مراد ہے تو نے
عزت دی۔
كَرَّمْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، تکریم مصدر،
ہم نے عزت دی۔
كَرِهَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف (باب سمع)
(اگرچہ) ناپسند کریں
ناپسند کیا، کَرِہٌ صفت کا صیغہ ہے کُرہٌ کے
ہم معنی یعنی مکروہ، ناپسندیدہ (مزید تشریح کے
لئے کارِہُونَ)
كَرَّهَ: واحد مذکر ماضی معروف، تکریہ مصدر
باب تفعیل (دوسرے مفعول پر اِلٰی آنا ضروری ہے)
تمہارے لئے ناگوار بنا دیا۔ ناپسند قرار دیا۔ تمہاری
نظر میں مکروہ کر دیا۔
كَرِهْتُمُوا: جمع مذکر حاضر ماضی معروف (اگر) تم
نے ان کو کسی شرط کی وجہ سے ماضی بمعنی مضارع
تم ناپسند کرو گے۔
كَرِهُوا: جمع مذکر غائب ماضی معروف، انہوں نے
ناپسند کیا
كُرْهٌ: اسم، ناپسند، ناگوار (کُرہٌ اور کَرہٌ کے
فرق کے لئے دیکھو کارِہُونَ)
كُرْهًا: تکلیف سے ناگواری کے ساتھ برداشت

Marfat.com

کرکے۔ پ۴

کَرْهًا: مصدر (اسم مصدر) ناگوار ہونا، ناخوشی،
مجبوری، زبردستی پ۳ اس آیت کا مطلب علمائے
تفسیر نے الگ الگ بیان کیا ہے ۱ کسی
نے کہا کرھًا اسلام کا مطلب ہے پر نظری
دلائل سے مجبور ہو کر اللہ کی ذات صفات کو مان
لینا ۲ بعض کا قول ہے مسلمان بخوشی مانتا ہے
اور کافر قضاء الٰہی کے سامنے مجبوراً ہتھیار ڈال دیتا
ہے ۳ قتادہ نے کہا مسلمان بخوشی مانتا ہے
اور کافر مرنے کے وقت مجبور ہو کر ۴ ابو العالیہ
اور مجاہد نے کہا کافر بھی اللہ کے خالقِ کل ہونے
کا اقرار کرتا ہے اگرچہ معبود دوسروں کو بھی جانتا ہے
۵ حضرت ابن عباس نے فرمایا مسلم ہو یا غیر مسلم
(فطری) احوال کے لحاظ سے سب قسراً تابع ہیں
(یعنی تخلیقی حدود سے کوئی باہر نہیں نکل سکتا) اگرچہ
زبان سے کافر انکار کرتا ہے ۶ اہلِ تصوف نے
لطیف نکتہ بیان کیا ہے، کہتے ہیں جس نے حسنِ اجمال
و ضیا والے کی ذات کا مطالعہ کیا اور صرف مطالعۂ
ذات کے پیشِ نظر اطاعت کی وہ دل کی خوشی سے داخل
ہے اور جس نے ثواب کے لالچ یا عذاب کے خوف سے
اطاعت کی وہ دوسرے گروہ میں شامل ہے یعنی
رضاءِ ذات کے پیشِ نظر ایمان و اطاعت ہو تو اس کو
طوعًا کہا جائے گا اور جاہ و خوف کے جذبے کے تحت
ہو تو کرھًا ہو گا (راغب) پ۳ اس آیت کی توضیح بھی
پ۳ کی طرح ہے، پ۴ زبردستی عورتوں کی ناگواری
کی حالت میں پ۲۶ خوشی ناخوشی پ۲۲ خوشی ناخوشی
یا بالارادہ اور بالاضطرار۔

کَسَادَهَا: کَسَدَ مصدر مفعول مضاف ھا ضمیر
واحد مؤنث مضاف الیہ تجارت نہ چلنا، سودا نہ بکنا،
خریدار نہ ملنا، کُسُوْدٌ کا بھی یہی معنی ہے (راغب و
کرم) سُوْقٌ کَاسِدٌ وہ بازار جس میں خریدار
کم ہوں، مَتَاعٌ کَاسِدٌ وہ سامان جس کے خریدار
کم ہوں، کَسِیْدٌ بھی اسی کا ہم معنی ہے۔ پ۹

کُسَالٰی: جمع، کَسْلَان واحد سست کاہل جس
کام میں سستی نہ کرنی چاہیے اس میں سستی کرنے کو
کسل کہتے ہیں (راغب قاموس) کَسِلٌ سستی کرنے
والا مرد۔ کَسْلَانَۃٌ سست عورت (باب
سَمِعَ) پ۵ پ۱۲

کَسَبَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف کَسْبٌ
کمائی کا، نفع کے لیے کوئی کام کرنا خواہ نتیجہ اچھا
نکلے یا برا۔ کسب و اکتساب کا [illegible]
حسبِ اصطلاحِ راغب اکتساب کے تعلق میں [illegible]

Marfat.com

کی جا چکی ہے۔ اس جگہ اتنا سمجھ لینا چاہیے کہ قرآن مجید
میں کسب کا استعمال چھ طرح کیا گیا ہے ۱۔ قلبی ارادہ
اور نیت کی پختگی جیسے وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا
كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۲۔ اچھا برا قول یا فعل جیسے ثُمَّ
تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۳۔ نیک کام کرنا جیسے
لَهَا مَا كَسَبَتْ ۴۔ برے کام کرنا جیسے وَلَا تَكْسِبُ
كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا۔ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ
بِمَا كَسَبُوْا۔ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۵۔ مال
کمانا جیسے اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ ۶۔
اولاد جیسے وَمَا كَسَبَ۔ مَكْسِبٌ مَكْسَبٌ اور
مَكْسِبَةٌ بھی مصدر ہے (باب ضرب متعدی بیک
مفعول و دو مفعول) پ ۴/۱ برا کام کیا پ ۲/۲۷ اچھا یا
برا کوئی کام کیا پ ۲۶/۳۰ اولاد۔

كَسَبَا: تثنیہ مذکر غائب ماضی معروف، یہ لفظ
اگرچہ تثنیہ مذکر کے لیے موضوع ہے لیکن اس جگہ
ایک مرد اور ایک عورت مراد ہے، استعمال عرب
میں ایسا جائز ہے۔ دونوں نے برا کام کیا پ ۶

كَسَبَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف پ ۱۶/۱
پ ۸/۳ اچھے کام کیے پ ۱۴/۶ پ ۱۹/۱۳ پ ۸/۲۱ پ ۵/۲۵ تم نے کام کیے۔
پ ۶/۸ پ ۸/۹ پ ۱۱/۱۱ پ ۷/۱۳ پ ۱۹/۲۵ پ ۱۶/۲۹ اچھا یا برا کوئی کام کیا
پ ۴/۲ ارادہ کیا، نیت کی۔

كَسَبْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی معروف پ ۴/۱ تم نے
اچھے کام کیے پ ۵/۳ تم نے جو مال کمایا۔

كَسَبُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف پ ۸/۱ پ ۹/۵ پ ۴/۲
پ ۸/۱۱ پ ۱۴/۲۲ پ ۲/۲۴ پ ۱۷،۵،۱۶/۲۵ انہوں نے برے کام کیے
پ ۴ انہوں نے اچھے کام کیے پ ۴/۲ پ ۱۵/۱۳ ظاہری اچھے
کام کیے۔

كِسَفًا: جمع۔ كِسْفَةٌ مفرد۔ اَكْسَافٌ و كُسُوْفٌ
جمع الجمع۔ ٹکڑے۔ كَسَفَ (باب ضرب) متعدی
بھی ہے اور لازم بھی كَسَفَ الثَّوْبَ کپڑا کاٹ دیا
پھاڑ دیا كَسَفَتِ الشَّمْسُ سورج گرہن ہو گیا كَسَفَ اللّٰهُ
الشَّمْسَ اللہ نے سورج گرہن کر دیا كَسَفَ حَالُهٗ
اس کا حال برا ہو گیا كَسَفَ طَرْفَهٗ اس نے اپنی
آنکھیں نیچی کر لیں پ ۱۵/۱ ٹکڑے پ ۱۴/۱۹ ٹکڑے پ ۸/۲۱ ابر کا
ایک پارہ ابر کے اوپر تہ بہ تہ پ ۷/۲۲ ٹکڑے۔

كِسْفًا: جمع كِسْفَةٌ مفرد، بعض اہل لغت نے
كِسْفٌ کو بھی مفرد کہا ہے۔ اخفش نے صراحت کی ہے
کہ آیت میں جس کے نزدیک كِسْفًا کی روایت
صحیح ہے اس کے نزدیک كِسْفًا مفرد ہے اور جس کے
نزدیک اس جگہ كِسَفًا روی ہے اس کے نزدیک
(بہرحال) جمع ہے۔

کِسْوَتُہُمْ: مفرد مضاف، کِسَاءٌ جمع، لباس، کُسْوَۃٌ بھی اسی کے ہم معنی ہے، اس کی جمع کُسیٰ ہے، کَسَاءٌ، نسلی، بزرگی اور مرتبے کی بلندی، کِسَاءٌ کُسِیٌّ اَکْسِیَۃٌ جمع، کَاسِیٌ لباس پہنے ہوئے آدمی، مَکْسُوٌّ وہ لباس جو پہنا گیا ہو۔ کَسِیَ (سَمِعَ) متعدی بیک مفعول (کُسْیٌ مصدر) پہنا۔ کَسٰی (نصر) متعدی بدو مفعول (کسی کو لباس پہنایا یا پہننے کو دیا۔ آیت میں ہُمْ مضاف الیہ ہے) ان مردوں کا لباس ۲/۶

کِسْوَتُہُنَّ: ان عورتوں کا لباس۔ ۲/۱۴

کَسَوْنَا: جمع متکلم ماضی معروف (باب نَصَرَ) ہم نے پہنایا۔ ۱/۳

کُشِطَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی مجہول، کَشْطٌ مصدر (باب نصر) کَشْطٌ کے معنی برہنہ کر دینا جگہ سے ہٹا دینا۔ گھوڑے کے اوپر سے جھول الگ کر دینا۔ اونٹ وغیرہ کی کھال اتار دینا، کِشَاطٌ برہنہ ہونا (تاج وقاموس)، کسی چیز کو ہٹا کر لپیٹ دینا، آسمانوں کو جگہ سے لپیٹ دیا جائے گا۔ ۳۰/۶ (معجم القرآن)

کَشَفَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، دور کر دیتا ہے، زائل کر دیتا ہے۔ ۱۴/۱۲ (دیکھو مزید تحقیق کے لئے کاشف)

کَشْفَ الضُّرِّ: مصدر منصوب مضاف، الضُّرُّ مضاف الیہ، تکلیف کو دور کرنا۔ ۱۵/۶

کَشَفَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف۔ اس نے کھولا۔ اس نے کپڑا ہٹایا) ۱۹/۱۸

کَشَفْتَ: واحد مذکر حاضر ماضی معروف (اگر تو دور کر دے (اگر تو ٹال دے) شرط کی وجہ سے ماضی بمعنی مضارع) ۹/۶

کَشَفْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، ہم نے دور کر دیا، ٹال دیا ۹/۶، ۱۱/۱۵ ہم نے دور کر دی، زائل کر دی ۱۴/۶ (اگر ہم دور کر دیں ۱۸/۴ ہم نے دور کر دیا، ہٹا دیا۔ ۲۵/۱۱ ہم نے کھول دیا، پردہ ہٹا دیا۔ ۲۶/۱۶

کَظِیْمٌ: صفت مشبہ مفرد، کَظْمٌ اور کُظُوْمٌ (دیکھو اَلْکٰظِمِیْنَ) سخت غمگین جو اپنے غم کو گھونٹ کر رکھے ظاہر نہ کرے (بیضاوی، خازن) ۱۳/۴ ۲۵/۸

اَلْکَعْبَۃُ } چوکور مربع مکان جو سطح سے اونچا
اَلْکَعْبَۃَ } ہو یعنی کرسی پر بنا ہو، مراد مسلمانوں کا قبلہ۔ ۷/۲

دنیا میں سب سے اول عبادت خانہ جس کی تعمیر ابتدائی دور انسانی میں کی گئی کعبہ ہے حضرت ابراہیم سے بھی پہلے لوگ اس کی تعظیم کرتے تھے سیلاب اور امتدادِ زمانہ کے سبب عمارت گر گئی، نشان

Marfat.com

مٹ گئے تو حضرتِ ابراہیم نے از سرِ نو مربع عمارت بنائی جس کی شکل چوکور تھی لیکن ہر چہار اطراف میں بجائے اضلاع کے زاوئے قائم کئے، زاویہ غربی زاویہ شرقی، زاویہ شمالی، زاویہ جنوبی۔ چاروں اضلاع کا رُخ اس طرح تھا، ایک ضلع جنوبی شرقی، دوسرا جنوبی غربی، تیسرا شمالی شرقی، چوتھا شمالی غربی، اس شکل کی عمارت بنانے کی وجہ صرف یہ تھی کہ کسی رخ کی طوفانی ہواؤں سے ٹکراؤ نہ ہو۔ حضرتِ ابراہیم کے زمانۂ دراز کے بعد عمالقہ نے تعمیر کی، پھر قبیلہ جرہم نے اپنے زمانے میں اس کی عمارت بنائی، سیلاب کے سبب جرہم کی بنائی ہوئی عمارت بھی گر گئی تو قریش نے تعمیر کی لیکن روپے کی کمی کے سبب اصل عمارت سے یہ عمارت تنگ رہی۔ اصل بنیادوں پر نہ بن سکی حضورِ اقدس کی بعثت سے پانچ سال پہلے کا یہ واقعہ ہے، سرکارِ دوالا بھی تعمیر میں شریک تھے، پھر حضرتِ عبداللہ ابن زبیر نے اپنے دورِ خلافت میں ۶۳ھ سے ذی الحج ۶۴ھ تک ابراہیمی بنیادوں پر از سرِ نو تعمیر کی اور قریش کی بنائی ہوئی عمارت ڈھا دی۔ جب حجاج کی فوج کی سنگ باری سے کعبہ کی دیواریں ٹوٹ گئیں اور حضرتِ عبداللہ کو شکست ہو گئی تو عبدالملک بن مروان کے حکم سے ابنِ زبیر کی بنوائی ہوئی عمارت گرا دی گئی اور قریش کی قائم کردہ بنیادوں پر تعمیر کی گئی۔ عمارت قریش کی بلندی ۱۸ میٹر تھی، حضرتِ ابنِ زبیر نے ۲۰ میٹر بلندی رکھی میزاب والا ضلع اور اس کے سامنے والا ضلع دس میٹر سے کچھ زائد رکھا اور دروازہ والا ضلع اور اس کے سامنے والا ضلع بارہ بارہ میٹر طویل بنایا۔

اسلام سے ستائیس سو برس پہلے عرب کعبہ کی تعظیم کرتے تھے، اس میں بت پرست اور اہلِ کتاب کی کوئی تفریق نہ تھی بلکہ حضرتِ ابراہیم سے بھی پہلے اقوامِ عرب (عاربہ اور متعربہ) کی نظر میں یہ عبادت خانہ مقدس مانا جاتا تھا۔ ایک اسلامی شاعر کے اشعار سے معلوم ہوتا ہے کہ ساسان بن بابک (شاہِ فارس) بھی کعبہ کے حج کو آیا تھا، شاعر کہتا ہے ؎

وَمَازِلْنَا نَحُجُّ الْبَيْتَ قِدْمًا وَنُلْقِيْ بِالْاَبَاطِحِ اٰمِنِيْنَا
وَسَاسَانُ بْنُ بَابَكَ سَارَ حَتّٰى اَتَى الْبَيْتَ الْعَتِيْقَ يَطُوْفُ دِيْنَا

ہم پرانے زمانے سے کعبہ کا حج کرتے رہے ہیں اور اس کے ساتھ وادیٔ بطحا میں رہتے رہے، ساسان بن بابک بھی چل کر آیا تھا اور اس نے بھی اس مکانِ قدیم کا مذہبی طواف کیا تھا (معجم القرآن)

مروج الذہب میں لکھا ہے کہ صابی فرقہ یعنی

Marfat.com

صابیٔ فرقوں میں سے وہ گروہ جو ستارہ پرست تھا کعبہ کی تعظیم کرتا تھا اور کہتا تھا کہ کعبہ بیت زحل ہے۔ مشرک صابیٔ سیاروں کو ابدی ازلی کہتے اور عالم عناصر کا مؤثر حقیقی اور الٰہ معبود جانتے تھے (رحلہ حجازیہ) شہر سبا (علاقۂ یمن) کے رہنے والے قبائل حمیر سب سے پہلے صابیٔ مذہب کے علمبردار بنے اور سیل عرم کے بعد یا کچھ پہلے باقی بلادِ عرب میں جب یہ قبائل پھیل گئے تو شام و حبش تک یہ مذہب پھیل گیا۔ صابیوں کی نظر میں سات محترم مکان تھے جن میں سے ایک کعبہ بھی تھا اور سب مٹ گئے، کعبہ باقی رہا اور چونکہ ستارہ پرستی قدیم سے عموماً شرقی ممالک میں پھیلی ہوئی تھی خصوصاً ہندوستان، ایران اور عراق (کلدانی) اس لئے ان ملکوں کے باشندے کعبہ کی تعظیم کرتے تھے، بقول پروفیسر عبدالرؤف (معجم القرآن) ہندو مکہ کو مکشیشا یا مکو شیشان کہتے تھے یعنی شیش یا شیشان والا مکہ شیش یا شیشان ہندوؤں کے کسی دیوتا کا نام تھا، ہندو یہ بھی کہتے تھے کہ الوہیت کے تیسرے رکن (اقنوم ثالث) یعنی شیو جب مکہ کی زیارت کو اپنی بیوی کے ساتھ گیا تو مجسمۂ الوہیت کا ایک پتھر توڑ کر لیتا گیا جس کو کعبہ میں لگا دیا، اسی کو حجرِ اسود کہا جاتا ہے ہم نہیں کہہ سکتے کہ صاحب معجم القرآن کی تحقیق کہاں تک صحیح ہے اور قدیم ہندوستانی کعبہ کو محترم جانتے تھے یا نہیں لیکن موجودہ ہندوؤں کے آرین قدماء کی بعض تصریحاتِ ضرور یہ پتہ دیتی ہیں کہ ان کی نظر میں مکہ ضرور واجب العظمۃ مقام تھا آرین تاریخ (اگر صحیح ہے) تو یہ رائے قائم کی جا سکتی ہے کہ ایران کے مذہبی عقائد قدیم آریہ پر ضرور اثر انداز تھے اور ایرانی صابی مکے کی تعظیم و تقدیس کرتے تھے اس لئے یہ یقین کر لینے کی وجوہ ہیں کہ قدیم آریہ بھی مکہ کی تقدیس کرتے ہوں گے۔

اسلام سے پہلے عرب نے کچھ کعبے دوسرے بھی بنا رکھے تھے جن کی تقدیس کرتے تھے لیکن کعبہ کی عظمت سب سے زیادہ تھی، اسلام کے بعد ایک کعبہ کے علاوہ کوئی کعبہ باقی نہیں رہا۔

اَلْکَعْبَیْنِ: تثنیہ، اَلْکَعْبُ مفرد، دونوں ٹخنے ایڑی سے اوپر قدم اور ٹانگ کے ملنے کے مقام پر دائیں اور بائیں ابھری ہوئی دو ہڈیاں، جوتہ کا تسمہ باندھنے کی جگہ میں پشت قدم پر سامنے کی طرف جو ہڈی کسی قدر ابھری ہوئی ہے اس کو بھی

Marfat.com

کعب کہا جاتا ہے (قاموس) لیکن باجماعِ اہلِ سنت آیت میں ہر پاؤں کے دونوں ٹخنے ہی مراد ہیں۔ $\frac{6}{6}$

کِفَاتًا: سب کو سمیٹنے کی جگہ، زندہ انسانوں کو اپنے اوپر اور مردوں کو اپنے اندر زمین سمیٹے ہوئے ہے مثل مشہور ہے اَلْمَنَازِلُ کِفَاتُ الْاَحْیَاءِ وَالْمَقَابِرُ کِفَاتُ الْاَمْوَاتِ مکان زندوں کو سمیٹنے کے مقام ہیں اور قبریں مردوں کو۔ اگر کِفَات کو مصدر قرار دیا جائے تو کِفَات سے مراد مقامِ کِفَات ہوگا اور اگر کِفَات کو کِفْتٌ کی جمع کہا جائے اور کِفْتٌ کا معنی ہے ظرف برتن، تو زمین کو مردوں زندوں کی بھرتی کا برتن کہا جائے گا، دونوں صورتوں میں مطلب ایک ہی ہے (معجم القرآن مع بعض زیادة) صاحب قاموس نے لکھا ہے کہ:

"کفات جمع کرنے کے مقام کو بھی کہتے ہیں اس صورت میں مطلب بغیر کسی توجیہ کے بالکل واضح ہے۔"

"لغت میں کِفْتٌ کے معنی ہیں کسی چیز کا رخ پھیر دینا، پنجے میں دبوچ لینا، جمع کرنا، حفاظت کرنا، تیز ہنکانا، اڑنے کے ارادے سے پرندہ کا بازو سمیٹنا، روک کے رکھنا صحاح کی حدیث میں آیا ہے اِکْفِتُوْا صِبْیَانَکُمْ بِاللَّیْلِ رات میں اپنے بچوں کو روک کے رکھو۔ زمین بھی سب کو اپنے اندر روکے ہوئے ہے اسی لئے کفات کہا گیا

(وَالْفِعْلُ مِنْ ضَرَبَ) کَفْتٌ کے معنی مار ڈالنا اور ہلاک
کرنا بھی ہے اور گھما کر کسی چیز کے دونوں کناروں کو
ملا دینے کو بھی کفت کہتے ہیں (تاج) ایک حدیث میں
آیا ہے، اللہ کراماً کاتبین سے فرماتا ہے اِذَا مَرِضَ
عَبْدِیْ فَاکْتُبُوْا لَهٗ مِثْلَ مَا کَانَ یَعْمَلُ فِیْ
صِحَّتِهٖ حَتّٰی اُعَافِیَهٗ اَوْ اَکْفِتَهٗ میرا بندہ بیمار ہو جائے
تو جیسے اعمال وہ صحت کی حالت میں کرتا تھا ویسے
ہی اس کے اعمال لکھتے رہو یہاں تک کہ میں اس کو
تندرست یا ہلاک کر دوں۔ شاید ہلاک کرنے کو
اس وجہ سے کِفْت کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد آدمی اپنی
اصل یعنی عدم سے جا ملتا ہے، انجام کا سرا آغاز
سے مل جاتا ہے، اس کے اندر بھی سمیٹنے اور جمع
کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ $\frac{29}{21}$

کَفَّارٌ: صیغہ مبالغہ مرفوع نکرہ، زبردست کافر، بڑا
ناشکرا کُفْرٌ، کُفْرَانٌ اور کُفُوْرٌ کی مکمل تشریح
اَکْفَرُ، تَکْفِیْرٌ، تَکَفُّرٌ، تَکْفِیْرٌ اور کَافِرٌ کے ذیل میں
جا چکی ہے $\frac{13}{14}$ بڑا ناشکرا $\frac{23}{15}$ کافر۔

کَفَّارٍ: مبالغہ مجرور نکرہ $\frac{6}{6}$ بڑا ناشکرا $\frac{16}{18}$ کافر

کَفَّارًا: مبالغہ منصوب نکرہ۔ $\frac{29}{10}$

کُفَّارٌ: جمع مرفوع کَافِرٌ واحد۔ کَفَّار مفرد بھی ہے
جس کے معنی میں تاریک رات، سیاہ ابر، در

Marfat.com

بڑی ندی، کاشتکار، ہموار میدان، تاریکی، ہتھیار بند آدمی۔ لیکن ان میں سے کسی معنی کے لئے قرآن مجید میں استعمال نہیں کیا گیا، قرآن مجید نے اس لفظ کو بصورت جمع استعمال کیا ہے اور صرف کافر کے معنی مراد لئے ہیں یعنی نبوت، شریعت اور قیامت وغیرہ کے منکر۔ ۲/۲ ۲۷/۱۷ ۲۷/۱۴ ۲۸/۸۔

کُفَّارًا: جمع منصوب، کافِر واحد۔ ۱/۱۲۔

اَلْکُفَّارُ: جمع مرفوع معرفہ الکافر واحد، منکرینِ اسلام۔ ۱۳/۱۲ ۲۸/۸

اَلْکُفَّارِ: جمع مجرور معرفہ، الکافر واحد منکرینِ اسلام۔ ۱/۵ ۲۱/۱۲ ۲۸/۸ ۲۸/۸

اَلْکُفَّارَ: جمع منصوب معرفہ الکافر واحد ۱۰/۱۲ ۱۶،۱۵،۱۰ ۲/۲ ۲۸/۳ منکرینِ دین ۲۷/۱۹ کاشتکار

کُفَّارُکُمْ: کُفَّار جمع مضاف، کُمْ مضاف الیہ تمہارے کافر، تم میں کے کافر ۲۷/۱۰

کَفَرَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، وہ کافر ہوا، اس نے کفر کیا۔ ۱/۱۳،۱۵ ۳/۱،۲ ۴/۱ ۶/۱۴،۱۳ ۱۳/۳ ۱۶/۸ ۲۷/۱۳ ۲۱/۸،۱۲ ۲۲/۱۷ ۲۵/۵ ۲۸/۱۲ اس نے ناشکری کی، ۲۸/۱۸ ۲۱/۱۱

کُفِرَ: واحد مذکر غائب ماضی مجہول، اس کا انکار کیا گیا، اس کی رسالت نہیں مانی گئی ۲۷/۸

کُفْرٌ: مصدر و اسم مصدر نکرہ، اسلام سے انکار، رسالت کا انکار، قیامت کا انکار، وحدانیتِ ذاتی وصفاتی کا انکار، فرائضِ دین کی فرضیت کا انکار وغیرہ۔ ۲/۱۱

اَلْکُفْرَ: مصدر معرفہ منصوب (حسب معنی مذکور) ۱/۱۲ ۳/۱۲ ۴/۹ ۱۰/۹ ۲۶/۱۳

اَلْکُفْرِ: مصدر معرفہ مجرور (حسب معنی مذکور) ۳/۱۶ ۴/۸،۹ ۶/۱۰،۱۲ ۱۰/۸،۹،۱۱،۱۶ ۱۴/۲۰۔

کُفْرُہٗ: مصدر مرفوع مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ اس کا کفر۔ ۲۱/۸ ۲۲/۱۷

کُفْرُھُمْ: مصدر مرفوع مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر مضاف الیہ، ان کا کفر۔ ۲۲/۱۷ دو جگہ۔

کُفْرِھِمْ: مصدر مجرور مضاف ھِمْ ضمیر مضاف الیہ، ان کے کفر کی وجہ سے۔ ۱/۱۱ ۵/۴ ۶/۲

کُفْرِكَ: مصدر مجرور مضاف کَ ضمیر خطاب مضاف الیہ، تیری ناشکری کی وجہ سے ۲۳/۱۵

کُفْرًا: مصدر منصوب نکرہ، انکارِ شریعت وغیرہ، ۴/۱۷ ۵/۱۷ ۶/۱۳،۱۴ ۱۳/۱،۲ ۱۶/۱ ناشکری ۱۳/۱۷

کُفْرَانَ: مصدر منصوب، ناقدردانی۔ ۱۷/۶

کَفَرْتُ: واحد متکلم ماضی معروف، مصدر کُفْرٌ میں نے انکار کیا، میں انکار کرتا ہوں۔ ۱۳/۱۶

Marfat.com

کَفَرْتَ: واحد مذکر حاضر ماضی معروف، کُفْرٌ مصدر
تم نے انکار کیا۔ تو نے نہیں مانا۔ ۵۹/۱۷

کَفَرْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی معروف، کُفْرٌ مصدر
۳/۲ ۳۷/۱۴ ۱۳/۱۴ ۵۸/۷ ۲۲/۷ ۵/۱ ۲/۱

کَفَرَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف، کُفْرٌ
مصدر اس نے انکار کیا۔ زمانی ۳/۱۲ کفر ۱۲ مصدر
اس نے ناشکری کی ۲۲/۲۱

کَفَرْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، کُفْرٌ مصدر ہم نے
انکار کیا۔ کفر کیا ۲۲/۱۴ ۲۸/۷

کَفَرُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف، کُفْرٌ مصدر
انہوں نے اسلام کا انکار کیا، انہوں نے تکذیب
کی، انہوں نے نہ مانا۔ ۱/۱۳،۱۲،۱۱،۹،۴،۳ ۲/۱۰،۳

۳/۱۷،۱۴،۱۰،۹،۲ ۴/۱۱،۹،۸،۷،۴،۳
۵/۱۷،۱۴،۹،۸،۷،۵،۲ ۶/۱۵،۱۴،۱۰،۹،۵،۲
۷/۹،۷،۵،۴،۱ ۸/۱۹ ۹/۱۹،۱۸،۱۲،۱
۱۰/۱۸،۱۷،۱۶،۱۴،۱۳،۱۱،۱۰،۷،۶،۵،۴،۲ ۱۱/۲
۱۲/۹،۵،۳،۱ ۱۳/۱۵،۱۲،۱۱،۱۰،۷ ۱۴/۱۸،۱۱،۱ ۱۵/۲۰،۱۱
۱۶/۸،۵،۳ ۱۷/۱۶،۱۴،۱۰،۹،۷،۳ ۱۸/۱۶،۱۳،۱۱،۳،۲
۱۹/۱ ۲۰/۱۵،۳،۲ ۲۱/۱۹،۱۶،۹،۵،۲
۲۲/۱۶،۱۵،۱۳،۱۲،۱۱،۱۰،۷ ۲۳/۱۲،۱۰،۹،۲
۲۴/۱۹،۱۸،۸،۷،۵،۲ ۲۵/۲۰،۱۷،۱

۲۶/۹،۵،۳،۲ ۲۷/۱۹،۱۳ ۲۸/۱۷،۱۵،۱۴،۷،۵
۲۹/۲۱،۱۳،۲ ۳۰/۲۲،۱۲،۱۰،۹ - انہوں نے ناشکری کی
۳۳/۸

اَلْکَفَرَۃُ: جمع اَلْکَافِرُ واحد، ناشکرے۔ ۵/۳

کَفُوْرٌ: صفت مشبہ مرفوع بمعنی، ناشکرا ۲۲/۱۲
۲۵/۷،۶

کَفُوْرٍ: صفت مشبہ مجرور بمعنی، ناشکرا ۱۷/۳ ۲۱/۱۲ ۲۲/۱۶
کَفُوْرًا: صفت مشبہ منصوب بمعنی، ناشکرا ۱۵/۱۰،۳

کافر ۲۹/۳ ۴/۱۱

اَلْکَفُوْرَ: صفت مشبہ منصوب معرف، کافر، ناشکرا

کُفُوْرًا: مصدر منصوب، کفر ۱۵/۱۰ ۱۹/۳

کَفَّرَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، تَکْفِیْرٌ مصدر
باب تفعیل: دور کر دے، معاف کر دے، ساقط کر دے۔ تکفیر
کے معنی کسی چیز کو چھپا (مستعمل بغیر حرف) گناہ وغیرہ
معاف کر دینا (مفعول دوئم پر عَنْ) ۳/۵

کَفِّرْ: واحد مذکر حاضر امر معروف، تَکْفِیْرٌ مصدر
معاف کر دے، دور کر دے ۳/۱۹

کَفَّرْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، تَکْفِیْرٌ مصدر
دور کر دیے، مٹا دیے ۶/۱۲

کَفَّارَۃٌ: اسم گناہ کا شرعی تدارک شریعت
کی طرف سے مقرر ہونے کے لئے جو بدلہ العکوت

یا صدقہ یا باندی یا غلام کی آزادی تجویز کر دیا ہے،
اس کو کفارہ کہا جاتا ہے۔ پ۲ پ۷

کَفَّارَۃٌ: اسم مضاف (قسموں کا بدلہ)۔ پ۷

کَفَّارَتُہٗ: کَفَّارَۃٌ مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ
اس کا کفارہ۔ پ۷

کَفَّ: واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ کَفٌّ مصدر
متعدی ولازم (باب نصر) روک دیا۔ کَفٌّ کے اصلی
(وضعی) معنی ہتھیلی سے کسی چیز کو روک دینا دفع کر دینا
لیکن استعمال کے بعد (عرف عام میں) اس کے
معنی ہو گئے کسی طور پر کسی چیز کو روک دینا
خواہ ہاتھ سے نہ ہو جیسے کَفَفْتُ بَصَرَہٗ اور کَفَّ
بَصَرُہٗ اس کی نگاہ روک دی گئی یا رک گئی یعنی
نابینا ہو گیا کَفَفْتُہٗ عَنْہُ میں نے اس کو روک
دیا فَکَفَّ پس وہ رک گیا۔

کَفٌّ ہتھیلی (راغب) پورا پنجہ (قاموس) اَکُفٌّ
اور کُفُوْفٌ جمع لَقِیْتُہٗ کَفَّۃً کَفَّۃً میں اس سے
دست بدست ملا۔ کَفَافٌ بقدر ضرورت روزی
حدیث میں ہے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْ اٰلَ مُحَمَّدٍ کَفَافًا
(اے خدا) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھر والوں کو بسر اوقات کے قابل
بقدر کفایت عطا فرما۔ تَکَفَّفَ (باب تفعل لازم) مانگنے کے
لئے ہاتھ پھیلایا اِسْتَکَفَّ (باب استفعال لازم)
مانگنے کے لئے یا کسی چیز کو روک دینے کے لئے
ہتھیلی پھیلائی اِسْتَکَفَّ الشَّمْسَ (باب استفعال
متعدی) کسی چیز کی طرف بآسانی دیکھنے کے واسطے
دھوپ کی شعاعوں کو روکنے کیلئے آنکھوں پر بطور
سایہ ترچھی شکل میں ہاتھ کی آڑ کر لی۔ پ۶ پ۹

کَفَفْتُ: واحد متکلم ماضی معروف (باب نصر) امام
راغب نے اس لفظ کے دو معنی لکھے ہیں ایک
اس کی ہتھیلی کو پکڑ لیا یا اس کے ہاتھ پر مارا۔
دوسرا میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے یا ہتھیلی سے روکا
دفع کیا لیکن یہ دونوں معانی اصل وضع کے اعتبار
سے ہیں، اس جگہ مراد بنی اسرائیل کو روک دینا اور
حضرت عیسیٰ کی طرف سے دفع کرنا ہے۔ پ۷

کُفُّوْا: جمع مذکر حاضر امر حاضر، اصل میں اُکْفُفُوْا
بروزن اُنْصُرُوْا تھا، روکو۔ پ۵

کَفَّیْہِ: کَفَّیْ تثنیہ ہے اصل میں کَفَّیْنِ تھا، مضاف
ہونے کی وجہ سے تثنیہ کا نون حذف کر دیا۔ ہ ضمیر
مضاف الیہ ہتھیلی سے ہتھیلی ملنا (ہاتھ ملنا)
پشیمان ہونے کی علامت ہے اس لئے تقلیب الکفین
سے لغوی معنی مراد نہیں ہوتے بلکہ ندامت مراد ہوتی
ہے (راغب) پ۱۵ ع۱۷

کَفَلَہَا: کَفَلَ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ کَفَالَۃٌ

Marfat.com

مصدر (باب تفعیل) ھا ضمیر واحد مؤنث مفعول، یعنی اللہ نے زکریا کو مریم کا کفیل بنا دیا، اس صورت میں ھا ضمیر مفعول اول اور زکریا مفعول دوم ہوگا لیکن تکفیل کے معنی کسی کو اپنی ذمہ داری میں لے لینا بھی ہے اس لئے زکریا فاعل بھی ہو سکتا ہے یعنی زکریا نے مریم کو اپنی ذمہ داری میں لے لیا۔

کَفَلَہٗ کَفْلًا (نصر) کسی کو اپنی ذمہ داری میں لینا، کَفَلْتُ عَنْہُ بِالْمَالِ کسی قرضدار کی طرف سے قرضخواہ کو مال ادا کرنے کی ضمانت کی کَفَلَ بِالرَّجُلِ کَفْلًا (ضرب نصر کرم سمع) اس آدمی کی ضمانت کی اَلْکِفْلُ حصہ، کسی کا مثل، مساوی کَفِیْلٌ مثل اور ضامن کُفَلَاءُ جمع، کَافِلٌ ضامن، ذمہ دار تیماردار کُفُلٌ اور کُفَّلٌ جمع (اقرب الموارد و منتہی الارب) ۳/۱۲

کِفْلٌ: ذمہ، حصہ یا بمعنی کفیل، پورا پورا حصہ (راغب) مراد گناہ کا حصہ، ردی حصہ (معجم القرآن) ۸۵/۵

کَفِیْلًا: ذمہ دار، مثل، جس کا ذمہ لیا جائے، اس جگہ اول معنی مراد ہے۔ ۱۴/۱۹

(ذَا) الْکِفْلِ، حضرت ذوالکفل کا نام بشر تھا حضرت ایوب کے بیٹے تھے (صاوی) حضرت ایوب کے جانشین ہوئے، کنعان کے رہنے والے اسرائیلیوں کی ہدایت کے لئے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا گیا (قاموس) لقب ذوالکفل تھا کیونکہ آپ نے قائم اللیل اور صائم الدہر ہونے کا عہد کیا تھا اور اللہ سے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ معاملے کا فیصلہ کرتے وقت کسی فریق پر (خواہ وہ کیسی ہی گستاخی کرے) غصہ نہیں کریں گے، مجلی نے ذوالکفل کہنے کی یہ وجہ لکھی ہے کہ سو انبیاء نے آپ کے پاس پناہ لی تھی کافروں نے انبیاء کو قتل کرنا چاہا تھا، ذوالکفل نے ان کی ضمانت کی، اپنی پناہ میں لیا اور بچالیا اول توجیہ لقب زیادہ قرین صحت اور موافق لغت ہے کیونکہ کافل اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو ہمیشہ روزے رکھنے کا عہد کر چکا ہو اور یہ بھی اس سے پیمان باندھ لیا ہو کر روزے میں کسی سے بات نہیں کریگا (قاموس) اور یہ ظاہر ہے کہ کافل (صاحب کفل) اور ذوالکفل (صاحب کفل) کے معنی میں کوئی فرق نہیں، فرق صرف لفظی ہے، ایک جگہ ذ[و] فاعلی معنی کو ظاہر کر رہا ہے اور دوسری جگہ ہیئت صیغہ کو، لفظ کفل دونوں میں مشترک ہے۔

جمہور کے قول پر حضرت ذوالکفل پیغمبر تھے حضرت ابوموسیٰ اشعری صحابی اور مجاہد تابعی کے نزدیک پیغمبر نہ تھے۔ ۱۷/۶ ۲۳/۳

کِفْلَیْنِ: تثنیہ منصوب، کِفْلٌ واحد، دو حصے دوگونہ، ایک دنیا میں رحمت دوسری آخرت میں

(معجم) بعض کا قول ہے کہ دو نعمتیں مراد نہیں ہیں بلکہ (دوہری نعمت یعنی) پیہم نعمت مراد ہے جو پوری پوری ہو اس کے بعد کسی زیادتی کی ضرورت نہ پڑے (وہذا مراد الراغب بما اجمل فی بیانہ) ۲۷/۲۰

کُفُوًا: کُفُوٌ کُفْءٌ کِفَاءٌ کَفُوٌّ کَفِیٌّ کَفِیْئَۃٌ کُفُوٌّ کُفِیٌّ کُفَاءٌ رتبہ میں برابر مساوی القدر قرآنِ مجید میں یہ لفظ مہموز بصورت واؤ ہے کُفُوًا اور کُفُوٌ کی جمع کِفَاءٌ اور کُفُوٌ اور کُفُوٌ کی جمع اَکْفَاءٌ آتی ہے۔

کَفِیُّ اللَّوْنِ اور مَکْفُوُّ اللَّوْنِ جس کا رنگ الٹ گیا ہو، بگڑ گیا ہو، اِنَاءٌ مَکْفُوٌّ ایک طرف سے جھکا ہوا اور بالکل الٹا ہوا برتن۔

کَفَأَ کَا (باب فتح متعدی) اس کو الٹا کر دیا، ایک طرف کو جھکا دیا، کسی کے رخ کو پھیر دیا، پیروی کی۔ کَفَأَ (باب فتح لازم) شکست کھائی، منہ موڑ کر پشت پھیر کر بھاگا، کَفَأَ عَنْ قَصْدِہٖ ارادے سے رک گیا، باز رہا۔ اِکْفَاءٌ (باب افعال) الٹا کر دیا، مکافاۃ (باب مفاعلہ) برابر بدلہ دینا مُکَافِیٌّ برابر، عقیقہ والی حدیث میں آیا ہے شَاتَانِ مُکَافِئَتَانِ برابر کی دونوں بکریاں۔ (المفردات و قاموس و تاج و اقرب الموارد) ۳۰/۳۷

کَفٰی: واحد مذکر غائب ماضی معروف (ضرب) صیغہ ماضی کا ہے لیکن مراد استمرار ہے، کِفَایَۃٌ مصدر بھی ہے اور اسم مصدر بھی، بقولِ امامِ راغب کِفَایَۃٌ اس چیز کو کہتے ہیں جو ضرورت پوری کر دے۔ کَفِیٌّ کُفِیٌّ کَافِی سب کے معنی ضرورت پوری کرنے والا جس کے بعد کسی کی حاجت نہ رہے کُفْیَۃٌ روزینہ معاش یومیہ، کُفًی جمع، کَفَاہُ مُؤْنَتَہٗ (متعدی بدو مفعول) کسی کی طرف سے اس کا کام پورا کر دیا اور اس کو اس کام کی تکلیف سے باز رکھا، کَفَاکَ الشَّیْءُ (متعدی بیک مفعول) تیرے لیے وہ چیز کافی ہے ۴/۱۲، ۴۳، ۵/۶۲، ۱۶، ۶/۳، ۱۱/۸، ۱۳/۱۲، ۱۵/۷، ۱۱، ۱۷/۲، ۱۹/۳۱، ۲۱/۱۹، ۲۳/۳۰۲، ۲۶/۱۲۰۱۔

کَفَیْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، ہم کافی ہیں، ہم ضرورت پوری کرتے ہیں جس کے بعد کسی کی حاجت نہیں رہتی ۱۴/۶

کَلٌّ: چھری تلوار وغیرہ کی پشت، ظلم، سختی، غم، یتیم، وہ شخص جس کا باپ ہو نہ بیٹا، بیکار، بے فیض آدمی جس سے کسی فائدے کی امید نہ ہو، سب پر بار ہو، کند زبان، کند دھار، کمزور بینائی، واحد تثنیہ جمع سب پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ کُلَّۃٌ کند چھری (قاموس و معجم القرآن)

کَلَّ الرَّجُلُ فِیْ مَشْیِہٖ کَلَالًا وہ آدمی چال میں

سست پڑ گیا، اس کا مصدر کَلَال ہے۔ تلوار کی دھار کے کُند ہونے اور زبان کی تیزی و روانی سست پڑنے کے معنی میں اگر اس کا استعمال کیا جائیگا تو مصدر کُلُولٌ اور کَلَّةٌ آئے گا (المفردات للراغب) آیت میں مراد ہے بے کار، بے فیض آدمی جو کسی کام کا نہ ہو، سب پر بار ہو۔ ۱۶/۷۶

کَلَالَۃٌ: رسول اللہ سے کلالہ کے معنی کے متعلق دریافت کیا گیا فرمایا (کلالہ وہ میت ہے) جس کی نہ اولاد ہو نہ باپ (راغب) بعض اہلِ لغت نے لکھا ہے کہ کلالہ اس وارث کو کہتے ہیں جو میت کا نہ باپ ہو نہ اولاد۔ ابن عباس نے فرمایا اولاد کے علاوہ دوسرے وارثوں کو کلالہ کہتے ہیں۔

امام راغب نے کہا بنابر حدیث اور اہلِ لغت کے قول میں تضاد ہے مگر ہیں دونوں صحیح کیونکہ جس میت کے بلاواسطہ وارث موجود نہ ہوں یعنی باپ بھی نہ ہو اور اولاد بھی نہ ہو، دوسرے وارث ہوں تو میت کا رشتہ دوسروں سے کمزور ہوگا، کیونکہ براہِ راست نہ ہوگا بالواسطہ ہوگا، اسی طرح ان وارثوں کا رشتہ میت سے کمزور ہوگا جو میت کی اولاد میں سے بھی نہ ہوں اور باپ بھی نہ ہوں۔ امام راغب کا مقصد یہ ہے کہ کلال کے معنی ہے ضعف اور بالواسطہ قرابت براہِ راست قرابت کے مقابلہ میں کمزور ہوتی ہے اس لئے دونوں پر اطلاق صحیح ہے۔

حقیقت میں کلالہ کی اصل کلال ہے اور کلال کے معنی ہیں ضعف، اَعْشٰی شاعر کا قول ہے ؎

فَآلَيْتُ لَا اَرْثِىْ لَهَا مِنْ كَلَالَةٍ
وَلَا مِنْ حَفًى حَتّٰى تُلَاقِىْ مُحَمَّدًا

جب تک اونٹنی محمد تک پہنچا دے گی مجھے اس کی تھکان اور فرسودہ پائی پر رحم نہیں آئے گا۔

توسیعِ استعمال کے بعد عرفِ عام میں کلالہ سے وہ لوگ مراد ہوتے ہیں جو منقطع الطرفین ہوں (نہ ان کے والدین ہوں نہ اولاد) (معجم القرآن اغریب سجستانی) میں ہے کلالہ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ کا مصدر ہے اِكْلِيلٌ بھی اسی سے ماخوذ ہے کیونکہ تاج سر کو محیط ہوتا ہے۔ جو شخص آبا و اجداد کی خصوصیات کا حامل نہ ہو اس کو بھی کلالہ کہا جاتا ہے، ایک شاعر کہتا ہے ؎

وَرِثْتُمْ قَنَاةَ الْمُلْكِ غَيْرَ كَلَالَةٍ
عَنِ ابْنَىْ مَنَافٍ عَبْدِ شَمْسٍ وَّهَاشِمٍ

عبدِ مناف کے دونوں بیٹوں عبد شمس اور ہاشم سے تم کو حکومت کا نیزہ میراث میں ملا ہے مگر تم خود بھی ان کی خصوصیات سے بے بہرہ نہیں ہو

Marfat.com

(راغب) قریب کے رشتے کو چھوڑ کر اگر کوئی دور کا رشتہ دار ہو تو اس کو بھی کلالہ کہا جاتا ہے۔ عرب کا مشہور قول ہے هُوَ ابْنُ عَمِّي لَحًّا، وہ میرے حقیقی چچا کا بیٹا ہے لیکن اگر چچا کا بیٹا نہ ہو بلکہ خاندان کا کوئی اور فرد ہو اور کسی طرح رشتہ دار ہو تو کہتے ہیں هُوَ ابْنُ عَمِّي كَلَالَةً، وہ میرے چچا کا بیٹا کلالہ ہے۔ (قاموس) تاہم اسی وجہ سے قطرب قائل ہے کہ ماں باپ اور بھائی کے علاوہ دوسرے وارثوں کو کلالہ کہا جاتا ہے مگر راغب نے اس قول کو غلط قرار دیا ہے (المفردات)

کلالہ ان عصبات کو بھی کہا جاتا ہے جن کی موجودگی میں اخیافی بھائی (ماں ایک باپ جدا جدا) وارث ہو جاتا ہے (قاموس و منتہی الارب)

پروفیسر عبدالرؤف نے معجم القرآن میں کہا ہے کہ سلف کا اجماع ہے کہ آیت میں اخیافی بھائی ہی مراد ہے، زمخشری نے بھی سورۂ نساء کی آیت ۲۱ کی تفسیر میں یہی لکھا ہے (کشاف)

کُلٌّ: لفظ کل لفظاً واحد ہے اور معنی کے لحاظ سے جمع، اس لئے اس کا استعمال دونوں طرح ہے کل القوم حضر اور کل القوم حضروا دونوں صحیح ہیں۔ تذکیر و تانیث اس میں برابر ہے، مذکر کے لئے بھی مستعمل ہے اور مؤنث کے لئے بھی، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت کعب بن زہیر اور حضرت لبید بن ربیعہ کے مندرجہ ذیل اشعار میں لفظ کل کی طرف مفرد ضمیریں راجع کی گئی ہیں،

کل امرء مصبح فی اهله
والموت ادنیٰ من شراك نعله (صدیق اکبر)

کل ابن انثی وان طالت سلامته
یوما علی آلة حدباء محمول (کعب)

الا کل شیئ ما خلا الله باطل
وکل نعیم لا محالة زائل (لبید)

لیکن معنی کے لحاظ سے عنترہ نے جمع مؤنث کی ضمیر راجع کی ہے، کہتا ہے،

جادت علیه کل عین ثرة
فترکن کل حدیقة کالدرهم

کل کی معنویت کے لحاظ سے ناظم خزاعیہ کے شعر میں جمع مذکر کی جمع کل کی طرف راجع کی گئی ہے، کہتی ہے:

کل ماحی وان عمروا
واردوا الحوض الذی وردوا (مغنی اللبیب)

بعض اہل لغت کے نزدیک مؤنث کے لئے کلة آتا ہے (قاموس)

Marfat.com

کل دو طرح کا ہوتا ہے، مجموعی اور افرادی کل افرادی ہمیشہ نکرہ مفردہ کی طرف مضاف ہوتا ہے، جس کا ترجمہ ہوتا ہے ہر ایک، جیسے کُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ۔ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کل مجموعی معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے یا اس ضمیر کی طرف مضاف ہوتا ہے جو معرف باللام کی طرف راجع ہوتی ہے، اس وقت مجموعہ افراد پر دلالت کرتا ہے اور ترجمہ ہوتا ہے، سب۔ پورا کُلُّ الْقَوْمِ سب قوم ۔ پوری قوم فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ سب فرشتوں نے سجدہ کیا لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ تاکہ سب مذہبوں پر اس کو غالب کر دے۔ کبھی ایک چیز کا مجموعہ اجزاء مراد ہوتا ہے۔ كُلُّ الرُّمَّانِ پورا انار یعنی اس کے سب اجزاء چھلکا، دانہ، عرق وغیرہ، کبھی ذات اور خصوصی صفات کا مجموعہ مراد ہوتا ہے اس وقت ترجمہ ہوتا ہے کامل، جیسے وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ ہاتھ کو کامل طور پر بالکل نہ پھیلا دو ایک شاعر کہتا ہے لَيْسَ الْفَتٰى كُلُّ الْفَتٰى اِلَّا الْفَتٰى فِيْ اَدَبِهٖ مراد با ادب جوان کے کوئی کامل جوان نہیں کبھی کل بمعنی بعض آتا ہے جیسے ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا بعض پہاڑوں پر ان کا ایک ایک حصہ رکھ دو (قاموس)

کل کا مضاف ہونا ضروری ہے اگر مضاف الیہ مذکور نہ ہو تو محذوف مانا جائے گا جیسے كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ۔ كُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِيْنَ۔ وَكُلٌّ مِّنَ الصَّابِرِيْنَ۔ (راغب و قاموس)

قرآن اور فصحاء کے کلام میں کل پر الف لام نہیں آیا صرف متکلمین اور فقہاء کے کلام میں ایسا استعمال پایا جاتا ہے (راغب لسان و تاج)

۱/۴ ۳/۹ ۵/۸ ۶/۱۶ ۱۳/۱ ۱۵/۹ ۱۸/۱۷ ۱۷/۶،۳ ۲۱/۱۲ ۲۲/۱۴
۲۳/۱،۲،۱۰،۱۱،۱۴،۱۵ ۲۴/۱۰ ۲۶/۱۵ ہر ایک (کل افرادی)
۴/۱ ۱۴/۷ دوجگہ ۳۰/۳ سب (کل مجموعی)
كُلٍّ: ۲/۲ ۶/۱۱ ۷/۳،۱۱ ۱۵/۲ ۲۰/۸ ۲۲/۱۴ ۲۶/۲ ہر ایک (کل افرادی)
كُلًّا: ۵/۱۰،۱۶ ۷/۱۶ ۸/۱۲ ۱۳/۱۰ ۱۵/۲ ۱۲/۶ ۱۷/۵،۶ ۱۹/۲
۲۰/۱۹ ۲۷/۱۴ ہر ایک، جو کچھ (کل افرادی)
كُلُّ: ۱/۷ ۳/۱ ۹/۱۶ ۱۵/۴ دوجگہ ۱۶/۹ ۲۲/۲ ۲۵/۹
سب (کل مجموعی) ۳/۲،۱۱ ۳/۲،۸ ۷/۸ ۱۱/۱۵ ۱۳/۸،۱۲،۵
۲۴/۲۱ ۲۶/۱۰ ۱۷/۸ دوجگہ ۱۸/۲،۵ ۱۹/۸ ۲۰/۳،۱۲ ۲۱/۲،۷،۱۲
۲۳/۳،۷ ۲۵/۱۹ ۲۷/۳،۸،۹،۱۰ دوجگہ ۱۲ ۲۹/۸،۱۶ دوجگہ ۳۰/۸،۱۱
ہر ایک (کل افرادی)
كُلَّ: ۵ ۵/۸ سب ۱۵/۳ کامل (کل مجموعی)

Marfat.com

پ ۷/۶ ۸/۱۵،۹ ۹/۱ ۱۰/۹،۱ ۱۱/۷ ۱۲/۱۷ ۱۳/۱۴ ۱۴/۱۹،۱۱،۱۶ ۱۵/۲ دو جگہ

۱۶/۱۴،۷ ۱۷/۱۳،۸،۳ ۱۸/۱۶،۱۲،۷ ۲۱/۱۵،۱۴،۸ ۲۲/۱۸،۱۶،۸،۷

۲۳/۱۳ ۲۴/۱۷،۱۶ ۲۵/۲۰ ۲۶/۱۶،۳ ۲۷/۱۹،۱۲ ۲۸/۱۳ ۲۹/۱۳،۱۲

پ ۳۰ ہر ایک (کل افرادی)

کُلِّ:
۱/۱۳،۳،۲ ۲/۱۳،۱۴،۱ ۳/۱۱،۸،۷،۳ دو جگہ

۴/۱۲،۱۰ ۵/۲ دو جگہ ۳، ۱۵ ۶/۷ دو جگہ ۱۰

۷/۲،۹،۸،۱۱،۱۴،۱۸،۱۹ دو جگہ ۸/۲،۶،۱۰ دو جگہ ۱۱، ۱۸

۹/۷ ۱۰/۱۲،۱ ۱۱/۴،۵،۸،۱۰ دو جگہ ۱۱، ۱۳، ۱۷

۱۲/۲،۴،۵ دو جگہ ۱۳/۳،۶،۷،۸،۹،۱۱،۱۲،۱۳،۱۷

۱۴/۲،۳،۱۱،۱۷،۱۸،۲۱ ۱۵/۱۰،۱۸،۲۰ ۱۶/۲ و ۸

۱۷/۶،۸،۹،۱۱ دو جگہ، ۱۲ ۱۸/۸،۱۱،۱۲، ۱۵

۱۹/۲،۵،۷،۱۱،۱۵ دو جگہ، ۱۷ دو جگہ ۲۰/۹،۱۰،۱۴

۲۱/۸،۹،۱۰،۱۹ ۲۲/۲،۴،۷،۱۲،۱۳ ۲۳/۴،۵ دو جگہ، ۱۷

۲۴/۲،۸،۹،۱۲،۱۶،۱۹ ۲۵/۱ دو جگہ ۲،۳،۵،۱۶،۱۷

۲۶/۳،۱۱ دو جگہ ۱۴،۱۷ ۲۷/۲،۳،۱۷ ۲۸/۱،۲،۴،۵،۱۶،۱۷،۲۸،۳۶

۲۹/۲،۱ ۳۰/۵،۱۰،۲۲،۲۹ ہر ایک (کل افرادی)

پ ۷/۱۴ ۱۰/۱۱ ۱۳/۸،۱۵ ۲۵/۶ سب (کل مجموعی)

کُلِّہٖ: کُلِّ مجرور مضاف ہٖ ضمیر مضاف الیہ سب

پ ۱۰/۱۱ ۲۶/۱۲ ۲۹/۹

کُلَّہٗ: کُلَّ منصوب مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ

سب۔ ۲۷/۷۔

کُلُّہٗ: کُلُّ مرفوع مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ سب

۹/۱۹ ۱۲/۱۰۔

کُلَّہَا: کُلَّ منصوب مضاف ھَا ضمیر مضاف الیہ

سب۔ ۱/۴ ۱۶/۱۲ ۲۳/۲ ۲۵/۷

کُلِّہَا: کُلِّ مجرور مضاف ھَا ضمیر مضاف الیہ

سب۔ ۲۷/۱

کُلُّہُمْ: کُلُّ مرفوع مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر

مضاف الیہ۔ سب۔ ۱۱/۱۵ ۱۴/۳ ۱۶/۹ ۲۳/۱۴

کُلُّہُنَّ: کُلُّ مرفوع مضاف ھُنَّ ضمیر جمع مؤنث

مضاف الیہ۔ سب۔ ۲۲/۲

کُلَّمَا: یہ لفظ مرکب ہے کُلَّ اور مَا سے، اس ترکیب میں ظرفیت کی وجہ سے لفظِ کُلَّ ہمیشہ منصوب رہتا ہے اس میں ظرفیت مَا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ مَا حرفِ مصدری ہے یا اسم نکرہ ہے بمعنی وقت کے، اکثر کُلَّمَا کے بعد فعل ماضی آتا ہے جیسے کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ۔ کُلَّمَا اَضَاءَ لَھُمْ کُلَّمَا دَعَوْتُھُمْ۔ کُلَّمَا مَرَّ عَلَیْہِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِہٖ۔ ۱/۲،۳،۱۱،۱۲ ۷/۱۲ ۸/۵،۹ ۱۳/۱۳،۱۴ ۸/۱۱ ۱۲/۴ ۱۵/۱۱ ۱۷/۹ ۱۸/۳ ۲۱/۱۵ ۲۹/۱،۹۔

کَلَّا: جمہور کے نزدیک حرف بسیط ہے ثعلب نحوی کے نزدیک مرکب ہے کَ تشبیہ اور لَا نافیہ سے

حالتِ ترکیب میں ک اور لا کے انفرادی معنی باقی نہیں رہے، اسی لئے لام کو مشدد کر دیا گیا۔

سیبویہ، خلیل، مبرد، زجاج اور اکثر بصری ادیبوں کے نزدیک کَلَّا کے معنی صرف رَدع اور روکنے کے ہیں (خواہ بطورِ زجر و توبیخ کے ہو یا بطورِ تربیت اور ادب آموزی کے)، اسی لئے ان علماء کے نزدیک قرآنِ مجید کے تمام ۳۳ مقامات میں جس جس جگہ کلّا آیا ہے ہر جگہ کلّا پر وقف کرنا جائز ہے اور بعد کو آنے والا کلام نئے سرے سے شروع ہوتا ہے، بعض لوگ تو یہاں تک قائل ہیں کہ مکّہ کے کفار چونکہ سخت سرکش تھے اور تہدید آمیز کلام انہیں کے لئے زیادہ نازل ہوا ہے اور کَلَّا کے معنی بھی تہدید و زجر ہی ہے، اس لئے جن سورتوں میں کلّا آیا ہے ان کی (اکثر) آیات کو مکّی ہی سمجھنا چاہئے۔

مصنف مغنی اللبیب اس رائے سے اتفاق نہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آیت فِيٓ اَيِّ صُوۡرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ اور آیت يَوۡمَ يَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ اور آیت ثُمَّ اِنَّ عَلَيۡنَا بَيَانَهٗ کے بعد کَلَّا آیا ہے اور ان تینوں مقامات میں زجر کے معنی بغیر کسی رکیک تاویل اور ضعیف توجیہ کے صحیح نہیں ہوسکتا۔ مصنف مغنی اللبیب نے یہ بھی لکھا ہے کہ آیت وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكۡرٰى لِلۡبَشَرِ كَلَّا وَالۡقَمَرِ میں زجر کے معنی بالکل ہی درست نہیں کیونکہ پہلے کوئی ایسی بات مذکور نہیں جسکو کلّا سے رد کرنا مقصود ہو۔

شیخ ابنِ جریر طبری نے اپنی تفسیر میں اس جگہ لکھا ہے کہ جب جہنم پر مقرر فرشتوں کی تعداد کے متعلق آیت عَلَيۡهَا تِسۡعَةَ عَشَرَ نازل ہوئی یعنی جہنم پر انیس ۱۹ فرشتے مقرر ہیں تو ایک جاہل کفر توز مشرک نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ سترہ سے نمٹنے کے لئے میں کافی ہوں اور دو سے نمٹنے کی ذمہ داری تم لے لو، اس پر یہ آیت نازل ہوئی لیکن اس جگہ جہنم کے فرشتوں کی تعداد کا کوئی بیان نہیں پھر زجر کس چیز سے کی جارہی ہے اس لئے طبری کی توجیہ ضعیف ہے۔

کسائی، ابوحاتم، نضر بن شمیل، فراء وغیرہم کا قول ہے کہ کلّا اکثر زجر و منع کے لئے آتا ہے اور کبھی دوسرے معنی کے لئے، لیکن دوسرے معنی کیا ہوتے ہیں اسکی تعیین میں اختلاف ہے۔

کسائی کے نزدیک حَقًّا (یقیناً یا واقعی) کے ہم معنی ہوتا ہے، ابوحاتم نے اَلَا کے ہم معنی قرار دیا ہے جو آغازِ کلام کے لئے آتا ہے اور نضر و فراء کے نزدیک حرفِ جواب کے طور پر اِیْ اور نَعَمْ (جی ہاں) کی طرح

آتا ہے۔ صاحبِ مغنی نے کہا کسائی کا قول غلط ہے دیکھو کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ اور کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْفُجَّارِ اور کَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ میں کَلَّا کے بعد اِنَّ آیا ہے حالانکہ حَقًّا یا حَقًّا کے ہم معنی لفظ کے بعد اِنَّ نہیں آتا نضر اور فرار کا قول سورۂ مومنون اور شعراء کی آیات میں درست نہیں ہو سکتا پھر دیکھو آیت رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّیْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّا اِنَّهَا كَلِمَةٌ میں چونکہ کَلَّا کے بعد اِنَّ آیا ہے اس لئے حَقًّا کے معنی میں نہیں ہو سکتا اور نعم کے معنی میں قرار دیا جائے گا تو آیت کا مطلب ہی الٹا ہو جائے گا، کافروں کی درخواست کے موافق اللہ کی طرف سے دنیا میں لوٹا کر بھیجنے کا وعدہ ہو جائے گا۔ اسی طرح بنی اسرائیل کے قول اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ کے جواب میں حضرتِ موسیٰ نے کہا تھا كَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ، اِنَّ آنے کی وجہ سے اس جگہ بھی کَلَّا بمعنی حَقًّا نہیں ہو سکتا اور حرفِ ایجاب کہا جائے تو حضرتِ موسیٰ کی طرف سے بنی اسرائیل کے قول کی تائید ہو جائے گی، گویا حضرتِ موسیٰ کی طرف سے اقرار ہو جائے گا کہ ضرور بنی اسرائیل پکڑے جائیں گے اور یہ معنی بالکل ہی غلط ہیں اس لئے دونوں آیات میں کَلَّا کے معنی یا بازداشت و رد و زجر ہے یا فقط استفتاح اور آغازِ کلام (مغنی اللبیب ص ۲۱۱) مندرجہ ذیل ۳۳ مقاماتِ میں کَلَّا مستعمل ہے، ۱۶/۸ ب، دو جگہ ۱۸/۶ ب، ۱۹/۸، ۱۶ ، ۲۳/۹

۲۹ / ۷، ۸، ۱۵ دو جگہ، ۱۶ دو جگہ، ۱۷ تین جگہ

۳۰ / ۱ دو جگہ، ۵ دو جگہ، ۷، ۸ چار جگہ، ۱۴، ۲۰ دو جگہ، ۲۱ تین جگہ

۳۰ / ۲۷ تین جگہ، ۲۹

كُلَا: تثنیہ مذکر حاضر امر معروف کُلْ واحد۔ اصل میں اُؤْكُلَا تھا اَكْلٌ مصدر (باب نصر) تم دونوں کھاؤ، اُكُلٌ کے حقیقی معنی کھانا، مجازی معنی ۱۔ آگ کا لکڑی کو بالکل جلا دینا، اَكَلَتِ النَّارُ الْحَطَبَ آگ نے ایندھن کو کھا لیا ۲۔ کسی کی غیبت کرنا۔ اَكَلَ زَيْدٌ عَمْرًا زید نے عمرو کی غیبت کی، اسی طرح کسی کا گوشت کھانے سے مراد غیبت کرنا اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا کیا تم میں سے کوئی پسند کریگا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے یعنی غیبت کرے ۳۔ ناجائز طور پر کسی کا مال لے لینا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر نہ لو۔

اکل بمعنی کھانا، وہ چیز جو کھائی جائے بمعنی ماکول اُكُلُهَا دَآئِمٌ جنت میں کھانے کی چیزیں (پھل وغیرہ)

Marfat.com

الا زوال ہیں، غیر منقطع میں ثَوْبٌ ذُوْ اُكُلٍ گھنی بناوٹ کا کپڑا فُلَانٌ ذُوْ اُكُلٍ مِّنَ الدُّنْيَا فلاں شخص دنیا سے بہرہ یاب ہے فُلَانٌ اِسْتَوْفٰى اُكُلَهٗ فلاں شخص نے اپنا رزق پورا کر لیا یعنی اس کی زندگی ختم ہو گئی۔ هُمْ اَكَلَةُ رَأْسٍ وہ لوگ سری کھانے والے ہیں یعنی تعداد میں اتنے کم ہیں کہ ایک سری سب کو کافی ہو جائے۔

(راغب) ۱/۴ ۹/۹۔

كُلُوْا: جمع مذکر حاضر امر معروف۔ اصل میں اُؤْكُلُوْا تھا۔

کھاؤ۔ ۱/۱۶،۷ ۲/۵،۷ ۲/۱۲ ۶/۵ ۷/۲ ۸/۱،۲،۱۰ ۹/۱۰ ۱۰/۵

۱۴/۲۱ ۱۶/۱۳،۱۴ ۱۷/۱۲،۱۴ ۱۸/۴ ۲۲/۸ ۲۶/۳ ۲۹/۱۲،۱۵،۲۲

كُلِىْ: واحد مؤنث حاضر امر معروف، اصل میں اُؤْكُلِىْ تھا، تو کھا۔ ۱۴/۱۵ ۱۶/۵

كِلَا: تاکید تثنیہ مذکر کے لئے آتا ہے دونوں (مذکر) یہ لفظاً مفرد ہے اور معنی کے اعتبار سے تثنیہ اس لئے مفرد بھی مستعمل ہے اور تثنیہ بھی، بغیر مضاف الیہ کے مستعمل نہیں، اگر مضاف الیہ اسم ظاہر ہو تو رفع کی حالت ہو، یا نصب کی یا جر کی ہر حالت میں اس کا الف باقی رہتا ہے اگر مضاف الیہ ضمیر ہو تو حالتِ رفع میں كِلَاهُمَا الف کے ساتھ اور نصب و جر کی حالت میں كِلَيْهِمَا یار کے ساتھ آتا ہے (مغنی و راغب)

فرار کے نزدیک كِلَا اور كِلْتَا دونوں لفظاً بھی تثنیہ ہیں اور كُلٌّ سے بنے ہیں لام کی تشدید کو تخفیف کر کے الف بطور علامت تثنیہ بڑھا دیا گیا ہے لیکن جاہلی اور اسلامی شعراء کا کلام فرار کے قول کی تغلیط کرتا ہے۔ امرؤ القیس ملک الشعراء کا شعر ہے كِلَانَا اِذَا مَا نَالَ شَيْئًا اَفَاتَهٗ ہم دونوں جب کسی چیز کو پا لیتے ہیں تو اس کو ضائع کر دیتے ہیں۔ اس مصرعہ میں نَالَ اور اَفَاتَ واحد کے صیغے ہیں، اگر كِلَا لفظاً بھی تثنیہ ہوتا تو واحد کی ضمیریں کس طرح راجع ہو سکتیں جریر اموی کہتا ہے كِلَا يَوْمَىْ اُمَامَةَ يَوْمُ صَدٍّ۔ يَوْمُ صَدٍّ مفرد ہے اور كِلَا کی خبر واقع ہے اگر كِلَا لفظاً بھی تثنیہ ہوتا تو خبر واحد نہیں آ سکتی تھی۔ ۱۵/۲

كِلْتَا: تاکید تثنیہ مؤنث کیلئے آتا ہے، دونوں (استعمال میں كِلَا کی طرح ہے) سیبویہ کے قول پر كِلْتَا کا الف علامت تانیث ہے اور تا بجائے واؤ کے آئی ہے اصل میں كِلْوَا تھا، واؤ کو تا سے بدل کر علامت تانیث کی تاکید کر دی ورنہ حقیقت میں علامتِ تانیث الف ہی ہے ابو عمرو جرمی کا قول ہے، تا الحاقی ہے، علامت تانیث کے اصل میں كِلَا ہی تھا (قاموس) ۱۵/۱۴

اَلْكَلْبُ: کتا، ہر درندہ (تاج) بھونکنے والا جانور (راغب) بدخو آدمی (قاموس) اَكْلُبٌ، اَكَالِبُ، كِلَابٌ، كَلِيْبٌ، كِلَابَاتٌ جمع كَلْبَةٌ مؤنث اَلْكِلَابُ عَلَى الْبَقَرِ

مشہور مثل ہے نیکی کا بے پرکتوں کو چھوڑ دو یعنی آدمی کو اس کے پیشہ پر رہنے دو، تعرض نہ کرو۔ کَلْبٌ، کَلِبٌ دیوانہ کتا، رَجُلٌ کَلِبٌ وہ آدمی جو باؤلے کتے کے کاٹنے سے باؤلا ہو گیا ہو کَلَبٌ پیاس، زمانہ کی سختی، سخت سردی، آزار، برائی دَفَعْتُ عَنْكَ كَلَبَ فُلَانٍ فلاں شخص کے شر کو میں نے تجھ سے دفع کر دیا (قاموس) کتا، ذلت اور حرص میں مشہور ہے، اسی لئے کَلْبٌ کے معنی ذلیل ہونا بھی ہے (راغب) اور پیٹ نہ بھرنا بھی، خواہ کتنا ہی کھائے (باب سَمِعَ) (منتہی الارب) ۹/۱۲

كَلْبُهُمْ: کَلْبٌ مضاف هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ان کا کتا یعنی اصحاب کہف کا کتا جو ان کے پیچھے پیچھے چلا گیا تھا اور اگلے پاؤں پھیلا کر غار کے اندر یا غار کے دروازہ میں پڑ گیا تھا، اس کتے کا نام قطمیر یا رقیم منقول ہے لیکن بقول ابن کثیر پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچا (تفسیر ابن کثیر برحاشیہ فتح البیان ج ۶ ص ۱۳۱) ۱۵/۱ چار جگہ۔

كَلْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی معروف کَیْلٌ مصدر اصل میں کَیَلْتُمْ تھا (باب ضرب) جب تم پیمانہ بھر کر دو (مزید تشریح کے لئے دیکھو کالُوا) ۱۵/۱۴

كَلَامَ اللّٰهِ: کَلَامَ منصوب مضاف اللّٰهِ مضاف الیہ اللہ کا کلام، کلام اسم جنس ہے قلیل و کثیر سب پر اس کا اطلاق ہوتا ہے (قاموس) راغب نے کَلِمٌ کی تنقیح کے ذیل میں لکھا ہے کہ کلام کا اطلاق الفاظ مرتبہ پر بھی ہوتا ہے اور ان معانی کے مجموعہ پر بھی جو الفاظ کے تحت ہوتے ہیں (یعنی کلام لفظی اور کلام نفسی)

کلام ہر بات کو یا ایسی مفید بات کو کہتے ہیں جو مخاطب کی کامل مطلب فہمی کے لئے بذات خود کافی ہو (تاج) بعض کا قول ہے کہ کلام ایسی صفت ہے جس سے کوئی زندہ اپنا مافی الضمیر زبانی الفاظ یا تحریر یا اشارات کے ذریعہ سے دوسرے کو سمجھا سکتا ہو (قاموس)

کلام خاص ہے اور جملہ عام، کلام میں افادیت کا ملہ بالارادہ ہونا ضروری ہے اور جملے میں یہ شرط نہیں ہے (مغنی اللبیب) (جملہ اور کلام کا فرق) زمخشری نے مفصل میں کلام کی تعریف کرنے کے بعد صراحت کی ہے وَیُسَمّٰی جُمْلَةً کلام کا نام جملہ بھی ہے یعنی دونوں ایک ہیں شیخ ابن حاجب اصولی نے مختصر ابن حاجب میں لکھا ہے کہ دونوں بنا بریں حیثیت الگ الگ بلکہ اصطلاحات کا فرق ہے۔ راغب نے المفردات میں لکھا ہے کہ اہل نحو کے نزدیک جز کلام پر بھی کلام کا اطلاق ہوتا ہے خواہ اسم ہو یا فعل یا حرف لیکن متکلمین کی کثیر جماعت صرف

Marfat.com

مرکب مفید جملے کو کلام کہتی ہے۔

امام راغب کی یہ تصریح بظاہر کتب نحو کی تصریحات کے خلاف ہے کیونکہ بالاتفاق کلام میں نسبتِ کاملہ ہونا ضروری ہے اور صرف ایک کلمہ میں نسبتِ تامہ نہیں ہو سکتی۔ پ۹ توراۃ ، پ۲ قرآن مجید ، پ۲۶ ع۱۰ اللہ کا وعدہ ، مراد خیبر کے مالِ غنیمت کا خصوصی وعدہ ، بات یہ ہوئی کہ صلح حدیبیہ کی وجہ سے مسلمانوں کو مالِ غنیمت نہیں ملا تو مدینے کی طرف واپس ہونے سے پہلے ہی خیبر کی فتح اور شرکاءِ حدیبیہ کو مالِ غنیمت عطا فرمانے کی وعدہ آمیز بشارت نازل فرمادی (خازن) چنانچہ ماہِ ذی الحجہ سنہ ۶ھ میں جب مسلمان حدیبیہ سے مدینے کو واپس آئے تو ابتدائی محرم سنہ ۷ھ تک مدینے میں ٹھیرنے کے بعد خیبر کو روانہ ہو گئے اور فتح کے بعد حضورِ اقدس نے مالِ غنیمت خصوصیت کے ساتھ شرکاءِ حدیبیہ کو تقسیم فرمادیا (ابوالسعود) مقاتل نے کہا اس جگہ کلام اللہ سے وہ حکم مراد ہے جو اللہ نے اپنے پیغمبر کو دیا تھا کہ خیبر کو اپنے ساتھ کسی منافق کو نہ لے جائیں (کمالین برحاشیہ جلالین)

کَلِمَۃٌ : ایک بات یا شعر کو کلمہ کہتے ہیں ، کلام اور پورے قصیدے پر بھی اس کا اطلاق آتا ہے صرف اسم یا فعل یا حرف کو بھی کلمہ کہا جاتا ہے ، کَلْمَۃٌ کِلْمَۃٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔ مؤخر الذکر کی جمع کِلَمٌ اور اول کی جمع کلمات آتی ہے (قاموس) کَلْمٌ اصل میں ایسی تاثیر کو کہتے ہیں جو محسوس ہو ، کلام کی تاثیر حاسۂ گوش سے محسوس ہوتی ہے اور زخم کی تاثیر حسِ چشم سے دکھتی ہے اسی بنا پر پوری بات کو کلام اور زخم کو کَلْم کہتے ہیں ، کَلْم کی جمع کُلُومٌ ہے (المفردات) بعض کے نزدیک کَلِمٌ جنس جمعی ہے (تاج)

کلمہ کا صحیح ترجمہ بات ہے ، بات قول کو بھی کہتے ہیں ، میری بات سنو اور فعل کو بھی ، یہ بات کرو۔ اسی لئے امام راغب نے المفردات میں صراحت کی ہے کہ کلمہ قولی بھی ہوتا ہے اور فعلی بھی۔ پ۱۱ وعدۂ قیامت (معجم القرآن) یعنی قیامت کے دن فیصلہ ہونے کا حکمِ ازلی۔ پ۱۲ ، پ۱۶ ع۱۱ ، پ۲۵ ع۲۰ پ۲۵ ع۲ حکمِ ازلی۔ پ۶ ع۱ کلام یا جملہ۔

کَلِمَۃً ، پ۱۵ ع۱۲ کلام ، بات پ۱۶ ع۱۱ کلمۂ توحید پ۱۵ ع۹ حکم دوامی

کَلِمَۃٍ : پ۳ ع۱۲ کلمۂ توحید یا کتاب اللہ یا حضرت عیسیٰ کی ذات مراد ہے ، حضرت عیسیٰ کو کلمہ کہنے کی وجہ یا یہ ہے کہ بغیر باپ کے حضرت کو صرف کلمۂ کُنْ سے پیدا کیا گیا یا یہ کہ شیر خوارگی کی حالت میں بھی آپ نے

Marfat.com

کلام کیا تھا (المفردات) پ ۳/۱۲ حضرت عیسیٰ پ ۳/۱۵ دعوت توحید (معجم القرآن) پ ۱۳/۱۶ کلمۂ شرک۔

کَلِمَةُ: پ ۲ کلمۂ کُنْ پ ۵/۱ حکم یا ازلی تحریر یا قرآن یا ثواب وعذاب کا وعدہ (المفردات) پ ۹/۶ اس وعدہ کی طرف اشارہ ہے جو بنی اسرائیل سے اللہ نے آیت وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ الخ میں فرمایا تھا۔ پ ۱/۱۲ کلمۂ توحید، پ ۱۱/۹ ازلی حکم یا احکام الٰہیہ پ ۲۱/۱۶ پ ۱۲/۵ حکم۔ پ ۱۱/۶ پ ۱۲/۶ ازلی تحریر یا حکم الٰہی سابق۔ پ ۱۵/۴ وعدۂ قیامت۔

کَلِمَةَ: پ ۱۶،۱۲ کلمۂ شرک پ ۲۶/۱۱ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ مراد ہے۔ ترمذی بروایت اُبی بن کعب مرفوعاً و ابن جریر بروایت عطا خراسانی یا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مراد ہے، ابن جریر بروایت زہری (تفسیر طبری)

کَلِمَتُنَا: کَلِمَةُ مضاف نَا ضمیر مضاف الیہ ہمارا وعدۂ نصرت (جو آیت لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي میں فرمایا ہے، پ ۲۳/۹

کَلِمَاتٍ: جمع کَلِمَةٌ مفرد پ ۱/۴ وہ کلمات دعائیہ مراد ہیں جن کا بیان آیت رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ میں کیا ہے (سیوطی و راغب و خازن و مدارک)

حسن بصری نے فرمایا یہ الفاظ مراد ہیں حضرت آدم نے عرض کیا أَلَمْ تَخْلُقْنِي بِيَدِكَ أَلَمْ تُسْكِنِّي جَنَّتَكَ أَلَمْ تَسْجُدْ لِي الْمَلَائِكَةُ أَلَمْ تَسْبِقْ رَحْمَتُكَ غَضَبَكَ أَرَأَيْتَ إِنْ تُبْتُ أَكُنْتَ مُعِيدِي إِلَى الْجَنَّةِ (پروردگار کیا تو نے مجھے اپنے ہاتھ سے نہیں بنایا، کیا تو نے مجھے اپنی جنت میں نہیں رکھا، کیا تو نے فرشتوں سے مجھے سجدہ نہیں کرایا، کیا تیری رحمت تیرے غصہ پر غالب نہیں ہے تو مجھے اگر میں توبہ کر لوں تو لوٹا کر دوبارہ تو مجھے جنت میں داخل کر دے گا (اللہ نے فرمایا ہاں) راغب۔ اول روایت زیادہ قوی ہے اور عام مفسرین نے اسی کو اختیار کیا ہے، پ ۱/۱۵ وہ دس خصائل فطریہ جن کی تعلیم حضرت ابراہیم کو دی گئی تھی (معجم القرآن و خازن و مدارک)

کَلِمَاتِ: پ ۸ قرآن مجید (راغب) یا احکام پ ۱۱/۱۲ وعدہ وعید (معجم) پ ۱۶/۳ معلومات الٰہیہ (معجم) عجائب حکمت و قدرت (محلی) پ ۲۵/۲۰ احکام۔

کَلِمَاتُ: پ ۱۶/۳ پ ۲۱/۱۲ معلومات الٰہیہ، عجائب قدرت و حکمت۔

کَلِمَاتِهِ: کلمات جمع مضاف ہٖ ضمیر مضاف الیہ پ ۶/۱ قرآن (راغب) احکام و مواعید (سیوطی) پ ۹/۱۰

Marfat.com

قرآن مجید ۵/۱۰ دلائل قطعیہ (راغب)، یا وہ آیات مراد ہیں جو اسی خاص معاملے کے متعلق نازل ہوئیں، یا فرشتوں کو مسلمانوں کی مدد کرنے کا جو حکم دیا گیا وہ مراد ہے (ابو السعود و خطیب فی السراج المنیر)، یا وہ آیات جن میں اس نصرت کی اطلاع دی گئی (بیضاوی) یا تحقیق نصرت و فتح اجل ۱۱/۱۲ دلائل قطعیہ معجزات قویہ ۵/۱۶ قرآن مجید یا احکام ۲۵/۴ دلائل قطعیہ یا نازل کردہ آیات۔

اَلْکَلِمَ: بعض اہل لغت نے اس کو الکلمۃ کی جمع کہا ہے، صاحب روح المعانی نے اس کو غلط قرار دیا ہے بلکہ جنس جمعی کہا ہے قرآن مجید کے استعمال سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے کیونکہ مختلف آیات میں الکلم کی طرف واحد مذکر کی ضمیریں راجع کی گئی ہیں، یہ تو یقینی ہے کہ کلم سے مراد الفاظ تورات ہیں لیکن کیا یہودیوں نے تورات میں لفظی تحریف کی تھی یا الفاظ کا رخ اپنی خواہش کے مطابق مفروضہ معانی کی طرف موڑ دیا تھا یعنی معنوی تحریف کی تھی، ثانی قول کو راغب نے قوی قرار دیا ہے اور اول قول حضرت ابن عباس کا ہے جس کو بخاری نے نقل کیا ہے۔ بعض لوگوں نے دونوں قولوں کو اس طرح جمع کیا ہے کہ یہودی علماء نے تورات کے بعد

نسخوں کے کچھ الفاظ میں رد و بدل کیا لیکن قبول عام حاصل نہ ہو سکا تو مجبوراً الفاظ کو ان کی جگہ چھوڑا اور ان کا معنوی رخ موڑ کر اپنی خواہشات کے سانچہ میں ڈھالنے کی کوشش کی اور اپنی مرضی کے موافق الفاظ کو معنی پہنائے۔ ۵/۴ ۶/۱۰۰۷

اَلْکَلِمُ: جنس جمع ہے، کلمۃ واحد ہے، الکلم الطیب سے اس جگہ مراد ہے تہلیل، تسبیح، تکبیر، استغفار، تلاوت قرآن، دعا وغیرہ۔ امام رازی نے کبیر میں لکھا ہے جس کلام میں اللہ کا ذکر ہو یا اللہ کے واسطے ہو جیسے وعظ، نصیحت وغیرہ سب اس میں داخل ہیں ۲/۴

کَلَّمَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، تکلیم مصدر (باب تفعیل) اس نے کلام کیا۔ اللہ کا کلام کرنا دو طرح ممکن ہے ۱۔ دنیا میں ۲۔ آخرت میں، مؤخر الذکر صرف اہل ایمان سے ان کی عزت بخشی کے لیے ہوگا دنیا میں کسی انسان سے کلام کرنے کے معنی میں دل میں القا کرنا یا فرشتہ کے ذریعہ سے وحی بھیجنا یا بغیر مواجہ کے حجاب (عظمت) کے اندر سے خطاب غیبی کرنا ان ہی تینوں صورتوں کو آیت وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ میں بیان کیا ہے (راغب) ۲/۱

کُلِّمَ: واحد مذکر غائب ماضی مجہول (باب تفعیل) کلام کیا گیا۔ ۱۳/۱۰

کَلَّمَہٗ: کَلَّمَ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ ہٗ ضمیر مفعول۔ اس سے کلام کیا۔ پ۳/۱۶

کَلَّمَھُمْ: کَلَّمَ حسب تشریح بالا۔ ھُمْ ضمیر مفعول۔ ان سے کلام کیا۔ پ۸/۱

کَمْ: ۱؎ سوالیہ ۲؎ استفہام کے لئے آتا ہے۔ کتنی مقدار کتنی تعداد، کتنی دیر۔ اس کی تمیز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے، کبھی مذکور ہوتی ہے جیسے کَمْ دِرْھَمًا عِنْدَكَ تیرے پاس کتنے درہم ہیں۔ کبھی محذوف جیسے کَمْ لَبِثْتَ یعنی کَمْ زَمَانًا لَبِثْتَ تو کتنی مدت ٹھیرا ۲؎ خبریہ جو مقدار کی بیشی اور تعداد کی کثرت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کی تمیز ہمیشہ مجرور ہوتی ہے جیسے کَمْ قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنٰھَا ہم نے بہت بستیوں کو برباد کیا، کبھی تمیز سے پہلے مِنْ آتا ہے جیسے کَمْ مِّنْ قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنٰھَا

پ۲/۱۰، ۱۶ پ۳/۳ پ۷/۷ پ۸/۸ پ۱۲/۲، ۱۵ پ۱۴/۱۶ پ۱۵/۲ پ۱۶/۶ پ۱۸/۹ پ۲۱/۱۶ پ۲۳/۱، ۱۰ پ۲۶/۷، ۱۴ پ۲۷/۶۔

کُمْ: ضمیر جمع مذکر حاضر متصل منصوب مجرور۔ تم کو، تم پر، تمہارے لئے، تم میں، تمہارے ساتھ۔

پ۱/ ۳، ۵، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱

پ۲/ ۵، ۶، ۸، ۱۰، ۱۲، ۱۴ — پ۳/ ۲، ۴، ۵، ۹، ۱۱، ۱۴، ۱۶، ۱۷

پ۴/ ۱، ۲، ۳، ۴، ۷، ۸، ۱۰، ۱۳، ۱۴، ۱۵ — پ۵/ ۵، ۶، ۷، ۹

پ۶/ ۳، ۴، ۵، ۶، ۸، ۱۳ — پ۷/ ۲، ۴، ۷، ۸، ۹، ۱۳، ۱۶، ۱۸، ۱۹

پ۸/ ۱، ۳، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸

پ۹/ ۳، ۵، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۵، ۱۶، ۱۷ — پ۱۰/ ۳، ۴، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۴

پ۱۱/ ۱، ۵، ۷، ۸، ۱۲، ۱۴، ۱۶ — پ۱۲/ ۱، ۵، ۷، ۸ — پ۱۳/ ۴، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷

پ۱۴/ ۱۹ — پ۱۵/ ۱، ۴، ۵، ۷، ۱۴، ۱۵، ۱۸ — پ۱۶/ ۱۱، ۱۳ — پ۱۷/ ۱، ۳، ۴، ۵، ۸

پ۱۸/ ۳، ۶، ۷، ۱۰، ۱۷ — پ۱۹/ ۴، ۷، ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۹ — پ۲۰/ ۱۰، ۱۳

پ۲۱/ ۶، ۷، ۱۵، ۱۷، ۱۸ — پ۲۲/ ۱، ۱۰، ۱۱، ۱۴، ۱۶، ۱۷، ۱۹ — پ۲۳/ ۶

پ۲۴/ ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۴، ۱۷، ۱۸ — پ۲۵/ ۳، ۸ — پ۲۶/ ۳، ۴، ۵، ۸، ۱۱، ۱۳، ۱۴

پ۲۷/ ۵، ۶، ۱۰، ۱۵، ۱۷، ۱۸ — پ۲۸/ ۷، ۸، ۱۳، ۱۵، ۱۶، ۱۷

پ۲۹/ ۱، ۲، ۵، ۹، ۲۱ — پ۳۰/ ۱، ۲ **کُمُوْا** پ۱۴/۲

کَمَا: مرکب ہے کَ اور مَا سے ۱؎ کَ حرف تشبیہ مَا موصولہ بعد کو آنے والا جملہ صلہ۔ یا مَا مصدری یا مَا زائدہ اور مَا کے بعد آنے والا جملہ یا لفظ مجرور یا مَا کافّہ جس نے حرفِ جر کو مابعد میں عمل کرنے سے روک دیا، یا کَمَا سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ کسی فعل کی طرف فوری سبقت کرنے کے لئے مخاطب کو آمادہ کیا جائے جیسے سَلِّمْ کَمَا تَدْخُلُ داخل ہوتے ہی سلام کر ۲؎ اور ۵؎ قرآن مجید میں مستعمل نہیں، نمبر اول و دوم مستعمل ہے، نمبر چہارم کو بعض جگہ مراد لینا جائز قرار دیا جا سکتا ہے۔

پ۱/ ۲، ۳ — پ۲/ ۲، ۴، ۷، ۹، ۱۵ — پ۳/ ۶، ۷، ۸ — پ۵/ ۴، ۹، ۱۲ — پ۶/ ۳

پ۷/ ۸، ۱۷، ۱۹ — پ۸/ ۳، ۱۰، ۱۳ — پ۹/ ۶، ۱۵ — پ۱۰/ ۱۱، ۱۵ — پ۱۲/ ۴، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۵

Marfat.com

۱۳/۲ ۱۴/۶ ۱۵/۱،۳،۵،۱۰،۱۸ ۱۷/۱،۷ ۱۸/۱۴ ۳۰/۵،۱۰،۱۱

۲۲/۱۲ ۲۵/۳،۲۰ ۲۶/۴،۶،۱۰ ۲۸/۱،۳،۸،۱۰ ۲۹/۳،۱۱،۱۳ -

کُنْ: واحد مذکر حاضر معروف (دیکھو کَانَ) ہو جا۔ ۱/۱۴

۳/۱۳،۱۴ ۷/۱۵ ۹/۷ ۱۴/۶،۱۱ ۱۶/۵ ۲۳/۸ ۲۴/۱۴،۱۲ -

کُنَّ: جمع مؤنث غائب ماضی معروف (دیکھو کَانَ) اگر بمعنی (شرط کی وجہ سے ماضی نہیں رہا، مضارع کا ترجمہ ہو گیا) ۲/۱۲ ۴/۱۳ ۲۸/۱۷ -

کُنَّ: ضمیر جمع مؤنث حاضر منصوب و مجرور کما لِکِ واحد مؤنث حاضر، قرآن مجید میں نصبی حالت میں استعمال نہیں ہوا، صرف مجرور ہونے کی حالت میں استعمال کیا گیا ہے۔ ۲/۱۲ دو جگہ ۲۲/۱ دو جگہ -

کُنَّا: جمع متکلم ماضی معروف (دیکھو کَانَ) ہم تھے، ہم ہیں -

۵/۱۱ ۷/۹ ۸/۷،۸،۱۲،۱۳ ۹/۱،۶،۱۲ ۱۰/۱۴ ۱۱/۸،۱۲

۱۲/۱۲ ۱۳/۲،۴،۵،۷،۱۵ ۱۴/۱۰،۱۳ ۱۵/۲،۵،۱۱،۲۱

۱۷/۲،۴،۵،۶،۷ ۱۸/۱،۲،۵،۹ ۱۹/۷،۹،۱۵،۱۸ ۳۰/۲،۸،۹،۱۳

۲۲/۱۰،۱۶ ۲۳/۱،۵،۶،۹،۱۲ ۲۴/۱۰،۱۴ ۲۵/۷،۱۴،۲۰ ۲۶/۱۵

۲۷/۲،۱۵ ۲۹/۱،۳،۱۱،۱۶ ۳۰/۲

کُنْتَ: واحد مذکر حاضر ماضی معروف (دیکھو کَانَ)

تو تھا۔ ۳/۱ ۷/۶ ۸/۱۶،۱۷ ۹/۲ ۱۱/۱۴،۱۵ ۱۲/۴،۶،۱۱ ۱۳/۵

۱۴/۱ ۱۵/۱۹ ۱۶/۵،۱۱ ۱۹/۶،۱۲،۱۴،۱۷ ۲۰/۸،۱۲،۱۵ ۲۱/۱ ۲۳/۱۴

۲۴/۲ ۲۵/۶ ۲۶/۳،۱۶

کُنْتِ: واحد مؤنث حاضر ماضی معروف (دیکھو کَانَ)

تو تھی۔ تو ہے۔ ۱۲/۱۳ -

کُنْتُ: واحد متکلم ماضی معروف (دیکھو کَانَ) میں تھا

میں ہوں۔ ۵/۷ ۷/۶ ۹/۱۳ ۱۲/۳،۶،۸ ۱۵/۱۰،۱۹ ۱۶/۵،۱۶ ...

۱۹/۱۸ ۲۳/۶ ۲۴/۳ ۲۶/۱ ۳۰/۲ -

کُنْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی معروف (دیکھو کَانَ) تم تھے

تم ہو۔ ۱/۳،۸،۹،۱۱،۱۳،۱۶ ۲/۱،۲،۵،۷،۹،۱۶ ...

۳/۸،۱۰،۱۲،۱۳،۱۴،۱۶ ۴/۱،۲،۳،۵،۷،۸،۹،۱۰ ...

۵/۴،۵،۸،۱۰،۱۱،۱۲ ۶/۶،۷،۸،۱۱،۱۳ ...

۷/۴،۵،۶،۱۰،۱۳،۱۵،۱۷ ۸/۱،۴،۷،۱۱،۱۲،۱۳،۸ ...

۹/۴،۵،۱۵،۱۸ ۱۰/۱،۸،۱۱،۱۲،۱۳،۱۵ ۱۱/۱،۲،۸،۹،۱۰،۱۴ ...

۱۲/۲،۸،۱۲،۱۶ ۱۳/۳ ۱۴/۵،۱۰،۱۲،۱۳،۱۹،۱ ...

۱۷/۱،۳،۵،۷،۸،۱۲،۱۶ ۱۸/۳،۴،۵،۶،۷،۸ ۱۹/۶،۹ ...

۲۰/۱،۲،۳،۸،۱۰،۱۲،۱۴ ۲۱/۳،۹،۱۱،۱۵،۱۶ ۲۲/۹،۱۰ ...

۲۳/۲،۳،۵،۶،۹،۱۵،۱۷ ۲۴/۱۳،۱۷،۱۸ ...

۲۵/۷،۱۳،۱۴،۱۵،۱۶،۱۹،۲۰ ۲۶/۱،۲،۴،۱۰،۱۴ ...

۲۷/۳،۴،۱۶،۱۷ ۲۸/۷،۱۰،۱۱،۱۲،۱۹ ۲۹/۲،۳،۶،۹،۲۱،۲۲ ...

کُنْتُنَّ: جمع مؤنث حاضر ماضی معروف (دیکھو کَانَ) ا...

تم ہو (چاہتی) اگر تم (چاہتی) ہو۔ ۲۱/۲ دو جگہ -

کَنْزٌ: مصدر، تہ بر تہ مال جمع کرکے رکھ چھوڑنا، کَنْز...

التَّمْرَ فِي الْوِعَاءِ میں نے برتن میں کھجوریں جمع کر...

رکھ چھوڑیں (راغب) سونا، چاندی، مالِ کثیر، مد...

مبارک میں آیا ہے كُلُّ مَالٍ لَا تُؤَدّٰى زَكٰوتُهٗ فَهُوَ كَنْزٌ
جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے وہ کنز ہے (قاموس) ۱۲/۲
مال کثیر، ۲۱/۱۶ مال کثیر یا علمی صحیفہ (راغب)

كَنَزْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی معروف كَنْزٌ مصدر (باب ضرب) تم نے جمع کیا۔ تم نے جمع کرکے (بغیر زکوٰۃ دیے) رکھ چھوڑا تھا۔ ۱۰/۱۱

كُنُوْزٍ: جمع كَنْزٌ واحد، خزانے، بکثرت جمع کیا ہوا مال، سونا، چاندی۔ ۱۹/۸ ۲۰/۱۱

كَنُوْدٌ: صفت مشبہ، ناشکرا مرد ہو یا عورت، ناقابل روئیدگی زمین، کافر، اللہ کو برا کہنے والا۔ تنہا خور، بخیل، اس جگہ مراد اول معنی ہے، كُنُدٌ اور كِنَادٌ ناشکر قومی كُنُوْدٌ مصدر (باب نصر)، ناشکری کرنا۔ ۳۰/۲۵

اَلْكُنَّسِ: جمع، اَلْكَانِسُ مفرد كُنُوْسٌ مصدر (باب ضرب) کُناس ہرن کے رہنے کی جھاڑی کو بھی کہتے ہیں اور جھاڑی میں ہرن کے چھپنے کو بھی، آیت میں كُنَّس سے مراد چھپنے والے ستارے ہیں (معجم) حسن وقتادہ کے نزدیک بھی عام ستارے مراد ہیں جو رات کو نکلتے ہیں اور دن میں نمودار نہیں ہوتے۔ حضرت علی کا ایک قول مروی ہے کہ (تمام) ستارے دن میں پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور رات کو اپنی سیر گاہوں میں نمودار ہو جاتے ہیں ان تمام اقوال سے ظاہر ہے کہ كُنَّس سے عام ستارے مراد ہیں (معالم)، یا تمام ستارے مراد ہیں (صحاح) یا شمس و قمر کے علاوہ پانچوں سیارے مراد ہیں (فراء) انہی پانچوں سیاروں کو خمسہ متحیرہ بھی کہتے ہیں کیونکہ ان کی چال میں کبھی استقامت اور کبھی رجعت ہوتی ہے (روح) اعمش نے ابراہیم بن عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ نیل گائیں مراد ہیں اور سعید بن جبیر کے نزدیک ہرنیں۔ آخری قول حضرت ابن عباس کی طرف بھی عوفی نے منسوب کیا ہے (معالم)، عام مفسرین نے خمسہ متحیرہ سے تفسیر کی ہے۔

كَوَاعِبَ: جمع، كَاعِبٌ واحد، نوخیز شباب لڑکیاں جن کے پستان خوب ابھر آئے ہوں (راغب)
كَعَبَتِ الْجَارِيَةُ كُعُوْبًا وكُعُوْبَةً وكِعَابَةً۔ (لازم، نصر، ضرب) لڑکی کے پستان ابھر آئے۔
كَعَبَ الْاِنَاءَ كَعْبًا (متعدی فتح) برتن کو بھر دیا۔ (قاموس) ۳۰/۲

اَلْكَوَافِرِ: جمع، الکافرۃ واحد، وحدانیت، نبوت، قرآن وغیرہ کا انکار کرنے والی عورتیں (مزید تنقیح کے دیکھو کافر اور کافرۃ) ۲۸/۸

كَوْكَبٌ: واحد مرفوع، كَوَاكِبُ جمع، ہر ستارہ، آنکھ کی سفیدی، کیل، قوم کا سردار، تلوار، پانی كَوْكَبُ الرَّوْضَةِ کلی۔ كَوْكَبُ الْحَدِيْدِ لوہے کی چمک

Marfat.com

یَوْمٌ ذُوْ كَوَاكِبَ مصیبت کا دن۔ ذَهَبُوْا تَحْتَ كُلِّ
كَوْكَبٍ وہ ہر ستارے کے نیچے چلے گئے یعنی متفرق
اور منتشر ہو گئے كَوْكَبُ الْحَدِيْدِ لوہا چمکا (قاموس و
تاج) آیت میں مراد اول معنی ہے۔ ۱۲/۱۱

كَوْكَبًا: حالتِ نصب، بعض اہلِ تفسیر نے لکھا ہے کہ
زہرہ ستارہ دیکھا تھا لیکن یہ غلط ہے کَوْكَبًا نکرہ ہے
جس کا اطلاق ہر ستارے پر ہوتا ہے تخصیص کی کوئی وجہ
نہیں صحیح حدیث میں خصوصیت وارد نہیں ۔ ۷/۱۵ ۱۲/۱

اَلْكَوَاكِبُ: جمع، اَلْكَوْكَبُ واحد، ستارے۔ ۲۳/۷

اَلْكَوَاكِبِ: جمع اَلْكَوْكَبُ واحد، ستارے۔ ۲۳/۵

اَلْكَوْثَرَ: جنت کی ایک نہر اور حوض کا نام جو اللہ
نے حضور نبی اکرم کو خصوصی طور پر عنایت فرمائی
ہے۔ (عن انس مرفوعا۔ مسلم)
حضرت ابن عمر کی مرفوع روایت سے ثابت ہے
کہ جنت کی ایک حوض کا نام ہے (معالم) یا
قرآن مجید (حسن بصری) یا نبوت اور قرآن (عکرمہ)
یا عام خیر کثیر (سعید بن جبیر از ابن عباس)
اہلِ لغت نے لکھا ہے کہ کوثر كَثْرَةٌ سے بنا
ہے جیسے نَوْفَل۔ نَفْلٌ سے، جو چیز تعداد میں
کثیر اور مرتبے میں باعظمت ہو اسکو عرب کوثر کہتے ہیں
صاحب معجم القرآن نے حضرت ابن عباس کے قول کو راجح قرار دیا ہے۔ ۳۰/۳

كُوِّرَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی مجہول تَكْوِيْرٌ مصدر باب تفعیل ج...
سورج تاریک ہو جائیگا (حضرت ابن عباس) بقول حضرت علی بن ابی طلحہ روشنی...
جاتی رہیگی (قتادہ، مقاتل، کلبی) بے رونق ہو جائیگا (مجاہد) لپیٹ...
دیا جائیگا (ابو عبیدہ و زجاج) لغت میں تکویر کے معنی ہیں لپیٹ کر...
لپیٹ دینا بھی ہے حضرت ابو ہریرہ کی مرفوع روایت ہے کہ قیامت کے...
دن چاند سورج لپیٹ دئے جائینگے یا بے نور کر دئے جائیں گے...
(معالم) مطلب تمام تشریحات کا ایک ہی ہے۔ ۶/۳۰

كُوْنُوْا: بوزن قُوْلُوْا جمع مذکر حاضر، امر، مصدر (دیکھو کان) ہو...
۱۶/۸، ۱۲/۱۶، ۱۰/۱۶، ۶/۱۶، ۱۱/۱۵، ۴/۱۹، ۵/۲۲، ۱۰/۲۸۔

كُوْنِيْ: واحد مؤنث حاضر، امر، مصدر (دیکھو کان) ہو جا۔ ۵/۱۳

اَلْكَهْفِ: پناہ، پہاڑی غار، جو مکان کی طرح بنا لیا جاتا
ہے (دیکھو اصحاب الکھف) کُهُوْفٌ جمع ۔ ۱۵/۱۳، ۱۲/۱

كَهْفِهِمْ: اَلْكَهْفُ مضاف، ہِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ، انکے غار ۱۵/۱۴، ۱۶/۱۴

كَهْلًا: اوقار، متوسط عمر کا آدمی جس کے کچھ بال سیاہ
اور کچھ سفید ہوں، بعض نے عمر کی تعیین کی ہے...
۳۰ یا ۳۴ برس کی عمر سے ۵۰ برس تک کی عمر والے کو...
کہل کہا ہے کُهُوْلٌ، كَهْلُوْنَ، كِهَالٌ۔ كَهْلَاتٌ...
در کُهَّلٌ جمع ہے طَائِرٌ كَهْلٌ نیک نصیب، طائر...
طَائِرُ كَهْلٍ اس کو دنیوی خوش نصیبی حاصل ہے...
كَاهِلٌ، كَهْلٌ کا ہم معنی بھی ہے اور کسی قوم کے...
سردار، معتمد کو بھی کہتے ہیں، ایک حدیث میں...

[آ]یا ہے تَمِیْم کا قول مُعْضَر قبائل معز کے سروار بنی تمیم میں کَیْلُ
اور کایِلٌ سے ثلاثی مجرد کے صیغے مستعمل نہیں باب افتعال
اور تفعیل مستعمل ہے۔ ۱۲/۳ ۵

کٓهٰیٰعٓصٓ: مقطعات میں سے ہے غیر معلوم المراد قول حق
ہی ہے جتنی تشریحات کی ہیں وہ سب ناقص یا ضعیف یا بیجا حرد
اور دل طلب ہیں ۱۶/۴ (دیکھو تنقیح کے لئے الٓـمٓ)

کَیْدٌ: مصدر و اسم مصدر، اچھی تدبیر، بری تدبیر، مکر
فریب چال داؤں (باب ضرب) مزید تنقیح کے لئے دیکھو
اکَیْدُ۔ ۳/۳ مکر فریب ۱۶/۱۲ داؤں، فریب ۹/۴ حسن تدبیر
۲۴/۹ فریب چالاکی، داؤں، ۲۷/۴ تدبیر۔

کَیْدٌ: ۹/۱ داؤں۔

کَیْدَ: ۵/۵ داؤں ۱۲/۱۲ فریب چالاکی ۱۲/۱۳ چالاکی ۱۲/۱۹
سامانِ فریب، داؤں۔ ۲۰/۳ داؤں۔

کَیْدِ: ۱۲/۳ حسن تدبیر ۹/۱۹ فریب، ۱۲/۱۲ چالاکی ۱۲/۱۰
چالاکی ۴/۹ حسن تدبیر۔

کَیْدًا: ۱۱/۱۲ ۵/۱۷ ۲/۲۳ ۴/۲۷ ۳/۳۰ چالاکی فریب داؤں۔

کِیْدُوْا: جمع مذکر حاضر امر معروف (دیکھو اکَیْدُ)
داؤں کرلو۔ ۱۲/۹ ۵/۱۲ ۲۱/۲۹۔

کَیْفَ: اسم مبہم غیر متمکن مبنی ہے ہمیشہ ظرف ہوتا ہے (ولیہ)
اسم ہے مگر ظرف نہیں (اخفش وسیرافی) حقیقت میں ظرف
زمان ہے نہ ظرف مکان لیکن اس کی تشریح ہمیشہ جار مجرور
سے کی جاتی ہے اور جار مجرور کو مجازاً ظرف کہا جاتا ہے

اس لئے کَیْفَ بھی ظرف مجازی ہے (ابن مالک)
کَیْفَ دو طرح آتا ہے (۱) شرطیہ (جیسے جس طرح) اہل
بصرہ کے نزدیک اس کی تین شرطیں ہیں شرط و جزا دونوں
فعل ہوں کوئی مجزوم نہ ہو دونوں متفق اللفظ والمعنی ہوں
اس لئے کَیْفَ تَجْلِسُ اَذْهَبُ (جیسے تو بیٹھے گا میں
چلا جاؤں گا) کہنا غلط ہے کیونکہ لفظوں میں شرط جزا
متفق نہیں اسی طرح کَیْفَ تَجْلِسُ اَجْلِسُ بھی درست
نہیں دونوں فعل مجزوم ہیں۔
آیات یُنْفِقُ کَیْفَ یَشَاءُ۔ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ
کَیْفَ یَشَاءُ۔ یَبْسُطُهٗ فِی السَّمَاءِ کَیْفَ یَشَاءُ سے
اہلِ بصرہ کے قول کی تغلیط ہوتی ہے دونوں فعل جدا جدا
مختلف ہیں اس لئے قطرب، عامل دیار، کوفہ نے کیف شرطیہ
کے لئے کوئی خاص قید نہیں مقرر کی۔
(۲) کیف سوالیہ خواہ حقیقۃً استفہام مقصود ہو جیسے کَیْفَ
زَیْدٌ زید کیسا ہے یا استفہام مقصود نہ ہو کوئی دوسرا
مطلب ہو مثلاً تعجب ظاہر کرنا، مخاطب کو تنبیہ کرنا،
توبیخ کرنا وغیرہ جیسے کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ، تعجب ہے
کہ تم اللہ کے کفر کی بنا کس حالت پر ہے۔
کَیْفَ کبھی خبر مبتدا کے محل میں آتا ہے جیسے کَیْفَ
اَنْتَ کبھی کانَ کی خبر کی جگہ جیسے کَیْفَ کُنْتَ کبھی باب
ظَنَنْتُ کے مفعول دوم کی جگہ جیسے کَیْفَ ظَنَنْتَ زَیْدًا کبھی
باب اَعْلَمْتُ کے مفعول سوم کی جگہ جیسے کَیْفَ اَعْلَمْتَهٗ،

Marfat.com

فَسَلْكَ (تم نے اس کو اپنے گھوڑے کی اطلاع کس طرح دی)، کبھی مفعول مطلق کی جگہ جیسے كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ تمہارے رب نے کیسا کام کیا، کبھی حال کی جگہ جیسے فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ جب ہم ہر امت میں سے ایک شہادت دینے والا لائیں گے تو ان کا اس وقت کیا حال ہوگا۔ وَكَيْفَ وَاِنْ يَظْهَرُوْا اگر وہ غالب آجائیں تو ان کے معاہدہ کی حالت کیا ہوگی۔ قرآنِ مجید میں صرف مؤخر الذکر دونوں صورتیں مستعمل ہیں یعنی مفعول مطلق اور حال کی جگہ كَيْفَ کا استعمال کیا ہے۔

كَيْفَ سوالیہ کے ذریعہ سے صفاتِ مخلوق کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔ اللہ کیف سے منزہ ہے اس لئے جہاں اللہ نے اپنی ذات وصفات کے موقع پر لفظِ كَيْفَ کو استعمال کیا ہے، وہاں غیر حقیقی استفہام مراد ہوتا ہے یعنی صرف استخبار، خواہ بطورِ تعجب یا مخاطب کو تنبیہ اور توبیخ کرنے کیلئے جیسے كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ، كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا۔ كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ، اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ، فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ۔ اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ۔

کبھی کیف کے معنی حالت ہوتے ہیں اس وقت سوالیہ نہیں ہوتا جیسے اَنْظُرُ اِلَيْهِ كَيْفَ يَصْنَعُ وہ جو کر رہا ہے میں اس کی حالت دیکھ رہا ہوں۔

عیسیٰ بن موہب نے کتاب العلل میں اور بعض دوسرے علماء نے صراحت کی ہے کہ كَيْفَ کبھی عاطفہ آتا ہے، استدلال میں یہ شعر پیش کیا گیا ہے ؎

اِذَا قَلَّ مَالُ الْمَرْءِ لَانَتْ قَنَاتُهٗ
وَهَانَ عَلَى الْاَدْنٰى فَكَيْفَ الْاَبَاعِدُ

جب آدمی کا مال کم ہو جاتا ہے تو اس کا نیزہ نرم پڑ جاتا ہے (قوت میں ضعف آ جاتا ہے)، وہ اقرباء کی نظر میں بھی حقیر ہو جاتا ہے دور والوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔

لیکن یہ استدلال غلط تھا، خود حرفِ عاطف ہے، دو حرفِ عطف کس طرح جمع ہو سکتے ہیں بلکہ اس جگہ كَيْفَ کے بعد مبتدا مضاف محذوف یعنی كَيْفَ حَالُ الْاَبَاعِدِ كَيْفَ کی فاء کو تخفیف کر کے صرف کے پر بھی کبھی اکتفا کر لیا جاتا ہے لیکن معنی كَيْفَ کے ہی ہوتے ہیں جیسے ؎

كَيْفَ تَجْنَحُوْنَ اِلَى سِلْمٍ وَمَا ثُئِرَتْ
قَتْلَاكُمْ وَلَظَى الْهَيْجَاءِ تَضْطَرِمُ

تم صلح کی جانب کس طرح جھکتے ہو ابھی تو تمہارے مقتولین کا انتقام نہیں لیا گیا اور لڑائی کی آگ بھڑک رہی ہے۔

١ / ٢	٣ / ٢،٩،١١،٧	٤ / ١،٥،١٤	٥ / ٢،١٢،٩	٦ / ٩،١٠،١٣،١٤		
٧ / ٨،٩،١١،١٤،١٥	٨ / ١٧،١٨	٩ / ١،٣،٥	١٠ / ٨	١١ / ٧،٩،١٣		
١٣ / ٤،١١،١٦،١٩	١٤ / ١١	١٥ / ٢،٥،٢١	١٦ / ٥	١٧ / ١٣	١٨ / ١٦	١٩ / ٢،١٦،١٩
٢٠ / ٢،٧،١٤	٢١ / ٢،٨	٢٢ / ١١،١٥،١٧	٢٣ / ٦،٩	٢٤ / ٦،١٠،١٤	٢٥ / ٨	
٢٦ / ٥،٧،١٥	٢٧ / ٨،٩	٢٩ / ٢،٤،١٩،١٣،١٥	٣٠ / ١٣،١٤			

Marfat.com

اَلْکَیْلُ: مصدر مرفوع پیمانے سے غلہ وغیرہ کا ناپنا۔
(دیکھو کالُوا) پ ۸/۲ پ ۱۳/۲ مراد غلہ۔
اَلْکَیْلَ: مصدر منصوب پ ۸/۱۸،۶،۲ غلے سے پیمانہ بھرنا۔
پ ۱۳/۴ پ ۱۵/۴ پ ۱۹/۱۴ مراد غلہ۔
کَیْلٌ: مصدر مرفوع نکرہ، غلہ پ ۸/۲
کَیْلَ: مصدر منصوب نکرہ، غلہ پ ۸/۲

کَیْ: بقولِ اخفش ہمیشہ جارہ ہوتا ہے مابعد کو جر دیتا ہے لیکن اسکے بعد جو فعل مضارع پر نصب آتا ہے وہ اَنْ مصدریہ کے سبب سے اگر کہیں اَنْ مذکور نہیں ہوتا تو محذوف ہوتا ہے لیکن آیت لِکَیْلَا تَاْسَوْا وغیرہ سے اخفش کے قول کی تردید ہوتی ہے لام حرفِ جر کَیْ سے پہلے موجود ہے دوسرے حرف کی ضرورت نہیں نہ دوبارہ تعلیل کی ضرورت ہے۔
کوفی ادیب کہتے ہیں کہ کَیْ ہمیشہ حرفِ ناصب ہوتا ہے جو فعل مضارع کو نصب دیتا ہے حرفِ جر کبھی نہیں ہوتا یہ قول بھی غلط ہے کَیْمَہْ بمعنی لِمَہْ (کس وجہ سے) بولا جاتا ہے، حاتم کا قول ہے:

وَاَوْقَدْتُ نَارِیْ کَیْ لِیُبْصَرَ ضَوْءُھَا
وَاَخْرَجْتُ کَلْبِیْ وَھُوَ فِی الْبَیْتِ دَاخِلَہْ

میں نے آگ روشن کردی تاکہ اس کی روشنی (مسافروں کو) دکھ جائے اور اپنے کتے کو گھر سے باہر نکال دیا تاکہ آنے والے مہمان پریشان نہ ہوسکے، اگر اسجگہ کَیْ کو حرفِ ناصب قرار دیا جائے اور لِیُبْصَرَ کو اس کی وجہ سے منصوب پڑھا جائے تو حرفِ ناصب اور فعل میں حرفِ جر کی وجہ سے فصل لازم آئیگا اس لیے علماء بصرہ اور عام محققینِ ادب کا قول ہے کہ کَیْ کبھی ناصبِ مضارع ہوتا ہے جو معنی اور عمل دونوں میں اَنْ مصدری کی طرح ہوتا ہے جیسے لِکَیْلَا تَاْسَوْا اور کبھی تعلیلیہ ہوتا ہے یعنی لام (حرفِ جر) کی طرح معنی کے اعتبار سے بھی اور عمل کے لحاظ سے بھی اس کے بعد کبھی مَا استفہامیہ آتا ہے جیسے کَیْمَہْ (کس لیے) اور کبھی مَا مصدری یا مَا کافہ آتا ہے جیسے:

اِذَا اَنْتَ لَمْ تَنْفَعْ فَضُرَّ فَاِنَّمَا
یُرَجَّی الْفَتٰی کَیْمَا یَضُرُّ وَ یَنْفَعُ

تو فائدہ رساں نہ ہو تو ضرر ہی پہنچا کیونکہ آدمی سے دو ہی وجہ سے امید کی جاتی ہے، ضرر کے لیے یا نفع کے لیے۔
(نوٹ) کَیْ مخفف کَیْفَ کا بھی آتا ہے (دیکھو کَیْفَ کی بحث)
کَیْ ناصبہ سے پہلے کبھی لام (حرفِ جر) مذکور ہوتا ہے کبھی نہیں ہوتا، اسی طرح اس کے بعد کبھی لا نفی آتا ہے کبھی نہیں آتا، قرآنِ مجید میں دونوں طرح مستعمل ہے۔
پ ۷/۷ پ ۱۴/۱۵ پ ۱۷/۸ پ ۲۲/۲،۳ پ ۲۷/۱۹ پ ۲۸/۴

Marfat.com

باب اللام

ل: لام مفرد کی تین قسمیں ہیں ۱ حرفِ جر ۲ حرفِ جزم ۳ بے عمل یعنی لفظاً کچھ عمل نہ کرنے والا۔

نمبر اول حرفِ جر ضمیر پر بھی آتا ہے اور اسم ظاہر پر بھی، ضمیر پر آنے والا لامِ جارہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے (علاوہ ضمیر واحد متکلم کے) جیسے لَہٗ۔ لَہَا لَہُمَا لَہُمْ لَہُنَّ لَکَ لَکِ لَکُمَا لَکُنَّ لَنَا لِیْ۔

اسم ظاہر پر آنے والا لام جار ہمیشہ مکسور ہوتا ہے (سوائے اس مستغاث کے جو یا ندائیہ کے بعد آتا ہے) جیسے لِلّٰہِ۔ لِلرَّسُوْلِ۔ لِلْمَسَاکِیْنَ۔ لِذِی الْقُرْبٰی۔

لامِ جارہ ۲۲ معانی کے لئے مستعمل ہے

۱ کسی ذات کے استحقاق کو ظاہر کرنے کے لئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ[1]۔ اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ[2]۔ اَلْاَمْرُ لِلّٰہِ[3]۔ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ[4]۔ لَہُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ[5]۔ وَ لِلْکَافِرِیْنَ النَّارُ[6]۔

۲ خصوصیت کو ظاہر کرنے کے لئے جیسے اَلْجَنَّۃُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ[7]۔ لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ[8]۔ لَکُمْ دِیْنُکُمْ[9]۔ وَلِیَ دِیْنِ[10]۔

۳ ملکیت کو ظاہر کرنے کے لئے جیسے لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ[11]۔

۴ کسی کو مالک بنانے کے لئے جیسے وَھَبْنَا لَہٗ[12]۔

۵ تملیک کی مشابہت ظاہر کرنے کے لئے … جیسے جَعَلَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجً…[13]

[1] حمد کا مستحق اللہ ہے [2] عزت کا مستحق اللہ ہے [3] حکم کا مستحق اللہ ہے [4] کم تولنے والے ہلاکت کے مستحق ہیں [5] ان کو دنیا میں رسو… ہونا سزاوار ہے [6] کافروں کے لئے دوزخ سزاوار ہے [7] جنت مومنوں کے لئے خاص ہے [8] پیدا کرنا اور حکمرانی کرانا… ہی کے لئے مخصوص ہے [9] تمہارا دین تمہارے لئے ہے [10] اور میرا دین میرے لئے [11] اسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں میں… ہے [12] ہم نے اس کو بخش دیا [13] اللہ نے تم میں سے ہی تمہاری بیبیاں پیدا کر دیں۔

Marfat.com

۱۸ کسی فعل کی علت اور سبب بیان کرنے کے لئے جیسے لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ۔ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ۔

(نوٹ) مضارع پر جو لام مکسور آتا ہے وہ بھی اسی قسم میں داخل ہے جیسے وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ جو لام جار مکسور مضارع پر تعلیل کے لئے آتا ہے اور اس کے بعد اَنْ مصدری ناصب کا آنا ضروری ہے اور مضارع پر اسی ان کی وجہ سے نصب ہوتا ہے۔ اگر اَنْ مذکور نہیں ہوتا جیسا کہ مثال مذکور میں نہیں ہے تو محذوف مقدر قرار دیا جائے گا لیکن اگر فعل سے پہلے لا نفی آیا ہو تو لام جر کے بعد اَن کو ذکر کرنا لازم ہے جیسے لِئَلَّا یَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَیْكُمْ حُجَّةٌ۔

۱۹ نفی کی تاکید مقصود ہو اس لام کو لام جحود بھی کہتے ہیں، لام جحود کی شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے مَا كَانَ یا لَمْ یَكُنْ مذکور ہو جیسے مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَیْبِ اور لَمْ یَكُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ۔ اگر نہ مذکور ہو گا تو مقدر مانا جائے گا۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق فرمایا تھا مَا اَنَا لِاَدَعَهُمَا میں ان دونوں رکعتوں کو نہیں چھوڑوں گا یعنی مَا كُنْتُ اَنَا ایک شاعر کہتا ہے:

فَمَا جَمْعٌ لِیَغْلِبَ جَمْعَ قَوْمِیْ
مُقَاوَمَةً وَلَا فَرْدٌ لِفَرْدٍ

مقابلہ کے وقت کوئی قوم میری قوم پر غالب نہیں آسکتی اور نہ کوئی شخص میری قوم کے کسی شخص پر یعنی فَمَا كَانَ جَمْعٌ وَلَا كَانَ فَرْدٌ۔

۲۰ اِلٰی کے معنی کے لئے جیسے بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ای اِلَیْهَا۔ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ای اِلٰی اَجَلٍ۔ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا ای اِلٰی مَا نُهُوْا۔

۲۱ عَلٰی کے معنی ظاہر کرنے کے لئے یعنی حقیقی استعلاء کے لئے جیسے وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ۔ دَعَانَا لِجَنْبِهٖٓ۔ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ یعنی عَلَی الْاَذْقَانِ اور عَلٰی جَنْبِهٖ اور عَلٰی

۴ا یہ حقیقت ہے کہ مال کی محبت کی وجہ سے وہ بخل میں بہت سخت ہے ۵ا لوگوں کے سامنے کھول کر بیان کرنے کے لئے ہم نے تم پر قرآن اتارا۔ ۶ا تاکہ تمہارے خلاف لوگوں کو کوئی دلیل نہ مل سکے ۷ا اللہ ہرگز ایسا نہیں کہ تم کو غیب پر آگاہ کر دے ۸ا اللہ ایسا ہرگز نہیں کہ ان کو معاف کر دے ۹ا میں ہرگز ایسا نہیں کہ ان دونوں کو چھوڑ دوں ۲۰ا تمہارا رب جس کے پاس وحی بھیجی ۲۱ا ہر ایک مقررہ میعاد تک چلے گا (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

الْجَبِیْنِ۔ یا مجازی استعلا کے لئے جیسے وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا یعنی عَلَیْهَا۔ نحاس کا قول ہے لام بمعنے علےٰ ہم نے عربی میں کہیں نہیں پایا۔

۱۰ فِیْ کے ہم معنی جیسے وَنَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔

۱۱ عِنْدَ کا ہم معنی جیسے بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لِمَّا جَآءَهُمْ (بقول ابن جنی بر قراۃ جحدری)

۱۲ بَعْدَ کا ہم معنی جیسے اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ۔ حدیث میں آیا ہے صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ چاند دیکھنے کے بعد روزہ رکھو اور چاند دیکھنے کے بعد روزہ رکھنا چھوڑ دو۔

۱۳ مَعَ کا ہم معنے جیسے فَلَمَّا

تَفَرَّقْنَا كَاَنِّیْ وَمَالِكًا لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا جب ہم جدا ہو گئے تو باوجود مدت تک ساتھ رہنے کے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میں اور مالک ایک رات بھی ساتھ نہیں رہے۔ بعض لوگوں نے اس شعر میں لام کو بَعْدَ کا ہم معنی قرار دیا ہے

۱۴ مِنْ کا ہم معنی، جریر کا شعر ہے:

لَنَا الْفَضْلُ فِی الدُّنْيَا وَاَنْفُكَ رَاغِمٌ وَنَحْنُ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَفْضَلُ

ہم کو دنیا میں برتری حاصل ہے اور تمہاری ناک خاک آلود ہے اور قیامت کے دن بھی ہم تم سے افضل ہوں گے۔

۱۵ کسی خبر کو سامع تک پہنچا دینے کے لئے، اس وقت لام کو سامع پر داخل کرنا ضروری ہے جیسے قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا

---

۲۲ اگر ان کو وہ مار کر بھیجا جائے تب بھی اسی کام کی طرف لوٹیں گے جس سے ان کو منع کر دیا گیا ہے ۲۳ ٹھوڑیوں کے بل وہ گر پڑ[ے]

۲۴ وہ ہم کو دیمک کر کے پکارتا ہے ۲۵ پیشانی کے ایک رخ پر اس کو گرا دیا گیا۔

حاشیہ متعلقہ صفحہ ہذا۔ ۲۶ اگر تم برائی کرو گے تو تمہارے نفس پر ہی اس کا ضرر پڑے گا۔

۱ قیامت میں ہم وزن کشی کے لئے بہت انصاف قائم کریں گے۔

۲ حق آجانے کے وقت انہوں نے تصدیق نہ کی بلکہ جھوٹا قرار دیا۔

۳ زوال آفتاب کے بعد سے نماز پڑھو۔

۴ دوزخ کے نگرانوں نے ان کو یہ بات پہنچا دی۔

Marfat.com

۱۶ عَنْ کا ہم معنے جیسے (بر قول ابن حاجب) وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ ابن مالک نے کہا، اس جگہ لام تعلیلیہ ہے، بعض کا قول ہے یہ لام وہی ہے جس کا نمبر پندرہ میں تذکرہ ہو چکا۔

۱۷ لام عاقبت یا لام مال جو کسی فعل پر مرتب ہونے والے نتیجہ کو ظاہر کرتا ہے خواہ واقع میں اس نتیجہ کے حصول کے لئے وہ کام نہ کیا گیا ہو جیسے رَبَّنَا اِنَّكَ اٰتَیْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِیْنَةً وَّاَمْوَالًا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا رَبَّنَا لِیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِكَ۔

علماء بصرہ لام عاقبت کے منکر ہیں، زمخشری نے اس کو لام علت قرار دیا ہے اور چونکہ واقع میں لام کا مابعد لام کے ماقبل کے لئے علت نہیں ہے اس لئے اس کو لام تعلیل واقعی نہیں بلکہ تعلیل نما کہا جائے گا یعنی فعل کا نتیجہ یہ نکلا خواہ کام اس نتیجہ کے لئے نہیں کیا گیا۔ ایک شاعر کہتا ہے ؎

فَلِلْمَوْتِ تَغْذُو الْوَالِدَاتُ سِخَالَهَا
كَمَا لِخَرَابِ الدُّوْرِ تُبْنَى الْمَسَاكِنُ

موت ہی کے لئے مائیں اپنے بچوں کو پالتی ہیں جیسے مکانوں کی تعمیر تخریب کے لئے ہوتی ہے، ایک اور شاعر کہتا ہے:

فَاِنْ یَّكُنِ الْمَوْتُ اَفْنَاهُمْ
فَلِلْمَوْتِ مَا تَلِدُ الْوَالِدَةُ

اگر موت نے ان کو فنا کر دیا تو کچھ عجب بات نہیں کیونکہ موت ہی کے لئے ماں بچوں کو جنتی ہے۔

۱۸ قسم اور تعجب کے لئے یہ لام صرف لفظ اللہ پر آتا ہے۔

۱۹ صرف تعجب کے لئے جیسے لِلّٰهِ دَرُّهٗ یا لِلْعُشْبِ۔

۲۰ تعدیہ جیسے فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا (ابن مالک فی شرح الکافیہ)

۲۱ لام زائد صرف تاکید کے لئے یہ لام کبھی فعل متعدی اور اس کے مفعول کے درمیان آتا ہے جیسے اُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ

ل کافروں نے مومنوں سے کہا۔ ۲ اے ہمارے رب تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیوی زندگی میں زینت اور مال کثیر دیئے تاکہ وہ تیرے راستے سے لوگوں کو بہکائیں۔ ۳ اپنی طرف سے تو مجھے کوئی پیارا جانشین عنایت فرما۔ ۴ اس نے ہم کو رب العالمین کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔

Marfat.com

الْعَالَمِیْنَ۔ اٰمَنَ اور نُسْلِمَ کے درمیان لام زائد ہے کبھی مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان آتا ہے جیسے سعید بن مالک کہتا ہے:

یَا بُؤْسَ لِلْحَرْبِ الَّتِیْ ✽ وَضَعَتْ اَرَاهِطَ فَاسْتَرَاحُوْا

ہائے شدت جنگ جس نے قبائل کو مار گرایا۔

لام تقویت بھی زائد ہی ہوتا ہے یعنی اگر کوئی عامل ضعیف ہو تو محض اس کو قوی کرنے کے لئے لام لے آتے ہیں۔ هُمْ لِرَبِّهِمْ یَرْهَبُوْنَ[1] عامل (یرہبون) مؤخر ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے اس لئے معمول (رَبِّهِمْ) پر لام آگیا تاکہ عامل کو قوت حاصل ہو جائے ورنہ یَرْهَبُوْنَ کے مفعول پر لام آنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اسی طرح اِنْ کُنْتُمْ لِلرُّؤْیَا تَعْبُرُوْنَ[2]۔ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ[3]۔ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ[4]۔ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰی[5]۔ مُصَدِّق، فَعَّال، نَزَّاعَۃ سب صفت کے صیغے ہیں۔

افعال نہیں ہیں فعل کے مشابہ ہیں اس لئے ان کے عامل ہونے میں ضعف ہے لام کی وجہ سے اس ضعف کو دور کر دیا گیا۔

۲۲ لام تبیین جیسے فَتَعْسًا لَّهُمْ[6]۔ هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ[7]۔

(تنبیہ) باوجود ضرورت کے کبھی لام کو حذف بھی کر دیا جاتا ہے جیسے قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ[8] ای لہ منازل۔ وَاِذَا کَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ[9] ای کالوا لهم او وزنوا لهم۔

قرآن مجید میں مندرجہ بالا بائیس اقسام میں سے ۱۳ ۱۷ ۱۸ ۱۹ کا استعمال نہیں ہوا باقی اقسام کے لئے استعمال موجود ہے۔

نمبر دوم۔ حرف جزم قبیلہ سلیم کے استعمال میں مفتوح اور باقی تمام عربی استعمال میں مکسور آتا ہے اور کسی چیز کی طلب پر دلالت کرتا ہے اگر اس سے پہلے فاء یا واؤ ہو تو عام طور پر یہ لام ساکن ہو جاتا ہے متحرک بہت کم آتا ہے۔

---

[1] وہ اپنے رب ہی سے ڈرتے ہیں [2] اگر تم خواب کی تعبیر دیتے ہو [3] جو آسمانی کتابیں ان کے پاس ہیں ان کی تصدیق کرنے والا [4] اپنی منشا کے موافق کرنے والا [5] کھال اتارنے والا [6] ان کے لئے ہلاکت ہو [7] جو کچھ تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ دور ہے [8] ہم نے اس کے لئے منزلیں مقرر کر دیں [9] جب وہ ان کو پیمانہ سے ناپ کر دیتے ہیں یا ان کو وزن کر کے دیتے ہیں۔

Marfat.com

جیسے فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ۔ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ۔
ان کو چاہئے کہ مجھ سے دعا کی قبولیت
کی درخواست کریں اور مجھ کو مانیں۔ ثم کے
بعد کبھی کبھی ساکن ہو جاتا ہے ثُمَّ لْيَقْضُوْا
طلبی معنی کو چھوڑ کر کوئی دوسرا معنی
مراد ہوتا ہے مثلاً خبر جیسے اِتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا
وَلْنَحْمِلْ خَطَايَاكُمْ۔
تم ہمارے راستہ پر چلو اور تمہارے
گناہ ہم اٹھالیں گے یا ڈراوا اور دھمکی
جیسے وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ جو چاہے
کفر کرے جائے۔

لام جازم امر حاضر پر نہیں آتا۔
البتہ مضارع حاضر پر لام لا کر امر حاضر کا
مفہوم پیدا کر لیا جاتا ہے، صرف امر غائب پر آتا
ہے متکلم پر آتا ہے مگر کم جیسے وَلْنَحْمِلْ خَطَايَاكُمْ
اس جگہ طلبی معنی کو چھوڑ کر صرف خبر کے معنی
مراد میں۔
کبھی لام جازم محذوف ہوتا ہے بشرطیکہ اس
سے پہلے قُل مذکور ہو اس کی مثال جیسے قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِيْنَ
آمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ای لِيُقِيْمُوْا۔
میرے مومن بندوں سے کہدو کہ نماز

پڑھا کریں۔
مبرد اس کا منکر ہے ابن مالک نے
شرح کافیہ میں لکھا ہے کہ لام جازم کا حذف
قول انشائی کے بعد کثیر ہوتا ہے لیکن قول
خبری کے بعد کم ہوتا ہے۔ ادبار کوفہ اور ابوالحسن
کا خیال ہے کہ قم اُقْعُدْ وغیرہ امر حاضر
کے صیغوں میں ہمیشہ لام جازم محذوف
ہوتا ہے جس طرح نہی لَا کے بغیر نہیں ہو سکتی
اسی طرح امر حاضر ہو یا غائب بغیر لام جازم کے
نہیں ہو سکتا، فرق صرف یہ ہے کہ غائب میں مذکور
ہوتا ہے اور حاضر میں محذوف قُم اصل میں لِتَقُمْ تھا
اُقْعُدْ اصل میں لِتَقْعُدْ تھا علیٰ ہذا۔
نمبر سوم :- لام بے عمل اس کی سات قسمیں ہیں۔
۱۔ لام ابتدا مفتوح مضمون جملہ کی تاکید کے لئے
آتا ہے (باتفاق اہل لغت) اس کا استعمال دو جگہ صحیح
ہے (الف) مبتدا پر جیسے لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً
اِنَّ کی خبر پر خواہ اسم ہو جیسے اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاءِ
اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ یا فعل
مضارع ہو جیسے اِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ
یا ظرف ہو جیسے اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ
اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

(نوٹ) اِنَّ کی خبر میں اگر لامِ تاکید مضارع پر آتا ہے تو بر قول جمہور مضارع کا معنی حال ہو جاتا ہے۔ استقبال کا مفہوم باقی نہیں رہتا ابن مالک کو اس سے اختلاف ہے (دتوضیح الادلۃ فی مُطَوَّلَاتِ النحو)

تین صورتوں میں اِنَّ کی خبر میں لام تاکید کا آنا مختلف فیہ ہے۔

(الف) ماضی جامد یعنی غیر متصرف پر جیسے اِنَّ زَیْدًا لَعَسٰی اَنْ یَقُوْمَ اِنَّ زَیْدًا لَنِعْمَ الرَّجُلُ ابوالحسن اس کا مجوز ہے اور جمہور مخالف۔

(ب) اس ماضی پر جو قَدْ کے ساتھ آئے جیسے اِنَّ زَیْدًا لَقَدْ قَامَ جمہور کے نزدیک جائز ہے خطاب اور محمد بن مسعود غزنی کے نزدیک ناجائز۔

(ج) اگر ماضی متصرف پر قَدْ نہ ہو تو کیا اس پر لام آسکتا ہے یا نہیں جیسے اِنَّ زَیْدًا لَقَامَ، کسائی اور ہشام مجوز ہیں اور جمہور منکر۔

خبرِ اِنَّ کے علاوہ دو مقام اور بھی مختلف فیہ ہیں۔

(الف) مبتدا کی خبر مقدم جیسے لَقَائِمٌ زَیْدٌ نحویوں کی بڑی جماعت اس کی مجوز ہے۔ شیخ ابن حاجب نے امالی میں اس کو ناجائز کہا ہے اور صراحت کی ہے کہ لام ابتداء کے بعد مبتدا کا آنا لازم ہے۔

(ب) جملہ فعلیہ کے شروع میں لام تاکید کا آنا بھی مختلف فیہ ہے جیسے لَیَقُوْمُ زَیْدٌ ابن مالک اور مالقی اس کے مجوز ہیں۔ مالقی نے اپنی تجویز میں ماضی جامد کو بھی داخل کر لیا ہے جیسے لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ بعض مجوزین اس ماضی کو بھی اس دائرہ میں لے آئے ہیں جس پر قد آیا ہو جیسے وَلَقَدْ کَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ۔ لَقَدْ کَانَ فِیْ یُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖ۔ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْکُمْ، منکرین ان سب مقامات پر لام کو لام قسم کہتے ہیں۔ ابن الخباز نے شرح الایضاح میں لکھا ہے کہ لام ابتداء صرف اس فعل پر آتا ہے جو اِنَّ کی خبر میں آتا ہے اس کے علاوہ کسی فعل پر نہیں آتا۔ منکرین کے ساتھ ابن حاجب اور زمخشری وغیرہ بھی ہیں۔ زمخشری نے کشاف میں صراحت کی ہے کہ

Marfat.com

لام ابتداء یا مبتدا پر آتا ہے یا خبر پر (یعنی جملہ فعلیہ پر نہیں آتا) لیکن آیت وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ اور آیت لَا أُقْسِمُ میں لام ابتداء ہے اور مبتدا محذوف ہے یعنی وَلَأَنْتَ سَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ - لَأَنَا أُقْسِمُ ابن حاجب اس لام کو صرف لام تاکید کہتا ہے لام ابتداء نہیں کہتا۔

(نوٹ) خبر اِنَّ کے علاوہ لام ابتداء ہمیشہ صدارت کا مقتضی رہتا ہے، اگر اس کے خلاف کوئی مثال عربی کلام میں ملتی ہے تو وہ تاویل طلب ہے۔

تنبیہ:۔ اِنْ مخففہ کا حکم بھی اِنَّ کی طرح ہے سیبویہ بلکہ اکثر نحویوں کے نزدیک محلِ خبر میں لام آنا صحیح ہے، اس کے ساتھ لام ابتداء آنے میں تین فائدے ہوتے ہیں، مضمونِ جملہ کی تاکید، مضارع کی تخصیص بالحال، اور اِنْ نافیہ سے کھلا ہوا امتیاز لیکن اگر خبر منفی ہو تو ترکِ لام واجب ہے جیسے:

اِنِ الْحَقُّ لَا يَخْفٰى عَلٰى ذِىْ بَصِيْرَةٍ
وَاِنْ هُوَ لَمْ يُعْدِمْ خِلَافَ مُعَانِدٍ

بلاشبہ دانشمند آدمی سے حق چھپا نہیں رہتا اگرچہ عنادی آدمی کی مخالفت بھی موجود رہتی ہے۔

(ضروری تنقیح) آیت وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اور آیت وَاِنْ كُلُّ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ میں بر قول اکثر لام ابتدائیہ ہے ابو علی اور ابو الفتح کا قول ہے یہ لام ابتدائیہ نہیں بلکہ ایک اور لام ہے جو اِن مخففہ اور اِنْ نافیہ میں فرق نمایاں کرنے کے لئے آتا ہے۔ ادبارِ کوفہ کہتے ہیں یہ لام استثنائیہ ہے اور اِنْ نافیہ، الاّ کے لام کے استثنائی ہونے کے ثبوت میں یہ شعر پیش کیا گیا ہے ؎

اَمْسٰى اَبَانُ ذَلِيْلًا بَعْدَ عِزَّتِهٖ
وَمَا اَبَانُ لَمِنْ اَعْلَاجِ سُوْدَانٖ

عزت کے بعد ابان ذلیل ہو گیا، ابان نہیں ہے مگر حبشی کافروں میں کا ایک فرد۔

ملا مبتدا کی خبر پر اَنَّ اور لٰكِنَّ کی خبر پر زَالَ کی خبر پر اَرٰى کے مفعول دوم پر بھی لام بے عمل آتا ہے جو زائد ہوتا ہے جیسے اَلَّا اَنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ (قراءۃ سعید بن جبیر) وَلٰكِنَّنِىْ مِنْ حُبِّهَا لَعَمِيْدٌ۔

وَ مَا زِلْتُ مِنْ لَيْلٰى لَدُنْ اَنْ عَرَفْتُهَا
لَكَالْهَائِمِ الْمُقْصٰى بِكُلِّ مُرَادٖ

جب سے لیلیٰ سے میری شناسائی ہوئی ہے

میں برابر ایسا سرگرداں رہتا ہوں جیسے وہ پیاسا جانور جو دور دور ہر چشمہ پر گھومتا ہے۔

مبرد اور کوفیوں کے نزدیک اِنَّ اور لٰکِنَّ کی خبر پر آنیوالا لام ابتدائیہ ہے۔

بعض کا قول ہے کہ یدعو کے مفعول پر آنیوالا لام بھی زائد ہوتا ہے جیسے یَدْعُوْ لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ لیکن یہ غلط ہے یَدْعُوْ کے مفعول پر لام بطورِ شاذ آتا ہے اور شاذ قرآنِ مجید میں مستعمل نہیں اس لئے آیتِ مذکورہ میں لام زائد نہیں۔

۱۲ لامِ جواب بھی زائد ہوتا ہے خواہ لَوْ کے جواب میں آئے جیسے لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا۔ لَوْ كَانَ فِيْهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا یا لَوْلَا کے جواب میں جیسے وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ یا قسم کے جواب میں جیسے تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ۔

ابوالفتح کے نزدیک لَوْلَا اور لَوْمَا کے جواب پر جو لام آتا ہے وہ حقیقت میں قسم مقدر محذوف کا جواب ہوتا ہے لَوْ لَوْلَا اور لَوْمَا کا جواب نہیں ہوتا مگر محققین نے اس قول کی تغلیط کی ہے ہاں اگر جملہ اسمیہ ہو تو ایسے مقام میں قسم مقدر کا جواب کہا جا سکتا ہے بلکہ اولیٰ یہی ہے جیسے وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ۔

۱۳ حرفِ شرط پر آنیوالا لام بھی زائد ہوتا ہے جیسے لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ۔ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ۔ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ

ذوالرُّمّہ کا شعر ہے ؎

لَئِنْ كَانَتِ الدُّنْيَا عَلَيَّ كَمَا اَرٰى
تَبَارِيْحَ مِنْ لَيْلٰى فَلَلْمَوْتُ اَرْوَحُ

اگر دنیا انہی سوزشوں کا نام ہے جو لیلےٰ کی طرف سے مجھے محسوس ہو رہی ہیں تو ان سے موت زیادہ سکون بخش ہے۔

بنی عقیل کی ایک عورت کا شعر ہے ؎

لَئِنْ كَانَ مَا حُدِّثْتُهُ الْيَوْمَ صَادِقًا
اَصُمْ فِيْ نَهَارِ الْقَيْظِ لِلشَّمْسِ بَادِيًا

جو کچھ مجھ سے آج بیان کیا گیا ہے اگر وہ سچ ہے تو سخت گرمی کے دن دھوپ میں کھلے میدان میں روزہ کی حالت میں میں کھڑی

Marfat.com

رہوں گی۔

۵ لام تعریف بھی زائد ہوتا ہے جیسے ذٰلِكَ الْكِتَابُ - لِلْمُتَّقِيْنَ - اَلرَّجُلُ

۶ اسمارِ اشارات میں جو لام (لِلْبُعد کو ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے وہ بھی زائد ہوتا ہے جیسے تِلْكَ، ذٰلِكَ وغیرہ۔

۷ لامِ تعجب غیر جار بھی زائد ہوتا ہے جیسے لظرف زید یعنی مَا اَظْرَفَہٗ یہ قول صرف خالویہ کا ہے (مرحہ فی کتابہ الموسوم بالجمل)

لا جس کو لا لِنفی جنس لا تبرئہ اور اِنَّ کا مشابہ کہا جاتا ہے اس کا اسم فتحہ پر یا علامت نصب (جمع مؤنث کی تار کا کسرہ، تثنیہ کی یار ماقبل مفتوح - جمع کی یار ماقبل مکسور) پر مبنی ہوتا ہے بشرطیکہ اسم فاعل نہ ہو جیسے لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمْ - قَالُوْا لَا ضَيْرَ - يَا اَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ - لَا مُسْلِمَاتٍ - لَا رَجُلَيْ لَا مُسْلِمِيْ -

سیرافی اور زجاج کے قول پر لا تبرئہ کا اسم کیسا ہی ہو معرب ہوتا ہے اگرچہ تنوین نہیں پڑھی جاتی۔

لا تبرئہ صرف نکرہ پر آتا ہے اور اسی پر عمل کرتا ہے۔ اگر اسم مفرد ہو تو سیبویہ کے نزدیک خبر پر رفع لا کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ بقار علیٰ ما کانَ کے اصول پر خبر مرفوع ہوتی ہے اخفش اور اکثر نحویوں کا قول اسکے خلاف ہے۔

لا تبرئہ کی خبر خواہ ظرف اور جار مجرور ہی ہو اسم پر مقدم نہیں ہوتی۔

لا تبرئہ کے اسم کی اگر کوئی صفت مذکور ہو یا کسی دوسرے اسم کا لا کے اسم پر عطف کیا گیا ہو (بشرطیکہ صفت اور معطوف خبر کے ذکر سے پہلے ہو) تو محل کی رعایت کر کے معطوف اور صفت کو مرفوع پڑھنا بھی جائز ہے جیسے لَا رَجُلَ وَامْرَاَةٌ فِيْهَا اور لَا رَجُلَ ظَرِيْفٌ فِيْهَا۔

اگر لا تبرئہ مکرر ہو تو دونوں کو یا ایک کو بے عمل قرار دینا بھی جائز ہے جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

اگر لا تبرئہ کی خبر معلوم ہو تو اکثر محذوف ہوتی ہے جیسے لَا ضَيْرَ - فَلَا فَوْتَ - لَا شَيْئَ بنو تمیم تو لا تبرئہ کی خبر کو کبھی ذکر ہی نہیں کرتے۔

لا ناقص یعنی وہ لا جو لَيْسَ کے مشابہ

Marfat.com

ہوتا ہے، اس کا قائل بہت کم ہے، بعض نے عدم کا قول اختیار کیا ہے اسی لئے ہم نے اس کو ناقص کے نام سے موسوم کیا ہے اس کی خبر بہت کم مذکور ہوتی ہے، زجاج تو بالکل عدم ذکر ہی کا قائل ہے، کہتا ہے:

میں نے اس کی خبر کسی کلام میں مذکور نہیں پائی لیکن زجاج کا یہ قول غلط ہے، مندرجہ ذیل شعر میں خبر مذکور ہے ؎

تَعَزَّ فَلَا شَيْءٌ عَلَى الْأَرْضِ بَاقِيًا
وَلَا وَزَرٌ مِمَّا قَضَى اللّٰهُ وَاقِيًا

صبر کر کوئی چیز زمین پر باقی رہنے والی نہیں نہ کوئی مددگار حکم خدا سے بچانیوالا ہے۔

لا ناقصہ حرف نکرہ میں عمل کرتا ہے ابن جنی اور ابن الشجری اس کے خلاف ہیں نابغہ اور متنبی کے دو شعر ان کی دلیل ہیں ؎

دَخَلَتْ سَوَادَ الْقَلْبِ لَا أَنَا بَاغِيًا
سِوَاهَا وَلَا عَنْ حُبِّهَا مُتَرَاخِيًا (نابغہ)

وہ دل کے وسطی نقطہ میں داخل ہوگئی، اب اس کے سوا نہ کسی اور کو میں چاہتا ہوں نہ اس کی محبت سے پیچھے ہٹ سکتا ہوں۔

(دیکھو لا کو انا پر داخل کیا ہے)

اِذَا الْجُوْدُ لَمْ یُرْزَقْ خَلَاصًا مِنَ الْاَذٰی
فَلَا الْحَمْدُ مَکْسُوْبًا وَلَا الْمَالُ بَاقِیًا (متنبی)

اگر بخشش منّت کی اذیت سے سخاوت محفوظ نہ رکھے (تو ایسی سخاوت سے) نہ تو تعریف حاصل کیجا سکتی ہے نہ مال ہی (اپنے پاس) باقی رہیگا۔

(دیکھو لا کو الحمد پر داخل کیا ہے)

لا (عاطفہ) اس کی تین شرطیں ہیں:

۱ اس سے پہلے اثبات ہو جاء زید لا عمرو یا امر ہو اِضْرِبْ زَیْدًا لَا عَمْرًا یا اس سے پہلے ندا ہو (یہ شاخ صرف سیبویہ نے نکالی ہے) یَا ابْنَ اَخِیْ لَا ابْنَ عَمِّیْ ابن سعد نے کہا سیبویہ کی یہ خود ساختہ مثال ہے یہ عربی کلام ہی نہیں ہے۔

۲ لا کے ساتھ دوسرا حرف عطف نہ ہو اسی لئے وَلَا الضَّالِّیْنَ میں لا عاطفہ نہیں، صرف تاکید نفی کے لئے ہے، عاطفہ واو ہے۔

۳ معطوف اور معطوف علیہ ایک جگہ جمع نہ ہو سکتے ہوں، دونوں میں تعاند ہو جیسے جاء رجل لا امرأۃ اسی لئے جاء رجل لا زید کہنا غلط ہے رجل زید

کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے۔ زید بھی تو مرد ہی ہے، فعل ماضی کے معمول پر عطف کے لئے لَا عاطفہ آسکتا ہے اگرچہ زجاجی اس کا منکر ہے، امرء القیس کا شعر ہے ؎

کَاَنَّ دِثَارًا حَلَّقَتْ بِلَبُوْنِہٖ
عُقَابُ تَنُوْفِی لَا عُقَابُ الْقَوَاعِلِ

گویا چھوٹی پہاڑیوں کا عقاب نہیں بلکہ اونچے پہاڑ کا عقاب دثار چرواہے کی دودھیاری اونٹنیوں کو لے گیا۔ عقاب اول حَلَّقَتْ کا معمول (فاعل) ہے اور عقاب دوئم کا، لَا کے ذریعہ سے اس پر عطف کیا گیا ہے۔

لَا (جوابیہ) جو نَعَمْ (ہاں) کے مقابل آتا ہے اس کے بعد عموماً جملہ محذوف ہوتا ہے جیسے اَجَاءَكَ زَيْدٌ (کیا تیرے پاس زید آیا) کے جواب میں لَا کہا جائے یعنی لَا۔ لَمْ یَجِیْٔ نہیں، نہیں آیا۔

لَا (نفی محض) اس کو مکرر ذکر کرنا مندرجہ ذیل مقامات پر لازم ہے:

۱۔ اس کے بعد جملہ اسمیہ ہو جس کا پہلا جز معرفہ ہو اور لَا اس کا عامل نہ ہو جیسے لَا الشَّمْسُ یَنْبَغِیْ لَهَا اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ۔
نہ یہ ممکن ہے کہ سورج چاند کو پکڑے نہ رات دن سے آگے نکل سکتی ہے۔
یا پہلا جز نکرہ ہو اور لَا اس میں عامل نہ ہو جیسے لَا فِیْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا یُنْزَفُوْنَ

۲۔ لَا کے بعد فعل ماضی ہو خواہ لفظاً یا تقدیراً جیسے فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی اس نے نہ خیرات کی نہ نماز پڑھی۔
ہذلی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں عرض کیا تھا:
كَیْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ (مسلم) اس کی دیت کیسے ہو سکتی ہے جس نے (پیدا ہو کر) نہ کچھ کھایا نہ پیا نہ بولا نہ چیخا۔

۳۔ خبر مفرد یا صفت یا حال پر لَا داخل ہو جیسے زَیْدٌ لَا شَاعِرٌ وَّلَا كَاتِبٌ۔ جَاءَ زَیْدٌ لَا ضَاحِكًا وَّلَا بَاكِیًا۔ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ۔ ظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِیْمٍ۔ وَفَاكِهَةٍ كَثِیْرَةٍ۔ لَا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ۔ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَیْتُوْنَةٍ

لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ۔ آیت فَلَا اقْتَحَمَ
الْعَقَبَةَ (گھاٹی میں داخل نہ ہوا) میں لَا اگرچہ
لفظاً مکرر نہیں ہے مگر معنیً مکرر ہے
کیونکہ اقتحام عَقَبَة کی تشریح میں زمخشری
نے کشاف میں اور رازی نے کبیر میں اور
آلوسی نے روح المعانی میں دو چیزیں ذکر
کی ہیں: فَكُّ رَقَبَةٍ (غلام باندی کی آزادی)
اور اِطْعَامُ مِسْكِيْنٍ (مسکین کو کھانا کھلانا)
اس لئے کلام کی معنویت اس طرح ہوئی فَلَا
فَكَّ رَقَبَةً وَلَا اَطْعَمَ مِسْكِيْنًا (نہ گردن
آزاد کی نہ مسکین کو کھانا کھلایا)

دعائیہ یا بددعائیہ کلام میں تکرار لَا کا
واجب نہیں کیونکہ لفظ میں اگرچہ فعل
ماضی ہوتا ہے مگر معنویت کے لحاظ سے
مستقبل ہوتا ہے جیسے لَا شَلَّتْ يَدَاهُ
اس کے ہاتھ شل نہ ہوں، لَا فَضَّ اللّٰهُ
فَاهُ اللہ اس کا منہ نہ توڑے۔ ایک شاعر
کہتا ہے ؎

لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِي الْغَوَانِي هَلْ
يُصْبِحْنَ اِلَّا لَهُنَّ مَطْلَبُ

حسین عورتوں کو اللہ برکت نہ دے
کوئی صبح ان کی غرض سے خالی نہیں ہوتی۔

اگر کلام دعائیہ نہ ہو بلکہ کسی اور وجہ سے
ماضی بمعنی مستقبل ہو تب بھی لَا کی تکرار واجب
نہیں جیسے ؎

حَسْبُ الْمُحِبِّيْنَ فِي الدُّنْيَا عَذَابُهُمْ
تَاللّٰهِ لَا عَذَّبَتْهُمْ بَعْدَهَا سَقَرُ

عاشقوں کے لئے دنیوی عذاب ہی کافی ہے
خدا کی قسم اس کے بعد دوزخ ان کو
عذاب نہ دے گی۔

اگر لَا فعلِ مضارع پر داخل ہو تب بھی تکرار
ضروری نہیں جیسے لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ
لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا۔

اکثر اہلِ ادب کے نزدیک اس وقت
مضارع بمعنی استقبال ہوگا۔ ابنِ مالک کو
اس سے اختلاف ہے ماضی کو اپنے معنی پر رکھتے
ہوئے ترکِ تکرار شاذ ہے۔ ابنِ عفیف عبدی
یا عبد المسیح بن عسلہ کہتا ہے ؎

لَاهُمَّ اِنَّ الْحَارِثَ بْنَ جَبَلَةْ
زَنٰى عَلٰى اَبِيْهِ ثُمَّ قَتَلَهْ
وَكَانَ فِيْ جَارَاتِهِ لَا عَهْدَ لَهْ
وَاَيُّ اَمْرٍ سَيِّئٍ لَا فَعَلَهْ

Marfat.com

الٰہی حارث بن جبلہ نے اپنے باپ پر تنگی کی، پھر اس کو مار ڈالا، ہمسائی عورتوں کے سلسلہ میں بھی اس کے اندر عہد اِمانت نہ تھا، وہ کونسی بری حرکت نہ تھی جو اس نے نہ کی ہو۔

ابوخراش ہذلی کا قول ہے ؂

اِنْ تَغْفِرِ اللّٰھُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَیُّ عَبْدٍ لَّکَ لَا اَلَمَّا

الٰہی اگر تو بخشے گا تو بڑا جرم بخشدے گا، وہ کونسا تیرا بندہ ہے جس نے قصور نہیں کیا۔

حرف لا جار مجرور کے درمیان آتا ہے جیسے جِئْتَ بِلَا زَادٍ تو بغیر توشہ کے آیا۔ غَضِبْتُ مِنْ لَا شَیْئٍ تو بے وجہ ناراض ہوا۔ کوفیوں کے نزدیک وہ لا بجائے خود اسم ہے جو ماقبل کا مجرور اور مابعد کی طرف مضاف ہوتا ہے دوسرے علماء کے نزدیک اسم نہیں بلکہ حرف ہے جو لفظاً زائد ہوتا ہے مگر معنًی مفید۔

لا صدارتِ کلام کو نہیں چاہتا بلکہ کبھی ناصب و منصوب کے درمیان آتا ہے جیسے لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ۔ کبھی جازم و مجزوم کے درمیان جیسے اِنْ لَّا تَفْعَلُوْہُ کبھی معمول اور فعل عامل کے درمیان جیسے یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا جس روز تیرے رب کی بعض نشانیاں (یعنی موت کی نشانیاں) آجائیں گی کسی کو اس وقت ایمان لانا فائدہ بخش نہ ہوگا۔ یَوْمَ معمول ہے یَنْفَعُ عامل اور لا درمیان آیا ہے۔

لا (نہی کے لئے) یہ لا طلبِ ترک کے لئے آتا ہے، مضارع پر داخل ہوتا ہے۔ آخر میں اگر حرفِ علت ہو تو ساقط کر دیتا ہے، اگر نہ ہو تو مجزوم کر دیتا ہے۔

کبھی ترک کی وجوبی طلب یعنی تحریم کے لئے آتا ہے جیسے لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ یعنی دوست بنانا حرام ہے۔

کبھی ترک کی تنزیہی طلب کے لئے جیسے لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَکُمْ آپس میں مہربانی کرنی نہ بھولو، یعنی اگر حق واجب نہ بھی ہو تب بھی آپس میں مہربانی کرنی بہتر ہے۔

کبھی دعا کے لئے رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اے ہمارے رب ہماری پکڑ نہ کر۔

کبھی محض زائد ہوتا ہے جیسے مَا مَنَعَکَ اَنْ لَّا تَسْجُدَ تجھے سجدہ کرنے سے کس نے روکا مَا مَنَعَکَ اِذْ رَاَیْتَھُمْ ضَلُّوْا اَنْ لَّا

تَتَّبِعَنِ جب تو نے ان کو گمراہ دیکھ لیا تو میرے حکم پر چلنے سے تجھے کس نے روکا۔ کبھی صرف دھمکی دینے کے لئے لَا تُطِعْنِیْ میرا حکم نہ مان (دیکھ تو کیا کرتا ہوں)

چند مشکل آیات کی مختصر تشریح

۱۔ آیت لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ میں یا لَا نافیہ ہے لیکن نفی کا رجوع قسم کی طرف نہیں بلکہ کلامِ سابق کی طرف ہے پورا قرآن بقول ابو علی کے ایک سورت کا حکم رکھتا ہے اس لئے ابتدا رسورت میں بھی ایسا لفظ آسکتا ہے جس سے پہلے کلام کی نفی ہوتی ہو۔ لَا پر وقف کے بعد اُقْسِمُ سے جدید کلام کا آغاز ہوا اس طرح نفی قسم بھی نہیں ہوئی اور لَا نافیہ بھی ہو گیا (قالہ الفراء)

یا لَا زائد ہے لیکن زائد ہونے کے باوجود معنویت میں اس نے کیا اضافہ کیا، یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے بعض نے کہا آئندہ نفی کی تمہید کے لئے ہے لیکن مختلف آیات میں جواب قسم مثبت بھی مذکور ہے وہاں تمہید نفی کیسے ممکن ہے جیسے لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ کے بعد مقام جواب میں لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ آیا ہے اس لئے تمہید نفی کے لئے کہنا غلط ہے۔ ابو بکر بن عیاش کا قول ہے زائد ہے محض تاکید کے لئے لیکن زیادتی تو وسطِ کلام میں ہوتی ہے جہاں فاء یا واؤ لَا سے پہلے موجود ہے جیسے فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ۔ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ وہاں تو کہا جا سکتا ہے کہ وسط میں آگیا اس لئے زائد ہو سکتا ہے لیکن آیت مندرجہ بالا میں تو لَا سے پہلے کوئی حرف نہیں پھر زیادتی کیسے ممکن ہے۔ ابو علی نے اس کا وہی فرسودہ جواب دیا ہے کہ پورا قرآن ایک سورت کی طرح ہے۔

۲۔ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَیْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْـًٔا میں لا نافیہ بھی ہو سکتا ہے اور نہی کے لئے بھی اور زائد بھی (والتفصیل فی المطولات)

۳۔ وَمَا یُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا یُؤْمِنُوْنَ (بقراءۃ اَنَّ) میں لا زائد ہے (خلیل اور فارسی) اور (بقراءۃ اِنَّ) نافیہ ہے (نحاس وغیرہ)

Marfat.com

ؔ اسی طرح آیت حَرٰمٌ عَلٰی اَهْلِ قَرْیَةٍ
اَهْلَكْنٰهَا اَنَّهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ میں لا نافیہ
بھی ہو سکتا ہے اور زائد بھی۔

ؔ آیت مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَهُ
اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ یَقُوْلَ
لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ
لٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ
الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ وَلَا یَاْمُرَكُمْ
اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِیّٖنَ اَرْبَابًا
سبعہ میں یَاْمُرُ پر پیش ہے یَاْمُرُ کا فاعل اس کی
ضمیر ہے جو اللہ یا رسول کی طرف راجع ہے۔
اس صورت میں لَا نافیہ ہوگا لیکن زبر کی قرأت
پر یَاْمُرَ کا عطف یقول یا یؤتیہ پر ہوگا اور لَا تاکید
نفی کے لئے ہوگا اور زائد ہوگا۔

لَابِثِیْنَ: جمع مذکر حالت نصب رہنے
والے (ٹھیرنے والے) لَابِثٌ واحد لَبِثَ
لَبَاثٌ لَبَاثَةٌ اور لُبْثَةٌ مصدر (باب
سَمِعَ) لُبْثَةٌ دیر تک رہنا، مدت تک رہنا،
لَبِیْثٌ صیغہ صفت، لَبِیْثَةٌ مختلف لوگوں کا
گروہ۔ کرسُش لَبَاثٌ سست قدم گھوڑا،
اَلْبَاثُ (باب افعال) دیر کرنا اور دیر کرانا۔

اس آیت میں لفظ احقاب آیا ہے، حُقْبٌ
کتنی مدت کو کہتے ہیں؟ اسلاف اور اہل لغت کا
اس میں اختلاف ہے مثلاً حقب ۸۰ سال کا
جس کا ہر دن ہزار برس کا (حضرت علی) حقب
۲۷ خریف کا، ہر خریف ۷۰۰ سال کا، ہر سال
۳۶۰ دن کا، ہر دن ہزار برس کا (مجاہد)
اسی طرح دوسرے اقوال ہیں لیکن کتنی
ہی طویل مدت بیان کی جائے پھر بھی وہ میعاد
معین پر ختم ہو جائیگی دوامی نہ ہوگی اس لئے
مقاتل نے صاف کہہ دیا کہ آیت فَلَنْ نَّزِیْدَكُمْ
اِلَّا عَذَابًا سے یہ آیت منسوخ ہے۔

لیکن حسن بصری نے فرمایا کہ احقاب جمع
ہے اور جمع کی کوئی آخری حد نہیں اس لئے ہر
حقب گزرنے کے بعد دوسرا حقب شروع
ہو جائیگا اور اس طرح احقاب کا سلسلہ ختم
نہ ہوگا۔ حسن بصری کی تشریح کی بنا پر اس جگہ
(لفظ احقابًا کی وجہ سے) لَابِثِیْنَ کا مطلب ہوگا
ہمیشہ رہنے والے (معالم مع بعض زیادات) ۳۰/۱

لَاتَ: یہ لفظ مرکب ہے یا مفرد، اہل لغت
کے اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں (ابوذر خشنی
کا قول ہے یہ لفظ مفرد ہے ماضی کا صیغہ ہے

Marfat.com

اس کا مضارع یَلِیْتُ ہے جس طرح اَلَتَ یَاْلِتُ آتا ہے اسی طرح لَاتَ یَلِیْتُ بھی آتا ہے، دونوں کا معنی ہے کم کرنا، قرآنِ مجید میں آیا ہے لَا یَلِتْکُمْ مِنْ اَعْمَالِکُمْ شَیْئًا اللہ تمہارے اعمال میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔ یہ تو لفظی وضعی معنی تھے، توسیعِ استعمال کے بعد عرفِ عام میں لَاتَ نفی کے معنی میں مستعمل ہونے لگا۔

بعض کا قول ہے لَاتَ ہٰنی کا صیغہ ہے، اس کی اصل لَیْسَ تھی یا رکو الف سے اور سین کو تا سے بدل دیا گیا۔

جمہور اہلِ لغت کا قول ہے کہ لَاتَ دو لفظوں سے مل کر بنا ہے لَا نافیہ اور تا رِ تانیث جیسے ثُمَّتْ، دو ساکنوں کے اجتماع کے سبب تا ر کو متحرک کر دیا گیا۔ ابو عبیدہ اور ابنِ طراوہ کا قول ہے، یہ لفظ ہے تو مرکب مگر تا ر زائد ہے یعنی اصل میں لفظ لَا ہی ہے لیکن مصحفِ عثمانی میں حِیْنَ سے پہلے ملی ہوئی تا ر لکھی ہوتی تھی اس لئے تا ر کی کوئی حیثیت نہیں۔

لَاتَ کا عمل کیا ہے؟ یہ مسئلہ بھی مختلف فیہ ہے، اخفش کا ایک قول ہے کہ لَاتَ عامل ہی نہیں ہے، اس کے بعد اسم مرفوع بھی آتا ہے اور منصوب بھی، دوسرا قول یہ ہے کہ لَاتَ کا عمل اِنَّ کی طرح ہوتا ہے اسم کو نصب خبر کو رفع، جمہور کا مسلک ہے کہ لَاتَ لَیْسَ کی طرح عمل کرتا ہے اسم کو رفع خبر کو نصب، عموماً اس کا اسم محذوف ہوتا ہے۔ فرار قائل ہے کہ لَاتَ کا استعمال صرف لفظِ حِیْنَ کے ساتھ ہوتا ہے سیبویہ کا بھی ظاہر قول یہی منقول ہے لیکن فارسی اور اہلِ لغت کی ایک بڑی جماعت کہتی ہے کہ حِیْنَ ہو یا حین کا ہم معنی کوئی دوسرا لفظ سب کے ساتھ لَاتَ مستعمل ہے جیسے ابو زبید طائی کا قول ہے طَلَبُوْا صُلْحَنَا وَ لَاتَ اَوَانٍ انہوں نے وقت گذرنے کے بعد صلح کی خواہش کی۔

اس شعر میں چونکہ اَوَانٍ مجرور ہے اسی بنار پر فرار کا خیال ہو گیا کہ اسمار زمان پر لَاتَ بطور حرفِ جر داخل ہوتا ہے۔ زمخشری نے مفصل میں لکھا ہے کہ لَا پر تا ر زیادہ کی گئی تو لَاتَ کا استعمال نفی اوقات کے لئے مخصوص ہو گیا۔

(مقتبس از مغنی اللبیب و تاج وغیرہ) ۲۳ب

اَللَّات: دورِ جاہلیت میں قبیلہ ثقیف یا

بنی معتب (بقول ابنِ اسحاق) کا ایک چوگوشہ پتھر طائف میں تھا جو معبود سمجھا جاتا ہے، ایک مندر بھی اس کے نام کا بنا دیا گیا تھا قریش اور دوسرے قبائلِ عرب اس کی پوجا کرتے تھے۔ وجہ تسمیہ کے متعلق ابنِ عربی نے حضرتِ ابن عباس کی طرف منسوب کرتے ہوئے ایک عجیب روایت بیان کی ہے۔

حضرتِ ابنِ عباس نے فرمایا گذشتہ زمانہ میں ایک آدمی قبیلہ ثقیف کے محلہ میں کسی پتھر پر بیٹھ کر حاجیوں کے ہاتھ گھی بیچتا تھا۔ حاجی ستوؤں میں گھی ملا کر کھاتے تھے (لغت میں لَتٌّ کا معنی ہے ملانا، آمیز کرنا۔ لَتٌّ سے لَاتٌّ اسم فاعل کا صیغہ ہے یعنی ستوؤں میں گھی ملانے والا) کچھ مدت کے بعد وہ آدمی مر گیا۔ جب چند روز لوگوں نے پتھر پر اس کو نہ دیکھا تو ایک نے دوسرے سے معلوم کیا۔ عمرو بن لحی بولا وہ تمہارا رب (پالنے والا) تھا، مرا نہیں بلکہ اسی پتھر کے نیچے غائب ہو گیا، یہ سن کر لوگوں نے اس پتھر کی پوجا کرنی شروع کر دی اور اس کا نام لَاتٌّ رکھ دیا، الف لام داخل کرنے کے بعد لَاتٌّ اَللَّاتُّ ہو گیا اور کثرتِ استعمال کی وجہ سے تاء کی تشدید بھی ساقط ہو گئی اور اَللَّات بن گیا۔

اسلامی دور میں جب بت پرستی کی ممانعت ہوئی تو حضور نے ابوسفیان اور مغیرہ بن شعبہ کو حضرتِ خالد بن ولید کی زیرِ قیادت لات کو توڑنے اور مندر کو ڈھا دینے پر مامور فرمایا۔ حضرتِ خالد نے جا کر بت کو توڑ کر مندر کو ڈھا دیا اور آگ لگا دی، سونا چاندی اور جو کچھ مندر میں زیور کپڑا وغیرہ تھا سب لا کر خدمتِ گرامی میں حاضر کیا، حضور نے اسی روز مسلمانوں کو تقسیم کر دیا، بنو ثقیف کی عورتوں کو معلوم ہوا تو روتی پیٹتی سر برہنہ باہر نکل آئیں، شداد بن عارض جشمی شاعر نے قبیلہ ثقیف کو لات کی دوبارہ پرستش سے روکتے ہوئے کہا تھا ؎

لَا تَنْصُرُوا اللَّاتَ اِنَّ اللّٰہَ مُھْلِکُھَا
وَکَیْفَ نَصْرُکُمْ مَنْ لَیْسَ یَنْتَصِرُ
اِنَّ الَّتِیْ حُرِّقَتْ بِالنَّارِ فَاشْتَعَلَتْ
وَلَمْ تُقَاتِلْ لَدیٰ اَحْجَارِھَا ھَدَرٌ

لات کی حمایت نہ کرو حقیقت میں اللہ اس کو غارت کرنے والا ہے جو خود اپنی مدد نہیں کر سکتا وہ تمہاری مدد کیسے کر سکتا ہے جس (بت) کو

Marfat.com

آگ میں جلادیا گیا اور وہ بھڑک اٹھا اور اپنے پجاریوں کے پاس نہ رہ سکا اس کی بربادی ناقابلِ معاوضہ ہے۔

اس وقت مسجد طائف کے بائیں منارہ میں لات کا پتھر پیوست ہے۔

عرب نے اسی کے نام پر عبداللات تم اللات۔ زید اللات وغیرہ نام رکھ چھوڑے تھے۔ یہاں تک تمام تفصیل عربی تصریحات سے ماخوذ تھی لیکن عربی تاریخ کے یورپین مبصرین کی رائے کچھ اور ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ لات کا نام نبطی تھا۔ اقوام بابل کی دیویوں میں سے یہ ایک دیوی تھی۔ رب الارباب یعنی خداۓ خدائیگاں کی بہن یا بیٹیاں بہماں ماناٹو (مناۃ) اور اسٹار مقیم وہاں لات بھی ایک بہن یا بیٹی تھی، دوسری دیویوں کی طرح مختلف زمانوں میں لات پر بھی مختلف تغیرات آئے۔ سوریہ (شام) میں جب لات پہنچی تو وہاں بارش کے دیوتا حداد کی بیوی بن گئی اور اس کا نام بابار جیٹیس ہو گیا پھر اسکو نبطی قوم لے گئی اور ربتہ البیت (گھر کی مالکہ) نام رکھا۔ الیفانیوس کا قول ہے کہ اوس دیوتا کی شکل جس کو ذوالشریٰ کہا جاتا تھا۔ لات دیوی کی مورتیوں میں سے کسی مورتی کی ہم شکل تھی، اس قول کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ ورِنسن کی یہ صراحت کہ لات سورج کی دیوی تھی صحیح ہے اس کی تائید اسٹرابو کے اس قول سے بھی ہوتی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ نبطی لوگ سورج کی پوجا کیا کرتے تھے۔

(الاساطیر العربیہ قبل الاسلام) ۲۷/۵

لَاجَرَمَ: یقیناً اور حقاً کا ہم معنی ہے اصل میں اس کا معنی لامحالہ تھا، توسیعِ استعمال کے بعد قسم یا حق (فعل ماضی) کے معنے میں مستعمل ہونے لگا۔

سیبویہ کا یہی قول ہے، مدارک میں خلیل کی طرف بھی اس قول کی نسبت کی گئی ہے۔ ابو البقاء نے حقاً یعنی مصدری معنی قرار دئے ہیں، جمہور کا مسلک بھی یہی ہے، امام رازی نے تفسیر کبیر میں فراء کی طرف بھی اس قول کی نسبت کی ہے۔ تفسیر ابو السعود میں لا کو نافیہ اور جَرَمَ کو فعل ماضی بمعنے حَقَّ کے قرار دیا ہے۔ مطلب یہ کہ اس فعل کا غیر مفید ہونا حق ہے۔ بعض کے نزدیک لاجرم

کا معنی ہے لَاعِنْدَ وَلَا مَنْعَ کوئی رکاوٹ نہیں، ممانعت نہیں، کوئی روک نہیں سکتا۔ پ ۱۲/۲

لَازِبٍ: اسم فاعل مفرد، چپکنے والا، چمٹنے والا، لیسدار، لازم، جم جانیوالا۔ لَزْبٌ اور لُزُوْبٌ مصدر (کَرُمَ نَصَرَ سَمِعَ) حَتّٰی لَزِبَ وہ چیز لازم ہوگئی یعنی ایسی جم گئی، واجب ہوگئی جیسے چیپ دار، کیچڑ جم کر خشک ہوجاتی ہے لَزْبَۃٌ کال، خشک سال، لَزْبٌ اور لَزَبَاتٌ جمع۔ لِزْبٌ تنگ راستہ۔ لَزِبٌ تھوڑا قلیل المقدار: لِزَابٌ جمع (قاموس ولسان ومعجم القرآن) پ ۲۳/۵

لَاعِبِیْنَ: اسم فاعل مذکر جمع منصوب ومجرور، لَاعِبٌ واحد، لَعْبٌ لَعِبٌ، تَلْعَابٌ مصدر (باب سمع) نیز کھیلنے والے، بیکار کام کرنے والے، لَعْبٌ حاصل مصدر بھی ہے کھیل لُعْبَۃٌ گڑیا۔ وہ چیز جس سے کھیلا جاتا ہے مثلاً شطرنج، چوسر، بے وقوف آدمی جس کا کھیل بنایا جاتا ہے۔ لَعِبٌ یَلْعَبُ نیز لُعْبَۃٌ بازیگر۔ لُعَابٌ منہ سے بہنے والی رال۔ اس سے فعل باب فتح سے آتا ہے اور مصدر لَعْبٌ عین کے زبر کے ساتھ، مَلْعَبٌ کھیل کی جگہ۔ تِلْعَابٌ اور تِلْعَابَۃٌ بڑا کھلاڑی۔ مَلَاعِبُ الرِّیْحِ ادبیا۔ پ ۱۷/۲، پ ۲۵/۵

لَاعِنُوْنَ: اسم فاعل مذکر جمع حالتِ رفع، لَاعِنٌ واحد لَعْنٌ مصدر (باب فتح) لعنت کرنے والا۔ اللہ کی طرف اگر لاعن ہونیکی نسبت کی جاتی ہے تو لعنت کا معنی ہوتا ہے قرب یا رحمت سے دور کرنا۔ عذاب دینا۔ اور انسان کی طرف اگر لعنت کی نسبت کی جائے تو مراد ہوتی ہے بد دعا کرنی (راغب) گالیاں دینی، سخت سست کہنا، دھتکار کر نکال دینا (قاموس) لُعَنَۃٌ بہت لعنت کرنے والا آدمی، لُعَنٌ جمع لُعْنَۃٌ وہ جس پر زیادہ لعنت کی جائے۔ پھٹکار زدہ۔ لَعِیْنٌ بمعنی ملعون۔ اس میں مذکر و مؤنث برابر ہیں۔ ملعون کی جمع مَلَاعِیْنُ آتی ہے۔ مُلْعَنٌ وہ آدمی جس کو ہر شخص دھتکار کر نکال دے۔ مُلَاعَنَۃٌ اور لِعَانٌ باہم لعنت کرنا۔ تَلْعِیْنٌ شکنجہ میں کسنا (منتہی الارب) پ ۲/۳

لَاغِیَۃً: اسم فاعل مفرد مؤنث، لَاغِیْ اسم فاعل مذکر: بیہودہ، لغو، فحش، ناکارہ بات لَغْوٌ بیہودہ غلط بات، ہر بیکار چیز، لَغَا لَغْوًا (باب نصر) بات کہی اور ناامید ہوگیا لَغَا الْکَلْبُ

Marfat.com

کسا مجو نکار (نصر) لَغَا فِی قَوْلِہٖ بیہودہ اور غلط بات کہی (فتح، نصر، سمع) لَغْوٌ لَغًی لَاغِیَۃٌ اور مَلْغَاۃٌ مصدر لَغِیَ لَغًا (سمع) کسی چیز کی بہت زیادہ حرص کی۔ لُغَۃٌ بولی، یہ لفظ اصل میں لُغَوٌ اور لُغَیٌ تھا، واؤ اور یار کو تار سے بدل دیا۔ لُغَاتٌ لُغُوْنٌ اور لُغًی جمع۔

آیتِ مذکورہ میں لَاغِیَۃٌ کا موصوف بہر حال محذوف ہے یعنی کَلِمَۃً لَاغِیَۃً یا نَفْسًا لَاغِیَۃً کوئی بیہودہ بات یا بیہودہ گو شخص مفسرین نے دونوں طرح تشریح کی ہے، اول زیادہ ظاہر ہے۔ ۳۰/۱۲

لَاقِیْہِ: لَاقِیْ اسم فاعل، فرد مذکر مضاف، ہٖ مضاف الیہ قائم مقام مفعول۔ اس کو پانیوالا، حاصل کرنیوالا۔ لَقِیَہٗ اس کا دیدار کیا، اس سے ملاقات کی (باب سمع) لِقَاءٌ لِقَاءَۃٌ لِقَایَۃٌ لُقِیٌّ لُقْیَانٌ لِقْیَانَۃٌ لُقًی لُقْیَانٌ لُقْیَانَۃٌ لُقْیَۃٌ لُقِیٌّ لُقًی لَقَاۃٌ مصدر لَقِیٌّ صفت مشبہ، ملاقات کرنے والا۔ لَقِیٌّ فی الخیر والشر وہ شخص جو شر میں بھی بہت زیادہ ہو اور خیر میں بھی، وہ شخص جو اچھائی برائی کا خوب تجربہ رکھتا ہو۔ مُلْقًی اور مُلَقًّی خیر میں کامل، بدی میں کامل۔

اُلْقِیَۃٌ سختی، مصیبت، تَلْقَاءٌ ملاقات اور طرف اور رُو در رُو، تَلْقِیَۃٌ کسی کی طرف کسی چیز کو پھینکنا۔ اللہ کی طرف سے تلقیہ کا معنی ہے وحی اور عطا، تَلَقِّی ملاقات کرنا۔ سامنے آنا۔ اِلْتِقَاءٌ ملاقات کرنا، پانا، متصل ہونا۔ ۲/۱۰

لَامَسْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی معروف، مُلَامَسَۃٌ مصدر، باب مُفَاعَلَۃٌ تم نے چھوا ہو۔ لَمْسٌ چھونا اور جماع کرنا (باب ضرب) ہاتھ لگانے سے مراد کبھی طلب کرنا بھی ہوتا ہے، ایک شاعر کہتا ہے وَاَلْمِسُہٗ فَلَا اَجِدُہٗ میں اس کو ڈھونڈتا ہوں مگر نہیں پاتا لَمَسْنَا السَّمَاءَ ہم نے آسمان تک پہنچنا چاہا۔ قصد کیا (راغب)

عورت کو لمس اور ملامست کرنے کا معنی چونکہ جماع کرنا بھی ہے اس لئے صحابہ تابعین اور ائمہ کے درمیان مرادی معنی میں اختلاف ہے، حضرت ابن عمر حضرت ابن مسعود امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک ہاتھ سے چھونا مراد ہے بلکہ امام شافعی نے تو کسی حصہ بدن کی کھال کو کسی حصۂ بدن کی کھال سے

Marfat.com

چھو جانے کو بھی اسی حکم میں داخل کر دیا ہے لیکن حضرت علی، حضرت ابن عباس، حضرت ابی بن کعب، مجاہد، شعبی، سعید بن جبیر، طاؤس، قتادہ اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جماع مراد ہے (دا تفصیل فی کتب الفقہ) ۵/۶ ۲/۶

لَاهِيَةً: اسم فاعل واحد مؤنث، لَاهٍ جمع مذکر لَاهِيَاتٌ جمع، غافل، لہو میں پڑے ہوئے، بے رخی اختیار کیے ہوئے۔ لَهَا لَهْوًا کھیل کیا۔ لَهَتِ المرأة الی حدیثہ عورت نے اسکی بات پر تعجب کیا اور غصہ ہوئی (باب نَصَرَ) لَهِيَ بِہٖ لِهِيًّا وَلُهْيَانًا تعجب کیا اور اس سے محبت کی (سَمِعَ)، لَهَا عَنْہُ (نَصَرَ وسَمِعَ) اسکو بھول گیا، منہ پھیر لیا، غفلت کی، چھوڑ دیا۔ اسکی یاد ترک کر دی۔ وضو کے بعد جو تری اعضا پر باقی رہتی ہے اور اس کے متعلق حضور اقدس نے ارشاد فرمایا تھا اِلْهَ عَنْہُ اس کو چھوڑ دو یونہی رہنے دو، اصمعی کا قول ہے کہ اِلْهَ عَنْہُ اور اِلْهَ مِنْہُ کا ایک ہی معنی ہے۔

اِلْهَاءٌ (باب افعال) گانا سننے میں مشغول ہونا، کسی کو غافل بنا دینا، مشغول کر دینا تَلْهِيَةٌ (باب تفعیل) مشغول رکھنا۔

لَهْوٌ کھیل کی چیز، اہل و عیال۔ رَجُلٌ لُهُوَّةٌ کھلاڑی، بہت غافل (مقتبس از لسان و تاج و المفردات و مجمع البحار) ۱۷/۱

لَائِمٍ: اسم فاعل واحد مذکر لُوَّامٌ لُوَّمٌ لُيَّمٌ جمع لَوْمٌ۔ لَوْمَةٌ۔ مَلَامٌ۔ مَلَامَةٌ مصدر (باب نَصَرَ) کسی چیز کو بُرا سمجھ کر ملامت کرنیوالا (خواہ وہ چیز بری ہو یا نہ ہو) اَلَامَ (باب افعال) سزاوارِ ملامت ہوا۔ بہت ملامت کی، ایسا کام کیا کہ لوگ ملامت کریں۔ مُلِيمٌ سزاوارِ ملامت، محاورہ بطور مثل ہے: رُبَّ لَائِمٍ مُلِيمٌ (بعض ملامت کرنیوالے خود سزاوارِ ملامت ہوتے ہیں) تَلَوُّمٌ (باب تفعل) دیر کرنا، سوچ و بچار کرنا۔ ۶/۱۲

لِبَاسٌ: پہنی جانیوالی چیز کو لُبْسٌ اور لِبَاسٌ کہتے ہیں، ربیع بن انس نے کہا عورتیں بستر ہیں اور تم ان کے لحاف۔ ابو عبیدہ کا قول ہے کہا جاتا ہے کہ عورت تیرا لباس ہے، تیرا بستر ہے، تیری لنگی ہے، عورت اور مرد کو لباس کہنے کی تین وجوہ بیان کی گئی ہیں:-

۱ وہ چیز جو آدمی کی برائی کو چھپا دے

اس پر پردہ ڈال دے، برائی سے آڑ بن جائے، وہ لباس ہے، میاں بیوی بھی باہم ایک دوسرے کے لئے برائی سے روکنے اور آڑ بن جانے کا سبب ہوتے ہیں، اس لئے ہر ایک دوسرے کا لباس ہے (راغب)

۲۔ برہنگی کی حالت میں دونوں جمع ہوتے ہیں، ایک کپڑے میں لپٹ جاتے ہیں گویا ہر ایک دوسرے کا لباس بن جاتا ہے، نابغہ جعدی کہتا ہے:

إِذَا مَا الضَّجِيعُ ثَنَى عِطْفَهَا
تَثَنَّتْ عَلَيْهِ فَكَانَتْ لِبَاسًا

جب ہم خواب مرد اس عورت کے پہلو کو اپنی طرف موڑتا ہے تو وہ مڑ کر اس پر آجاتی ہے اور لباس بن جاتی ہے۔

(معجم القرآن)

ابن قتیبہ نے القرطین میں اور زمخشری نے کشاف میں یہی توجیہ کی ہے۔

۳۔ عورت مرد کے لئے اور مرد عورت کے لئے باعثِ سکون ہے، لباس بھی باعثِ سکون و آرام ہوتا ہے۔ ایک آیت میں اس کی تائید آئی ہے، فرمایا ہے:

وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا

اللہ نے نفس آدم سے ہی اس کا جوڑا بنایا تاکہ اس کے سبب سکون پائے (معالم)

مؤخر الذکر توجیہ زیادہ شستہ، دل نشیں اور مدلل ہے، اگرچہ دونوں مندرجہ بالا بھی صحت سے گری ہوئی نہیں۔

لُبْسَةٌ شک شبہ، دَاهِيَةٌ لَبْسَاءُ۔ سخت مصیبت لَبَسَ عَلَيْهِ الْأَمْرَ لَبْسًا (ضرب) کام مشتبہ کر دیا۔ آمیزش کر دی، روشنی کے ساتھ تاریکی کو ملا دیا لَبِسَ الثَّوْبَ لُبْسًا (سمع) کپڑا پہن لیا۔ لَبِسَتْ هِنْدٌ عُمْرَهُ ہندہ کسی کے ساتھ اسکی جوانی بھر رہی، اِلْبَاسٌ (افعال) پہنانا، تَلْبِيسٌ (تفعیل) ملا دینا کسی بات کے اندر مکر کو چھپائے رکھنا، اس سے صفت کا صیغہ لَبَّاسٌ آتا ہے، مُلَبِّسٌ نہیں بولا جاتا۔ ہے

لِبَاسٌ: مفرد، اَلْبِسَةٌ جمع، تقوی لباس سے مشابہت رکھتا ہے دونوں برائی سے روکتے ہیں (راغب) آیت میں لباس تقوے سے کیا مراد ہے اس کے متعلق علماء کے مختلف اقوال ہیں، ایمان (قتادہ وسدی) حیاء،

Marfat.com

(حسن بصری)، عملِ صالح (عطیہ از ابن عباس) اخلاقِ حسنہ (روی عن عثمان ابن عفان) خوفِ خدا (عروہ بن زبیر) پاک دامنی (کلبی) سترِ عورت، کعبہ کا برہنہ طواف نہ کرنا (ابن الانباری) آلاتِ جنگ (زید بن علی) عالم راغب کی تشریح سب کو جامع ہے۔ پ ۸/۱۰

لِبَاسَ، بھوک اور خوف کو انسان فرض کر کے اس تکلیف و ضرر کو جو بھوک و خوف کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے لباس سے تشبیہ دی کیونکہ اس بھی بدن کو محیط ہوتا ہے اور بھوک کی تکلیف اور خوف کا ضرر بھی اس کے بعد منہ پہنچانے کو چکھانے سے تعبیر کیا کیونکہ چکھنے کا تعلق ذائقہ سے ہے اور ہر تکلیف بھی احساسی چیز ہے ایک قسم کے احساس کو دوسرے قسم کے احساس سے تعبیر کر لیا جاتا ہے اور یہ مجازی استعمال اتنا کثیر ہے کہ قائم مقام حقیقت کے بن گیا ہے، ایک شاعر کا قول ہے ؎

غَمْرُ الرِّدَاءِ اِذَا تَبَسَّمَ ضَاحِکًا
غَلِقَتْ لِضَحْکَتِہٖ رِقَابُ الْمَالِ

(ابو السعود) پ ۱۴/۲۱

لِبَاسًا: منصوب مفعول بہٖ، اس جگہ لباس اتارنے کا معنی ہے، پیدا کرنا۔ (سیوطی)، پ ۱۹/۲ نبا ۳۰/۱ رات لباس کی طرح ہے، دونوں عیب پوش ہیں، سکون بخش ہیں، آرام دہ ہیں، اس لئے رات کو لباس بنانے کا مطلب یہ ہے لباس کی طرح بنانا۔

لِبَاسُھُمْ، لباسُ مضاف ھُمْ مضاف الیہ، ان کا لباس، لباس یعنی ملبوس، کپڑے، پ ۱۷/۱۰ پ ۲۲/۱۶

لِبَاسَھُمَا، لباسَ منصوب مضاف، ھُمَا ضمیر تثنیہ، مضاف الیہ، آدم و حوا کے لباس کو اس جگہ لباسَ یَنْزِعُ کا مفعول ہے اور یَنْزِعُ بطور حکایت حال ماضی، حال واقع ہوا ہے۔ (ابو السعود) پ ۸/۱۰

لَبِثَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، (باب سَمِعَ) وہ رہا۔ وہ ٹھہرا رہا (دیکھو لَابِثِیْنَ) پ ۱۲/۱۵، پ ۲۰/۱۴ پ ۲۳/۹۔

لَبِثْتَ: واحد مذکر حاضر ماضی معروف۔ لُبْثٌ مصدر (باب سَمِعَ) تو رہا۔ تو رہتا رہا، تو ٹھہرا رہا۔ پ ۳/۲ پ ۳/۲ پ ۱۶/۱۱ پ ۱۹/۶

لَبِثْتُ: واحد متکلم ماضی معروف۔ لُبْثٌ مصدر، میں رہا۔ میں رہتا رہا۔ پ ۳/۲ پ ۱۱/۷

لَبِثْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی معروف (دیکھو لَا بِثِیْنَ) اب ہے تم۔ پ ۱۵/۵، ۱۵ پ ۱۶/۱۴ پ ۱۸/۶ پ ۲۱/۹۔

لَبِثْنَا: جمع متکلم ماضی معروف۔ ہم رہے پ ۱۵/۱۵ پ ۱۸/۶۔

لَبِثُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف، رہے وہ۔ پ ۱۵/۱۳، ۱۶ پ ۱۵/۱۶ پ ۲۱/۹ نہیں رہتے وہ۔ پ ۲۲/۸

لُبَدًا: مالِ کثیر، لُبَدٌ اور لَابِدٌ کا بھی یہی معنی ہے۔ اصل میں لِبْدٌ، لِبْدَۃٌ اور لُبْدَۃٌ کا معنی ہے نمدہ اور گوند یا پانی وغیرہ سے چپکایا ہوا اون، نمدہ ہو یا چپکایا ہوا اون سب میں تہ پر تہ جمائی جاتی ہے، توسیع استعمال کے بعد لُبَد (لُبْدَۃ کی جمع جیسے غُرَفٌ، غُرْفَۃٌ کی جمع) کثیر مال کو کہنے لگے اتنا کثیر کہ تہ بر تہ چڑھ جائے آدمیوں کی کثیر جماعت (جو باہم ہجوم کرے اور ایک دوسرے پر چڑھ رہا ہو) کو بھی اسی مناسبت سے لِبَدٌ یا لُبَدٌ کہتے ہیں۔ لِبَدٌ بھی لِبْدَۃٌ کی جمع ہے جیسے سِدْرَۃٌ کی جمع سِدَرٌ۔ لَبَدٌ بکری کے بال، مثل ہے مَالَہٗ سَبَدٌ وَلَا لَبَدٌ نہ اس کے پاس اون ہے نہ بال، یعنی کچھ نہیں ہے بالکل مفلس ہے لَبِدٌ اور لُبَدٌ گھر میں بیٹھ رہنے والا آدمی جو کمائی کرنے باہر نہ نکلے۔

لَبَدَ لُبُوْدًا اور لَبَدًا (نصر، سمع) ایک جگہ جم کر بیٹھ گیا۔ پ ۳۰/۱۵

لِبَدًا: جمع لِبْدَۃٌ واحد، ٹھٹ کے ٹھٹ، ہجوم، بھیڑ، جماعت در جماعت، پ ۲۹/۱۱

لَبْسٍ: شک، اشتباہ (دیکھو لبس) پ ۲۶/۱۵

لَبَسْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، ہم مشتبہ کر دیتے، ہم (انکی نظر میں صداقت و حقانیت کو) مشکوک کر دیتے (سیوطی) ہم ان پر ویسے ہی گڑبڑ کر دیتے جیسے وہ (اب) خود گڑبڑ کر رہے ہیں۔ (بیضاوی) لَبَسَ عَلَیْہِ (ضرب) معاملہ کو مشتبہ کر دیا، مخلوط کر دیا۔ اس کے بعد علیٰ آنا ضروری ہے (دیکھو لباس) پ ۷

لَبُوْسٍ: لوہے کی کڑیوں سے بنی ہوئی زرہ، اصل میں لَبُوْس ہر لباس کو کہتے ہیں، فعول بمعنی مفعول ہے، مشہور مثل ہے ؎

اِلْبَسْ لِکُلِّ حَالَۃٍ لَبُوْسَھَا
اِمَّا نَعِیْمَھَا وَاِمَّا بُؤْسَھَا

ہر حال میں اس حال کے مناسب لباس پہنو سکھ کی حالت ہو یا دکھ کی، یہاں مراد زرہ ہے۔ پ ۱۷/۶

Marfat.com

لَبَنٍ: اسم جنس۔ اَلْبَانٌ جمع، دودھ بَنَاتُ
اللَّبَنِ دودھ کی نہریں، لَبِنٌ دودھ کا شیدائی،
دودھ پینے والا۔ نَاقَۃٌ لَبِنَۃٌ دودھیاری اونٹنی
لَبِیْنٌ دودھ سے پلا ہوا گھوڑا۔ لِبَانٌ عورت
کا چھاتی سے دودھ پلانا۔ لَبُوْنٌ دودھ دینے والا
جانور یا وہ جانور جس کے تھنوں میں دودھ اتر آیا
ہو۔ لُبُنٌ، لُبَائِنُ اور لِبَانٌ جمع، اِبْنُ اللَّبُوْنِ،
دوسالہ اونٹ، بنت لبون، دوسالہ اونٹنی،
لَابِنَۃٌ پستان۔ لوابن جمع، ملبون وہ شخص
جس کو دودھ پینے کی وجہ سے نشہ آگیا ہو۔ لَبَنَہٗ
لَبْنًا (نصر و ضرب) اس کو دودھ پلایا۔ ۲۶/۶

لَبَنًا اسم جنس حالتِ نصب۔ دودھ۔
(تشریح کے لئے دیکھو لَبَنٍ) ۱۴/۱۵

لُجَّۃٌ: اسم مفرد۔ دریا میں بڑا پانی۔ دریا کا
وسطی حصہ جہاں پانی بہت ہوتا ہے یعنی دریا
کا درمیانی کنڈہ۔ آدمیوں کی بڑی جماعت،
چاندی۔ آئینہ۔ آیت میں پانی کا حوض اور
کنڈہ مراد ہے۔ لَجَاجَۃٌ بھوک کی بے تابی،
لَجَّ لَجَاجًا و لَجَاجَۃً (سمع و ضرب) جھگڑا کیا۔
لَجَّجَ (باب تفعیل) کنڈے میں گھس گیا۔ اِلْتِجَاجٌ
(افتعال) لہر کا لہر پر چڑھنا، آوازوں کا آپس میں
ملنا (قاموس و تاج) ۱۹/۱۸

لُجِّيٍّ: یائے نسبتی یعنی بہت پانی والا دریا۔ لُجٌّ
اور لِجٌّ موج در موج، ایک لہر پر دوسری لہر
چڑھی ہوئی۔ رات کی سخت تاریکی، ظلمت بالائے
ظلمت (راغب) ۱۸/۱۱

لَجُّوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف، لجاج اور
لَجَاجَۃٌ مصدر (سمع و ضرب) وہ اڑے رہتے۔
جمے رہتے۔ پھنس گئے۔ لَجَاجٌ کسی ممنوع فعل پر
اڑ جانے کو (مجازاً) کہتے ہیں۔ (راغب) ۱۸/۴ ۲۹/۲

لَحْمَ: اسم جنس منصوب مضاف، لَحْمٌ اور
لَحَمٌ گوشت، اَلْحُمٌ، لِحَامٌ، لُحُوْمٌ اور لُحْمَانٌ
جمع لَحْمَۃٌ گوشت کا ایک ٹکڑا، لُحْمَۃٌ
کسی کپڑے کا بانا۔ لَحِمٌ، شیر، گوشیلا موٹا آدمی،
بڑا گوشت خور، گوشت کا شیدائی، وہ مکان
جہاں لوگوں کی زیادہ غیبت کی جاتی ہو۔ لَحِیْمٌ
پُرگوشت آدمی۔ گوشت کا مالک، ہم شکل
ھٰذَا لَحِیْمُہٗ یہ اس کا ہم شکل ہے۔ لَاحِمٌ
گوشت کا مالک اور گوشت کھلانے والا۔
لِحَامٌ وہ چیز جس سے چاندی یا سونے میں
ٹانکا لگایا جاتا ہے۔ لَحَّامٌ گوشت فروش۔
مَلْحَمَۃٌ شورش، فتنہ، جنگ۔ نَبِیُّ الْمَلْحَمَۃِ

Marfat.com

وہ نبی جس کو جہاد کا حکم دیا گیا یا وہ نبی جو لوگوں میں الفت پیدا کرانے اور ٹوٹوں کو جوڑنے کے لئے آیا۔ لَحَمَ الْاَمْرَ (نَصَرَ) کام کو جوڑ دیا، درست کر دیا۔ لَحَمَ الْعَظْمَ ہڈی سے گوشت اتار کر کھا گیا، لُحِمَ وہ مارا گیا۔ لَحَمَ (فتح) گوشت کھلایا۔ لَحُمَ اور لَحِمَ (کَرُمَ و سمع) پُر گوشت ہو گیا۔ گوشت کھانے کا حریص ہو گیا۔ اِلْحَامٌ (افعال) کسی کام کی تکمیل کرنا۔ اَلْحِمْ مَا اَسْدَیْتَ تانا بنا ہے تو بانا بھی اس میں بھر دو یعنی کام کا آغاز کیا ہے تو تکمیل بھی کرو۔ اَکْلُ اللَّحْمِ گوشت کھانا یعنی غیبت کرنا (المفردات و قاموس) پ۲۶/۱۴ آیت موخر الذکر میں گوشت کھانے سے مراد ہے غیبت کرنا۔

لَحْمُ: اسم جنس مرفوع مضاف، گوشت، ۵/۲

لَحْمٍ: اسم جنس مجرور، گوشت، ۲۷/۲

لَحْمِ: اسم جنس مجرور مضاف، گوشت، ۱۴/۱۴

لَحْمًا: اسم جنس منصوب، گوشت، ۳/۲ ۱۴/۸ ۱۸/۱ ۲۲/۱۴۔

لُحُوْمُهَا: جمع مضاف، لَحْمٌ مفرد، ھَا ضمیر مضاف الیہ، ان کے گوشت، ۱۷/۱۲

لَحْنٌ: اسم مفرد، لہجہ، انداز آواز، خوش آوازی، اَلْحَانٌ و لُحُوْنٌ جمع، ایک حدیث میں آیا ہے اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ عربی لہجہ میں قرآن پڑھو۔ لَحْن کا معنی لغت بھی آیا ہے، حضرت عمر کی حدیث ہے تَعَلَّمُوا السُّنَّةَ وَالْفَرَائِضَ وَاللَّحْنَ كَمَا تَتَعَلَّمُوْنَ الْقُرْاٰنَ سنت اور فرائض اور لغت (ادب و نحو) بھی سیکھو جیسے قرآن سیکھتے ہو۔

لَحَنَ لَحْنًا لُحُوْنًا لَحَانَةً لَحَانِيَةً پڑھنے میں اور اعراب میں غلطی کرنا۔ لَحَنَ فِی كَلَامِہٖ کلام میں اعرابی غلطی کی، غلط بولا (فتح) گا کر پڑھنا لَحَنَ فِی قِرَاءَتِہٖ گا کر پڑھا (فتح) گفتگو میں تعریض کرنا یعنی الفاظ بظاہر کسی دوسرے معنی پر دلالت کرتے ہوں اور مراد کچھ اور ہو۔ خَيْرُ الْحَدِيْثِ مَا كَانَ لَحْنًا بہترین کلام وہ ہے جس میں تعریض ہو (فتح)، پردے پردے میں بات کرنا کہ مخاطب سمجھ جائے کوئی دوسرا نہ سمجھ سکے لیکن اس وقت لَحَنَ کے بعد لام آنا ضروری ہے جیسے لَحَنَ لَہٗ لَحْنًا پردے پردے میں بات کی (فتح)، لَحَنَ اِلَيْهِ اس کی طرف مائل ہوا (فتح)، لَحِنَ الْكَلَامَ لَحْنًا اور لَحَنَ الْكَلَامَ بات سمجھ لی اور واقف ہو گیا (فتح و سمع)

Marfat.com

فہِمَ لَحْنًا اپنی دلیل سے واقف ہوگیا۔ (سمع) لَاحِنٌ اعراب اور پڑھنے میں غلطی کرنیوالا (اسم فاعل) لَحَنَۃٌ، لُحْنَۃٌ، لَحَّانٌ لَحَّانَۃٌ پڑھنے میں اور اعراب میں بہت غلطیاں کرنے والا (مبالغہ) اَلْحَنُ گانے اور پڑھنے کا ماہر، اَلْحَنُ النَّاسِ گانے اور پڑھنے میں سب سے فوق۔ اَلْحَنُ کا معنی زیادہ واقف دانا اور ہوشیار بھی ہے حدیث صحیح میں آیا ہے، لَعَلَّ اَحَدَکُمْ اَلْحَنُ لِحُجَّتِہٖ شاید تم میں سے بعض آدمی دلیل پیش کرنا زیادہ جانتے ہوں (اسم تفضیل) (المفردات و قاموس و لسان ونہایہ و صحیح بخاری) آیت میں لہجہ اور انداز کلام مراد ہے۔ ۲۶/۸

لِحْیَتِیْ: لِحْیَۃٌ مفرد مضاف، یاء متکلم مضاف الیہ۔ لِحًی اور لُحًی جمع، میری داڑھی۔ لِحْیَتِیْ میں یا نسبتی ہے۔ داڑھی والا اَلْحٰی اور لِحْیَانِیٌّ لمبی بڑھی داڑھی والا لَحْیٌ کمرہ، جبڑا، جس پر داڑھی نکلتی ہے لُحِیٌّ جمع۔ لَحَیْتُ الشَّجَرَ لَحْیًا میں نے درخت کی چھال اتار دی۔ لَحَیْتُ زَیْدًا میں نے زید کو لعنت ملامت کی، لَحَی اللہُ فُلَانًا (بددعائیہ) خدا اس پر لعنت کرے۔ نیکی کی توفیق نہ دے۔ مُلَاحَاۃٌ۔ لِحَاءٌ تَلَاحِیْ باہم گالی گلوچ کرنی، آپس میں سخت سست کہنا، اِلْتِحَاءٌ لڑکے کی داڑھی نکل آنا۔ یہ مطلب اس وقت ہوگا جب اِلْتِحَاءٌ کی آخری ہمزہ کو یاء کے عوض قرار دیا جائے لیکن اگر ہمزہ کو واو کے عوض مانا جائے اور مادہ لَحْوٌ کہا جائے تو چھال چھیلنے اور ہڈی سے گوشت اتارنے کے معنی ہوں گے۔ ۱۶/۱۲

لُدًّا: جمع، اَلَدُّ مفرد، سخت جھگڑالو، جن کو قائل کرنا ممکن نہ ہو (دیکھیے اَلَدُّ) اس لفظ کا مادہ لَدَدٌ ہے، گردن کے دائیں بائیں پہلو کو لَدِیْدٌ کہتے ہیں، شَدِیْدُ اللَّدَدِ وہ شخص جس کی گردن کوئی نہ پھیر سکے، مراد وہ آدمی جس کو اس کے ارادے سے باز نہ رکھا جاسکے جس کو کوئی راستی پر نہ لاسکے، زَیْدٌ یَتَلَدَّدُ زید گردن موڑ کر ادھر ادھر دیکھتا ہے۔ (راغب)

لَدَّہٗ اس سے جھگڑا کیا اس کو روک دیا، بند کر دیا (نصر) لَدَّ لَدَدًا (سمع) سخت جھگڑا کیا، لَدِدَ لَدَدًا (سمع) کا بھی یہی معنی ہے۔

Marfat.com

لَدَّدَ بِہٖ (باب تفعیل) اس کو پھیلا دیا، فاش کر دیا۔ مُلْتَدٌّ چارہ مَالَہٗ مُلْتَدٌّ عَنْہُ اس کو اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں (قاموس) ۱۶/۹

لَدُنْ: لَدُنْ اور لَدَنْ (قبیلۂ ربیعہ کے استعمال میں لَدِنْ) ظرفِ زمان ہے جو نہایتِ وقت کی ابتداء پر دلالت کرتا ہے جیسے اَقَمْتُ عِنْدَہٗ مِنْ لَدُنْ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اِلٰی غُرُوْبِہَا میں اس کے پاس مقیم رہا ابتداء طلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک، ظرفِ مکان بھی ہے جس کا معنی ہوتا ہے طرف، پاس، قرآنِ مجید میں عموماً اسی کا استعمال ہے جیسے قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا آپ میری طرف سے عذر کو پہنچ چکے۔ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً مجھے اپنی طرف سے رحمت عطا فرما (آمین) فَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا مجھے عطا فرما اپنی طرف سے کوئی جانشین، وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا اور اپنی طرف سے مجھے غلبہ عنایت کر، عَلَّمْنَاہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ہم نے اپنے پاس سے اسکو علم سکھایا۔ لِیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِنْ لَّدُنْہُ تاکہ اللہ کی طرف سے ہونے والے سخت عذاب سے لوگوں کو ڈرائے۔

عِنْدَ کی طرح لَدُنْ بھی اسم غیر متمکن ہے، لیکن بقولِ راغب عِنْدَ سے خاص ہے، عموماً اس سے پہلے مِنْ حرفِ جر آتا ہے، بغیر مِنْ کے استعمال اگرچہ ہوتا ہے مگر بہت کم، لَدُنْ ہمیشہ مضاف مستعمل ہے، عامل نہیں ہے البتہ صرف غُدْوَةً کو نصب دیتا ہے جیسے ذُوالرمہ کے شعر میں ہے:

لَدُنْ غُدْوَةً حَتّٰی اِذَا امْتَدَّتِ الضُّحٰی

آغازِ صبح سے یہاں تک کہ جب دن چڑھ گیا،

لَدُنْ میں مندرجہ ذیل لفظی تغیرات جائز ہیں اور یہ تمام لغات مستعمل ہیں لَدِنْ۔ لُدْنُ۔ لَدْنُ۔ لَدَ (حکاہ الکسائی) لُدْ۔ لَدِیْ۔ لِدُنِ (صرف بنی اسد کے استعمال میں)۔ لَدْ۔ لَدَا لسان میں، لَدُنْ بمعنی ھل استفہامیہ بھی آیا ہے (شرح الایضاح وتسہیل ومفصل وقاموس ولسان وغیرہ)

لَدَانَةً نرمی لَدُنَ (کرم)، لُدُوْنَةً ولَدَانَةً نرم ہو گیا، لچکدار ہو گیا لَدِنٌ لچکدار تَلَدَّنَ (تفعل) دیر کرنا، توقف کرنا۔ لَدْنٌ اور لَدُنَةٌ ہر نرم چیز، لِدَانٌ اور

لُدًّا جمع (قاموس) پ ۱۱/۱۴ پ ۱۹/۱۶

لَدُنَّا: لَدُنْ مضاف نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ ہماری طرف سے، پ ۵/۶ پ ۱۵/۲۱ پ ۱۶/۱۴،۴ پ ۱۷/۲ پ ۲۰/۹

لَدُنْكَ: لَدُنْ مضاف كَ ضمیر واحد مذکر مضاف الیہ، تیری طرف سے۔ پ ۳/۱۲،۹ پ ۵/۷ پ ۱۵/۱۲،۹ پ ۱۶/۴۔

لَدُنْهُ: لَدُنْ مضاف ہُ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، اس کی طرف سے۔ پ ۵/۳ پ ۱۵/۱۲

لَدُنِّيْ: لَدُنْ مضاف، نِی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ۔ میری طرف سے۔ پ ۱۶/۱

لَدٰی: ظرف مکان غیر متمکن، پاس، طرف، ضمیر کی طرف اضافت کے وقت لَدٰی کی وہی حالت ہوتی ہے جو عَلٰی حرفِ جر کی ہوتی ہے شلاً لَدَیْنَا۔ عَلَیْنَا۔ لَدَیْہِ۔ عَلَیْہِ۔ لَدَیْكَ۔ عَلَیْكَ۔ لَدَیَّ عَلَیَّ وغیرہ حقیقت میں لدٰی لَدُنْ ہی کی ایک بگڑی شکل ہے۔ پ ۱۲/۱۲ پ ۲۴/۷۔

لَدَیَّ: لدٰی مضاف، یاء متکلم مضاف الیہ میرے پاس۔ پ ۱۹/۱۶ پ ۲۶/۱۶

لَدَیْنَا، لَدٰی مضاف نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ، ہمارے پاس۔ پ ۱۳/۱ پ ۱۸/۴ پ ۲۳/۳،۱ پ ۲۵/۷ پ ۲۶/۱۷ پ ۲۹/۱۲

لَدَیْهِ، لَدٰی مضاف ہِ ضمیر مذکر غائب مضاف الیہ، اس کے پاس، پ ۳/۲ پ ۲۶/۱۶

لَدَیْهِمْ: لَدٰی مضاف ھم ضمیر مذکر غائب مضاف الیہ، ان کے پاس، پ ۳/۱۲ پ ۱۳/۵ پ ۱۸/۴ پ ۲۱/۷۔ پ ۲۵/۱۲ پ ۲۹/۱۲۔

لَذَّةٍ: اسم مفرد، خوشش مزہ۔ لَذَّات جمع۔ لَذٌّ خوش مزہ لَذِیْذٌ بامزہ لُذٌّ اور لِذَاذٌ جمع، لَذَّہٗ متعدی بنفسہٖ اور لَذَّبِہٖ (ضرب و سمع) اس کو خوش مزہ پایا۔ اس کا مزہ پایا۔ اس کا مصدر لَذَاذٌ اور لَذَاذَۃٌ ہے، یہ فعل لازم بھی ہے۔ لَذَّ مزہ دار ہوا، اِلْتَذَّ (باب افتعال) تَلَذَّذَ (باب تفعل) سب متعدی بنفسہٖ بھی ہیں اور باء کے ذریعہ سے بھی متعدی ہوتے ہیں، سب کا معنی ہے خوش مزہ پایا۔ اِسْتَلَذَّ (باب استفعال) متعدی بنفسہٖ اور متعدی بالباء۔ اس کو بامزہ پایا اور خوش مزہ سمجھا۔ پ ۲۳/۶ پ ۲۶/۶

لِزَامًا: صیغہ صفت، ہمیشہ ساتھ رہنے والا۔

Marfat.com

چمٹ جانے والا، موت، انصاف کرنیوالا حاکم، لِزَامٌ باب مفاعلۃ کا مصدر بھی ہے ہمیشہ ساتھ رہنا، چمٹ جانا۔ جدا نہ ہونا۔ لِزَامٌ فیصلہ۔ لَزِمٌ فیصلہ کرنے والا حاکم، سُبَّۃٌ لِزَامٌ نہ چھوٹنے والی عار، چمٹی رہنے والی ننگ لَازِمٌ (اسم فاعل) چمٹا رہنے والا، واجب لَزِمَہٗ اور لَزِمَ بِہٖ (سمع) اس کو چمٹ گیا، اس سے کبھی الگ نہ ہوا۔ لَزِمَہُ الْحَقُّ اس پر حق واجب ہوگیا۔ لَزْمٌ، لُزُوْمٌ، لِزَامٌ، لَزَامَۃٌ، لُزْمَۃٌ، لُزْمَانٌ مصدر چمٹ جانا۔ چمٹا رہنا۔ واجب ہونا۔ اِلْزَامٌ (باب افعال) چمٹا دینا جیسے اَنُلْزِمُکُمُوْھَا کیا ہم اس کو تم پر چمٹا دیں۔ فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا کچھ مدت کے بعد وہ تم کو چمٹ جائے گا، الگ نہ ہوگا۔ واجب کر دینا جیسے وَاَلْزَمَھُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی اللہ نے ان پر کلمۂ توحید واجب کر دیا۔ امام راغب کی زبان میں اول الزام بالتسخیر ہے اور دوسرا الزام بالامر، مُلَازِمٌ باہم ایک دوسرے کی گردن میں ہاتھ ڈالنے والے۔ اِلْتِزَامٌ (باب افتعال) کسی کی گردن میں ہاتھ ڈالنا، بغلگیر ہونا۔ ۲۶/۱۷

۱۹/۴

لِسَانٌ: اسم مفرد، اَلْسِنَۃٌ جمع مذکر، اَلْسُنٌ جمع مؤنث، لُسُنٌ جمع مطلق۔ لسان مذکر بھی مستعمل ہے اور مؤنث بھی، اس کے مختلف معانی ہیں، زبان، قوتِ گویائی، بولی، لہجہ، ذکر جیسے بِلِسَانِ قَوْمِہٖ اس کی قوم کی بولی کے ساتھ بِلِسَانِکَ تیری بولی میں اِخْتِلَافِ اَلْسِنَتِکُمْ تمہاری بولیوں کا اور لہجوں کا اختلاف، وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِسَانِیْ میری قوتِ گویائی کی بندش کھول دے، لِسَانَ صِدْقٍ ذکر جمیل، لِسَانُ اللہِ، اللہ کا کلام اور حجت فُلَانٌ یَنْطِقُ بِلِسَانِ اللہِ فلاں شخص خداداد حجت و دلیل کے ساتھ بات کرتا ہے لِسْنٌ بھی لِسَانٌ کا ہم معنی ہے۔ لَسَنٌ زبان آوری فصاحت گفتگو کی روانی لَسِنٌ (صفت مشبہ) فصیح زبان آور اَلْسَنُ تیز زبان، رواں گفتگو کرنے والا، لُسْنٌ جمع مَلْسُوْنٌ دروغ گو اور وہ شخص جس کی زبان کٹی ہو لَسَنَہٗ لَسْنًا (نصر) گفتگو میں اس پر غالب آگیا گالیاں دیں، لَسَنَتْہُ الْعَقْرَبُ اس کو بچھو نے کاٹ لیا اَلْسَنَہٗ قَوْلَہٗ (باب افعال)

اس کو اس کا پیام پہنچا دیا یا خط پہنچا دیا مُلَاسَنَۃٌ
(بابِ مفاعلۃ) باہم گفت گو کرنا، گفتگو کی روانی
میں مقابلہ کرنا۔ تَلَسَّنَتِ النَّارُ آگ روشن
ہو گئی۔ ۶/۱۵ ۱۳/۱۲ بولی، لغت۔

لِسَانَ: اسم مفرد منصوب مضاف، اَلْسِنَۃٌ
جمع، ذکر جمیل، اچھا تذکرہ، تعریف۔ ۱۶/۶ ۱۹/۹

لِسَانِ: اسم مجرور مفرد، اَلْسُنٌ جمع، لغت،
بولی۔ ۱۹/۱۵

لِسَانُ: اسم مرفوع مضاف، اَلسن جمع۔
بولی، لغت ۱۴/۲۰

لِسَانٌ: اسم مرفوع نکرہ، اَلْسُنٌ جمع۔ بولی
لغت۔ ۱۴/۲

لِسَانًا: اسم منصوب نکرہ ۲/۲ گویائی کلام۔
۲۶/۲ بولی، لغت ۳۰/۱۵ زبان، جیب۔

لِسَانِکَ: مجرور مضاف، تیری بولی میں ۱۶/۹
بولی، لغت، ۲۵/۱۲ بولی۔

لِسَانَکَ: منصوب مضاف کے ضمیر خطاب
مضاف الیہ، تو اپنی زبان کو ۲۹/۱۴۔

لِسَانِیْ: مجرور مضاف اور مرفوع مضاف،
میری قوتِ گویائی سے۔ ۱۶/۱۱ میری گویائی یا
قوتِ گویائی۔ ۱۹/۶

لَسْتَ: واحد مذکر حاضر، لَیْسَ سے، تو نہیں
ہے۔ لَیْسَ فعل ناقص ہے۔ ماضی کا معنی رکھتا ہے
ماضی کی پوری گردان بھی آتی ہے لیکن مضارع
امر اسم فاعل، اسم مفعول اس سے مشتق نہیں
ہوتے اس لئے غیر متصرف کہلاتا ہے۔ اصل
میں لَیِسَ تھا، تخفیفاً لیس کر لیا گیا۔ بعض اہل علم
نے اس کی اصل لَا اَیْسَ قرار دی ہے
اَیْسَ وجودی معنی رکھتا ہے اور لَیْسَ عدمی
عرب کا محاورہ ہے اِئْتِنِیْ مِنْ حَیْثُ اَیْسَ
وَلَیْسَ مجھے دے کہیں سے موجود ترے پاس،
موجود ہو یا نہ ہو۔

دوسرے افعالِ ناقصہ کی طرح اس کا اسم
بھی مرفوع اور خبر منصوب آتی ہے لیکن دوسرے
افعالِ ناقصہ کی خبر کو ان افعال سے پہلے ذکر
کرنا جائز ہے، لَیْسَ کی خبر کو اس سے پہلے
نہیں ذکر کیا جا سکتا مُخْبِتًا کَانَ زَیْدٌ
صحیح ہے مُخْبِتًا لَیْسَ زَیْدٌ صحیح نہیں ہے۔
بجائے اِلَّا کے کبھی لَیْسَ بھی استثنائی
ہوتا ہے جیسے جَاءَ الْقَوْمُ لَیْسَ زَیْدًا
اہلِ تحقیق کی نظر میں یہ لَیْسَ استثنائیہ نہیں ہے
بلکہ ناسخہ ہے اس کے بعد ضمیر بعض کا اسم ہے اور

Marfat.com

زدیا خبر۔

اس کی صورت میں لَيْسَ کا معنی ہے:
دلیری بے خبری اور اَلْيَسُ وہ آدمی جو ہمیشہ گھر
میں پڑا رہے نیز دلیر اور خوشخو آدمی، تَكَايَسَ
عَنْهُ، اس کی طرف سے چشم پوشی (رضی و مفصل
و منتہی الارب، پ ۵/۱۰، ۱۲/۱۲، ۳۰/۱۳

لَسْتُ: واحد متکلم ماضی، میں نہیں ہوں
ک/۱۴ ۹/۱۲

لَسْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی، تم نہیں ہو
پ ۳/۵، ۶/۱۳، ۱۴/۲ ۔

لَسْتُنَّ: جمع مؤنث حاضر ماضی، تم نہیں
ہو۔ ۲۲/۱ ۔

یاد رکھنا چاہیے کہ لَيْسَ اگرچہ صیغہ ماضی
ہے لیکن ترجمہ ہونا حال کا کیا جاتا ہے۔

لَطِيْفٌ: صیغہ صفت مشبہ، حالتِ رفع
باریک بیں، دقیقہ رس، امورِ دقیقہ کو جاننے
والا۔ دقتِ نظر اور حسنِ تدبیر سے کام کرنیوالا،
بندوں پر مہربان، نیکیوں کی توفیق دینے والا۔
کسی جسم کے لطیف ہونے کا معنی ہے
نازک ہونا۔ باریک ہونا، کسی بات کے
لطیف ہونے کے معنی ہیں باریک ہونا، دقیق
ہونا، معنی کا پوشیدہ ہونا، کسی حرکت کے
لطیف ہونے کا معنی ہے سبک ہونا، ہلکا ہونا
لُطْفٌ نرمی، لطفِ الٰہی، اس کی رحمت
نیکیوں کی توفیق، گناہوں سے حفاظت۔
(قاموس۔ اقرب الموارد، لَطَفٌ اسم مصدر
نرمی اور توفیقِ خداوندی۔

لَطَفَةٌ ہدیہ، لَطْفَانٌ بھلائی کرنیوالا
لَطَفَ لُطْفًا (نصر) نرمی کی، نزدیک ہوا
لَطَفَ اللّٰهُ لَكَ اللہ نے تجھے مقصود
تک پہنچا دیا (نصر) لَطُفَ لَطَافَةً و لَطَافَةً
(کرم) باریک ہو گیا، ریزہ ریزہ ہو گیا اِلْطَافٌ
(افعال) اور اِسْتِلْطَافٌ (استفعال)
کسی چیز کو اپنے بازو یا پہلو پر چپکا لینا
اَلْطَفَهٗ بِكَذَا کا معنی کسی شخص کے ساتھ
کوئی بھلائی کی یا اچھا سلوک کیا۔

تَلَطُّفٌ (تفعّل)، تَلَاطُفٌ (تفاعل)
مُلَاطَفَةٌ (مفاعلۃ) باہم نرمی کرنا، خوش خلقی
سے پیش آنا (تاج العروس و منتہی الارب)
پ ۷/۱۹ واقف اسرار (یا مہربان۔ سیوطی) ۱۳/۵
۱۱/۲۲ پ ۲۹/۱ واقفِ اسرار، مدبر، مخفی پوشیدہ
چیزوں کو جاننے والا ۱۲/۱۵ مہربان (کلی) یلدرم

Marfat.com

خفی ۔ پ ۲۵/۲ مہربان ۔ بھلائی کرنیوالا ۔

لَطِیْفًا: صفت شبہ حالتِ نصب، پ ۲۲/۱ باریک بیں ۔ مہربان ۔

لَظٰی: عَلَم اور اسم مصدر اور مصدر، دوزخ کا نام ہے، بغیر دھویں کے اٹھتا ہوا شعلہ، لپٹ بھڑک ۔ آگ بھڑکنا ۔ لَظِیَتِ النَّارُ لَظًی (سمع) آگ بھڑک گئی، مشتعل ہو گئی، تَلَظّٰی (تفعّل)، آگ کا بھڑکنا ۔ اِلْتِظَاءٌ (افتعال) بمعنی تَلَظّٰی، لَظَاءٌ تھوڑی چیز ۔ مَاتَرَکْتُ عِنْدَہٗ اِلَّا لَظَاءً میں نے اس کے پاس صرف تھوڑی مقدار میں چیز چھوڑی ۔ آیت میں جہنم مراد ہے ۔ پ ۲۹/۷ ۔

لَعِبٌ: حاصل مصدر، کھیل لَعِبٌ لَعْبٌ لِعْبٌ لَعِبَۃٌ سب کا معنی کھیل، لَعِبٌ اور لِعْبٌ اور لُعْبَۃٌ بازیچہ اور کھلاڑی کو بھی کہتے ہیں ۔ پ ۷/۱۰ پ ۲۱/۲ پ ۲۶/۸ پ ۲۷/۱۹ (دیکھو لَاعِبِیْنَ)

لَعِبًا: کھیل، پ ۶/۱۲ پ ۷/۱۴ پ ۳/۱۲ (دیکھو لَاعِبِیْنَ)

لَعَلَّ: حرف مشابہ بفعل ہے ۔ تَرَجِّی (امید یا خوف) پر دلالت کرنے کے لئے آتا ہے، اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے جیسے لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا فراء کے کچھ ساتھی قائل ہیں کہ خبر بھی منصوب ہوتی ہے جیسے لَعَلَّ اَبَاکَ مُنْطَلِقًا بعض عربوں سے سنا گیا ہے، یونس کا قول ہے ایسا استعمال بعض قبائل کے ساتھ مخصوص ہے ۔ قرآنی استعمال میں اسم منصوب اور خبر مرفوع ہی وارد ہے ۔ (مغنی اللبیب)

امید کا رجوع کبھی متکلم کی طرف ہوتا ہے جیسے لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَۃَ فرعون کی قوم والوں نے کہا تھا ہم کو امید ہے کہ ہم جادوگروں کے پیچھے چلیں گے، کبھی مخاطب کو امید دلانے اور امیدوار رکھنے کے لئے آتا ہے اس وقت امید کا رجوع مخاطب کی طرف ہوتا ہے جیسے لَعَلَّہٗ یَتَذَکَّرُ اَوْ یَخْشٰی اللہ نے حضرتِ موسٰی اور حضرتِ ہارون کو حکم دیا فرعون کے پاس جاؤ اس سے کہو کہ ہم اللہ کے رسول ہیں یہ امید رکھتے ہوئے جاؤ کہ شاید وہ نصیحت مان لے اور ڈر جائے ۔

کبھی امید کا تعلق نہ متکلم سے ہوتا ہے نہ مخاطب سے بلکہ تیسرے شخص سے ہوتا ہے جیسے فَلَعَلَّکَ تَارِکٌ بَعْضَ مَا یُوْحٰی اِلَیْکَ

Marfat.com

یعنی لوگ یہ امید رکھتے ہیں کہ آپ وحی کا کوئی حصہ ترک کردیں گے فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ یعنی آپ کی حالت دیکھکر لوگ یہ امید یا اندیشہ کرتے ہیں کہ آپ اپنی جان کھودیں گے۔

(نوٹ) آیت لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ میں بھی امید ہے یعنی اللہ کی عبادت اس امید کو رکھتے ہوئے کرو کہ تم کامیاب ہوگے۔

(راغب فی المفردات وصرح ببعضہا البیضاوی والرازی)

لَعَلَّ کے معانی

(۱) لَعَلَّ کی اصل وضع امید یا اندیشہ کے لئے ہے لیکن جس چیز کی امید کی جائے اس کا ممکن ہونا ضروری ہے اسی لئے لَعَلَّ الشَّبَابَ يَعُوْدُ کہنا غلط ہے جوانی کا لوٹنا ممکن نہیں لیکن اللہ نے فرعون کا قول نقل کرتے ہوئے فرمایا لَعَلِّيْ أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ یعنی فرعون نے امید کرتے ہوئے کہا شاید میں آسمانی اسباب تک پہنچ جاؤں، آسمان تک فرعون کا پہنچنا ناممکن تھا، پھر کیوں لَعَلَّ کا استعمال کیا گیا۔ اس شبہ کا ازالہ کرنے کے لئے دو جواب دیئے گئے ہیں۔

ا۔ فرعون کا یہ قول جہالت پر مبنی تھا یعنی فرعون جانتا ہی نہ تھا کہ آسمان کہاں ہے اور وہاں تک پہنچنا ناممکن ہے۔

۲۔ فرعون اہل دربار کو دھوکہ دینا چاہتا تھا وہ فریب کے ساتھ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ میرے لئے آسمان تک پہنچنا ممکن ہے۔

(۲) تعلیل یعنی کَیْ کا ہم معنی، اخفش اور کسائی اور بعض دوسرے نحوی اس کے قائل ہیں جیسے فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى یعنی فرعون سے نرمی سے کہنا تاکہ وہ نصیحت قبول کرلے، اکثر ضرب اور اہل ادب اس آیت میں رجا (نمبر دو) کے قائل ہیں۔

(۳) استفہام کے لئے، اس کے قائل صرف کوفی ادیب ہیں جیسے لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ تم کو نہیں معلوم کہ کیا اس کے بعد اللہ کوئی اور امر پیدا کردے گا مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰى تم کو کیا معلوم کہ کیا وہ پاک نفس بن جائے گا۔

(صاحب منتہی الارب نے لَعَلَّ کا ترجمہ کاش بھی لکھا ہے یعنی تمنا کے لئے مثال کوئی نہیں دی)

Marfat.com

لعلّ کی خبر پر اَنْ بکثرت آتا ہے جو عسٰے کے معنی کو لئے ہوئے ہوتا ہے جیسے متمم بن نویرہ کا شعر ہے: لَعَلَّكَ يَوْمًا اَنْ تُلِمَّ مُلِمَّةٌ

کبھی حرفِ تنفیس بھی اس کی خبر پر آتا ہے جیسے
فَقُولَا لَهَا قَوْلًا رَقِيقًا لَعَلَّهَا ، سَتَرْحَمُنِي مِنْ زَفْرَةٍ وَعَوِيلِ
تم دونوں اس (محبوبہ) سے نرمی کے ساتھ بات کرنا شاید اس کو میری آہ و بکا پر رحم آجائے۔

لعلّ کی خبر فعل ماضی ہو سکتی ہے، حدیث صحیح میں آیا ہے وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ۔ تم کو کیا معلوم امید ہے کہ اللہ نے اہلِ بدر کے حالات کو جانتے ہوئے فرمایا ہے کہ جو کچھ چاہو کرو، میں نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے، امرا القیس کندی کا شعر ہے ؎

وَ بُدِّلْتُ قَرْحًا دَامِيًا بَعْدَ صِحَّةٍ
لَعَلَّ مَنَايَانَا تَحَوَّلْنَ اَبْؤُسَا

صحت کے بدلہ میں مجھے خون ریز پھوڑے دیئے گئے، شاید ہماری موتیں دکھوں میں تبدیل ہو گئیں (یعنی دکھ ہی دکھ رہیں گے موت ان دکھوں کا خاتمہ نہیں کرے گی)

سیبویہ نے یہ شعر بھی نقل کیا ہے ؎

اَعِدْ نَظَرًا يَا عَبْدَ قَيْسٍ لَعَلَّمَا
اَضَاءَتْ لَكَ النَّارُ الْحِمَارَ الْمُقَيَّدَا

اے عبد قیس دوبارہ دیکھ شاید آگ کی روشنی میں تجھے بندھا ہوا گدھا نظر آجائے۔

حریری کے نزدیک لعلّ کی خبر فعل ماضی نہیں ہو سکتی، شواہدِ مذکورہ حریری کی تردید کر رہے ہیں۔ (مغنی اللبیب)

لَعَلَّ کا لفظی تجزیہ

بعض اہلِ لغت کہتے ہیں لَعَلَّ میں لام زائد ہے، اصل لفظ عَلَّ ہے۔ لَعَلَّ میں مندرجہ ذیل تغیرات بھی آئے ہیں:
عَلَّ عَنَّ غَنَّ اَنَّ لَعَنَّ لَغَنَّ لَاَنَّ لَوْاَنَّ رَعَلَّ رَعَنَّ رَعَنَّ یاءِ متکلم کی اضافت کی صورت میں لَعَلِّي لَعَلَّنِي لَعَنِّي عَلِّي آیا ہے (منتہی الارب و قاموس)

قرآنِ مجید میں سوا لعلّ کے اور کوئی بگڑا ہوا لفظ نہیں آیا۔ ٢٣/٥ ٢٥/٣ ٢٨/١٧

لَعَلَّكَ: لعلّ حرف مشبہ بالفعل کَ اس کا اسم شاید تو۔ ١٢/٢ ١٥/٣ ١٦/١٧ ١٩/٥

لَعَلَّكُمْ: لعلّ حرف مشبہ بالفعل کُمْ اس کا اسم شاید تم۔ ١/٣، ٦، ٨، ٩ — ٢/٢، ٦، ٧، ٨، ١١، ١٥

۳/۲ ۴/۲، ۵،۳۴، ۱۱ ۶/۶، ۱۰ ۷/۲، ۳ ۸/۶، ۷، ۱۴، ۱۵، ۱۶
۹/۱۰، ۱۱، ۱۴، ۱۷ ۱۰/۲ ۱۲/۱۱ ۱۳/۷ ۱۴/۸، ۱۷، ۱۹
۱۷/۱، ۱۲، ۱۷ ۱۸/۷، ۱۰، ۱۳، ۱۴ ۱۹/۱۱، ۱۶، ۱۹ ۲۰/۷، ۱۰ ۲۱/۸ ۲۲/۱۴
۲۳/۲ ۲۴/۱۲، ۱۸ ۲۵/۷، ۱۸ ۲۶/۱۳ ۲۷/۲، ۱۳ ۲۸/۱۰

لَعَلَّنَا: لعل حرف ترجی مشبہ بالفعل، نَا ضمیر واحد متکلم، اس کا اسم، شاید ہم، ۱۹/۷

لَعَلَّهٗ: لعل حرف مشبہ بالفعل، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، اس کا اسم، شاید وہ، ۱۶/۱۱ ۱۷/۷ ۳۰/۵۔

لَعَلَّهُمْ: لعلَّ حرف مشبہ بالفعل، ھُم ضمیر جمع مذکر غائب، اس کا اسم، شاید وہ سب لوگ، ۲/۷، ۱۱
۳/۱۶ ۷/۱۱، ۱۲، ۱۴ ۸/۶، ۱۰ ۹/۲، ۶، ۱۱، ۱۲ ۱۰/۳، ۸
۱۱/۴ ۱۲/۱۶ ۱۳/۲، ۱۶، ۱۸ ۱۴/۱۲ ۱۶/۱۵ ۱۷/۳، ۵ ۱۸/۳
۲۰/۸، ۹ ۲۱/۸، ۱۴، ۱۵ ۲۳/۴، ۱۷ ۲۵/۹، ۱۱، ۱۶ ۲۶/۴
۲۸/۶۔

لَعَلِّیْ: لعلَّ حرف مشبہ بالفعل، ی ضمیر واحد متکلم اس کا اسم، ۱۲/۱۲ ۱۶/۱۰ ۱۸/۶ ۲۰/۷ ۲۴/۹۔

لَعْنًا: مصدر، لَعَنَ (باب فتح) ماضی، لَعْنَۃٌ اسم، پھٹکار، دھتکار، اس کی جمع لِعَانٌ اور لَعَنَاتٌ ہے (مزید تشریح کے لئے دیکھو اللعنۃ عنوان) ۲۲/۵

لَعَنَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف لَعْنٌ مصدر (باب فتح) رحمت سے دور کر دیا۔ ۲۲/۵

لُعِنَ: واحد مذکر غائب ماضی مجہول، لَعْنٌ مصدر (باب فتح) لعنت کی گئی، اللہ کی رحمت سے دور رہنے کی بد دعا کی گئی۔ ۶/۱۵

لَعَنَّا: جمع متکلم ماضی معروف، لَعْنٌ مصدر، (باب فتح) ہم نے لعنت کی، ہم نے رحمت سے دور کر دیا۔ ۵/۴۔

لَعَنَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف لَعْنٌ مصدر (باب فتح) اس نے لعنت کی، اس نے بد دعا کی۔ ۸/۱۱

لُعِنُوْا: جمع مذکر غائب ماضی مجہول لَعْنٌ مصدر (باب فتح) ان پر لعنت کی گئی، ان کو رحمت سے دور کر دیا گیا۔ ۶/۱۳ ۱۸/۹

لَعَنَهٗ: لَعَنَ واحد مذکر غائب ماضی معروف ہٗ ضمیر مفعول، اس پر لعنت کی، اس کو رحمت سے دور کر دیا۔ ۵/۱، ۱۵ ۶/۱۳

لَعَنَهُمْ: لَعَنَ واحد مذکر غائب ماضی معروف ھُم ضمیر مفعول، ان پر لعنت کی، ۱/۱۱ ۵/۴، ۵ ۵/۵ ۲۲/۴ ۲۶/۹، ۷

لَعْنَتِیْ: لَعْنَۃٌ اسم مصدر، پھٹکار، دھتکار، ی ضمیر متکلم مضاف الیہ، میری لعنت۔ میری

Marfat.com

طرف سے پھٹکار، ۲۳/۱۴

اَللَّعْنَۃَ: اسم مصدر معرف باللام، پھٹکار،
دھتکار۔ ۴/۹ ۲۲/۱۱

لَعْنَۃُ: اسم مصدر مضاف مرفوع، پھٹکار،
دھتکار۔ ۱/۱۱ ۲/۲ ۵/۱۲ ۱۲/۲

اَللَّعْنَۃَ: اسم مصدر، معرف باللام منصوب
پھٹکار، ۱۲/۲۔

لَعْنَۃَ: اسم مصدر منصوب مضاف پھٹکار
۳/۱۸ ۱۷/۱۴

لَعْنَۃً: اسم مصدر منصوب نکرہ ۱۲/۵، ۹ ۲۰/۷

اَللَّغْوِ: معرفہ مجرور، لَغْو اور لَغْوٰی بیہودہ
قول یا فعل یا چیز اور ہر خطا۔ ابو عبیدہ نے کہا
لَغْو اور لَغَا ایک ہی ہیں جیسے عیب اور عاب
ایک شاعر کا قول ہے عَنِ اللَّغَا وَرَفَثِ
التَّکَلُّمِ بیہودہ کلام اور فحش گفتگو سے، لَغَا
حقیقت میں چڑیوں اور چڑیوں کی طرح دوسرے
پرندوں کے چوں چوں کرنے کی آواز کو کہتے ہیں
جو بلا ارادہ بے سوچے سمجھے نکلتی ہے، لَغَا
سے لَغْوٌ بنا ہے، اسی لئے لغو اس قسم کو
کہتے ہیں جو بغیر نیت قسم کے بطور تکیہ کلام منہ
سے نکل جاتی ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے:

وَلَسْتَ بِمَاخُوْذٍ بِلَغْوٍ تَقُوْلُہٗ
اِذَا لَمْ تَعَمَّدْ عَاقِدَاتِ الْعَزَائِمِ

لغو قسم کھانے پر تمہارا مواخذہ نہ ہوگا جبکہ
قصد و نیت کے ساتھ پختہ قسم نہ کھاؤ (راغب)
امام راغب نے لغو قسم کی جو تشریح کی ہے
وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اور
امام شافعی کے مسلک کے موافق ہے، النخعی
بھی اس کی شہادت ملتی ہے لیکن امام ابو حنیفہ
کا مسلک ہے کہ لغو قسم وہ ہے جو کسی گذشتہ
امر پر کھائی جائے اور یہ سمجھ کر کھائی جائے کہ واقعہ
ایسا ہی ہے لیکن حقیقت میں قسم واقع کے خلاف
ہو (ذکرہ القدوری) در مختار میں تتارخانیہ سے ہے
کہ گذشتہ امر پر قسم کھائی ہو یا حال پر رد المحتار
میں صراحت ہے کہ آئندہ سے قسم کا تعلق نہ ہو
مجاہد کا یہی قول ہے۔ (ابو السعود)
(مزید تشریح کے لئے دیکھو لاغیہ) ۲/۱۲ بیہودہ
قسم ۱۸/۱ ۲۹/۲ ہر بیہودگی، قولی، فعلی چیز۔

اَللَّغْوَ: معرفہ منصوب ۲۸/۹ گالی اور دکھ کی بات

لَغْوٌ: نکرہ مرفوع ۲۴/۳ بیہودہ کلام، بیہودگی۔

لَغْوًا: نکرہ منصوب ۱۹/۲۱ بیہودہ کلام ۲۶/۱۲
فحش کلام، ۳/۲۲ بیہودہ بات۔

Marfat.com

لُغُوبٌ: مصدر اور اسم مصدر، تھکنا، تھکان، لَغُوبَۃٌ، لُغَابَۃٌ سستی، بیوقوفی، لَغِبٌ کمزور، ماندہ، لَغْبٌ لَاغِبٌ تھکا ہوا، سست۔ مثل ہے اَتَانَا سَاغِبًا لَاغِبًا وہ ہمارے پاس بھوکا ماندہ آیا۔ لَغُوبٌ کاہل، ضعیف الرائے۔ ایک اعرابی نے کہا تھا فُلَانٌ لَغُوبٌ اَحْمَقُ فلاں شخص بڑا بیوقوف احمق ہے۔ لَغَبٌ گردن کے بال۔ اَخَذَ بِلَغَبِ رَقَبَتِہٖ اس کے گردن کے بال پکڑ لئے یعنی اس کو پالیا۔

لَغُبَ لَغْبًا و لُغُوبًا (فتح، سمع، کرم) سخت تھک گیا۔ لازم ہے۔ لَغَبَ الْقَوْمَ لَغْبًا: فتح، لوگوں میں جھوٹی بات پھیلائی۔ جھوٹی خبر دی، متعدی ہے۔ لَغَبَ عَلَيْهِمْ ان میں فساد پھیلایا۔ اِلْغَابٌ (افعال) تھکانا۔ رنج پہنچانا۔ تَلَغُّبٌ (تفعّل) اور تَلْغِيبٌ ماندہ کرانا (المفردات و قاموس)

پ ۲۲ پ ۲۶
۱۶ ۱۷ ۔

لَفِيفًا، صفت مشبہ، آدمیوں کا وہ بڑا گروہ جس میں مختلف قبائل کے آدمی جمع ہوں، طَعَامٌ لَفِيفٌ، دو یا زیادہ اقسام سے ملایا ہوا کھانا۔

فُلَانٌ لَفِيفُ زَيْدٍ فلاں شخص زید کے ساتھ مخلوط ہے یعنی اس کا دوست ہے۔

لِفَافَۃٌ لپیٹ کا کپڑا۔ لَفَائِفُ جمع۔ لِفٌّ اور لَفٌّ وہ گروہ جس میں ہر طرف سے ہر قسم کے لوگ آ کر مخلوط ہو گئے ہوں۔ لُفُوفٌ جمع۔ نیز جھوٹے گواہ جن کو ادھر ادھر سے جمع کر لیا جاتا ہے جَاءُوْا وَمَنْ لَفَّ لِفَّهُمْ وہ خود بھی آئے اور ان لوگوں کو بھی ساتھ لائے جن کا شمار انہی کے ساتھ ہوتا تھا یعنی واقع میں تو وہ ان میں سے نہ تھے مگر شمار میں انہیں کے ساتھ شامل کئے جاتے تھے۔ لِفٌّ اور لَفٌّ اس باغ کو بھی کہتے ہیں جس میں درخت گھنے ہوں اور درختوں کی شاخیں پیچ در پیچ باہم گتھی ہوئی ہوں۔ اَلْفَافٌ جمع (دیکھو اَلْفَافًا) اَلْفَافٌ لُفٌّ کی جمع ہو سکتی ہے اور لُفٌّ کا واحد لَفَّاءُ ہے۔ اس صورت میں اَلْفَافٌ جمع الجمع ہو گی۔

حَدِيقَۃٌ لَفَّاءُ گھنے، پیچ در پیچ درختوں والا باغ، لَفَفٌ زبان کا لکھڑانا، ثقیل ہو جانا جس سے بات کرنی دشوار ہو جائے، اسی سے صیغہ صفت اَلَفُّ آتا ہے یعنی وہ شخص جو سست کلام، بشکل سے دیر میں بات کرنے والا، گراں

زبان ہو۔ لِفَّ چادر۔

لَفَّ الثَّوْبَ (نصر) کپڑا لپیٹ دیا۔ لَفَّ الشَّیْءَ اس چیز کو اکٹھا کر لیا۔ لَفَّ الْکَتِیْبَتَیْنِ فوج کے دونوں مقابل دستوں کو ایک دوسرے سے بھڑا دیا۔ ٹکرا دیا۔ لَفَّ فُلَانًا حَقَّہٗ، فلاں شخص کا حق نہ دیا، اسکو حق سے روک دیا۔ لَفَّ فِی الْاَکْلِ مختلف قسم کے کھانے ملا کر کھائے۔ لَفَّ الشَّیْءَ بِالشَّیْءِ ایک چیز کو دوسری چیز سے ملا دیا۔ تَلْفِیْفٌ (تفعیل) خوب لپیٹ دینا۔ تَلَفُّفٌ (تفعل) اِلْتِفَافٌ (افتعال) لپٹ جانا۔ کسی چیز سے لپٹنے کے لئے التفاف کے بعد فی بھی آتا ہے اور با بھی۔ اِلْتَفَّ بِثَوْبِہٖ اور فِیْ ثَوْبِہٖ دونوں صحیح ہیں۔

لِقَآءَ: حاصل مصدر، منصوب مضاف بشی۔ ۸/۲-۱۱ ۱۱/۶،۷ ۱۶/۳ ۱۹/۱ ۲۰/۱۳ ۲۱/۱۵ ۲۲/۵ ۲۵/۲

لِقَآءِ: حاصل مصدر مجرور مضاف بشی۔ ۹/۱ ۱۳/۷ ۱۶/۲ ۱۸/۲ ۲۰/۱۵ ۲۱/۴،۱۴،۱۵،۱۶ ۲۵/۱ (مزید تشریح کے لئے دیکھو لَاقِیْہِ)

لَقُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف۔ اصل

میں نچوڑا تھا، جب وہ ملتے ہیں، جب وہ سامنے آتے ہیں۔ ۱/۹،۱ ۲/۲۔

لَقِیَا: تثنیہ مذکر غائب ماضی معروف (عورت کو مرد کے ساتھ تغلیبًا شامل کیا گیا ہے) ان دونوں نے پایا، وہ دونوں سامنے آئے۔ ۱۵/۲۲

لَقِیْتُمُوْہُ: جمع مذکر حاضر ماضی معروف، جب تم سامنے جاؤ، جب تمہارا مقابلہ ہو۔ ۹/۱۶ ۱۰/۲ ۲۶/۵۔

لَقِیْنَا: جمع متکلم ماضی معروف ہم نے پایا۔ ۱۵/۲۱

لَقّٰھُمْ: لَقّٰی واحد مذکر غائب ماضی معروف، تَلْقِیَۃٌ مصدر (تفعیل) ھُمْ ضمیر مفعول اول ان کو دی، دیگا۔ عطا کرے گا ۲۹/۱۹ (تشریح کے لئے دیکھو لَاقِیْہِ)

لُقْمَانُ: محمد ابن اسحاق نے کہا لقمان بن باعور بن ناحور بن تارخ یعنی آزر (والد ابراہیم) وہب بن منبہ نے کہا حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے تھے، مقاتل نے کہا حضرت ایوب کی خالہ کے بیٹے تھے۔ واقدی نے کہا حضرت داؤد سے پہلے بنی اسرائیل کے قاضی تھے۔

خالد ربعی نے کہا حبشی غلام تھے۔ بڑھئی کا پیشہ کرتے تھے۔ سعید بن مسیب نے کہا درزی تھے، کسی نے کہا چرواہے تھے، مجاہد نے

Marfat.com

کہا نوبہ کے رہنے والے سیاہ فام حبشی تھے، تن کے موٹے موٹے لب لٹکے ہوئے تھے۔ واللہ اعلم۔

اللہ علیم ہے کون تھے، صحیح تحقیق کسی یقینی تاریخی نتیجہ پر نہیں پہونچی، کوئی بھی تھے، تھے موحد گر، دانشمند، دانش گر، عالم، عامل گر، ناصح، امین، ستھری نظر و فکر رکھنے والے، حق رساں کردار کے مالک، سلف میں سے عکرمہ کے علاوہ کوئی حضرتِ لقمان کو نبی نہیں کہتا۔

یہ لقمان وہ شخص نہیں جو لقمان بن عاد کے نام سے تاریخ میں مذکور ہے، کیونکہ وہ مشرک تھا۔

لقمان عربی زبان میں غیر منصرف ہے شاید اس وجہ سے کہ عجمی نام ہے یا اس وجہ سے کہ الف نون بھی اس کے آخر میں اور علم بھی ہے لفظی ساخت اس کے عربی ہونے کی غمازی کرتی ہے، اس مادہ کے دوسرے الفاظ بھی عربی میں مستعمل ہیں۔ لَقْمٌ لقمہ نگلنے کو کہتے ہیں، لُقَمَۃٌ نگلے جانے والے نوالے کو کہتے ہیں، لَقَمٌ راستہ کو یا راستہ کے کنارہ کو کہتے ہیں، باب افتعال میں پہنچکر اِلْتَقَمَ کا معنی ہوا نگل لیا۔ فَالْتَقَمَہُ الْحُوْتُ اس کو مچھلی نے نگل لیا۔

لٰکِنَّ، حرف مشابہ بالفعل۔ اسم کو نصب

خبر کو رفع دیتا ہے جیسے وَلٰکِنَّ اللّٰہَ ذُوْ فَضْلٍ۔

لٰکِنَّ کی ساخت

اہلِ بصرہ کے نزدیک لٰکِنَّ حرف بسیط ہے

فرا قائل ہے مرکب ہے، اصل میں لٰکِن اَنَّ

تھا، عام کوفی ادیبوں کا خیال ہے کہ لٰکِنَّ اصل

میں لَا اَنَّ تھا، کاف زائد ہے بعض کی رائے

ہے کہ اصل لفظ اَنَّ ہے، لام اور کاف

دونوں زائد ہیں۔

لٰکِنَّ کا معنی مختلف فیہ ہے

(۱) عام علماءِ ادب کا مشہور مسلک ہے

لٰکِنَّ صرف استدراک کے لئے آتا ہے، کسی

دوسرے معنی کے لئے مستعمل نہیں۔ استدراک

کا مطلب یہ ہے کہ ماقبل کے حکم کے خلاف

مابعد کی طرف کسی حکم کی نسبت کی جائے

اسی لئے ضروری ہے کہ لٰکِنَّ سے پہلے

کوئی ایسا حکم ہو جو پیچھے آنے والے حکم کی نقیض

یا ضد ہو جیسے لَیْسَ عَلَیْکَ ھُدٰىھُمْ وَلٰکِنَّ

اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ۔ عدمِ ہدایت ہدایت

کی نقیض ہے۔

مَاھٰذَا اَبْیَضُ وَلٰکِنَّہٗ اَسْوَدُ یہ سفید

نہیں لیکن سیاہ ہے۔ سفید سیاہ کی ضد ہے

Marfat.com

(۱) ہمیشہ ادراک کے لئے نہیں آتا بلکہ کبھی استدراک کے لئے آتا ہے اور کبھی تاکید کے لئے، ابن ابی الربیع سبتی نے بسیط میں اسی رائے کا اظہار کیا ہے۔ نحویوں کی ایک جماعت کا بھی مسلک ہے۔ اس وقت استدراک کا معنی ہوگا۔ اس خیال کو لکنّ کے ذریعہ سے دور کرنا جو پہلے کلام سے پیدا ہوا ہو یا ہو سکتا ہو جیسے مَا زَیْدٌ شُجَاعًا وَلٰکِنَّہٗ کَرِیْمٌ زید بہادر نہیں ہے لیکن وہ سخی ہے۔ شجاعت اور سخاوت دونوں عموماً ایک شخص میں ساتھ ہی ساتھ ہوتی ہیں۔ اس کلیہ کے ماتحت جب زید سے شجاعت کی نفی کی گئی تو خیال پیدا ہو سکتا تھا کہ شاید زید میں سخاوت کی صفت بھی نہیں ہے۔ اس خیال کو دور کرنے کے لئے لکن کا استعمال کیا گیا۔

تاکید کی مثال جیسے لَوْ جَاءَنِیْ زَیْدٌ لَاَکْرَمْتُہٗ وَلٰکِنَّہٗ لَمْ یَجِیْ اگر زید میرے پاس آتا تو میں اس کی عزت کرتا لیکن وہ نہیں آیا۔ لَوْ خود امتناع کے لئے آتا ہے اس لئے بغیر لکنّ کے پہلے ہی کلام سے زید کا نہ آنا معلوم ہوگیا۔ لکنّ نے اس کی تاکید کر دی،

(۳) لکنّ ہمیشہ تاکید کے لئے آتا ہے، استدراک ضمنی اور ذیلی طور پر مترشح ہو جاتا ہے، یہ ابن عصفور کا قول ہے۔ ابن عصفور نے مقرب میں اِنَّ اور لکنّ کا معنی حرف تاکید لکھا ہے اور مقرب کی شرح میں صراحت کی ہے کہ تاکید کے ساتھ استدراک کا مفہوم آ ہی جاتا ہے۔

لکن کا اسم کبھی محذوف ہوتا ہے مگر قرآن مجید میں ایسا استعمال نہیں ہے، ایک شاعر کہتا ہے :

فَلَوْ کُنْتَ ضَبِّیًّا عَرَفْتَ قَرَابَتِیْ
وَلٰکِنَّ زَنْجِیٌّ عَظِیْمُ الْمَشَافِرِ

اگر تو خاندان بنی ضبہ میں سے ہوتا تو میری قرابت کو پہچان لیتا لیکن تو بڑے لبوں والا حبشی ہے یعنی وَلٰکِنَّکَ۔

متنبی نے کہا ہے :

وَمَا کُنْتُ مِمَّنْ یَدْخُلُ الْعِشْقُ قَلْبَہٗ
وَلٰکِنَّ مَنْ یُبْصِرْ جُفُوْنَکِ یَعْشَقِ

میں ان لوگوں میں سے نہیں تھا جن کے دل میں عشق داخل ہو جاتا ہے لیکن جو تیری آنکھوں کو دیکھتا ہے عاشق ہو ہی جاتا ہے۔

Marfat.com

بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مَنْ لٰکِنَّ کا اسم ہے مگر ایسا ہو نہیں سکتا کیونکہ مَنْ شرطیہ ہے اس کا ماقبل اس پر عمل نہیں کر سکتا۔

لٰکِنَّ کی خبر پہ لام نہیں آتا۔ کوفی علماء جواز کے قائل ہیں، مشہور مصرعہ ہے:

وَلٰكِنَّنِيْ مِنْ حُبِّهَا لَعَمِيْدٌ

منکرین کی طرف سے جواب دیا جاتا ہے کہ شعر کا قائل معلوم نہیں اس لئے شاہد ناقابلِ اعتماد ہے، اس کے علاوہ کوئی دوسری نظیر نہیں ملتی، اس لئے اس مصرعہ میں لام کو زائد کہا جائے گا۔

لٰکِنَّ کے نون کو کبھی حذف کر دیا جاتا ہے اگرچہ یہ قبیح ہے اور بہت قبیح لیکن آیا ضرور ہے جیسے وَلَاكِ اسْقِنِيْ اِنْ كَانَ مَاؤُكَ ذا فضل لیکن مجھے پلادے اگر تیرے پاس پانی بچا ہو، $\frac{۱}{۱۲}$ $\frac{۲}{۶، ۸، ۱۶، ۱۷}$ $\frac{۳}{۱، ۵}$ $\frac{۴}{۹}$ $\frac{۶}{۱۵}$
$\frac{۷}{۴، ۱۰}$ $\frac{۸}{۱}$ $\frac{۹}{۶، ۱۳، ۱۴، ۱۸}$ $\frac{۱۰}{۱، ۴}$ $\frac{۱۱}{۱۰، ۱۱}$
$\frac{۱۲}{۲، ۱۳، ۱۵}$ $\frac{۱۳}{۲، ۴، ۱۴}$ $\frac{۱۴}{۱۱}$ $\frac{۱۷}{۸}$ $\frac{۱۸}{۹}$
$\frac{۲۰}{۲، ۴، ۹}$ $\frac{۲۱}{۴، ۷}$ $\frac{۲۲}{۹، ۱۰}$ $\frac{۲۴}{۲، ۱۱، ۱۲}$ $\frac{۲۵}{۱۳، ۱۵، ۱۹}$
$\frac{۲۶}{۱۴}$ $\frac{۲۷}{۴}$ $\frac{۲۸}{۴، ۱۳}$

لٰکِنَّا: اصل میں لٰکِنْ اَنَا تھا تخفیف ہمزہ کے
بعد نون کا ادغام ہوا۔ لیکن ہیں، $\frac{۱۵}{۱۷}$ $\frac{۱۶}{۱۳}$
$\frac{۲۰}{۸}$ ۔

لٰکِنَّ کُمْ: کُمْ لٰکِنَّ کا اسم ہے۔ لیکن تم
$\frac{۲۱}{۹}$ $\frac{۲۷}{۱۸}$ ۔

لٰکِنَّہٗ: ہٗ لٰکِنَّ کا اسم ہے لیکن وہ۔ $\frac{۹}{۱۲}$

لٰکِنَّھُمْ: ھُمْ لٰکِنَّ کا اسم ہے لیکن و
سب لوگ۔ $\frac{۱۰}{۱۲}$ ۔

لٰکِنِّیْ: ی ضمیر واحد متکلم لٰکِنَّ کا اسم ہے
یاء کی مناسبت سے نون کو کسرہ دے د
لیکن میں۔ $\frac{۸}{۱۵، ۱۶}$ $\frac{۱۲}{۳}$ $\frac{۲۶}{۳}$

لٰکِنْ: دو طرح کا ہے:

۱۔ مشدد سے مخفف بنایا گیا اصلِ وضع میں
لٰکِنَّ تھا تخفیفاً لٰکِنْ کر دیا گیا یہ حرفِ ابت
ہے عامل نہیں، اسی لئے اسم پر بھی داخل ہو
ہے اور فعل پر بھی جیسے لٰکِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَو
رَبَّهُمْ اور وَلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا۔ اخفش ا
یونس اس کو عامل قرار دیتے ہیں۔

۲۔ اصل وضع ہی میں لٰکِنْ تھا اگر اس کے بعد
جملہ آئے گا تو اس کو حرفِ ابتداء سمجھا جائیگا ج
فائدہ صرف استدراک ہوگا عاطفہ نہیں قرار د

Marfat.com

جائیگا اسی لئے واوٴ عاطفہ کے ساتھ آسکتا ہے جیسے وَ لٰکِنْ کَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِیْنَ بغیر واوٴ کے بھی آتا ہے جیسے لٰکِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا - زہیر بن ابی سلمیٰ مازنی کا شعر ہے :

اِنَّ ابْنَ وَرْقَاءَ لَاتُخْشٰی بَوَادِرُهٗ
لٰکِنْ وَقَائِعُهٗ فِی الْحَرْبِ تُنْتَظَرُ

ابن ورقار کے اچانک حملوں کا کچھ اندیشہ نہیں کیا جاتا لیکن اس کے حملوں کا لڑائی میں تو انتظار کیا جاتا ہے ۔ ابن ابی الربیع مؤلف لبیط کا قول ہے (صورتِ مذکورہ میں) جب لٰکِنْ واوٴ کے ساتھ آتا ہے تو عطف کے لئے آتا ہے، جملہ کا جملہ پر عطف ہوجاتا ہے سیبویہ کا بھی ظاہر قول یہی ہے ۔

اگر لٰکِنْ کے بعد جملہ نہ ہو مفرد ہو تو دو شرطوں کے ساتھ عاطفہ ہوگا ایک یہ کہ اس سے پہلے نفی یا نہی ہو، اثبات نہ ہو، کوفیوں کے نزدیک یہ شرط نہیں ہے، دوسری شرط یہ ہے کہ لٰکِنْ کے ساتھ واوٴ نہ ہو، فارسی و اکثر نحویوں نے یہ دونوں شرطیں بیان کی ہیں ۔

بعض لوگوں کا قول ہے کہ مفرد پر لٰکِنْ بغیر واوٴ کے آتا ہی نہیں ہے مگر یہ غلط ہے

اگر لٰکِنْ مفرد پر داخل ہو اور واوٴ بھی ہو جیسے مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ تو ایسی صورت میں یونس کے نزدیک لٰکِنْ عاطفہ نہیں واوٴ عاطفہ ہے، مفرد کا مفرد پر عطف ہے ۔

ابنِ مالک نے کہا واو عاطفہ ہے لیکن معطوف علیہ بھی جملہ ہے اور معطوف بھی جملہ ہے معطوف کا پہلا جز حذف کر دیا گیا ہے یعنی وَلٰکِنْ کَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ تھا، کَانَ کو حذف کر دیا گیا ۔

ابنِ عصفور کی رائے میں لٰکِنْ عاطفہ ہے اور واوٴ زائد ہے لزوماً ۔ ابن کیسان کا خیال ہے کہ لکن عاطفہ ہے اور واوٴ زائد ہے لیکن بغیر لزوم کے ۔

(نوٹ) یاد رکھو کہ لکن کو جب بعد والے لفظ سے ملایا جائیگا تو نون کا سکون کسرہ سے بدل جائیگا اور نہ ملایا جائیگا تو لٰکِنْ نون کے سکون کے ساتھ ہی پڑھا جائیگا ۔

۱/۲،۶　۲/۳،۱۲،۱۴　۳/۳،۱۵،۱۹　۴/۲،۱۱　۵/۴
۶/۲،۳،۹،۱۱　۷/۲،۱۱،۱۴　۸/۱۱،۱۷　۹/۲،۷،۱۰
۱۰/۱،۴،۱۲،۱۳،۱۵،۱۷　۱۱/۹،۱۶　۱۲/۹　۱۴/۱۰،۱۴،۱۹،۲۰،۲۱　۱۵/۵
۱۶/۵　۱۷/۱۲،۱۳　۱۸/۱۷،۸　۲۰/۱۶　۲۱/۴،۱۷　۲۲/۲،۴،۷　۲۳/۱۶　۲۴/۵
۲۵/۲،۴،۹،۱۳　۲۶/۵،۱۴،۱۶　۲۷/۱۶ ۔

Marfat.com

لِمَ: یہ لفظ مرکب ہے لامِ تعلیل اور مااستفہامیہ سے، ما کے الف کو تخفیفاً ساقط کر دیا گیا ہے، کیوں! کس لئے؟ کس وجہ سے۔ ۳/۱۵ ، ۴/۱۰ ، ۵/۸

۹/۱۱ ، ۱۰/۱۲ ، ۱۶/۱۱۰۶ ، ۱۹/۱۹ ، ۲۲/۱۷ ، ۲۸/۱۱۷۹

لَمْ: حرفِ جازم ہے فعلِ مضارع پر داخل ہوتا ہے، اگر آخر میں حرفِ علت ہو تو ساقط کر دیتا ہے، نہ ہو تو صرف سکون دیتا ہے، مضارع مثبت کو منفی ماضی کے معنے میں کر دیتا ہے جیسے لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ۔

ضرورتِ شعری کی بنا پر کبھی جزم نہیں بھی دیتا ، مضارع کو اصلی حالت پر چھوڑ دیتا ہے جیسے:

لَوْلَا فَوَارِسُ مِنْ نُعْمٍ وَاُسْرَتِہِمْ
یَوْمَ الصُّلَیْفَاءِ لَمْ یُوْفُوْنَ بِالْجَارِ

اگر صلیفاء کی لڑائی میں قبیلہ نعم کے شہسوار اور ان کی جماعت نہ ہوتی تو وہ پناہ گیر کی امداد کے وعدے کو پورا نہ کرتے۔ ابنِ مالک نے کہا بعض قبائل کی زبان ہی ہے وہ لَمْ کو جازم نہیں کہتے نہ لَمْ کی وجہ سے مضارع کو مجزوم کرتے ہیں، شعر مذکور میں ضرورتِ شعری عدمِ جزم کی علت نہیں ہے۔

لحیانی کا قول ہے کہ بعض عرب لَمْ کو بطور ناصب استعمال کرتے ہیں جیسے قراءت شاذ میں اَلَمْ نَشْرَحَ یا جیسے کہ حارث بن منذر جرمی کا رجز ہے:

فِیْ اَیِّ یَوْمَیَّ مِنَ الْمَوْتِ اَفِرْ
اَیَوْمَ لَمْ یُقْدَرُ اَمْ یَوْمَ قُدِرْ

دونوں میں سے کس دن موت سے بھاگوں کیا اس روز (موت سے بھاگوں) جبکہ موت مقدر کر دی گئی یا اس روز (موت سے بھاگوں) جبکہ موت کا حکم ہی نہیں ہوا یعنی موت کے ڈر سے بھاگنا بے سود ہے، تقدیر میں موت نہیں تو نہیں آسکتی اور ہے تو ضرور آکر رہیگی بھاگنا بیکار ہے۔

لَمْ اور اس کے معمول کے درمیان کبھی ضرورت کی وجہ سے فصل بھی کر دیا جاتا ہے، فصل ظرف کے ذریعے ہو جیسے ذوالرمہ کا شعر ہے ؎

فَاَضْحَتْ مَغَانِیْہَا قِفَارًا رُسُوْمُہَا
کَاَنْ لَمْ سِوَی اَہْلٍ مِنَ الْوَحْشِ تُؤْہَلِ

محبوبہ کے مکانوں کے نشان بھی ویران ہو گئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صحرائی جانوروں کی آبادی کے علاوہ وہ آباد ہی نہ تھے یا ایسے اسم کے ذریعے

Marfat.com

فصل ہو جو فعل محذوف کا معمول ہو اور بعد کو ذکر ہونے والا فعل اس محذوف فعل کی تفسیر کر رہا ہو جیسے ؎

فَظَنَنْتُ فَقِيْرًا اِذَا غَنِیْ ثُمَّ نِلْتُهٗ
فَلَمْ ذَا رَجَاءٍ اَلْقَهُ غَيْرَ وَاهِبِ

میں نے مفلسی کی حالت میں اس کو دولتمند خیال کیا اور پھر اس کو مقامِ امید پایا، نہ دینے والا نہیں پایا۔ فَلَمْ اور اَلْقَهُ کے درمیان ذا رجاءٍ واقع ہے اور اس سے پہلے فَلَمْ کے بعد اَلْقَهُ، محذوف ہے۔

لَمَّا: حرفِ جازم ہے لَمْ کی طرح فعل مضارع پر داخل ہوتا اور اس کو جزم دیتا ہے اور مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا، لَمْ اور لَمَّا کے درمیان بوجوہِ ذیل فرق کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ لَمْ حرفِ شرط کے ساتھ آ سکتا ہے جیسے فَاِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا، وَاِنْ لَمْ يَنْتَهُوْا لیکن لَمَّا نہیں آ سکتا۔

۲۔ لَمَّا سے جس نفی کا حصول ہوتا ہے وہ زمانۂ حال تک ممتد، مسلسل اور مستمر ہوتی ہے جیسے آیتِ مذکورہ اور شاس عبدی ممزق کا یہ شعر ؎

فَاِنْ كُنْتُ مَاْكُوْلًا فَكُنْ خَيْرَ اٰكِلٍ
وَاِلَّا فَاَدْرِكْنِیْ وَلَمَّا اُمَزَّقِ

اگر مجھے خوراک ہی بننا ہے تو تو ہی بہتر کھانے والا بن جا (تو ہی مجھے کھا لے دوسروں کو نہ کھلا) ورنہ میری مدد کو پہنچ (اس سے پہلے کہ میرے ٹکڑے کر دئیے جائیں) ابھی تک تو میرا تکا بوٹی نہیں کیا گیا ہے۔

لَمْ سے جس نفی کا حصول ہوتا ہے اس کا تسلسل اور اتصال کبھی تو حال تک ہوتا ہے جیسے وَلَمْ اَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا اے میرے رب ابھی تک تجھے پکار کر میں نامراد نہیں رہا، کبھی حال سے پہلے نفی کا انقطاع ہو جاتا ہے جیسے لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا پہلے وہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہ تھا (بالکل معدوم تھا اب موجود ہو گیا) ابنِ مالک نے نفی منقطع کی مثال میں یہ شعر پیش کیا ہے ؎

وَكُنْتُ اِذْ كُنْتُ اِلٰهِیْ وَحْدَكَا
لَمْ يَكُنْ شَيْئٌ اِلٰهِیْ قَبْلَكَا

میرے معبود، تو جب سے تھا اکیلا تھا

الٰہی تجھ سے پہلے کوئی چیز نہ تھی۔

ابن مالک کی یہ سخت غلطی ہے، اس شعر میں نفی کا انقطاع نہیں اتصال ہے، ابن مالک کے بیٹے نے تسہیل میں باپ کی غلط تائید کی ہے۔

۳ لَمَّا سے حاصل شدہ نفی ماضی قریب میں ہوتی ہے اور لَمْ سے حاصل شدہ نفی ماضی مطلق میں خواہ بعید ہو یا قریب، اسی لئے لَمْ يَكُنْ زَيْدٌ فِي الْعَامِ الْمَاضِيْ مُقِيْماً۔ زید گذشتہ سال مقیم نہ تھا صحیح ہے لیکن لمّا کا استعمال اس جگہ صحیح نہیں کیونکہ سالِ گذشتہ ماضی بعید ہے ماضی قریب نہیں۔

۴ لَمَّا سے جس چیز کی نفی ہوتی ہے، آئندہ اس کے موجود ہونے کی توقع ہوتی ہے یعنی ماضی منفی کا مستقبل میں متوقع الثبوت ہونا ضروری ہے جیسے بَلْ لَمَّا يَذُوْقُوْا الْعَذَابَ بلکہ انہوں نے ابھی تک عذاب کا مزہ نہیں چکھا یعنی آئندہ چکھنے کی یقینی توقع ہے۔ لَمْ میں یہ شرط نہیں ہے اسی لئے آیت وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ کی تفسیر میں زمخشری نے لکھا ہے کہ آیت میں نفی ماضی و حال کی صراحت ہے لیکن مستقبل کی توقع ہے یعنی آئندہ ایمان لانے کی توقع دلائی گئی ہے چنانچہ وہ لوگ آئندہ پختہ عقیدہ والے مومن ہوگئے (کشاف)۔

۵ لَمَّا کا مدخول جائز الحذف ہے لیکن لَمْ کا حال ایسا نہیں جیسے ؎

فَجِئْتُ قُبُوْرَهُمْ بَدْءًا وَلَمَّا
فَنَادَيْتُ الْقُبُوْرَ فَلَمْ يُجِبْنَهْ

یعنی وَلَمَّا اَكُنْ۔

میں ان کی قبروں پر سردارِ قوم ہونے کی حالت میں پہنچا اور اس سے پہلے میں سردار ہوا ہی نہ تھا۔ میں نے قبروں کو پکارا لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

لَمَّا: (جب) حرفِ شرط ہے یا حرفِ وجود لوجود یا حرفِ وجوب لوجوب، ماضی کے دو جملوں پر آتا ہے شرط و جزاء، ابن سراج ابن جنی اور فارسی وغیرہ کا قول ہے کہ لَمَّا حرفِ شرط نہیں بلکہ اسم ظرف ہے حِیْن کا ہم معنی، ابن مالک نے کہا لَمَّا اِذْ کی طرح ہوتا ہے، اِذْ کا مدخول بھی جملہ ماضیہ ہوتا ہے اور لَمَّا کا بھی۔

لَمَّا کی جزار کا فعل ماضی ہونا بالاتفاق صحیح ہے بلکہ جمہور کے نزدیک شرط ہے جیسے فَلَمَّا نَجّٰكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ جب اس نے بچا کر تم کو خشکی تک پہنچا دیا تو تم نے روگردانی کرلی۔

ابن مالک کہتا ہے لَمَّا کی جزار کے مقام میں کبھی ایسا جملہ اسمیہ واقع ہوتا ہے جس کا آغاز اِذَا مفاجاتیہ سے ہوتا ہے جیسے فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ جب ان کو بچا کر خشکی تک پہنچا دیا تو ایک دم وہ شرک کرنے لگے، یا اس کے شروع میں فاء ہوتی ہے جیسے فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ جب ان کو بچا کر خشکی تک پہنچا دیا تو ان میں سے کچھ لوگ سیدھی چال پر رہے۔

ابن عصفور نے صراحت کی ہے کہ لَمَّا کی جزار میں کبھی فعل مضارع آتا ہے جیسے فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا جب ابراہیم کے دل سے خوف جاتا رہا اور خوشخبری پہنچ گئی تو ہمارے فرشتوں سے (قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے۔

ایک معمّہ کامل

ایک شعر ہے ؎

اَقُوْلُ لِعَبْدِ اللّٰهِ لَمَّا سَقَاءُنَا
وَنَحْنُ بَوَادِىْ عَبْدِ شَمْسٍ وَّ هَاشِمِ

اس شعر میں فعل شرط و جزار کہاں ہے۔

وَهَا فعل ماضی ہے (وَهْیٌ سے) شِمْ امر حاضر ہے لَمَّا اور سَقَاؤُنَا کے درمیان وَهَا فعل ماضی محذوف ہے شاعر کہتا ہے جب ہم عبد شمس کی وادی میں تھے اور ہماری مشک کمزور ہوگئی تھی یا گر پڑی تھی تو میں نے عبداللہ سے کہا بجلی کی طرف دیکھ (کیا بارش ہونیوالی ہے)

لَمَّا: (مگر) استثنائیہ بھی آتا ہے اِلَّا کا ہم معنی، جیسے اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ کوئی نفس ایسا نہیں کہ اس (کے اعمال) کا نگراں (فرشتہ) نہ ہو ہم نے یہ ترجمہ لَمَّا نافیہ کا کیا ہے جیسا کہ بعض لوگ اسجگہ قائل ہیں، محل استثنار کے لحاظ سے ترجمہ اسطرح ہوگا کوئی نفس نہیں مگر اس پر نگراں (فرشتہ) مامور ہے، بعض قرأتوں میں اس آیت میں اِنْ کی جگہ اَنْ آیا ہے (والبسط فی المطولات)

Marfat.com

اِنَّ ہونے کی صورت میں ابنِ حاجب نے آیت مذکورہ میں لَمَّا کو جازمہ نافیہ قرار دیا ہے یعنی لَمَّا یُهْمَلُوْا لَمَّا يُتْرَكُوْا اور عَلَيْهَا حَافِظٌ الگ جملہ ہے، بے شک کسی نفس کو بیکار (بلا حساب اعمال) نہیں چھوڑا گیا، ابن ہاشم نے مغنی اللبیب میں لکھا ہے کہ فعل محذوف يُوَفَّوْا اَعْمَالَهُمْ ہے یعنی کسی نفس کو بغیر تکمیل اعمال کے نہیں چھوڑا گیا۔

کیا لَمَّا مرکب ہے

بعض لوگ قائل ہیں کہ لَمًّا مصدر ہے، اصل میں لَمًّا تھا اور لَمًّا کا معنی ہے جَمْعًا، تنوین گرادی گئی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ لَمَّا بروزن فَعْلٰی صفت کا صیغہ ہے لَمٌّ سے جمع کرنیوالا۔ رسم خط کے لحاظ سے لَمّٰی لکھنا چاہئے تھا لیکن ی کو بصورت الف لکھا جاتا ہے۔

بعض مین میخ نکالنے والے کہتے ہیں کہ لَمَّا کی اصل لَ مَنْ مَا تھی، نون گرا کر میم کو ادغام کر دیا۔

ایک چھان بین کے ماہر قائل ہیں کہ لَمَّا اصل میں لَنْ مَا تھا، ایک شاعر کا شعر ہے ؎

لَمَّا رَأَيْتُ أَبَا يَزِيْدَ مُقَاتِلًا
اَدَعَ الْقِتَالَ وَاَشْهَدَ الْهَيْجَاءَ

استشہاد غلط ہے حقیقت میں یہ ایک معمّٰی اور لغز ہے، لَمَّا اصل میں لَنْ مَا ضرور تھا لیکن مَا بمعنے مادام ہے اور لَنْ کا معمول اَدَعَ ہے اور اشہد سے پہلے اَنْ مصدریہ محذوف ہے جس کا عطف القتال پر ہے، شاعر کہتا ہے جبکہ میں نے ابویزید کو لڑتے ہوئے دیکھ لیا تو اب میں لڑائی اور لڑائی میں حاضر ہونے کو ترک نہیں کر سکتا۔

لَمَّا نافیہ مندرجہ آیات میں آیا ہے:

پ ۲/۱۰، پ ۷/۵، پ ۱۰/۸، پ ۱۱/۹، پ ۲۳/۱۰، پ ۲۶/۱۴، پ ۲۸/۱۱، پ ۳۰/۵۔

لَمَّا شرطیہ حسبِ ذیل مقامات میں مستعمل ہے:

پ ۱/۴، ۱۱ — پ ۲/۱۶، ۱۷ — پ ۳/۳، ۱۲، ۱۳ — پ ۴/۸ — پ ۵/۸ — پ ۷/۶، ۷، ۱۱، ۱۵

پ ۸/۹ — پ ۹/۴، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۱، ۱۴ — پ ۱۰/۲، ۱۶ — پ ۱۱/۳، ۷، ۸، ۱۱

پ ۱۱/۱۳، ۱۵ — پ ۱۲/۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۷ — پ ۱۳/۱، ۲، ۳، ۴

پ ۱۳/۵، ۱۶ — پ ۱۴/۵ — پ ۱۵/۷، ۲۰، ۲۱ — پ ۱۶/۶ — پ ۱۷/۲ — پ ۱۹/۲، ۶

پ ۱۹/۷، ۸، ۱۶، ۱۸ — پ ۲۰/۵، ۶، ۷، ۸، ۱۶ — پ ۲۱/۳، ۱۳، ۱۶، ۱۹

پ ۲۲/۲، ۸، ۱۰، ۱۷ — پ ۲۳/۷ — پ ۲۴/۸، ۱۲، ۱۴، ۱۹ — پ ۲۵/۶، ۱۱، ۱۲

Marfat.com

پ۲۶ ۱، ۲، ۴، ۱۵ پ۲۸ ۵، ۹، ۱۹ پ۲۹ ۲، ۳، ۴، ۵، ۱۱

مندرجہ ذیل آیات میں لَمَّا مختلف فیہ ہے:

پ۱۲/۱۰ پ۲۳/۱ پ۲۵/۹ پ۳۰/۱۱

پ۱۲/۱۰ میں آیت اِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ آئی ہے، اگر اِنَّ کو شد د پڑھا جائیگا تو لَمَّا تخفیفِ میم کے ساتھ ہوگا، لام تمہیدِ قسم کے لئے اور مَا زائد، بیشک ضرور ضرور ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ اللہ دیگا، اگر اِنْ کو تخفیف نون کے ساتھ نافیہ کہا جائے تو لَمَّا تشدیدِ میم کے ساتھ استثنائیہ ہوگا، نہیں ہے کوئی مگر اللہ اس کے اعمال کا ضرور بدلہ دے گا۔

پ۲۳/۱ کے آخر میں آیت وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ آئی ہے، اس میں بھی اگر اِن کو نافیہ کہا جائے تو لَمَّا استثنائیہ ہوگا، نہیں ہے سب مخلوق مگر جمع کی جائیگی اور اگر اِنْ کو اِنَّ کا مخفف کہا جائے تو كُلٌّ مبتدا ہوگا، لَمَا میں مَا زائد اور لام اِنْ مخفف کی امتیازی علامت کے طور پر مانا جائے گا۔ بیشک سب کے سب ضرور جمع کئے جائیں گے۔

پ۲۵/۹ کے آخر میں آیت وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ہے، اس میں بھی آیت پ۲۳/۱ کی طرح دونوں قرائتیں اور تفسیریں ہیں، اِنْ نافیہ ہوگا تو لَمَّا استثنائیہ نہیں ہے یہ سب مگر دنیوی زندگی کا سامان، اور اِنْ مخففہ ہوگا تو لما میں مَا زائد اور لام اِنْ مخفف کی امتیازی علامت، بیشک یہ سب دنیوی زندگی کا سامان ہے، پ۳۰/۱۱ کی آیت اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ میں بھی یہی تفسیر اور قرارت ہے۔

لَمًّا: مصدر لَمَّ ماضی يَلُمُّ مضارع (بابِ نصر) اپنا اور دوسروں کا حصہ کھالینا، ابوعبیدہ نے کہا لَمَمْتُ اَجْمَعُ کا معنی ہے میں نے سب سمیٹ لیا۔ لَمٌّ کا معنی جمع کرنا اور درست کرنا بھی ہے محاورہ ہے لَمَّ اللّٰهُ شَعْثَهٗ اللہ اس کی پریشانی ٹھیک کردے، درست کردے، جمع کردے، آیت میں اول معنی مراد ہے کیونکہ وہ لوگ بچوں اور عورتوں کو میراث کا حصہ نہیں دیتے تھے ان کا حصہ بھی اپنے حصہ کے ساتھ ملا کر کھا جاتے تھے آیت اگرچہ مکی ہے اور مکہ میں میراثی حصوں کی تعیین نہیں ہوئی تھی لیکن حضرتِ اسماعیل علیہ السلام کے زمانہ سے بطور تعامل عورتوں اور بچوں کو شریک

Marfat.com

میراث قرار دیا جاتا تھا پر خائن لوگ ان بے زبانوں کو کچھ نہیں دیتے تھے (صاوی و ملی مع تغییر) ۳۰/۱۴

اَللَّمَمَ: چھوٹے گناہ (عن ابی ہریرۃ فی احدی الروایتین) حضرتِ ابن عباس، حسن بصری اور حضرتِ ابوہریرہ (فی روایۃ ثانیہ) سے مروی ہے کہ لَمَم بھی کبیرہ گناہ ہیں، مراد یہ ہے کہ وہ تمام کبائر سے بچتے ہیں، ہاں کبیرہ بہت کم تعداد میں ان سے صادر ہو جاتے ہیں، وہ بھی اس طرح کہ اگر اتفاق سے کوئی کبیرہ حقیر مقدار میں ان سے صادر ہو جاتا ہے تو فوراً توبہ کر لیتے ہیں۔ (درِ منثور)

لغوی کتب کی شہادت مؤخر الذکر معنی کے خلاف ہے، نیز اس لفظ کے مادہ میں کبر اور عظمت کا مفہوم ہے، حضرتِ ابو سعید خدری نے فرمایا جیسے (غیر محرم کی طرف) نظر کرنا، بوسہ لینا، چھونا، آنکھ سے اشارہ کرنا۔ (معجم) ۲۷/۶

لُمْتُنَّنِیْ: لُمْتُنَّ بروزن قُلْتُنَّ جمع مؤنث حاضر ماضی معروف، نِی مفعول، مادہ لَوْمٌ (باب نصر) تم عورتوں نے مجھے ملامت کی (دیکھو لائم)

لَوْمَۃَ: مصدر منصوب واسم مصدر، ملامت کرنا، ملامت (دیکھو لائم) ۶/۱۲

لُوْمُوْا: جمع مذکر حاضر امر معروف، بروزن قُوْلُوْا، لَوْمٌ مادہ، ملامت کرو، بُرا کہو، (دیکھو لائم)

لَمْحٌ: اسم مصدر (مصدر، نظر کی چوری، نظر چرا کر دیکھنا، پلک جھپکنا۔ لَاُرِیَنَّکَ لَمْحًا بَاصِرًا میں تجھے امر واضح بتاؤں گا، لَمْحَۃٌ نظر کی چوری، چھپ کر دیکھنا۔ بجلی کی جھپک، رَاَیْتُہٗ لَمْحَۃَ بَرْقٍ میں نے اس کو بجلی کی جھپک کی طرح دیکھا۔ مشابہت فِیْہِ لَمْحَۃٌ مِّنْ اَبِیْہِ اس میں اپنے باپ کی مشابہت ہے۔ مَلَامِحُ علاماتِ حسن نمایاں اور مشابہت، مَلَامِحُ اَبِیْہِ، باپ کی مشابہت، لَامِحٌ، لَمُوْحٌ، لَمَّاحٌ چمکدار، اَلْمَحُ بہت زیادہ چور نظر، لَمَحَ اِلَیْہِ (فتح) اس کی طرف دزدیدہ نظر سے دیکھا۔ لَمَحَ الْبَرْقُ لَمْحًا و تَلْمَاحًا، بجلی چمکی، جھپکی۔ ۱۴/۱۷ ۲۷/۱۰۔

لُمَزَۃٍ: صیغہ صفت برائے مبالغہ، عیب چین یا پس پشت برائی کرنے والا، لُمَازٌ کا بھی یہی معنی ہے۔ لَمْزٌ کا معنی ہے طعن کرنا، چھونا اور آنکھ سے بطورِ طنز اشارہ کرنا (دیکھو تلمزوا

پ ۳۰/۲۹

لَمَسْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، لَمْسٌ مصدر ہم نے ٹٹولا، ہم نے ڈھونڈا، قصد کیا (راغب) دیکھو لَامَسْتُمْ۔ پ ۲۹/۱۱

لَمَسُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف، لَمْسٌ مصدر، وہ چھو لیتے۔ ہاتھوں سے چھو کر دیکھ لیتے۔ پ ۷

لِنْتَ: واحد مذکر حاضر ماضی معروف، لِيْنٌ مصدر (باب ضرب) تم نرمی کرتے ہو، تم نرم مزاج ہو، خوش خو ہو۔ لَيْنٌ، لَيِّنٌ صیغہ صفت نرم، لَيِّنُوْنَ اور اَلْيِنَاءُ جمع، هَيْنٌ، لَيْنٌ سست، نرم، ڈھیلا، تھوڑی چیز، لَانَ لَيْنًا ولَيَانًا ولِيْنَةً، وہ نرم ہوا، نرم مزاج ہوا، (ضرب) پ ۸

لَوَّاحَةٌ: صیغہ مبالغہ، لَوْحٌ مادہ، لَوْحٌ پیاس کی شدت، تختہ، ظہور، لُوْحٌ زمین آسمان کے درمیان ہوا۔ تَلْوِیْحٌ رنگ بگاڑ دینا۔ گرمی سے سوختہ کر دینا۔ جھلسا دینا۔ حسن بصری اور ابو کیسان نے آیت کا ترجمہ کیا ہے دوزخ لوگوں کے سامنے نمایاں ہوگی، ظاہر ہوگی۔ اس وقت لَوَّاحَةٌ کا معنی ہوگا ظاہر اور لَوْحٌ کا معنی ظہور اور بشر کا معنی آدمی، جمہور کے نزدیک لَوَّاحَةٌ کا ترجمہ ہے رنگ بگاڑ دینے والا، گرمی کی وجہ سے جھلسا دینے والا، اور بشر (بَشَرَةٌ کی جمع) کا ترجمہ ہوگا کھال کی بیرونی سطح (کبیر، کشاف، خازن) پ ۲۹/۱۵

لِوَاذًا: امام راغب نے لکھا ہے کہ لِوَاذٌ (اور مُلَاوَذَةٌ) لَاوَذَ کے مصدر ہیں، باہم ایک دوسرے کی آڑ لینا در پناہ لینے کو کہتے ہیں۔ اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ باہم ایک دوسرے کی آڑ میں ایک کے بعد ایک چپکے سے سرک جاتا ہے۔ راغب نے یہ بھی لکھا ہے کہ مجرد کا مصدر لِيَاذٌ آئیگا لِوَاذٌ نہیں آئیگا۔ لیکن صاحب قاموس، منتہی الارب و اقرب الموارد نے لکھا ہے کہ لَوْذٌ کا معنی ہے کسی چیز کی پناہ لینا، آڑ لیکر چھپنا، لِوَاذٌ اور لِيَاذٌ کا بھی یہی معنی ہے، لَاذَ یَلُوْذُ لَوْذًا و لِوَاذًا لِيَاذًا سب کا ایک ہی معنی ہے یعنی اس کی آڑ لی، اسی سے مَلَاذٌ اور مَلُوْذَةٌ بنا ہے جس کا معنی ہے جائے پناہ، اس صورت میں آیت کا ترجمہ ہوگا آڑ لیکر چپکے سے سرک جاتے ہیں، اکثر مفسرین نے راغب کے قول کی تائید کی ہے۔ پ ۱۸/۱۵

Marfat.com

لَوَاقِحَ: جمع لَاقِحٌ اور لَاقِحَةٌ مفرد، بار دار، حاملہ، یعنی وہ ہوائیں جو پانی سے بھرے ہوئے ابر کو بطور حمل کے اٹھاتی ہیں (مدارک، لَقِحَ اور لَقَاحٌ متعدی نہیں لازم ہے۔ لَقِحَتِ النَّاقَةُ (سمع) اونٹنی حاملہ ہوگئی۔ لَقِحَتِ الشَّجَرَةُ درخت باردار ہوگیا، اس لئے لَوَاقِح کا معنی ہوگا باردار وہ ہوائیں جو پانی سے بھرے ہوئے ابر کو اٹھائے ہوں۔ مَلَاقِحُ (مُلْقِحَةٌ کی جمع) کا بھی یہی معنی ہے (راغب)

صاحبِ منتہی الارب نے لکھا ہے لَوَاقِحُ حاملہ کرنیوالی ہوائیں یعنی لواقح کو متعدی قرار دیا ہے اور صراحت کی ہے کہ لواقح لاقح کی جمع ہے ورنہ نادر ہے، مُلْقِحَةٌ ہونا چاہیئے، رِیَحٌ مُلْقِحَةٌ کہا جاتا ہے۔ صاحبِ منتہی الارب کی یہ صراحت غلط ہے، ہوا حاملہ نہیں کرتی، پھر لَاقِحَةٌ کو مُلْقِحَةٌ کے معنے کے لئے قرار دینے کی ضرورت ہی کیا ہے، ہوا کو حاملہ کرنیوالا کیوں سمجھ لیا جائے ہوا تو خود حاملہ ہوتی ہے پانی سے بھرے ہوئے ابر کو اٹھاتی ہے۔ لقاح کا معنی نطفہ ہے یعنی پانی۔ تعجب ہے کہ تمام اہلِ لغت نے مجرد کو لازم لکھا ہے، خود صاحب منتہی الارب نے لَقِحَ کو لازم ہی کہا ہے، پھر لواقح کا معنی حاملہ کرنیوالی ہوائیں کیسے ہوگیا؟ ہاں یہ ممکن ہے کہ مزید کو مجرد کا ہم معنی قرار دیدیا جائے کیونکہ اِلْقَاحٌ کا ترجمہ اگرچہ حاملہ کرنا ہے لیکن بابِ افعال کی خاصیات میں سے صاحبِ ماخذ ہونیکی بھی ایک خاصیت ہے، اس لئے مُلْقِحَةٌ کا معنی صاحبِ لقاح یعنی حاملہ ہوسکتا ہے اسی وجہ سے راغب نے مَلَاقِح کو لَوَاقِح کے معنی میں کہا ہے۔ پ ۲۹

اَللَّوَّامَةِ: صیغہ مبالغہ مؤنث، لَوَّامٌ مذکر بہت ملامت کرنیوالا۔ حسن بصری کے نزدیک نفسِ مومن مراد ہے جو ہمیشہ اپنے آپکو ملامت کرتا ہے خواہ کتنی ہی نیکی کرے کہتا ہے اس سے زیادہ کیوں نہ کی۔ محلی نے اس قول کو پسند کیا ہے مقاتل نے کہا کافر مراد ہے جو قیامت کے دن اپنے آپ کو ملامت کرے گا کہ دنیا میں کیوں ایمان و خیر کی طرف مائل نہیں ہوا۔ قتادہ اور مجاہد کا بھی یہی قول ہے، فراء نے کہا قیامت کے دن ہر شخص نیک ہو یا بد اپنے نفس کو ملامت کریگا، بدکار کہیگا میں نے بدی کیوں کی؟ نیک کہیگا میں نے نیکی زیادہ کیوں نہیں کی؟ سعید بن جبیر

اور عکرمہ کے کلام سے مترشح ہوتا ہے کہ نیک ہو یا بد، مومن ہو یا کافر آیت میں ہر شخص مراد ہے کیونکہ کسی شخص کو نہ سکھ پر قرار ہے، نہ دکھ پر، خیر ہو یا شر، ہر شخص اپنے کو برا کہتا ہی رہتا ہے۔

(جلالین و معالم وغیرہ) ۲۹/۷

لَوْح: مفرد، الواح جمع، کشتی کا تختہ، ہر تختہ لکھنے کی چوڑی تختی کسی چیز کی ہو، لوحِ محفوظ جس کو ام الکتاب بھی کہا گیا ہے کیا ہے؟ کیسی ہے؟ اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں، حضرتِ ابنِ عباس، مجاہد اور مقاتل وغیرہم سے کچھ اقوال ناقابلِ فہم مروی ہیں جو معالم کبیر اور تفسیرِ ابنِ کثیر میں موجود ہیں، نقل کرنا موجبِ طول اور لاطائل ہے، بس مراد اللہ کی علمی کتاب ہے جس میں ہر چیز موجود ہے، سابق و لاحق، حاضر و غائب کوئی ذرہ اس سے پوشیدہ نہیں جس طرح لوح اپنی تحریر کو ظاہر کر دیتی ہے، واقعات گزر جاتے ہیں، لوح پر تحریر باقی رہتی ہے اور اپنے مضمون کو ظاہر کرتی رہتی ہے، لوح کا معنی ہی ظہور ہیں، اسی مناسبت سے شاید اللہ کے صحیفۂ علمی کو لوح کہا جاتا ہے جو کمی بیشی اور بقول بغوی شیاطین کی دسترس (اور بقول محققین مخلوق کی علمی رسائی) سے محفوظ ہے۔ ۳۰/۱

لُوْط: حضرتِ ابراہیم کے بھائی ہاران کے بیٹے کا نام لوط تھا جو پیغمبر تھے، معالم، جلالین، خازن اور عموماً کتب لغت میں یہی صراحت ہے، آپ کو بحر مردار کی ساحلی بستیوں کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا تھا جن میں سب سے بڑی بستی سدوم تھی، عموماً لوگ لواطت، رہزنی اور ناپ تول کی کمی میں مبتلا تھے، لوگوں نے تصدیق نہ کی، ایمان نہ لائے، سرکشی کی حجت تمام ہو گئی عذابِ الٰہی نازل ہوا، آبادیوں کو الٹ دیا گیا، اوپر سے نوکیلے کنکروں کی بارش ہوئی، حضرتِ لوط کی بیوی بھی بدکیش تھی، وہ بھی ماری گئی، اہلِ حق بچا لیے گئے۔

عربی میں لوط بالضم تو اسی معنی میں مستعل ہے اور منصرف ہے لیکن لَوْطٌ اور بعض دوسرے الفاظ اسی مادہ سے مشتق، مختلف معانی کے لئے مستعمل ہیں مثلاً لَوْطٌ چادر کو کہتے ہیں، سود کو کہتے ہیں، دلچسپ چیز کو کہتے ہیں، اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو پھرتیلا ہو، ہر کام میں ہاتھ ڈال دے۔ ربا طٌ سودٌ، لَاطَا لحوض اور لَاطَ

بالحوض (نصر) حوض پر کہگل کی لَاطَ الشَّیْیَ بِقَلْبِیْ (لازم) فلاں چیز میرے دل کو بھا گئی، لَاطَہٗ زَیْدًا بِسَہْمٍ زید کو تیر مار کر گرا دیا لَاطَہٗ زَیْدًا بِعَیْنٍ زید کو نظر لگا دی، لَاطَ الشَّیْئَ چیز کو چھپا لیا، لَاطَ فِی الْاَمْرِ معاملہ میں جھگڑا کیا۔ آخر الذکر کا مصدر لَاطٌ ہے اور باقی کا مصدر لَوْطٌ (قاموس و لسان) پ ۱۲/۸،۹ پ ۱۴/۵ پ ۱۷/۱۳ پ ۱۹/۱۳،۱۹ پ ۲۰/۱۵ پ ۲۳/۱۰ پ ۲۶/۱۵ پ ۲۷/۹ پ ۲۸/۲۰۔

لُوْطًا: پ ۷/۱۶ پ ۸/۱۴ پ ۱۲/۷ پ ۱۷/۵ پ ۱۹/۱۹ پ ۲۰/۱۵،۱۶ پ ۲۳/۸۔

لَوْ: یہ حرفِ شرط ہے دو جملوں پر آتا ہے اول سبب دوسرا مسبب یا اول شرط دوسرا جزا ہوتا ہے، اصل یہ ہے کہ دونوں جملے فعلیہ ماضیہ ہوتے ہیں جس طرح اِنْ مستقبل کے لئے آتا ہے اسی طرح لَوْ ماضی کے لئے، اِنْ کے ترجمہ میں کہا جائے گا اگر ایسا ہوگا یا نہ ہوگا تو ایسا ہوگا یا نہ ہوگا اور لَوْ کے ترجمہ میں کہا جائیگا اگر ایسا ہو گیا ہوتا یا نہ ہوا ہوتا تو ایسا ہو جاتا یا نہ ہو جاتا۔

کیا لَوْ امتناع پر دلالت کرتا ہے

شلوبین اور ابن ہشام خضراوی کہتے ہیں لَوْ کا مفہوم صرف تعلیق ہے یعنی دوسرے جملہ کو پہلے جملہ کے ساتھ مشروط کر دینا، رہی یہ بات کہ شرط موجود نہیں ہوئی یا جزا موجود نہیں ہوئی یا دونوں موجود نہیں ہوئیں یہ بات لَوْ کے مفہوم سے خارج ہے۔

حقیقت میں قول مذکورہ ایک واضح حقیقت کے انکار کے مرادف ہے بداہتہ کا انکار ناقابلِ التفات ہے اس لئے اہلِ ادب کی پوری جماعت امتناع کی قائل ہے لیکن پہلے جملے کے امتناع کی یا دوسرے جملہ کے امتناع کی یا دونوں جملوں کے امتناع کی یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اس میں تین قول ہیں، تینوں قولوں میں حکم بالامتناع مشترک حقیقت ہے اسی لئے سیبویہ نے لَوْ شرطیہ کی تعریف میں کہا ہے لَوْ حَرْفٌ یَدُلُّ عَلٰی مَا سَیَقَعُ لِوُقُوْعِ غَیْرِہٖ یا یوں کہا لَوْ حَرْفٌ لِمَا سَیَقَعُ لِوُقُوْعِ غَیْرِہٖ یعنی لَوْ وہ حرف ہے جو بوقت وجودِ شرط وجودِ جزاء کے واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے، ابنِ مالک بدرالدین نے کہا یَدُلُّ عَلَی انْتِفَاءِ تَالٍ یَلْزَمُ لِثُبُوْتِہٖ ثُبُوْتُ تَالِیْہٖ یعنی لَوْ اس جملہ کے انتفاء پر دلالت کرتا ہے جو اس کے بعد ہی آتا ہے اور جس کے وجود سے پیچھے آنیوالے جملہ کا وجود لازم آتا ہے بعض نے اختصار کے ساتھ صاف کہدیا حرف

امتناع لامتناع - اختلافی اقوال حسب ذیل ہیں:-

۱ لو صرف امتناع سبب پر دلالت کرتا ہے، یہ قول انتہائی مرجوح ہے۔

۲ نحویوں کی ایک بڑی جماعت اور عجمی عرب قائل ہیں کہ لو امتناع شرط پر بھی دلالت کرتا ہے اور امتناع جزاء پر بھی یعنی لو سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ شرط واقع ہوئی نہ جزاء یہ قول بھی غلط ہے بوجوہ ذیل وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَىٰ وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا۔

اگر ہم ان پر ملائکہ کو نازل کر دیتے اور مردے بھی ان سے بات چیت کرتے اور ہر چیز ان کے سامنے لا جمع کرتے تب بھی وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لے آتے۔ دیکھو شرط مثبت ہے اور جزاء منفی، مثبت کا انتفاء منفی اور منفی کا انتفاء مثبت ہوتا ہے اگر لو کو اس جگہ شرط و جزاء دونوں کے امتناع کے لئے قرار دیا جائے تو یہ مطلب ہوگا ہم نے ملائکہ کو نازل نہیں کیا، مردوں نے ان سے کلام نہیں کیا، ہر چیز ہم نے ان کے سامنے لاکر جمع نہیں کر دی تب بھی وہ ایمان لے آئے یہ مطلب بالکل الٹا اور مقصود کی ضد ہے۔ دوسری آیت ہے:

وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِن بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ۔

زمین میں جو درخت ہے اگر اس کے قلم ہو جاتے اور سمندر روشنائی بن جاتے اور اس کے پیچھے سات سمندر اور بھی روشنائی بنانے میں مدد کرتے تب بھی اللہ کے معلومات ختم نہیں ہوتے۔ اب بر تقدیر امتناع جزئین یوں کہو کسی درخت کا قلم نہیں بنا نہ کسی سمندر کی روشنائی بنی پر اللہ کے معلومات ختم ہو گئے۔ اسکی وجہ بھی وہی ہے کہ اصل کلام میں شرط مثبت اور جزاء منفی ہے بصورت امتناع شرط منفی اور جزاء مثبت ہو گی۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا نِعْمَ الْعَبْدُ صُهَيْبٌ لَوْ لَمْ يَخَفِ اللَّهَ لَمْ يَعْصِهِ

صہیب اچھا بندہ ہے اگر اسکو خدا کا خوف نہ ہوتا تب بھی اللہ کی نافرمانی نہ کرتا، بر تقدیر امتناع جزئین یہ مطلب ہوگا صہیب اللہ سے ڈرتا ہے اس لئے نافرمانی کرتا ہے۔ یہ مطلب اس لئے ہوا کہ دونوں جز منفی ہیں امتناع کے بعد

Marfat.com

ثبت ہونا لازم ہے۔

پس صحیح قول یہ ہے کہ

لَوْ کہ لَوْ صرف امتناعِ شرط پر دلالت کرتا ہے، اب اگر شرط و جزا میں مساوات ہو تو جزا کی نفی بھی ضرور ہو جائے گی جیسے لَوْ کَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَةً فَالنَّهَارُ مَوْجُوْدٌ اگر سورج برآمد ہوتا تو دن موجود ہوتا۔ وجودِ روز طلوعِ آفتاب کے لازم مساوی ہے، ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ دن موجود ہو اور سورج نہ نکلا ہو۔ اس لئے اس جگہ امتناعِ طلوعِ شمس بھی ہے اور امتناعِ نہار بھی، امتناع کا مطلب اس طرح ہوا، چونکہ سورج نہیں نکلا اس لئے دن نہیں ہوا، لیکن اگر جزا شرط کے ساتھ مساوی نہ ہو بلکہ عام ہو تو امتناع صرف جزء اول میں ہوگا جزء دوم میں نہ ہوگا۔

تحقیقِ مقام

اگر شرع یا عقل کی شہادت ہو کہ جزا کا انحصار شرط پر ہے تو امتناعِ اول سے امتناعِ دوم ضرور ہوگا جیسے وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا شرع کا قطعی فیصلہ ہے کہ وجودِ رفعت کا انحصار وجودِ مشیت پر ہے اس لئے انتفاءِ مشیت سے انتفاءِ رفعت ضرور ہوگا۔ امتناعِ اول امتناعِ دوم کا موجب ہے اور جیسے لَوْ کَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَةً فَالنَّهَارُ مَوْجُوْدٌ عقل کی شہادت ہے کہ وجودِ نہار طلوعِ آفتاب کے ساتھ وابستہ ہے اس لئے طلوعِ شمس اگر نہ ہو تو وجودِ نہار بھی نہ ہوگا، امتناعِ اول سے امتناعِ دوم لازم ہے، اسی طرح وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِيْنَ وغیرہ۔

اگر شرع یا عقل عدمِ انحصار کی موجب ہو اور شہادت دے رہی ہو کہ جزا کا حصر میں نہیں ہے البتہ وجودِ شرط کے وجودِ جزا لازم ہے تو امتناعِ اول سے امتناعِ دوم ہرگز نہ ہوگا جیسے لَوْ نَامَ لَا يَنْتَقِضُ وُضُوْءُهٗ شرعی شہادت ہے کہ وضو ٹوٹنے کا حصر خواب میں نہیں ہے بغیر خواب کے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے اس لئے انتفاءِ نوم سے نقضِ وضو کا انتفاء یعنی وضو کا اثبات ہرگز نہ ہوگا" یا جیسے لَوْ کَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَةً فَالضَّوْءُ مَوْجُوْدٌ عقل شاہد ہے کہ روشنی کا وجود محض طلوعِ آفتاب پر موقوف نہیں ہے

Marfat.com

چاند ستاروں چراغوں بجلی کے قمقموں اور آگ کے شعلوں سے بھی روشنی ہوتی ہے اس لئے طلوعِ آفتاب کا فقدان انتفاءِ ضو رکی علت نہیں ہو سکتا، انتفاءِ اول سے انتفاءِ دوم ہرگز نہ ہوگا، اگر شرع اور عقل نہ انحصار کی موجب ہوں نہ عدمِ انحصار کی بلکہ انحصار کی مجوز ہوں مانع نہ ہوں تو اگر جزا شرط کے مساوی ہوگی تو امتناعِ اول سے امتناعِ دوم لازم ہوگا مساوی نہ ہوگی تو نہ ہوگا جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَکْرَمْتُہٗ عقل مجوزِ انحصار بھی ہے اور مجوزِ عدمِ انحصار بھی۔

بلکہ کبھی صرف جزاء کے وجود کو پختہ کرنا مقصود ہوتا ہے خواہ شرط موجود ہو یا معدوم جیسے وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا دنیا میں کافروں کو لوٹا کر بھیجا جائے یا نہ بھیجا جائے بہر حال ان کا کفر کرنا لازم ہے اس شرطیہ میں ان کے کفر کو پختہ کرنا مقصود ہے اس مقصود میں شرط کے وجود یا فقدان کو دخل نہیں ہے۔

بلکہ اس سے بھی زیادہ کبھی مقصود یہ ہوتا ہے کہ وجودِ شرط کے وقت جب وجودِ جزاء یقینی ہے تو عدمِ شرط کے وقت تو جزاء کا تحقق بدرجۂ اولیٰ اور بطریقِ اکمل ہے جیسا کہ آیت وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَا اِلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِکَةَ وَ کَلَّمَهُمُ الخ میں عدمِ ایمان کو انزال ملائکہ اور کلامِ موتی پر مبنی کرکے یہ بتانا مقصود ہے کہ ایسے بے سروپا مطالبات کی تکمیل کے بعد بھی جب ان کا عدمِ ایمان یقینی ہے تو مطالبات کی تکمیل نہ ہونے کی صورت میں تو ایمان نہ لانا بدرجۂ اتم ہونا ہی چاہیے یا جیسا کہ آیت وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ الخ میں ظاہر کیا ہے کہ تمام درختوں کے قلم بننے اور سارے سمندروں کی روشنائی بن جانے کی تقدیر پر بھی جب پورے معلوم الٰہیہ لکھے نہیں جا سکتے اور اللہ کے مقدورات کا سرا کہیں ہاتھ نہیں آتا تو سمندروں کی روشنائی اور کل درختوں کے قلم نہ بننے کی شکل میں اللہ کے معلومات و مقدورات کی انتہا اور اختتام پذیری نہ ہونا بدرجۂ اتم ہونا ہی چاہیے یا جیسا کہ آیت وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ میں عدمِ استجابت کو تقدیرِ سماع پر مرتب کیا ہے تو نہ سننے کی صورت میں نہ ماننا بدرجۂ اولیٰ ہونا چاہیے یا آیت وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا میں ثابت کیا ہے کہ اگر اللہ ان کو سنا دے تب بھی روگرداں رہیں گے تو

بر تقدیر عدم اسماع روگرداں ہونا بالکل ہی واضح ہے یا جیسا کہ آیت لَوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ میں بیان کیا ہے کہ بالفرض اگر پروردگار کی رحمت کے تمام خزانے تمہارے قبضہ میں آجاتے تب بھی ختم ہو جانے کے اندیشے سے تم کسی کو نہ دیتے تو اب جبکہ رحمتِ پروردگار کے خزانے بھی تمہارے قبضہ میں نہیں ہیں، تمہارا کنجوس ہونا محتاجِ ثبوت نہیں، یا جیسا کہ ایک حدیث میں آیا ہے اِنَّهَا لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ فِيْ حَجْرِيْ مَاحَلَّتْ لِيْ اِنَّهَا لَابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ، زینب بنت ام سلمہ اگر میری بیوی ام سلمہ کے ساتھ نہ آئی ہوتی اور میری ربیبہ (بیٹی) نہ ہوتی تب بھی وہ میرے لئے حلال نہ تھی کیونکہ وہ میرے دودھ شریک بھائی کی بیٹی ہے یعنی اب تو حرمت کی دو وجہیں موجود ہیں رضاعی بھائی کی بیٹی ہونا اور ربیبہ ہونا اس لئے حرمت بدرجہ اولیٰ ہے، ایک اور حدیث آئی ہے لَوْ طَلَعَتْ مَاوَجَدَتْنَا غَافِلِيْنَ حضور والا نے جب نمازِ فجر کو زیادہ طول دے دیا تو عرض کیا گیا حضور سورج نکلا ہی چاہتا

ہے اس پر ارشاد فرمایا اگر نکل آتا تو ہم کو ذکرِ الٰہی سے غافل نہ پاتا، مقصود یہ کہ اب جب کہ نکلنے سے پہلے ہم نے نماز ختم کر دی تو ہم کو غافل پانے کا سوال ہی نہیں ہے اب تو وہ ہم کو غافل پا سکا نہ پا سکا، اسی طرح حضرتِ عمر کا وہ قول ہے جو آپ نے حضرتِ صہیب کے متعلق فرمایا تھا لَوْ لَمْ يَخَفِ اللّٰهَ لَمْ يَعْصِهِ یعنی اللہ سے نہ ڈرنے کی صورت میں بھی صہیب سے اللہ کی نافرمانی نہیں ہوتی اب تو اللہ کا خوف بھی موجود ہے تو عدمِ عصیان بطریق اولیٰ ہونا چاہیے۔

ایک آیت پر شبہ اور اس کا ازالہ

وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا یہ ایک قیاس ہے جس میں دو شرطیہ قضیے ہیں لیکن نتیجہ غلط ہے اگر اللہ کو ان کے اندر کوئی بھلائی معلوم ہوتی تو ان کو (پیامِ ہدایت) سناتا اور اگر (پیامِ ہدایت) سنا دیتا تب بھی روگردانی کرتے نتیجہ یہ نکلا کہ اگر اللہ کو ان کے اندر کوئی بھلائی معلوم ہوتی تب بھی وہ روگردانی کرتے۔

ازالہ یہ قیاس ہی نہیں ہے قیاس کے لئے

Marfat.com

حدِ اوسط ہونا ضروری ہے اس میں حدِ اوسط نہیں ہے اس لئے کہ پہلے اَسْمَعَهُمْ سے مراد ہے ایسا سنانا جو مفید ہو اور دوسرے اَسْمَعَهُمْ سے مراد ہے غیر مفید سنانا جب دونوں قضیوں میں اسماع کی نوعیت مختلف ہے تو اَسْمَعَهُمْ کو حدِ اوسط نہیں بنایا جا سکتا یا یوں کہو کہ دوسرے قضیہ میں اَسْمَعَهُمْ سے مراد یہ ہے کہ باوجودیکہ اللہ ان کے اندر خیر کی موجودگی نہیں جانتا پھر بھی اگر سنا دے تو وہ رد گرداں ہی رہیں گے۔

نمبر دوم لَوْ کبھی اِنْ وصلیہ کے معنی میں بھی مستعمل ہے جس میں نفی فی الاستقبال مقصود ہوتی ہے جیسے وَلَوْ كُنَّا صَادِقِيْنَ (اگرچہ ہم سچے ہوں) وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (اگرچہ مشرک ناگوار سمجھیں) وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ (اگرچہ تمکو ناپاک کی کثرت اچھی معلوم ہو) وَلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ (اگرچہ مشرک باندی تمکو بھی معلوم ہو) وَلَوْ اَعْجَبَكُمْ (اگرچہ مشرک غلام تمکو بھلا معلوم ہو) وَلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ (اگرچہ ان کا حسن تم کو بھلا معلوم ہو)۔

ایک شاعر کا قول ہے ؎

قَوْمٌ اِذَا حَارَبُوْا شَدُّوْا مَآزِرَهُمْ دُوْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ بَاتَتْ بِاَطْهَارٍ

جنگ کی تیاری کے وقت وہ عورتوں کو چھوڑ کر اپنی لنگیاں مضبوط باندھ لیتے ہیں اگرچہ عورتیں طہر کی حالت میں راتیں بسر کرتی ہوں۔

نمبر سوم لَوْ کبھی اَنْ مصدری کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے لیکن ان کی طرح فعل مضارع کو نصب نہیں دیتا، ایسا استعمال اکثر اس وقت ہوتا ہے جب لَوْ، وَدَّ، یَوَدُّ کے بعد آتا ہے جیسے وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ تمہارے دین میں نرمی کو وہ دل سے چاہتے ہیں۔ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ (ہزار برس زندہ رہنے کو ان میں سے بعض لوگ دل سے چاہتے ہیں) وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ایمان کے بعد تمہارے کافر بنا دینے کے خواہشمند بکثرت اہلِ کتاب ہیں۔

نضر بن حارث کی بہن قتیلہ نے اپنے بھائی کے سلسلہ میں حضور سے کہا تھا مَا كَانَ ضَرَّكَ لَوْ مَنَنْتَ وَرُبَّمَا مَنَّ الْفَتٰى وَهُوَ الْمَغِيْظُ الْمُحْنَقُ اگر جناب احسان رکھ کر آپ اسکو چھوڑ دیتے تو

آپ کا کچھ بگاڑ نہ ہوتا ، اگر ایسا ہوتا ہے کہ باد جو انتہائی مغضب ناک اور ناراض ہونے کے آدمی احسان کر دیتا ہے۔

اعشیٰ کا قول ہے ؎

وَرُبَّمَا فَاتَ قَوْمًا جُلُّ اَمْرِهِمِ
مِنَ التَّأنِّي وَكَانَ الْحَزْمُ لَوْعَجِلُوْا

تاخیر کی وجہ سے اکثر بڑا کام لوگوں کے ہاتھوں سے فوت ہو جاتا ہے ایسے وقت جبکہ عجلت دانشمندی ہو۔

امرؤالقیس بن حجر نے کہا تھا ؎

تَجَاوَزْتُ اَحْرَاسًا عَلَيْهَا وَمَعْشَرًا
حِرَاصًا عَلَيَّ لَوْيُسِرُّوْنَ مَقْتَلِيْ

میں محبوبہ تک پہنچنے کے لئے چوکیداروں اور اس گروہ سے آگے بڑھ گیا جو چھپکر مجھے مار ڈالنے کا بڑا خواہشمند تھا۔

(نوٹ) اَنْ مصدری کے معنی میں لَوْ کا استعمال صرف فراء، ابوعلی، ابوالبقاء، تبریزی، ابن مالک کے نزدیک ہے، دوسرے لوگ منکر ہیں۔

نمبر چہارم : لَوْ تمنائی لَیْتَ کا ہم معنی بھی آتا ہے۔ ابن الصائغ اور ابن ہاشم اس کے مثبت میں جیسے فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً کاش ایک بار اور ہم کو دنیا میں جانا مل جاتا۔ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ وہ چاہتے ہیں کہ کاش شہر سے باہر وہ دیہات میں بدولوں کے ساتھ جا بستے۔ بعض نے کہا یہ لَوْ شرطیہ ہی ہے جس کو تمنا کا معنی پلا دیا گیا تھا۔ زمخشری کے قول سے بھی اس کی تائید مترشح ہوتی ہے کیونکہ زمخشری نے لکھا ہے لَوْ فِي مَعْنَى التَّمَنِّي تمنا کے معنی میں لَوْ کا استعمال ہو جاتا ہے۔ ابن مالک نے کہا حقیقت میں یہ لَوْ مصدریہ ہے جس کے بعد فعل تمنا کی ضرورت نہیں رہتی یعنی شرطیہ تو نہیں ہے مصدریہ ہے جس سے تمنا کا مفہوم سمجھ میں آجاتا ہے اور فعل تمنا کو ذکر کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

نمبر پنجم : عرض کے لئے بھی لَوْ کا استعمال ہو جاتا ہے یعنی کسی کام کرنے پر شستگی اور سنجیدگی کے ساتھ ابھارنے کے لئے جیسے لَوْتَنْزِلُ فَتُصِيْبُ خَيْرًا اگر آپ ہمارے پاس آتے تو بھلائی پاتے۔ قرآن مجید میں یہ استعمال نہیں ہے۔ ابن ہاشم

نے مغنی اللبیب میں لکھا ہے۔

نمبر ششم :- ابن ہشام نے لکھا ہے کہ لَوْ کبھی تقلیل کے لئے بھی آتا ہے یا یوں کہو کہ آسان سے مشکل کی طرف ترقی کرنے یا بڑے کام سے چھوٹے کام کی طرف تنزل کے لئے، جیسے شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ مسلمانو! انصاف کے ساتھ اللہ کے واسطے شہادت دینے کے لئے کھڑے ہو جاؤ خواہ کسی کے خلاف پڑے (اگرچہ خود تمہارے ہی خلاف ہو۔

ایک حدیث میں آیا ہے تَصَدَّقُوْا وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْتَرِقٍ صدقہ دو اگرچہ جلی ہوئی کھری ہی ہو۔

ہم بالکل آغازِ بحث میں لکھ آئے ہیں کہ لَوْ شرطیہ ماضی پر داخل ہوتا ہے اور تعلیق فی الماضی کے لئے آتا ہے عموماً لَوْ کا استعمال ایسا ہی ہوتا ہے لیکن مستقبل پر بھی کبھی آجاتا ہے اور تعلیق مستقبل کے لئے مستعمل ہوتا ہے بدرالدین ابن مالک نے اور ابن الحاج نے مقرّب میں اس کا انکار کیا ہے، بہر حال ایسے خواہ اس کی کچھ ہی تاویل کی جائے۔ ابو صخر ہذلی یا قیس بن ملوح مجنوں کے شعر ہیں ؎

وَلَوْ تَلْتَقِيْ اَصْدَاءُنَا بَعْدَ مَوْتِنَا
وَمِنْ دُوْنِ رَمْسَيْنَا مِنَ الْاَرْضِ سَبْسَبُ

ہمارے مرنے کے بعد اگر ہماری لاشوں کے سروں سے نکلنے والے پرندوں کی ملاقات ہو جبکہ ہماری قبروں کے درمیان وسیع میدان بھی واقع ہو۔

لَظَلَّ صَدٰى صَوْتِيْ وَاِنْ كُنْتُ رِمَّةً
لِصَوْتِ صَدٰى لَيْلٰى يَهِشُّ وَيَطْرَبُ

تب بھی باوجودیکہ میں ریزہ ریزہ ہو چکا ہوں گا پھر بھی میرے سر سے نکلنے والا پرندہ لیلیٰ کے سر سے نکلنے والے پرندہ کی آواز سے پھڑک اٹھے گا اور بے تاب ہو جائیگا یا خوش اور مسرور ہوگا)

ایک اور شاعر نے کہا ہے ؎

لَا يُلْفِكَ الرَّاجِيْكَ اِلَّا مُظْهِرًا
خُلُقَ الْكِرَامِ وَلَوْ تَكُوْنُ عَدِيْمًا

خواہ تمہارے پاس کچھ بھی نہ ہو لیکن جو تم سے امید لگا کر تمہارے پاس آتا ہے وہ تم کو کریمانہ عادت کا مظہر ہی پاتا ہے۔

صورتِ مذکورہ میں اگرچہ لَوْ مستقبل پر آتا

Marfat.com

ہے لیکن جزم کا عمل نہیں کرتا جیسا کہ اشعارِ مذکورہ سے واضح ہے، ہاں بطورِ شاذ جزم بھی آیا ہے۔

ایک شعر ہے ؎

تَامَنْ فُؤَادَكَ لَوْ يُحْزِنْكَ مَاصَنَعَتْ

اِحْدٰى نِسَاءِ بَنِيْ ذُهْلِ بْنِ شَيْبَانَا

خاندان ذہل بن شیبان کی ایک عورت نے تیرے دل کو تسخیر کر لیا، اگر اس کی یہ حرکت تجھے رنجیدہ کرتی تو ایسا نہ ہوتا۔

لَوْ کے بعد کبھی اسم بھی آتا ہے جو فعل محذوف کا معمول ہوتا ہے اور بعد کو ذکر ہونے والا فعل محذوف کی تفسیر ہوتا ہے جیسے وَلَوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ یعنی وَلَوْ تَمْلِكُوْنَ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ (اگر تم مالک ہو جاؤ)

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا لو غَيْرُكَ قَالَهَا یعنی لَوْ قَالَهَا غَيْرُكَ قَالَهَا (تیرے علاوہ کسی اور نے اگر یہ بات کہی ہوتی)

ایک شاعر کا قول ہے :

لَا يَامَنُ الدَّهْرَ ذُوْ بَغْيٍ وَّ لَوْ مَلِكًا

جُنُوْدُهٗ ضَاقَ عَنْهَا السَّهْلُ وَالْجَبَلُ

کوئی ظالم حوادثِ زمانہ سے بے خوف نہیں ہوتا خواہ وہ بادشاہ ہی کیوں نہ ہو جس کے لشکر سے

میدان اور پہاڑ بھی تنگ ہوں۔

اَنَّ اپنے اسم کے ساتھ لَوْ کے بعد بکثرت آتا ہے جیسے وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ وَلَوْ اَنَّ لَيْلَى الْاَخْيَلِيَّةَ سَلَّمَتْ عَلَيَّ۔

کوفی علماء ادب اور زجاج اور مبرد اَنَّ سے پہلے فعل ماضی محذوف مانتے ہیں اور اَنَّ کو مع مابعد کے اس کا فاعل قرار دیتے ہیں، اصل کلام یوں تھا وَلَوْ ثَبَتَ اَنَّهُمْ وَلَوْ ثَبَتَ اَنَّ لَيْلَى الخ

زمخشری کہتا ہے کہ لَوْ کے بعد جو اَنَّ آتا ہے اسکی خبر کا فعل ہونا واجب ہے جیسے امثلہ مذکورہ میں اٰمَنُوْا۔ صَبَرُوْا۔ فَعَلُوْا۔ كَتَبْنَا۔ سَلَّمَتْ موجود ہیں، ابنِ حاجب نے اسکی تردید میں یہ آیت پیش کی ہے وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ دیکھو اسمیں اَقْلَامٌ اَنَّ کی خبر ہے اور فعل نہیں اس کے بعد ابنِ حاجب نے کہا ہاں اگر خبر مشتق ہو تو فعل ہونا لازم ہے جیسے ؎

وَمَا اَطْيَبَ الْعَيْشَ لَوْ اَنَّ الْفَتٰى حَجَرٌ

تَنْبُوْ الْحَوَادِثُ عَنْهُ وَهُوَ مَلْمُوْمٌ

اگر آدمی رکت ہوا پتھر ہو جائے
کہ اس پر حوادث اثر نہ کریں تو ایسی زندگی کیسے
مزہ کی ہو۔

ابن مالک نے کہا یہ بھی غلط ہے۔ دیکھو
اس آیت میں خبر مشتق ہے اس کے باوجود
اسم ہے فعل نہیں یَوَدُّوا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ
فِی الْاَعْرَابِ۔

لَوْ کا جواب مضارع منفی بلَمْ بھی ہوتا
ہے اور ماضی مثبت بھی اور ماضی منفی
بہ مَا بھی۔

دوسری صورت میں جواب پر اکثر
لام آتا ہے لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا کبھی
نہیں آتا لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ اُجَاجًا پہلی
صورت میں اکثر لام نہیں آتا وَلَوْ شَاءَ
رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ کبھی آجاتا ہے ؎

وَلَوْ نُعْطَى الْخِيَارَ لَمَا افْتَرَقْنَا
وَلٰكِنْ لَا خِيَارَ مَعَ اللَّيَالِي

ہم کو اختیار دیا جاتا تو ہم جدا نہ ہوتے مگر حوادث
زمانہ کی موجودگی میں کوئی اختیار نہیں۔

لَوْلَا: امتناعیہ، لَوْ حرفِ شرط اور
لا نافیہ سے مرکب ہے لفظاً کوئی تغیر نہیں
پیدا کرتا۔ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے، اسمیہ
اور فعلیہ، پہلے جملہ کا ایک جزء ضرور محذوف
ہوتا ہے خواہ خبر ہو یا فعل۔ رمانی، ابن الشجری
شلوبین اور ابن مالک کا قول ہے کہ لَوْلَا
کے پہلے جملہ کی خبر اگر سام ہو جیسے کائن
ثابت وغیرہ تو واجب الحذف ہے اگر عمومی
خبر نہ ہو بلکہ کسی مادہ کے ساتھ مقید ہو مثلاً آکل
شارب، قائم، قاعد، ذاہب، ماشی وغیرہ اور
بغیر ذکر کے معلوم نہ ہو سکے تو ذکر واجب ہے
جیسے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا تھا لَوْلَا قَوْمُكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ
بِالْاِسْلَامِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ اگر تمہاری
قوم نئی نئی اسلام میں داخل شدہ نہ ہوتی تو میں
کعبہ کو ڈھا دیتا اور دوبارہ ابراہیمی بنیادوں پر
تعمیر کرتا) اور ذکر کے بغیر اگر خبر معلوم ہو سکتی ہو تو
ذکر و حذف دونوں جائز ہیں۔ ابن الشجری
نے اس کی مثال دی ہے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهُ اگر عَلَيْكُمْ۔ فضل اللہ کے متعلق
ہو تو خبر محذوف ہو گی ورنہ نازل کے متعلق ہو
فضل اللہ کی خبر ہو جائیگی۔
اگر لَوْلَا ضمیر پر داخل ہو تو ضمیر فوع ہونی

ضروری ہے جیسے لَوْلَا اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ
مبرد کے نزدیک ضمیر کا مرفوع ہونا ضروری
نہیں۔

۲۔ تحضیض اور عرض کے لئے بھی لَوْلَا
آتا ہے یعنی فعل پر سختی کے ساتھ ابھارنا
یا نرمی سے کسی کام کی طلب کرنا، اول
تحضیض ہے، دوسرا عرض، اس وقت لولا
کے بعد مضارع آنا چاہئے خواہ لفظاً یا معنیً
لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ کیوں نہیں اللہ سے
معافی مانگتے لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ

۳۔ ڈانٹنے اور توبیخ کرنے کے لئے
بھی لولا مستعمل ہے اس وقت ماضی پر داخل
ہوگا لَوْلَا جَآءُوْا عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ
کیوں نہ لائے اس پر چار گواہ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ
الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا
اٰلِهَةً اللہ کو چھوڑ کر جن کو انہوں نے حصولِ
قرب کے لئے معبود بنا رکھا تھا، انہوں نے
ان کی کیوں مدد نہ کی وَلَوْلَا اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ
جب تم نے یہ بات سنی تھی تو کیوں نہیں کہہ دیا
فَلَوْلَا اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا جب انہوں
نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تھا تو کیوں زاری نہ
کی فَلَوْلَا اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ
تَنْظُرُوْنَ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا
تُبْصِرُوْنَ فَلَوْلَا اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ
تَرْجِعُوْنَهَا جب جان حلق تک پہنچ جاتی ہے
تم اس وقت دیکھتے ہوتے ہو اور ہم بہ نسبت
تمہارے میت سے زیادہ قریب ہوتے ہیں
مگر تم کو نظر نہیں آتے پس اگر تم کو اعمال کا
بدلہ ملنا نہیں ہے تو اس جاتی ہوئی جان
کو لوٹا کیوں نہیں لیتے۔

(نوٹ) چونکہ لَوْلَا اور تَرْجِعُوْنَهَا میں
فاصلہ طویل ہو گیا تھا اس لئے تاکید کے لئے
لولا کو دوبارہ ذکر کر دیا۔

۴۔ ہروی کا قول ہے کہ لولا استفہام
کے لئے بھی آتا ہے جیسے لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ
اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ اور لَوْلَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ
مَلَكٌ جمہور اہلِ ادب کے نزدیک اول
آیت میں عرض کے لئے ہے اور دوسری آیت
میں توبیخ کے لئے۔

۵۔ ہروی نے یہ بھی کہا کہ لولا کبھی نافیہ
ہوتا ہے جیسے فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ
اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ

Marfat.com

یونس کی قوم کے علاوہ کوئی دوسری آبادی
ایسی نہیں ہوئی کہ (عذاب دیکھنے کے بعد) ایمان
لائی ہو اور ایمان سے اسکو فائدہ پہنچا ہو۔ اخفش،
کسائی، فراء، علی بن عیسیٰ، نحاس اور کثیر
مفسرین نے اس جگہ لَولاَ کو توبیخ کے لئے قرار
دیا ہے اور توبیخ کے لئے نفی بہرحال لازم ہی
ہے اس لئے نفی کا مفہوم ذیلی اور ضمنی طور پر
آگیا۔ نفی کے لئے لَولاَ کی کوئی مستقل قسم
قرار دینا غلط ہے۔ زمخشری نے کشاف میں
اس آیت کی تشریح کے ذیل میں لکھا ہے وَ
الجملۃ فی معنی النفی۔ جملہ نفی کے معنی میں ہے
لَولاَ للنفی نہیں کہا، اس سے بھی معلوم ہوا
کہ لَولاَ نفی کے لئے نہیں آتا بلکہ نفی کے معنی
کو متضمن ہو جاتا ہے۔

١/١٤ ٢/١٧ ٥/١٣،٨ ٦/١٣ ٧/١١،١٠،٧ ٨/١٢ ٩/١٣
١١/٧ ١٢/١٣،١٠،٨،٢ ١٣/١٠،٧،٥ ١٥/١٣،٨
١٦/١٦ ١٦/١٧ ١٧/١٣ ١٨/١٦،٩،٨،٧ ١٩/١٩،١٣،٢،١
٢٠/١١،٨ ٢١/٢،١ ٢٢/١٠ ٢٣/٩،٦ ٢٤/٢٠،١٩
٢٥/١١،٩،٤،٣ ٢٦/١١،٧،٤ ٢٧/١٦،١٥ ٢٨/١٣،٤،٢
٢٩/٣،٢

لَومَا: شرطیہ ہے حرفِ تحضیض ہے، حرفِ
توبیخ ہے وغیرہ جیسے لَومَا تَاْتِینَا بِالْمَلٰٓئِکَۃِ
کیوں نہیں لے آتا ہم پر ملائکہ کو۔
مالقی کا خیال ہے کہ لَوْمَا صرف تحضیض
کے لئے آتا ہے لیکن مندرجہ ذیل شعر میں لَومَا
کو امتناعیہ استعمال کیا گیا ہے ؎

لَومَا الاِصَاخَۃُ لِلْوُشَاۃِ لَکَانَ لِی
مِنْ بَعْدِ سُخْطِكَ فِی رِضَاكَ رِجَاءُ

اگر چغلخوروں کی شنوائی نہ ہوتی تو آپکی ناراضی
کے بعد رضامند ہو جانے کی امید ہوتی۔

لُؤلُؤًا: مفرد، لآلی جمع، موتی لَوْنٌ لُؤلُؤِیٌّ
(موتیا رنگ) لَؤْنٌ لُؤلُؤَانٌ کا بھی یہی معنی ہے
لِاٰلَۃٌ (بروزن کِتَابَۃٌ) لَاّٰلٌ (بروزن شداد)
لَأْلَأْ، لَأْلَاءٌ سب کا معنی گوہر فروش،
لَأْلَاءٌ کامل خوشی کو بھی کہتے ہیں، رباعی سے
لَأْلَأَ ماضی کا صیغہ آتا ہے جو لازم بھی ہے اور
متعدی بھی لَأْلَأَتِ النَّارُ آگ روشن ہوگئی۔
لَأْلَأَ الدَّمْعَ آنسو بہائے لَأْلَأَتْ بِعَیْنِهَا
خوب آنکھ کھول کر دیکھا۔ یہ تمام صیغے لفظ لُؤلُؤ سے
ہی بنائے گئے ہیں۔ ١٧/١٠ ٢٢/١٦ ٢٩/١٩

اللُّؤلُؤُ: مفرد معرفہ مرفوع اَللَّاٰلِی جمع موتی
٢٧/١١۔

Marfat.com

اَللُّؤْلُؤَ: مفرد معرفہ مجرور، اللآلی جمع۔ موتی۔ ۲۲/۲۴

لَوْنُهَا: اسم مفرد۔ اَلْوَانٌ جمع، رنگ، صورت، ہیئت، جنس، نوع۔ تَلَوُّنٌ رنگ برنگ ہونا، رنگ بدل لینا، ایک حالت پر قائم نہ رہنا۔ تَلْوِیْنٌ رنگ برنگ کر دینا، رنگ بدل دینا۔ زَیْدٌ اَتٰی بِالْاَلْوَانِ مِنَ الْاَحَادِیْثِ زید نے رنگ برنگ اور قسم قسم کی باتیں کیں، تَنَاوَلَ اَلْوَانًا مِنَ الطَّعَامِ نگارنگ ور قسم قسم کے کھانے کھائے (راغب وقاموس) مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ سے مراد ہے رنگ، صورت اور ہیئت کا اختلاف (راغب) (دیکھو اَلْوَان) اس جگہ صرف رنگ مراد ہے۔ ۱/۲۸

لَوَّوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف، تَلْوِیَۃٌ مصدر، باب تفعیل، لَیٌّ مادہ، وہ نیوڑاتے ہیں، گھماتے ہیں، لہراتے ہیں، اکڑاتے ہیں۔ یہ تمام علامات غرور کی ہیں۔ مجرد کا معنی بھی موڑنا توڑ مروڑ کرنا، لہرانا، دوہرا کرنا ہے۔ باب تفعیل میں لا کر اس فعل میں مبالغہ اور زیادتی کا اظہار کر دیا گیا (قاموس)

مجرد میں باب ضرب سے اس مادہ کے افعال لازم بھی آتے ہیں اور متعدی بھی، صلات کے اختلاف سے مفہوم میں بہت اختلاف ہو جاتا ہے مثلاً لَوَی الْغُلَامُ (لڑکا بیس سال کا ہو گیا) لَوَی الْحَبْلَ (رسی کو دوہرا کیا اور بٹا) لَوَی رَأْسَہٗ اور لَوٰی بِرَاْسِہٖ (سر کو موڑ لیا، منہ پھیر لیا، اعراض کیا) لَوٰی عَنِ الْاَمْرِ (اس کام میں سستی کی) لَوٰی اَمْرَہٗ عَنِّیْ لَیًّا اور لَیَّانًا اس کے معاملہ کو میری طرف سے لوٹا دیا لَوٰی فُلَانًا عَلٰی فُلَانٍ فلاں کو فلاں پر ترجیح دی، ایک کی تعظیم کی دوسرے کی نہ کی، لَوٰی بِدَیْنِہٖ لَیًّا قرض ادا کرنے میں دیر کی، ٹال مٹول کی۔ لَوٰی بِحَقِّہٖ اس کے حق کا انکار کر دیا۔ یہ تمام افعال باب ضرب سے آتے ہیں لَوِیَ الْکَلَأُ (سمع) گھاس چارہ سوکھ گیا۔ لَوِیَ الْقِدْحُ تیر ٹیڑھا ہو گیا، اَلْوَی الرَّجُلُ بِثَوْبِہٖ (باب افعال) اس آدمی نے کپڑے سے اشارہ کیا اَلْوٰی بِحَقِّہٖ اس کا حق مار لیا اَلْوٰی بِہٖ اس کو لے گیا۔ اَلْوٰی بِمَا فِی الْاِنَاءِ برتن میں جو کچھ تھا خود لے لیا، دوسروں کے حصہ پر بھی قبضہ کر لیا اَلْوٰی بِہِمُ الدَّھْرُ

Marfat.com

ان کو زمانہ نے ہلاک کر دیا، اَلْوٰی بِکَلَامِہٖ زبان پھیر گیا۔ لَوَیْتُ اَعْنَاقَ الرِّجَالِ فِی الْخُصُوْمَۃِ جھگڑے کے وقت میں نے لوگوں کی گردنیں مروڑ دیں۔ لَوَّوْا رُءُوْسَہُمْ انھوں نے سر موڑ لئے، گردنیں اکڑائیں۔ غرور کیا۔ $\frac{۲۸}{۱۳}$

لَہَبٌ: مصدر، آگ بھڑکنا، دھویں اور غبار کو بھی لَہَبٌ کہتے ہیں (راغب) عبد العزیٰ بن عبد المطلب بہت حسین آدمی تھا، آگ کے شعلے کی طرح اس کا چہرہ چمکتا تھا اس لئے اس کی کنیت ابو لہب ہو گئی تھی (منتہی الارب)

امام راغب نے لکھا ہے کہ بعض مفسرین کا قول ہے اسے ابو لہب کہنے سے کنیت مقصود نہیں ہے بلکہ اس کا دوزخی ہونا ظاہر کرنا ہے جس طرح جنگجو آدمی کو جو ہمیشہ لڑائیوں میں رہتا ہو اخو الحرب یا ابو الحرب کہتے ہیں، اسی طرح خدا تعالیٰ نے عبد العزیٰ کو ابو لہب فرما کر اس کو دوزخی ہونے کو ظاہر کیا، محلی نے اس کا بہترین فیصلہ کیا ہے، لکھا ہے کہ شروع میں چہرہ کی چمک دمک کی وجہ سے اس کی کنیت ابو لہب تھی، اور آخر میں دوزخی ہونیکی وجہ سے یہی کنیت ہو گئی لَہَبَتِ النَّارُ (فتح) آگ بھڑک گئی اور بغیر دھوئیں کے صاف شعلے اٹھنے لگے، لَہْبٌ لَہِیْبٌ لُہَابٌ اور لَہَبَانٌ مصدر لَہِبَ پیاسا ہو گیا (سمع) لَہَبٌ مصدر (قاموس) اِلْہَابٌ آگ روشن کرنا اور گھوڑے کا خوب دوڑنا اور پیہم بجلی چمکنا (افعال) باب تفعل وافتعال میں آگ روشن ہونیکا معنی ہوگا اور باب تفعیل میں خوب آگ بھڑکانیکا $\frac{۳۰}{۳۶}$ دو جگہ۔

اَللَّہَبِ: دیکھو لَہَبٌ، $\frac{۲۹}{۲۱}$

لَھْوٌ: اسم مصدر، سنجیدگی چھوڑ کر مزاح کی طرف میلان اور جھکاؤ لَہْو کہلاتا ہے اور کسی ایسے غیر مفید کام میں مشغول ہونا جس کے شغل میں مفید کام ترک ہو جائے، لعب ہے (ابو السعود) راغب نے مؤخر الذکر کو لہو کہا ہے، لہو اصل میں جماع کو کہتے ہیں امرء القیس بن حجر کندی کا شعر ہے ؎

اَلَا زَعَمَتْ بَسْبَاسَۃُ الْیَوْمَ اَنَّنِیْ
کَبِرْتُ وَاَنْ لَّا یُحْسِنَ اللَّہْوَ اَمْثَالِیْ

سنو! آج کل بسباسہ خیال کرتی ہے کہ میں عمر رسیدہ ہو گیا اور میرے جیسے آدمی جماع اچھی طور پر نہیں

کر سکتے، اس کے بعد خود عورت کو لَہْو کہنے لگے بلکہ ہر دانشمندانہ تفریح کا نام لہو ہو گیا۔ کھیل، تماشا (معجم القرآن) پ۲۱/۱۰ پ۲۶/۸ پ۲۷/۱۹ (مزید تشریح دیکھو اَنّٰی، لَاهِيَةً)

لَهْوًا: دیکھو لَہْوٌ پ۱۴ پ۱۳ پ۲۸/۱۲ کھیل، تماشہ پ۲ زن و فرزند۔

لَهْوَ الْحَدِيْثِ: لَہْوُ مضاف، الحدیث مضاف الیہ، اضافت بتقدیر مِن، اصل میں لَہْوًا مِنَ الْحَدِيْثِ تھا، فضول، بیہودہ، بے سروپا قصوں کا کھیل تماشا۔ مفسر بیضاوی اور زمخشری نے لکھا ہے کہ لہوٌ خاص اور حدیث عام ہے کیونکہ قصے مفید بھی ہوتے ہیں اور بیہودہ بھی، یا یوں کہ لہو عام ہے کھیل تماشہ بغیر قصوں کے بھی ہوتا ہے اور افسانوی بھی، بہر حال اضافت بتقدیر مِن ہے (تفسیر بیضاوی و کشاف) مشہور یہ ہے کہ اگر لہو کو خاص کہا جائے تو اضافت بتقدیر لام ہو گی۔

کلبی اور مقاتل کا قول ہے کہ نضر بن حارث کلدہ قرشی عراق کی راجدھانی حیرہ سے کچھ عجمی داستانیں، قصے خرید کر مکہ میں لاتا اور قریش کو جمع کر کے سناتا تھا اور کہتا تھا محمد تم کو عاد و ثمود کی پارینہ داستانیں سناتے ہیں اور میں رستم و اسفندیار کے قصے، اس واقعہ کے سلسلہ میں آیت کا نزول ہوا (سراج منیر) اس روایت سے معلوم ہوا کہ لہوالحدیث سے مراد ہیں بیہودہ، فضول، جھوٹے قصے، لیکن بعض معتبر روایات سے یہ بھی ثابت ہے کہ نضر بن حارث کچھ ناچنے والی باندیوں کا ناچ کراتا اور رقص و سرود کی محفلیں منعقد کرتا تھا تاکہ لوگ قرآن سننے کی طرف مائل نہ ہوں۔ ابو الصہباء نے بیان کیا میں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود سے اس آیت کا مطلب پوچھا، حضرت نے تین بار فرمایا وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ هُوَ الْغِنَاءُ، اللہ وحدہ لاشریک کی قسم یہ گانا ہے (رواہ الخطیب فی السراج المنیر) حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود قسم کھا کر فرماتے تھے لہوالحدیث گانا ہے (مدارک) حسن بصری بھی اسی کے قائل تھے کہ لہوالحدیث سے گانا مراد ہے۔ خطیب نے حسن بصری کا قول نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ يَشْتَرِيْ کا معنی اس جگہ خریدنا نہیں بلکہ قرآن کو چھوڑ کر گانے بجانے کے سامان اور آلات کو بجائے قرآن کے اختیار

Marfat.com

کرنا مراد ہے (سراج منیر) صاحبِ روح المعانی نے بھی لکھا ہے کہ گانا مراد ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کلبی اور مقاتل کی روایت بھی صحیح ہو اور لہو الحدیث کا لفظ جھوٹے بیہودہ قصوں کو بھی شامل ہو اس سے حضرتِ ابنِ عباسؓ حضرتِ ابنِ مسعودؓ اور بعض دوسرے جلیل القدر صحابہؓ و تابعین کے اقوال کی تردید نہیں ہوتی، نضر بن حارث، یہ بھی کرتا ہو اور وہ بھی۔ ب ۲۱/۱

لَيًّا: مصدر، موڑنا، مروڑنا، پھیرنا، گھمانا لَوَىٰ يَلْوِىْ (بابِ ضرب) لَوَىٰ لِسَانَهٗ اور لَوَىٰ بِلِسَانِهٖ زبان پھیر لی، زبان گھما دی یعنی جھوٹ کہا خود اپنی طرف سے بات گھڑ دی (راغب) مطلب یہ کہ زبانیں موڑ کر الفاظ بگاڑ کر ادا کرتے ہیں۔ اگر لَوَىٰ کے اول مفعول پر عَلٰی ہو تو متوجہ ہونے اور منہ پھیر کر دیکھنے کا معنی ہوتا ہے۔ لَا يَلْوِىْ عَلٰٓى اَحَدٍ وہ الیا منہ پھیر کر شکست کھا کر بھاگا کہ کسی طرف منہ پھیر کر نہ دیکھا، چونکہ لَیّ کا اصل معنی موڑنا اور لپیٹنا ہے اس لئے پھیریے اور پرچم کو بھی لوار کہتے ہیں جو ہوا سے مڑتا اور پھر جاتا ہے لواء کی جمع اَلْوِيَةٌ ہے۔ ب ۴ (مزید تفصیل کے لئے دیکھو لَوَّوْا)۔

لَيْلٍ، رات، اسمِ جنس لَيْلَةٌ مفرد جیسے تَمْرٌ اور تَمْرَةٌ، لَيَالِىْ اور لَيَائِل جمع اَلْيَارُ جمع غیر قیاسی (قاموس) بعض لوگوں کا خیال ہے کہ لَيْلَةٌ کی اصل لَيْلَاةٌ تھی اس لئے کہ لَيْلَةٌ کی تصغیر لُيَيْلَةٌ آتی ہے (راغب)

اگر رات کی تاریکی کی شدت کہانی ہوتی ہے تو لفظِ لَيْل سے صیغہ صفت بنا کر لَيْلٌ لَائِلٌ اور لَيْلٌ اَلْيَلُ اور لَيْلَةٌ لَيْلَاءُ کہا جاتا ہے۔ بہت تاریک رات۔ کبھی لمبی رات کو بھی لَيْلَةٌ لَيْلَاءُ کہتے ہیں۔ ب ۲۰/۱۰

لَيْلًا: رات۔ حسبِ تفصیل مندرجہ ب ۱۱/۸ ب ۱۵/۱ ب ۲۵/۱۴ ب ۲۹/۲۰،۹۔

اَللَّيْلُ: اسم جنس معرفہ مرفوع، رات ب ۷/۱۵ ب ۲۳/۲

اَللَّيْلَ: اسم جنس معرفہ منصوب، رات کو۔ ب ۳/۱۱ ب ۷/۱۸ ب ۹/۱۴ ب ۱۱/۱۲ ب ۱۳/۱۷،۷ ب ۱۴/۸ ب ۱۷/۲،۳،۱۵ ب ۱۸/۱۲ ب ۱۹/۳،۴ ب ۲۰/۳،۱۰ ب ۲۱/۱۲ ب ۲۲/۱۴ ب ۲۳/۱۵ ب ۲۴/۱۲ ب ۲۷/۱۷ ب ۲۹/۱۳،۱۴ ب ۳۰/۱۔

اَللَّيْلِ: اسم جنس معرفہ مجرور، رات، ب ۲/۴،۷ ب ۳/۸،۹ ب ۴/۲،۳ ب ۷/۸،۱۳ ب ۹/۶ ب ۱۲/۷،۱۰ ب ۱۳/۸ ب ۱۴/۵

Marfat.com

۱۵/۹،۱۲ ۱۶/۱۷ ۱۶/۱۶ ۱۸/۵ ۲۱/۶،۱۲ ۲۲/۱۰،۱۴ ۲۳/۸،۱،۱۵

۲۴/۹ ۲۵/۱۷ ۲۶/۱۷،۱۸ ۲۷/۱۷ ۲۹/۱،۱۴،۱۶،۲۰

۳۰/۶،۹،۱۴،۱۶،۱۷،۱۸

لَیْلَةَ الصِّیَامِ: لَیْلَۃَ اسم منس مضاف الصیام مضاف الیہ، روزوں کی رات یعنی رمضان کے روزوں کی رات جس کی صبح کو روزہ ہو۔ ۲/ب

لَیْلَةِ الْقَدْرِ } لَیْلَۃَ مضاف، اَلْقَدْرِ
لَیْلَةُ الْقَدْر } مضاف الیہ، عظمت و شرف والی رات (از طاہری) ازلی تحریر کے موافق آئندہ ایک سال میں ہونے والے امور کے تقدیری نفاذ کی رات۔ حسین بن فضل سے پوچھا گیا جب تخلیقِ عالم سے پہلے اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر فرما دیا ہے تو پھر لیلۃ القدر کا کیا معنی؟ اب کس چیز کی تقدیر کی جاتی ہے! فرمایا قضاءِ مقدر کا نفاذ کیا جاتا ہے، مقدرات کو ان کے اوقاتِ مقررہ میں ظاہر کیا جانے کا حکم دیا جاتا ہے۔

بعض کا خیال ہے کہ رسول اللہ کے زمانہ تک شبِ قدر رہی، البعد کو معدوم کر دی گئی عام صحابہ تابعین اور علماء کے اقوال سے اس کی تردید ہوتی ہے حضرت ابوہریرہ نے واضح طور پر عبداللہ بن حسین کے سوال کے جواب میں فرما دیا تھا، ایسا کہنے والا جھوٹا ہے ہر رمضان میں شب قدر ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ شبِ قدر سال میں کسی تاریخ کو ہوتی ہے حضرتِ عبداللہ بن عمر کو اس قول کی اطلاع ملی تو فرمایا اللہ ابو عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے ان کو معلوم تھا کہ شبِ قدر ماہ رمضان میں ہے لیکن دانستہ انہوں نے ظاہر نہیں کیا تاکہ لوگ رمضان ہی پر قناعت نہ کر بیٹھیں؛

جمہور علماءِ اسلام کا اجماعی قول ہے کہ شبِ قدر ماہِ رمضان میں ہے لیکن کس عشرہ میں اور کس تاریخ کو اس کے متعلق مختلف روایات ہیں، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اخیر عشرہ میں عبادت میں اتنی کوشش کرتے تھے جتنی دوسرے ایام میں نہیں کرتے (عائشہ)

فرماتے تھے شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو (عائشہ)

رمضان کا آخری عشرہ آتا تھا تو حضور تہبند کو مضبوط کس لیتے تھے، رات بھر خود بھی عبادت کرتے تھے اور گھر والوں کو بھی بیدار رکھتے تھے (عائشہ)

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے آخری عشرہ کی وتر (طاق) راتوں میں شبقدر کو تلاش کرو۔ (عائشہ)

میں نے خود سنا حضور علیہ التحیۃ والسلام فرمارہے تھے، شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو جبکہ نو راتیں یا سات راتیں یا پانچ راتیں یا تین راتیں باقی رہ جائیں یعنی ۲۱ یا ۲۳ یا ۲۵ یا ۲۷ تاریخ کی رات میں تلاش کرو (ابوبکر)

بہت صحابیوں نے خواب میں دیکھا کہ شب قدر آخری سات راتوں میں ہے، حضورِ والا نے فرمایا تم سب کا خواب آخری ہفتہ کے متعلق متفق ہے اس لئے جو شخص شب قدر کا جویاں ہو وہ آخری ہفتہ میں تلاش کرے (عبداللہ بن عمر)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خیال تھا کہ شبقدر اکیسویں رات ہے۔ ۲۲ دن گذرنے کے بعد حضور نے فرمایا بائیس گزر گئے، سات باقی ہیں۔ آج کی رات شبقدر کو تلاش کرو۔ (ابوہریرہ)

حضرتِ علی حضرتِ ابی بن کعب اور حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہم کا خیال تھا کہ شبقدر ۲۷ تاریخ کو ہوتی ہے۔ ان تمام روایات میں مطابقت کے لئے کہا جاسکتا ہے کہ شبقدر آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے کسی رات کو ہوتی ہے کسی ایک معین تاریخ پر حضور کے زمانہ میں ہر سال نہیں ہوئی کسی سال ۲۱ کو کسی سال ۲۳ کو کسی سال ۲۵ کو کسی سال ۲۷ کو ہوئی اسی لئے راویوں میں اختلاف ہے جس سال جس نے جو تاریخ دیکھ لی یا سن لی ویسا ہی نقل کردیا لیکن اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ دوسرے سالوں میں بھی وہی تاریخ مقرر رہی یا ہمیشہ کے لئے مقرر ہوگئی۔

(معالم۔ صحیح مسلم۔ صحیح بخاری، مشکوۃ المصابیح ابوداؤد) $\frac{۳۰}{۲۲}$

لَیْلَةً: نکرہ ممیز منصوب (چالیس) رات ایک ماہ ذلقعد کا اور دس دن ذی الحجہ کے (معالم وسیوطی) پ $\frac{۱}{۶}$ $\frac{۹}{۷}$۔

لَیْلَةٍ: نکرہ مجرور، مراد شبقدر جس میں قرآنِ مجید، لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر اتارا گیا اور پھر ۲۳ سال تک تھوڑا تھوڑا حضور صلعم پر نازل ہوتا رہا۔ بعض کے نزدیک شعبان کی پندرہویں

رات مراد ہے اول زیادہ صحیح ہے۔

(معالم، پ ۲۵/۱۴)۔

لَيْلَهَا: لَيْلَ مضاف ہا مضاف الیہ، اسکی رات کو۔ پ ۳۰/۴۔

لَيَالِيَ: جمع منصوب، لَيْلٌ اور لَيْلَةٌ مفرد راتیں۔ پ ۲۲/۸۔

لَيَالٍ: جمع، مجرور، اصل میں لَيَالِی تھا، راتیں۔ پ ۲۹/۵ راتیں مع دنوں کے، پ ۱۲/۴ دس تاریخیں ماہِ ذی الحجہ کی (احمد و نسائی عن جابر مرفوعًا) مجاہد، قتادہ اور ضحاک کا بھی یہی خیال ہے، دوسری روایت میں آیا ہے کہ ضحاک کے نزدیک محرم کی دس تاریخیں مراد ہیں۔

(معالم، پ ۳۰/۱۴)

لَيْتَ: حرف مشبہ بفعل اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے تمنا کے لئے مستعل ہے کاش، فراء نے کہا کبھی اسم اور خبر دونوں کو نصب دیتا ہے، عجاج کا شعر ہے ؎

یَا لَيْتَ أَيَّامَ الصِّبَا رَوَاجِعًا

ابن معتز عباسی کا شعر ہے ؎

مَرَّتْ بِنَا سَحَرًا طَيْرٌ فَقُلْتُ لَهَا
طُوبَاكِ يَا لَيْتَنِي إِيَّاكِ طُوبَاكِ

سحر کے وقت ایک پرندہ ہماری طرف سے گزرا میں نے اس سے کہا تو خوب ہے تو خوب ہے کاش میں تیری طرح ہو جاتا۔ لَيْتَ اکثر ناممکن امر پر داخل ہوتا ہے جیسے یَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ کاش پہلی موت ہی آخری فیصلہ کر دیتی یعنی دوبارہ زندگی نہ ہوتی یَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا کاش میں مٹی ہو جاتا ؎

فَيَا لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ يَوْمًا
فَأُخْبِرَهُ بِمَا فَعَلَ الْمَشِيْبُ

کاش جوانی کسی دن لوٹ آتی تو بڑھاپے نے جو سلوک کیا ہے میں اسکو بتاتا۔ پ ۳۰/۱۱، پ ۲۲/۱، پ ۲۵/۱۰۔

لَيْتَنَا: لَيْتَ حرف مشبہ بفعل، نا اسم، کاش ہم۔ پ ۷/۹، پ ۲۲/۵

لَيْتَنِي: لَيْتَ حرف مشبہ بفعل نِی اسم، کاش میں۔ پ ۵/۷، پ ۱۵/۱۷، پ ۱۶/۵، پ ۱۹/۱، پ ۳۰/۲، ۱۴

لَيْتَهَا: لَيْتَ حرف مشبہ بفعل، ہا اسم، کاش وہ۔ پ ۲۹/۵۔

لَيْسَ: فعل ناقص ماضی واحد مذکر غائب اسم کو رفع خبر کو نصب دیتا ہے نہیں ہے (تفصیل کے لئے دیکھو لَسْتَ)

پ ۲/ ۶، ۸، ۹، ۱۷

پ ۳/ ۵، ۷، ۱۱، ۱۲، ۱۵، ۱۶ پ ۴/ ۴، ۹، ۱۰ پ ۵/ ۱۲، ۱۵ پ ۶/ ۴

ب ۷/۲،۶،۹،۱۲،۱۴ ب ۸/۲،۱۵،۱۶ ب ۱۰/۳،۱۳ ب ۱۲/۱،۲،۵،۷ ب ۱۳/۲،۱۹ ب ۱۵/۴،۷ ب ۱۷/۸،۱۶ ب ۱۸/۸،۱۰،۱۴ ب ۲۰/۱۳ ب ۲۱/۳،۱۱،۱۷ ب ۲۳/۴ ب ۲۴/۱،۳،۱۰ ب ۲۵/۳،۱۱ ب ۲۶/۴،۱۰ ب ۲۷/۷،۱۴ ب ۲۸/۲ ب ۲۹/۵،۷،۱۸ ب ۳۰/۱۳،۲۰

لَيْسَتِ: واحد مؤنث غائب ماضی، اصل میں تار ساکن تھی بعد والے حرف کے ساتھ ملانے کی وجہ سے کسرہ دیدیا گیا، نہیں ہے ب ۱/۱۴ ب ۴/۱۴ (ماضی بمعنی حال)

لَيْسُوْا: جمع مذکر غائب ماضی۔ وہ نہیں ہیں۔ (ماضی بمعنی حال) ب ۴/۳ ب ۷/۱۶۔

لِئَلَّا: اصل میں لِ اَنْ لَا تھا، لام تعلیلیہ اَنْ مصدریہ، ناصبہ، لا نافیہ، تاکہ نہ ہو۔ ب ۲/۲ ب ۶/۳ ب ۲۷/۲۰

لَيِّنًا: لَيْنٌ، لَيِّنٌ صیغہ صفت مفرد لَيِّنُوْنَ اور اَلْيِنَاءُ جمع، نرم (دیکھو لِنْتَ) ب ۱۶/۱۱۔

لِيْنَةٍ: اسم جنس کھجور کا ترو تازہ، شاداب درخت کسی قسم کا اور کسی جنس کا ہو۔ (راغب) ب ۲۸/۴۔

بابُ المیم

مَا: مَا اسمی بھی ہوتا ہے اور حرفی بھی ہر ایک کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ مَا اسمی معرفہ (الف) ناقصہ یعنی موصولہ (وہ جو) مَا عِنْدَكُمْ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ وہ جو تمہارے پاس ہے ختم ہو جائے گا اور وہ جو اللہ کے پاس ہے، ہمیشہ رہے گا۔

(ب) معرفہ تامہ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ اگر تم صدقات ظاہری طور پر دوگے تو چیز یہ بھی اچھی ہے، مَا کی یہ قسم صرف ابن خروف

Marfat.com

نے بیان کی ہے اور صراحت کی ہے کہ سیبویہ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۔ اسمی نکرہ مجردہ یعنی حرفی معنی سے بالکل خالی۔

(الف) ناقصہ یعنی موصوفہ، اس ما کا معنی شئے ہوتا ہے، ایک شاعر کا قول ہے ؎

لِمَا نَافِعٍ يَسْعَى اللَّبِيبُ فَلَا تَكُنْ
لِشَيْءٍ بَعِيدٍ نَفْعُهُ الدَّهْرَ سَاعِيًا

سود مند چیز کے لئے عقلمند کوشش کرتا ہے اس لئے تم کبھی اس چیز کے لئے کوشاں نہ ہو جس کا فائدہ بعید ہو۔ هٰذَا مَا لَدَیَّ عَتِیْدٌ میں بھی ما موصوفہ ہے اور عَتِیْدٌ صفت (زمخشری و سیبویہ)

(ب) نکرہ تامہ، اس کی تین شاخیں یا صنفیں ہیں اول فعل تعجب "مَا اَحْسَنَ زَيْدًا" (اس میں "ما" کا نکرہ تامہ ہونا تمام علماء بصرہ کے نزدیک مسلم ہے لیکن اخفش کا قول ہے اس ما کو ہم نکرہ تامہ بھی کہہ سکتے اور نکرہ موصوفہ اور معرفہ موصولہ بھی)۔

دوئم: نِعْمَ اور بِئْسَ کے بعد جو "ما" آتا ہے وہ بھی جماعت متاخرین اور زمخشری کے نزدیک نکرہ تامہ ہی ہے لیکن سیبویہ کے ظاہر کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ معرفہ تامہ ہے نِعِمَّا هِیَ اور بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِيْمَانُكُمْ۔

سوئم: وہ "ما" جو مبالغہ کے لئے آتا ہے اور "ما" سے پہلے عامل مذکور ہوتا اور "ما" کے بعد اس عامل کا معمول ہوتا ہے جیسے زَيْدٌ مِمَّا اَنْ يَكْتُبَ مِنْ حرف جر حال ہے اور اَنْ يَكْتُبَ بتاویل مصدر مجرور ہے اور "ما" صرف مبالغہ کے لئے، عامل اور معمول کے درمیان ذکر کیا گیا ہے یعنی زید کی تخلیق ہی کتابت سے ہوتی ہے، زید کتابت کا بنا ہوا ہے (سیبویہ، ابن خروف، ابن مالک اور شیرانی نے اس ما کو معرفہ تامہ کہا ہے)، ما کی یہ صنف قرآن مجید میں مذکور نہیں ہے۔

۳۔ ما اسمی نکرہ غیر مجردہ یعنی حرفی معنی کو متضمن۔

(الف) استفہامیہ (کیا ہے) مَا هِیَ وہ کیا ہے؟ مَا لَوْنُهَا اس کا رنگ کیا ہے؟ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ یہ تیرے سیدھے ہاتھ میں کیا ہے؟ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ

(قراءۃ ابوعمرو) تم کیا چیز لائے ، کیا وہ جادو ہے۔

ما استفہامیہ اگر مجرور ہو تو الف کو حذف کرنا واجب ہے تاکہ استفہام اور خبر میں فرق ہو جائے اور میم کا فتحہ باقی رہتا ہے فِیمَ لِمَ ، حَتّٰمَ ، اِلَامَ ، عَلَامَ ۔

فَتِلْكَ وُلَاةُ السُّوْءِ قَدْ طَالَ مُكْثُهُمْ
فَحَتَّامَ حَتَّامَ الْعَنَاءُ الْمُطَوَّلُ

ان بڑے حاکموں کا بقاء طول پکڑ گیا، اس طویل دکھ کا خاتمہ کس حد پر ہوگا۔

کبھی فتحہ کو حذف کرکے میم کو ساکن کردیتے ہیں مگر ایسا صرف شعر میں بطور شذوذ ہوتا ہے۔

فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا اس کے تذکرہ کی طرف سے کس فکر میں پڑے ہوئے ہو۔ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ میں دیکھتی ہوں قاصد کیا جواب لے کر لوٹتے ہیں لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ایسی بات کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے، ان سب مثالوں میں مَا استفہامیہ ہے۔

لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ تو بڑا عذاب تم کو پہنچ جاتا۔ اس فدیہ کے عوض جو تم نے لیا تھا یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ جو کتاب تم پر اتاری گئی وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ اس کو سجدہ کرنے سے تجھے کس نے روکا جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔

تینوں مثالوں میں خبری ہونے کی وجہ سے مَا کا الف حذف نہیں کیا گیا باوجودیکہ مَا مجرور ہے، باوجود مجرور ہونے کے مَا استفہامیہ کا الف باقی رہنا، حذف نہ ہونا شاذ ہے، صرف شعر میں آیا ہے اور شاذ قراءۃ متواترہ میں نہیں آسکتا اس لئے قرآن مجید میں مَا استفہامیہ مجرور کا الف کسی جگہ باقی نہیں۔

ہاں بعض مفسرین نے بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ میں مَا کو استفہامیہ کہا ہے اور زمخشری نے اگرچہ تعیین کے ساتھ اس کو استفہامیہ نہیں کہا مگر استفہام کے جواز کا قول کیا ہے لیکن کسائی نے ان سب کی تردید کرتے ہوئے کہا اس آیت میں مَا استفہامیہ کیسے ہو سکتا

Marfat.com

ہے، الف باقی ہے باوجودیکہ مَا مجرور ہے، شذوذ کا اعتبار نہیں، شاذ قراءتِ متواترہ میں نہیں آسکتا۔ اسی طرح امام فخر الدین رازی نے کبیر میں فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ میں مَا کو استفہام تعجب کے لئے قرار دیا ہے مگر یہ بھی غلط، جب مَا استفہامیہ مجرور ہے تو الف کیوں حذف نہیں کیا گیا۔

(ب) مَا شرطیہ غیر زمانیہ (جو بھی) جیسے مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ جو نیکی بھی تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ جو آیت بھی ہم منسوخ کرتے ہیں۔

(ج) مَا شرطیہ زمانیہ بمعنے مادام (جب تک بھی) جیسے فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ جب تک وہ تمہارے ساتھ سیدھی چال چلیں، تم بھی ان کے ساتھ سیدھی چال چلو یا جب تک وہ تمہارے لئے معاہدہ پر قائم رہیں تم بھی ان کے معاہدہ پر قائم رہو۔

ایک مختلف فیہ آیت

ابو علی فارسی، ابو البقاء، ابو شامہ، ابن یعیش اور ابن مالک کا قول ہے کہ آیت وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ میں مَا شرطیہ غیر زمانیہ ہے، جو نعمت بھی تمہارے پاس ہے وہ خداداد ہے لیکن موصولہ بھی ہو سکتا ہے اور زمانیہ بھی۔

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ میں مَا غیر زمانیہ ہے لیکن زمانیہ بھی ہو سکتا ہے، جن عورتوں سے تم تمتع حاصل کر چکو تو ان کے مہران کو دیدو، جب بھی عورتوں سے تم نے تمتع حاصل کر لیا ہو تو ان کے مہر دیدو۔

قسم دوم مَا حرفیہ کی بھی تین قسمیں ہیں:

۱۔ مَا نافیہ، اگر جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے تو نجدی، تہامی اور حجازی استعمال میں لَيْسَ کی طرح اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے مَا هٰذَا بَشَرًا یہ انسان نہیں ہے مَا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ وہ ان کی مائیں نہیں ہیں، یہ مَا نکرہ پر بہت کم آتا ہے، قرآن مجید میں صرف معرفہ پر آیا ہے۔

اگر فعلیہ جملہ پر داخل ہوتا ہے تو لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرتا، وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا

اِبْتِغَآءَ وَجْہِ اللّٰہِ تم مال نہیں دیتے ہو مگر محض اللہ کی رضا جوئی کے لئے۔

جمہور کے نزدیک اس وقت مضارع کا صیغہ صرف حال کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے لیکن ابن مالک کہتا ہے کہ کبھی استقبالی معنی کے لئے بھی مستعمل ہے جیسے قُلْ مَا یَکُوْنُ لِیْ اَنْ اُبَدِّلَہٗ کہہ دو میرے لئے اس کو بدل دینا جائز نہیں۔

تنبیہ: آیت مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلِاَنْفُسِکُمْ اور مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ یُّوَفَّ اِلَیْکُمْ میں بعض لوگوں نے ما کو نافیہ کہا ہے مگر یہ غلط فہمی ہے، ان دونوں آیات میں 'ما' شرطیہ غیر زمانیہ ہے جو مال بھی راہِ خدا میں دو گے تو اپنے فائدے کے لئے دو گے۔ جو مال راہِ خدا میں دو گے اس کا اجر تم کو پورا پورا دیا جائیگا۔

ت مصدریہ (الف) غیر زمانیہ جیسے عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ تمہارا مشقت میں پڑنا اس پر شاق ہے وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ تمہارا مشقت میں پڑنا وہ دل سے پسند کرتے ہیں ضَاقَتْ عَلَیْہِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ باوجود فراخ ہونے کے زمین ان پر تنگ ہوگئی فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِکُمْ اس دن کی پیشی کو دنیا میں بھولے رہنے کی وجہ سے اب (دوزخ کے عذاب کا) مزہ چکھو، لَہُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ روزِ حساب کو بھول رہنے کے سبب سے انکو سخت عذاب ہوگا، لِیَجْزِیَکَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ہماری خاطر ہماری بکریوں کو آپ کے پانی پلانے کا عوض وہ دینا چاہتے ہیں، بِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ جھوٹ بولتے رہنے کے سبب اٰمِنُوْا کَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ دوسرے لوگوں کے ایمان لانے کی طرح تم بھی ایمان لاؤ۔

یادداشت

دو متماثل فعلوں کے درمیان جو کما آتا ہے اس میں 'ما' مصدریہ ہی ہوتا ہے جیسا آیت اٰمِنُوْا کَمَآ الخ میں ہے۔

(ب) مصدریہ زمانیہ جیسے مَا دُمْتُ حَیًّا یعنی میں اپنی زندگی کی مدت تک فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ جب تک استطاعت ہو اللہ سے ڈرتے رہو۔ اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ جب تک مجھ میں طاقت ہے

Marfat.com

میں تو اصلاح ہی چاہوں گا کُلَّمَا اَضَاءَ لَهُمْ مَّشَوْا
فِیْهِ ہر بار بجلی چمکنے کے وقت وہ اس کی روشنی
میں چلتے ہیں یا جب بھی ان کے سامنے بجلی چمکتی
ہے وہ اس میں چل لیتے ہیں۔

ابنِ خروف قائل ہے کہ مَا مصدریہ
بالاتفاق حرف ہے لیکن اتفاق کا دعویٰ کرنا غلط ہے
اخفش اور ابوبکر اس کو اسمیہ کہتے ہیں۔

۱۳ مَا زائدہ (الف) کافّہ یعنی
سابق عامل کو عمل سے روک دینے والا۔

عمل رفع سے روکنے والا مَا صرف
تین افعال کے بعد آتا ہے قَلَّ مَا، طَالَ مَا،
كَثُرَ مَا عمل نصب و رفع سے روکنے والا
مَا حرف مشبہ بالفعل کے بعد آتا ہے اِنَّمَا
اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ بیشک اللہ ہی اکیلا
معبود ہے، كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ
گویا موت کی طرف ان کو ہنکایا جا رہا ہے
اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا
بلاشبہ اللہ کے بندوں میں سے علماء اللہ
سے ڈرتے ہیں۔ اہلِ نحو کے نزدیک اس
آیت میں بھی مَا کافّہ زائدہ ہے۔

اہلِ اصول و بیان کی ایک جماعت
قائل ہے کہ اِنَّ کے ساتھ مَا نافیہ ہوتا ہے
اِنَّمَا مفید حصر ہوتا ہے، مَا و اِلَّا کا قائم مقام
ہوتا ہے کیونکہ اِنَّ اثبات کے لئے اور مَا
نفی کے لئے آتا ہے منفی مثبت جمع نہیں ہو سکتے
اس لئے نفی کا رجوع محذوف کی طرف ہوتا ہے
اور اثبات کا رجوع مذکور کی طرف (سوائے
اسکے کوئی چیز نہیں کہ) مگر اس جماعت کی
تشریح غلط ہے کیونکہ اِنَّ اثبات کے لئے
بلکہ صرف تاکید کے لئے آتا ہے تاکید مثبت کی
ہو یا منفی کی، اسی طرح مَا بھی نافیہ نہیں ہے
کافّہ زائدہ ہے جس طرح لَيْتَمَا، لَعَلَّمَا،
لٰكِنَّمَا میں مَا ہے ویسا ہی اِنَّمَا میں ہے
یعنی کافّہ زائدہ۔

کہا جاتا ہے کہ کتاب الشیرازیات میں
ابو علی فارسی نے صراحت کی ہے کہ یہ مَا نافیہ
ہے، ہم کو کتاب الشیرازیات کہیں دستیاب
نہیں ہوئی البتہ صاحب مغنی اللبیب نے
مَا کے بیان میں صراحت کی ہے کہ ابو علی کی
طرف اس قول کا انتساب غلط ہے، کتاب
الشیرازیات میں ابو علی نے یہ نہیں کہا کہ اِنَّمَا میں
مَا نافیہ ہے۔

Marfat.com

ضروری تنبیہ

آیاتِ ذیل میں ما اسمیہ موصولہ ہے حرفیہ نہیں ہے۔

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ بیشک وہ چیز جس کو تم مانگتے ہو ضرور آنیوالی ہے۔

اِنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ بلاشبہ اللہ کو چھوڑکر وہ جس چیز کو پکارتے ہیں وہ اکارت ہے۔

اِنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ یقیناً تمہارے لئے بہتر ہے۔

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّ مَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جو ان کے مال و اولاد کو بڑھا رہے ہیں تو ان کے لئے بھلائیاں دینے میں جلدی کر رہے ہیں۔

وَاعْلَمُوْا اَنَّ مَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ جان رکھو کہ جو مال غنیمت تم پاؤ اس کا پانچواں حصہ اللہ ہی کا ہے۔

آیت اِنَّ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ میں اگر حضرتِ ابن مسعود اور ربیع بن خیثم کی قرأت کے موافق اَلْمَيْتَةَ کو منصوب پڑھا جائے تو ما کافہ حرفیہ ہو گا۔ اور اَلْمَيْتَةَ حَرَّمَ کا مفعول ہو گا اور اگر ابو رجاء عطاردی کی روایت کے بموجب اَلْمَيْتَةُ رفع کے ساتھ پڑھا جائے تو ما موصولہ اسمیہ ہو گا اور اَلْمَيْتَةُ کو خبر کہا جائیگا۔

عمل جر سے روکنے والا یعنی کسی حرفِ جر یا اسم مضاف کے عمل کو باطل کر دینے والا، اول جیسے رُبَّمَا، یہ اکثر ماضی پر آتا ہے لیکن آیت رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا میں مضارع پر آیا ہے تو کیا یہ استعمال غلط ہے، رمانی نے کہا اللہ کو مستقبل کا علم بھی ماضی کی طرح ہے، اس لئے اس کے کلام میں وَدَّ کی جگہ يَوَدُّ بھی صحیح ہے یا جیسے کاف کے بعد اِجْعَلْ لَّنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ بعض کا قول ہے یہ ما مصدریہ ہے زائدہ کافہ نہیں کیونکہ کاف جار کے عمل کو ما نہیں روکتا یا جیسے بار کے بعد تقلیل کے لئے۔

فَلَئِنْ صِرْتَ لَا تُحِيْرُ جَوَابًا
لِبِمَا قَدْ تُرٰى وَاَنْتَ خَطِيْبٌ

اب اگر تو لوٹ کر جواب نہیں دے سکتا ہے تو کیا عجب ہے کیونکہ بلاشبہ تیرا خطیب دکھائی دینا بہت کم ہے۔

اسی طرح مِنْ کے بعد بھی ما کافہ آتا ہے، یہ قول صرف ابن الشجری کا ہے۔ قرآنِ مجید میں یہ قسم معدوم ہے۔

دوسرا: کسی ظرفِ مضاف کے بعد جیسے بَعْدَمَا۔ بَيْنَمَا۔ حَيْثُمَا۔ إِذْمَا۔

(ب) ما زائدہ غیر کافہ جیسے وَ إِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ أَيًّا مَّا تَدْعُوْا أَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا أَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ عَمَّا قَلِيْلٍ مِّمَّا خَطِيْئٰتِهِمْ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ حَتّٰى إِذَا مَا جَاءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً (اس میں علماءِ بصرہ کے نزدیک ما تاکید کے لئے زائد ہے)

چند مختلف فیہ آیات کی تنقیح

مَا أَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ میں اول ما نافیہ بھی ہو سکتا ہے اور استفہامیہ بھی، دوسرا ما موصول اسمیہ ہے۔

مَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗ إِذَا تَرَدّٰى مَا أَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ میں نافیہ بھی ہو سکتا ہے اور استفہامیہ بھی، فَمَا أَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا أَبْصَارُهُمْ میں ما نافیہ ہے۔

مَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ میں ما موصولہ ہے اور ایک ضعیف قول میں نافیہ بھی ہو سکتا ہے

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ میں ما کا نافیہ ہونا ارجح ہے اور ہو سکتا ہے کہ موصولہ ہو، فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ میں ما مصدریہ ہے۔

مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ میں ما موصوفہ ہے لیکن مصدریہ بھی ہو سکتا ہے۔

مَاذَا: کیا چیز ہے، کیا ہے یہ، ماذا کی لفظی ساخت میں اختلاف ہے کوئی اسکو مرکب کہتا ہے کوئی بسیط، بسیط کہنے والوں میں سے بعض قائل ہیں کہ ماذا پورا اسم جنس ہے یا موصول ہے اَلَّذِيْ کا ہم معنی یا پورا حرف استفہام ہے جیسے مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ (قرارت غیر ابو عمرو)

مرکب کہنے والے کہتے ہیں کہ ماذا یا مرکب ہے ما استفہام اور ذا موصولہ سے جیسے آیتِ مذکورہ بر قرارت الْعَفْوُ (قرارت ابو عمرو) یا ما استفہامیہ اور ذا اسمِ اشارہ ہے یا ما زائد اور ذا اسمِ اشارہ ہے یا ما استفہامیہ

ہے اور ذا زائد۔ (قال ابن مالک)

مَاذَا: نکرہ منصوب، پانی، اسم جنس مذکر

اَمْوَاہٌ اور مِیَاہٌ جمع مُوَیْہٌ اور مُوَیْہَۃٌ

تصغیر، مَاءٌ اصل میں مَاہٌ تھا۔ بعض عرب

سے مَا بغیر ہمزہ کے بھی سنا گیا ہے۔ نسبت

کے وقت مَائِیٌّ اور مَاوِیٌّ کہا جاتا ہے۔

رَجُلٌ مَاءُ الْفُؤَادِ بزدل، پست حوصلہ

آدمی، مَاھَۃٌ چمک مُوْھَۃٌ اور مُوَاھَۃٌ

پانی اور چہرہ کی رونق چمک، مَاکِیَۃٌ مَاھَۃٌ

اور مَیِّھَۃٌ وہ کنواں جس میں پانی بہت ہو۔ اَمْیَہُ

اور اَمْوَاہُ اسم تفضیل۔

مَاھَتِ الرَّکِیَّۃُ مَوْھًا وَ مَیْھًا

و مَاھَۃً و مَیْھَۃً و مُؤُوْھًا (نصر ضرب)

کنوئیں سے پانی نکل آیا۔ کنوئیں میں پانی بہت

ہوگیا۔ مَاھَتِ السَّفِیْنَۃُ کشتی میں پانی آگیا۔

مُھْتُہٗ (ضرب نصر) میں نے اس کو پانی پلایا۔

مَاہَ مَوْھًا (نصر) ملا دیا، اِمَاھَۃٌ اور اِمْوَاہٌ

(افعال) کنواں کھودنے والے کا پانی تک

پہنچ جانا اور پیاسے جانور یا آدمی کو پانی پلانا

تَمْوِیْہٌ (باب تفعیل) سونے چاندی

کا پانی چڑھانا، ملمع کرنا، جھوٹی خبر دینا، معاملہ

کو مشتبہ کر دینا۔ قرآن مجید میں ما کا لفظ صرف

پانی کے لئے مستعمل ہوا ہے، کسی دوسرے

معنی میں مستعمل نہیں ہوا نہ اس کا کوئی مشتق

استعمال کیا گیا۔

۱/۲ ۵/۴ ۶/۶ ۷/۱۸ ۹/۱۶ ۱۳/۱۷ ۱۴/۲، ۸، ۱۴

۱۶/۱۱ ۱۷/۱۵ ۱۸/۱، ۱۱ ۱۹/۳ ۲۰/۱ ۲۱/۲، ۶، ۱۰ ۲۲/۱۶

۲۳/۱۶ ۲۵/۷ ۲۶/۱۵ ۲۹/۲۱ ۳۰/۱۔

مَاءٍ: نکرہ مجرور، پانی، اسم جنس ۲/۴ ۱۱/۸

۱۳/۷، ۱۵ ۱۵/۱۶، ۱۸ ۱۸/۱۲ ۲۱/۱۴ ۲۶/۶ ۲۷/۸، ۱۴

۲۹/۲۱ ۳۰/۱۱۔

اَلْمَاءِ: معرفہ، مجرور، پانی۔ ۸/۱۳ ۱۲/۱، ۴

۱۳/۸ ۱۷/۲۔

اَلْمَاءَ: معرفہ منصوب، پانی ۸/۸ ۱۲/۴ ۱۷/۸

۲۱/۱۶ ۲۴/۱۹ ۲۷/۹، ۱۵ ۳۰/۵۔

مَاءَ: منصوب مضاف پانی، ۲۰/۶ ۲۸۔

اَلْمَاءُ: معرفہ مرفوع پانی ۱/۹ ۱۲/۴ ۱۵/۱۷ ۸۔

مَاءُ: پانی مرفوع مضاف، ۲۹/۲

اَلْمَآب: (حالت جر) مَآبٌ مصدر بھی ہے،

اور اسم زمان و مکان بھی یعنی لوٹنا، لوٹنے کا

وقت۔ لوٹنے کی جگہ۔ اَوْبٌ اور اِیَابٌ بھی

مصدر ہیں آبَ یَؤُوْبُ (نصر) ماضی و مضارع

Marfat.com

آتے ہیں۔ امام راغب کے قول کے موافق اَدَبَ کسی صاحبِ ارادہ حیوان کے لوٹنے کو کہتے ہیں اور رُجُوْعٌ میں ارادہ کو خصوصی دخل نہیں ہے (دیکھو اَوَّابٌ اور اَوَّابِیْنَ) تَأْوِیب دن میں چلنے کو کہتے ہیں۔ مَاٰبٌ لوٹنے کی جگہ یعنی جنت (خازن وجلالین)

مَاٰبِ: (حالتِ رفع) اصل میں مَاٰبِیْ تھا میرا لوٹنا، مَاٰب مضاف، یاء متکلم مضاف الیہ، یاء کو حذف کردیا گیا۔ ۱۳/۱۱۔

مَاٰبٍ: (حالتِ جر) لوٹنے کی جگہ، ۱۳/۱۰ ۲۳/۱۱ ۲۳/۱۲ مراد جنت یا آخرت میں مقام رجوع۔ ۲۳/۱۲ جہنم، بُری جائے رجوع (مدارک)

مَاٰبًا: (حالتِ نصب) لوٹنے کی جگہ، ۳۰/۲۱۔

مَاتَ: واحد مذکر غائب، ماضی معروف، مَوْتٌ مصدر (نصر، ضرب، سمع) مرگیا۔ موت کا معنی آرام کرنا، سونا اور پرانا ہونا بھی ہے۔ مَوْتٌ مَائِتٌ سخت موت، مَیْتَۃٌ مردار، مِیْتَۃٌ مرنے کا طریقہ، خاص کیفیت مَاتَ مِیْتَۃً حَسَنَۃً وہ اچھی موت مرا، مُوْتَۃٌ بے ہوشی، دیوانگی، مرگی۔ مَوَاتٌ بے جان چیز، غیر مزروعہ بنجر زمین۔ مُوَاتٌ موت، مَیِّتٌ اور مَیْتٌ مردہ یا مَیْتٌ مردہ اور مَیِّتٌ وہ شخص جو مرنے کے قریب ہو مرا نہ ہو، اِنَّکَ مَیِّتٌ بلاشبہ تو مرنے والا ہے، اَمْوَاتٌ مَوْتٰی مَیِّتُوْنَ جمع، مَیِّتَۃٌ مَیْتَۃٌ مَیِّتٌ کی مؤنث مَائِتٌ مرنے والا آدمی جو مرنے کے قریب ہو مرا نہ ہو۔ مُوْتَانُ الْفُؤَادِ مردہ دل، مَوَتَانٌ بے جان، محاورہ ہے اِشْتَرِ الْمَوَتَانَ وَلَا تَشْتَرِ الْحَیَوَانَ بے جان (یعنی زمین، دکان، مکان، باغ) کو خرید و جاندار (یعنی باندی، غلام، چوپائے) مت خرید و مَوَتَانٌ اس زمین کو بھی کہتے ہیں جس کا کوئی مالک نہ ہو اور بنجر پڑی ہو، ایک حدیث میں آتا ہے مَوَتَانُ الْاَرْضِ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ فَمَنْ اَحْیَا مِنْہَا شَیْئًا فَھُوَ لَہٗ غیر مملوک بنجر زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے، جو شخص اس میں سے کسی حصہ کو زندہ کرے گا یعنی مزروعہ بنائے گا تو اس کا مالک وہی ہو جائے گا (نہایہ) مُمِیْتٌ مارنے والا، موت مسلط کرنے والا اور وہ مرد یا عورت جس کے بچے مرگئے ہوں، اِمَاتَۃٌ (افعال) موت مسلط کرنا اور بچوں کا مرجانا اور گوشت

Marfat.com

کو خوب گلانا۔

مَا اَمْوَتَہٗ (فعل تعجب) وہ بڑا مردہ دل ہے (تاج و قاموس)

موت کے معنی کی تشریح

امام راغب نے موت کے معنی کی کسی قدر بسط کے ساتھ تشریح کی ہے ہم اسکو کسی قدر بیشی اور تغیر کے ساتھ نقل کرتے ہیں؛ موت نباتی، موت حیوانی، موت انسانی، موت ارضی، موت حسی، موت علمی، موت قلبی۔ غرض موت کا استعمال عرف عربیت اور قرآنِ مجید میں مختلف چیزوں کے ساتھ ہوا ہے۔

اگر زمین میں روئیدگی نہ ہو سرسبزی اور شادابی مفقود ہو تو یہ زمین کی موت ہے اور اس کے خلاف اس کی حیات، يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا أَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا۔

موتِ نباتی کسی سبزہ کا خشک ہوجانا قوتِ نمو کا زائل ہوجانا۔

موتِ حیوانی قوتِ نمو کے ساتھ حس و شعور بھی مفقود ہوجانا یا صرف حس و شعور کا باطل ہوجانا اور قوتِ نامیہ کا باقی رہنا جیسے خواب کی حالت میں ہوتا ہے اسی سے نیند کو موت خفیف کہا گیا ہے ھُوَ الَّذِیْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ یعنی اللہ وہی تو ہے جو رات کو سوتے میں تمہارے حس و شعور کو لے لیتا ہے اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا اللہ ہی مرنے کے وقت جانیں قبض کر لیتا ہے (یعنی قوتِ نمو اور حس و شعور سب کچھ لے لیتا ہے) اور جو لوگ مرتے نہیں ان کو خواب میں وفات دیتا ہے (یعنی صرف حس و شعور لے لیتا ہے)

موتِ انسانی قوتِ نامیہ کے زوال اور قوتِ حیوانیہ کے فقدان سے بھی آگے کی چیز ہے یعنی علم و ادراک کا باطل ہوجانا یا نورِ رشد کا بجھ جانا۔ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ان سب آیات میں موتِ حیوانی مراد ہے، موتِ انسانی حقیقت میں سچے علم و ادراک کے فقدان رشد و ہدایت کے زوال اور عرفان و روحانیت کے بطلان کا نام ہے۔ حیوانی زندگی ہو یا موت انسانیت کی موت و حیات کا اس پر مدار نہیں؛ کافر باوجود یکہ طاقتور چلتا پھرتا دنیوی

Marfat.com

معاملات کا ماہر اور حیاتِ حیوانی سے تعلق رکھنے والی ہر چیز سے واقف ہوتا ہے لیکن عرفِ قرآنی میں وہ مردہ ہے اس کی قوتِ معرفت مردہ ہے اس کا دل مردہ ہے اسکی روحانیت مردہ ہے اس کا وجدان مردہ ہے اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى میں مردہ روح کافر ہی کی مراد ہے اس کے خلاف شہدار کو زندہ کہا گیا ہے، وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۚ بَلْ اَحْيَاۗءٌ سلسلۂ حیوانیت منقطع ہونے کے بعد بھی شہدار کی انسانیت زندہ ہے، روحانیت زندہ ہے علم وعرفان زندہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کائنات کے ذرہ ذرہ میں حیات اور موت ہے جو ذرہ فریضۂ فطرت کو ادا نہ کر سکا مر گیا۔ نوعی اور شخصی فرض کو ادا کرتا رہا زندہ رہا، ایک وقت ہر ایک پر آتا ہے کہ اپنے فرض کی ادائیگی سے قاصر ہو جائے گا كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ لازوال ذات باری ہے اِلَّا وَجْهَهٗ - ۲۸/۶ ۲۰/۱۷

مَاتُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف، وہ مر گئے۔ ۲/۴ ۳/۱۷ ۴/۸ ۲۱/۱۷ ۱۱/۵ ۱۴/۱۵ ۲۶/۸ -

مَاْتِيًّا: اسم مفعول ہے لیکن اسم فاعل کے معنی میں، اصل میں مَاْتُوْيٌ بروزن مَفْعُوْلٌ تھا، واؤ کو یار سے بدل کر ادغام کرنے کے بعد بکسرۂ تار مَاْتِيٌّ بنا لیا گیا: آنیوالا ضرور آکر رہیگا (جملی، خازن، بیضاوی) امام راغب نے کہا کہ اس جگہ مَاْتِيٌّ کو اٰتٍ یعنی اسم مفعول کو اسم فاعل کے معنی میں لینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اَتَيْتُ الْاَمْرَ میں اس پر پہنچا اور اَتَانِي الْاَمْرُ وہ امر مجھے پہنچا، دونوں طرح بولا جاتا ہے اور دونوں کا حاصل ایک ہے اِتْيَانٌ آسانی کے ساتھ آنا بغیر رکاوٹ کے آنا اَتِيٌّ سیلاب، اِتْيَانٌ کا استعمال خیر میں بھی ہوتا ہے اور شر میں بھی، جواہر میں بھی اور اعراض میں بھی خود آنا ہو یا حکم دینا یا نظم و تدبیر کرنا سب طرح یہ لفظ اور اس سے بنائے ہوئے صیغے مستعمل ہیں اَتَاكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ، اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ وغیرہ ۲/۱۶

مِاْئَةٌ: سو، دور متوسط تک عربی میں اعداد کے چار درجے مقرر تھے، آحاد (اکائیاں)

Marfat.com

عشرات (دہائیاں) اَلْفٌ (سو) اَلْفٌ (ہزار) جدید عربی میں ایک معرّب لفظ پانچویں نمبر پر بِلْیُوْن (دس لاکھ) استعمال ہونے لگا جس کی جمع مَلَایِیْن اور مَلَایِیْن ہے۔

لفظِ مِائَةٌ کی اصل مِئْیٌ بروزن مِعْیٌ تھی، یار کو تار سے بدل دیا گیا لفظِ مِئْیٌ کو مِاٰۃٌ کی جمع بھی کہا گیا ہے (قاموس) گویا مِائَۃٌ کی اصل جو مِئْیٌ تھی اس کا اطلاق جمع پر ہوتا ہے اور لفظِ مِائَۃٌ کا اطلاق واحد پر مِائَۃٌ کی جمع مِئَاتٌ مِائِیْنَ مِئُوْنَ اور مُئُوْنَ آتی ہے۔ بعض اہلِ لغت کے مِئِیْنٌ بتنوینِ نون بھی جمع لکھی ہے (لسان) مِائِیْنٌ کا وزن اخفش کے نزدیک فِعْلِیْنٌ ہے جیسے غِسْلِیْنٌ (مگر وزن فِعْلِیْنٌ شاذ ہے) دوسرے لوگوں نے اس کا وزن فِعِیْلٌ بتایا ہے اس تقدیر پر اسکی اصل مِئِیٌّ مانی جائیگی جیسے عصِیٌّ آخری یار کو نون سے بدل دیا گیا مُمْئِیُوْنَ سو آدمیوں کا گروہ اِمْاءٌ (لازم اور متعدی) سو کی تعداد پوری ہو جانا اور سو کی تعداد پوری کر دینا۔ اَمْاٰتْ غَنَمُ فُلَانٍ فلاں شخص کی بکریاں سو ہو گئیں اور اَمْاَیْتُهَا لَكَ میں نے تیرے لئے انکی تعداد پوری سو کر دی مُمَارَاۃٌ سو کی بازی لگانا۔ مَارَطْتُہٗ مُمَارَاۃً میں نے سو کی بازی کی شرط باندھی۔ (تاج ولسان) ۳/۲ ۱۵/۷۔

مِائَةُ: مرفوع مضاف (سو) ۳/۴۔

مِائَةِ: مجرور مضاف (سو) ۲۳/۹

مِائَةٌ: مرفوع نکرہ (سو) ۱/۵

مِائَتَيْنِ: تثنیہ منصوب۔ مِائَۃٌ واحد، دو سو پر۔ ۱/۵

مَادُمْتَ: واحد مذکر حاضر ماضی فعل ناقص، جب تک تو رہے۔ ۳/۱۶

مَادُمْتُ: واحد متکلم ماضی فعلِ ناقص، جب تک میں رہا۔ ۶/۱ جب تک میں رہوں۔ ۱۶/۵۔

مَادُمْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی فعلِ ناقص جب تک تم رہو۔ ۶/۲۔

مَآرِبُ: جمع مَأْرَبَۃٌ واحد حاجتیں۔ ضرورتیں اَرَبٌ سخت حاجت کہ بغیر تدبیر کے پوری نہ ہو سکے اَرَبٌ اُرْبَۃٌ اِرْبَۃٌ مَأْرَبَۃٌ چاروں مصدر ہیں میں سخت حاجت مند ہونا (سمع) کبھی اَرَبٌ سے

تنہا حاجت کا مفہوم مراد لیا جاتا ہے جیسے هُوَ ذُوْ اَرَبٍ وہ حاجت مند ہے، کبھی تدبیر کا مفہوم مراد ہوتا ہے هُوَ اَدِیْبٌ دانشمند اور مدبر ہے لَا اَرَبَ لِیْ فِیْ کَذَا مجھے اس کی سخت ضرورت نہیں اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ بالغ لڑکے جن کو نکاح کی حاجت ہو جائے۔ (دیکھو اَلْاِرْبَۃ) آرَابٌ اِرْبٌ کی جمع، وہ بند اور اعضاء جن کی کام کے لئے سخت حاجت ہو جاتی ہے۔ انسانی اعضاء میں سے بعض تو صرف زینت اور سجاوٹ کے لئے ہیں۔ ابرو، داڑھی مونچھ بعض ضرورت کے لئے ہاتھ پاؤں وغیرہ جو اعضاء ضرورت کے لئے ہیں ان میں بعض ایسے ہیں جن کی سخت ضرورت نہیں، اگر وہ نہ ہوں تو نمایاں نقصان بدن محسوس نہ ہو جیسے پانچویں انگلی، بعض ایسے ہیں جن کی کمی سے نظام عمل میں خللِ عظیم واقع ہو جاتا ہے جیسے آنکھ، ناک، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں وغیرہ مؤخر الذکر اعضاء کو ہی آراب کہتے ہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات آراب سجدہ کرتے ہیں چہرہ، دونوں ہتھیلیاں

دونوں زانو دونوں قدم (مجمع البحار) $\frac{16}{1}$

مَارِجٍ: آگ کی لپٹ۔ بھڑکتا ہوا شعلہ جس میں دھواں نہ ہو (قاموس)، مَرَجٌ چراگاہ اور چراگاہ میں جانوروں کو چھوڑ دینا مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ اللہ نے دو سمندر چھوڑے ہیں (نصر) مَرَجٌ چراگاہ میں چھوڑے ہوئے اونٹ، تباہی، بے چینی، برباد ہونا ڈانواڈول ہونا۔ ہاتھ میں انگوٹھی کا فٹ نہ ہونا، ہلنا جلنا مَرِجَ الدِّیْنُ وَ الْاَمْرُ (سمع، لازم) دین بگڑ گیا، کام خراب ہو گیا خُوْطٌ مَرِیْجٌ آپس میں گتھی ہوئی، لپٹی ہوئی ٹہنیاں اَمْرٌ مَرِیْجٌ مشتبہ اور گڑبڑ کام امام راغب نے مَارِجٌ کا ترجمہ لَہِیْبٌ مُخْتَلِطٌ کیا ہے۔ $\frac{27}{11}$

(نوٹ): شاید لہیب مختلط کہنے سے امام راغب کا یہ مطلب ہے کہ تخلیق جن دو قسم کے مخلوط قوام سے ہوئی ہے ایک صاف بغیر دھوئیں کا شعلہ جس کو قرار نہیں ہوتا ہمیشہ مضطرب رہتا ہے دوسرے آگ جو اجزاء متنوعہ سے بنی ہے۔ اگر امام کا مطلب اس نقطے یہی ہے تو حقیقت میں اس کی بناء اس

عقیدہ پر ہوگی جس کو عرب کے بعض کاہنوں نے
دوسرے عناصر پرست مذاہب سے لاکر
عرب میں پھیلایا تھا، اس جگہ قرآن نے انکے
عقیدہ کو بیان کر دیا ہے لیکن یہ مطلب سیاق
کے خلاف ہے صاف مطلب یہ ہے کہ مِنْ
نَارٍ مِنْ مَارِجٍ سے بدل ہے یا بیان ہے یعنی
اللہ نے جن کو مارج سے یعنی نار سے بنایا۔
میرے نزدیک اغلب ہے کہ بسبب مختلط کرنے
سے امام نے مجاہد کے قول کی طرف اشارہ کیا ہے
جس کو محی السنۃ بغوی نے معالم میں نقل کیا ہے
کہ مارج وہ خالص بے دخان شعلے ہیں جو سرخ اور
زرد اور سبز ہوتے ہیں آگ سے اٹھ کر مخلوط شکل
میں ابھرتے ہیں۔ واللہ اعلم

مَارِدٌ: اسم فاعل مفرد مذکر مَرَدَةٌ جمع
سرکش آدمی یا شیطان جو ہر خیر سے خالی ہو
جیسے غُصْنٌ اَمْرَدُ پتوں سے خالی ٹہنی،
یا رَجُلٌ اَمْرَدُ وہ آدمی جس کی داڑھی مونچھ
نہ ہو بالوں سے خالی یا رَمْلَۃٌ مَرْدَاءُ وہ
ریگستان جو سبزہ سے خالی ہو۔ (راغب)
مَرَدَ مُرُوْدًا و مُرَادَۃً (نصر و کرم)
سرکش ہو گیا مَرَدَ عَلَی الشَّیْءِ اس چیز کا عادی
ہو گیا (قاموس) لیکن امام راغب نے مَرَدُوْا
عَلَی النِّفَاقِ میں علیٰ کو مَرَدُوا کا صلہ نہیں قرار دیا
بلکہ اس طرح تشریح کی، اِنْتَکَسُوْا عَنِ الْخَیْرِ
وَهُمْ عَلَی النِّفَاقِ گویا ایک تو مَرَدُوْا کا صلہ عَنِ
الْخَیْرِ محذوف قرار دیا کیونکہ بغیر صلہ کے سرکشی
کرنے اور باز رہنے کا معنی نہیں پیدا ہوتا ہے
دوسرے عَلَی النِّفَاقِ کو مبتدا محذوف کی خبر قرار
دیا اور پھر جملہ کو بتقدیر واؤ حالیہ قرار دیا، امام کو خواہ
مخواہ اتنے محذوفات کی طرف رجوع کرنا پڑا باوجودیکہ
مطلب بغیر حذف کے بھی بالکل صاف تھا مَرَدَ
کے بعد علیٰ لانے سے عادی ہونے اور مداومت
کرنے کا مفہوم پیدا ہونا لغت میں موجود ہے یعنی
مدینے کے کچھ باشندے نفاق کے خوگر اور عادی ہو
ہیں وہ دغلی باتیں کرتے ہی ہیں مَرِدَ الْغُلَامُ مَرَدًا
و مُرُوْدَۃً (سمع) لڑکے کی داڑھی نکل آئی اور تَمَرَّدَ تَمَرُّدًا
(تفعل) مدت تک سرکشی کی یا مدت کے بعد داڑھی نکلی۔ ٢٣/٥

اَلْمَاعُوْنَ: بھلائی۔ حسنِ سلوک، بارش۔ پانی۔
گھر کا سامان۔ فرمانبرداری۔ زکوٰۃ وغیرہ ماعون
کے لغت میں مختلف معانی ہیں جو چیز
کسی مانگنے والے کی مدد کے لئے دے دی
جائے وہ بھی ماعون اور جو روک لی جائے وہ

Marfat.com

بھی ماعون ہے (از لغات اضداد) اسی لئے بعض اہلِ لغت کا قول ہے کہ ماعونؔ کی اصل معونۃ تھی الف تا کے عوض بڑھایا گیا۔ یہ قول اگرچہ بادلیل ہے لیکن ماعون کے مفہوم کے اعتبار سے بے دل نشین جو چیز دی جاتی ہے وہ دوسرے کے لئے سببِ معونت بن جاتی ہے جو نہیں دی جاتی وہ اپنے لئے باعثِ معونت ہوتی ہے اسلئے دونوں صورتوں میں اس کو ماعون کہا جاتا ہے۔ ابوعبیدہ کا قول ہے جاہلیت میں ہر منفعت اور عطیہ کو ماعون کہتے تھے اور اسلام میں طاعت، خیرات اور زکوٰۃ کا نام ماعون ہو گیا (لسان) راعی کا شعر ہے ؎

قَوْمٌ عَلَى الْإِسْلَامِ لَمَّا يَمْنَعُوا
مَاعُوْنَهُمْ وَيُضَيِّعُوا التَّهْلِيْلَا

وہ لوگ اسلام پر قائم ہیں نہ انہوں نے اپنی زکوٰۃ روکی نہ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو ضائع کیا (معجم القرآن)

آیت کی تشریح میں لفظِ ماعون کا تعیینی ترجمہ کیا ہے اس کے متعلق قرنِ اول و دوم کے علماء کے اقوال مختلف ہیں۔

حضرت علی، حضرت عبداللہ ابن عمر، حسن بصری، قتادہ اور ضحاک کے نزدیک زکوٰۃ مراد ہے، حضرت عبداللہ ابن مسعود کے قول پر کلہاڑی، ڈول، ہانڈی وغیرہ (روزمرہ) برتنے خانگی کی چیزیں مراد ہیں، حضرت ابن عباس کا قول بروایت سعید ابن جبیر بھی یہی ہے، مجاہد نے کہا عاریت مراد ہے، عکرمہ نے کہا ادنیٰ قسم اثاثِ خانگی کی عاریت اور اعلیٰ قسم زکوٰۃ ہے، قطرب نے کہا ماعون شئے قلیل ہے، عرب کا محاورہ ہے مَالَہٗ سَعَۃٌ وَلَا مَعْنَۃٌ اس کے پاس کوئی بڑی چیز ہے نہ چھوٹی، زکوٰۃ صدقہ وغیرہ کو ماعون کہنے کی وجہ یہ ہے کہ مال کثیر میں اسکی مقدار بہت کم ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے ماعون وہ چیز ہے جس سے کسی کو روکنا شرعاً حلال نہیں جیسے پانی، نمک۔ (تفسیر طبری و معالم التنزیل) $\frac{۳۰}{۳۲}$

مَاكِثُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر حالتِ رفع ماکِثٌ واحد مُکْثٌ مادہ و مصدر مَکَثَ یَمْکُثُ ماضی و مضارع (نصر و کرم) ٹھیرے رہنے والے، باقی رہنے والے، مراد ہمیشہ رہنے والے، مِکْثَۃٌ وقفہ، ٹھیراؤ، مدۃ مَکِیْثٌ صفت

Marfat.com

شب باوقار سجیدہ آدمی۔ تَمَكُّثٌ (تفعل) انتظار میں ٹھیرا رہنا۔ مُكْثٌ ٹھیراؤ۔ ۲۵/۱۴۔

مَاكِثِيْنَ : اسم فاعل جمع مذکر حالتِ نصب مَاكِثٌ مفرد۔ ٹھیرے رہنے والے، مراد ہمیشہ رہنے والے۔ ۱۵/۱۳۔

اَلْمَاكِرِيْنَ : اسم فاعل جمع مذکر حالتِ جر اَلْمَاكِرُ مفرد، تدبیر کرنے والے، مَكْرٌ کا معنی ہے کسی کو تدبیر کے ساتھ اس کے مقصد سے پھیر دینا، روک دینا، تدبیر اچھی ہو یا بُری، تدبیر کی اچھائی برائی فعل کے حسن و قبح پر موقوف ہے اگر مقصد اچھا ہو تو اس کی تدبیر کو اچھا کہا جائیگا، اگر مقصد بُرا ہو تو اس کی تدبیر بھی مذموم کہلائیگی (راغب) اسی لئے مکر کی نسبت خدا کی طرف بھی کی جاتی ہے کیونکہ اس کی تدبیر اچھی ہوتی ہے، اچھائی کے لئے ہوتی ہے اور کافر کی طرف بھی نسبت کی جاتی ہے کیونکہ وہ حق کے خلاف سازش کرتا ہے، فریب کرتا ہے، بعض مفسرین کا قول ہے کہ مکرِ خداوندی کا معنی صرف یہ ہے کہ اللہ بندہ کی ڈھیل چھوڑے رکھے اور برابر دنیوی عیش و طرب سے اس کو ہمکنار رکھے، اسی لئے حضرت علی نے فرمایا تھا جس کو دنیوی وسعت حاصل ہو اور اس کو معلوم نہ ہو کہ یہ اللہ کی طرف سے ڈھیل ہے تو ایسا آدمی فریب خوردہ بیوقوف ہے۔ پروفیسر عبدالرؤف نے معجم القرآن میں راغب کی صراحت سے اختلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں مکر اس تدبیر اور فریب کو کہتے ہیں جو قوی کے مقابلہ کے وقت کمزور استعمال کرتا ہے۔ مکر عاجز ہو جانے کی علامت ہے، عاجز سے ہی سرزد ہوتا ہے اگر طاقتور مکر کرے تو ضعیف کی پکڑ اس طور پر کرے کہ اس بیچارے کو معلوم بھی نہ ہو تو یہ فعل طاقتور کی کمزوری اور دنائت کی علامت ہے اور چونکہ اللہ ہر عجز، ضعف اور دنائت سے پاک ہے اس لئے اس کی طرف مکر کی نسبت حقیقی نہیں مجازی ہے یعنی مکر کرنے والوں کی سازشوں کو ناکام بنا دینا اور ایسی تدبیر کرنا کہ ان کا فریب اثر آفریں نہ ہو سکے مکرِ خداوندی ہے، دونوں کا فرق ظاہر ہے امام راغب کی نظر میں تو مکر صرف تدبیر کا نام ہے جس کی دو قسمیں ہیں اور

Marfat.com

صاحبِ معجم القرآن کی نظر میں مکر صرف فریب دھوکہ اور سازش کو کہتے ہیں یہی مکر کا حقیقی معنی ہے، سازش کو ناکام بنا دینا مجازی معنی ہے۔ زجاج نے کہا اللہ کے مکر کرنے کا معنی ہے کافروں کی سازش کی سزا دینا لفظی مناسبت کی وجہ سے سزا مکر کو مکر کہا گیا ہے۔ اکثر اہلِ تفسیر کی تائید راغب کو حاصل ہے لیکن اہلِ لغت کی شہادت مؤلف معجم القرآن کو حاصل ہے۔ پ ۳/۱۲ ۹/۱۸

مَاکُولٍ: اسم مفعول واحد مذکر، اَکَلَ مصدر کھایا ہوا بَعُصْفٍ گیہوں کا پتہ (مجاہد) یا چھلکا (حضرت ابن عباس) یا بھوسہ (قتادہ) یا دانہ (عکرمہ) جب کھا لیا جاتا ہے اور اس کا گوبر بن جاتا ہے اور گوبر نکل کر باہر آ جاتا ہے اور خشک ہو جاتا ہے، تو اس میں لیس نہیں ہوتا اجزاء منتشر ہو کر پراگندہ ہو جاتے ہیں اسی طرح انسانی اعضاء ٹکڑے ٹکڑے ہو کر جب منتشر ہو گئے تو ریزہ ریزہ الگ ہو گیا (اَکَلَ کی تنقیح کے لئے دیکھو کُلَا، کُلُوْا، اکالون) پ ۳۰/۳۰

اَلْمَالَ: (منصوب) دولت، جاگیر، مکان، دکان اراضی غلہ کپڑا مختلف مویشی سونا چاندی تانبا ہر قسم کے پھل مشینیں وغیرہ غرض تمام ملوکات جنکی وجہ سے آدمی کو دھنی کہا جاتا ہے مال کہلاتا ہے (معجم) مَیْلٌ جھکاؤ، خم، مَیَلٌ تخلیقی کجی پیدائشی طور پر کسی ایک طرف جسم یا کسی عضو کا ٹیڑھا ہونا فِی عُنُقِہٖ مَیَلٌ اس کی گردن میں پیدائشی کجی ہے مَالَ (ضرب) جھک گیا۔ ٹیڑھا ہو گیا مَیْلٌ مَمَالٌ مَمِیْلٌ تَمَیَالٌ مَیَلَانٌ اور مَیْلُوْلَۃٌ متعدی مَالَ اسکو جھکا دیا ٹیڑھا کر دیا مَالَتِ الشَّمْسُ (عَنْ کَبِدِ السَّمَاءِ) قطرِ نصف النہار سے غربی جانب سورج جھک گیا یا غروب کی جانب مائل ہو گیا مَالَ عَنْہُ اس کی طرف سے پھر گیا مڑ گیا، مَالَ اِلَیْہِ اسکی طرف جھک گیا مَالَ عَلَیْہِ اس پر ظلم کیا، مال کو مال کہنے کی وجہ یہ ہے کہ مال ایک کی طرف سے مڑتا اور دوسرے کی طرف کو جھکتا ہے یا اس لئے کہ مَالَ میں میلان ہے یعنی زوال ہے (راغب) یا اس لئے کہ لوگوں کی خواہشات اور طبائع کا میلان اس کی طرف ہوتا ہے (معجم) مَائِلٌ (اسم فاعل) جھکنے والا، مڑنے والا۔ ٹیڑھا مَائِلَۃٌ اور مُمِیْلَۃٌ جمع مَائِلَاتٌ لچکدار چال سے چلنے والی عورتیں۔ مَیِلَ مَیَلًا (سمع) پیدائشی طور پہ ٹیڑھا ہو گیا۔ اِمَالَۃٌ جھکانا پ ۲/۶ ۳۰/۱۴۔

اَلْمَالِ: مجرور تفصیل مذکور بالا۔ پ ۲/۱۶

Marfat.com

مَالَ: منصوب مضاف، مَالَ پ ۱۵/۴ ۔

مَالِ: مجرور مضاف، مال۔ پ ۱۵/۱۰ ۔

مَالٌ: مرفوع نکرہ، کسی قسم کا مال۔ پ ۱۹/۹ ۔

مَالٍ: مجرور نکرہ، کسی طرح کا مال۔ پ ۱۸/۴ ۱۹/۱۸ ۲۹/۲

مَالًا: منصوب نکرہ، کوئی مال، مالِ کثیر۔ پ ۱۲/۲ پ ۱۶/۸ ۲۹/۱۵ ۳۰/۲۹،۱۵ ۔

مَالُهٗ: مَالُ مرفوع مضاف، مضاف الیہ، اس کا مال۔ پ ۲۹/۱۰ ۳۰/۲۶،۱۷ ۔

مَالَهٗ: مَالَ منصوب مضاف، ۂ ضمیر مضاف الیہ وہ اپنا مال۔ اس کا مال۔ پ ۳/۴ ۳۰/۲۹،۱۷ ۔

مَالِكَ: اسم فاعل مذکر منصوب مضاف اے سارے جہان کے حکمراں ہر ذرہ پر قدرت اور قابو رکھنے والے مَلِكٌ (مُلُوكٌ جمع) مَالِكٌ (مُلَّاكٌ جمع) مَلِيكٌ (مُلَكَاءُ جمع) سب کا معنی بادشاہ حکمران جسکے ہاتھ میں مستقل امر ونہی کی طاقت ہوتی ہے مِلْكٌ وہ چیز جس پر مکمل تصرف کرنیکا اختیار ہو، مُلْكٌ قابو، طاقت اور وہ چیز جو ملک میں ہو، مُلْكٌ سلطنت ممالک سلطنت، رعایا، مَلَكٌ فرشتہ جو اندرونی طور پر بحکم الٰہی نظم کائنات پر قابو رکھتا ہے اور مَلِكٌ ظاہری طور پر حکمران مانا جاتا ہے، مَلَاكٌ قدرت، طاقت، مِلَاكٌ دارومدار، مِلَاكُ الْجَسَدِ جسم کا دارومدار

یعنی دل مَلَكُوتٌ بروزن رَحَمُوتٌ جَبَرُوتٌ رَهَبُوتٌ حکومت، سلطنت، اقتدارِ اعلیٰ مَمْلَكَةٌ مَمْلُكَةٌ سلطنت، ممالک سلطنت، شاہی دبدبہ، شاہی غلام۔

مَلَكَ مِلْكًا (ضرب) ومَلَكَةً ومَمْلَكَةً و مَمْلُكَةً اس چیز کا مالک ہوگیا۔ مَلَكَنَا الْمَاءُ پانی نے ہماری پیاس بجھادی تَمْلِيكٌ (تفعیل) مالک بنادینا، بادشاہ بنادینا بادشاہت کی قابلیت پیدا کردینا خواہ بالفعل بادشاہ نہ بنایا ہو۔ پ ۳/۱۱ (تاج وراغب ومعجم و بیضاوی وروح المعانی)

مَالِكُ: دوزخ کے نگرانِ اعلیٰ کا نام جو بقولِ صاوی وسطِ دوزخ میں رہتا ہے۔ پ ۲۵/۱۳

مَالِكُونَ: اسم فاعل جمع مذکر حالتِ رفع مَالِكٌ واحد قابو رکھنے والے ہر قسم کا تصرف کرنے والے۔ پ ۲۳/۴ ۔

مَالِئُونَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع مَالِئٌ واحد بھرنے والے مَلْأٌ۔ مَلْأَةٌ۔ مِلَاءَةٌ مصدر (فتح) مِلْأٌ پُری بھراؤ مَلَاءَةٌ پیٹ بھر جانا اور پیٹ بھر جانے کی تکلیف، مُلَاءَةٌ زکام۔ مُلِئَ الرَّجُلُ (فتح) اس

آدمی کو زکام ہو گیا۔ مَلَأَ الرَّجُلُ (فتح۔لازم) وہ آدمی بھر گیا یعنی مالدار ہو گیا۔ مَلَأٌ سرداران، عمائدین۔ صاحب الرائے گروہ، غلبہ، خصلت اَمْلَاءٌ جمع، محاورہ ہے اَحْسِنُوْا اَمْلَاءَكُمْ اپنے اخلاق اچھے رکھو مَلِيْئٌ (فعیل) مالدار مِلَاءٌ مُلَآءٌ اور اَمْلِئَاءُ جمع مَلْآنٌ بھرا ہوا مَلِئَ مَلَاءَةً (سمع) بھر گیا۔ مُلِأَ (زکام) مالدار ہو گیا اور زکام میں مبتلا ہو گیا، باب تفعل اور افتعال میں کبھی بھر جانے کا معنے ہو گا (خلاصہ از لسان وقاموس) $\frac{۲۷}{۲۵}$

مَامَنَهٗ: مَامَنَ منصوب مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ اس کی جائے امن (تک یا میں) یعنی اسکی قوم کی بستی تک مَامَنٌ ظرف مکان ہے اَمْنٌ اَمَانَةٌ اَمَانٌ تینوں مصدر ہیں (سمع) امن امان اور امانت کا اطلاق کبھی اطمینان اور بے خوفی کی حالت پر ہوتا ہے کبھی اس چیز پر اطلاق ہوتا ہے جو کسی کی تفویض میں بطور امانت دی جاتی ہے مثلاً مال، دانہ وغیرہ اِیْمَانٌ (افعال) متعدی بھی ہے اور لازم بھی، اول کا معنی ہے امن دینا۔ اس معنی کے لحاظ سے اللہ مومن ہے امن دینے والا، دوسرے کا معنی ہے صاحبِ امن ہونا، بے خوف ہو جانا۔ مطمئن ہونا مَا اٰمَنْتُ اَنْ اَجِدَ صَحَابَةً مجھے اطمینان نہیں مجھے وثوق نہیں کہ میں ساتھیوں کو پالوں گا (مزید دیکھو اٰمِنَ اٰمِنْتُمْ اٰمِنُوْا اٰمَنُوْا وغیرہ باب الالف)

مَامُوْنٍ: اسم مفعول واحد مذکر (سمع) غَيْرُ مَامُوْنٍ یعنی ایسا عذاب جس کا اندیشہ برابر لگا رہنا چاہیے اسکی طرف سے نڈر ہو کر نہ بیٹھنا چاہیے ناقابل بے خوفی، خطرناک۔ $\frac{۲۹}{۷}$

مَانِعَتُهُمْ: مَانِعَةٌ اسم فاعل واحد مؤنث مضاف، هُمْ ضمیر مضاف الیہ، قائم مقام مفعول، ان کو بچانے والے، حفاظت کرنے والے محفوظ رکھنے والے۔ خاندان نضیر یہودیوں کی ہارونی نسل کا ایک خاندان تھا، مدینہ میں رہتا تھا، اطرافِ مدینہ میں پہاڑیوں پر اس خاندان کے چھوٹے چھوٹے قلعے اور گڑھیاں تھیں، رسول اللہ صلعم جب مدینہ میں تشریف لائے تو بنی نضیر نے حضور سے معاہدہ کر لیا کہ ہم آپ سے نہیں لڑیں گے نہ آپ کے مخالفین سے کوئی سروکار رکھینگے نہ آپ کی مدد کرینگے بالکل غیر

جانبدار رہیں گے۔ بدر کی فتح کے بعد انہوں نے عہد شکنی کی، کعب بن اشرف مشہور یہودی مالدار سردار خفیہ مکہ کو گیا، چالیس یہودی اس کے ساتھ گئے، سب نے قریش کو ابھارا، مدد کرنے کا وعدہ کیا اور لوٹ کر چلے آئے۔ احد کی جنگ بنی نضیر کی عہد شکنی کا ہی نتیجہ تھا۔ جنگِ احد کے بعد حضورِ والا نے بنی نضیر کی گڑھیوں کا محاصرہ کر لیا ان کو اپنی قلعہ بندیوں پر غرور تھا لیکن طولِ محاصرہ کی تاب نہ لا سکے اور منقولہ سامان ہمراہ لے جانے کی شرط پر اہل و عیال اور مال و منال کو ساتھ لے کر اریحا اور اذرعات (علاقہ شام) کی طرف چل کھڑے ہوئے غیر منقولہ جائیداد پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا (مدارک و خازن)

مَنْعٌ: نہ دینا روک رکھنا۔ روک دینا۔ حفاظت کرنا۔ حفاظت رکھنا (بابِ فتح) مَانِعٌ مَنَّاعٌ مَنُوْعٌ روکنے والا۔ مَنِيْعٌ مضبوط، محفوظ محاورہ ہے هُوَفِیْ عِزٍّ مَنِيْعٌ مَنُعَ مَنَاعَۃً (کرم) عزت والا ہو گیا مضبوط ہو گیا۔ تَمَنَّعَ عَنْہُ (بابِ تفعل) اس سے باز رہا، رک گیا۔ تَمَنَّعَ عَلَیْہِ اس پر غالب ہو گیا۔ بابِ تفعل اور افتعال دونوں کا معنی کسی کام سے باز رہنا اور مضبوط ہو جانا لیکن اس کے بعد عَنْ آنا ضروری ہے۔ ۲۸/۴۔

اَلْمَاْوٰی: مصدر اور اسم ظرف۔ قیام کرنا، رہنا، سکونت پذیر ہونا مقامِ سکونت۔ ٹھکانا، اَوٰی یَاْوِیْ ماضی و مضارع (ضرب) اُوِیٌّ بھی مصدر ہے، اگر صلہ میں اِلٰی ہو تو پناہ پکڑنے ٹھکانا بنانے اور فروکش ہونے کا معنی ہو گا لیکن اگر اس کے بعد لام آئے تو مہربانی اور رحم کرنے کا معنی ہو گا، اَوٰی لَہٗ اس پر مہربانی کی، رحم کیا (راغب) باب افعال یعنی اٰوٰی یُؤْوِیْ ایواءً متعدی ہے۔ کسی کو جگہ دینا، ٹھکانا دینا۔ رہنے کا مقام دینا۔ اَلْمَاْوٰی معرف باللام قرآن مجید میں تین جگہ آیا ہے اور ہر جگہ مصدری معنے ہے۔ ۲۱/۵، ۲۷/۵، ۳۰/۴ (مزید تفصیل کے لئے دیکھو اوی۔ اٰوٰی وغیرہ)

مَاْوٰکُمْ: ماوٰی اسم ظرف مضاف کُمْ ضمیر خطاب جمع مضاف الیہ۔ تمہارا ٹھکانا۔ قیام کا مقام، قرآنِ مجید میں جس جگہ ماوٰی بصورتِ اضافت استعمال کیا ہے

Marfat.com

ظرفی معنی میں استعمال کیا ہے اور جہاں بغیر
اضافت کے مستعمل ہے وہاں مصدری معنی
مراد ہے۔ ۲۰/۱۵ ۲۵/۲۰ ۲۷/۱۸ ۔

مَاوَاہُ: مَاوٰی مضاف ، ہُ ضمیر مضاف الیہ
اس کی جگہ اس کا ٹھکانا۔ ۴/۸ ۲/۱۴ ۹/۱۶ ۔

مَاوٰاھُمْ: مَاوٰی مضاف ، ھُمْ ضمیر مضاف
الیہ ان کا ٹھکانا۔ ۳/۱۱،۷ ۵/۱۱،۱۵،۱۶ ۱۱/۱،۶ ۱۳/۸ ۱۵/۱۱
۱۸/۱۲ ۲۱/۱۸ ۱۸/۲۰ ۔

اَلْمَاهِدُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر حالتِ
رفع۔ اَلْمَاهِدُ مفرد، بچھانے والے تیار کرنیوالے
درست کرنے والے۔ مَهْدٌ مصدر (فتح) مَهْدٌ
اسم، گہوارہ مُهُوْدٌ جمع مُهُدٌ اور مُهْدَةٌ
اونچی یا نیچی زمین بشرطیکہ نرم اور ہموار ہو ھُوَمَهْدَةٌ
اور اَمْهَادٌ جمع، مِهَادٌ گہوارہ ، زمین ، بستر
فرش۔ تَمْهِيْدٌ (تفعیل) بچھانا، کام کو درست
کرنا۔ عذر پیش کرنا۔ عذر قبول کرنا۔ مَاءٌ مُتَمَهِّدٌ
وہ پانی جو نہ گرم ہو نہ سرد۔ (المفردات و
قاموس) ۲۷/۲

مَائِدَة: اسم فاعل واحد مؤنث بمعنے
اسم مفعول (ابو بصرہ وابو عبیدہ) کھانا جو خوان
پر چنا ہوا ہو۔ وہ خوان جس پر کھانا چنا ہوا ہو

اگر کھانا چنا ہوا نہ ہو خوان خالی ہو تو اس کو
خِوانٌ کہتے ہیں، مَائِدَةٌ نہیں کہتے (معالم
راغب و تاج) مَيْدَةٌ بھی اسی کا ہم معنی ہے
(قاموس) مَيْدًا اور مَيَدَانٌ مصدر رکھ، نا
دینا، متلی ہونا، سر چکرانا۔ ارتعاشی حرکت
کی طرح ہلنا۔ ایک طرف کو جھک پڑنا۔ مَا
یَمِیْدُ ماضی و مضارع (ضرب)
مَیْدًا مقابل، هٰذَا مَيْدَاهُ وَ بِمَيْدَا
یہ اس کے مقابل ہے۔ مَیْدَار کا بھی یہ
معنی ہے (راغب و قاموس)

کیا مائدہ نازل کیا گیا؟ سوا مجاہد
حسن بصری کے تمام صحابہ اور تابعین کا اجماع
قول ہے کہ مائدہ نازل ہوا لیکن بنی اسرائیل
سرکشی کی پاداش میں آنا بند ہو گیا اور عذاب
مسخ میں بھی نافرمان مبتلا ہوئے عدول ح
کرنیوالوں کی صورتیں بندروں اور سور
کی طرح ہو گئیں۔ مائدہ پر کھانا کیا تھا
حضرت ابن عباس، کعب الاحبار، قتادہ
عطیہ، کلبی، وہب بن منبہ، عطاء بن ابی
اور دوسرے تابعین کے اقوال اس سلسلہ
مختلف ہیں، کوئی قطعی قول نہیں۔ صاح

Marfat.com

معالم (محی السنہ بغوی) صاحب روح المعانی
(سید محمود آلوسی بغدادی) ابن کثیر، ابن جریر
وغیرہم نے جدا جدا مسلسل روایات نقل کی ہیں جنکو
اس جگہ نقل کرنا تطویل لاطائل ہے۔

ایک عجیب ترین بات یہ ہے کہ بقول
امام راغب (فی المفردات) بعض لوگ قائل
ہیں کہ مائدہ سے مراد کسی کھانے کا خوان نہیں
بلکہ مائدہ علمی مراد ہے جس پر ضیافت قلبی اور
روحانی مہمانی کے لئے طرح طرح کی عرفانی
غذا حضرتِ عیسٰی کے ذریعے سے بنی اسرائیل
کو عنایت کی گئی تھی۔ تعجب ہے ایسے اصحاب
عرفان پر جن کو نہ قرآنی سیاق کا فہم نہ سباق سے
تعلق نہ ان مسلسل پیہم روایات کا پتہ جو
اس سلسلہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ
وسلم تک بغیر انقطاع وارسال کے پہنچتی
ہیں۔ ۷/۵ -

مُبَارَكٌ: اسم مفعول واحد مذکر مرفوع
مُبَارَكُوْنَ جمع (بابِ مُفَاعَلَةٌ) خیر و برکت
والا۔ اللہ کی طرف سے خیر کی غیر معمولی ہیشی
ایسے طریقوں سے جو مافوق الحس ہوں اور
ظاہری شعور میں نہ آسکتے ہوں، برکت کہلاتی
ہے۔ اللہ کی طرف سے جس جگہ خیر و خوبی کا غیر
محسوس طور سے نزول ہو وہ جگہ بھی
مبارک ہے اور جس آدمی میں ہو وہ بھی مبارک
ہے اور جس کتاب میں ہو وہ بھی برکت والی
ہے اور جس چیز میں ہو وہ بھی بابرکت ہے۔ اللہ
کے بابرکت ہونے کا معنی صرف عطاءِ خیر ہے
یعنی اللہ بڑی خیر والا ہے اتنا کہ سارے
جہان کو محسوس غیر محسوس ظاہر باطن مادی
روحانی علمی عملی ہر قسم کی خیر عطا فرماتا ہے۔
(مزید تفصیل کے لئے برکات، منقول از
راغب) ۷/۷، ۸/۱۷، ۱۷/۴، ۲۳/۱۲ -

مُبٰرَكًا: اسم مفعول واحد مذکر منصوب
بڑا بابرکت، بڑی خیر والا۔ (بابِ مُفَاعَلَةٌ)
۴/۱، ۱۶/۵، ۱۸/۲، ۲۶/۱۵ -

مُبٰرَكَةً: اسم مفعول واحد مؤنث منصوب
نکرہ، خیر و برکت والا ۱۸/۱۱ -

مُبٰرَكَةٍ: اسم مفعول واحد مؤنث مجرور نکرہ
خیر و برکت والا - ۱۸/۱۱، ۲۵/۱۴ -

اَلْمُبٰرَكَةِ: اسم مفعول واحد مؤنث مجرور معرفہ،
خیر و برکت والا۔

مُبْتَلِيْكُمْ: مُبْتَلِیْ، اسم فاعل واحد مذکر

Marfat.com

مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر مخاطب مضاف الیہ
اِبْتِلَاءٌ مصدر (افتعال) تمہاری آزمائش کرنیوالا
تم کو جانچنے والا تم میں سے فرمانبرداروں کو
نافرمانوں سے چھانٹ کر الگ کر دینے والا
ابتلاء اور امتحان کی غرض دو میں سے ایک اور
کبھی دونوں ہوتی ہیں۔

۱ نامعلوم حالت کو جان لینا۔

۲ کھرے کھوٹے، اچھے اور برے
کا الگ الگ ہوجانا یا الگ الگ کر دینا۔ اللہ
بہر حال ناواقف نہیں، عالم الغیب ہے، قبل
از وقوع ہر شے کو جانتا ہے اس لئے ابتلاءِ الٰہی
کی غرض پہلی نہیں ہمیشہ دوسری ہی ہوتی ہے۔
(راغب بیضاوی و مدارک)

اِبْتِلَاءٌ کا مادہ بَلْیٌ ہے، باب سَمِعَ سے
اس مادہ کا معنی ہے پرانا ہو جانا، فرسودہ، کہنہ
اور بوسیدہ ہو جانا۔ بَلِیَ الثَّوْبُ بِلًی وبَلَاءً کپڑا
فرسودہ اور کہنہ ہوگیا۔ باب نَصَرَ سے یہ مادہ
آزمائش کرنے اور جانچنے کے معنی میں مستعمل ہے
اور متعدی ہے، بَلَوْتُہٗ میں نے اس کی جانچ کی،
فرسودہ کرنے کے معنی میں بھی آیا ہے بَلَاهُ السَّفَرُ
سفر نے اس کا حال پتلا کر دیا۔ غم کو بلاء کہنے کی
وجہ بھی یہ ہے کہ غم و رنج سے جسم کی حالت
ابتر ہو جاتی ہے پریشانی اور فرسودہ حالی غم کا
لازمی نتیجہ ہے۔

تکالیف شرعیہ کو بلاء کہنا بھی ظاہر ہے، ہر
شرعی حکم نفس پر شاق گزرتا ہی ہے پھر اللہ کی
طرف سے ہر طور امتحان ہوتا ہے دکھ دیکر بھی
اور سکھ دیکر بھی، دکھ پر صبر کرنیوالے اور سکھ میں
شکر کرنے والے چھانٹے جاتے ہیں، نافرمانوں
سے ان کو الگ کر لیا جاتا ہے۔
(مزید تشریح کے لئے دیکھو بَلَاءٌ منقول از
راغب) ۲/۱۷۔

مُبْتَلِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر حالت نصب
اِبْتِلَاءٌ مصدر، جانچنے والے، کھرے کو کھوٹے
سے الگ کر دینے والے۔ ۱۸/۲۔

اَلْمَبْثُوْثِ: اسم مفعول واحد مذکر، منتشر
پراگندہ، پھیلے ہوئے۔ بَثٌّ مصدر (نصر
ضرب) (دیکھو بَثَّ) ۳۰/۲۶

مَبْثُوْثَۃٌ: اسم مفعول واحد مؤنث، پھیلے
ہوئے بچھے ہوئے (بیضاوی) فرش نے کی
پھیلے ہونے سے اشارہ ہے، کثرت کی جانب
یعنی بکثرت فرش، بیضاوی کے قول کی

Marfat.com

اہلِ تفسیر نے تائید کی ہے۔

(۱۷) **مُبَدِّلَ** : اسم فاعل واحد مذکر، تَبدِیلٌ مصدر (تفعیل) تَبَدُّلٌ، تَبْدِیْلٌ، اِبْدَالٌ، اِسْتِبْدَالٌ سب کا معنی ہے، تغیرِ حالت، خواہ اس طرح ہو کہ اصل چیز باقی رہے، صرف حالت بدل جائے یا اصل چیز ہی بدل جائے وہ چیز جاتی رہے اور اس کی جگہ دوسری چیز آجائے فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ (ظالموں نے اصل بات بدل کر اس کی جگہ دوسری بات لے لی)

وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ان کو خوف کے عوض اللہ ضرور امن عطا فرمائے گا۔

فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ اللہ ان کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ اگر تم نہ مانوگے تو تمہاری جگہ اللہ دوسری قوم کو لے آئے گا۔

یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ جس روز کہ زمین کی موجودہ حالت بدل کر دوسری حالت پیدا کر دی جائے گی (راغب)

وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ جو شخص ایمان چھوڑ کر کفر کو اختیار کرے۔

اَبْدَال صالحین کی وہ جماعت جو صفاتِ مذمومہ کی جگہ صفاتِ حسنہ کو اختیار کرتی ہے، سیئات کو حسنات سے بدل لیتی ہے، ان میں سے جو شخص مر جاتا ہے اللہ اسکی جگہ دوسرے کو مقرر فرما دیتا ہے (راغب)

بَدَلٌ بِدْلٌ بَدِیْلٌ تینوں ہم معنی ہیں بَدَلٌ اور بِدْلٌ کی جمع اَبْدَالٌ ہے بِدْلٌ شریف آدمی کو بھی کہتے ہیں بَدَالٌ پرچون بیچنے والا۔

اَبْدَلَہٗ (افعال) اس کا عوض لے آیا، اَبْدَلَہٗ بِہٖ اس کو اس کے عوض میں لے لیا۔ بَادَلَہٗ مُبَادَلَۃً (مفاعلۃ) ایک چیز دے کر دوسری چیز معاوضہ میں لے لی۔ بَدَّلَ شَیْئًا مِنْ شَیْئٍ ایک چیز کے عوض دوسری چیز لے آیا۔ لیکن اگر صرف بَدَّلَ شَیْئًا کہا جائیگا تو بگاڑ دینے اور حالت بدل دینے کا معنی ہوگا۔ ایک حدیث میں آیا ہے مَنْ بَدَّلَ دِیْنَہٗ فَاقْتُلُوْہُ جو شخص اپنا دین بدل دے (اصل مذہب کی حالت

بگاڑ کر دوسرا مذہب اختیار کرلے) اس کو
مار ڈالو۔
تَبَدَّلَ شَيْئًا بِشَيْءٍ ایک چیز کے
عوض دوسری چیز لے لی۔ ۱۲ پ ۱۵۔
مُبْدِيهِ: اسم فاعل واحد مذکر مضاف
و ضمیر مضاف الیہ، قائم مقام مفعول، اِبْدَاءٌ
مصدر (افعال) اس کو ظاہر کرنے والا اَبْدَيْتُهُ
میں نے اسکو ظاہر کیا اَبْدَيْتَ فِي مَنْطِقِكَ
تونے اپنی گفتگو میں جرأت سے کام لیا۔ اصل
مادہ (بَدْوٌ) وادی ہے جس کا معنی ہے ظہور، اسی
لئے بَدْوٌ بَدَاوَةٌ اور بِدَاوَةٌ بیرون شہر
یعنی مضافات کو کہتے ہیں اور مضافات کا
رہنے والا بَدَوِيٌّ بَدَاوِيٌّ اور بِدَاوِيٌّ کہلاتا
ہے بَادِيَ الرَّأْيِ ظاہر رائے، اول رائے،
بَدَوَاتٌ نو بہ نو رائے اَلسُّلْطَانُ ذُوْ عَدَوَانٍ
وَذُوْ بَدَوَانٍ (الحدیث) یعنی بادشاہ کی طرف
سے زیادتی اور نو بہ نو رائے کا ظہور
ہوتا رہتا ہے۔
بَدَا لَهُ فِي الْأَمْرِ (ثلاثی مجرد باب نصر)
اس معاملہ میں اس کی یہ رائے ظاہر ہوئی، اس کو
یہ مناسب معلوم ہوا۔ بَدْوٌ بَدًى بَدَاءٌ
اور بَدَاءَةٌ مصدر۔
بَدَا الْقَوْمُ لوگ دیہات میں جاکر مقیم
ہوگئے مَنْ بَدَا جَفَا جو دیہات میں رہتا ہے
اس کے مزاج میں درشتی پیدا ہوجاتی ہے۔
آیت مذکورہ میں بیان کیا گیا ہے کہ اے
نبی! آپ اس چیز کو لوگوں سے چھپا رہے تھے
جس کو اللہ ظاہر کرنیوالا ہے، وہ چیز کیا تھی جس کو
رسول اللہ صلعم لوگوں سے چھپا رہے تھے؟
بڑے بڑے ائمہ تفسیر کی صراحتیں اس سلسلہ
میں حیرت آفریں ہیں۔ امیمہ بنت عبدالمطلب
(رسول اللہ کی پھوپھی) کا نکاح جحش سے ہوا
عبداللہ اور زینب بہن بھائی پیدا ہوئے۔
زینب انتہائی حسین تھیں، حضور والا نے عبداللہ
کے پاس زینب سے نکاح کا پیام بھیجا لیکن کس
کے ساتھ نکاح کیا جائے؟ اس کو مبہم رکھا۔ عبداللہ
نے خیال کیا کہ حضور والا نے اپنے لئے پیام دیا
ہے اس لئے قبول کرلیا۔ زینب بھی راضی ہوگئیں
لیکن واقعہ میں زید بن حارثہ کے لئے حضور نے
پیام دیا تھا جو سرکار کے متبنی تھے حضرت خدیجہ
الکبری نے خرید کر حضور کو ہبہ کردیا تھا اور آپ نے
آزاد کرکے ان کو بیٹا بنا لیا تھا، زید ایک تو

Marfat.com

تھے کالے سونے دوسرے آزاد کردہ غلام، حضرت زینب کو حضور کی مرضی معلوم ہوئی تو کہنے لگیں یا رسول اللہ میں تو آپ کی پھوپھی کی بیٹی ہوں یعنی شریف النسب قریشی ہوں، ہاشمی ہوں، زید میرے جوڑ کا کہاں ہے؟ عبداللہ کو بھی یہ پیام ناگوار گزرا مگر رسول اللہ کی مرضی کے سامنے دونوں نے سر جھکا دیا، زید سے زینب کا نکاح ہو گیا۔ زینب کے مزاج میں تندی اور تیزی تھی شرافتِ نسب پر ناز تھا حسین عورت ویسے بھی تنک مزاج ہوتی ہے، زید زینب کو نہیں بھائے، زوجین میں چپقلش رنجش اور کش مکش ہونے لگی، زید تنگ آ گئے، انہوں نے خدمتِ گرامی میں حاضر ہو کر طلاق دینے کی خواہش کا اظہار کیا، حضور نے خیال فرمایا زینب اور اس کے بھائی کی بڑی دل شکنی ہو گی، لوگ کہیں گے زینب غلام کے بھی قابل نہیں ہے، غلام نے بھی طلاق دیدی۔ عبداللہ تو پہلے ہی سے اس رشتہ کے خلاف تھے، زینب بھی نہیں چاہتی تھی، میرے حکم سے دونوں مجبور ہو گئے اب اگر زید نے طلاق دیدی تو کیا ہو گا، عبداللہ و زینب مجھے کیا کہیں گے، خیال کریں گے میں نے زینب کی توہین کروائی اور اس کی زندگی برباد کی، پھر یہ بھی سوچا کہ اچھا زید کی طلاق کے بعد زینب کی اشک شوئی تو یوں بھی ہو سکتی ہے کہ میں نکاح کر لوں، زینب اس بات سے خوش ہو جائیگی، پچھلے زخم کا اندمال ہو جائیگا، عبداللہ بھی اپنی عزت محسوس کریگا لیکن لوگ کیا کہینگے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرنا حرام ہے، زید میرا بیٹا نہیں لیکن عام لوگ تو منہ بولے بیٹے کو بھی حقیقی بیٹا ہی قرار دیتے ہیں اس لئے معیوب سمجھیں گے، بدنام کرینگے واقع میں یہ فعل برا نہیں، زینب کی اشک شوئی اور اس کی خاندانی عزت افزائی مجھے ضرور کرنی ہے، لیکن لوگوں کی زبان بندی کیسے ہو گی، یہ سوچ کر حضور نے زید کو صحیح مشورہ دیا کہ تم طلاق نہ دو، اللہ سے ڈرو۔ لیکن پانی زید کے سر سے اونچا ہو چکا تھا وہ طلاق دے ہی بیٹھے، اور عدت گزرنے کے بعد حضور والا نے حضرت زینب سے نکاح کر لیا اور ان کی عزت افزائی کے لئے ایسا شاندار ولیمہ کیا کہ کسی بیوی کے نکاح کا نہیں کیا تھا یعنی بکری کا گوشت اور روٹی لوگوں کو کھلائی۔

Marfat.com

واقعہ صرف یہ تھا اور اس ہیچمدان فقیر کی نظر میں اس توضیح سے دامنِ نبوت ہر داغ دھبے سے محفوظ رہتا ہے لیکن کیا کیا جائے مقاتل اور قتادہ جیسے جلیل القدر تابعی اور طبری جیسے عالی مرتبت مفسر نے بھی نہ سوچا کہ بیہودہ کہانیوں کے بیان سے نبوت کی معصوم چمکدار پیشانی داغدار ہوجائیگی' قتادہ نے کہا حضور دل سے خواہاں تھے کہ زید زینب کو طلاق دیدیں تاکہ آپ خود نکاح کر سکیں۔ مقاتل کا قول ہے زینب گوری چٹی حسین عورت تھیں' حضور نے ایک روز دیکھ لیا اور فتنہ خوابیدہ کو دیکھا' دل پر چڑھ گئیں۔ حاکم نے مستدرک میں واقدی کے طریق سے بھی ایسی ہی ایک مرسل روایت نقل کی ہے۔

قشیری اور قاضی عیاض نے ایسی روایات کی سخت تنکیر کی ہے لیکن ابن جریر طبری ایسے علامہ مفسر پر تعجب ہے کہ انہوں نے قتادہ کے قول کو مستحسن قرار دیا ہے۔

حضرت علی بن الامام الحسین نے حتے الامکان شستہ مطلب بیان کیا ہے جو مذکورہ اتہامات سے پاک ہے' فرماتے ہیں:۔

اللہ نے اپنے پیغمبر کو اطلاع دیدی کہ زینب تمہاری بیوی ہوگی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وحی کا کسی سے تذکرہ نہیں کیا اور دل میں چھپائے رکھا یہاں تک کہ جب زید نے طلاق کا ارادہ ظاہر کیا' اسوقت بھی حضور نے ان کو طلاق نہ دینے کا مشورہ دیا مگر دل میں سمجھ ہی رکھا تھا کہ وحیِ الٰہی غلط نہیں ہو سکتی' زید طلاق ضرور دیگا۔ قرطبی نے اپنی فقہی تفسیر میں لکھا ہے کہ ہمارے علماء کے نزدیک آیتِ مذکورہ کی توضیح کے لئے حضرتِ علی ابن الحسین کا قول سب سے افضل ہے۔

قاضی عیاض' زہری' ابوبکر بن العلاء اور قاضی ابوبکر بن العربی نے اسی کو پسند کیا ہے' الغیر عراقی کی شرح میں علامہ عبدالرؤف نادی نے اسکی پوری تفصیل کی ہے۔ ۲۲/۲۔

اَلْمُبَذِّرِیْنَ : اسم فاعل جمع مذکر حالت نصب اَلْمُبَذِّرُ مفرد مال کو فضول برباد کرنیوالے بیکار بکھیرنے والے' بَذْرٌ بیج جو کھیت میں بویا جاتا ہے، نسل۔ بُذُوْرٌ اور بِذَارٌ جمع، بَذَرٌ پراگندہ، بکھرا ہوا رَجُلٌ بَذِرٌ رِجَالٌ بَیْذَارٌ۔ رَجُلٌ بَیْذَارِنٌ زیادہ

Marfat.com

بکواس کرنیوالا اور افشائے راز کرنے والا آدمی تِبْذَارٌ کا بھی یہی معنی ہے رَجُلٌ تِبْذَارَةٌ فضول برباد کرنے والا آدمی۔ رَجُلٌ بُذُرٌ اور بَذِيْرٌ افشاء راز کرنے والا اور سخن چینی کرنیوالا طَعَامٌ بَذِرٌ بابرکت کھانا بَذَرَ الْاَرْضَ اور بَذَرَتِ الْاَرْضُ (متعدی اور لازم) زمین میں بیج بو دیا۔ زمین میں بیج بکھر گیا۔ بَذَرَ السِّرَّ راز پھیلا دیا۔ بَذَرَ الْمَالَ مال فضول صرف کر ڈالا گویا بکھیر دیا۔ (نص) بَذُرَ بَذَارَةً (کرم) افشاء راز کرنیوالا ہو گیا۔ بَذَّرَ الْاَرْضَ (تفعیل) زمین میں بیج بکھیر دیا۔ بَذَّرَ الْمَالَ فضول مال برباد کر دیا بَذَّرَ السِّرَّ راز کو افشاء کر دیا۔

یاد رکھو کہ ثلاثی مجرد باب نص اور ثلاثی مزید باب تفعیل کا معنی ایک ہی ہے لیکن مجرد کو مزید میں لیجا کر معنی میں کثرت پیدا کرنی مقصود ہوتی ہے گویا بَذَرَ فضول خرچ کر دیا اور بَذَّرَ بہت زیادہ فضول خرچ کیا۔ $\frac{۵}{۱۳}$ -

مُبْرِمُوْنَ : اسم فاعل جمع مذکر مرفوع، مُبْرِمٌ مفرد، اِبْرَامٌ مصدر (باب افعال) تدبیر کو پختہ کر لینے والے (کافروں کی بربادی کے لئے) محکم تدبیر کرنے والے اِبْرَامُ الامر کسی کام کو پکا اور مضبوط کر دینا۔ اِبْرَامُ الْحَبْلِ رسی کو دوہرا بٹنا (بھانتا) ایک طرف سے بٹی ہوئی رسی کے بل کمزور ہوتے ہیں جب دوسری جانب سے الٹ کر دوہری بٹی جاتی ہے تو بل مضبوط ہو جاتے ہیں ایسی رسی کو مبرم کہتے ہیں اور چونکہ الٹ کر رسی پر بل چڑھانا اول مرتبہ بٹنے کے مقابلہ میں دشوار بھی ہوتا ہے اس لئے مبرم دشوار کو بھی کہتے ہیں، مبرم اس کپڑے کو بھی کہتے ہیں جو دوہرے تاگے سے بنا ہوا ہو، دوسوتی بَرِمَ بِهٖ (سمع) کسی بات سے عاجز ہو گیا۔ غم سے بیقرار ہو گیا بَرِمَ بِحُجَّتِهٖ دلیل پیش کرنی چاہی مگر کچھ کر نہ سکا سب کچھ بھول گیا۔

بَرَمَ الْاَمْرَ (نص) کام کو محکم اور پختہ کر لیا۔ یعنی کسی کام کا قطعی فیصلہ کر لیا۔

بَرِمَ (سمع) کو باب افعال میں لیجا کر اَبْرَمَ کا معنی ہو گیا عاجز کر دیا اور بَرَمَ (نص) کو اَبْرَمَ بنا کر زیادہ مضبوط کرنے اور کسی کام کو بہت ہی پختہ بنا دینے کا معنی ہو جائے گا۔ $\frac{۲۵}{۱۳}$ -

مُبَرَّءُوْنَ : اسم مفعول جمع مذکر مرفوع مُبَرَّءٌ واحد تَبْرِئَةٌ مصدر (باب تفعیل) بری کئے ہوئے

Marfat.com

بری قرار دیتے ہوئے (اللہ کی طرف سے) پاک بنائے ہوئے۔ بَرْءٌ اور بَرَاءٌ کا اصل مفہوم ہے کسی بری بات اور امرِ مکروہ سے چھٹکارا۔ اسی لئے باب سَمِعَ سے بَرَاءٌ بَرَاءَةً اور بُرُوْءٌ کا معنی ہے عیب اور قرض وغیرہ سے پاک ہونا، بیزار ہونا اور باب فَتَحَ نَصَرَ کَرُمَ سَمِعَ سے بُرْءٌ بَرْءٌ اور بُرُوْءٌ کا معنی ہے بیماری سے اچھا ہو جانا۔

پھر باب افعال میں اَبْرَأَهُ اللّٰہُ کا معنی ہوگیا اللہ نے اس کو تندرست کر دیا اور اَبْرَأَكَ مِنْهُ اس سے مجھے پاک کر دیا اور بیزار کر دیا۔

باب تفعیل میں بَرَّأَكَ اللّٰهُ مِنْهُ کا معنی بھی بابِ افعال ہی کی طرح ہے مگر بری قرار دینے کا مفہوم زیادہ ہوگیا لیکن باب تفعّل میں تَبَرَّأَ مِنْهُ کا معنی صرف بیزار ہونا ہے (مزید تشریح دیکھو اُبَرِّئُ بَرَاءٌ بُرَآءُ وغیرہ باب الباء فصل الراء) ۱۸/۹

مَبْسُوْطَتَانِ: اسم مفعول تثنیہ مؤنث مَبْسُوْطَةٌ مفرد (اس کے ہاتھ) کھلے ہوئے ہیں، پھیلے ہوئے ہیں، دراز کئے ہوئے ہیں، فراخ ہیں یعنی وہ بڑا کریم ہے، جواد ہے (باب نَصَرَ) بَسِيْطُ الْيَدَيْنِ سخی۔ بَسِيْطُ الْجِسْمِ خوب تن و توش کا طاقتور آدمی بَسِيْطُ الْوَجْهِ شگفتہ رو۔ بَسَطَهُ اسکو بچھایا، پھیلایا۔ خوش کیا يَبْسُطُنِيْ مَا يَبْسُطُهَا (الحدیث) جو چیز فاطمہ کو خوش کرتی ہے وہی مجھے خوش کرتی ہے بَسَطَهُ عَلَى فُلَانٍ اس کو فلاں شخص پر فضیلت دی، بَسَطَ مِنْ فُلَانٍ فلاں شخص سے ہنسی کی، بَسَطَ الْعُذْرَ معذرت قبول کی۔

(بسط کے چاروں معنی کے لئے دیکھو لفظ باسط۔ منقول از راغب) ۶/۱۲

مُبَشِّرًا: اسم فاعل واحد مذکر، تَبْشِيْرٌ مصدر۔ باب تفعیل۔ خوشخبری دینے والا اہل ایمان کو سعادتِ اخروی در جنت دوامی کی بشارت دینے والا۔ ۱۵/۱۲ ۱۹/۳ ۲۲/۳ ۲۶/۹ اہلِ ایمان کو نبی آخر الزماں کی خوشخبری دینے والا۔ ۲۵/۹۔

(مزید تشریح کے لئے دیکھو باب الغا[ء] فصل الشین مع الراء)

مُبَشِّرَاتٍ: اسم فاعل جمع مؤنث تَبْشِيْرٌ

مصدر باب تفعیل، خوشخبری دینے والیاں،
بارش کی خوشخبری دینے والی ٹھنڈی ہوائیں
جو بارش ہونے سے کچھ پہلے چلتی اور پیام رحمت
لاتی ہیں۔ پ ۲۱/۸

حدیث مبارک میں مومن کے سچے اچھے
خوابوں کو بھی مُبَشِّرات فرمایا ہے اور جزو نبوت
قرار دیا ہے آیتِ مذکورہ میں بارش سے پہلے
چلنے والی ٹھنڈی ہوائیں مراد ہیں۔

مُبَشِّرِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر حالتِ نصب
مُبَشِّرٌ واحد، اہلِ ایمان واطاعت کو جنت
کی خوشخبری دینے والے، نجات دوامی اور ثواب
ابدی کی بشارت دینے والے۔ پ ۱۰/۲
پ ۳/۲ پ ۱۱/۷ پ ۲۰/۱۵۔

مُبْصِرًا: اسم فاعل واحد مذکر حالتِ نصب
اِبْصَارٌ مصدر (باب افعال)، اِبْصَارٌ متعدی
بیک مفعول بھی ہے جیسے اَبْصَرَهٗ اسکو دیکھا
جانا سمجھا اور متعدی بدو مفعول بھی جیسے اَبْصَرَهٗ
اِیَّاهٗ اس نے اس کو وہ چیز دکھادی، اسی
اختلاف کی وجہ سے مُبْصِرًا دیکھنے والے کو
بھی کہتے ہیں اور دکھانے والے کو بھی جو خود واضح
اور روشن ہو وہ بھی مُبْصِر ہے جو دوسروں
کو واضح اور روشن کردے وہ بھی مبصر ہے
دن خود بھی روشن ہے اور دوسری چیزوں کو
روشن بنانے والا بھی ہے (بصر، بصیرت اور
ان سے مشتقات کی تنقیح کے لئے باب الباء
فصل الصاد پڑھو) پ ۱۲/۱۱ پ ۳/۲۰ ۱۲/۲۴ ۔

مُبْصِرُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر حالتِ
رفع، اِبْصَارٌ مصدر باب افعال دیکھنے والے
مراد دل کی آنکھوں سے دیکھنے والے چشم بصیرت سے
دیکھکر شیطانی وسوسہ کو سمجھ لینے والے۔ پ ۱۴/۹ ۔

مُبْصِرَةً: اسم فاعل واحد مؤنث حالتِ
نصب، واضح روشن، واضح کرنیوالی دکھانے والی،
پ ۲/۵ خود روشن اور دوسری چیزوں کو روشن کرنیوالی
پ ۶/۱۵ واضح، کھلی ہوئی۔ پ ۱۶/۱۹ دکھانیوالی، دوسری
چیزوں کو واضح اور روشن کرنیوالی۔

اَلْمُبْطِلُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر حالتِ رفع
اہلِ باطل حق کو ناحق قرار دینے والے۔ اِبْطَالٌ مصدر
باب افعال ابطال کا معنی ہے جھوٹ کہنا بشرطیکہ
مفعول مذکور نہ ہو حق کو ناحق یا ناحق کو حق یا ناحق کو ناحق
قرار دینا بھی ابطال کہلاتا ہے اَلْمُبْطِلُوْنَ چار (۴) آیات
مندرجہ ذیل میں اول اور دوم معنی میں مستعمل ہے تیسرا
معنی آیت یُبْطِلُ الْبَاطِلَ میں مراد ہے باطل

Marfat.com

یعنی ناحق اور جھوٹ تو باطل ہوتا ہی ہے اسکے ابطال کا معنی ہے باطل قرار دینا (مزید تنقیح کے لئے دیکھو باطلٌ اور تُبْطِلُوْا اور بَطَلَ)

باب نَصَرَ سے مصدر بُطْلٌ، بُطْلَانٌ اور بُطُوْلٌ آتا ہے جس کا معنی ہے ناچیز ہونا ضائع ہونا، بیکار ہونا اور باب کَرُمَ سے مصدر بَطَالَۃٌ اور بُطُوْلَۃٌ آتا ہے جس کا معنی ہے دلیری بہادری دلیر ہونا بہادر ہونا۔ اگر بَطَلَ کے بعد فِیْ آئے تو مذاق کرنے اور غیر سنجیدہ بات کرنے کا معنی ہوتا ہے بَطَلَ فِیْ حَدِیْثِہٖ اس نے مذاق کیا، غیر سنجیدہ بات کی، پ ۹/۱۱ پ ۲۱/۱ پ ۲۴/۱۳ پ ۲۵/۲۔

مُبْطِلُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع نکرہ۔ غلط گو، جھوٹے اہلِ باطل۔ پ ۲۱/۹

مُبْعَدُوْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مرفوع۔ اِبْعَادٌ مصدر۔ دور رکھے گئے۔ دور کئے ہوئے یعنی دوزخ سے ان کو دور رکھا جائیگا، مادہ بُعْد سے بابِ مفاعلہ لازم بھی ہے اور متعدی بھی دور ہونا اور دور کرنا۔ بابِ افعال عموماً متعدی ہے دور کرنا، دور رکھنا، کبھی دور جانے کا معنی بھی ہوتا ہے اس وقت مفعول مذکور نہیں ہوتا اور فعل لازم ہوتا ہے بابِ تفعیل متعدی ہی ہوتا ہے اور باب استفعال میں طلب کے معنی کے علاوہ دو معنی اور بھی ہوتے ہیں کسی کو دور جاننا اور دور ہونا (مفہوم بُعْد کی تشریح کے لئے دیکھو بُعْد باب الباء مع العین) پ ۱۷/۲۔

مَبْعُوْثُوْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مرفوع بمعنی مستقبل قبروں سے اٹھائے جانیوالے ہو، اٹھا کر کھڑے کئے جانیوالے ہو دوبارہ زندہ کئے جانیوالے ہو یعنی تمکو دوبارہ زندہ کیا جائیگا مرنے کے بعد سب کو جیتا جاگتا کھڑا کیا جائیگا (دیکھو بَعَثَ باب الباء مع العین) پ ۱۲/۱ پ ۱۵/۵، پ ۱۸/۵ پ ۲۳/۵ پ ۲۷/۱۵ پ ۳۰/۸۔

مَبْعُوْثِیْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مجرور اٹھائے جانیوالے، دوبارہ زندہ کئے جانے والے۔ پ ۷/۹ پ ۱۸/۲

مُبْلِسُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع مُبْلِسٌ واحد، مایوس، غمگین پشیمان متحیر خاموش جن کو کوئی بات بن پڑنی ممکن نہیں اس کا مادہ بلس ہے پرانی سامی لغت میں بلس کا معنی ہے قدموں سے کچل ڈالنا، روندنا۔

عربی میں بَلَسٌ بے خیر آدمی کو اور بلس

مایوس پریشان خاموش کو کہتے ہیں بَلُوْسٌ طعام قلیل مَاذُقْتُ عَلُوْسًا وَلَا بَلُوْسًا میں نے کچھ نہیں چکھا۔ ثلاثی مجرد سے افعال مستعمل نہیں ثلاثی مزید میں اب افعال اپنے تمام مشتقات کے ساتھ مستعمل ہے اَبْلَسَ غم کے سبب سے خاموش ہوگیا۔ اَبْلَسَ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ اللہ کی رحمت سے ناامید ہوگیا۔ ۷/۱۱ ۱۸/۴ ۲۵/۱۳ ۔

مُبْلِسِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر حالتِ نصب مُبْلِسٌ واحد، ناامید غمگین۔ ۲۱/۸

مَبْلَغُهُمْ: مَبْلَغُ مضاف، هُمْ ضمیر مضاف الیہ؛ انکی علمی انتہا، ان کے علم کی آخری حد، انتہائی رسائی رَجُلٌ بَلْغٌ و بِلْغٌ و بَلِيْغٌ و بَلَاغِیٌّ ایسا فصیح اللسان روان کلام کرنیوالا آدمی جو ہر مقصد تک اپنی بات کو پہنچا سکے اَمْرُ اللّٰہِ بَلْغٌ اللہ کا حکم نافذ ہے اَحْمَقُ بَلْغٌ بالکل بیوقوف اَللّٰهُمَّ سَمْعٌ لَا بَلْغٌ سَمْعًا لَا بَلْغًا اللہ کرے جو بات سنی گئی ہے وہ واقع نہ ہو (کسائی)

رَجُلٌ بِلْغٌ بَلْغٌ کمینہ خبیث بدزبان آدمی۔ بُلْغَةٌ روزینہ، روزگذار یَمِیْنٌ بَالِغَةٌ پختہ قسم بَلَاغَاتٌ باتوں کے باغ۔

بَلَغَ الْمَكَانُ بُلُوْغًا (نصر) اس مقام پر یا اس کے قریب پہنچ گیا۔ بَلَغَ الْغُلَامُ (نصر) لڑکا بالغ ہوگیا بَلَغَ مَبْلَغًا حدِ کمال کو پہنچ گیا۔ بُلِغَ الرَّجُلُ وہ آدمی مصیبت میں پڑ گیا۔ بَلُغَ بَلَاغَةً بلیغ ہوگیا (کرم) اِبْلَاغ اور تبلیغ (افعال تفعیل) پہنچانا تَبَلَّغَتْ بِهِ الْعِلَّةُ اسکی بیماری سخت ہوگئی حدِ انتہا پر پہنچ گئی تَبَلَّغَ بِالشَّیْءِ اس چیز پر اکتفا کی (دیکھو بلاغ) ۲۷/۶

یاد رکھو کہ بَلَغَ کا مادہ کسی باب میں مستعمل ہو پہنچنے کا مفہوم اس کے اندر ضرور ہوتا ہے صلات محاورات اور ابواب کے اختلاف سے مرادی معنی میں اختلاف ہو جاتا ہے لیکن مفہوم مشترک ہر جگہ ملحوظ رہتا ہے۔

مُبَوَّءَ: اسم ظرف مضاف، ٹھیک جگہ۔ ہموار، مقام، درست مسکن بَوَّءَ یُبَوِّئُ ماضی مضارع تَبْوِئَةٌ مصدر باب تفعیل بَوَاءٌ ہموار جگہ جو متساوی الاجزاء ہو کچھ اجزاء نیچے کچھ اونچے نہوں بَوَاءٌ کی ضد نَبْوَةٌ ہے ناہموار جگہ، تَبَوَّءَ جگہ ٹھیک کر لینا، بیٹھنے کے مقام کو ہموار کر لینا (دیکھو بَوَّأْنَا اور تُبَوِّئُ) ۱۱/۱۵ ۔

اَلْمُبِیْنُ: اسم فاعل واحد مذکر مرفوع،

Marfat.com

اِبَانَۃٌ مصدر باب افعال، ظاہر، کھلا ہوا ظاہر کرنے والا۔ کھولنے والا۔ مادہ بَیْنٌ بمعنے ظہور، مادہ بَیْنٌ سے باب افعال (اِبَانَۃ) تفعیل (تَبْیِیْنٌ) تفعّل (تَبَیُّن) اور استفعال (اِسْتِبَانَۃٌ) لازم بھی ہیں اور متعدی بھی ظاہر ہونا اور ظاہر کرنا، اس لئے مبین کا معنے ظاہر بھی ہے اور ظاہر کرنیوالا بھی ۷/۲ ۱۴/۶،۱۱،۱۷ ۱۸/۹،۱۳ ۲۰/۱۴ ۲۲/۱۹ ۲۸/۱۶ ظاہر کرنیوالا، کھولدینے والا۔ واضح کرنیوالا، ۷/۸ ۱۷/۹ ۱۹/۱۷ ۲۳/۷،۱۶ ۲۵/۲۰ ظاہر، کھلا ہوا۔

اَلْمُبِیْنِ: اسم فاعل واحد مذکر مجرور، کھولنے والا ظاہر کرنیوالا۔ ۱۲/۱۱ ۱۹/۸ ۲۰/۴ ۲۵/۷ کھلا ہوا، ظاہر ۴/۹

مُبِیْنٌ: اسم فاعل واحد مذکر مرفوع، کھولکر بیان کرنے والا۔ ظاہر کرنے والا ۶/۷ ۹/۱۲ ۱۲/۳ ۱۷/۱۴ ۱۹/۱۰ ۲۱/۱ ۲۳/۱۴ ۲۵/۹ ۲۶/۱ ۲۷/۲ ۲۹/۹ ظاہر، صریح، کھلا ہوا ۲/۵،۹ ۷/۵،۷ ۸/۴،۹ ۹/۳ ۱۱/۶،۱۳ ۱۳/۱،۱۱ ۱۴/۲،۱۷ ۱۸/۸ ۲۰/۵ ۲۲/۱۱ ۲۳/۳،۴،۵،۹ ۲۵/۱۲،۱۵ ۲۸/۹ ظاہر یا ظاہر کرنیوالا ۱۴/۲۰۔

مُبِیْنٍ: اسم فاعل واحد مذکر مجرور، بیان کرنیوالا۔ ظاہر کرنیوالا ۷/۱۳ ۱۱/۱۲ ۱۲/۹ ۱۳/۲۰ ۱۹/۶،۱۶ ۲۰/۲ ۲۲ ۲۴/۸ ۲۵/۱۴ ۲۷/۱،۴ ظاہر کھلا ہوا ۴/۸ ۷/۱۵ ۸/۱۵ ۱۲/۱،۱۲،۱۴ ۱۳/۱۴ ۱۴/۵ ۱۶/۵ ۱۷/۵ ۱۸/۲ ۱۹/۹،۱۵ ۲۰/۱۲ ۲۱/۱۰ ۲۲/۹،۱۸ ۲۳/۱،۲،۱۷ ۲۵/۱۰ ۲۸/۱۱ ۲۹/۲۔

مُبِیْنًا: اسم فاعل واحد مذکر منصوب، ظاہر صریح ۴/۱۴ ۵/۴،۹،۱۲،۱۳،۱۵،۱۸ ۱۵/۶ ۲۲/۲،۴ ۲۶/۹ ظاہر کرنیوالا، کھولدینے والا۔ ۶/۲،۴۔

مُبَیِّنَاتٍ: اسم فاعل جمع مؤنث، مُبَیِّنَۃ مفرد، تَبْیِیْنٌ مصدر باب تفعیل، کھلی ہوئی واضح آیات یا کھولکر بیان کرنیوالی آیات تَبْیِیْنٌ لازم ہے اور متعدی بھی، ایک مثل ہے قَدْ تَبَیَّنَ الصُّبْحُ لِذِیْ عَیْنَیْنِ آنکھو والے کے لئے صبح نکل آئی تَبَیَّنَ الشَّجَرُ درخت اُگ آیا، اسکی سوئی نمودار ہوگئی بَیَّنَ الْقَرْنُ سینگ نکل آیا۔ بَیَّنَّا ہم نے کھول کر بیان کردیا ۱۸/۱۰،۱۲ ۲۸/۱۸۔

مُبَیِّنَۃٍ: اسم فاعل واحد مؤنث، مُبَیِّنَاتٌ جمع، کھلم کھلا، کھلی ہوئی۔ ۴/۱۴ زنا (حسن بصری) یا کھلی ہوئی، خلاف شرع نافرمانی ۲۱/۲ کوئی قولی یا عملی گناہ جیسے رسول اللہ کی نافرمانی، بدخلقی آخرت پر دنیا کو ترجیح (خطیب) ۲۸/۱۷ زنا۔

Marfat.com

مَبْنِيَّةٌ : اسم مفعول واحد مؤنث، بروزن مَرْمِيَّةٌ، مَبْنِيٌّ مذکر، تعمیر کردہ عمارت بَنٰی ماضی يَبْنِيْ مضارع بناءً، بَنًى، بِنْيَةٌ، بُنْيٌ مصدر، (ضرب) بِنَاءٌ تعمیر شدہ عمارت کو بھی کہتے ہیں۔

بَنَى الرَّجُلُ اس آدمی کے ساتھ اچھا سلوک کیا بَنَى الطَّعَامُ بَدَنَهٗ کھانے نے اسکا بدن موٹا کر دیا۔ بَنَى الطَّعَامُ لَحْمَهٗ کا بھی یہی معنی ہے۔ پ ۲۳/۱۶

مِتُّ : واحد متکلم ماضی معروف، مَوْتٌ مصدر، ۵/ پ۱۶ میں مر گئی ہوتی۔ پ۱۶/۸ میں مر جاؤں گا (شرط کی وجہ مستقبل کا ترجمہ)۔

مِتَّ : واحد مذکر حاضر ماضی معروف (اگر تم مر گئے، تم مر جاؤ ۱۷/۲ (دیکھو مَاتَ)

مَتَابِ : اصل میں مَتَابِیْ تھا مَتَابِ مضاف، یا متکلم مضاف الیہ، یار کو حذف کر دیا گیا، میرا رجوع۔ میری واپسی۔ مَتَابٌ تَوْبٌ تَوْبَةٌ تَابَةٌ تَتْوِبَةٌ سب مصدر ہیں جن کا معنی ہے لوٹنا، رجوع کرنا (باب نصر) (دیکھو تَوْبَةٌ) پ ۱۳/۱۰۔

مَتَابًا : مصدر منصوب مفعول مطلق پکی توبہ، حقیقی توبہ، اس آیت میں مَتَابًا تاکید توبہ کے لئے مستعمل ہے یعنی جو شخص توبہ کے بعد نیک عمل بھی کرے حقیقت میں اس کی توبہ پکی توبہ ہوتی ہے۔ پ ۱۹/۴۔

مَتَاعٌ : اسم مفرد، مرفوع نکرہ، اَمْتِعَةٌ جمع معین اور ممتد وقت تک فائدہ اٹھانا، معاش، فائدہ، نفع، وہ سامان جو کام میں آتا ہے۔ جس سے کسی طرح فائدہ حاصل کیا جاتا ہے، مُتْعَةٌ فائدہ اندوزی، محدود وقت کے لئے نکاح۔ مَتْعٌ، اور مُتُوعٌ (باب فتح) دن نکلنا۔ طویل ہونا چڑھنا اٹھنا مَتَعَ النَّهَارُ دن لمبا ہو گیا نکل آیا، چڑھ گیا۔ مَتَعَ النَّبَاتُ سبزہ اونچا ہو گیا اگر مَتَعَ کے بعد بار آئے تو جھوٹ کہنے کا معنی ہوگا۔ مَتَعَ بِزَيْدٍ زید سے جھوٹ کہا یا فائدہ اٹھانا مراد ہوگا مَتَعَ بِالشَّيْءِ فلاں چیز سے فائدہ اٹھایا مَتُعَ (کرم) ہوشیار اور عقلمند ہو گیا۔ مَتَاعَةٌ مصدر، بابِ افعال، (اِمْتَاعٌ) اور تفعیل (تَمْتِيْعٌ) کسی کو فائدہ اندوز بنانا فائدہ اندوزی پر قائم رکھنا۔ کام میں آنے والا سامان دینا۔ قرآنِ مجید میں باب تفعیل سے مختلف مشتقات استعمال کئے گئے ہیں، بابِ افعال مستعمل نہیں ہوا۔ تَمَتَّعَ بِالشَّيْءِ کسی چیز سے فائدہ

Marfat.com

اندوز ہونا۔ پ ۱/۴ پ ۲/۱۶ پ ۴/۱۱ پ ۳/۹ پ ۱/۱۲ پ ۱۱/۱۲ پ ۱۳/۹ پ ۴/۲۱ پ ۱/۷ پ ۱۸/۱۰ پ ۲۴/۱۰۔

مَتَاعٍ: اسم مفرد، مجرور نکرہ، تانبے پیتل اور مختلف دھاتوں سے بنائے ہوئے برتن فولاد اور لوہے وغیرہ سے بنائے ہوئے اسلحہ آلات کشاورزی اور دوسری ضروریاتِ زندگی۔

(مدارک)

مَتَاعًا: اسم مفرد منصوب نکرہ پ ۲/۱۵ اسم مصدر بمعنے مصدر متعدی یعنی کام میں آنیوالی چیز دینا۔ کپڑا جوتا یا اور کوئی چیز جو حاکم مناسب سمجھے (شافعی) شوہر کے حال کے مناسب کرتہ چادر دوپٹہ دینا (حنفیہ) (تفسیر احمدی) پ ۷/۲ تم کو فائدہ پہنچانے کے لئے، اس جگہ بھی مَتَاعًا کا معنی تَمْتِیْعٌ ہے۔ پ ۱۲/۱۷ خانگی سامان پ ۲۲/۴ ضرورت کی کوئی چیز پ ۲۳/۲ فائدہ اندوزی پر قائم رکھنے کے لئے پ ۲۷/۱۵ کام کی چیز پ ۳۰/۲۵ فائدہ کے لئے یا فائدہ پہنچانے کے لئے (محلی)

مَتَاعُ: اسم مفرد مرفوع مضاف، وقتِ مقرر تک فائدہ اٹھانے کا سامان پ ۴/۱ پ ۵/۸ پ ۲/۹ پ ۲۵/۹،۵۔

مَتَاعَ: اسم مفرد منصوب مضاف پ ۱۱/۸ فائدہ اندوز ہونا یا فائدہ اندوزی کا سامان پ ۲۷/۹ سامان یا اسم مصدر بمعنی مصدر، فائدہ اندوز بنانے کے لئے ایک وقت مقرر تک۔

مَتَاعِنَا: اسم مفرد مجرور مضاف، نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ، ہمارے اپنے سامان (کے پاس) پ ۱۲/۱۲ پ ۱۳/۲

مَتَاعِهِمْ: اسم مفرد، منصوب مضاف، ھُمْ ضمیر مضاف الیہ، ان کے ناج یا سامان کو پ ۱۳/۲

(راغب)

مُتَبَّرٌ: اسم مفعول واحد تَتْبِیْرٌ (بابِ تفعیل) مصدر، لوٹ جانیوالا۔ تباہ، برباد، تِبْرٌ گھڑیا میں پگھلانے کے لئے ڈالنے سے پہلے چاندی سونے کے ریزے یا (بقولِ زجاج) ہر دھات تُبُوْرٌ جمع (المغرب) تَبَارٌ ہلاکت، مَتْبُوْرٌ ہلاک، برباد، تباہ۔ تَبِرَ (سمع) وہ ہلاک ہوگیا تباہ ہوگیا، تَبَرَ (ضرب) اور تَبَّرَ (باب تفعیل) ہلاک کردیا، تباہ کردیا۔ پ ۹/۹۔

مُتَبَرِّجَاتٍ: اسم فاعل مؤنث جمع۔ مُتَبَرِّجَۃٌ مفرد، مردوں کو اپنا بناؤ سنگھار دکھانے والی عورتیں، اس کا مصدر تَبَرُّجٌ ہے جس کا معنی ہے عورتوں کا اپنا بناؤ مردوں کو

Marfat.com

دکھانا۔ (مختار)

بَرَجٌ خوبصورت، چمکدار، نمایاں بَارِجٌ ناہر ملاح بَارِجَۃٌ جنگی جہاز، بڑا شریر آدمی۔ بَرِجَ بَرَجًا (سمع) خوش حال ہوگیا یا اس کی آنکھیں نہایت حسین اور کشادہ ہوگئیں۔ اَبْرَجُ فراخ چشم مرد۔ بَرْجَاءُ فراخ چشم عورت۔ ۱۸/۱۴

مُتَّبَعُوْنَ: اسم مفعول جمع مذکر حالتِ رفع۔ مُتَّبَعٌ مفرد اِتِّبَاعٌ (باب افتعال) مصدر (تمہارا) پیچھا کیا جائیگا۔ مُتَّبَعٌ وہ شخص جس کا پیچھا کیا جائے یا پیروی کی جائے اسجگہ اول معنی مراد ہے۔ ۱۹ ب ۲۵/۱۴۔

مُتَتَابِعَيْنِ: اسم فاعل تثنیہ حالتِ جر۔ (دو مہینے) پے بہ پے) بغیر فصل کے ایک مہینے کے بعد دوسرا مہینہ تَتَابُعٌ پے بہ پے ہونا۔ ایک کے پیچھے دوسرے کا آنا۔ فَرَسٌ مُتَتَابِعُ الْخَلْقِ متناسب الاعضا گھوڑا غُصْنٌ مُتَتَابِعٌ وہ ٹہنی جس میں گانٹھ ہو۔ ب ۵ ۲۵/۱

مُتَجَانِفٍ: اسم فاعل واحد مذکر۔ تَجَانُفٌ مصدر (باب تفاعُل) گناہ کی طرف میلان (نہ) کرنیوالا اَجْنَفُ حق سے پھرنے والا، کبڑا۔ جُنَافِیٌّ اور مِجْنَفٌ حق سے مڑ جانے والا جَنِفَ فِیْ وَصِیَّتِہٖ جَنَفًا و جُنُوْنًا (سمع) وصیت میں حق تلفی کی جَانِفٌ اور جَنِفٌ صفت کے صیغے ہیں، وصیت میں حق تلفی کرنے والا اَجْنَفَ (باب افعال) کا بھی یہی معنی ہے لیکن باب ضرب سے اس مادہ کا معنی ہے مڑ جانا پھر جانا خواہ سیدھے راستے ہو یا حق سے ہو یا قدکی راستے سے ہو۔ ب ۱۶۔

مُتَجَاوِرَاتٌ: اسم فاعل جمع مؤنث مُتَجَاوِرَۃٌ واحد تَجَاوُرٌ مصدر باب تفاعل، برابر برابر باہم ملے ہوئے، اس لفظ کا مادہ جور ہے لیکن اختلاف صلات والواب کے سبب ہر جگہ معنی میں اختلاف ہوجاتا ہے مثلاً جَارٌ ہمسایہ مددگار، حلیف، شریک تجارت۔ پناہ دینے والا۔ پناہ پانے والا، پناہ چاہنے والا جِوَارٌ ہمسائیگی پناہ مکان کے آس پاس کا صحن، جَوْرٌ، راستی سے پھر جانا، راستہ سے مڑ جانا بشرطیکہ اس کے بعد عَنْ آئے گا۔ مذکور ہو مثلاً جَارَ عَنْہُ توظلم کرنے کا معنی ہوگا۔

مُجَاوَرَۃٌ (باب مفاعلہ) ہمسایہ ہونا کسی کی پناہ میں ہو جانا۔ جِوَارٌ پناہ، امان کسی کو پناہ دینا وغیرہ۔ ب ۱۳

مُتَحَرِّفًا، اسم فاعل منصوب مفرد، تَحَرُّفٌ مصدر باب تفعّل مڑنے والا۔ پھرنے والا۔ دشمن کو فریب دینے کے لئے پیٹھ پھیرنے والا تاکہ پلٹ کر حملہ کرے یا لوٹ کر مسلمانوں کی صف میں آکر مل جانے والا تاکہ مدد حاصل کر سکے، اصل مادہ حَرْفٌ ہے جس کے معنی ہیں کنارہ۔ ۹/۱۶

مُتَحَيِّزًا: اسم فاعل مفرد مذکر منصوب تَحَيُّزٌ مصدر باب تفعّل، مڑ کر سمٹ کر اپنی جماعت کی طرف آنیوالا تاکہ ساتھیوں کی مدد لیکر دوبارہ حملہ کر سکے، اصل مادہ حَوْزٌ وادی ہے جس کا معنی ہے جمع کرنا، نگرانی رکھنا (نصر) متحیز پیچیدہ سانپ کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی سمٹا ہوا مڑا ہوا ہوتا ہے اَحْوَزَ ثَوْبَہٗ اس نے اپنے کپڑوں کو سمیٹ لیا، جمع کر لیا (باب افعال)، اِسْتَحْوَذَ عَلَیْہِ اس پر غالب آگیا مسلط ہو گیا (باب استفعال متعدی بعلیٰ) ۔۹/۴

مُتَّخِذَ: اسم فاعل واحد مذکر منصوب مضاف اِتِّخَاذٌ مصدر باب افتعال، اخذٌ مادہ، بنانے والا۔ اختیار کرنے والا۔ اَخْذٌ کا مفہوم ہے کسی چیز کو اپنے تسلط و تصرف میں داخل کر لینا خواہ ہاتھ سے لیا ہو یا پکڑ لینا یا کسی کی گرفت کر لینا، باب افتعال میں پہنچکر اس کا معنی ہو جاتا ہے بنانا، اختیار کر لینا۔ اس وقت دو مفعولوں کی ضرورت ہوتی ہے لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰی اَوْلِیَاءَ۔ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سُخْرِیًّا ۱۵/۱۹۔

مُتَّخِذَاتِ: اسم فاعل جمع مؤنث حالت جر۔ اِتِّخَاذٌ مصدر، بنانے والیاں، (دیکھو مُتَّخِذٌ) ۵/۱

مُتَّخِذِیْ: اسم فاعل جمع مذکر حالت جر۔ اِتِّخَاذٌ مصدر۔ اصل میں مُتَّخِذِیْنَ تھا۔ اضافت کی وجہ سے نونِ اعرابی ساقط کر دیا گیا۔ بنانے والے ۵/٦۔

مُتَرَاكِبًا: اسم فاعل واحد مذکر مفرد، تَرَاكُبٌ مصدر باب تفاعل تہ برتہ۔ ایک پر ایک سوار رَكْبٌ اور رُكُوْبٌ کا معنی کسی جانور پر سوار ہونا توسیع استعمال کے بعد کشتی جہاز وغیرہ پہ سوار ہونے کو بھی رکوب کہنے لگے اور چونکہ سواری عموماً سوار سے مغلوب ہوتی ہے سوار اس پر غالب ہوتا ہے اور قرض بھی انسان پر غالب ہوتا ہے، قرضدار پر قرض کا بوجھ ہوتا ہے اگرچہ

تغیر رئی ہوتا ہے مگر غیر محسوس نہیں ہوتا اس لئے قرض چڑھ جانے کو رکوب الدین مجازاً کہنے لگے، اناج کی بالی کے دانے باہم متصل ہوتے ہیں، ایک دوسرے سے وابستہ ہوتا ہے کوئی اوپر ہوتا ہے کوئی نیچے اس لئے اسکو متراکب کہا گیا، گویا تہ بر تہ ہونے کے سبب ایک دانہ دوسرے پر سوار ہوتا ہے۔ ۶/۱۳

مُتَرَبِّصٌ: اسم فاعل واحد مذکر، تَرَبُّصٌ مصدر (باب تفعل) منتظر، راہ دیکھنے والا، مراد نتائج اعمال کا منتظر ۱۶/۱۲ (دیکھو تربص)

مُتَرَبِّصُوْنَ: اسم فاعل، جمع مرفوع مذکر بحرہ مُتَرَبِّصٌ واحد، تَرَبُّصٌ مصدر، منتظر یعنی نتائج اعمال کے منتظر۔ ۱/۱۲ -

اَلْمُتَرَبِّصِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر حالتِ جر اُلْمُتَرَبِّصُ واحد، انتظار کرنے والے، منتظرین (میں سے)، ۲۷/۴ -

مَتْرَبَةٍ: اسم سخت ناداری، ایسی مفلسی جو زمین سے چپکا دے، اٹھنے کی سکت نہ چھوڑے، تُراب، خاک، مٹی، زمین، سب کو کہتے ہیں، تَرِبَ تَرَبًا اور مَتْرَبًا (سمع) محتاج ہوگیا، اَتْرَبَ (بابِ افعال) اضداد میں سے ہے، محتاج ہوگیا، گویا مٹی سے چپٹ گیا اور مالدار ہوگیا گویا اس کا مال مٹی کی طرح کثیر ہوگیا (راغب) کسی پر مٹی ڈالنے کو بھی اِتْرَابٌ کہتے ہیں، بابِ افعال کی طرح تفعیل (تتریب) بھی تینوں معانی کے لئے مستعمل ہے۔ ۳۰/۱۵

اَلْمُتَرَدِّيَةُ: اسم فاعل واحد مؤنث، تَرَدِّی (باب تفعّل) وہ (حلال) جانور جو اوپر سے گر کر ذبح کرنے سے پہلے مرجائے (معجم القرآن و معالم و مدارک) ۶/۵

مُتْرَفُوْا: اسم مفعول جمع مذکر مرفوع مضاف اصل میں مُتْرَفُوْنَ تھا، اضافت کی وجہ سے نون اعرابی کو گرا دیا گیا، امیر، خوشحال فارغ البال عیش پرست لوگ۔ اِتْرَافٌ (باب افعال) عیش دنیا آرام دنیا، فراغت زندگی دنیا۔ اُتْرِفَ زَيْدٌ زید کو خوش حالی دی گئی، عیش دیا گیا فَهُوَ مُتْرَفٌ پس وہ خوشحال اور امیر ہے، عیش پرست ہے اَتْرَفَتْهُ النِّعْمَةُ عیش نے اس کو بے راہ کر دیا اَتْرَفَ فُلَانٌ (لازم) زید نافرمانی پر جم گیا۔ تَرِفَ (سمع) اور تَتَرَّفَ (باب تفعل) عیش و راحت میں زندگی گزاری۔ اِسْتَتْرَفَ (باب استفعال) نافرمان اور بدکار ہوگیا۔ ۲۲/۱۰، ۲۵/۸ -

Marfat.com

مُتْرَفِیْنَ: اسم مفعول جمع مذکر حالتِ نصب
اِتراف مصدر عیش پرست، خوشحال مزے سے
زندگی کاٹنے والے۔ ۲۶/۱۵

مُتْرَفِیْہَا: اسم مفعول جمع مذکر حالت نصب
مضاف، اصل میں مُتْرَفِیْنَ تھا۔ اضافت
کے سبب سے نون اعرابی گرا دیا گیا بستی کے
عیش پرست، دولت مند، خوشحال لوگ یعنی
ہر جس بستی کو برباد کرنے کا ارادہ کرتے ہیں
تو اول وہاں کے دولت مند لوگوں اور اونچے
طبقہ والوں کو اعمال صالحہ کا حکم دیتے ہیں جب
وہ نہیں مانتے اور نافرمانی کرتے ہیں تو حجت
تمام ہو جاتی ہے اور ہم اس بستی کو تباہ کر دیتے
ہیں۔ ۱۵/۲

مُتْرَفِیْہِمْ: مُتْرَفِیْ مضاف، ہِمْ مضاف
الیہ۔ خوشحال، دولت مند لوگوں کو یعنی جب
ہم ان میں سے خوشحال لوگوں کو عذاب میں
پکڑتے ہیں تو وہ تلملا اٹھتے ہیں۔ ۱۸/۴۔

(غَیْرَ) **مُتَشَابِہٍ**: اسم فاعل واحد مذکر مجرور
تَشَابُہ مصدر (باب تفاعل) یعنی زیتون اور
انار کے پتے ہم شکل ہوتے ہیں اور پھلوں کا
مزہ الگ الگ ہوتا ہے (سیوطی) یا یہ مطلب
کہ زیتون اور انار دونوں عمدگی اور نفاست
میں ایک جیسے ہوتے ہیں مگر رنگ، مزہ، شکل
اور مقدار میں جدا جدا ہوتے ہیں (معجم القرآن)
۸/۴۔

مُتَشَابِہًا: اسم فاعل واحد مذکر منصوب
امام راغب نے المفردات میں لکھا ہے کہ شِبْہ
شَبَہ اور شَبِیْہ کا استعمال ان چیزوں میں
ہے جو اندرونی یا بیرونی کیفیت میں ایک جیسی
ہوں مثلاً رنگ، شکل، انصاف، ظلم، گمراہی،
جہالت وغیرہ میں اگر ایک چیز دوسری کی طرح
ہو تو ایک دوسرے کی شبہ یا شبیہ یا
کہلائیگی لیکن اگر حسی یا معنوی تماثل اتنا
ہو کہ دو چیزوں میں امتیاز نہ ہو سکے تو اس
شبہ کہا جاتا ہے جیسے ۱/۲ میں تشابہًا کا مطلب
یہ ہے کہ حقیقت اور مزہ میں اختلاف ہونے کے
باوجود رنگ میں تماثل ایسا ہوگا کہ ایک کا دوسرے
سے امتیاز نہ ہو سکے گا اور ۲۳/۱۷ میں کتابًا مُتَشَابِہًا
کا معنی یہ ہے کہ حکمت، استقامت، ترتیب
اور پختگی میں قرآن مجید کی آیات ایک جیسی ہیں
علامہ زمخشری نے کشاف میں اسی آیت
کی تفسیر کے ذیل میں لکھا ہے مُطْلق فی مُتَشَابِہٍ

بعضہ بعضا فیکون متناولا لتشابہ صبانیۃ فی الصحۃ الخ یعنی صحت، پختگی صداقت، نفع رسانی تناسبِ الفاظ درست بیانی، کیفیتِ ترتیب اعجاز وغیرہ میں اصولی طور پر قرآن کے بعض حصے دوسرے بعض کے مشابہ ہیں۔ پھل میں متشابہ ہونیکا مطلب ہے عمدگی اور نفاست میں زیتون اور انار کا ایک جیسا ہونا۔

مُتَشَابِہَاتٌ: اسم فاعل جمع مؤنث مُتَشَابِہَۃٌ مفرد، یعنی کچھ آیتیں متشابہ ہیں قرآن میں متشابہات ہونے کا کیا مطلب ہے اسکی تشریح علماء نے مختلف طور پر کی ہے راغب نے لکھا ہے جن آیات کی تفسیر تماثل لفظی یا معنوی کی وجہ سے مشکل ہو وہ متشابہات ہیں۔ امام قتبار نے متشابہ کی توضیح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر ظاہر مراد کا علم نہ ہو سکے تو وہ متشابہ ہے۔

ابوالبقاء نے کلیات میں صراحت کی ہے ان المحکم ھو الذی لا یحتمل من التاویل الا وجہا واحدا لان المحکم ھو المتقن الخ یعنی محکم کا صرف ایک ہی معنی ہوتا ہے دوسرے معنی کا احتمال ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ محکم متقن کا ہم معنی ہے۔ بناءِ محکم اس عمارت کو کہتے ہیں جس میں کوئی کمزوری اور خرابی نہ ہو اس لئے محکم مراد بھی محکم ہوتی ہے اور متشابہ میں وجود مختلفہ کا احتمال ہوتا ہے اس لئے متکلم کی مراد سامع پر مشتبہ ہوتی ہے۔ انتہی کلامہ۔

ہم ذیل میں کسی قدر تنقیح کرنی چاہتے ہیں آیات تین طرح کی ہیں: ۱ محکم مطلق، ۲ متشابہ مطلق محکم اور متشابہ فی الجملہ۔

فی الجملہ متشابہ کی تین قسمیں ہیں۔ ۱ لفظ کے اعتبار سے تشابہ ہو۔ ۲ معنی کے اعتبار سے تشابہ ہو ۳ لفظ اور معنی دونوں کے اعتبار سے تشابہ ہو۔

متشابہ کا تشابہ اگر لفظ کے اعتبار سے ہوتا ہے تو کبھی مفرد لفظ کے اعتبار سے ہوتا ہے، کبھی مرکب کلام ہونے کی حیثیت سے۔

لفظ مفرد کے اعتبار سے تشابہ کبھی تو لفظ کی غرابت کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے اَبًّا اور یَزِفُّوْنَ دونوں لفظ غریب المعنی ہیں اس لئے معنی مراد کی تعیین میں اشتباہ ہے کبھی اشتراک لفظ کی وجہ سے تشابہ پیدا ہوتا ہے جیسے ید اور عین دونوں الفاظ کے معانی مختلف میں بعض

معنی میں اشتباہ ہے۔

مرکب کلام میں تشابہ کبھی اختصار کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامیٰ فانکحوا ما طاب من النساء کبھی کسی لفظ کو بڑھانے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے لیس کمثلہ شیٔ اگر کاف کو نہ بڑھایا جاتا تو سامع کے لئے مطلب زیادہ واضح ہوتا۔ کاف کو بڑھانے سے اشتباہ پیدا ہو گیا۔ کبھی ترتیب عبارت کی وجہ سے اشتباہ پیدا ہو جاتا ہے جیسے اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتَابَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا قَیِّمًا کلام کی اصل ترتیب اس طرح تھی اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتَابَ قَیِّمًا وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا ترتیب بدلنے سے کچھ تشابہ ہو گیا۔

۲۔ متشابہ من جہۃ المعنی کی مثال میں ہم اللہ کی صفات کو پیش کر سکتے ہیں جو نہ محسوس ہیں نہ مشابہ بالمحسوس اور جو چیز محسوس یا محسوس جیسی نہ ہو سکے اس کا تصور ہمارے لئے ناممکن ہے اس لئے صفاتِ الٰہیہ ہمارے لئے متشابہ ہیں۔

۳۔ اگر لفظ اور معنی دونوں کے اعتبار سے تشابہ ہو تو اس کی پانچ صورتیں ہیں۔

اول کمیت اور مقدار میں تشابہ یعنی عموم یا خصوص میں تشابہ ہونا جیسے اقتلوا المشرکین

دوم کیفیتِ حکم کے لحاظ سے تشابہ، معلو
نہیں حکم واجب ہے یا مندوب جیسے فانکح
ما طاب لکم الخ

سوئم زمانہ کے اختلاف کی وجہ سے تش
جیسے ناسخ و منسوخ میں ہوتا ہے اتقوا اللہ
حق تقاتہ اور اتقوا اللہ ما استطع

چہارم جگہ رسم و رواج اور ماحول کو نہ ج
کی وجہ سے تشابہ جیسے لیس البر بان تأت
البیوت من ظہورھا اور انما النسیٔ زی
فی الکفر جب تک قبل از اسلام کے عرب ک
رواج معلوم نہ ہوگا۔ ان آیات کا مطلب
رہے گا۔

پنجم صحتِ فعل یا فسادِ فعل کی شرائط
جاننے کی وجہ سے تشابہ ہوتا ہے جیسے
اور نکاح کی شرائط نہ جاننا موجبِ تشابہ
مفسرین نے متشابہ کی جتنی تشریحات کی ہ
کوئی بھی ان اقسام سے باہر نہیں ہے۔

متشابہ کا حکم

تنقیح مذکورہ بالا پر غور کرنے سے واضح ہو جا
کہ بعض متشابہات کا علم ہمارے لئے ناممک
صفاتِ الٰہیہ، وقتِ قیامت کی تعیین، دابۃ ا

Marfat.com

کی کیفیت اور اس کے خروج کا مقررہ وقت وغیرہ۔

۲ بعض متشابہات کا علم ہم کو بہ تکلف حاصل ہوتا ہے جیسے الفاظِ غریبہ اور احکام متعلقہ کو باوجود ان کے لفظی یا معنوی تشابہ کے ہم جان سکتے ہیں اور جانتے بھی ہیں۔

۳ بعض متشابہات ایسے ہیں جن کا علم صرف علماءِ راسخین کو ہو سکتا ہے (جیسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) دوسروں کو نہیں ہو سکتا۔

اس تفصیل کو نظر کے سامنے رکھنے کے بعد حقیقت سمجھنا دشوار نہیں کہ آیت وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ میں اللہ پر وقف بھی صحیح ہے اور ما بعد سے وصل بھی صحیح ہے اگر نمبر اول متشابہات مراد ہوں تو وقف لازم ہے اور ۳ متشابہات مراد ہوں تو وصل صحیح ہے۔ ۳/۷

مُتَشَاكِسُونَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع جھگڑالو، شَكَاسَةٌ کا اصل معنی ہے بد خلقی، بداخلاقی کا لازمی نتیجہ جھگڑا ہے اگر شرکاء بداخلاق ہوں تو رواداری کسی میں نہ ہو گی لامحالہ آپس میں جھگڑا کریں گے شَكُسَ شَكَاسَةً (کرم) بدخلق ہو گیا۔ ۲۳/۱۷

مُتَصَدِّعًا: اسم فاعل واحد مذکر منصوب تَصَدُّعٌ مصدر (باب تفعل) ٹکڑے ٹکڑے، شگافتہ۔ صَدْعٌ کا لفظ پھٹنے کھلنے، شگافتہ ہونے اور الگ ہو جانے کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے، اس لئے صَدْعٌ شگاف کو اور آدمیوں کی ایک ٹکڑی اور گروہ کو کہتے ہیں، زمین کو پھاڑ کر سبزہ نکلتا ہے اس لئے سبزہ کو بھی صَدْعٌ کہا جاتا ہے، وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ سبزی والی زمین کی قسم، صَدْعٌ ہر چیز کا آدھا ٹکڑا، بکریوں اور اونٹوں اور آدمیوں کی ایک ٹکڑی، جماعت، صَدْعٌ ہر چیز کا متوسط درجہ مثلاً نہ جوان نہ بوڑھا بلکہ ادھیڑ، نہ زیادہ لمبا نہ بالکل ٹھگنا ناٹا بلکہ متوسط قد والا نہ بہت زیادہ موٹا گھنا نہ زیادہ دبلا چھانکڑا۔

صَدَعَاتٌ رائی، خیال اور خواہش کی پراگندگی بَيْنَهُمْ صدعاتُ الرَّأْيِ والهوىٰ ان میں افکار اور خواہشات کا تفرق ہے۔

صَادِعٌ رات کی تاریکی کو پھاڑ کر برآمد ہونے والی صبح کی روشنی۔

غرض مادہ صدع میں شگافتہ ہونے اور کھلنے کھلنے کا مفہوم پایا جانا ضروری ہے۔

Marfat.com

اس ست مجرد باب فتح سے مستعمل ہے اگر بغیر واسطہ حرفِ جار کے متعدی استعمال ہوتا ہے تو پھاڑنے اور شگافتہ کرنے کا معنی ہوتا ہے جیسے صَدَعَ الْفَلَاۃَ بیابان کو پھاڑ دیا یعنی طے کیا اور اگر باء کے ساتھ استعمال کیا جائے تو کھول کر بیان کرنے، خوب آشکار کرنے کا معنی ہوتا ہے فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ (دیکھو اصْدَعْ) صَدَعَ بِالْحَقِّ اس نے حق کو ظاہر کر دیا حق کا اعلان کر دیا لیکن اِلٰی میلان پر اور عَنْ اعراض پر دلالت کرتا ہے جیسے صَدَعَ اِلَیْہِ اس کی طرف رغبت کی صَدَعَ اِلَیْہِ اس سے گریز کیا اعراض کیا۔

باب تفعل میں شگافتہ ہونے اور تفعیل میں شگافتہ کرنے کا معنی ہوتا ہے تَصَدَّعَ الشَّیْءُ وہ چیز پھٹ گئی، ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی، اسی سے مُتَصَدِّعٌ اسم فاعل ہے تَصَدَّعَتِ الْاَرْضُ بِفُلَانٍ زمین پھٹ گئی اور فلاں شخص اس میں سما گیا یعنی ایسا غائب ہوا کہ پھر پتہ نہ چلا۔ ۲۸/۶ ۔

اَلْمُتَصَدِّقَاتِ: اسم فاعل جمع مؤنث اَلْمُتَصَدِّقَۃُ مفرد، صدقہ دینے والی خیرات کرنیوالی عورتیں، لفظ صدقہ کا اطلاق عموماً غیر واجب خیرات پر ہوتا ہے لیکن کبھی فرض زکوٰۃ کو بھی کہدیا جاتا ہے جیسے خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً یا اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ اگر کوئی شخص اپنے حق سے درگزر کرے تو اس پر بھی لفظِ تصدق کا اطلاق ہوتا ہے وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ الخ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ. فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا آیت میں متصدقات کا لفظ زکوٰۃ اور خیرات سب کے لئے عام ہے۔ ۲۲/۲ ۔

اَلْمُتَصَدِّقِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب اَلْمُتَصَدِّقُ واحد، خیرات یا زکوٰۃ دینے والے مرد ۱۳/۴ اس جگہ خیرات دینے والے مراد ہیں ۲۲/۲ اس جگہ مفہوم میں عموم ہے، زکوٰۃ دینے والے یا خیرات دینے والے۔

اَلْمُتَطَهِّرِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب اَلْمُتَطَهِّرُ مفرد، تَطَهُّرٌ مصدر باب تفعل پاک ہونیوالے۔ طَهَّرَ (فتح) متعدی ہے دور کرنا۔ طُهْرٌ اور طَهَارَةٌ (نصر و کرم) لازم ہے، پاک ہونا۔ پانی وغیرہ سے جسم اور کپڑے اور جگہ کو پاک کیا جائے یا ایمان اعمالِ صالحہ کے پانی سے کفر و بداعمالی کی نجاست

Marfat.com

س سے دور کی جائے دونوں پر طہارت کا اطلاق
تا ہے۔ قرآن میں طہارت کا استعمال دونوں معنی
ں ہوا ہے مثلاً

وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا اگر جنابت
ں حالت میں ہو تو پانی وغیرہ سے پاکی حاصل کرو۔

حَتّٰى یَطْهُرْنَ یہاں تک کہ عورتیں پاک
ہو جائیں۔

فَاِذَا تَطَهَّرْنَ جب وہ پاکی حاصل کرلیں،
ذکورہ آیات میں جسمانی طہارت مراد ہے۔

وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ اللہ گناہ سے
ک ہونے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا
س مسجد میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو پاک ہونے کو
پسند کرتے ہیں۔

اِنَّهُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَهَّرُوْنَ بلاشبہ وہ
وگ مدعی طہارت ہیں۔

وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ اللہ پاکی
پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اللہ
کافروں سے تم کو بچاکر نکال لے گا اور ان کی طرح
بدعمالیوں سے تم کو پاک رکھے گا۔

وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا اللہ چاہتا ہے کہ گناہوں
کی نجاست سے تم کو پاکیزہ بنادے۔

وَطَهَّرَكِ اللہ نے تجھے پاک یا پاکیزہ
بنادیا ہے۔

ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ یہ فعل تمہارے
لئے بہت پاکیزہ اور تمہارے دلوں کو پاک
رکھنے والا ہے۔

لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ اس کے
حقائق معرفت تک صرف وہی لوگ پہنچ
سکتے ہیں جن کے نفس پاکیزہ ہوں اور ہر فساد
کے میل کچیل سے صاف ہوں۔

لَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ جنت میں اہل
جنت کے لئے ایسی بیبیاں ہونگی جو دنیوی میل
کچیل اور بداخلاقی کی نجاستوں سے پاک
کردی گئی ہوں گی۔

وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ اپنے نفس کو گناہوں کی
کثافت اور عیبوں سے پاک رکھو۔

طَهِّرْ بَیْتِیَ اور اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ سے مراد
ہے کعبہ کو بتوں کی نجاست سے پاک رکھو۔

ہم نے طہارت کے معنی کی یہ کل تشریح
امام راغب کی المفردات سے نقل کی ہے اور

Marfat.com

برآیت کا مرادی معنی بھی امام مذکور کا بیان کردہ ہے مفصل منع برآیت کی توضیح اس کے مقام پر کی گئی ہے۔ پ ۲/۱۱

اَلْمُتَعَالِ: اسم فاعل واحد مذکر حالتِ رفع تَعَالِیٌ مصدر باب تفاعل اصل میں اَلْمُتَعَالِیُ تھا عُلُوٌّ مادہ۔ ثلاثی مزید میں ثلاثی مجرد سے حرفوں کی تعداد بہر حال زیادہ ہوتی ہے جو مختلف ابواب میں مختلف معانی پر دلالت کرتی ہے لیکن کبھی کثرتِ حروف سے مجرد کے معنی میں صرف زیادتی کرنی مقصود ہوتی ہے، کوئی دوسری خصوصیت پیشِ نظر نہیں ہوتی ایسی زیادتی اور یہ مقصود کبھی باب تفاعل میں بھی ہوتا ہے چنانچہ امام راغب نے صراحت کی ہے کہ متعالی، عالی سے زیادہ مبالغہ پر دلالت کرتا ہے یعنی عالی کا معنی بزرگ، عالی مرتبہ، برتر، غالب وغیرہ اور متعالی کا معنی بہت بزرگ۔ بہت غالب، بہت برتر وغیرہ، مادہ علو کے معنی کی پوری تشریح اور مختلف مشتقات کی توضیح کے لئے دیکھو (باب العین فصل الالف واللام مع الواو)

مَتَّعْتَ: واحد مذکر حاضر ماضی معروف، تَمْتِیْعٌ مصدر، باب تفعیل، تو نے دنیوی سامان سے بہرہ یاب بنایا۔ مزید توضیح کیلئے دیکھو متاع باب المیم مع التاء، پ ۱۸/۱۴۔

مَتَّعْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، تَمْتِیْعٌ مصدر باب تفعیل، ہم نے دنیاوی سامان دے کر بہرہ مند کیا۔ پ ۷/۱۵ پ ۱۴/۶ پ ۱۲/۱۲ پ ۱۷/۴ پ ۱۹/۱۵ پ ۲۰/۱۰ پ ۲۳/۹۔

مَتِّعُوْا: جمع مذکر حاضر امر معروف، باب تفعیل، ان کو متعہ دو پ ۲/۱۵ اگر عورت کو قربت سے پہلے طلاق دیدی جائے اور مہر کی کوئی مقدار مقرر نہ کی گئی ہو تو تمتع اور معیشت کے لئے کچھ اس کو دینا واجب ہے لیکن کتنی مقدار ہو، امام شافعی کے نزدیک مقدار کی تعیین کا اختیار حاکم کو ہے شوہر کی فراخدستی یا تنگ حالی کے پیش نظر جتنی مقدار چاہے دلوا سکتا ہے احناف کے نزدیک چادر دوپٹہ کرتہ دینا ضروری ہے لیکن کیسا اور کس قیمت کا؟ اسکی تعیین شوہر کے حال کے مطابق کیجائیگی قدوری اور کرخی نے عورت کے حال کا بھی اعتبار کیا ہے، جس مرتبہ کی عورت ہو اسی قیمت کا لباس اسکو دیا جائے گا (مدارک، بیضاوی وتفسیر احمدی) پ ۲۲/۲ اس آیت میں متعہ دینے کا وجوبی حکم قربت (اور خلوت صحیحہ) نہ ہونے کی

Marfat.com

صورت میں دیا گیا ہے بشرطیکہ مہر کی مقدار معین نہ کی گئی ہو لیکن اگر مقدار مہر مقرر کردی گئی ہو، اور خلوتِ صحیحہ کے بعد طلاق دیدی ہو تو نصف مہر واجب ہے متعہ واجب نہیں کیونکہ سورۂ بقرکی آیت ہے:

وان طلقتموهن من قبل ان تمسوهن وقد فرضتم لهن فريضة فنصف ما فرضتم

امامِ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے اور امامِ احمد کا بھی ایک قول یہی مروی ہے، تفسیر احمدی میں اتنا اور بھی ہے کہ نصف مہر دینا واجب ہے اور متعہ دینا مستحب۔

امامِ شافعی اس غیر مدخولہ مطلقہ کیلئے جس کا مہر مقرر کردیا گیا ہو، نصف مہر کو واجب اور متعہ کو سنت قرار دیتے ہیں۔ امامِ احمد کا بھی ایک قول اسی طرح ہے، امامِ مالک مَتِّعُوهُنَّ کے امر کو وجوب کے لئے قرار ہی نہیں دیتے بلکہ مندوب کہتے ہیں یعنی متعہ دینا مستحب ہے اور مفروضۃ المہر کو نصف مہر ادا کرنا چونکہ امام مالک کے نزدیک بھی واجب ہے اس لئے متعہ دینا مستحب بھی نہیں ہے (مدارک وغیرہ)

مُتَفَرِّقُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع متفرق واحد، تَفَرُّقٌ مصدر، فَرْقٌ مادہ الگ الگ، جدا جدا (دیکھو فارقات اور فرق باب الفاء مع الالف والراء) ۱۲/۱۵

مُتَفَرِّقَةٍ: اسم فاعل واحد مؤنث مجرور، متفرقات جمع، تَفَرُّقٌ مصدر باب تفعل الگ الگ، جدا جدا (دیکھو فارقات اور فرق) ۱۳/۲۔

مُتَقَابِلِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب متقابلٌ واحد، تَقَابُلٌ مصدر آمنے سامنے (دیکھو قابل، قبول اور قبل) ۱۴/۴ ۲۵/۱۶ ۲۷/۱۴

مُتَقَلَّبَكُمْ: متقلّب، مضاف منصوب کُمْ ضمیر مضاف الیہ، تمہارے گھومنے پھرنے کی جگہ کو (کمالین) مُتَقَلَّب ظرفِ مکان ہے۔ تقلُّب (مصدر) کا معنی گھومنا پھرنا۔ الٹ پلٹ ہونا۔ اگر اس کے بعد فِیْ آتا ہے، تو دخل دینے اور تصرف کرنے کا معنی بھی ہوجاتا ہے تَقَلَّبَ فِی الشَّیْءِ فلاں چیز میں دخل دیا، تصرف کیا، ہاتھ ڈالدیا (قاموس) قرآنِ مجید میں تقلب بمعنے تصرف مستعمل نہیں، ۲۶/۶ (دیکھو قلب)

اَلْمُتَّقُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع۔

Marfat.com

اَلْمُتَّقِیْ واحد اِتِّقَاءٌ مصدر پرہیزگار تقوی رکھنے والے (دیکھو تقوی) پ ۲/۶، ۹/۱۸، ۱۳/۱۱، ۱۸/۱۷، ۲۳/۱، ۲۶/۶۔

اَلْمُتَّقِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب و مجرور، المتقی مفرد۔ اِتِّقَاءٌ مصدر پرہیزگار تقوی والے (دیکھو تقوی) پ ۱/۱،۸، ۲/۸،۱۵، ۳/۱۶، ۴/۳،۵، ۶/۹،۱۱، ۹/۵، ۱۰/۸،۹،۱۱،۱۳، ۱۱/۵، ۱۲/۴، ۱۴/۴،۱۰، ۱۶/۹، ۱۷/۴، ۱۸/۱۰، ۱۹/۹، ۲۰/۱۲، ۲۳/۱۲،۱۳، ۲۴/۳، ۲۵/۹،۱۲،۱۴،۱۶، ۲۶/۱۷،۱۸، ۲۷/۲،۱۰، ۲۹/۴،۶،۲۲، ۳۰/۲۔

مُتَّکَاً: اسم مکان۔ سہارا لگانے کی جگہ جس پر ٹیک لگائی جائے، گاؤ تکیہ مسند وغیرہ تَوَکُّأٌ اور اِتِّکَاءٌ کا معنی ہے سہارا لگانا ٹیک لگانا۔

مجازاً مراد کھانا (ابن عباس، سعید بن جبیر، حسن۔ قتادہ۔ مجاہد)

اہل عرب مُتَّکَاً اس چیز کو کہتے ہیں جس سے پینے کھانے یا باتیں کرنے کے وقت سہارا لگایا جاتا ہے (معالم) امام رازی نے کہا مراد وہ کھانے کی چیز ہے جس کو چھری سے کاٹنے کی ضرورت ہو (تفسیر کبیر)

آجکل کھانا کھانے کے لئے میز لگائی جاتی ہے اور اس کے آس پاس کرسیاں ڈالی جاتی ہیں اسی طرح پہلے مہذب دسترخوانوں کے ارد گرد چھوٹی چھوٹی گدیاں غالیچے اور گاؤ تکیے لگائے جاتے تھے اور جس طرح آجکل میز لگانے اور تیار کرنے سے مراد ہوتا ہے کھانا چننا اور میز پر بیٹھنے سے مراد ہوتا ہے کھانا کھانے کیلئے بیٹھنا اسی طرح بقول عتبی گاؤ تکیہ لگانے سے مراد ہے کھانا کھلانے بٹھانا، جمیل کا شعر ہے ؎

فَظَلِلْنَا بِنِعْمَةٍ وَ اتَّکَأْنَا
وَشَرِبْنَا الْحَلَالَ مِنْ قُلَلِہٖ

ہم نے عیش میں دن گزارا کھانا کھایا اور مٹکوں سے نکال کر شراب پی۔

سیوطی نے مُتَّکَاً کی تفسیر میں طَعَامًا یُقْطَعُ بِالسِّکِّیْنِ لکھا ہے اور یہی قول امام رازی کا ہے لیکن اس کے بعد لکھا ہے وھو الاُتْرُجّ گویا شیخ سیوطی کے نزدیک مُتَّکَاً کا ترجمہ ہوا ترنج، الشیخ کے اس قول کا مدار وہب کے قول پر ہے، وہب نے بھی متکا کو ترنج ہی کہا ہے مگر ابو عبیدہ اور دوسرے اہل لغت نے اس کا انکار کیا ہے کیونکہ ترنج کو مُتْکٌ مُتْکَۃٌ، مُتُکٌ اور مُتُکٌ کہا جاتا ہے۔

(قاموس) عزار بن نہشل کا شعر ہے:

فَاَهْدَتْ مُتْكَةً لِبَنِي اَبِيهَا اس نے اپنے چچا کے بیٹوں کے لئے ترنج ہدیہ میں بھیجے (معجم القرآن)

ہاں اگر شیخ کے قول کو مجاز در مجاز پر محمول کیا جائے اور وہب کے قول کو مبنی نہ قرار دیا جائے تو صحیح ہو جائیگا متکأ اولؔ سے بطور استعارہ وہ طعام مراد لیا جسکو چھری سے کاٹا جاتا ہے پھر عام ترنج سے خاص ترنج مراد لے لیا۔

شاذ قرات میں متکأ بھی آیا ہے لیکن اس سے مراد کیا ہے اس میں اقوال مختلف ہیں مثلاً عبد بن حمید کی روایت سے ابن عباس کا قول ہے کہ ترنج مراد ہے مجاہد کا بھی یہی قول ہے بعض نے کہا یہ لفظ حبشی ہے، ترنج کو کہتے ہیں، ضحاک نے کہا مُتْک اس چپاتی کو کہتے ہیں جس کے اندر گوشت لپٹا ہوا ہو، عکرمہ کا قول ہے جو کھانے کی چیز چھری سے کاٹی جاتی ہو وہ متک ہے ابو زید نے کہا کاٹ کر چھری سے جو چیز کھینچی جائے وہ متک ہے۔ لغت میں مُتک اور بَتک کا معنی ہے کاٹنا (معالم) قاضی بیضاوی نے بھی متکا کا ترجمہ وہی کیا ہے جو عکرمہ کا قول ہے (بیضاوی) $\frac{۱۲}{۱۴}$

مُتَّكِـُٔونَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع متکیٔ واحد اتکاء مصدر تکیہ لگائے ہوئے۔ $\frac{۲۳}{۴}$

مُتَّكِئِينَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب، متکیٔ واحد اتکاء مصدر (افتعال) تکیہ لگائے ہوئے۔ پیچھے کو گاؤ تکیہ سے سہارا لگائے ہوئے $\frac{۱۵}{۱۶}$ $\frac{۲۳}{۱۲}$ $\frac{۲۷}{۱۲، ۱۳، ۱۴}$ $\frac{۲۹}{۱۹}$۔

اَلْمُتَكَبِّرُ: اسم فاعل مفرد مرفوع تکبّر مصدر (باب تفعل) سربلندی اور عظمت کی آخری حد کو پہنچا ہوا۔ (مدارک) ہر نامناسب صفت سے برتر (ملی) تکبر دو طرح کا ہوتا ہے۔

۱۔ فی نفسہٖ کسی میں خوبیاں اور صفاتِ حسنہ سب سے زائد ہوں۔

۲۔ واقع میں تو صفاتِ حسنہ سے خالی ہو اور مدعی ہو کمالِ صفات کا، اول محمود ہے اور دوسرا مذموم ہے اسلئے اول معنی کا لحاظ کرتے ہوئے تکبر اللہ کی صفت ہے اور محمود ہے اور دوسرے معنی کے لحاظ سے کافر یا مغرور انسان پر اطلاق ہوتا ہے جو مذموم اور قبیح ہے تکبر کی بدترین قسم یہ ہے کہ آدمی اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری سے سرکشی کرے اور خود سر بن جائے۔

(المفردات لراغب) $\frac{۲۵}{۶}$

مُتَكَبِّرٍ: اسم فاعل مفرد مجرور۔ تکبّر مصدر۔

غرور بیجا کرنیوالا اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری سے سرتابی کرنیوالا - ۲۴/۸، ۹ -

اَلْمُتَکَبِّرِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مجرور تکبر مصدر. اللہ کو ماننے اور اسکی اطاعت کرنے سے سرتابی کرنے والے. ۱۴/۱۰ ۲۴/۳، ۵:۱۳ -

اَلْمُتَکَلِّفِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مجرور تکلف مصدر (تفعل) بناوٹ کرنے والے یعنی اپنی طرف سے قرآن بنا لینے والے (نازن محلی) یا لوگوں کو دکھانے کے لئے اطاعت خداوندی کا اظہار کرنیوالے (معجم) کَلَفٌ (مصدر مجرد) شیفتہ ہونا (راغب) اور بصورت اسم سیاہی زردی آمیز یا سرخی سیاہی آمیز اور چہرہ کا سرخی سیاہی آمیز رنگ (قاموس) اور چھائیاں (المفردات) کَلِفٌ صیغہ صفت، شیفتہ عاشق (شاید اس وجہ سے کہ عاشق کا چہرہ برداشت مصائب کے آثار کا حامل ہوتا ہے) کُلْفَۃٌ سرخی سیاہی آمیز یا سرخی مائل بہ سیاہی. رنج، سختی۔ کَلِفَ کَلَفًا (سمع) شیفتہ ہو گیا۔ اَکْلَفَہٗ بِہٖ اس کو فلاں چیز کا شیفتہ بنا دیا (باب افعال) تَکْلِیْفٌ (تفعیل) کسی کو ناقابلِ برداشت حکم دینا حَمَلْتُ الشَّیْءَ تَکَلُّفَۃً اس چیز کو میں نے دشواری کے ساتھ برداشت کیا. تَکَلُّفٌ کسی کے حکم دینے سے کسی کام کو اپنے اوپر برداشت کرنا. اور دشواری اٹھانا (اقرب الموارد و تاج)

اصل میں تکلف نام ہے چہرہ پر کچھ بدنمائی ظاہر کرتے ہوئے اور برداشت دشواری کی علامت نمودار کرتے ہوئے کسی کام کو کرنا، اس کی دو قسمیں ہیں :-

ا۔ کسی کام کو کرنے کے وقت چہرہ پر بناوٹی دشواری کے آثار نمودار کر لینا۔

۲۔ بلندی حوصلہ دکھاتے ہوئے کسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے دشواری اٹھانا دونوں صورتوں میں چہرہ پر کچھ انقباضی کیفیت ضرور پیدا ہو جاتی ہے پیشانی پر بل اور رخساروں کی کھال میں سلوٹیں پڑ جانا لازم ہیں۔

اول قسم مذموم اور قبیح ہے، آخری قسم ممدوح اور محمود اس لئے کہ کسی کام کو کرنے اور کسی مقصد کے حاصل کرنے میں بلندی حوصلہ ظاہر کرتے ہوئے دشواری اٹھانے سے تحصیل مقصد سہل ہو جاتی ہے اور اچھے مقصد سے شیفتگی اور محبت رکھنے کے علامات نمایاں ہوتے ہیں، آیت میں تکلف کی مذموم

قسم مراد ہے۔

اللہ کی طرف سے بندوں پر جو تکلیفات (اوامر و نواہی) اور دشواریاں عائد کی جاتی ہیں، ان کی تعمیل میں بندوں کی طرف سے تکلفِ محمود کا ظہور ہوتا ہے (راغب مع بعض زیادۃ)

تکلیفِ شرعی کیا ہے؟

علماءِ اصول میں سے امام الحرمین نے کہا ہے هُوَ اِلْزَامُ مَافِيْهِ الْمَشَقَّةُ دشواری والا کام کسی پر لازم کر دینا تکلیف ہے۔

باقلانی نے کہا هُوَ طَلَبُ مَافِيْهِ الْكُلْفَةُ سختی آمیز امر کی طلب کو تکلیف کہتے ہیں۔

چونکہ طلب کا تعلق امر مندوب و مستحب سے بھی ہے استحساناً امرِ مستحب پر بھی آدمی مامور ہے اس لئے امام باقلانی کے نزدیک امرِ مندوب بھی تکلیفاتِ شرعیہ میں داخل ہے لیکن امر مندوب میں ایجاب نہیں ہوتا اور امام الحرمین کے نزدیک تکلیف کے لئے الزام اور ایجاب ضروری ہے اس لئے ان کے قول پر مندوبات و مستحبات کو تکالیفِ شرعیہ نہیں کہا جا سکتا۔

مدارِ تکلیف

تکلیفاتِ شرعیہ کا مدار ایمان باللہ پر ہے کافر غیر مومن ہونے کی وجہ سے غیر مکلف بالعبادات ہے (ہکذا قالت الاشاعرۃ)

آدمی کب مکلف ہوتا ہے

امامِ شافعی اور امام ابو الحسن اشعری کے نزدیک دعوتِ پیغمبر کے بعد۔

امامِ ابو حنیفہ کے نزدیک دعوتِ پیغمبر اور اتنا وقت گزرنے کے بعد کہ کائنات پر غور کر کے آدمی خالقِ کائنات کی ہستی اور اسکی وحدانیت کو دریافت کر سکے اسی وجہ سے بچہ، دیوانہ اور غافل غیر مکلف ہے۔

(حاشیہ معجم القرآن مع بعض زیادۃ از مؤلف) ۲۳/۱۴ -

اَلْمُتَلَقِّيَانِ: اسم فاعل تثنیہ مذکر مرفوع، دو (لکھ) لینے والے (فرشتے) تَلَقِّيْ مصدر (بابِ تفعل) کا معنی ہے ملاقات کرنا، سامنے سے کسی چیز کو لے لینا، پالینا، اس جگہ متلقیان سے اعمال لکھنے والے فرشتے مراد ہیں (دیکھو لقاء اور لقوا) ۲۶/۱۶ -

مُتُّمْ: جمع مذکر حاضر ماضی معروف، موت مصدر (نصر) (یا اگر) تم مر جاؤ، ماضی بمعنی مضارع۔ ۴/۸ -

مِتُّمْ: جمع مذکر حاضر ماضی معروف، موت مصدر (ضرب و سمع) (جب) تم مرجاؤ گے ماضی بمعنی استقبال (تشریح کیلئے دیکھو مات) $\frac{۱۸}{۳}$۔

مِتْنَا: جمع متکلم ماضی معروف (ضرب و سمع) (جب) ہم مرجائیں گے، شرط میں واقع ہونے کی وجہ سے ماضی کے معنی استقبال کا ہوگیا $\frac{۱۸}{۵}$ $\frac{۲۳}{۶،۵}$ $\frac{۲۶}{۱۵}$ $\frac{۲۷}{۱۵}$۔

مُتِمُّ: اسم فاعل واحد مذکر مضاف مرفوع، اِتْمَامٌ مصدر (باب افعال) پورا کرنے والا کامل کرنے والا۔ اس سے ثلاثی مجرد تمّ یتمّ۔ تماماً آتا ہے، تمام ہونے کا معنی ہے پورا ہونا، کسی ضروری چیز کا محتاج نہ رہنا، پورا ہونا دو طرح ہوتا ہے۔

۱۔ کسی چیز کے اجزاء اور اعداد کا پورا ہونا، کسی جزء یا عدد کا باقی نہ رہنا۔

۲۔ لوازم شرائط کیفیات اور نتائج کا پورا ہونا۔ اللہ کا فعل بہر طور پورا ہوتا ہے نہ وہ مزید جزء تکمیل کا محتاج ہوتا ہے نہ کسی کیفیت نتیجہ اور شرط وغیرہ کے لحاظ سے تشنۂ تکمیل ہوتا ہے اسلئے اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے یعنی

اسلام اور دین کو پورا کرکے رہیگا، اجزاءِ دین [illegible] لوازمِ دین کیفیاتِ دینیہ اور نتائج سب ہی [illegible] کامل طور پر ظاہر ہوں گے۔ $\frac{۲۸}{۹}$۔

اَلْمُتَنَافِسُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع [illegible] اَلْمُتَنَافِسُ مفرد تنافس مصدر (باب تفاعل) باہم بڑھ چڑھ کر کسی چیز کی رغبت [illegible] کرنے والے، کسی نفیس چیز کی طرف با[illegible] مقابلۃً میلان کرنے والے، اصل میں ا[illegible] کا مادہ نَفَسٌ ہے جس کا معنی ہے کشا[illegible] فراخی وسعت اسی سے نفیس، عمدہ، اعلیٰ، بیش [illegible] قیمت اور مرغوب چیز کو کہتے ہیں، ثلاثی مج[illegible] میں اس کا استعمال باب سمع سے بھی [illegible] ہے اور کَرُمَ سے بھی نَفِسَ نَفَ[illegible] نَفَاسَۃً کا معنی ہے، کسی چیز کو خود ع[illegible] سمجھا اور دوسروں کے حق میں بخل ک[illegible] یعنی وہ چیز خود لے لی دوسروں کو دی[illegible] چاہی نَفِسَ عَلَیْہِ بِخَیْرٍ دوسرے کو بھل[illegible] پہنچنے پر حسد کیا نَفِسَ عَلَیْہِ الشَّیَٔ نَفَا[illegible] دوسرے کو چیز نہ دی اور اہل نہ سمجھا [illegible] سب استعمالات باب سمع سے آتے [illegible] نَفِسَ نَفَاسَۃً ونَفَاسًا ونَفَسًا (ک[illegible]

Marfat.com

بیش قیمت، عمدہ اور مرغوب ہوگیا۔

باب تفاعل اور مفاعلہ میں یہی مادہ پہنچا تو کسی چیز کو نفیس خیال کر کے دوسرے کے مقابلہ میں اس کی رغبت کرنے اور بڑھ چڑھ کر اس کے حصول کی کوشش کرنے کا معنی ہوگیا کیونکہ عموماً نفیس چیز کو آدمی خود حاصل کرنا چاہتا ہے اور دوسرے کو دینا پسند نہیں کرتا۔ لوگوں کے میلانِ طبع کا اقتضا یہی ہے اس لئے تنافس اور منافست کا معنی ہوا کسی مرغوب چیز کو دوسرں سے زیادہ حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔ ۳۰/۸۔

اَلْمُتَوَسِّمِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مجرور، اَلْمُتَوَسِّم مفرد تَوَسُّمٌ مصدر (باب تفعل) اہلِ فراست، دیکھنے والے، علامات دیکھ کر شناخت کرنے والے۔ تَوَسُّم کا معنی ہے علامات دیکھ کر شناخت کرلینا، حضورِ اقدس کی شان میں حضرتِ عبداللہ بن رواحہ نے کہا تھا ؎

اِنِّیْ تَوَسَّمْتُ فِیْكَ الْخَیْرَ اَعْرِفُہٗ

وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنِّیْ ثَابِتُ الْبَصَرِ

"میں نے اپنی جانی بوجھی ہوئی خوبیاں آپ کے اندر پہلے ہی سے دیکھ کر شناخت کر لیا تھا خدا گواہ ہے کہ میری نظر غلطی نہیں کرتی۔"

تَوَسُّمٌ کا معنی نشاندار ہونا بھی ہے، حدیث میں الشَّیْخُ الْمُتَوَسِّمُ آیا ہے یعنی وہ بوڑھا جو علامات پیری سے آراستہ ہو۔ اس کا مادہ وَسْمٌ ہے بصورتِ مصدر وَسْمٌ کا معنی ہے نشاندار کرنا (راغب) اور بصورتِ اسم وَسْمٌ اور سِمَۃٌ نشان کو کہتے ہیں وُسُوْمٌ اور سِمَاتٌ جمع وَسِیْمٌ اور وَسِیْمَۃٌ حسین اور حسینہ وِسَامٌ جمع وَسِیْمٌ کی جمع وُسَمَاءُ بھی آتی ہے مِیْسَمٌ حسن اور علامت وَسَامَۃٌ خوبصورتی مَوْسِمُ حج کا زمانہ جس سے عرب کی تجارت اور مختلف کاروبار کی شناخت ہوتی تھی، ہر فصل جس سے کھیتوں باغوں اور سردی گرمی کے تغیرات کی شناخت ہوتی ہے، ثلاثی مجرد کے افعال نَصَرَ ضَرَبَ اور کَرُمَ تینوں بابوں سے آتے ہیں۔

وَسَمْتُہٗ (نصر) میں مقابلہ حسن میں اس پر غالب آیا۔ وَسَمْتُہٗ (ضرب) میں نے اس کو نشان دار بنایا۔ وَسُمَ وَسَامَۃً ووسامًا (کرم) خوبصورت ہوگیا۔ ۱۴/۵۔

مُتَوَفِّیْكَ: اسم فاعل واحد مذکر مضاف لِ ضمیر واحد مذکر مضاف الیہ، میں تجھے وفات دینے والا ہوں، میں تجھے اپنی گرفت

Marfat.com

میں پکڑ لینے والا ہوں یا میں تجھے سلانیوالا ہوں
اور (نیند کی حالت میں) آسمان کی طرف اٹھانے
والا ہوں۔ متوفی کا مصدر تَوَفّی ہے اور
توفی کا معنی ہے پورا پورا لینا (قاموس
وغیرہ) تمام حق گرفتن (صراح) آیت میں
توفی کا کیا معنی ہے؟ علماء سلف نے اس کی
تشریح میں لفظ قبض کہا ہے یعنی گرفت میں
لے لینا لیکن قبض اور گرفت میں لینے سے
کیا مراد ہے قبض روح مع بدن یا صرف قبض
روح یعنی مار ڈالنا یا نیند مسلط کرنا، ربیع
بن انس کے نزدیک نیند مسلط کرنا مراد ہے یعنی
میں تجھ کو سلا دوں گا، پھر نیند کی حالت میں آسمان
کی طرف اٹھا لونگا۔ اس تفسیر کا مستدل یہ آیت ہے
وھو الذی یتوفکم باللیل اللہ تم کو رات کو سلاتا
ہے اس آیت سے ثابت ہے کہ توفی کا معنی سلا دینے
کا آتا ہے بقول ربیع واقع بھی یونہی ہوا، اللہ نے
حضرت عیسیٰ کو سلا کر اٹھا لیا (معالم) ابوالبقاء نے
کلیات میں لکھا ہے مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ كِلَاهُمَا
لِلْمُسْتَقْبَلِ وَالتَّقْدِيرُ رَافِعُكَ ثُمَّ مُتَوَفِّيكَ لِأَنَّهُ
رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ يُتَوَفَّى یعنی متوفی اور رافع
اگرچہ اسم فاعل کے صیغے ہیں لیکن استقبال کا معنی

مراد ہے اور عبارت میں تقدم تأخر ہے اصل میں رَافِعُكَ
مقدم اور متوفیک مؤخر ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ کو پہلے آسمان
کیطرف اٹھا لیا گیا پھر آئندہ ان کی وفات ہوگی، تفسیر
عباسی میں بھی اسی کی تائید کی گئی ہے ثُمَّ
مُتَوَفِّيكَ إِلَى قَابِضِكَ بَعْدَ النُّزُولِ یعنی
آسمان کی طرف اٹھانے کے بعد (آئندہ) میں تجھ
وفات دوں گا یعنی آسمان سے اترنے کے بعد
تیری روح قبض کر دوں گا۔
حسن، کلبی اور ابن جریج کے تشریحی اقوا
میں ہے اِنی قابضك ورافعك من
الدنیا الی من غیر موت یعنی تم کو اپ
گرفت میں لے کر میں دنیا سے اٹھا کر اپ
پاس بغیر موت کے لے آؤنگا گویا قبض
مراد ہوا قبض مع جسم، بغیر موت کے اٹھا
جانے سے پہلے، نہ قبض روح مراد ہوا
نزول کے بعد والے قبض روح کا اس
ذکر ہے (معالم التنزیل)
امام رازی نے نفیس اور دقیق تفسیر کی
فرماتے ہیں معنی قولہ انی متوفیک
ای انی متمم عمرك فحينئذ اتوفاك
اترکھم حتی یقتلوك بل انا رافعك

بسمائی ومطہرک بسلا مکتی واصونک عن ان یتمکنوا من قتلک (کبیر) یعنی انی متوفیک کا مطلب یہ ہے کہ میں تمہاری عمر پوری کروں گا اور عمر پوری دینے کے بعد تم کو وفات دوں گا، کافروں کے ہاتھوں سے تم کو قتل نہیں ہونے دوں گا بلکہ اپنے آسمان کی طرف تم کو اٹھا لوں گا اور فرشتوں کے پاس جو تمہاری قیامگاہ ہے وہاں تم کو پہنچا دوں گا اور کافروں کے قتل سے تم کو محفوظ رکھوں گا۔

جمہور مفسرین ومحدثین کا اجماعی قول ہے کہ حضرت عیسیٰ قیامت کے قریب نازل ہوں گے امام رازی نے فرمایا و ورد الخبر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سینزل ویقتل الدجال ثم انہ تعالیٰ یتوفاہ بعد ذلک (کبیر)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مروی ہے کہ عیسیٰ نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے پھر اس کے بعد اللہ ان کو وفات دے گا۔

حضرت ابوہریرہ سے مرفوع حدیث مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت نہیں بپا ہوگی یہانتک کہ عیسیٰ بن مریم حاکم منصف اور امام عادل ہو کر اتریں گے، صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ کو ساقط کریں گے (یعنی اسلام کے بغیر جزیہ ادا کر کے امن حاصل کرنے کا قانون جاتا رہیگا) مال بہتا پھریگا کہ کوئی لینے والا بھی نہ ہوگا (ابن ماجہ) پھر دمشق کے پوربی جانب سفید منارہ کے پاس عیسیٰ بن مریم اتریں گے (ابوداؤد)

حضور والا برآمد ہوئے ہم آپس میں گفتگو کر رہے تھے فرمایا کیا تذکرہ کر رہے ہو صحابہ نے عرض کیا قیامت کا ذکر کر رہے ہیں فرمایا قیامت سے پہلے جب تک دس نشانیاں نہ دیکھو گے قیامت بپا نہ ہوگی چنانچہ حضور نے دھوئیں کا، دجال کا، دابۃ الارض کا، سورج کے مغرب کی طرف سے نکلنے کا، حضرت عیسیٰ کے نزول کا اور یاجوج ماجوج کا تذکرہ فرمایا (صحیح مسلم)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زمین کی طرف عیسیٰ بن مریم اتریں گے نکاح کریں گے ان کی اولاد ہوگی ۴۵ سال (زندہ) رہیں گے پھر مرجائیں گے اور میری قبر میں میرے ساتھ دفن

کیے جائیں گے میں اور عیسیٰ بن مریم ایک قبر میں ابوبکر اور عمر کی قبروں کے درمیان اٹھیں گے۔ عبداللہ بن عمرو (رواہ ابن الجوزی، مشکوٰۃ)

نسفی کی کتاب عقائد میں اور تفتازانی کی شرح میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو علامات قیامت کی خبر دی ہے یعنی دجال دابۃ الارض اور یاجوج و ماجوج کا خروج اور آسمان سے عیسیٰ کا نزول اور مغرب کی طرف سے آفتاب کا طلوع یہ سب حق ہے۔

فقہ اکبر اور شرح فقہ اکبر میں ہے اللہ کے فرمان کے مطابق نزولِ عیسیٰ قیامت کی علامت ہے اور اللہ نے فرمایا ہے وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ یعنی کوئی اہلِ کتاب ایسا نہ ہوگا کہ قیامت کے قریب عیسیٰ کے نزول کے وقت ان کی وفات سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے۔

تمام احادیث تفسیری اقوال اور تشریح عقائد کا خلاصہ یہ ہے کہ عیسیٰ کی وفات ابھی تک نہیں ہوئی، قیامت کے قریب نزول کے بعد آپ کی وفات ہوگی اور آیت میں توفی سے مراد ہے گرفت میں لے لینا یعنی مع بدن کے قبضہ میں لے لیا اور کافروں سے بچا لینا جیسا کہ واقع ہو چکا یا صرف روح قبض کرنا جیسا کہ آئندہ قیامت کے قریب ہوگا یا نیند مسلط کر کے اٹھا لینا جیسا کہ ربیع بن انس کا قول ہے۔ ب۔ ۳۔

اَلْمُتَوَكِّلُوْنَ ۱۴ : اسم فاعل جمع مذکر مرفوع، المتوکل مفرد، تَوَكُّلٌ مصدر (باب تفعل) بھروسہ کرنے والے، اعتماد رکھنے والے، اس معنی کے لیے متوکل کا صلہ عَلٰی آنا ضروری ہے کیونکہ توکُّل کے صلہ میں علٰی بھی آتا ہے اور لام بھی، اول کا معنی ہوتا ہے بھروسہ کرنا، اعتماد کرنا۔ تَوَكَّلَ عَلَيْهِ اس پر بھروسہ کیا، دوسرے کا معنی ہوتا ہے ذمہ دار اور متولی اور نگرانِ کار بن جانا تَوَكَّلَ لَهٗ اس کی طرف سے اس کے کام کا نگران اور متولی بن گیا۔

اِتَّكَلَ عَلَيْهِ (باب افتعال) اس پر بھروسہ کیا۔ وَكَّلَ اِلَيْهِ الْاَمْرَ (باب تفعیل) اپنا کام اس کے سپرد کر دیا وَكَلٌ، وَكَلَةٌ، تُكَلَةٌ وہ کمزور عاجز آدمی جو دوسرے کے بھروسہ پر رہے۔ وَكِيْلٌ دوسرے کے کام کو اپنی سپردگی میں لینے والا، دوسرے کی طرف سے اس کے

کام کی نگرانی کرنے والا، کفیل سے وکیل عام ہے
کیونکہ وکیل کا ذمہ دار ہونا ضروری نہیں وہ صرف
اصل کا نائب ہوتا ہے، کفیل خاص ہے، ہر کفیل
وکیل بھی ہوتا ہے اور ذمہ دار بھی (راغب)

وَکَالَۃٌ کسی کیطرف سے اس کے کاموں کی پیروی
کرنا اور نگرانی رکھنا، وَکَلَ یَکِلُ وُکُلاً (ضرب) اسپر بھروسہ کیا
اپنی کمزوری کا اعتراف کرتے ہوئے اپنا کام اسکے سپرد
کردیا، وَکَلَ اِلَیْہِ الْاَمْرَ (ضرب) اپنا کام اس کے سپرد کردیا۔

وَکَالٌ جانور کا دوسرے کے سہارے
سے چلنا خود تنہا نہ چلنا۔ ۱۳/۱۴۲ ۲۴/۱ ۔

اَلْمُتَوَکِّلِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب
المتوکل واحد، بھروسہ کرنیوالے اعتماد
رکھنے والے۔ ۸/۲ ۔

مَتٰی: اسم بھی ہے اور حرف بھی، اسم
کبھی وقت دریافت کرنے کے لئے آتا ہے
(کب) متی ھذا الوعد اس وعدہ کا
وقت کب ہوگا متٰی ھٰذا الفتح
یہ فتح کب ہوگی متٰی نصر اللہ اللہ
کی مدد کب آئے گی۔

کبھی شرط وجزاء کے لئے آتا ہے
(جب) متٰی اَضَعِ الْعِمَامَۃَ تَعْرِفُوْنِیْ
جب میں سر سے عمامہ اتار دونگا تم مجھے پہچان لوگے
(چند اوصاف دیکھیگی جو سرداری کی علامت ہے)

حرفی صورت میں مِنْ یا فِی کا ہم معنی
ہوتا ہے (بنی ہذیل۔ صرح بہ مؤلف مغنی
اللبیب) جیسے اَخْرَجَہَا مَتٰی کُمِّہٖ اس کو
اپنی آستین سے نکالا اور وَضَعْتُہٗ مَتٰی
کُمِّیْ میں نے اسکو اپنی آستین میں رکھ لیا۔
لیکن امام راغب نے اور بعض دوسرے
اہل لغت نے لکھا ہے کہ بنی ہذیل متٰی
کو وسط کے معنی میں استعمال کرتے ہیں

ابوذویب ہذلی کا شعر ہے ؎
شَرِبْنَ بِمَاءِ الْبَحْرِ ثُمَّ تَرَفَّعَتْ
مَتٰی لُجَجٍ خُضْرٍ لَہُنَّ نَئِیْجُ

انہوں نے سمندر یا دریا کا پانی پیا پھر سیاہ
گہرے کنڈوں کے وسط میں سے انکی سرسراہٹ
کی آواز اٹھی۔

کبھی متٰی کو مَتّٰی بالتشدید بھی استعمال کیا گیا
ہے لیکن بطورِ شذوذ۔

مَتْیٌ مصدر ہے دور دراز سفر کرنا، لمبی
سیر کرنا والفعل من نصر۔

قرآنِ مجید میں صرف اسم استفہام کی شکل

میں متٰی کا استعمال ہوا ہے۔ پ ۲/۱ پ ۱۱/۱۰ پ ۱۵/۵ پ ۱۷/۲
پ ۲۰ پ ۲۱/۱۶ پ ۲۲/۹ پ ۲۳/۲ پ ۲۹/۲

مَتِیْنٌ: صیغہ صفت مشبہ مفرد۔ مضبوط، محکم، ریڑھ کی ہڈی کے دائیں اور بائیں حصہ کو مَتْنٌ کہا جاتا ہے اسی سے مَتُنَ فعل بنا لیا گیا اس کی پشت قوی اور مضبوط ہو گئی (راغب) اس کے اعضا سخت اور مضبوط ہو گئے (قاموس) مَتَانَۃٌ (کرُم) مَتَنَ بِالْمَکَانِ (نصر) اس جگہ قیام کیا مَتْنٌ اور مَتْنَۃٌ اونچی سخت زمین کو بھی کہتے ہیں مَتْنُ الطریق وسطِ راہ۔ (منتہی الارب)

مَتِیْنٌ مضبوط پشت والا۔ توسیعاً استعمال کے بعد متین کا معنی ہو گیا، قوی، محکم (المفردات) پ ۹/۱۲ پ ۲۹/۴۔

اَلْمَتِیْنُ: قوی۔ پ ۲۷/۲۔

مَثَابَۃً: ظرفِ مکان، لوگوں کے لوٹنے کی جگہ، کنوئیں سے پانی لینے کی جگہ، کنوئیں کی من، مَثَابٌ کا یہ معنی بھی ہے اور کنوئیں میں پانی جمع ہونے کی جگہ اور کھڑا ہو کر ساقی کے پانی پلانے کی جگہ کو بھی مَثَابٌ کہتے ہیں (قاموس و اقرب الموارد) اس جگہ مَثَابَۃً کا اول معنی مراد ہے (خازن و مدارک و ابو السعود)

مَثَابَۃٌ اور مَثَابٌ کا مادہ ثَوْبٌ ہے ثوب کا معنی ہے اصلی حالت کی طرف لوٹنا یا کسی کام کی اصلی غرض کی طرف لوٹنا جو پہلے سے سوچ لی گئی ہو، آغازِ عمل انجامِ فکر ہوتا ہے اور آخرِ عمل اولِ فکر یعنی آدمی پہلے سوچتا ہے سوچ چکتا ہے تو کام شروع کرتا ہے کام ختم ہو جا[تا] ہے تو سوچی ہوئی غرض کا حصول سامنے آجاتا ہے اور عمل نتیجہ سے ہمکنار ہو جاتا ہے بس اسی سوچی ہوئی غرض کے ظہورِ فعلی کی طرف لوٹنے کو ثوب کہتے ہیں اور نتیجہ کو ثواب یا مثوبہ کہا جاتا ہے کعبہ کی تعمیر کا فائدہ جو تعمیر اور حکم تعمیر سے پہلے مقرر کر لیا گیا تھا یہی تھا کہ لوگ اس کو مرکز عبادت بنائیں اس کی طرف رخ کریں و[ہاں] جمع ہوں اس لئے کعبہ مثابۃ اور جا[ئے] رجوع ہو گیا۔

راغب نے لکھا ہے بعض لوگوں کی نظر میں مثابہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اعمال کا ثواب وہاں لکھا جاتا ہے لیکن میری نظر میں یہ توج[یہ] مناسب نہیں، مثابہ جائے ثواب کو نہیں ب[لکہ]

Marfat.com

سے ثواب (رجوع) کو کہتے ہیں پھر اعمال کا ثواب تو ہر جگہ ہی لکھا جاتا ہے کعبہ کی کیا خصوصیت ہے اس کے علاوہ سزا جزا کو ثواب کہنے کی وجہ بھی تو یہی ہے کہ ان کی طرف آخر میں اعمال کا رجوع ہوتا ہے جس طرح سوت کاتنے کی اصل غرض کپڑا بنانا اور کپڑا حاصل کرنا ہوتی ہے اس لئے کپڑے کو ثوب کہا جاتا ہے اسی طرح نتیجہ عمل کا ثواب (سزا جزا) کہلاتا ہے۔

ثَابَ ثُوبًا ثُوبًا ثَوَبَانًا جہاں سے گیا تھا وہیں لوٹ آیا ثَابَ النَّاسُ لوگ جمع ہو گئے ثَابَ جِسْمُہٗ ثَوَبَانًا بیماری سے لاغر ہونے کے بعد جسم پھر فربہ ہو گیا ثَابَ الْحَوْضُ ثَوْبًا وَثُئُوبًا حوض پانی سے بھرنے لگا یا بھر گیا (الغرض ان سب مثالوں میں رجوع کا مفہوم مشترک ہے۔ ۱/۱۵

مَثَانِيَ: جمع منصوب نکرہ۔ مَثْنٰی واحد مَثْنًى یا مَثْنَاۃٌ مصدر ثِنْیٌ کا معنی دوہرا کرنا، تکرار کرنا، اعادہ کرنا، چھانٹ لینا اور ثنا کا معنی بار بار کسی کے اوصافِ حمیدہ بیان کرنا۔

(المفردات و تاج و قاموس)

کیلگر مستشرق نے اپنی کتاب (الاساس

الیہودی للدیانۃ الاسلامیۃ) میں لکھا ہے کہ مثانی سریانی لفظ ہے جس کا معنی ہے علم کثیر لیکن یعنی نہ سورۃ حجر کی آیت وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ میں بن سکتا ہے نہ سورۃ زمر کی آیت اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِہًا مَّثَانِیَ میں اس جگہ کتابًا موصوف ہے متشابہًا صفت اور مثانی اس کا بیان ہے امور متکررہ باہم متشابہ ہی ہوتے ہیں۔

اس یہودی النسل مصنف کو عربی میں اس مادہ سے بنتے ہوئے دوسرے الفاظ نہیں ملے نہ ثنیہ نہ ثنی نہ ثنار نہ ثانی نہ اثنین اور اثنتین نہ مثنٰی نہ مستثنٰی نہ ثُنٰی اور ثنار کے بیسیوں مشتقات اس بیچارہ کو یہ ثابت کرنا ہے کہ اسلام کی بنیاد یہودیت ہے اسلام صیہونیت سے ماخوذ ہے خواہ ثابت ہو سکے یا نہ ہو سکے عصبیت کا مظاہرہ ضرور کرنا ہے اسی لئے تو اس نے مثانی کو سریانی لفظ قرار دیا۔

پروفیسر عبدالروف نے معجم القرآن میں اور بکثرت مفسرین سلف نے مثانی

Marfat.com

کہنے کی وجہ یہ لکھی ہے کہ قرآنی مندرجات میں تکرار ہے۔ آیات کی تکرار رفتار کلام ہر جگہ ایک ہی ہے اس لئے راندش کلام کی تکرار نصیحت و موعظت اور طرزِ نصیحت کی تکرار، قصص کی تکرار، امر و نہی اور وعدہ و وعید کی تکرار، تلاوت کی تکرار وغیرہ (ماخوذ از مثنیٰ)

یا یہ وجہ کہ اس میں اللہ کی ذات صفات اور اسماءِ حسنیٰ کی ثنا ہے یا یہ کہ قرآن میں خود اس کے اعجاز و بلاغت کی ثنا جمیل ہے (ماخوذ از ثنار)

سورۂ فاتحہ کو سبعًا من المثانی کہنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ یہ ساتوں آیات نماز کی ہر رکعت میں لزوماً پڑھی جاتی ہیں اور پڑھے جانے کے لئے چھانٹ لی گئی ہیں مثنیٰ کا معنی چھانٹ لینا اور استثنار کر لینا بھی ہے۔

سید محمود آلوسی نے روح المعانی میں قاضی بیضاوی نے اپنی تفسیر میں اور بعض دوسرے اہلِ تفسیر نے لکھا ہے کہ اگر سورۂ فاتحہ کا نزول مکرر مانا جائے۔ ایک مرتبہ مکہ میں اور دوسری مرتبہ مدینہ میں تحویلِ قبلہ کے وقت، تو تکرار نزول کی وجہ سے بھی سورۂ فاتحہ کو سبعًا مثانی کہنا صحیح ہوگا، بیضاوی نے تو یہ بھی لکھا ہے کہ آیت وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي کا مکی ہونا صحیح ہے اور تحویلِ قبلہ کے وقت نزول تو بہرحال ثابت ہے اس لئے سورۂ فاتحہ کا مکرر النزول ہونا صحیح ہو گیا۔ بیضاوی کے اس استدلال میں ضعف ہے جو اپنی جگہ ثابت ہے۔

امام راغب نے قرآن کو مثانی کہنے کی وجہ یہ لکھی ہے کہ زمان و مکان کے تبدل اور کائنات کے مرور زوال کے باوجود قرآن مجید ہر زوال اور ہر تغیر سے منزہ ہے اور حسبِ سابق بار بار اس کا اعادہ بغیر رد و بدل کے ہوتا رہتا ہے قرآن اب بھی ویسا ہی ہے جیسے نزول کے زمانہ میں تھا اور ایسا ہی آئندہ بھی رہیگا (ماخوذ از مثنیٰ) یا یہ کہ اس کے عجائب غرائب اور حکم و فوائد غیر منقطع ہیں، ان گنت ہیں لامتناہی ہیں، بار بار نئے حقائق کا انکشاف ہوتا ہی رہتا ہے اور ہوتا رہیگا اس لئے ہر وقت اور ہر زمانہ میں اس کی اس کے پڑھنے والے کی اس کا علم رکھنے والے کی اور اس پر عمل کرنے والے کی ثنار کی جاتی رہتی ہے اور کی جاتی رہے گی (ماخوذ

(از شاہ)

اس بےچہ ان کور دانش کی رائے میں ایک دقیق نکتہ اور بھی آیا ہے جس کو مفصل طور پر تفسیر بیان السبحان میں بیان کر دیا گیا ہے لیکن اس جگہ بھی مختصراً ذکر لطف سے خالی نہ ہوگا۔

یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ سارا سنسار عرش سے فرش تک درسِ بصیرت ہے، دعوت غور ہے کل جہاں کتابچۂ توحید ہے صحیفۂ تجوید و تحمید ہے، آغاز و انجام پر روشنی ڈال رہا ہے مبدء و منتہا کی طرف اشارہ کر رہا ہے، قانونِ جزا و سزا کی تعلیم دے رہا ہے قادرِ مطلق کی قہاری اور ربیت کو ظاہر کر رہا ہے اور خالقِ کل کی خود ساختہ تخلیقی اور تشریعی طاقت کو بتا رہا ہے، یہ سب آئینۂ الوہیت ہے لاکھ ربوبیت ہے نزہت رحمانی کا مجر ہے معرفتِ ربانی کا غماز ہے، قرآنِ مجید اسی کائناتی کتابچہ کی صحیح کاپی ہے، ترجمانِ فطرت ہے صحیفۂ قدرت کا قاری ہے اس لئے اس کی ہر آیت کو کائناتِ خارجیہ کی ہر آیت سے مشابہت ہے بلکہ یہ بعینہٖ اسی کی تعبیر ہے اس لئے اس کو کتاب متشابہ بھی کہہ سکتے ہیں اور مثانی بھی، فرق صرف یہ ہے کہ صحیفۂ آفاق خاموش ہے اور کتاب مجید ناطق وہ صور و احوال کا مجموعہ ہے اور یہ حقائق کی تصویر کشی کا لفظی مرقع واللہ اعلم۔ پ ۲۳/۱۴

اَلْمَثَانِیْ: جمع مجرد معرفہ، المثنٰی واحد، مکرر یا دہ جس کی تعریف کی گئی ہو۔ پ ۱۴/۶ ۔

مَثْبُوْرًا: اسم مفعول واحد مذکر، ثُبُوْرٌ مصدر ملعون خیر سے روکا گیا، عربی محاورہ ہے مَا ثَبَرَكَ عَنْ هٰذَا اس چیز سے تجھے کس نے روکا (فراء) الوزید نے کہا ثَبَرْتُ فُلَانًا اور اَثْبَرْتُ دونوں کا معنی ایک ہی ہے، میں نے اس کو لوٹا دیا، مجاہد اور قتادہ نے کہا مثبور کا معنی ہے ہلاک شامت زدہ، زجاج نے ثبر کے معنی ہلک اور مثبور کے معنی ہلاک شدہ بیان کئے ہیں (کبیر)

حضرت ابنِ عباس نے فرمایا اس جگہ ناقص العقل مراد ہے کیونکہ نقصانِ عقل سب سے بڑی تباہی ہے (المفردات) پ ۱۵/۱۲ ۔

مِثْقَالُ: اسم مفرد، مَثَاقِيْلُ جمع، ہم وزن برابر، ثقل مادہ، ثَقُلَ (کرم) بھاری ہوگیا۔ ثِقَلٌ اور ثَقَالَةٌ مصدر، ثَقَلَ الشَّيْءَ (نصر) چیز کو تولا۔ ثَقْلٌ مصدر، ثَقِلَ (سمع) سخت بیمار

Marfat.com

ہوگیا۔ ثِقْلٌ بوجھ۔ ثِقْلٌ بھاری بن۔ ثَقَلٌ مسافر کا

ساماں اور ہر نفیس چیز۔

مثقال ایک خاص باٹ بھی ہوتا ہے جس کا

وزن ۱ ۳/۷ درہم کے برابر ہوتا ہے لیکن آیات میں اول

معنی ہی مراد ہے۔ ۲۲/۱

مِثْقَالَ: اسم مفرد، ہم وزن ۵/۴ ۴۷/۲۱ ۲۱/۱۱ ۴۳/۹

۴۳/۱

مِثْقَالِ: اسم مفرد، ہم وزن۔ ۱۱/۱۱۔

مُثْقَلُوْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مرفوع، مُثْقَلٌ وہ

لوگ جن پر بوجھ لادا گیا ہو یا ان کو بوجھ کی طرح

کسی پر لادا گیا ہو، اَثْقَلَ (باب افعال)

کے دونوں معنی ہیں کسی پر بوجھ لاد دیا یا کسی

کو بوجھ کی طرح لاد دیا، آیات میں اول معنی

مراد ہے۔ ۴۰/۲ ۴۶/۲ ۲۹/۲

مُثْقَلَةٌ: اسم مفعول واحد مؤنث، وہ نفس جس

پر (گناہوں کا) بار ہوگا عربی میں نفس مؤنث ہے

اس لئے مؤنث کا صیغہ استعمال کیا۔ ۱۸/۳۵۔

مَثَلُ: اسم مفرد اَمثال جمع۔ مَثَل وہ قول ہے جو

دوسرے قول کے مشابہ ہو اور ایک سے دوسرے کی

حالت کھل جائے گویا دوسرے کی تصویر اول کے

ذریعہ سے نظر کے سامنے آجاتی ہے (راغب)

مَثَلٌ، مِثْلٌ، مَثِیْلٌ سب کے معنی نظیر اور شبیہ کے ہیں، یہ

اصلی معنی ہیں۔ علامہ تفتازانی نے مطول میں اور بعض

دوسرے اہلِ بلاغت نے مثل اور نظیر میں فرق

بیان کیا ہے۔ مثل کا مثل لہ کے افراد میں سے ہونا

ضروری قرار دیا ہے اور نظیر کے لئے یہ شرط نہیں قرار

دی بلکہ صراحت کردی کہ نظیر منظر لہ کے افراد میں سے

نہیں ہوتی۔ علامہ آلوسی نے روح المعانی میں اس

فرق کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔

اصل وضع سے آگے بڑھ کر دوسرے نمبر پر

مَثَل اس مشہور کلام کو کہنے لگے جو بلیغ بھی ہو

اور اس کا محلِ استعمال محلِ وضع کے

مشابہ ہو (بیضاوی) لیکن علامہ آلوسی نے

جب دیکھا کہ بعض امثال قرآنیہ جن کا واضع

بھی قرآن ہے اور استعمال بھی سب سے پہلے قرآن نے

ہی کی ہیں ان کا محلِ وضع محلِ استعمال سے جدا

نہیں، مقامِ وضع اور مقامِ استعمال میں مشابہت

کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ

مشابہت تو دو چیزوں میں ہوتی ہے اور

یہاں ایک ہی چیز ہے اس لئے بیضاوی

کے قول میں ضعف ہے، اس اعتراض سے

بچنے کے لئے یوں کہنا مناسب ہے کہ دوسرے

Marfat.com

نمبر میں مَثَل کا استعمال اس مشہور بلیغ کلام میں ہونے لگا جو نظم ہو یا نثر مگر ہو کسی لطیف حسن کا حامل، اس کے اندر کوئی بے مثال تشبیہ ہو یا تصویر کش استعارہ یا نادر کنایہ، تیسرے نمبر میں اس سے بھی آگے بڑھ کر مثل کا اطلاق اس حال یا صفت یا قصہ پر ہونے لگا جس میں کوئی عجیب ندرت اور پُرشکوہ عظمت ہو مثلاً وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى، اللہ کی عجیب شان عالی ہے مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ الخ جنت کی عجیب نادر حالت اور صفت۔

چوتھے درجہ میں لفظِ مَثَل کا استعمال اس حال یا صفت یا قصہ کے لئے ہونے لگا جس میں کوئی ندرت ہو عظمت ہونا ضروری نہیں جیسے مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الْكَلْبِ، كَمَثَلِ الْحِمَارِ، اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ان سب مثالوں میں مثل سے مراد ہے حالت نادرہ اور صفت عجیبہ۔

قرآن مجید میں لفظِ مَثَل کہاں کہاں اور کس کس معنی کے لئے آیا ہے؟

یاد رکھو کہ قرآن مجید میں جس جگہ مَثَل مرفوع کے بعد کَمَثَلِ بھی آیا ہے یعنی مَثَل اور مَثَل یہ دونوں مذکور ہیں تو مَثَل سے مراد صفت اور حالت ہے۔ اگر لفظ مَثَل مرفوع مذکور ہے اور اس کے بعد کَمَثَلِ نہیں ہے تو صرف پ ۱/۲ میں شبہ یعنی تشبیہی قصہ مراد ہے باقی آیات میں مَثَل کا معنی ہے صفت۔

اگر مَثَلًا منصوب ہے خواہ اس کے بعد کَمَثَلِ ہے یا نہیں ہے، بہرحال مَثَل سے مراد ہے صفت اور حالت۔

اگر مَثَلٍ مجرور مع تنوین کے ہے وہ نادر معنی مراد ہے جو ندرت میں کہاوت کی طرح ہو گیا ہے صرف پ ۱۹/۱ میں مَثَل کا معنی ہے اعتراض اور سوال عجیب۔

اگر مَثَلِ مجرور بغیر تنوین کے ہو تو ہر جگہ صفت مراد ہے۔

اگر مَثَلٌ مرفوع مع تنوین کے ہے تو تشبیہی قصہ مراد ہے۔

اگر اَلْمَثَلُ معرف باللام ہے اور الیا صرف دو جگہ ہے تو مثل سے مراد ہے عظیم الشان صفت۔

پ ۱/۲، پ ۲/۵، پ ۳/۴، پ ۴/۳، پ ۹/۱۲، پ ۱۱/۸، پ ۱۲/۲، پ ۱۳/۱۵،۱۶، پ ۱۴/۱۳، پ ۱۸/۱۱، پ ۲۰/۱۶، پ ۲۵/۷، پ ۲۶/۹، پ ۲۸/۱۱ صفت۔

Marfat.com

حالت پ۲/۱ شر یعنی تمثیل اور تشبیہی قصہ۔

مَثَلَ : پ۳/۱۴ پ۱۵/۱۸ حالت۔ صفت۔

مَثَلِ : پ۱/۲ پ۲/۵ پ۳/۱۴،۴ پ۴/۲ پ۹/۱۲ پ۲۰/۱۶ پ۲۷/۱۹ پ۲۸/۱۱،۵ ، حالت۔ صفت۔

مَثَلًا : پ۱۴/۱۷ تشبیہی قصہ۔

مَثَلٍ : پ۱۵/۲۰،۱۰ پ۲۱/۹ پ۲۳/۱۷ اور معنی پ۱۹/۱ اعتراض، عجیب سوال۔

مَثَلًا : پ۱/۲ پ۱۳/۱۲ پ۱۴/۲۱،۱۶ پ۱۵/۱۷ پ۲۱/۷ پ۲۲/۱۹ پ۲۳/۱۷ پ۲۵/۱۲ پ۲۸/۲۰ تشبیہی قصہ۔ تمثیل پ۹/۱۲ پ۱۲/۲ حالت۔ صفت۔

پ۱۸/۱۰ پ۲۹/۱۵ عجیب خبر پ۲۳/۴ پ۲۵/۸ نظیر، مثال پ۲۵/۱۱ عبرت انگیز خبر یا واقعہ۔

اَلْمَثَلُ : پ۱۴/۱۲ پ۲۱/۶ عظیم الشان صفت۔

مَثَلُہٗ : مَثَلُ مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ اس کی حالت، پ۳/۴ پ۱۹/۱۲ پ۲۵/۲ مؤخر الذکر آیت میں لفظ مَثَل بالکل زائد ہے (کبیر و مدارک)

مَثَلُہُمْ : مَثَل مضاف ہُمْ مضاف الیہ حالت، صفت۔ پ۱/۲ پ۲۶/۱۲۔

مِثْلُ : اسم مفرد، طرح، تشبیہ اور تمثیل کے لیے عربی میں جتنے الفاظ مستعمل ہیں سب سے زیادہ عام لفظ مِثْلٌ ہے کیونکہ ذات اور حقیقت میں اگر کوئی کسی کا شریک ہو تو اس کو نِدّ کہتے ہیں، کیفیت میں شریک ہو تو شِبہ شَبَہ اور شبیہ کہتے ہیں جسمانیت اور تعداد وغیرہ میں برابر ہو تو مساوی کہا جاتا ہے صورت نقوش اور خطوطِ ظاہرہ میں مشابہت و یگانگت ہو تو شکل کہا جاتا ہے لیکن مِثْل کا لفظ ہر جگہ مستعمل ہے (راغب مع بعض زیادۃ) پ۲/۱۴،۱۲ پ۳/۶ پ۴/۱۲ پ۶/۴ پ۷/۲ پ۱۲/۸ پ۲۲/۱۴۔

مِثْلَ : اسم مفرد، طرح پ۱/۱۲ پ۳/۱۲ پ۷/۹ پ۷/۱۷ پ۸/۲ پ۹/۱۵،۱۸ پ۱۸/۵ پ۲۰/۱۱،۸ پ۲۴/۱۶،۹ پ۲۶/۱۸ پ۲۷/۲ پ۲۸/۸۔

مِثْلِ : اسم مفرد، طرح پ۱/۱۲ لفظ مثل اس جگہ زائد ہے پ۲/۸ پ۱۳/۲۲ پ۱۵/۱۰ پ۱۶/۱۵ پ۲۳/۹۔

مِثْلُکُمْ : مِثْلُ مرفوع مضاف کُمْ مضاف الیہ تمہاری طرح پ۱۳/۱۴ پ۱۶/۲ پ۱۴/۱ پ۱۸/۳،۲ پ۲۴/۱۵۔

مِثْلُکُمْ : مثل منصوب مضاف کُمْ مضاف الیہ، تمہاری طرح۔ پ۱۸/۳۔

مِثْلُنَا : مِثْلُ مرفوع مضاف نا مضاف الیہ ہماری طرح۔ پ۱۳/۱۴ پ۱۹/۱۴،۱۲ پ۲۲/۱۹۔

مِثْلَنَا : مثل منصوب مضاف، ہماری طرح پ۱۲/۴

مِثْلِنَا: مثل مجرور مضاف، ہماری طرح۔ ۱۵/۲۔

مِثْلُهٗ: مثل مرفوع مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، اس کی طرح۔ ۳۵/۱۱ ۹/۴۲۔

مِثْلَهٗ: مثل منصوب مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ، اس کی طرح ۲۳/۲ ۶/۱۰ اس کی برابر۔ ۱۲/۸۔

مِثْلِهٖ: مثل مجرور مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ۲۳/۲ ۱۱/۹ ۱۳/۲ ۱۵/۱۰ ۱۶/۱۲ ۲۳/۲ ۲۶/۱ ۲۴/۴ اس کی برابر ۱۹/۲ آیت ۲۵/۲ میں مثل کا لفظ تاکید کے لئے زائد ہے یا مثل کا معنی ہے حالت یعنی اس کی صفت و حالت کی طرح کسی چیز کی حالت نہیں۔

مِثْلُهَا: مثل مرفوع مضاف ھا ضمیر واحد مؤنث مضاف الیہ، اس کی طرح۔ ۲۵/۲ ۳۰/۱۴

مِثْلَهَا: مثل منصوب مضاف ھا ضمیر واحد مؤنث مضاف الیہ، اس کی طرح ۲۳/۱۰۔

مِثْلِهَا: مثل مجرور مضاف ھا ضمیر واحد مؤنث مضاف الیہ، اس کی طرح۔ ۱/۱۲ ۱۱/۸۔

مِثْلُهُمْ: مثل مرفوع مضاف ھُم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ، ان کی طرح۔ ۵/۱۷

مِثْلَهُمْ: مثل منصوب مضاف ھُم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ، ان کی طرح۔ ۱۵/۱۱ ۱/۶۔

مِثْلِهِمْ: مثل مجرور مضاف ھِم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ، ان کی طرح۔ ۲۳/۴۔

مِثْلَهُنَّ: مثل منصوب مضاف ھُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ، ان کی طرح۔ ۲۵/۹۔

مِثْلَيْهَا: مثلی مضاف ھا ضمیر مضاف الیہ، اس سے دوگونہ، اصل میں مِثْلَيْنِ تھا تثنیہ منصوب مضاف کی وجہ سے نون ساقط کر دیا گیا۔ ۴/۸۔

مِثْلَيْهِمْ: مثلی تثنیہ مضاف ھِم ضمیر مضاف الیہ، ان سے دوگنے، اصل میں مِثْلَيْنِ تھا۔ ۲/۳

اَلْمَثُلٰتُ: جمع مؤنث، اَلْمَثُلَةُ واحد، عبرت خیز نظیریں، مَثُلَةٌ وہ سزا جو دوسروں کو ارتکابِ جرم سے باز رکھنے کے لئے مثال بن جائے (راغب خازن) سزا اور جرم میں مماثلت و مشابہت ہونے کی وجہ سے مذکورہ سزا کو مثال اور مَثُلَہ کہا جاتا ہے قصاص کو مثال کہنے کی وجہ بھی یہی ہے (ابو السعود) مَثْلَةٌ اور مُثْلَةٌ اور مُثُلَةٌ تینوں لغات صحیح ہیں اور معنی میں کوئی فرق نہیں ہے (راغب) ۱۳/۷۔

اَلْمُثْلٰى: اسم تفضیل واحد مؤنث اَلْاَمْثَلُ

واحد مذکر، برگزیدہ۔ بہتر، وہ طریقہ جو فضیلت
سے مشابہت رکھتا ہے۔ اَمْثَل کی جمع اماثل
ہے یعنی بزرگ لوگ جو اعلیٰ اور افضل آدمیوں
کی طرح ہوتے ہیں سب سے اچھے طریقے
والے۔ پ ۱۶/۱۴ ۔

مَثْنٰی: مفرد، مَثَانِیْ جمع دو دو۔ دادی کا
موڑ۔ گھومنے کی جگہ مَثْنَیْ اَیَادِیْ کرِ احسان
بار بار احسان ۔ آیات میں اول معنی مراد ہے
پ ۴/۱۲، ۲۳/۱۳ ۔

مَثُوْبَۃٌ: اچھا بدلہ، جزا، ثواب (دیکھو مَثَابَۃٌ)
پ ۱/۱ ۔

مَثُوْبَۃٌ: سزا۔ برا بدلہ۔ مَثُوْبَۃٌ ثواب کا
ہم معنی ہے لیکن اس جگہ مجازاً بطورِ استہزاء
استعمال کیا گیا ہے جیسے بشارت کا استعمال
عذاب کے ساتھ آیت فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ
اَلِیْمٍ میں بطورِ استہزاء کیا گیا ہے (خازن و
کشاف) صاحبِ کشاف نے یہ بھی لکھا ہے
کہ اس جگہ مجازاً استعمال ایسا ہی ہے جیسا
لفظِ تحیۃ کا استعمال تَحِیَّۃُ بَیْنِھِمْ ضَرْبٌ
وَجِیْعٌ میں کیا ہے کہہ سکتے ہیں:
وَضَعُ الْمَثُوْبَۃِ مَوْضِعَ الْعُقُوْبَۃِ عَلٰی طَرِیْقَۃِ

قول الشاعر تَحِیَّۃُ بَیْنِھِمْ ضَرْبٌ وَجِیْعٌ اَوْ
فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یعنی بجائے عقوبت کے
اس جگہ لفظِ مثوبۃ کا استعمال ایسا ہی ہے
جیسے شاعر نے مصرع مذکور میں لفظِ تحیۃ کا
استعمال کیا ہے یا آیت فبشرھم الخ کی طرح
ہے۔ خفاجی مجاز کے قائل نہیں بلکہ طراز المجالس
میں انہوں نے آیت مذکورہ کو بابِ ایجاز
سے قرار دیا ہے کہتے ہیں اِنَّ الْاٰیَۃَ من باب
الایجاز لا من المجاز وان فیھا تنویعا
مقدرا الخ (طراز المجالس) پ ۶/۱۲ ۔

مَثْوٰی: ظرفِ مکان مفرد، مثاوی جمع
ٹھکانا۔ دراز مدت تک ٹھہرنے کا مقام، اترنے
کا مقام، فرودگاہ۔ ابو المثوٰی میزبان، در مہمان
اُمُّ الْمَثْوٰی میزبان عورت۔

ثَوٰی یَثْوِیْ (ضرب یضرب) ثواءً اور
ثُوِیًّا مصدر، متعدی بنفسہ بھی ہے ثوی المکان
بولا جاتا ہے اس جگہ ٹھہرا، قیام کیا، اترا اور
ثوی بالمکان کا بھی یہی معنی ہے۔

ثُوِیَ (ماضی مجہول) دفن ہو گیا۔ اَثْوٰی بالمکان
(افعال) وہاں مدت دراز تک قیام کیا، اَثْوَیْتُہٗ
میں نے اس کو ٹھہرایا، اس کی مہمانی کی، ثَوَّیْتُ! باب

Marfat.com

تفعیل لازم) ہوگیا، ثَوَّیْتُہٗ (باب تفعیل متعدی)
میں نے اس کو ٹھہرایا، مقیم کیا، تَثَوَّیْتُہٗ
(باب تفعل) میں اس کا مہمان ہوا۔ پ ۱۲/۱۳
پ ۲۱/۳ ۲۴/۱، ۳، ۵، ۱۳، ۱۷ پ ۲۶/۹۔

مَثْوَاکُمْ: مَثْوٰی مضاف کُمْ مضاف الیہ
تمہارا ٹھکانا، تمہاری قیام گاہ۔ پ ۲ پ ۲۶/۹۔

مَثْوَاہُ: مَثْوٰا مضاف ہٗ ضمیر غائب مضاف الیہ
اسکی قیام گاہ، اسکا ٹھکانا، اسکی مہمانی۔ پ ۱۲/۱۲۔

مَثْوَایَ: مَثْوٰا مضاف ی ضمیر واحد متکلم
مضاف الیہ، میری قیام گاہ۔ میری مہمانی
پ ۱۲/۱۲۔

اَلْمَجَالِسِ: جمع، اَلْمَجْلِسُ واحد
نشست گاہیں، بیٹھنے کی جگہیں، امام عاصم
اور حسن بصری کی روایت میں المجالس آیا
ہے، باقی راویوں کے نزدیک المجلس مروی
ہے بعض روایات میں آیا ہے کہ جمعہ کے اجتماع
کے متعلق اس کے حکم کا نزول ہوا، قتادہ کا قول
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب بیٹھنے کا ہر شخص
پیش از پیش خواستگار رہتا تھا جو لوگ پہلے آجاتے
وہ ڈٹ کر بیٹھ جاتے اور بعد کو آنیوالوں کو جگہ
نہیں دیتے تھے، اس کی ممانعت میں اس
آیت کا نزول ہوا مقاتل کی روایت کے بموجب
آیت کا نزول بعض اہل بدر کو جگہ دینے کے حکم
کے متعلق ہوا جنکو حضور اقدس کی مجلس میں اکبر تبہ
جگہ نہیں ملی تھی اور لوگوں نے ان کو کھڑا دیکھنے کے
باوجود جگہ نہیں دی تھی بہرحال آیت کا مورد
کچھ بھی ہو حکم ہر مجلس خیر اور محفل ذکر و وعظ کے لئے
عام ہے (معالم وغیرہ) پ ۲۸/۲۔

اَلْمُجَاهِدُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع
المجاہد واحد، دشمن کی مدافعت میں اپنی
پوری طاقت اور کوشش صرف کرنیوالے
(جہاد کے تینوں اقسام کے بیان کے لئے دیکھو
جہاد) جہاد مالی اور جانی کی صراحت اس آیت
میں ہے اس کے علاوہ ہاتھ اور زبان سے بھی
جہاد ہوتا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا تھا جاهدوا الكفار بايديكم والسنتكم
کافروں کی مدافعت میں اپنے ہاتھوں اور زبانوں کی
پوری کوشش سے کام لو ہاتھوں اور زبانوں سے
جہاد کرو۔ (المفردات للراغب)
جہاد اور مجاہدہ (مُفَاعَلَةٌ) تَجَاهُدٌ
(تفاعُلٌ) تینوں کا معنی ایک ہے اور تینوں کا
مادہ جہد ہے (دیکھو جَہد اور جُہد) جَهْدٌ

Marfat.com

اَلْبَلَاءُ ایسی سخت مصیبت جس میں آدمی موت کو زندگی پر ترجیح دیتا ہے، حدیث میں آتا ہے اعوذبک من جهد البلاء۔ دیکھو جَهْدُ الْإِنْسَانِ سخت پختہ قسمیں، جَهَادٌ ہموار سخت جنگل میدان۔

جَهَدَ يَجْهَدُ جَهْدًا (فتح لازم) کوشش کی مشقت اٹھائی جَهَدَ الْمَرَضُ زَيْدًا (فتح متعدی بنفسہ) زید کو بیماری نے دبلا کر دیا جَهَدَ زَيْدًا (فتح متعدی بالباء) زید کو آزمایا۔ جَهِدَ عَيْشُهُ (سمع لازم) زندگی اجیرن ہو گئی، مشقتوں سے بھر گئی۔

اَجْهَدَ الشَّيْبُ (باب افعال لازم) مصیبت کی وجہ سے، بالوں میں سفیدی جلد آگئی اور بہت آگئی اَجْهَدَ الْحَقُّ حق ظاہر اور آشکارا ہو گیا۔ اَجْهَدَ الشَّيْءُ وہ شی مشتبہ ہو گئی اَجْهَدَ فِي الْأَمْرِ (باب افعال متعدی بذریعہ فی) کام میں احتیاط کی اَجْهَدَ مَالَهُ (افعال متعدی بنفسہ) مال کو برباد کر دیا۔ مجرد کی تمام مثالوں پر غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ مادہ جہد کے مفہوم میں مشقت کوشش دشواری اور تکلیف کا معنی لازم ہے اس لئے

جہاد کا معنی ہوا دشمن کی مدافعت میں اعلاء کلمۃ اللہ ...
لئے ہر قسم کی جانی مالی زبانی جسمانی کوشش کرنا ...
مشقت اٹھانی۔ ۹۔

اَلْمُجَاهِدِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر حالت ...
نصب۔ المجاہد مفرد دشمن کی مدافعت ...
میں مالی جانی ہر قسم کی امکانی قربانی دینے وا...
۹ ۲۶۔

مُجْتَمِعُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفو...
مُجْتَمِعٌ مفرد۔ باب افتعال، جمع ہونے وا...
مادہ جمع سے ثلاثی مجرد فتح سے آتا ہے ا...
متعدی بنے باب افتعال میں آ کر اجتمع لا...
ہو گیا۔ مزید تنقیح کے لئے دیکھو باب ا...
مع الجیم والعین) ۱۹۔

مَجْذُوْذٍ: اسم مفعول واحد مذکر جَ...
مصدر (نصر) غیر منقطع۔ دوامی۔ لازوال، ...
کا معنی توڑ دینا۔ ٹکڑے کر دینا دیکھو جذا...
جلدی کرنا، جڑ سے کاٹ دینا۔ ۱۲۔

اَلْمُجْرِمُ: اسم فاعل واحد مذکر باب افعا...
جُرْمٌ اسم گناہ، قصور، اجرام وجُرُوْمٌ ج...
جِرْمٌ جسم حَسَنُ الْجِرْمِ خوش رنگ، خوش آ...
جَرْمٌ پھل توڑنا، جَرِيْمٌ بمعنی مجروم توڑا ہوا ...

...د بمعنی جازم۔ گناہگار۔

جَرَمَہٗ (ضرب متعدی) اس کو قطع کیا۔
...رَمَ اور اِجْتَرَمَ گناہ کیا اور کمائی کی۔ جَرَمَ
...کیو اور جَرَمَ الیہ، کسی کی طرف جرم کی نسبت
...ی تَجَرَّمَ عَلَیْہِ کا بھی یہی معنی ہے تَجَرَّمَ گزر
...یا، منقطع ہوگیا، گناہ کیا۔ جَرِمَ (سمع) درخت
...سے ٹوٹے ہوئے پھل کھانا شروع کرے۔

اَجْرَمَ (اِجْرَامٌ، افعال) صاحبِ جرم
...گیا، گناہ کیا اَجْرَمَ لَوْنُہٗ اس کا رنگ
...ات ہوگیا اَجْرَمَ بِہِ الدَّمُ اس پر خون چھٹ
...یا مُجْرِمٌ صاحبِ جرم اور کافر و مشرک۔ پ۲۹/۷

مُجْرِمًا: اسم فاعل واحد مذکر منصوب نکرہ
پ۱۶/۱۶ (دیکھو المجرم)

اَلْمُجْرِمُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع معرف
صاحبِ جرم۔ کافر۔ پ۹/۱۵ پ۱۱/۷،۱۰،۱۲ پ۱۵/۱۹ پ۱۹/۹
پ۲۱/۱۰،۱۵ پ۲۳/۳ پ۲۷/۱۲ (دیکھو المجرم)

مُجْرِمُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع نکرہ۔
صاحبِ جرم، کافر۔ پ۱۵/۱۴ پ۲۹/۲ (دیکھو المجرم)

اَلْمُجْرِمِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مجرور و منصوب
معرف اَلْمُجْرِمُ واحد، کافر گناہگار۔ پ۷/۱۲ پ۸/۵،۱۲،۱۷
پ۱/۲ پ۱۱/۷ پ۱۳/۱۹ پ۱۴/۱ پ۱۵/۱۸ پ۱۶/۹،۱۳ پ۱۹/۱۵ پ۲۰/۲،۵

پ۲۱/۱۵ پ۲۳/۶ پ۲۵/۱۳ پ۲۶/۳ پ۲۷/۱۰ پ۲۹/۱۶،۲۱ (دیکھو المجرم)

مُجْرِمِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مجرور و منصوب نکرہ
مجرم واحد، اجرام مصدر، باب افعال کافر، گناہگار۔ پ۱۰/۱۴
پ۱۲/۱،۵ پ۲۲/۱۰ پ۲۵/۱۵،۲۰ پ۲۷/۱ (دیکھو المجرم)

مُجْرِمِیْہَا: اسم فاعل جمع مذکر منصوب مضاف ھَا
ضمیر مؤنث مضاف الیہ، اصل میں مجرمین تھا اضافت
کی وجہ سے نون ساقط کردیا گیا۔ اس (بستی)
کے مجرموں میں سے پ۸/۲ (دیکھو المجرم)

مَجْرٖیہَا: مَجْرٰی مصدر میمی مضاف ھَا ضمیر واحد
مؤنث غائب مضاف الیہ، جَرٰی ماضی۔
یَجْرِیْ مضارع (ضرب) اس کا پانی کی طرح
ہمواری کے ساتھ رواں ہونا۔ بعض قراتوں
میں مُجْرَاھَا بھی آیا ہے، مُجْرٰی بھی مصدر ہے
(افعال) جاری کرنا۔ پ۱۲/۴۔

مجریٰ ظرفِ مکان۔ راستہ مجاری جمع
لفظ جری کا استعمال اگر پانی کے لئے ہو تو
مصدر جَرْیٌ اور جِرْیَۃٌ اور جَرَیَانٌ آتا ہے
اگر تم اور گھوڑے وغیرہ کے لئے مستعمل ہو
تو مصدر جَرْیٌ اور جِرَاءٌ آتا ہے لیکن مشتقات
بہر حال باب (ضرب) سے آتے ہیں (المفردات)
استجرا فلانًا (باب استفعال) فلاں شخص کو

Marfat.com

اپنا وکیل بنایا لَا یَسْتَجِرَنَّکُمُ الشَّیْطٰنُ شیطان تم کو
اپنا نمائندہ نہ بنالے۔ (قاموس وتاج)

مَجْمَعَ : ظرفِ مکان معرفہ مضاف ملنے کی جگہ، سنگم۔
جَمْعٌ سے (فتح) جَمْعٌ کا معنی ہے اکٹھا کرنا اجزا کو یا
افراد کو یا کیفیات اور اعراض کو ملانا (المفردات)
دیکھو جَمَعَ جَمَعْنَا باب الجیم مع المیم والعین۔ ۱۵/۲۱

مَجْمُوْعٌ : اسم مفعول واحد مذکر نکرہ۔ جَمَعَ
یَجْمَعُ سے اس دن لوگوں کو جمع کیا جائیگا۔
مَجْمُوْعٌ کے لئے لفظ جَمْعٌ جَمِیْعٌ اور جَامِعَۃٌ بھی آتا
ہے آیت میں مَجْمُوْعٌ مستقبل مجہول کے معنی میں ہے ۱۲/۹

مَجْمُوْعُوْنَ : اسم مفعول جمع مذکر مرفوع
مَجْمُوْعٌ مفرد، سب یکجا کئے جائینگے ایک دن اور
ایک میدان میں جمع کئے جائینگے۔ ۲۷/۱۹

مَجْنُوْنٌ : اسم مفعول واحد مذکر مرفوع
دیوانہ، جن رسیدہ۔ وہ شخص جس کو جنات نے تعلیم
دی ہو، وہ شخص جس کے حواس اور عقل پر کسی قسم
کا پردہ پڑگیا ہو۔ بیماری کا یا جنات کے اثر کا
یاد رکھو کہ لغت میں جَنٌّ کا معنی چھپانا ہے
یہی مفہوم اس کے تمام مشتقات میں معتبر
ہے جَنَّ جِنٌّ جَنِیْنٌ مَجْنُوْنٌ جَنَّۃٌ
مِجَنَّۃٌ جُنُوْنٌ جَانٌّ وغیرہ سب کے
معانی میں ستر کا مفہوم لازم ہے دیکھو جَنَّ
جِنٌّ جَنَّاتٌ جَنَّۃٌ وغیرہ باب الجیم مع النون
۱۴/۱ ۱۹/۶ ۲۵/۱۴ ۲۷/۸،۲،۱ ۲۹/۴۔

مَجْنُوْنٍ : اسم مفعول واحد مذکر مجرور جن رسیدہ دی
۱۳/۶ ۲۷/۴ ۲۹/۳ ۳۰/۶ (دیکھو مجنونٌ)

اَلْمَجُوْسَ : جمع، مجوسی مفرد، مجوسیت
مصدر جعلی تَمَجَّسَ مجوسی ہونا تَمْجِیْسٌ
مجوسی بنانا، مجوس اصل میں چھوٹے کانوں وا
ایک آدمی تھا دین مجوسیت کا بانی کوسس تھا
لفظ معرب ہے اصل میں منج گوش تھا (قاموس)
مجوسی ثنویہ گروہ تھا جو دو خود مختار مدبر عالم قد
بالذات خداؤں کی ہستی کا قائل تھا ایک خیر نفع
صلاح کا خدا دوسرا بدی مضرت اور فساد کا خ
اول کا نام نور اور دوسرے کا نام ظلمت تھا
اور مزدکیہ فرقوں کا انہی میں شمار کیا گیا ہے
زردشت بن پوشب ساکن آذربیجان کے
خصوصیت کے ساتھ اس مذہب کے
تھے مجوس مذہب کے مختلف فرقے تھے
تقریباً سب ہی مٹ گئے صرف بمبئی وغیرہ
پارسی باقی ہیں، زردشت دو الٰہ کا قائل تھا
اِلٰہ الحکمۃ (آسمان کا دیوتا) جس کو بطور رمز

Marfat.com

کہا جاتا تھا یہی الٰہ خیر تھا اس کا نام ہرمز یا اہرام زاد تھا، دوسرا الٰہ شر تھا جس کا نام اہریان یا اہرمن تھا زردشت کے عقیدہ میں دونوں باہمی جدال میں مشغول ہیں، ایک وقت آئے گا کہ ہرمز اہرمن پر غالب آ جائیگا وہی عالم کے ختم ہونے کا دن ہوگا (شاید ہندو تاریخ کے رام اور راون سے بھی انہی دونوں طاقتوں کی طرف اشارہ ہو)

زردشت کی کتابِ شریعت کا نام اوستا وحی من اللہ کا مجموعہ تھی، سکندر نے اس کا بیشتر حصہ فنا کر دیا۔ ساسانی دور میں مغیوں اور سینوں سے اس کو دوبارہ جمع کیا گیا عربوں نے اپنی فتوحات کے دور میں اس کو دوبارہ فنا کر دیا کچھ چھپا چھپایا حصہ رہ گیا اصل اوستا میں ۲۹ کتابچے (پارے) تھے، عربی یونانی اور ارمنی تاریخ سے اسکی شہادت ملتی ہے شہرستانی نے قوانین مجوس کو بسط کے ساتھ لکھا ہے۔

دینِ مجوس میں (بقول ہیروڈوٹس) مورتی پوجا اور مورتیوں کے مندر داخل نہ تھے بلکہ اصل مجوس اس کو حماقت کہتے تھے وہ سورج چاند آگ ہوا اور پانی کے نام پر بھینٹ چڑھاتے تھے آخر میں اشوریوں کی تقلید میں انہوں نے زہرہ پرستی شروع کر دی اور زہرہ کا نام متر رکھا، ابتدائی دور میں مذہب زردشت میں صرف سماجی بھلائی کے قوانین تھے پھر آہستہ آہستہ خیالی اور روحانی فلسفہ نے جگہ لیلی اور ان میں رہبانیت آگئی پھر مندر بنانے لگے اور قبل از زردشت کی طرح آتش پرستی شروع ہو گئی۔

زردشتی مذہب کی اصل کتاب پر فنا کے دو دور آئے تو اب اصیل و دخیل کا فیصلہ ممکن نہیں پھر جب ہم دیکھتے ہیں کہ اہلِ فارس کی زبان آرین تھی تو اس نتیجہ پر پہنچنا بالکل واضح ہے کہ آرین ادب و زبان اور پہلوی کتابت اوستا کی خصوصیت ہونی چاہیے لیکن موجودہ اوستا میں تو ادب سامی کی روح کارفرما ہے اسکو اصلی اوستا کس طرح کہا جا سکتا ہے۔

بلادِ عرب میں مجوسیت ایران سے براہ بحرین داخل ہوئی اول بنو تمیم اس کے حلقہ بگوش ہوئے اقرع بن حابس زرارہ بن عدس زرارہ کے دونوں بیٹے لقیط اور حاجب دینِ مجوسیت کے پرستار بن گئے، بلخی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ یہودیت اور مجوسیت دونوں قبائل بنو تمیم میں پھیلی ہوئی تھیں، آگ اور راکھ کی قسم کھانے کا دستور بعض جاہل عربوں میں ابتک موجود ہے تعظیم و تقدیس کے لئے مزاراتِ مقدسہ، مندروں، عبادت خانوں اور

Marfat.com

جوڑا ہوں پر جو موم بتیاں اور چراغ جلائے جاتے ہیں، ان کی اصل بھی دیانت مجوسیہ ہے۔ پ ۱۷/۹۔

مُجِیْبٌ: اسم فاعل واحد مذکر نکرہ اِجَابَۃٌ مصدر (باب افعال) جَوْبٌ مادہ دعا قبول کرنیوالا۔ دینے والا دنیا میں یا آخرت میں، سوال چونکہ دو طرح کا ہوتا ہے (۱) زبانی جواب کی طلب (۲) کسی مانگ اور طلب کے پورا ہونے کی درخواست اور حاجت روائی کی خواہش اس لئے اِجَابَۃٌ کے بھی دو معنی آتے ہیں نمبر اول سوال کی اجابت کا معنی ہے زبانی جواب دینا اور نمبر دوم کے سوال کی اجابت کا مفہوم ہے حاجت پوری کرنا اور مانگ کے مطابق دینا، اسجگہ مجیب بمعنی دوم مستعمل ہے۔ پ ۱۲/۶

اِسْتِجَابَۃٌ (باب استفعال) اگرچہ اصل کے لحاظ سے طلب جواب یا آمادگی جواب کو کہتے ہیں لیکن عموی استعمال میں استجابۃ اور اجابۃ دونوں کا ایک ہی معنی ہے۔

اَلْمُجِیْبُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر معرفہ اَلْمُجِیْبُ واحد اِجَابَۃٌ مصدر، دعا قبول کرنیوالے دینے والے پ ۲۳/۷ (دیکھو مُجِیْبٌ)

اَلْمَجِیْدُ: صیغہ صفت مشبہ معرفہ مَجْدٌ مصدر بزرگ اصل لغت میں مجد کا معنی وسعت کثرت، مَجُدَتِ الْاِبِلُ

وسیع اور بڑے سبزہ زار میں اونٹ پہنچ گئے۔ عرب کہتے ہیں فِیْ کُلِّ شَجَرٍ نَار وَاسْتَمْجَدَ الْمَرْخُ وَالْعِفَارُ ہر درخت میں آگ ہے لیکن مرخ اور عفار سب سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔

عرف عام میں وسعتِ کرم اور رفعت عزت کا معنی ہو گیا، اللہ وسیع الفضل ہے کثیر الخیر ہے سب سے بڑھ کر بزرگ ہے رفیع الشان ہے اس لئے مجید ہے، قرآن مجید تمام مکارم دنیویہ و اخرویہ کو حاوی ہے (راغب) تعبیر او ربیان میں یگانہ ہے، اچھوتے اسلوب کو حامل ہے اس لئے مجید ہے (معجم القرآن) ۲۶/۱۵ پ ۳۰/۱۰۔

مَجِیْدٌ: صفت مشبہ نکرہ، بزرگ پ ۱۲/۷ پ ۳۰/۱ (دیکھو المجید)

مَحَارِیْبُ: جمع محراب مفرد، محراب سب سے اعلیٰ اور اگلا مقام صدر البیت، محراب مسجد سب سے اعلیٰ اور آگے ہوتی ہے شیطان اور نفس سے حرب (جنگ) کرنے کا بھی مقام ہے یا یہ کہ محراب میں بیٹھنے والا افکار کی پریشانی خیالات کے تردد اور مشاغل دنیا سے بھاگ کر یکسو ہو کر بیٹھ جاتا ہے (معجم) سورہ سبا میں محاریب سے مراد ہیں، کوٹھیاں، مضبوط محل۔ ۲۲/۸۔

Marfat.com

اَلْمِحَالِ: مضاف الیہ مجرور، سخت گرفت کرنیوالا سزا میں پکڑنیوالا۔ اعشیٰ کا قول ہے غَزِیْرُ النَّدٰی شَدِیْدُ الْمِحَالِ کثیر سخاوت والا، سخت سزا میں پکڑنے والا۔ پ۱۳/۸۔

شدید المحال کا ترجمہ خفیہ تدبیر سے کام کرنے والا اور داؤں کرنیوالا بھی ہے۔ ذوالرمہ کا قول ہے اُعِدُّ لَہٗ الشَّغَازِبَ وَالْمِحَالَا میں اسکے لئے تدبیریں اور داؤں فراہم رکھتا ہوں۔ صاحب قاموس نے لکھا ہے محال مکر، فریب، طاقت، رنج، عذاب دشمنی، انتقام، سختی، ہلاکت۔ بعض کا قول ہے محال محالہ کی جمع ہے محالہ پشت کے مہرے کو کہتے ہیں، مراد قوت۔ بعض کا قول ہے کہ محال میں میم زائد ہے اصل مادہ حول اور حیلہ ہے۔

بعض اہل لغت نے لکھا ہے کہ محال کا مادہ محل ہے محل کا معنی سخت، دغا، فریب، کھوٹ مَحَلَ بِفُلَانٍ فلاں شخص کے متعلق بادشاہ سے چغلی کھائی اور بدی کا ارادہ کیا (نصر سمع کرم)، مماحلت بھی اسی سے بنا ہے، دغا، دوغلاپن، مَاحَلَ عَنْہُ اسکی طرف سے مدافعت کی ابوزید نے کہا مَحَلَ الزَّمَانُ خشک سالی ہوگئی، قحط پڑ گیا۔

مَحَبَّۃٌ: مصدر میمی، کسی چیز کو اچھا سمجھتے ہوئے چاہنا یا کسی چیز کا ارادہ کرنا یہ خیال کرتے ہوئے کہ وہ چیز اچھی ہے، کبھی محبت لذت اندوزی کیلئے ہوتی ہے جیسے لذیذ میٹھے نمکین کھانوں کی یا عورت کی کبھی نفع حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہے جیسے مال واولاد کی، کبھی محض فضل وشرف اور مکارم ومحاسن کی وجہ سے ہوتی ہے جیسے ایک عالم کی دوسرے عالم سے یا ایک مومن کی دوسرے مومن سے، یہ تمام اقسام اس محبت کے ہیں جو انسان کو کسی مخلوق سے ہوتی ہے، باقی انسان کی محبت خدا سے اور خدا کی محبت آدمی سے تو اول کا معنی ہے حصول قرب کی خواہش اور دوسرے کا معنی ہے انعام واحسان۔ حَبٌّ اور حَبَّۃٌ غلہ کا دانہ حِبٌّ اور حِبَّۃٌ کسی جھاڑ کا بیج۔ حُبٌّ اور حُبَّۃٌ وسطِ قلب میں جم جانیوالی محبت حِبٌّ صیغہ صفت بمعنی محبوب حَبِبْتُ فُلَانًا میں فلاں شخص کا محبوب ہوگیا۔ اَحْبَبْتُ فُلَانًا میں نے فلاں شخص کو محبوب بنایا، اس سے محبت کی۔ پ۱۶/۱۱

مُحْتَضَرٌ: اسم مفعول واحد مذکر، اِحْتِضَارٌ مصدر (افتعال) مراد پانی کی وہ باری جس پر سب دار موجود ہوں محتضر قریب المرگ آدمی کو بھی کہتے ہیں جس کے سامنے موت آگئی ہو اور جن رسیدہ آدمی کو بھی کہتے ہیں، ایک

Marfat.com

کہا دستبِ اَللَّبَنُ مُحْتَضَرٌ فَخَطِّ اِنَارِكَ دودھ بیرب افتی آموجود ہوتی ہیں جنات بھی آجاتے ہیں اسلئے برتن کو ڈھانک دو، مُحْتَضِرٌ اسم فاعل شہر میں آنیوالا۔ اِحْتَضَرَهُ الْهَمُّ اس پر غم آ گیا (متعدی) مجرد کیلئے دیکھو حَضَرَ، اُحْضِرَتْ، اُحْضِرَتْ، حَاضِرَةً۔ ۹/۲۷۔

اَلْمُحْتَظِرُ

اَلْمُحْتَظِرُ: اسم فاعل واحد مذکر اِحْتِظَارٌ مصدر (افتعال) حَظْرٌ مادہ اپنے لئے باڑہ بنانیوالا۔ حَظِيرَةٌ لکڑیوں وغیرہ سے بنا ہوا باڑہ۔ حَظِيرَةُ الْقُدُسِ جنت نَكِدُ الْحَظِيرَةِ بے فائدہ آدمی۔ حَظَرٌ وہ لکڑیاں جن سے باڑہ بنایا جاتا ہے۔ وَقَعَ فِي الْحَظِرِ الرَّطَبِ ناقابلِ برداشت کام میں پھنس گیا۔ اَوْقَدَ فِي الْحَظِرِ الرَّطَبِ تر لکڑیوں میں آگ لگادی یعنی سخن چینی اور عیب جوئی کی۔

جَاءَ بِالْحَظِرِ الرَّطَبِ، بہت مال لایا یا جھوٹی باتیں کیں۔ ۹/۲۷۔

حَظْرٌ بندش، روک، حرام، حَظَرَ الشَّيْءَ اور حَظَرَ عَلَى الشَّيْءِ اس چیز کی روک کردی۔ مَحْظُورٌ اسم مفعول ممنوع، حرام، بند۔

مَحْجُوبُوْنَ

مَحْجُوبُوْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مرفوع مَحْجُوب مفرد نابینا جلوۂ الٰہی کو نہ دیکھنے والے نور کو دیکھنے سے بے بہرہ، پرتوِ جمال کو دیکھنے سے روکے گئے اوٹ میں کیے گئے، حَجَبَهُ، حَجْبًا وحِجَابًا (نصر) اس کو روکدیا، حَجَّبَ (تفعیل) پردہ کے اندر کردیا کہ کوئی وہاں تک نہ جائے۔ اِحْتَجَبَ (افتعال) پردہ میں ہوگیا حَاجِبٌ دربان، کمیدان، ابرو، ابرو کی ہڈی، حَجَبٌ پشتہ، تمام مشتقات میں روکنے کا مفہوم ماخوذ ہے (دیکھو حجاب) ۳۰/۸۔

مَحْجُوْرًا

مَحْجُوْرًا: اسم مفعول مفرد مذکر منصوب، محفوظ، مضبوط، ممنوع، ۱۹/۱۔

جاہلیت کا دستور تھا کہ اگر کوئی دشمن سامنے آجاتا اور اسکی ایذا کا خوف ہوتا تو حِجْرًا مَّحْجُوْرًا کہتے تھے یعنی ہم تمہاری حفاظت اور پناہ چاہتے ہیں یہ الفاظ سنکر دشمن ہاتھ نہ ڈالتا تھا کافر بھی عذاب کے فرشتوں کو دیکھکر حسبِ عادت یہ الفاظ کہیں گے کہ شاید عذاب سے پناہ ملجائے خازن، محلی، بیضاوی، کشاف اور خطیب وغیرہ نے ابن جریج کی تفسیر پر اعتماد کرکے یَقُوْلُوْنَ کا فاعل مُجْرِمُوْنَ قرار دیا ہے اور یہی تشریح کی ہے لیکن مجاہد، حسن اور قتادہ نے ملائکہ کو فاعل قرار دیا ہے یعنی فرشتے کہتے ہیں کہ اللہ نے تمہارے لئے سخت بندش کردی ہے جنت کو تمہارے لئے حرام کردیا ہے ابن جریر نے اسی تفسیر کو پسند کیا ہے۔

ابو علی فارسی نے کہا اہلِ جاہلیت حِجْرًا مَّحْجُوْرًا

Marfat.com

کہتے تھے لیکن اس کا استعمال ترک کر دیا گیا، کہنے والوں کا
مطلب یا تو پناہ کی طلب ہوتی تھی یا اپنی محرومی کا اظہار۔
اصل میں حِجر پتھروں سے بنے ہوئے احاطے اور
گھیر کو کہتے ہیں محجوراً اسکی تاکید ہے۔ پ ۹/۲ یعنی سخت
بندش، ناقابلِ ازالہ اوٹ، عقل بھی انسانی بے اعتدالیوں
سے روکتی ہے اس لئے اسکو حِجر کہتے ہیں حَجر پتھر، حُجر
ریت کا ٹیلہ، حِجر عقل اور پتھروں کا احاطہ، حُجرۃ مکان کا
گوشہ، حُجرۃ کوٹھری، جانوروں کا باڑہ، تمام مشتقات
میں بندش اور روک کا مفہوم لازم ہے۔ ار ۱۹/۳ ۔

مُحْدَثٌ: اسم مفعول واحد مذکر، اِحداث مصدر
(افعال) جدید، تازہ، نوبہ نو۔ حَدَثٌ اور حُدُوثٌ کے
مفہوم میں ظہور، جدت، نوپیدگی، پہلے سے موجود نہ ہونا
داخل ہے اسلئے حَدَثٌ کا معنی ہے ناقضِ وضو، حُدُثٌ،
حِدْثٌ، حُدِثٌ، حَدِیثٌ خوش کلام آدمی، حَداثۃ اول
جوانی، حَداثۃُ الامر، حَدثانُ الامر آغاز کار۔ حُدُوثۃٌ
جوانی۔ حَدثان نئی چیز، حدثانُ الدھر، اَحداثُ
الدھر، حوادث الدھر، نوبہ نو مصائب، حُدُثی
نئی چیز، حَدیثُ السن جوان۔ مُحدِثٌ مجرم کو پناہ
دینے والا۔ مُحدَثٌ اور مُحدَثۃٌ نئی چیز جو اجنبی
معلوم ہو۔ مُحدَّث وہ شخص جس کو بیداری یا خواب
میں اللہ کی طرف سے کچھ سنائی دے یا القاء
کیا جائے ان تمام استعمالات میں ظہور، جدت اور نوپیدگی
کا مفہوم مشترک ہے۔ پ ۱۷/۱ ۱۹/۵ ۔

مَحْذُوْرًا: اسم مفعول واحد مذکر، ڈرنے کی چیز،
قابلِ خوف، خوفناک، ڈر کر بچنے کی چیز، مَحْذُوْرَۃ لڑائی
حَذِرَ حَذَرًا (سمع) ڈر کر بچا، احتیاط کی، حِذْرٌ
بچاؤ، وہ ہتھیار جن کے ذریعے بچاؤ ہوتا ہے
حَذِرٌ ڈرنے والا، محتاط آدمی، حَاذُوْرَۃٌ کا بھی
یہی معنی ہے، حذریانٌ صیغہ مبالغہ۔ پ ۱۵/۶ ۔

اَلْمِحْرَاب: اسم مفرد، محاریب جمع، کمرہ، بالاخانہ،
کوٹھی۔ پ ۳/۱۲ ۲۲/۱۱ الحراب پ ۱۶/۴ (دیکھو محاریب)

مُحَرَّرًا: اسم مفعول واحد مذکر، تحریر مصدر (تفعیل)
آزاد کیا ہوا یعنی بیت المقدس کی خدمت کے لئے مخصوص
(مجاہد) عبادت کے لئے خالص کر لیا گیا (شعبی) دنیا کے
دھندوں سے آزاد کردہ (جعفر صادق) تحریر آزاد کرنا،
حُرِّیت کسی کا غلام نہ ہونا، بری باتوں سے آزاد ہونا،
حُرّ آزاد، سخی، شریف، ہر عمدہ چیز، اچھا کام، حُرُّ الوجہ
رخسار، ابرو، حُرُّ الدار گھر کا وسطی حصہ، حُرُّ البقل کچی
کھائی جانیوالی ترکاری۔ طِینٌ حُرٌّ بغیر ریت کی خالص
مٹی۔ رَمْلٌ حُرٌّ بغیر مٹی کا خالص ریت، حُرَّۃٌ آزاد
عورت، شریف، اصیل عورت۔ پ ۳/۱۲ ۔

مُحَرَّمٌ: اسم مفعول واحد مذکر، مرفوع، تحریم مصدر

Marfat.com

(تفعیل) اللہ کی طرف سے حرام کیا ہوا منع کیا ہوا
پ ۱/۱ پ ۸/۲ پ ۱۳/۸ ۔

مُحَرَّمًا : اسم مفعول مذکر منصوب حرام کیا ہوا پ ۵/۸

مُحَرَّمَةٌ : اسم مفعول واحد مؤنث حرام کردہ تحریم سے مراد یا تحریم قہری ہے یعنی اللہ کے غضب کی وجہ سے چالیس برس تک تیہ (کے صحرا) سے نکلنا روک دیا گیا ہے یا تحریم تسخیری مراد ہے یعنی تیہ سے ۴۰ برس تک نکلنے کی قدرت ہی ختم ہو گئی۔ (راغب) پ ۶/۱۰ ۔ (دیکھو حَرَامٌ، اَلْبَیْتُ الْحَرَام، حَرَّمَ، حُرِّمَتْ وغیرہ)

اَلْمَحْرُوْمُ : اسم مفعول واحد مذکر وہ مسلمان رشتہ دار جس کا میراث میں حصہ نہ نکلتا ہو (ابن جریر عن ابن عباس) بدنصیبی کی وجہ سے نادار تنگ دست جس کی کمائی نہ ہو یا سوال سے بچنے والا، حیا کی وجہ سے نہ مانگنے والا جس کو حیا نے سوال سے روک دیا ہو (قتادہ و زہری)

مادہ حرم کے لئے روک، منع بازداشت کا مفہوم لازم ہے، تمام مشتقات میں یہ مفہوم مشترک ہے، کَرُمَ سے لازم اور ضَرَبَ سے متعدی اور سَمِعَ سے کبھی لازم اور کبھی متعدی آتا ہے۔ پ ۲۶/۱۸ پ ۲۹/۷ ۔

مَحْرُوْمُوْنَ : اسم مفعول جمع مذکر مرفوع، بدنصیبی کی وجہ سے حصول رزق سے روکے گئے۔ پ ۲۷/۱۵ پ ۲۹/۳ ۔

مُحْسِنٌ : اسم فاعل واحد مذکر اِحْسَانٌ مصدر (افعال) موحد، فرائض سے زیادہ ادا کرنیوالا۔ ہر قسم کی خوبی پیدا کرنیوالا۔

اعمال میں احسان دو طرح کا ہوتا ہے :۔

۱ کسی کو اس کے حق سے زیادہ دینا اور اپنے حق سے کم لینا۔

۲ اپنے اعمال میں خوبی پیدا کرنا یعنی فرض سے آگے بڑھ کر مستحبات کو بھی ادا کرنا جو چیز واجب نہ ہو اور اس میں کچھ نہ کچھ شرعی خوبی ہو اس کو بھی ادا کرنا (راغب)

احسان فی العبادۃ کی تشریح حدیث میں اس طرح آئی ہے اللہ کی عبادت اسطرح کرو کہ گویا اس کو دیکھ رہے ہو اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر یہ سمجھتے رہو کہ وہ تمکو دیکھ رہا ہے (بخاری)

احسان بمعنی اول کے مفعول پر اِلٰی یا بار آتا ہے اَحْسِنْ اِلٰی زَیْدٍ زید سے بھلائی کر بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ماں باپ سے اچھا سلوک کرو، احسان بمعنی دوئم متعدی

Marfat.com

بنفسہٖ مفعول پر کوئی حرفِ جر نہیں آتا۔ اَحْسِنِ الْوُضُوْءَ اچھی طرح سے وضو کر (قاموس)

(حُسْن، حُسْنٰی، حَسَنَۃٌ کے معانی کی تشریح اور باہم فرق کے لئے دیکھو باب الحاء مع السین)

آیات میں مُحسن بمعنی مُوحّد مستعمل ہے آخری آیت میں مؤمن مراد ہے۔ ۱/۱۳، ۵/۱۵، ۲۱/۱۲، ۲۳/۷۔

اَلْمُحْسِنَاتِ: اسم فاعل جمع مؤنث، اَلْمُحْسِنَۃُ واحد، نیکوکار عورتیں۔ ۲۱/۲۔

مُحْسِنُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع، مُحْسِنٌ واحد، نیکوکار مرد، بھلائی کرنے والے۔ ۱۴/۱۲۔

اَلْمُحْسِنِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مجرور، مُحْسِنٌ واحد احسان کرنے والے۔ ۱/۶، ۸، ۲/۱۵، ۶/۶، ۵، ۶/۷، ۷/۱۲، ۱۶، ۸/۱۴، ۹/۱۰، ۱۱/۴، ۱۲/۱۰، ۱۲، ۱۵، ۱۳/۹، ۱۳، ۱۴/۱۲، ۲۰/۵، ۲۱/۱، ۳، ۲۳/۸، ۹، ۲۴/۱، ۳، ۲۹/۲۲۔

مَحْسُوْرًا: اسم مفعول واحد مذکر حسرت زدہ، پُر افسوس، ماندہ، حیران۔ ۱۵/۲ حَسَرَ، حَسْرًا (نصر، ضرب متعدی) اسکو برہنہ کردیا۔ حَسَرَ الْبَعِیْرَ اونٹ کو تھکا دیا۔ حَسَرَ الْبَیْتَ گھر میں ستھرائی دی۔ حَسَرَ حُسُوْرًا (نصر، ضرب لازم) برہنہ ہوگیا۔ حَسَرَتِ الدَّابَّۃُ جانور تھک گیا۔ حَسَرَ الْمَاءُ پانی سوکھ گیا۔ حَسَرَ الْبَصَرُ (ضرب لازم) دور دیکھنے سے آنکھ تھک گئی۔ مِحْسَرَۃٌ اسم آلہ جھاڑو، کَرِیْمُ الْمَحْسَرِ اچھے باطن والا (دیکھو حسرات وحسیر)

مَحْشُوْرَۃً: اسم مفعول واحد مؤنث، حَشْرٌ مصدر، قرار گاہ سے نکال کر کہیں جمع کی ہوئی جماعت (دیکھو الحشر، حُشِرَتْ، حَشَرْنَا) ۲۳/۱۱۔

مُحْصَنٰتٍ: اسم مفعول جمع مؤنث، مُحْصَنَۃٌ واحد، مُحْصِنَۃٌ اسم فاعل مؤنث، اِحْصَانٌ مصدر (افعال) صاحبِ معجم القرآن نے لکھا ہے کہ سورہ نساء میں ۱ سے مراد ہیں آزاد یا پاکدامن عورتیں دوشیزہ ہوں یا نہ ہوں ۲ سے مراد ہیں شوہر والیاں ۳ سے مراد ہیں آزاد دوشیزائیں۔

ثعلب نے کہا کہ ہر پاکدامن عورت کو مُحْصِنَۃٌ (اسم فاعل) بھی کہا جاتا ہے اور مُحْصَنَۃٌ بھی (اسم مفعول) اور شوہر والی کو مُحْصَنَۃٌ (اسم مفعول) کہا جاتا ہے قاموس میں ہے اِمْرَأَۃٌ حَصَانٌ پاکدامن یا شوہر والی عورت، راغب نے بھی اسی کی تائید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ المحصنات اگر حُرِّمَتْ کے بعد قرآن میں آیا ہے وہاں شوہر والیاں مراد ہیں اور اسم مفعول کا صیغہ ہے اور اگر حُرِّمَتْ کے بعد نہیں ہے فتحہ اور کسرہ دونوں صحیح ہیں، شوہر والیاں ہوں یا عام پاکدامن عورتیں۔ اصل میں احصان کا معنی ہے حفاظت رکھنا شرفِ ذاتی یا عفت اخلاقی کی وجہ سے اگر کوئی عورت بدکاری سے

Marfat.com

اپنے کو محفوظ رکھتی ہے تو محصنۃ ہے اور شوہر حفاظت کرتا ہے محصَنَۃ ہے۔ پ۵ ؎۱ پاک دامن عورتیں۔

اَلْمُحْصَنَاتِ : پ۵ ؎۱ آزاد عورتیں ۱۸/۲ پاکدامن اجنبی عورتیں ۱۸/۹ پاکدامن عورتیں۔

اَلْمُحْصَنَاتُ ، پ۵ ؎۱ شوہر والیاں ۵/۲ ؎۱ پاکدامن عورتیں ؎۲ شافعی کے نزدیک آزاد کتابی عورتیں۔ امام اعظم کے نزدیک پاک دامن کتابی عورتیں آزاد ہوں یا باندیاں - (ہدایہ)

حضرت عبداللہ بن عمر کے نزدیک چونکہ کتابی عورت سے نکاح صحیح نہیں ہے اس لئے مسلمان عورتیں مراد ہیں۔

مُحَصَّنَۃٍ : اسم مفعول واحد مؤنث تحصین مصدر (تفعیل) حصن مادہ، قلعہ بند محفوظ بستیاں، حصن کا معنی ہے حفاظت بچاؤ، اس لئے حصن قلعہ کو کہتے ہیں حصان عمدہ گھوڑا ٹھوکر کھانے سے محفوظ، سوار کے لئے حفاظت کا ذریعہ۔ ۲۸/۵ -

مُحْصِنِیْنَ : اسم فاعل جمع مذکر منصوب احصان مصدر، بیبیوں والے یا باندیوں کے مالک یعنی وہ لوگ جنکی بیبیاں ہوں یا باندیاں رکھتے ہوں۔ پ۵ ۶/۵ -

مُحْضَرًا : اسم مفعول واحد مذکر مفرد، احضار مصدر (افعال) حاضر کیا گیا، سامنے لایا گیا یعنی انسان جو نیکی کریگا قیامت کے دن اسکے سامنے لائی جائیگی۔ (دیکھو اَحْضَرَتْ اُحْضِرَتْ) ۱۳/۱۱ -

مُحْضَرُوْنَ : اسم مفعول جمع مذکر مرفوع مُحْضَر واحد وہ لوگ جنکو حاضر کیا جائیگا۔ ۲۱/۵ ۲۲/۱۱ ۲۳/[illegible]

مُحْضَرِیْنَ : اسم مفعول جمع مذکر منصوب مُحْضَر واحد وہ لوگ جنکو حاضر کیا جائیگا۔ ۲۰/۲ ۲۳/۶ -

مَحْظُوْرًا : اسم مفعول واحد مذکر، ممنوع، روکی گئی، بند کر دی گئی۔ پ۱۵/۲ (دیکھو المحتظر)

مَحْفُوْظٍ : اسم فاعل واحد مذکر مجرور، حفظ مصدر (سمع) اَن مٹ۔ ہر تغیر سے محفوظ شیاطین کی دسترس سے محفوظ ہر قسم کے رد و بدل سے محفوظ۔ وہ لوح علمی جو اللہ کی نگہداشت میں ہے، نہ اس کا لکھا مٹ سکتا ہے نہ بدل سکتا ہے حِفْظٌ کا معنی ہے :-

؎۱ قوت یادداشت ؎۲ یادداشت ؎۳ یاد کرنا یا یاد رکھنا ؎۴ نگہداشت، نگرانی حفاظت، اس جگہ چوتھا معنی مراد ہے (دیکھو حافظًا حفیظ وغیرہ) ۳۰/۱۰ -

مَحْفُوْظًا ، اسم مفعول واحد مذکر منصوب

Marfat.com

نیچے گرنے سے محفوظ. پ۱۷/۳ (دیکھو محفوظ)

مُحْکَمَاتٌ : اسم مفعول جمع مؤنث، مُحْکَمَۃٌ مفرد، اِحْکَامٌ مصدر (افعال) پختہ، درست جن کے معانی اور الفاظ میں اجمال اور اشتباہ نہ ہو دلالتِ لفظ علی المعنی واضح ہو، غیر مراد کا احتمال نہ ہو، حنفی علمائِ اصول کے نزدیک یہ لفظ متشابہات کا مقابل ہے اور نص، ظاہر، مفسر، محکم چاروں کو شامل ہے۔ پ۳/۹۔

مُحْکَمَۃٌ : اسم مفعول واحد مؤنث، مُحْکَمَاتٌ جمع، پختہ، غیر منسوخ سورت جس میں ناقابلِ نسخ فیصلہ کر دیا گیا ہو۔ اَحْکَمَہٗ اس کو مضبوط کیا، بگاڑ سے روک دیا۔ اَحْکَمَہٗ عَنِ الْاَمْرِ اس کام سے اس کو روک دیا۔ پ۲۶/۷۔

(لفظِ حکم کی تشریح کے لئے دیکھو باب الحاء مع الکاف)

مُحَلِّقِیْنَ : اسم فاعل جمع مذکر منصوب تحلیق مصدر تفعیل، حَلْقٌ مادہ، بال منڈوانے والے۔ اصل لغت میں حَلْقَۃٌ کا معنی ہے اس کا حلق کاٹ دیا۔ توسیعِ استعمال کے بعد حَلْقٌ کا معنی ہوا بال کاٹنا پھر عرفِ عام میں بال مونڈنے کا معنی ہو گیا۔ باب تفعیل میں پہنچکر بال منڈوانے کا ترجمہ ہو گیا لیکن تحلیق کبھی لازم بھی آیا ہے جیسے حَلَّقَ الطَّائِرُ پرندہ گول دائرہ بنا کر چکر کاٹ کر اڑا۔ حلق کی شکل چونکہ گول ہے اس لئے حلقہ آدمیوں کی اس جماعت کو کہتے ہیں جو دائرہ بنا کر بیٹھی ہو۔ حَلِیْقٌ اور مَحْلُوْقٌ کا ایک ہی معنی ہے مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے اس لفظ کا استعمال ہوتا ہے رَأْسُہٗ حَلِیْقٌ اس کا سر منڈا ہوا ہے لِحْیَتُہٗ حَلِیْقٌ اسکی ڈاڑھی منڈی ہوئی ہے۔ عَقْرٰی حَلْقٰی کاٹی، مونڈی۔ وضعاً یہ لفظ بد دعائیہ ہے، استعمالاً بد دعائیہ بھی ہے اور کلمۂ شناعت بھی۔ پ۲۶/۱۲

مَحِلَّہٗ : مَحِلٌّ ظرفِ مکان مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ، قربانی کے حلال ہونے کی جگہ قربان گاہ، جہاں قربانی کے جانور کو ذبح کیا جاتا ہے یعنی حدودِ منیٰ۔

اگر کسی نے حج کا احرام باندھ لیا لیکن راستہ میں دشمن وغیرہ کی وجہ سے ارادہ حج توڑنا پڑے تو اول قربانی کے جانور کو حرم کی طرف بھیجدے اور جب منیٰ تک پہنچ جانے کا یقین ہو جائے تو سر منڈوا کر احرام کھول دے۔ حدودِ منیٰ

Marfat.com

تک قربانی کا جانور پہنچے بغیر سر منڈوانا امام اعظم کے نزدیک جائز نہیں، یہی لفظ اس قول کی واضح دلیل ہے، امام شافعی کے نزدیک یہاں سے آگے بڑھنے کی ممانعت اور حاجی آگے نہ بڑھ سکے اسی جگہ قربانی کو ذبح کر کے سر منڈوانا جائز ہے۔

مَحِلَّهَا: ظرفِ مکان مضاف ھا مضاف الیہ ذبح کرنے کا مقام، قربان گاہ یعنی حدودِ حرم۔ (مسلکِ امام اعظم بروایۃ ہشام بن حجر) ۱۷/۱۱

مُحِلِّي: اسم فاعل جمع مذکر، اصل میں مُحِلِّيْنَ تھا نون حذف کر دیا گیا۔ مُحِلٌّ واحد، اِحْلَال مصدر، حلال قرار دینے والے اِحلال کسی چیز کو حلال بنا دینا حلال قرار دینا یا ذمہ داری سے باہر نکل آیا۔ حَلٌّ کا اصل معنی ہے گرہ کھولنا کسی جگہ اترنے کی صورت میں عموماً سامان کھولا ہی جاتا ہے اس لئے حلول کا معنی ہو گیا اترنا، اس مادہ سے جتنے مشتقات مستعمل ہیں سب کے مفہوم میں کھولنے یا اترنے کا معنی ضرور پایا جاتا ہے مثلاً حلال کی ضد حرام یعنی وہ حکم جس میں ممانعت اور بندش دور کر دی گئی ہو، کھول دی گئی ہو۔ حِلٌّ مباح اور حرم سے باہر کا علاقہ، حِلَّةٌ محلہ یا سو گھروں کا محلہ، پڑاؤ، پڑاؤ پر اترنے والی جماعت۔ حَالٌّ اسم فاعل اترنے والا۔ دین مُعَجَّل، حلیل شوہر، حلیلہ بیوی ہر ایک دوسرے کے پاس فروکش ہوتا ہے۔ مَحَلٌّ اترنے کی جگہ مَحَلَّةٌ اترنے کی جگہ۔ اترنے کا وقت، اتر کر رہنے کی جگہ۔

حَلَّ (نَصَرَ) کھولا۔ دوسرا حَلَّ (ضَرَبَ) حرم یا احرام سے باہر آ گیا۔ اس کا مصدر حِلٌّ ہے حَلَّتِ الْمَرْأَةُ عورت عدت سے باہر آ گئی۔ عدت کی گرہ کھل گئی۔ حَلَّ الدَّيْنُ قرض کی مدت ختم ہو گئی اس کا مصدر حلول ہے۔ حَلَّ حَقِّيْ عَلَيْهِ میرا حق اس پر واجب ہو گیا، اس کا مصدر مَحِلٌّ ہے۔

حَلَّ الْمَكَانُ اور حَلَّ بِالْمَكَانِ (نَصَرَ ضَرَبَ) اس جگہ اترا۔ حَلٌّ حلول مَحَلٌّ اور حَلَلٌ مصدر۔

مُحَمَّدٌ: اسم مفعول واحد مذکر، تحمید مصدر (تفعیل) حَمْدٌ مادہ، وہ شخص جس کے اندر بکثرت خصائلِ حمیدہ اور اوصافِ پسندیدہ ہوں، محمد اگرچہ رسول اللہ کا اسمِ گرامی ہے لیکن آیت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں باوجود

Marfat.com

علیت کے وصفیت کی طرف اشارہ ہے گویا یہ
بتانا مقصود ہے کہ رسول اللہ کی ذات کے اندر
بکثرت خصائل محمودہ اور صفات حسنہ کہ یہ
موجود ہیں (راغب)

حضور والا کا پیدائشی نام محمد تھا لیکن
بعثت کے بعد بعض کافر حسد اور دشمنی سے مُذَمَّمْ
کہتے اور گالیاں دیتے تھے گویا ان کو زبان
پر محمد نام لینا بھی گوارا نہ تھا۔ صحاح کی ایک
حدیث میں آیا ہے حضور والا نے ارشاد فرمایا
میں محمد ہوں اور یہ لوگ مُذَمَّم کو برا کہتے ہیں
یعنی میں مذمم نہیں ہوں میرا نام ہی مذمم نہیں
ہے اس لئے ان کے برے الفاظ مجھ پر نہیں
پڑتے۔ ۲۶/۱۲،۵ ۲۲/۲ پ

مَحْمُوْدًا: اسم مفعول واحد مذکر (سمع) حَمْدٌ
مَحْمَدَۃٌ مصدر، وہ شخص جس کی حمد کی جائے
یا کی گئی ہو۔ ۱۵/۹ (دیکھو لفظ حمد)

مَحَوْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، مَحْوٌ مصدر
(نصر) ہم نے مٹادی، ہم مٹادیتے ہیں، محو کے
مفہوم میں اثر کو زائل کرنے کا معنی ضرور ہوتا ہے
مَحْوٌ چاند کا سیاہ دھبہ جس سے اس مقام کا نور
مٹ جاتا ہے، مَحْوَۃٌ بارش جو خشک سالی کو مٹاتی
ہے، زائل کردیتی ہے وہ ننگ و عار جو عزت کے زوال
کا سبب ہوتی ہے۔ شمالی ہوا جو ابر کو مٹے جاتی
ہے۔ ماحی رسول اللہ کا اسم لقبی تھا اس لئے کہ حضور
کفر کو مٹانے والے تھے۔ مُحَاۃٌ صافی اس مادہ کے
لام کلمہ میں واو ہے لیکن ناقص یائی یعنی لام کلمہ کی جگہ
ی بھی آتی ہے۔ دراسکا معنی بھی یہی ہے مَحْیٌ امر ب
سمع) مٹانا، اثر کو زائل کرنا۔ ۱۵/۲

مَحْیَاهُمْ: اسم مفرد مضاف هُمْ ضمیر مضاف الیہ
انکی زندگی، مَحَایَا جمع حَیِیَ یَحْیٰی اور حَیَّ یَحَیُّ (سمع)
یعنی ادغام کے ساتھ اور بغیر ادغام دونوں طرح
ماضی و مضارع مستعمل ہیں۔ ۲۵/۱۸
(مفہوم حیوۃ کی تشریح کے لئے دیکھو لفظ مَاتَ)

مَحْیَایَ: اسم مفرد مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف
الیہ، میری زندگی۔ پ ۸۔

مَحِیْصٌ: ظرف مکان مجرور، پناہ گاہ، لوٹنے
کی جگہ، امام راغب کے نزدیک یہ لفظ اصلاً
اجوف یائی ہے، لکھا ہے:

اصلہ من حَیْص بیص ای شدۃ و
منہ حاص عن الحق ای حاد عنہ الی
شدۃ ومکروہ واما الحوص فہو الخیاطۃ
فی الجلد یقال حاص عین الصقر۔

Marfat.com

یعنی محیص کا لفظ اصلاً حیص بیص سے نکلا ہے حیص بیص کا معنی ہے سختی۔ اسی سے حاصَ عَنِ الحق ہے یعنی حق سے اعراض کر کے سختی اور مصیبت کی طرف لوٹ گیا۔ حَوصٌ (اجوف واوی) کا معنی ہے کھال کو سینا۔ حَاصَ عَیْنُ الصَّقْرِ شکرے کی آنکھ سی دی۔ شاید راغب کی مراد یہ ہے کہ حوص اصل میں کھال کے سینے کو کہتے ہیں کیونکہ صاحبِ قاموس نے حاص کا استعمال ثوب (کپڑے) کے ساتھ بھی نقل کیا ہے۔ ۱۳/۱۵ ، ۲۵/۵۱ ، ۲۶/۱۷ -

مَحِیْصًا: ظرفِ مکان منصوب بحسب تفصیلِ مذکور۔ ۵/۱۵ -

اَلْمَحِیْضِ: ظرفِ زمان (وقتِ حیض) ظرفِ مکان (مقامِ حیض) مصدر (حیض آنا) یا بمعنے حیض یعنی وہ فاسد خون جو مخصوص زمانہ اور مخصوص حالت میں تندرست، جوان، غیر حاملہ عورت کے رحم سے نکلتا ہے۔ امام راغب نے لکھا ہے:-

علی ان المصدر فی ھذا النحو من الفعل یجیئ علی مَفْعَلٍ نحو معاش و معاد و قول الشاعر لا یستطیع بِھا القُراد مقیلا ای مکانا للقیلولۃ وان کان قد قیل ھو مصدر و یقال مافی برک مکیل و مکال

یعنی باوجودیکہ معتل واوی اور معتل یائی فعلوں سے مصدر میمی بروزن مَفْعَلٌ (عین کے فتحہ کے ساتھ) آتا ہے جیسے مَعَاشٌ عَاشَ عَیْشًا سے اور مَعَادٌ عَادَ عَوْدًا سے لیکن مَحِیْضٌ مصدر میمی ہے باوجودیکہ معتل یائی ہے (اور قیاسًا مَحَاضٌ ہونا چاہیئے) رہا شاعر کا یہ مصرعہ لَا یَسْتَطِیْعُ بِھَا الْقُرَادُ مَقِیْلًا (چیچڑی وہاں خوابگاہ نہیں پا سکتی) تو اس میں مَقِیل ظرفِ مکان ہے، بعض لوگ مقیل کو بھی مصدر میمی کہتے ہیں (اس صورت میں اس لفظ کی بنا ر خلافِ ضابطہ ہوگی) ایک محاورہ میں آتا ہے مَافِیْ بُرِّکَ مَکِیْلٌ و مَکَالٌ اس مثال میں کَالَ یَکِیْلُ سے مکیل اور مکال دونوں طرح مصدر آیا ہے۔

صاحبِ قاموس نے لکھا ہے کہ محیض کی طرح مَحَاضٌ بھی مصدر ہے اس لئے افعال باب ضَرَبَ سے آتے ہیں۔ ۲/۱۲ ، ۲۸/۱۷ -

مُحِیْطٌ: اسم فاعل واحد مذکر قیاسی اِحَاطَۃٌ مصدر باب افعال، حوط مادہ، ہر طرف سے گھیر لینے والا، امام راغب نے مفردات میں لکھا

Marfat.com

ہے کہ احاطہ کے چند معانی ہیں۔

۱۔ احاطہ جسمانی جیسے اَحَطْتُ بِمَکَانِ کَذَا میں نے فلاں جگہ کو گھیر لیا۔ ۲۔ احاطہ بالحفظ یعنی ہر طرف سے نگرانی کرنی جیسے اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ اللہ ہر چیز کا ہر طرف سے نگراں ہے۔ ۳۔ احاطہ بالمنع ہر طرف سے روک دیا جانا جیسے اِلَّآ اَنْ یُّحَاطَ بِکُمْ مگر یہ کہ ہر طرف سے تم کو روک دیا جائے۔ ۴۔ احاطہ علمی جیسے اِنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ یقیناً اللہ تمہارے اعمال انکی حیثیت، کیفیت، غرض، غایت، سبب نتیجہ، سب کو جانتا ہے۔ ۵۔ احاطہ قدرت ہر طرف سے قابو پا لینا جیسے عذاب یوم محیط میں روزِ قیامت مراد ہے جو ہر طرف سے قابو یافتہ ہوگا۔

اس فقیر کی نظر میں امام نے احاطہ کے اقسام میں کچھ غیر مفید طول دیا ہے ورنہ احاطہ بالمنع اور احاطہ قدرت میں مفہوم کے اعتبار سے کچھ زیادہ فرق نہیں ہے اسی طرح احاطہ بالحفظ اور احاطہ علمی کا مفہوم قریب قریب ہے قرآن مجید میں محیط کا لفظ ۱/۲ ۱/۲ میں عالم کل کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے ۱/۲ میں احاطہ قدرت اور احاطہ مراد ہے اور ۱/۲ میں صرف احاطہ قدرت۔

مُحِیْطًا: اسم فاعل مفرد منصوب، احاطہ مصدر ہر طرف سے گھیرے ہوئے، پورا پورا قابو رکھنے والا۔ ہر طرح سے جاننے والا۔ ۵/۱۲ میں احاطہ علمی مراد ہے اور ۵/۱۵ میں احاطہ قدرت۔

مُحِیْطٍ: اسم فاعل مفرد مجرور، ہر طرف سے گرفت میں رکھنے والا۔ ایسا قابو یافتہ کہ اس سے چھوٹ جانا ناممکن ہے۔ ۱۲/۸۔

مُحْیِ: اسم فاعل مفرد مضاف، احیاء مصدر باب افعال۔ اصل میں مُحْیِیٌ تھا، زندہ کرنے والا۔ حیات بخشنے والا (حیات کے معنی کی تشریح کے لئے دیکھو آیات) ۲۱/۸ ۲۴/۱۹۔

اَلْمَخَاضُ: اسم۔ دردِ ولادت، دردِ زہ مصدر۔ درد زہ ہونا۔ دردِ ولادت ہونا۔ مَخَضَتِ الْحَامِلُ مَخَاضًا حاملہ کو دردِ ولادت ہوا (فتح) تَمَخَّضَ الْوَلَدُ (باب تفعل) باہر نکلنے کے لئے بچہ نے پیٹ کے اندر حرکت کی۔ ۱۶/۵۔

اَلْمُخْبِتِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، اِخْبَاتٌ مصدر۔ باب افعال۔ عاجزی و خشوع کرنے والے (دیکھو تُخْبِتَ) ۱۷/۱۲۔

Marfat.com

مُخْتَالٍ: اسم فاعل واحد مذکر مجرور، اِخْتِیَالٌ مصدر، باب افتعال، خَیْلٌ مادہ، ناز سے چلنے والا، اترانے والا۔ مغرور، متکبر۔ مَخِیْلَۃٌ اور خُیَلَاءُ کا معنی ہے تکبر یعنی اپنے اندر اس بڑائی کا خیال کرنا جو واقع میں نہ ہو۔ خیال اصل میں اس دماغی صورت کو کہتے ہیں جو کسی شخص یا چیز کے سامنے سے ہٹنے کے بعد دماغ میں رہ جاتی ہے اسی طرح صورتِ خوابی کو بھی خیال کہا جاتا ہے۔ انہی معانی کا لحاظ کرکے خیال گمان کو کہنے لگے اور پندار وغرور کے لئے بھی اس مادہ کا استعمال ہونے لگا کیونکہ تکبر اور غرور بھی بے حقیقت ہوتا ہے صرف خود ساختہ خیالی صورت ہوتی ہے وصف واقعی سے خالی۔ ثلاثی مجرد باب سمع سے آتا ہے خَالَ یَخَالُ، اس کا مصدر خَیْلٌ، خَیْلَۃٌ، خَالٌ، خَیْلَانٌ، مَخِیْلَۃٌ، مَخَالَۃٌ اور خَیْلُوْلَۃٌ ہے اور سب کا معنی گمان کرنا۔ ثلاثی مزید سے اسم فاعل واحد مؤنث یعنی مُخِیْلَۃٌ اور مُخْتَالَۃٌ اس ابر کو کہتے ہیں جس سے پانی برسنے کا گمان ہو۔ پ ۲۱/۱۱ پ ۲۷/۱۹۔

مُخْتَالًا: اسم فاعل واحد مذکر منصوب اِخْتِیَالٌ مصدر۔ باب افعال۔ اکڑنے والا۔ اترانے والا۔ پ ۵/۲

مُخْتَلِفٌ: اسم فاعل واحد مذکر مرفوع اختلاف مصدر، باب افتعال۔ الگ الگ جدا جدا، قول میں، رائے میں، عقیدہ میں، رنگ میں، خو خصلت اور عادت میں، بہرحال کسی چیز میں اگر ایک شے دوسری شے سے الگ ہو تو اس کو مختلف کہا جاتا ہے۔ باہم تضاد کے لئے اختلاف ضروری ہے لیکن اختلاف کے لئے ایک کا دوسرے کی ضد ہونا ضروری نہیں کبھی دو مختلف باہم متضاد ہوتے ہیں کبھی نہیں ہوتے اختلاف کا مادہ خَلْفٌ ہے مزید تشریح کے لئے دیکھو (خَلَفَ، خَلْفَ، خَوَالِفُ، خَلِیْفَۃٌ) پ ۱۴/۱۵ پ ۲۲/۱۶۔

مُخْتَلِفٍ: اسم فاعل واحد مذکر مجرور الگ الگ پ ۲۶/۱۸

مُخْتَلِفًا: اسم فاعل واحد مذکر منصوب جُدا جُدا

مُخْتَلِفُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع، مُخْتَلِفٌ واحد جُدا جُدا قول اور عقیدہ رکھنے والے۔ پ ۳۰/۱

مُخْتَلِفِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب۔ مذہب اور دین میں الگ الگ۔ پ ۱۲/۱۰۔

مَخْتُوْمٌ: اسم مفعول واحد مذکر، ختام لگا ہوا مہر زدہ، ختام کا ترجمہ دو طرح کیا گیا ہے:

Marfat.com

ـــ مہر کرنے کا مسالہ ــ کسی چیز کا اختتام یعنی خاتمہ (دیکھو ختام) اس لئے مختوم کا ترجمہ اکثر اہلِ تفسیر نے مہر زدہ لکھا ہے یعنی جنت کی شراب کے برتنوں پر اللہ کی طرف سے بطور اعزاز و سند مہر لگی ہوگی جس کو اہلِ جنت ہی توڑیں گے لیکن ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ مختوم وہ رحیق (شراب کہنہ صاف) ہوگی جس کے آخر میں مشک کی خوشبو ہوگی۔ اس قول پر ختام بمعنی ثانی ہوگا۔ (مدارک و جلالین) $\frac{30}{8}$۔

مَخْذُوْلًا: اسم مفعول واحد مذکر منصوب خَذْلٌ اور خِذْلَانٌ مصدر، بے مدد چھوڑا ہوا۔ (دیکھو مَخْذُولًا) خذل اور خذلان، لازم بھی ہے یعنی بے مدد ہونا، مددگاروں سے بچھڑ جانا، خَذَلَتِ الظَّبْيَةُ ہرن اپنی جگہ سے بچھڑ گئی اسی لئے خاذِل اور خذول بے مدد اور ہزیمت خوردہ شخص کو کہتے ہیں اور متعدی بھی ہے، خَذَلَہٗ اس کو بے مدد چھوڑ دیا، خَذَلَ عَنْہُ اسکو بے مدد چھوڑ کر الگ ہوگیا (نصر، قاموس) مخذول فعل متعدی سے اسم مفعول بنایا گیا ہے یعنی ضرورت مدد کے وقت بے مدد چھوڑا ہوا۔ $\frac{15}{2}$۔

مُخْرِجٌ: اسم فاعل واحد مذکر مرفوع منوّن اخراج مصدر باب افعال، ظاہر کرنیوالا۔

خروج (مصدر ثلاثی مجرد لازم) برآمد ہونا قرارگاہ سے باہر آجانا ایک حالت سے دوسری حالت اور ایک کیفیت سے دوسری کیفیت کی طرف نکلنا۔ باب افعال میں آکر خروج متعدی ہوگیا چونکہ خروج کے لئے ظہور لازم ہے اس لئے اخراج کا معنی اظہار بھی ہوتا ہے اور چونکہ عدم سے وجود میں آنا بھی ایک طرح کا خروج ہے اس لئے اخراج کا معنی پیدا کرنا بھی ہوتا ہے۔ $\frac{1}{9}$ $\frac{2}{14}$۔

مُخْرِجُ: اسم فاعل واحد مذکر مرفوع مضاف نکالنے والا۔ پیدا کرنیوالا۔ $\frac{7}{18}$۔

مُخْرَجَ: مصدر مضاف، نکالنا۔ اس آیت سے مراد مکہ سے نکالنا ہے اور مدینہ میں داخل کرنا۔ (ابن عباس، حسن بصری۔ قتادہ)

یا امن کے ساتھ مکہ سے نکلنا اور پھر فاتحہ مکہ میں داخل کرنا مراد ہے (ضحاک) یا فرائض رسالت میں داخل کرنا اور پھر ادائے فرائض کے بعد دنیا سے نکالنا مراد ہے (مجاہد) یا جنت میں داخل کرنا اور مکہ سے نکالنا مراد ہے (روایت از حسن بصری) یا طاعت میں داخل کرنا اور ممنوعات سے نکالنا مراد ہے۔

Marfat.com

(مال مجہول) معالم التنزیل۔ ۹/۱۵۔

مُخْرَجًا: اسم ظرف مفرد، خروج مصدر، مخارج جمع، نکلنے کی جگہ۔ ۱۷/۲۵۔

مُخْرَجُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع، اخراج مصدر، نکالے گئے۔ نکالے ہوئے۔ ۳/۱۸ ۲/۳۰۔

مُخْرَجِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مجرور نکرہ، اخراج مصدر، نکالے گئے، نکالے ہوئے۔ ۴/۱۴۔

اَلْمُخْرَجِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مجرور معرف باللام، اخراج مصدر، نکالے گئے، نکالے ہوئے۔ ۱۲/۱۹

مُخْزِیْ: اسم فاعل واحد مذکر، اخزار مصدر باب افعال خِزْیٌ مادہ (ناقص یائی) ذلیل کرنے والا۔ رسوا کرنے والا۔

خَزْوٌ (ناقص واوی باب نصر) کسی پر زبردستی کرنا۔ زبردستی غالب آنا۔ مالک ہوجانا اس مادہ سے باب افعال نہیں آتا صرف خِزْیٌ اور خَزَایَۃٌ سے آتا ہے اول سے زیادہ اور دوسرے سے کم، خِزْیٌ کے معنی ہیں رسوائی ذلت، رسوا ہونا ذلیل ہونا اور خَزَایَۃٌ کے معنی ہیں شکست ذہنی اپنے کو خود ذلیل سمجھنا، جھجک (مع اَخْزَیْتُہٗ، میں رسوائی میں اس پر غالب آیا (ضرب) قرآن مجید میں دونوں طرح استعمال ہوا ہے مخزی کے دونوں

معنی صحیح ہیں اللہ کافروں کو دنیا وآخرت میں ذلیل وخوار کرنیوالا بھی ہے اور انکی حالت ایسی بنا دینے والا بھی ہے کہ وہ خود اپنے کو ذلیل سمجھیں۔ ۲/۱۱۔

اَلْمُخْسِرِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مجرور اَلْمُخْسِر واحد اخسار مصدر باب افعال تول میں کمی کرنیوالے وزن میں کمی کرنے کے دو معنی ہیں۔

۱۔ کسی کو وزن میں کم دینا ڈنڈی مارنا پورا نہ د...
اس کو تطفیف بھی کہتے ہیں۔

۲۔ ایسے کام کرنا جس سے قیامت کے دن...
نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہو جائے مُخْسِرِیْن کا مطلب...
دونوں طرح سے لیا جا سکتا ہے کہ راغب، اکثر...
مفسرین نے اول معنی ہی کو بیان کیا ہے او...
اسی کو ترجیح دی ہے یاد رکھو کہ اللہ نے خسرا...
یا اس کے مشتقات کا استعمال جس جگہ بھی قرآن...
میں کیا ہے اس سے مراد اخروی نقصان...
اور نیکیوں کے پلڑے کا ہلکا ہونا اور قیامت...
کے دن گھاٹا اٹھانا ہے البتہ باب افعال یع...
لفظِ اخسار سے جتنے صیغے مستعمل ہوئے ہیں...
ان میں خسران کے دونوں معنی مراد ہیں کہیں ا...
کہیں دوسرا خسران کی مزید تنقیح کے لئے دیکھ...
لفظ خُسر منقول از مفردات راغب)

مُخْضَرَّةً : اسم فاعل واحد مؤنث منصوب اِخْضِرَارٌ مصدر، باب افعلال سرسبز، کاہی رنگ والا، سبز سیاہی مائل، خُضْرَۃٌ سفیدی اور سیاہی کا مخلوط رنگ جسمیں سیاہی کی طرف میلان زیادہ ہو اس لئے عربی میں اخضر کو اسود اور اسود کو اخضر کہہ لیا جاتا ہے عراق کا وہ علاقہ جو بہت سرسبز ہے سواد کہلاتا ہے خَضِرَ (سمع) سبز ہو گیا، خَضَرَ (نصر) کاٹا، اَخْضَرَ (باب افعال) سبز کر دیا۔ اِخْتَضَرَ (باب افتعال) کٹ گیا (لازم) اِخْتَضَرَ الْکَلَاَ سبز گھاس کاٹی (متعدی) اِخْضَرَّ (باب افعلال) سبز ہو گیا، سیاہ ہو گیا کٹ گیا، اسی سے مُخْضَرَّۃٌ اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ $\frac{14}{15}$۔

مَخْضُوْدٍ : اسم مفعول واحد مذکر مجرور ضحاک و مجاہد نے کہا پھلدار درخت، پھلوں سے اتنا لدا ہوا کہ نیچے کو جھک جائے۔ ابن عباس اور عکرمہ نے کہا کانٹوں سے صاف کیا ہوا درخت جس کے کانٹے توڑ دیئے جائیں حسن بصری نے کہا تاکہ ہاتھوں کو زخمی نہ کریں، ابن کیسان نے کہا تاکہ کچھ دکھ نہ ہو (معالم) راغب نے ابن عباس کے قول کی تائید کی ہے۔

اَخْضَدَ اتنا لچکدار کہ نیچے کو دوہرا ہو جائے خَضِدٌ نیچے کو جھکا ہوا لچکا ہوا جو سیدھا کھڑا نہ ہو سکے خَضَدَ الشَّجَرَ درخت کے کانٹے کاٹ دیئے چھیل دیئے خَضِیْدٌ اور مَخْضُوْدٌ صفت کے صیغے اسی سے ہیں مُتَخَضِّدٌ لچک کے مارے دوہرا ہو جانے والا نیچے کو جھک جانیوالا، تَخَضَّدَ الْعُوْدُ لکڑی لچک کی وجہ سے نیچے کو جھک گئی۔ $\frac{27}{14}$۔

مُخَلَّدُوْنَ : اسم مفعول جمع مذکر، تَخْلِیْدٌ مصدر، باب تفعیل، خُلْدٌ اور خُلُوْدٌ کا معنی ہے کسی چیز کا ہمیشہ یا مدت دراز تک ایک حالت پر باقی رہنا اسکی حالت میں تغیر نہ آنا اس لئے مُخَلَّدٌ کا معنی ہوا ہمیشہ یا مدت دراز تک ایک حالت پر قائم رکھا گیا۔ رَجُلٌ مُخَلَّدٌ اس آدمی کو کہتے ہیں جس کے بال مدت دراز تک سفید نہ ہوں۔ (راغب)

اسی بنا پر مفسرین نے آیت؛ مخلدون کا ترجمہ کیا ہے نہ کبھی مرنے والے نہ کبھی بوڑھے ہونے والے ہمیشہ لڑکوں ہی کی شکل پر قائم رہنے والے (خازن و بیضاوی) سعید بن جبیر نے کہا کہ مُخَلَّدٌ اس شخص کو کہتے ہیں جس کے کانوں میں

Marfat.com

باجے پڑرہے ہوں اس صورت میں مخلدون کا ترجمہ ہوا وہ لڑکے جن کے کانوں میں بالے پڑے ہوں گے (معالم) ۲۷/۱۴ ۲۹/۱۹۔

مُخْلِصًا: اسم فاعل واحد مذکر منصوب، اخلاص مصدر، باب افعال خالص کر لینے والا اخلاص کا معنی ہے کسی چیز کی آمیزش سے دوسری چیز کو الگ کرنا چھانٹ دینا بندہ کے مخلص ہونے کا مطلب ہوتا ہے خالص اللہ کی اطاعت کرنی اللہ کو یہودیوں کی تشبیہ اور عیسائیوں کی تثلیث سے پاک سمجھنا بقول راغب ماسوی اللہ سے اپنے خیال کو ہٹا لینا اور صرف اللہ ہی کا ہو جانا۔ رہا اللہ کا بندہ کو مخلص بنانا تو اس کا مطلب ہے بندہ کو ممتاز منتخب اور برگزیدہ بنا لینا، اپنی خصوصی عنایت کے لئے چن لیا۔ ۲۳/۱۵،۱۶ -

مُخْلَصًا: اسم مفعول واحد مذکر، اخلاص مصدر چنا ہوا۔ چھانٹا ہوا، برگزیدہ اور ممتاز کیا ہوا۔ ۱۶/۷ -

مُخْلِصُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع مخلص واحد۔ خالص اللہ کی اطاعت کرنے والے بغیر آمیزش شرک کے اللہ کو واحد جاننے والے ہر عیب سے اپنے قول و فعل کو پاک رکھنے والے۔ ۱/۱۶ -

مُخْلِصِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب و مجرور نکرہ مخلص واحد، ترجمہ تفصیل مذکور دیکھو مخلصون اور مخلصا ۱ ۸ ۱۱/۱۳،۳ ۲۴/۱۲،۷ ۳۰/۲۲ -

اَلْمُخْلَصِیْنَ: اسم مفعول جمع مذکر معرفہ مخلص واحد، چھانٹے ہوئے برگزیدہ بنائے ہوئے، منتخب ۱۲/۱۲ ۱۴/۳ ۲۳/۶،۸،۹،۱۴ (دیکھو مخلصا)

مُخْلِفَ: اسم فاعل واحد مذکر منصوب مضاف اخلاف مصدر باب افعال وعدہ کے خلاف کرنیوالا، وعدہ کو پیچھے ڈالدینے والا۔ اخلاف کا اصل معنی ہے ایک کا دوسرے کے بعد اپنے جانوروں کو پانی پلانا۔ اَخْلَفَ الشَّجَرُ (لازم) پت جھاڑ کے بعد درخت سرسبز ہوگیا اَخْلَفَ اللّٰهُ عَلَیْکَ (متعدی) اللہ تجھے گذشتہ کا عوض عطا کرنے ۱۳/۱۹ (تنقیح کے لئے دیکھو خَلَفَ خَلْفَ خَلِیْفَہ)

اَلْمُخَلَّفُوْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مرفوع تخلیف مصدر باب تفعیل، پیچھے چھوڑے ہوئے لوگ، تخلیف کسی کو پیچھے کر دینا پیچھے چھوڑ دینا۔ خَلَّفْتُہٗ میں نے اسکو اپنے پیچھے چھوڑ دیا۔ ۱۰/۱ میں مراد ہیں وہ بارہ آدمی جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تبوک کے

Marfat.com

جہاد پر نہیں گئے تھے مدینہ میں پیچھے رہ گئے تھے پ ۲۶ع۱ میں مدینہ کے آس پاس رہنے والے وہ بدو مراد ہیں جن کو حدیبیہ کے سال حضور اقدس نے اپنے ساتھ مسلمان کے ہمراہ مکہ کو چلنے کا حکم دیا تھا لیکن وہ قریش کے ڈر کے مارے ساتھ نہیں گئے اللہ نے ان کو پیچھے ہی رکھا (تفتیح کے لئے دیکھو باب التاء مع اللام)

اَلْمُخَلَّفِيْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مجرور پیچھے چھوڑے ہوئے لوگ یعنی وہ بدو جو حوالی مدینہ میں رہتے تھے اور حدیبیہ کے سال مکہ کو مسلمان کے لشکر کے ساتھ جانے سے حیلے بہانے کرکے رہ گئے تھے۔ پ ۲۶ع۱۔

مُخَلَّقَةٍ: اسم مفعول واحد مؤنث مجرور، تخلیق مصدر۔ باب تفعیل خلق مادہ۔ حاکم نے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ مُخَلَّقَۃ سے مراد وہ بوٹی جو زندہ ہو جاتی ہے اور غیر مخلقہ سے مراد وہ بوٹی جو ساقط ہو جاتی ہے قتادہ سے بھی یہی مروی ہے بغوی نے معالم میں لکھا ہے قال ابن عباس وقتادۃ مخلقۃ ای تامۃ وغیر مخلقۃ غیر تامۃ ای ناقصۃ الخلق وقال مجاھد مصورۃ وغیر مصورۃ یعنی السقط وقیل المخلقۃ الولد الذی یأتی بہ المرأۃ لوقتہ وغیر المخلقۃ المسقط یعنی ابن عباس و قتادہ نے فرمایا کہ مخلقہ یعنی پوری بناوٹ والی اور غیر مخلقہ وہ جسکی بناوٹ پوری نہ ہو ناقص ہو۔ مجاہد نے فرمایا مخلقہ جس کے خدوخال اور شکل بنا دی گئی ہو اور غیر مخلقہ وہ جس کی شکل نہ بنی ہو یعنی گرنے والا بچہ، بعض لوگوں کا قول ہے کہ جو بچہ اپنے پورے وقت پر پیدا ہوتا ہے وہ مخلقہ ہے اور جو وقت سے پہلے گر جاتا ہے وہ غیر مخلقہ ہے، صاحب مدارک نے لکھا ہے کہ مخلقہ وہ بوٹی ہے جس کے اعضاء درست اور ہموار ہوں، ساخت ٹھیک ہو بناوٹ کا کوئی عیب اور نقصان نہ ہو اور غیر مخلقہ وہ بوٹی ہے جو ایسی نہ ہو گویا اللہ ابتدائی بوٹی میں ہی اختلاف کر دیتا ہے، کسی کی ساخت پوری، اعضاء کامل، اور بناوٹ نقصان سے پاک ہوتی ہے کسی کی ایسی نہیں ہوتی اس بنیادی تفاوت کی وجہ سے ہی آدمیوں کی شکل صورت بناوٹ اور پستی درازی میں تفاوت اور اعضاء کا کمال و نقصان ہوتا ہے۔

محلی اور بعض دوسرے اہل تفسیر نے

ابن عباس اور مجاہد کی تفسیر کو جمع کر دیا ہے
اور مخلقہ کا ترجمہ کیا ہے شکل والی پوری
ساخت والی اور غیر مخلقہ وہ جو مخلقہ کے
خلاف ہو۔ صاحبِ معجم القرآن نے
مدارک کے موافق تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے
یہ لفظ خَلَّقَ السِّوَاکَ وَالْعُوْدَ سے ماخوذ
ہے جس کا معنی ہے مسواک اور لکڑی کو چھیل
کر درست اور چکنا کر دیا، صَخْرَۃٌ خَلْقَاءُ
چکنا پتھر، چٹان، اساس میں ہے خَلَّقَ الْقِدْحَ
تیر کو چھیل کر چکنا کر دیا۔ ۱۷/۸۔

مَخْمَصَۃٌ: اسم۔ ایسی بھوک جس سے پیٹ
لگ جائے، خَمْصَۃٌ بھوک، نشیبی گڑھا۔
خَامِصٌ پتلے پیٹ والا۔ خُمْصَانٌ وہ شخص
جس کے پیٹ میں بھوک کی وجہ سے گڑھا ہو
خَمِیْصُ الْحَشٰی پتلے پیٹ والا۔ اَخْمَصُ
تلوے کا گڑھا جو زمین پر نہیں لگتا (قاموس) خَمَصَہٗ
الْجُوْعُ خَمْصًا وَمَخْمَصَۃً بھوک نے اس کا
پیٹ لگا دیا (نَصَرَ، متعدی) خَمَصَ الْبَطْنُ
پیٹ لگ گیا۔ خَمَصَ الْجُرْحُ زخم کا ورم دب
گیا (نَصَرَ لازم) ۵/۳۔ ۹/۱۲۔

مَدًّا: اسم اور مصدر (نصر) کھینچنا، پھیلانا
بچھانا۔ وسیع کرنا۔ دن نکلنا، دوات میں روشنائی
ڈالنا۔ دوات سے روشنائی نکالنا، نظر کا پھیلاؤ
پیہم مسلسل زیادتی کرنا۔ دریا کا چڑھاؤ۔ آیت میں
پیہم زیادتی کرنا مراد ہے۔ ۱۶/۸۔

مِدَادًا: اسم۔ روشنائی۔ چراغ کا تیل ہر
چیز کی زیادتی۔ جنت کے حوض کے متعلق حدیث
میں آیا ہے میزابانِ یمدانہا الجنۃ دو
نالے اس میں آکر کھلتے ہیں جن میں پیہم افزونی
جنت سے ہوتی ہے یعنی جن کا سرچشمہ جنت میں
ہے آیت میں ادل اللذ کر معنی مراد ہے (وا لفعل
من نصر) ۱۶/۲۔

مَدَّ: واحد مذکر غائب ماضی معروف مَدٌّ مصدر
(نصر) بچھایا پھیلایا۔ ۱۳/۷۔ ۱۹/۲۔
موخرالذکر آیت میں سایہ کو پھیلانے سے
مراد ہے فجر صادق سے طلوعِ آفتاب تک کا
پورا وقت جس میں نہ رات کی تاریکی ہوتی ہے نہ
سورج کی چمک اور دھوپ ابنِ عطیہ نے اس
تخصیص کو اگرچہ قابلِ اعتراض قرار دیا ہے لیکن
تمام مفسروں نے بالاجماع یہی مطلب لکھا ہے
اجماع اہلِ تفسیر کے مقابلہ میں ابن عطیہ کا شبہ
کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

Marfat.com

امام راغب ابو عبیدہ اور مجد الدین فیروز آبادی نے لکھا ہے کہ کسی خیر اور بھلائی میں افزونی کرنے کے موقع پر امداد (باب افعال) اور اس کے مشتقات کا استعمال کیا جاتا ہے اور دکھ کی زیادتی کو بیان کرنا ہوتا ہے تو مَدَّ (نصر) بولا جاتا ہے یعنی مادہ ایک ہی ہے لیکن خیر میں زیادتی کے لئے ثلاثی مزید اور عذاب و تکلیف کی زیادتی کے لئے ثلاثی مجرد کا استعمال اکثر کیا جاتا ہے۔

ابو عبیدہ نے یہ بھی کہا ہے کہ بغیر بیرونی اضافہ اور زیادتی کے کسی چیز میں افزونی کرنے کے لئے مَدَّ کہا جاتا ہے اور بیرونی زیادتی کو بیان کرنا ہوتا ہے تو اَمَدَّ کہتے ہیں جیسے اَمْدَدْنَاہُمْ بِفَاکِہَۃٍ الخ اور اَنِّیْ مُمِدُّکُمْ بالف الخ (دیکھو باب الالف مع المیم)

مُدَّتْ: واحد مؤنث غائب ماضی مجہول؛ مَدٌّ مصدر، باب نصر، کھینچی جائیگی، چمڑے کی طرح کھینچکر برابر کر دی جائیگی تا اس پر بلندی پستی نہ رہیگی۔ (اخرجہ الحاکم عن جابر بن عبداللہ مرفوعا) ۳۰/۱۹۔

مُدَّتِہِمْ: مدت مجرور، مجرور ہُمْ ضمیر جمع مذکر مضاف الیہ۔ ان کے معاہدہ کا زمانہ یعنی میعادِ معاہدہ ختم ہونے تک، مدت کا معنی ہے وقت کا ایک حصہ۔ پورا وقت پوری مسافت، زمان و مکان دونوں کے لئے اس کا استعمال ہوتا ہے۔ آیت میں معاہدہ کا زمانہ یعنی بقیہ نو ماہ مراد ہیں۔ ۱۰/۲۔

مَدَدًا: زیادتی۔ طاقت کا اضافہ۔ مَدَدُ الجیش وہ چیز جس سے فوج کی طاقت میں اضافہ کیا جاتا ہے جیسے ہتھیار، رسد، مزید کمک وغیرہ، آیت میں اول معنی مراد ہے (مطلب اگر یاد رکھو کہ بقول راغب اس جگہ عام زیادتی مراد نہیں ہے بلکہ روشنائی کی فزونی اور ایسی زیادتی مراد ہے جیسے کسی پانی کے سرچشمے اور سوت سے نو بنو اد یہم ہوتی رہتی ہے۔ ۱۶/۲

مَدَدْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، مَدٌّ مصدر، باب نصر، ہم نے پھیلایا۔ ہم نے بچھایا۔ ۱۴/۲۔

مُدْبِرًا: اسم فاعل واحد مذکر۔ اِدْبَارٌ مصدر۔ باب افعال۔ پشت پھیرنے والا۔ دُبر پشت پیچھے انجام، آخر، اسی سے دَبَرَ فعل ماضی (نصر) بنایا گیا ہے۔ اس نے پشت پھیری اور گیا۔ باب افعال سے اَدْبَرَ کا

Marfat.com

بھی یہی معنی ہے۔ پ ۱۹/۱۶ ۲/۷۔

اَلْمُدَبِّرَاتِ: اسم فاعل جمع مؤنث مجرور۔ اَلْمُدَبِّرَۃ واحد مؤنث۔ تدبیر مصدر، باب تفعیل، تدبیر کا معنی ہے انجام کو سوچنا، انتظام کرنا ہر چیز کے دُبُر یعنی نتیجہ پر غور کرنا۔ یہاں بقول حضرت ابن عباس فرشتوں کی وہ جماعتیں مراد ہیں جو انتظام کائنات پر اللہ کی طرف سے مامور ہیں۔ (البغوی۔ معالم) ۳۰/۲۔

مُدَبِّرِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب مدبر مفرد۔ اِدبار مصدر۔ باب افعال، پشت موڑنے والے۔ پیٹھ دینے والے۔ قرآن مجید میں مدبر یا مدبرین کا لفظ تنہا نہیں استعمال کیا گیا بلکہ تَوَلِّی یا تَوْلِیَۃٌ سے کوئی فعل ضرور ساتھ ساتھ ذکر کیا گیا ہے مثلاً وَلَیْتُمْ تُوَلُّوا، تُوَلُّوْنَ وَلَّوْا۔ تُوَلُّوا۔ وَلّٰی وغیرہ، ایسا اس لئے کیا گیا کہ منہ موڑ کر پشت پھیر کر چلے جانے کا مفہوم پیدا ہو جائے۔ پ ۱/۱۰ ۱۷/۵ ۲۰/۲ ۲۱/۸ ۲۳/۷ ۲۴/۹۔

اَلْمُدَّثِّرُ: اسم فاعل واحد مذکر تَدَثُّر باب تَفَعُّل۔ یہ لفظ اصل میں اَلْمُتَدَثِّرُ تھا، تاء کو دال سے بدل کر دال کو دال میں ادغام کر دیا اوپر سے کپڑا اوڑھنے والا۔

شِعار اس کپڑے کو کہتے ہیں جو بدن کی کھال سے ملا ہوا ہوتا ہے (جیسے بنیان شلوکہ) اور دِثار وہ کپڑا ہوتا ہے جو اوپر سے پہنا یا اوڑھا جاتا ہے اسی لئے رَجُلٌ دُثُوْرٌ پوشیدہ گمنام آدمی کو اور سَیْفٌ دَاثِرٌ پرانی زنگ سے بھری ہوئی تلوار کو اور داثر اس فرسودہ کھنڈر کو جس کے نشان بھی مٹ کر چھپ گئے ہوں، کہتے ہیں۔ (قاموس)

المدثر رسول اللہ کے اسمار نفسیہ میں سے ایک نام اسی آیت کی وجہ سے ہوگیا اور سورت کا نام بھی اسی بنیاد پر قرار پایا جمہور کا قول ہے کہ سب سے اول سورۂ اقرأ مالم یعلم تک نازل ہوئی پھر تین سال تک وحی بند رہی یہی فترۃ الوحی کا زمانہ کہلاتا ہے اس کے بعد یاایہا المدثر نازل ہوئی حضرت جابر بن عبداللہ کا قول ہے کہ سب سے پہلے سورۂ مدثر نازل ہوئی، رواہ ابوسلمۃ (معالم)

حقیقت یہ ہے کہ انقطاع وحی کے زمانہ کا ایک واقعہ جب حضور نے بیان فرمایا کہ اثنائے راہ میں میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی، نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ

Marfat.com

جو حرا میں آیا تھا آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا نظر آیا، میں ڈر گیا گھر میں پہنچا تو بیوی سے کہا زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ مجھے لپیٹو مجھے کچھ اڑھاؤ۔ اس کے بعد اللہ نے یا ایہا المدثر فاھجر تک نازل فرمائی (صحیحین) اس واقعہ سے غالباً حضرتِ جابر نے سمجھ لیا کہ سورہ مدثر سب سے پہلے نازل ہوئی حالانکہ یہ انقطاعِ وحی کے زمانہ کا واقعہ ہے اس سے پہلے وحی آچکی تھی۔ ۲۹/۱۵۔

اَلْمُدْحَضِیْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مجرور اَلْمُدْحَضُ واحد اِدْحَاضٌ مصدر باب اِفعال قرعہ اندازی میں ہار جانے والے، اصل معنی ہے پھسلائے ہوئے مغلوب آدمی بھی کامیابی کے مقام سے پھسل کر گر جاتا ہے اسلئے قرعہ اندازی میں ہار جانیوالے کو مُدْحَض کہا جاتا ہے۔

دَحَضَتْ رِجْلُہٗ (فتح) اس کا پاؤں پھسل گیا۔ ھٰذِہٖ مُدْحَضَۃُ الْقَوْمِ یہ قوم کی لغزش ہے ھٰذَا الْمَکَان دَحْضٌ یہ پھسلنے کی جگہ ہے ایک شاعر کا قول ہے ؎

حَادَیْتُ وَنَجَی الْیَشْکُرِیُّ حِذَارُہٗ
وَحَادَ کَمَا حَادَ الْبَعِیْرُ عَنِ الدَّحْضِ

تو زد کر گر گیا اور احتیاط نے یشکری کو بچا لیا وہ اس طرح مڑ کر بچ گیا جس طرح پھسلن کے مقام سے اونٹ مڑ کر بچ جاتا ہے۔

دَحَضَتِ الشَّمْسُ عَنْ کَبِدِ السَّمَاءِ نقطہ وسط النہار سے سورج ڈھل گیا۔ مزید تنقیح کے لئے (دیکھو داحضۃ) ۲۳/۹۔

مَدْحُوْرًا: اسم مفعول واحد مذکر منصوب دَحْرٌ اور دُحُوْرٌ مصدر، باب نَصَر۔ رحمت سے دور کیا ہوا۔ ہنکایا ہوا۔ نکالا ہوا۔ دحورٌ کا معنی ہے دور کرنا، ہنکانا۔ دَحُوْرٌ صیغہ صفت (دیکھو دُحُوْرًا) ۸/۹، ۱۵/۴۲۔

مُدْخَلَ: مصدر میمی مضاف باب افعال داخل کرنا۔ (مزید تنقیح کے لئے لفظ دخل، دخلوا اور مخرج) ۵/۹۔

مُدْخَلًا: مصدر میمی نکرہ، داخل کرنا۔ ۵/۲، ۱۷/۱۵۔

مُدَّخَلًا: اسم ظرف، باب افتعال۔ دخلٌ مادہ، داخل ہونے کا مقام، گھسنے کی جگہ، یہ لفظ اصل میں مُدْتَخَلًا تھا، تار کو دال سے بدل کر دال کو دال میں ادغام کر دیا۔ ۱۰/۱۳۔

مِدْرَارًا: صیغۂ مبالغہ، دَرٌّ مصدر دوام بہت برسنے والا۔ دَرٌّ کا معنی ہے ہر چیز کی خوبی

Marfat.com

دودھ، دودھ کی کثرت، روانی، دِرَّۃٌ اسم مصدر دودھ خون، دودھ کی کثرت، روانی، بارش، دَارٌّ اسم فاعل، رواں، برسنے والا۔ دَرَّتِ النَّاقَۃُ (نصر و ضرب متعدی) اونٹنی نے بہت دودھ دیا۔ دَرَّ الْعَرَقُ (ضرب لازم) پسینہ جاری ہو گیا دَرَّ السِّرَاجُ چراغ روشن ہو گیا۔ دَرَّتِ السُّوْقُ بازار کھل گیا۔ چل گیا۔ دَرَّ وَجْہُکَ بیماری سے اچھا ہونے کے بعد تیرے چہرے پر رونق آگئی۔ ان تمام مشتقات کا مادہ دَرٌّ ہے جس کا اصل معنی دودھ یا دودھ کی کثرت اور روانی ہے توسیع استعمال کے بعد پانی برسنے چراغ کے نور پھیلنے بازار کے پُر رونق ہونے اور چہرہ پر صحت کی چمک آجانے کو کہہ لیا گیا اس کے بعد تیسرے نمبر پر ہر خوبی اور اچھائی کیلئے اس کا استعمال ہونے لگا۔ $\frac{12}{5}$ ے $\frac{29}{9}$۔

مُدْرَكُوْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مرفوع۔ مُدْرَكٌ واحد، اِدْرَاكٌ مصدر، باب افعال، دَرْكٌ مادہ، ہم تعاقب کر کے پکڑ لئے جائیں گے دشمن ہم تک پہنچ کر ہم کو پکڑ لیں گے ادراک کا معنی ہے کسی چیز کا اپنے منتہا پر پہنچ جانا اَدْرَكَ الْغُلَامُ لڑکا بالغ ہو گیا۔ اَدْرَكَ الثَّمَرُ پھل اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کو استعمال کیا جا سکتا ہے (لازم)، اَدْرَكَہٗ (متعدی) اسکو پالیا۔ حاصل کر لیا۔ پہنچ گیا (دیکھو ادرکہ باب الالف مع الدال) اَدْرَكْتُہٗ بِبَصَرِیْ میں نے اس پر اپنی نظر پہنچا دی یعنی دیکھ لیا۔ تَدَارَكَ۔ اِدَّارَكَ۔ اَدْرَكَ۔ مُدْرِكٌ سب کا مادہ دَرْكٌ ہے (دیکھو الفاظ مذکورہ کے لئے باب التاء باب الالف) $\frac{19}{8}$۔

مُدَّكِرٍ: اسم فاعل واحد مذکر، اِدِّكَارٌ مصدر باب افتعال، نصیحت کو یاد رکھنے والا دل سے قبول کرنے والا۔ یہ لفظ اصل میں مُذْتَكِرٌ تھا تاء کو دال سے بدل کر دال کو دال میں ادغام کر دیا (ملی) قبائل ربیعہ ذکرہ کو دکرہ کہتے ہیں باب افتعال میں پہنچ کر اِذْتِكَارٌ کا اُدْتِكَار ہو گیا، ادتکار کا اسم فاعل مُذْتَكِرٌ ہے اور مُذْتَكِرٌ کو مُدَّكِرٌ کر لیا گیا۔ لیث کا قول ہے کہ ربیعہ والے دکر غلط بولتے ہیں اصل لفظ ذکر ہے لیکن قرآن مجید نے مُدَّكِر دال کے ساتھ استعمال کیا ہے پھر غلط کس طرح ہو سکتا ہے ذکر کی توضیح کے لئے دیکھو ذکر ذکرے ذاکرین تذکرہ وغیرہ) $\frac{27}{10, 9, 8}$۔

مُدْهَامَّتَانِ: اسم فاعل و اسم مفعول۔

تثنیہ مؤنث مُدْهَامَّةٌ واحد، دونوں سرسبز ہیں، اتنے سرسبز کہ ان کا رنگ کاہی سیاہ ہوگیا۔ اِدْهِيمَامٌ مصدر سیاہ ہونا یعنی گہرا سبز کاہی ہوجانا دُهْمَةٌ سیاہی حَدِيقَةٌ دُهْمَاءُ انتہائی سرسبز باغ، دُهْمٌ ہر مہینہ کی آخری تین راتیں جن میں بالکل تاریکی ہوتی ہے دُهَيْمٌ اور دُهَيْمَةٌ کالی مصیبت یعنی سخت مصیبت۔ ۲۷/۱۳ ۔

مُدْهِنُونَ : اسم فاعل جمع مذکر مرفوع اِدْهَانٌ مصدر، باب افعال۔ بے وقعت سرسری سمجھنے والے۔ چکنی چپڑی باتیں بنانے والے مکھن لگانے والے۔ اِدْهَانٌ کا معنی ہے کسی چیز کو بے وقعت ناقابلِ توجہ سمجھنا۔ نرمی کرنا۔ چکنی چپڑی باتیں بنانا۔ ایک شاعر کہتا ہے ؎

الحزم والقوة خير من الادهان والقلة والهاع

پختہ دانش اور قوت بہتر ہے کسی چیز کو بے وقعت سمجھ کر ناقابلِ توجہ قرار دینے سے اور ضعف اور بزدلی سے اصل میں دُهْن تیل کو اور دھن تیل لگانے کو کہتے ہیں تیل کی مالش کا استعمال اپنے حقیقی معنی کے علاوہ دو مجازی معنی میں بھی ہوتا ہے۔

۱۔ کسی چیز کا خفیف ہلکا تھوڑا استعمال جیسے دَهَنَ الْمَطَرُ الْاَرْضَ زمین کو بارش نے کسی قدر گیلا کر دیا، ایک ہلکا چھینٹا پڑ گیا۔

۲۔ دھوکہ دینا، باتیں بنانا، کسی پر مکھن لگانا، آیت میں یہی آخری معنی مراد ہے (راغب) ۲۷/۱۶ ۔

مَدِيْنُوْنَ : اسم مفعول جمع مذکر مرفوع وہ لوگ جن کو بدلا دیا جائے، بدلا دیے جاؤ گے یہ لفظ دَانَ يَدِيْنُ دِيْنًا سے ماخوذ ہے، دین کا معنی ہے بدلا (دیکھو دین) محلی وخازن ان لوگوں کو بھی مدینون کہا جاتا ہے جو کسی کے زیرِ انتظام ہوں کوئی ان کا حاکم ہو کسی کا حکم ان پر مسلط ہو (تاج۔ زجاج) دَانَ السُّلْطَانُ رَعِيَّتَهٗ بادشاہ نے اپنی رعایا کا انتظام کیا (قاموس) آیت میں اول معنی مراد ہے ایک شاعر کا قول ہے، دَنَّاهُمْ كَمَا دَانُوْا، ہم نے ان کو ویسا ہی بدلہ دیا جیسا انہوں نے دیا تھا۔ ۲۷/۱۶ ۔

مَدِيْنِيْنَ : اسم مفعول جمع مذکر مجرور مَدِيْنَ مفرد، زیرِ حکم مسخر محکوم یعنی اگر تم کسی کے زیرِ حکم اور مسخر نہیں ہو (زجاج) اگر تم کسی کے مملوک نہ ہو (لسان) ۲۷/۱۶ ۔

مَدْيَنَ: اسم معرفہ عَلَم۔ حضرت شعیب کا

قبیلہ اور اسکی بستی جس کا محلِ وقوع عقبہ سے شرقی جانب تھا آج کل اس کو معان کہتے ہیں، اہلِ تاریخ جزیرہ سینا سے حدودِ فرات تک پورے علاقہ کو مدین کے نام سے موسوم کرتے ہیں، یہ لوگ تجارت پیشہ تھے، مصر فلسطین اور لبنان سے تجارت کرتے تھے (معجم القرآن) ش ۱۲/۱۳ ب ۱۰/۱۵ ق ۱۲/۸ ب ۲۶/۱۱ ب ۱۷/۱۳ ب ۲۰/۱۶،۸،۶ -

اَلْمَدِیْنَۃ: اسم نکرہ، بڑا شہر، مدائن اور مُدُن جمع، اسم معرفہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار الہجرۃ کا نام جسکو ہجرت سے پہلے یثرب کہتے تھے ب ۹/۴ ب ۱۲/۱۴ ب ۲۰/۵ میں مصر مراد ہے ب ۱۱/۲،۴ ب ۱۲/۵ ش ۲۸/۱۳ میں مدینہ پاک مراد ہے ب ۱۲/۵ بحیرۂ مردار کے ساحل پر قوم لوط کی بستی جس کا نام بقول صاحبِ قاموس، سَذُوم اور بقول جوہری سَدُوم تھا اکثر اہلِ تفسیر نے سدوم ہی لکھا ہے ش ۱۵/۱۵ میں طرسوس مراد ہے جس کا قدیم نام افسوس تھا اسلامی دور میں اسکو طرسوس کہنے لگے ب ۱۶/۱ میں انطاکیہ مراد ہے جس کا نام قبریہ بھی تھا ب ۱۹/۱۹ میں ثمود کی بستی حجر مراد ہے۔

اَلْمَدَائِن: جمع، المدینۃ واحد شہر مراد فرعون کے ممالک محروسہ۔ ب ۹/۴ ب ۱۹/۸،۷

مُذَبْذَبِیْنَ: اسم مفعول جمع مذکر، منصوب، مُذَبْذَبٌ واحد، ذَبْذَبَۃٌ بروزن دَحْرَجَۃٌ مصدر، ڈانواڈول، پس و پیش میں مبتلا، نہ اِدھر نہ اُدھر، ادھر میں معلق راغب نے اس کا ترجمہ مضطرب کیا ہے، ثلاثی مجرد ذَبٌّ (نصر) اور ثلاثی مزید تَذْبِیْبٌ (تفعیل) کا معنی ہے، دفع کرنا، ہنکانا۔ خشک ہوجانا۔ ذَبَّابٌ اور مِذَبٌّ بہت دفع کرنے والا۔ ذَبَّ فُلَانٌ مضطرب ہوا، ایک جگہ قرار نہ پکڑا، ذَبَّ الحوضُ حوض خشک ہوگیا ذَبَّ عَنْہُ کسی چیز سے روکا، دفع کیا (دکلھا من نصر) ذَبَّ جِسْمُہٗ، اس کا بدن سوکھ گیا۔ ذَبَّ فُلَانٌ اس کا رنگ بگڑ گیا۔ (ضرب) تَذَبْذُبٌ ڈانواڈول ہونا، کسی ایک بات یا ایک حالت پر نہ جمنا ایک شاعر کا قول ہے: تَرٰی کُلَّ مُلْکٍ دُوْنَہَا یَتَذَبْذَبُ ہر بادشاہ اس سے کم درجہ پر بھی مضطرب ہوتا ہے۔ ش ۵/۱۸ -

مُذْعِنِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر اِذْعَانٌ مصدر، باب افعال۔ ذَعْنٌ مادہ، اطاعت کرنیوالے، فرمانبردار، نَاقَۃٌ مُذْعِنَۃٌ فرمانبردار اونٹنی (راغب) ذَعَنَ لَہٗ (سمع)

اس کا فرمانبردار ہو گیا۔ اَذْعَنَ لَہٗ (باب افعال) اس کے سامنے عاجزی کی، فرمانبرداری کی۔ اطاعت کے لئے دوڑا۔ اقرار کیا۔ (قاموس) 15/12 ۔

مُذَکِّرٌ: اسم فاعل واحد مذکر، تَذْکِیْرٌ اور تَذْکِرَۃٌ مصدر، باب تفعیل، ذکر مادہ۔ نصیحت کرنے والا زندگی کا بھولا ہوا سبق یاد دلانے والا، نیکوں کی جزا اور بُروں کی سزا کا تذکرہ کرنے والا (دیکھو ذِکْرٌ ذکر سے تَذْکِرَۃٌ) 30/13 ۔

مَذْکُوْرًا: اسم مفعول واحد مذکر، ذِکْرٌ مصدر، باب نصر، قابلِ ذکر، موجود دیکھو ذکر و ذکریٰ)

مَذْمُوْمٌ: اسم مفعول مفرد مرفوع، ذَمٌّ مصدر (نصر) وہ شخص جس کی برائی کی جائے لوگ جس کی ذم کریں، ذَمٌّ اور ذِمٌّ صفت کے صیغے بھی ہیں یعنی مذموم کے ہم معنی، مُذَمَّمٌ وہ شخص جس کی سخت برائی کی جائے ذِمَّۃٌ وہ عہد جس کی خلاف ورزی پر لوگ بُرا کہیں (دیکھو ذِمَّۃٌ) 29/9 ۔

مَذْمُوْمًا: اسم مفعول مفرد منصوب مذمت کیا ہوا عیب دار (مگلی) ذَئِیْمٌ اور ذَائِمٌ کا اسم) بمعنی عیب ، اور (مصدر) بمعنی ذم ذَامَ یَذِیْمُ ذَیْمًا اور ذَأَمَ یَذْئَمُ ذَأْمًا دونوں کے معنی ایک ہیں، استعمال دونوں طرح ہے (اخفش و قاموس) 9/8 ۔

مَرَّ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، مُرُوْرٌ مصدر (نصر) وہ گزر گیا، اِمْرَارٌ (باب افعال) رسی کو بٹنا، مزہ کا تلخ ہو جانا۔ مَرِیْرَۃٌ اور مُمَرَّۃٌ رسی (دیکھو تَمُرُّ اور تَمُرُّوْنَ) 3/4 11/7 12/4 20/2 ۔

مَرَّتْ: واحد مؤنث غائب (نصر) وہ گزری (دیکھو تَمُرُّ اور تَمُرُّوْنَ اور مَرَّ) بعض لوگوں نے کہا آیت میں مَرَّتْ کا معنی ہے اِسْتَمَرَّتْ یعنی ایک مدت تک وہ اسی حالت میں رہی، مدت تک یونہی گزرتی رہی (راغب) 9/14 ۔

اَلْمَرْءُ: مرد، اس لفظ کی جمع نہیں آتی اَلْمَرْأَۃُ عورت (دیکھو مرا و اِمْرَأَتُہٗ اور اِمْرَأَتِیْ) مُرُوْءَۃٌ کمال مردیت، شرافت (اسم مصدر) 3/12 5/... ۔

اَلْمَرْءِ: بتفصیلِ مذکور۔ 1/12 9/14 ۔

مِرَاءً: مصدر منصوب باب مفاعلۃ۔ جھگڑا کرنا، ایسی چیز میں جھگڑا کرنا جس میں تردد کیا جا رہا ہو۔ اِمْتِرَاءٌ (باب افتعال) کا بھی یہی معنی ہے اصل میں دودھ دوہنے کے لئے جانور کے

Marfat.com

نفس سہلانے کو مَرْیٌ کہتے ہیں نتیجہ تک پہنچنے کے لئے امرِ نزاعی میں باہم گفتگو کرنیوالے بھی جھگڑتے ہیں (راغب) ۱۵/۱۵۔

مَرَّةً : ایک بار۔ ۱۰/۱۷، ۱۹ ۱۰/۳ و ۹، ۱۴، ۱۶، ۱۷ ۱۱/۵ ۱۵/۱۱، ۱۵ و ۱۸ ۱۶/۱۱ ۲۳/۴ ۲۴/۱۷۔

مَرَّتَانِ : تثنیہ مرفوع مَرَّةٌ واحد ۲ بار ۲/۱۲۔

مَرَّتَيْنِ : تثنیہ منصوب 〃 〃 〃 ۱۱/۲، ۵ ۱۵/۱ ۲۰/۹ ۲۲/۱۔

مَرَّاتٍ : جمع منصوب مَرَّةٌ واحد چند بار، بہت بار، ۱۸/۱۴ مَرٌّ اور مُرُور کا معنی ہے گزرنا جب وحدت پر دلالت کرنیوالی تا مَرٌّ کے آخر میں بڑھا دی گئی تو ایکبار گزرنے کا معنی ہو گیا، اس کے بعد مَرَّةٌ کا تثنیہ اور جمع بنا لیکن عمومی استعمال میں اس لفظی ساخت کا لحاظ نہیں کیا جاتا نہ گزرنے کا مفہوم مراد لیا جاتا ہے بلکہ بار اور دفعہ کا عمومی معنی ہوتا ہے گویا مَرّة کا معنی ہو گیا ایک بار خواہ فعل کوئی ہو فعل کی وحدت یا تثنیت یا کثرت کو ظاہر کرنے کے لئے لفظِ مَرّة کا استعمال بصورتِ وحدت یا بصورتِ تثنیہ یا بصورتِ جمع ہوتا ہے۔

مِرَّةٍ : قوت اور جسمانی کرختگی، ابنِ عباس نے فرمایا خوبصورتی، قتادہ کا قول ہے جسمانی ساخت لمبی، خوبصورت (معالم) ۲۷/۵۔

اَلْمَرَاضِعَ : جمع، الرضع واحد، مَرْضَعٌ ظرفِ مکان ہے، دودھ پینے کی جگہ، چھاتیاں اور مصدر میمی بھی ہے چھاتی سے دودھ پیا (ضرب و سمع) (زاج) لَئِيمٌ رَاضِعٌ انتہائی کنجوس، اصل یہ ہے کہ جو شخص رات کو چپکے سے اپنی بکریاں دودھ لے تاکہ پڑوسی دودھ کی آواز نہ سن پائے ایسے آدمی کو لئیم راضع کہا جاتا ہے (مفرداتِ راغب) اس معنی میں فعل کَرُمَ اور فَتَحَ سے آتا ہے (قاموس) (رضاعت کی تشریح کے لئے دیکھو الرضاعۃ، ارضعن، رضاع، تسترضعوا) ۲۰/۴۔

مُرَاغَمًا : ظرفِ مکان باب مفاعلۃ، جائے گریز، جائے فرار، ہجرت کا مقام، رَغَام غبار کو کہتے ہیں، اسی سے رَغِمَ اَنْفُهٗ (اسکی ناک خاک آلود ہو) اور اُرْغِمَ اَنْفُهٗ (اس کی ناک کو خاک آلودہ کر دیا) بنایا گیا، ناک کا خاک آلودہ ہونا یعنی مٹی پر رگڑنا ذلت کی علامت ہے اسلئے رَغْمِ انف کا معنی ذلت ہو گیا اور ذلت سے غصہ آنا لازم ہے اس لئے رغم انف سے غضبناک ہونا اور ناراض ہونا مراد لیا جاتا ہے، ایک شاعر

Marfat.com

کہتا ہے ۔

إِذَا رَضِيتُ بِكَ الأُنُوفُ لَمْ أَرْضِهَا
وَلَمْ أَطْلُبِ الْعُتْبَى وَلٰكِنْ أَزِيدُهَا

جب ان کی ناکیں غبار آلود ہو جائیں یعنی وہ ناراض ہو جائیں تو میں ان کو راضی نہیں کرونگا اور نہ ان کی رضامندی چاہوں گا بلکہ ناراضگی اور بڑھادوں گا۔

ذلت محسوس کرنے کے بعد ناراض ہو کر آدمی کا اپنے مخالف کے پاس سے ہٹ جانا کہیں چلا جانا لازم ہے اس لئے مُراغَمًا سے مراد ہوگیا، کہیں چلے جانے کا مقام، ہٹ جانے کی جگہ ہجرت کا مقام (معجم القرآن) ش ۔

اَلْمَرَافِقَ: (اسم آلہ) جمع المرفق واحد کہنیاں اصل میں مرافق ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کے سہارے یا ذریعہ سے آرام یا نفع حاصل کیا جاتا ہے کہنی کے سہارے سے بھی آدمی آرام پاتا ہے اس لئے مرفق کا اطلاق کہنی پر ہونے لگا۔ مِرْفَقَةٌ تکیہ گاؤ۔ مَرَافِقُ الدَّارِ مکان سے فائدہ حاصل کرنے کے مقامات مثلاً پرنالہ بیت الخلاء، دروازہ راستہ وغیرہ مُرَافِقٌ بمعنے موافق۔ رِفق نرمی نفع، حسن سلوک۔ رَفْقٌ سہل الوصول چیز۔ رفاقۃ ہم سفر ہونا (باب سمع) رفیق، ہم سفر ساتھی رَفَقَ بِہٖ اور رَفَقَ عَلَیْہِ اس کے ساتھ نرمی کی، اس کا مصدر رِفْقٌ اور مَرْفِقٌ آتا ہے اور چونکہ خود لازم ہے اس لئے متعدی بنانے کے لئے فعل کے بعد با بھی آتا ہے اور علیٰ بھی، اس صورت میں نَصَرَ کَرُمَ اور سَمِعَ تینوں ابواب سے اس کا استعمال ہوتا ہے لیکن اگر رَفَقَ کو خود متعدی کر دیا جائے اور رَفَقَہٗ کو اَرْفَقَہٗ کی طرح قرار دیا جائے تو نفع پہنچانے کا معنی ہوتا ہے اور فعل صرف باب نَصَرَ سے آتا ہے، اِرْتَفَقَ (باب افتعال) کہنی یا تکیہ کے سہارے سے آرام لیا کہنی بچھا کر اس پر رخسار رکھا۔ مُرْتَفِقٌ اسم فاعل اور مُرْتَفَقٌ ظرف مکان ہے۔ پ ۔

مِرْفَقًا: اسم آلہ مفرد، وہ چیز جس کے ذریعہ سے نفع حاصل کیا جائے مراد صبح شام کا کھانا (محلی بیضاوی) ۱۵

مُرْتَفَقًا: ظرف مکان، مقام آرام وہ جگہ جہاں آرام حاصل کیا جائے۔ دوزخ آرام کی جگہ نہیں ہے، جنت محل آسائش ہے جنت کے لئے مرتفقا کا استعمال اسی رکوع کے آخر میں کیا گیا ہے تقابل لفظی کی وجہ سے دوزخ کے لئے اس جگہ اس

Marfat.com

لفظ کو استعمال کیا گیا (بیضاوی و مدارک) پروفیسر عبدالرؤف نے معجم القرآن میں اس توجیہ کی تردید کی ہے اور دوزخ جنت دونوں کے لئے کلام کو حقیقت پر محمول کیا ہے لکھا ہے، ارتفاق کا معنی ہے کہنی بچھا کر اس پر رخسار رکھنا، یہ ہیئت ایک خوش عیش دولت مند کی ہوتی ہے اور غمگین مصیبت زدہ، الم رسیدہ کی بھی ایک شاعر کا قول ہے ؎

إِنِّي أَرِقْتُ فَبِتُّ اللَّيْلَ مُرْتَفِقًا
كَأَنَّ عَيْنِي فِيهَا الصَّابُ مَذْبُوحُ

میں بیدار رہا اور رات بھر کہنی پر سر رکھ کر گزار دی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میری آنکھ میں ایلوا لگا دیا گیا ہے، اس سے ثابت ہوا کہ مُرْتَفَق مقام آسائش بھی ہوتا ہے اور مقام حزن والم بھی، صاحب معجم کو شعر کا مطلب سمجھنے میں کچھ غلط فہمی ہوئی بات یہ ہے کہ مرتفق کہنی بچھا کر اس پر رخسار رکھنے والے کو کہتے ہی اس وجہ سے ہیں کہ عموماً اس صورت سے آرام ملتا ہے، اصل مادہ رفق ہی ہے، کوئی مشتق مادۂ اشتقاق سے ہٹ کر مفہوم کو ظاہر نہیں کر سکتا اس لئے مرتفق کبھی دکھ پانے والے کو نہیں کہہ سکتے ہاں اس دکھ رسیدہ کو کہہ سکتے ہیں جو اپنا دکھ دور کرنے اور کسی قدر آرام پانے کے لئے کہنی بچھا کر اس پر سر رکھے شاعر کی بھی یہی مراد ہے، جب بیچارے کو رات بھر نیند نہ آئی اور بے چینی بڑھتی رہی تو اس نے کسی قدر آرام پانے کی یہ شکل پیدا کی کہ کہنی بچھا کر اس پر سر رکھ کر رات گزار دی نیند نہ ہوئی کچھ آرام تو ملا لیکن دوزخ تو ایسی جگہ نہیں کہ دوزخی کہنی بچھا کر اس پر سر رکھ کر آرام کریں نہ آرام حاصل کرنے کے لئے اس طرح دوزخیوں کا بیٹھنا کہیں مروی ہے نہ تقاضائے دانش ہے کہ وہاں ایسا ہو سکتا ہے اس لئے دوزخ پر مُرْتَفَق کا اطلاق محض تقابل لفظی کی وجہ سے ہی کیا گیا ہے اور بیضاوی ایسے محققین کی تشریح ہی صائب ہے۔ $\frac{۵}{۱۶}$

مُرْتَابٌ: اسم فاعل واحد مذکر، اِرْتِيَابٌ مصدر باب افتعال، ریب مادہ، شک میں پڑنے والا۔ یہ لفظ اصل میں مُرْتَيِبٌ تھا (دیکھو اِرْتَابَ، اِرْتَابُوا، رَيْبٌ) $\frac{۲۴}{۹}$۔

مُرْتَقِبُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع، اِرْتِقَابٌ مصدر، باب افتعال، رَقْبٌ مادہ، انتظار کرنے والے۔ دیکھنے والے (دیکھو ارتقبوا۔ رقیب) $\frac{۲۵}{۱۶}$۔

Marfat.com

مَرَجَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف مَرَجٌ مصدر باب نصر (ایک کو دوسرے سے ملا ہوا) آزاد چھوڑ دیا۔ مُرُوْجٌ بمعنی اختلاط (باب سمع) مَرِجَ اَمْرُهُمْ ان کا معاملہ گڑبڑ ہو گیا، صاف نہ ہوا اَمْرٌ مَرِيْجٌ گڑبڑ معاملہ غُصْنٌ مَرِيْجٌ گتھی ہوئی پیچیدہ، ژولیدہ شاخیں، مَرْجٌ وہ لان یا میدان جس میں سبزہ خوب ہو اور گھانس باہم مل کر گتھ جائے (دیکھو مارج) ۱۹/۳ ۲۷/۱۱۔

اَلْمَرْجَانُ: اسم جمع اَلْمَرْجَانَةُ مفرد چھوٹے موتی (راغب۔ معجم) ۲۷/۱۱، ۱۳۔

مَرْجِعُكُمْ: مصدر مضاف کُمْ ضمیر مخاطب مضاف الیہ، دوبارہ تمہارا لوٹنا، تمہارا لوٹا یا جانا۔ لازم بھی ہے اور متعدی بھی اول کا مصدر رُجُوْعٌ اور دوسرے کا رجع ہے مَرْجِعٌ کو لازم بھی کہا جا سکتا ہے اور متعدی بھی، باب ضرب سے مَرْجِعٌ اگرچہ مصدر آتا ہے لیکن ہے شاذ، کیونکہ ضرب سے مفعل کے وزن پر مصدر آنا نادر ہے عین کا فتحہ آتا ہے۔ (قاموس)

رجوع کا اصل معنی ہے مقامِ آغاز کیطرف دوبارہ لوٹنا خواہ آغاز حقیقی ہو یا اس کو نقطۂ آغاز مان لیا گیا ہو تمام انسان اس دنیا میں اللہ کی طرف سے آئے ہیں وہی مبدء اور نقطۂ آغاز ہے دنیا میں زندگی کی شاہراہ طے کر رہے ہیں اس گول چکر کو طے کرنے کے بعد پھر مبدءِ اول سے ملجاتے ہیں گویا جو نقطۂ آغاز تھا اور طے کر دہی نقطۂ انجام بن جاتا ہے (دیکھو رجع رجعوا رجعنا رجعون) ۳/۱۴ ۱۶/۱۱ ۴، ۷/۱۳ ۵/۷ ۶، ۸، ۱۱/۱۷ ۲۰/۱۲ ۲۱/۱۱ ۲۳/۱۵۔

مَرْجِعُهُمْ: مرجع مصدر مرفوع مضاف هُمْ مضاف الیہ ان کا لوٹنا یا لوٹایا جانا۔ ۷/۱۹ ۱۰، ۱۱/۱۲ ۲۱/۱۲

مَرْجِعَهُمْ: مرجع مصدر منصوب مضاف هُمْ مضاف الیہ ان کا لوٹنا، ان کا لوٹایا جانا۔ ۲۳/۶

مُرْجِفُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع اِرْجَافٌ مصدر باب افعال رَجْفٌ مادہ، لرزہ انگیز جھوٹی خبریں، لوگوں کے دلوں کو لرزا بھی دیتی ہیں رَجَفَتِ الْاَرْضُ (ضرب) زمین لرزنے لگی، بھونچال آگیا۔ بَحْرٌ رَجَّافٌ لہریں مارتا ہوا سمندر، (دیکھو ترجف، الرجفۃ، الراجفۃ) ۲۳/۵۔

مَرْجُوًّا: اسم مفعول واحد مذکر رَجَاءٌ مصدر امیدگاہ جس سے آس لگی ہو یا بتعبیر الغت جیرا رجاءٌ رِجَاءٌ رَجْوٌ رَجَاوَةٌ سب مصدر ہیں (نصر) یہ لغات اضداد میں سے ہے

Marfat.com

امید اور خوف دونوں معنی کے لئے آتا ہے (کشاف و تاج و لسان) آیت میں امید کے معنی میں مستعمل ہے۔ $\frac{۱۳}{۶}$ -

مُرْجَوْنَ : اسم مفعول جمع مذکر، مُرجیٰ مفرد از جاءٌ مصدر، وہ لوگ جن کا معاملہ ٹالدیا جائے ملتوی کر دیا جائے، پیچھے کر دیا جائے معلق رکھا جائے (دیکھو ترجی) اس جگہ مراد تین آدمی ہیں، مرارہ بن ربیع، کعب بن مالک، ہلال بن امیہ۔ جب حضور اقدس نے غزوہ تبوک کو تشریف لیجانے کا ارادہ کیا تو تمام مسلمانوں کو تیار رہنے اور ہمرکاب چلنے کا پہلے سے حکم دیدیا مگر روانگی کے وقت منافق چھپ رہے اور چند مسلمان بھی بغیر شرعی عذر کے نہ جاسکے جب حضور والا واپس آئے تو منافقوں نے حیلے بہانے کئے اور جھوٹے عذر پیش کر دئے حضور والا نے بظاہر قبول فرمالئے لیکن مخلص اہلِ ایمان نے کھلم کھلا اپنے قصور کا اعتراف کر لیا اور مسجد کے ستونوں سے اپنے آپ کو بندھوا یا اور سچے دل سے توبہ کی، انکی توبہ قبول ہوئی۔

مذکورہ بالا تینوں حضرات نے بھی اگرچہ اپنے جرم کا اعتراف کر لیا تھا اور منافقوں کی طرح جھوٹے حیلے نہیں بنائے تھے لیکن پچاس روز تک ان کے معاملہ کو معلق رکھا گیا اور آخر میں توبہ قبول ہوئی۔ پوری تفصیل صحاح میں مذکور ہے (مدارک، معالم، کبیر) $\frac{۱۱}{۲}$ -

اَلْمَرْجُوْمِیْنَ : اسم مفعول جمع مذکر، مَرْجُوْمٌ مفرد، رَجْمٌ مصدر وہ لوگ جنکو سنگسار کر دیا جائے پتھر مار کر ہلاک کر دیا جائے، رِجَامٌ پتھر رَجْمٌ پتھر مار کر ہلاک کرنا۔ دھتکار دینا، ہنکا دینا۔ نکال باہر کرنا۔ (دیکھو رَجْمًا اور اَرْجُمَنَّكَ) رجیم مردود صفوفِ ملائکہ سے نکالا ہوا پھٹکاری (دیکھو الرجیم) رَجْمَةٌ اور رُجْمَةٌ قبر کے پتھر۔ مجازًا قبر بھی مراد لے لیجاتی ہے رِجَامٌ اور رُجَمٌ جمع (قاموس)

سنگسار کرنے کا دستور قدیم زمانہ سے یہانتک کہ حضرتِ نوح کے عہد سے اقوامِ عالم میں جاری ہے شریعتِ یہود میں رجم واجب تھا (صحاح $\frac{۱۷}{۱۰}$ آیت ۱۲۸ و ۲۵) حضرتِ عیسیٰ مسیح کے متعلق مذکور ہے اسکو تمام اسرائیلیوں نے سنگسار کیا اور آگ سے جلایا۔ مسیح نے جب انجیر کے درخت کے پھل توڑنا چاہے اور پھل ہاتھ نہ آئے تو درخت پر پتھر مارے اس کی تقلید

میں عیسائی آج تک اس درخت کی جگہ پر سنگباری کرتے ہیں (منتی صحاح ۲۱ـ)

دورِ جاہلیت میں اسلام سے پہلے شادی شدہ زانی کو رجم کی سزا دی جاتی تھی بلکہ زیادہ منحوس و مبغوض آدمیوں کی قبروں تک کو سنگسار کیا جاتا تھا چنانچہ ابورِیال اور ابو جبینہ کی قبروں پر پتھر مارنے کا دستور تھا جریر کے مندرجہ ذیل شعر میں اسی کی طرف تلمیح ہے ؎

إِذَا مَاتَ الْفَرَزْدَقُ فَارْجُمُوْهُ
كَمَا يَرْمُوْنَ قَبْرَ أَبِيْ رِغَالٍ

فرزدق مر جائے تو اس کی لاش کو سنگسار کر دینا جس طرح ابورغال کی قبر کو لوگ سنگسار کرتے تھے۔ اسلام میں ایام حج میں عقبہ وسطیٰ اور صغریٰ پر پتھریاں ماری جاتی ہیں اور بیوی رکھنے والے زانی مرد اور شوہر والی زانیہ عورت کو سنگسار کر دینے کا حکم ہے۔ ۱۹/۱۔

مَرَحًا: اسم فعل۔ باب سمع۔ اترا کر۔ اکڑ کر مَرَحٌ اترانے اور غرور آمیز اکڑنے کو کہتے ہیں۔ مَرِحٌ صفتِ مشبہ اترانے والا۔ مرحیٰ تعجب کا لفظ ہے (راغب) دیکھو تمرحون) ۱۵/۴ ۲۱/۱۱۔

مَرْحَبًا: ظرفِ مکان۔ کشادہ جگہ لَا مَرْحَبًا کا معنی ہوا تمہارے لئے کشادہ جگہ نہیں ہے تم کو کوئی جگہ نہ دیگا تمہارا کوئی روادار نہیں ہے مرحبًا کا لفظ خوش آمدید کی جگہ مستعمل ہے اور حرف نفی آنے کی وجہ سے واپس جاؤ کا معنی پیدا ہو گیا اور اظہارِ نفرت کے لئے استعمال کیا گیا۔ رَحْبٌ کا معنی ہے فراخی کشائش گنجائش (دیکھو رَحُبَتْ) رَحِيْبُ الْفِنَاءِ وہ شخص جس کے متعلقین اور نوکر چاکر بہت ہوں۔ رحیبُ الصَّدر کشادہ سینہ والا عالی ظرف، فراخ حوصلہ۔ ۲۳/۱۲

اَلْمَرْحَمَةِ: مصدر میمی بمعنی رحمت (دیکھو رَحْمَةٌ) ۳۰/۱۵۔

مَرَدَّ: اسم فعل، ٹالنا، لوٹانا۔ پلٹ دینا۔ ۱۳/۸ ۲۱/۸

مَرَدَّنَا: مَرَدَّ مضاف نَا ضمیر مضاف الیہ ہمارا لوٹایا جانا۔ ۲۴/۱۰۔

مَرَدٍّ: ظرفِ زمان و مکان مجرور لوٹنے کا وقت اور مقام۔ اسم فعل لوٹایا جانا۔ ۲۵/۲۔

مَرَدًّا: اسم فعل لوٹایا جانا۔ مراد انجام۔ ۱۶/۸ (رَدٌّ کے معنی کی تنقیح کے لئے دیکھو باب الراء مع الدال اور لفظ ارتدّوا وغیرہ۔

مُرْدِفِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب۔ اِرْدَافٌ مصدر باب افعال۔ رِدْفٌ مادہ

Marfat.com

پیچھے آنے والے ، ایک کے بعد ایک آنے والے ۔ پیچھے سے (مزید فرشتوں کو) لانے والے ۔

رِدْفٌ کا معنی ہے پیچھے آنے والا تابع ۔ رِدْفُ الْمَرْأَةِ عورت کے سرین ۔ تَرَادُفٌ پے بہ پے چلنا ۔ رَادِفٌ پچھلا ۔ مُرَادِفٌ اگلا جو اپنے پیچھے دوسرے کو لائے ۔ ابوعبیدہ کے نزدیک رَدِفَ اور اَرْدَفَ دونوں کا ایک ہی معنی ہے یعنی پیچھے آیا اسی لئے انہوں نے مُرْدِفِيْنَ کا ترجمہ کیا ہے بعد کو آنیوالے اور استشہاد میں اس مصرعہ کو پیش کیا ہے ؎

إِذَا الْجَوْزَاءُ أَرْدَفَتِ الثُّرَيَّا

جب جوزا ثریا کے پیچھے آئے ۔ ابوعبیدہ کے علاوہ دوسرے اہلِ تفسیر نے مُرْدِفِيْنَ کا ترجمہ کیا ہے ، پیچھے لانے والے یعنی مزید ملائکہ کو ، گویا اس صورت میں یہ بشارت دی گئی کہ ان فرشتوں کو تو تمہاری مدد کے لئے ہم بھیجتے ہی ہیں لیکن انکے پیچھے مزید ملائکہ کو بھی بھیجیں گے ۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مُرْدِفِيْنَ سے وہ فرشتے مراد ہیں جو اسلامی لشکر سے آگے آگے کافروں کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈالنے پر مامور تھے ۔ بعض قراتوں میں مُرْدِفِيْنَ اسم مفعول کا صیغہ ہے اس وقت مطلب یہ ہوگا کہ ملائکہ کو مدد کے لئے مسلمانوں کے پیچھے لگا دیا گیا ہے (راغب ، $\frac{9}{15}$) ۔

مَرَدُوْا : جمع مذکر غائب ، ماضی معروف ۔ مَرْدٌ مصدر ، ہر بھلائی سے خالی ہو گئے اور نفاق پر اڑ گئے ۔ مَرْدٌ کا معنی ہے خالی ہونا ، برہنہ ہونا شیاطین ہر بھلائی سے خالی ہیں اس لئے ان کو مارد اور مَرِيْدٌ کہا گیا ہے (دیکھو مارد) شَجَرٌ اَمْرَدُ وہ درخت جس پر پتے نہ ہوں ۔ رَمْلَةٌ مَرْدَاءُ وہ ریگستان جس میں سبزہ نہ پیدا ہو غُلَامٌ اَمْرَدُ وہ لڑکا جس کی داڑھی مونچھ نہ نکلی ہو ۔ مَرَدَ عَنِ الْقَبَائِحِ یا مَرَدَ عَنِ الْمَحَاسِنِ وہ برائیوں سے خالی ہو گیا یا خوبیوں سے خالی ہو گیا ۔ $\frac{11}{2}$ ۔

مَرْدُوْدٌ : اسم مفعول واحد مذکر ، ردّ باب نصر ، لوٹایا جانیوالا ۔ ٹالا جانیوالا ۔ غیر مردود کا ترجمہ ہوگا نہ لوٹایا جانیوالا ۔ نہ ٹالا جانیوالا (دیکھو رد اور رُدُّوْا) $\frac{12}{7}$

مَرْدُوْدُوْنَ : اسم مفعول جمع مذکر مرفوع ، مَرْدُوْدٌ واحد ، لوٹائے جانیوالے ۔ $\frac{30}{2}$

مُرْسِلٌ : اسم فاعل واحد مذکر ، مُرْسِلُوْنَ

اور مرسلین جمع ارسال مصدر باب افعال

رَسل مادہ رِسْل کا اصل معنی آہستہ نرمی کے
ساتھ اٹھان۔ ناقۃٌ رِسْلَۃٌ سبک رفتار اونٹنی۔
رِسْل کے معنی کے چونکہ دو جزء ہیں۔
ملا آہستگی نرمی سے اٹھان اس لئے کبھی
صرف جزء اول کا لحاظ کیا جاتا ہے جیسے عَلی
رِسْلِک نرمی آہستگی اختیار کرو۔ کبھی صرف دوسرا
جزء ملحوظ ہوتا ہے جیسے رسول یعنی بھیجا ہوا۔
مبعوث کیا ہوا خواہ حظ ہو یا آدمی یا فرشتہ یا
پیام۔ رِسْل سے جب باب افعال بنایا گیا تو
اِرْسَال کا معنی ہوا آزاد کرنا چھوڑ دینا، رہا کرنا
روانہ۔ اسی وجہ سے آیت میں مُرسِل کا ترجمہ
ہوا چھوڑ دینے والا بندش کو دور کر دینے والا
گویا مُرسِل مسک کی ضد ہو گیا اور کلمۂ نفی
داخل ہونے کے بعد ترجمہ ہوا کوئی چھڑانے والا۔
رکاوٹ اور بندش کو کھول دینے والا نہیں،
(مزید تحقیق کے لئے دیکھو اَرسل اَرسلوا
رُسُل رسول) ۲۲/۱۲ -

مُرْسَلٌ: اسم مفعول واحد مذکر مرفوع مُرْسَلُون
اور مُرْسَلِین جمع، بھیجا گیا پیغمبر ۸/۱۷ -

مُرْسَلًا: اسم مفعول واحد مذکر منصوب
پیغمبر ۱۳/۱۲ -

اَلْمُرْسَلَاتِ: اسم مفعول جمع مؤنث،
اَلْمُرْسَلَۃ واحد اِرسال مصدر رَسْل اونٹ
یا بکری کی پیہم نرم رفتار کو کہتے ہیں اگر یکے بعد
دیگرے قطار در قطار ہو کر گھوڑے یا اونٹ یا
آدمی آئیں تو جاءُوا رَسَلًا اِرْسَالًا کہا جاتا ہے
آیت میں المرسلات سے مراد کیا ہے؟ یہ
تشریح مختلف فیہ ہے مجاہد و قتادہ کے نزدیک
ہوائیں مراد ہیں جو پے بہ پے چلائی جاتی ہیں،
بھیجی جاتی ہیں۔ مقاتل کے نزدیک ملائکہ مراد ہیں
مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود کا بھی یہی
قول نقل کیا ہے۔ اس لفظ کے بعد لفظ عُرْفًا آیا
ہے جس کی تشریح باب العین مع الراء میں گزر
چکی لیکن لفظی مناسبت کا لحاظ کرتے ہوئے یہاں
بھی کچھ بیان کرنا ضروری ہے عرف گھوڑے کی
ایال کو کہتے ہیں گھوڑے کی ایال کے بال پیہم قطار
در قطار ہموار ہوتے ہیں اس لئے المرسلات
عرفًا کا معنی ہوا وہ ہوائیں جو گھوڑے کی ایال
کی طرح ہموار پیہم اور مسلسل چلتی ہیں (مجاہد و
قتادہ) یا عرف بمعنی معروف ہے یعنی ہر بھلائی
اور خیر لیکن اس جگہ احکام خداوندی مراد ہیں

Marfat.com

ملائکہ بہیم احکام الٰہیہ کو لے کر بھیجے جاتے ہیں اس صورت میں ترجمہ ہو اوہ فرشتے گواہ ہیں جنکو احکام لیکر بہیم بھیجا جاتا ہے (مقاتل وابن مسعود) البغوی فی المعالم۔ ٢٩/٢١۔

مُرْسِلُوْا: اسم فاعل جمع مذکر مُرْسِلٌ واحد اصل میں مُرسِلُون تھا اضافت کی وجہ سے نون ساقط کر دیا گیا (ہم) بیدا کر نیوالے ہیں (پتھر سے) اونٹنی برآمد کر نیوالے ہیں۔ ١٩/١٨ ٢٧/٩۔

اَلْمُرْسَلُوْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مرفوع مُرْسَلٌ واحد بھیجے گئے فرستادہ، پیام بر، کس کو بھیجا گیا یہ امر تفصیل طلب ہے ١٩/١٦ اور ٢٣/٣ میں اللہ کے بھیجے ہوئے انبیاء مراد ہیں ١٩/١٨ میں ملکہ بلقیس کے قاصد ٣٤/٥ اور ٢٧/١ میں وہ ملائکہ مراد ہیں جن کو قوم لوط پر عذاب نازل کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا ٢٢/١٩ میں اس لفظ کی مراد مختلف فیہ ہے البغوی۔ رازی۔ سیوطی مجلی۔ بیضاوی۔ آلوسی۔ البغدادی۔ ابوالسعود وغیرہ اکثر مفسرین کے نزدیک حضرت عیسٰی کے تین قاصد مراد ہیں جنہوں نے انطاکیہ (سرحد شام) کے رہنے والوں کو حضرت مسیح کی طرف سے تبلیغ کی تھی بقول وہب بن منبہ ان کے نام یحییٰ

یونس اور شمعون تھے اور کعب احبار نے صادق صدوق اور شلوم کہا ہے مولانا اشرف علی تھانوی اور بعض قدماء نے لکھا ہے کہ وہ تینوں اللہ کے پیغمبر تھے میرے نزدیک بھی مؤخرالذکر قول حق ہے اس جگہ جتنا قصہ بیان کیا گیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ نے کسی بستی کی ہدایت کیلئے دو آدمی بھیجے کافروں نے ان کی تکذیب کی اللہ نے انکی تائید کے لئے تیسرے کو بھیجا اور تینوں نے کہا ہم کو تمہارے پاس بھیجا گیا ہے کافروں نے جواب دیا تم تو ہم ہی ایسے انسان ہو اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں اللہ نے کوئی حکم نازل نہیں فرمایا تم محض جھوٹے ہو قاصدوں نے کہا اللہ گواہ ہے وہ واقف ہے کہ ہم کو یقیناً تمہارے پاس بھیجا گیا ہے ہمارا ذمہ صرف اتنا ہے کہ واضح طور پر اللہ کا حکم پہنچا دیں، کافروں نے کہا تم منحوس ہو اگر باز نہ آئے تو ہم تم کو دکھ دیں گے اور مار ڈالیں گے قاصدوں نے کہا تو خود تمہارے ساتھ ہے کیا ہم نے تم کو نصیحت کی اور اللہ کا پیام پہنچایا تو اس لئے تمہاری نظر میں ہم منحوس ہو گئے (کافروں نے قاصدوں کو قتل کرنے کے لئے اندرونی مشورہ کیا)

اس مشورہ کی اطلاع ایک مومن شخص کو ہوگئی جو حاشیۂ شہر کا باشندہ تھا وہ دوڑا ہوا آیا اور قوم سے کہا قوم والو ان رسولوں کی بات مانو اور انکے کہنے پر چلو الخ بغوی نے جو اسرائیلی قصہ نقل کیا ہے اس سے بھی قرآن کے اس بیان کی تائید ہوتی ہے بلکہ اسرائیلیات میں ان قاصدوں کی دعا سے مادرزاد اندھوں کا بینا ہونا کوڑھیوں کا تندرست ہونا اور مردوں کا زندہ ہونا بھی منقول ہے ان اسرائیلیات سے قطع نظر کرکے ہم قرآن مجید کے طرز ادا اور مکالمہ پر جب غور کرتے ہیں تو ہم کو ان رسولوں کی طرف سے وہی جواب دیا جاتا ہے جو ہر پیغمبر کو دیا گیا ہے یہاں تک کہ جس طرح دوسرے پیغمبروں سے کافروں کی طرف سے کہا گیا ہے کہ تم ہم جیسے ہی انسان ہو تمہارے اندر کوئی اور بات نہیں ہے اسی طرح ان قاصدوں سے بھی کافروں نے کہا کہ تم ہماری ہی طرح انسان ہو اور اللہ نے (تم پر) کچھ نازل نہیں فرمایا یہ تمام قرائن اور قرآنی سیاق دلالت کر رہا ہے کہ ان قاصدوں نے اپنی پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا یہ الگ بات ہے کہ وہ پیغمبر ذیلی حضرت ہارون کی طرح تھے یا تشریعی نبی تھے۔ واللہ اعلم۔

(نوٹ) پ ۲۲/۱۹ میں ایک جگہ المرسلون معرفہ اور دو جگہ مرسلون نکرہ آیا باقی ہر جگہ المرسلون مذکور ہے۔

مُرْسِلَةٌ: اسم فاعل واحد مؤنث مُرْسِلٌ واحد مذکر ارسال مصدر، بھیجنے والی مراد بلقیس۔ پ ۱۹/۱۸۔

مُرْسِلِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب مُرْسِلٌ واحد۔ بھیجنے والے، رسول بنانے والے۔ پ ۲۵/۱۴ پ ۲۰/۸۔

اَلْمُرْسَلِيْنَ: اسم مفعول جمع مذکر منصوب مجرور مُرْسَلٌ واحد۔ بھیجے ہوئے، پ ۲/۱۷ پ ۷/۱۰، ۱۱ پ ۸/۱۷، ۸ پ ۱۴/۶ پ ۱۵/۲۰ پ ۱۸/۱۷ پ ۱۹/۱۰، ۶، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴ پ ۲۰/۱، ۴ پ ۲۲/۱۸، ۱۹ پ ۲۳/۶، ۸، ۹ مذکورہ تمام آیات میں پیغمبر مراد ہیں صرف پ ۲۲/۱۹ میں اختلاف ہے اکثر کے نزدیک حضرت عیسیٰ کے قاصد مراد ہیں اور بعض کے نزدیک اللہ کے نبی۔

مُرْسٰهَا: مُرْسٰا مضاف ھا ضمیر مضاف الیہ، مصدر میمی ٹھیرانا۔ جمانا (سراج، راغب، آلوسی) اس کا مادہ رَسْوٌ ہے، رَسَا یرسو، باب نصر، رَسو کا معنی ٹھیرنا، جگہ

Marfat.com

پرجم جانا اس سے مصدر میمی مُرْسَا آتا ہے لیکن ثلاثی مزید میں باب افعال سے مصدر اِرْسَاءٌ اور مصدر میمی مُرْسَا آتا ہے۔ ٹھیرانا، جمانا، کشتی کا لنگر ڈال دینا۔

پ/۲ اور ۲۹/۳ میں ھَا ضمیر قیامت کی طرف راجع ہے یعنی قیامت بپا کرنا کب ہوگا (خطیب آلوسی، بیضاوی وغیرھم)، حضرت ابن عباس نے فرمایا مُرْسَاھَا کا معنی ہے مُنتھاھا (خطیب)

پ/۲ میں ھا ضمیر کشتی نوح کی طرف راجع ہے یعنی کشتی کا ٹھیرانا لنگر ڈالنا (تحقیق کے لئے دیکھو راسیات - رواسی - ارساہا)

مُرْشِدًا: اسم فاعل واحد مذکر، اِرْشَادٌ مصدر باب افعال رُشْدٌ مادہ، ثلاثی مجرد باب نَصَرَ اور سمع دونوں سے مستعمل ہے۔ رُشْدٌ کا معنی ہے صحیح راستہ پر چلنا، سیدھا کھڑا ہونا رَشَدَۃٌ اور رِشْدَۃٌ حلال زادہ، ارشاد راہ راست بتانا، رہنمائی کرنا، مُرْشِد سیدھا راستہ دکھانے والا (دیکھو رشید، رُشدا) ۱۵/۱۴۔

اَلْمِرْصَاد: ظرف مکان مفرد، مَرَاصِد جمع گھات لگانے کی جگہ یعنی جسطرح گھات لگاکر کسی مخفی مقام میں بیٹھنے والے سے اُدھر سے گزرنیوالا دشمن بچ نہیں سکتا اور گھات لگانیوالے سے دشمن مخفی نہیں رہ سکتا، اسی طرح در پردہ اللہ بھی بندوں کے تمام اعمال سے باخبر ہے، اس سے بچکر چھپ کے کوئی شخص راہِ زندگی طے نہیں کر سکتا۔ گھات لگانیکے چار اجزا ہیں گھات لگانے کا مقام دشمن سے مخفی ہو، دشمن کی وہ گزرگاہ ہو وہاں بیٹھنے والے کو دشمن کے احوال کی اطلاع ہو جائے اور اس کی گرفت سے نہ بچ سکے، یہی چاروں باتیں یہاں مراد ہیں بندوں کو معلوم نہیں کہ اللہ کے علم کا کیا ذریعہ ہے اور وہ کس طرح ہمارے احوال کو دیکھ رہا ہے اور کہاں سے دیکھ رہا ہے، اور راہِ زندگی سب کو طے کرنی ہی ہے، سب ہی اس راستہ سے گزر رہے ہیں اللہ کو ان کے تمام احوال اور اقوال کا کامل علم ہے اور اس کی گرفت سے کوئی بچ نہیں سکتا۔

رَصَدٌ کا اصل معنی ہے گھات کرنے کے لئے تیار ہو جانا۔ باب نصر - رَصَدٌ صفت کا صیغہ بھی ہے، کبھی اس کا معنی فاعلی ہوتا ہے کبھی مفعولی ایک فرد ہو یا کثیر افراد ایک جماعت ہو یا کثیر جماعتیں سب پر اس کا اطلاق ہوتا ہے، رَصَدَ کے بعد مفعول بغیر لام کے نہیں آتا

Marfat.com

رَصَدَ لَہٗ کہا جاتا ہے ہاں اگر رَصَدَ کو متعدی بنانا ہو تو باب افعال سے اَرْصَدْتُہٗ لَہٗ کہا جائے گا۔ اول کا ترجمہ ہے اسکو اسکا اس کی گھات لگائی۔ دوسرے کا ترجمہ ہے میں نے اس کی گھات لگانے کے لئے کسی کو مقرر کر دیا کسی کو گھاتی بنا دیا۔ مَرْصَدٌ اور مِرْصَادٌ ظرف مکان۔ پ۳۰ (دیکھو ارصادًا)

مِرْصَادًا: مقام انتظار۔ گھات کی جگہ مرصادًا مبالغہ کا صیغہ ہے منتظر گھاتی۔ (ابوالسعود۔ کمالین حاشیہ) پ۳۰۔

مَرْصَدٍ: ظرف مکان، مفرد، گھات کی جگہ۔ گھات کا راستہ، مَرَاصِد جمع پ۱۰۔

مَرْصُوْصٌ: اسم مفعول واحد مذکر۔ رَصٌّ مادہ۔ مضبوط سیسہ پلائی ہوئی۔ رَصٌّ دو چیزوں کو ملا کر جوڑ دینا۔ چپٹا دینا۔ تناصق رانگ سیسہ۔ اَرَصُّ جڑے ہوئے باہم پیوستہ دانت۔ تَرَاصُّ نماز کی صف میں نمازیوں کا باہم پیوستہ ہونا۔ مَرْصُوْصٌ مضبوط (جلالین) مضبوط ایسی گویا کہ اس میں سیسہ پلایا گیا ہے۔ (مفردات راغب) فراء کا بھی یہی قول ہے (روح) حضرت ابن عباس نے فرمایا اگر ایک پتھر پر دوسرا پتھر رکھ کر بیچ میں پتھروں کے ریزے یعنی بدلا ملا ہوا بھر دیئے جائیں اور پھر اس کے اوپر اینٹوں سے تعمیر کی جائے تو مکہ والے اس کو مرصوص کہتے ہیں۔ (روح، پ۲۸)

مَرَضٌ: اسم مصدر اور مصدر۔ بیماری پریشانی بیمار ہونا۔ پریشان ہونا۔ باب سمع مریض بیمار اسکی جمع مراض، مَرْضٰی اور مُرَاضٰی آتی ہے۔ مَرَضُ دل کا روگی۔

مرض دو طرح کا ہوتا ہے جسمانی جس کی وجہ سے جسمانی ضعف اضمحلال پیدا ہو جاتا ہے رفتہ رفتہ منافع زندگی سے آدمی محروم ہوتا چلا جاتا ہے اور بالآخر موت آجاتی ہے۔

(۲) اخلاقی اور قلبی جیسے نفاق، شک بخل، بزدلی، عقیدہ کی خرابی، اخلاقی بیماریوں کی وجہ سے آدمی فضائل اور فضائل محمودہ کے حصول سے محروم ہو جاتا ہے حیات آخرت کے منافع اسکو حاصل نہیں ہو سکتے، غلط عقائد اور ردی افکار کی طرف اسکا قلبی رخ ہو جاتا ہے آخر کار اسکو ابدی موت (یعنی عذاب الٰہی) سے ہمکنار ہونا پڑتا ہے۔

Marfat.com

آیاتِ زیرِ بحث میں بقول بیضاوی وغیرہ جسمانی روگ بھی مراد ہو سکتا ہے کیونکہ مسلمانوں کی دن دوگنی رات چوگنی ترقی دیکھ کر منافقوں کو قلبی دکھ ہوتا تھا۔ سینہ میں جلن اور دماغ میں گرمی پیدا ہوتی تھی اور اخلاقی روگ بھی مراد ہو سکتا ہے حسد نفاق عداوت اور حبِ ریاست تو ان کی سرشت میں داخل تھی۔ ۱/۲، ۶/۱۲، ۱۰/۲، ۱۱/۵، ۱۵/۱۴، ۱۸/۱۲، ۲۰/۸، ۲۲/۵، ۲۶/۸، ۲۹/۱۵۔

مَرَضًا: اسم مصدر منصوب، بیماری روگ، شک، نفاق، حسد، عداوت۔ ۱/۲

مَرْضَاۃَ: مصدر میمی و اسم مصدر، پسند کرنا۔ رضامند ہونا۔ پسندیدگی۔ خوشنودی۔ رضامندی۔ باب سمع۔ رِضًا مصدر، رِضْوَۃٌ اسم مصدر، خوشنودی۔ رِضْوَانٌ خوب رضامندی۔ بڑی رضامندی (راغب) رَضِیٌّ صفت مشبہ۔ رَاضٍ اسم فاعل، مَرْضِیٌّ اور مَرْضُوٌّ اسم مفعول، اِرْضَاءٌ باب افعال، کسی کو راضی کرنا۔ خوش کرنے کیلئے کچھ دینا۔ تَرَاضِی باب تفاعل، باہم رضامند ہونا۔ ۲/۹، ۳/۴، ۵/۱۴، ۲۵/۱۹ (دیکھو رَضِیَ، رَضِیْتُ، رِضْوَانٌ، تَرَاضَوْا)

مَرْضَاتِیْ: مَرْضَاۃ مضاف، یاء متکلم مضاف الیہ، میری رضامندی، میری خوشنودی۔ ۱/۶۰۔

مَرِضْتُ: واحد متکلم ماضی معروف، باب سمع۔ میں بیمار ہوتا ہوں۔ حرف شرط کے بعد ماضی کا صیغہ آیا ہے اس لئے مضارع کا ترجمہ ہوگیا (دیکھو مَرَضٌ، ۱۹/۹)

مُرْضِعَۃٍ: اسم فاعل واحد مؤنث۔ اِرْضَاعٌ مصدر باب افعال دودھ پلانے والی، رَضَعٌ دودھ پینا (ضرب و سمع) کنجوس ہونا (فتح و کرم)، رَضِعٌ شیرخوار۔ رَاضِعٌ اور رَضِیْعٌ شیرخوار اور کنجوس رَاضِعٌ کی جمع رُضَّعٌ اور رُضَّاعٌ ہے (دیکھو المراضع، تسترضعوا، الرضاعۃ) ۱۷/۸۔

مَرْضٰی: جمع مَرِیْضٌ واحد بیمار، روگی (دیکھو مَرَضٌ) ۵/۱۲، ۶/۶، ۱۰/۱۸، ۲۹/۱۴۔

مَرْضِیًّا: اسم مفعول واحد مذکر منصوب، پسند کیا ہوا، خوش کیا ہوا (دیکھو المرضاۃ، ۱۶/۷)۔

مَرْضِیَّۃً: اسم مفعول واحد مؤنث منصوب پسندیدہ۔ ۳۰/۱۴۔

اَلْمَرْعٰی: ظرفِ مکان، چراگاہ۔ جانوروں

Marfat.com

اور انسانوں کی خوراک یعنی گھاس، غلہ، پھل وغیرہ اصل میں رَعْیٌ کا معنی ہے جاندار کی حفاظت کرنی اس کو باقی رکھنا۔ حفاظت کی تین صورتیں ہیں۔ (١) خوراک کے ذریعہ سے (٢) دشمنوں کو دفع کر کے یعنی دشمنوں سے نگرانی کرنی۔ (٣) مناسب انتظام کر کے اچھی سیاست کر کے حقدار کو اس کا حق دے کر ہر چیز کا اس کے مناسب لحاظ کر کے۔ انہی معانی کا لحاظ رکھتے ہوئے۔ رَاعِی چرواہے کو بھی کہتے ہیں اور حاکم کو بھی اور ہر نگران کو بھی بلکہ اس شخص کو بھی جو خود اپنا نگراں ہو۔ رَاعِی کی جمع رعاة رعیان اور رعاء آتی ہے (دیکھو رعوا، رعایتها) ٣٠/١٢۔

مَرْعَاهَا: مَرْعیٰ مضاف ھَا مضاف الیہ، زمین میں پیدا ہونیوالی جانوروں اور انسانوں کی خوراک (سیوطی) ٣٠/٤۔

اَلْمَرْفُوْدُ: اسم مفعول واحد مذکر، انعام دیا گیا۔ مدد دیا گیا۔ دیا گیا۔ رِفْدٌ کا معنی ہے عطیہ، بخشش، بڑا پیالہ۔ مدد۔ مِرْفَدٌ بڑا پیالہ۔ رُفُوْدٌ کثرت سے دودھ دینے والی اونٹنی جو دودھ سے مرفد کو بھر دے۔ رَفَدْتُہٗ میں نے اس کو انعام دیا۔ باب ضرب

تَرَافُدٌ باہم مدد کرنا۔ رفادہ حاجیوں کی امداد جو اسلام سے پہلے قریش کیا کرتے تھے۔ تَرْفِیْدٌ کسی کو سردار بنانا کسی کی تعظیم کرنا۔ اِرْتِفَادٌ عطیہ یا مدد قبول کرنا۔ ١٢/٩۔

اَلْمَرْفُوْعُ: اسم مفعول واحد مذکر، بلند کیا ہوا اونچا کیا ہوا، بڑے مرتبہ والا۔ (راغب) رَفْعٌ اور رفاعۃٌ مصدر، رِفْعَۃٌ بلندی مرتبہ کا اونچا ہونا (دیکھو رفعنا، رفع، رفعت رفعہ) مَرْفُوْعُ السَّیْرِ قوی رفتار والا۔ ٢٧/٣۔

مَرْفُوْعَۃٍ: اسم مفعول واحد مؤنث مجرور بلند مرتبہ (راغب) ٢٧/١٤ ٣٠/٥۔

مَرْفُوْعَۃٌ: اسم مفعول واحد مؤنث مرفوع اونچے یا عالی قدر۔ ٣٠/١٢۔

مَرْقَدِنَا: مَرْقَد ظرفِ مکان مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ، ہماری خوابگاہ (سے) رُقَادٌ رُقُوْدٌ مصدر، میٹھی نیند کے کسی قدر سونا باب نصر (دیکھو رقود) ٢/٣۔

مَرْقُوْمٌ: اسم مفعول واحد مذکر، لکھا ہوا۔ جلی خط سے لکھا ہوا۔ مہر لگی ہوئی تحریر، رَقْمٌ سختی، بلا۔ رقیمہ عاقلہ پاک دامن عورت تَرْقِیم لکھنا۔ تحریر کو خوبصورت بنانا۔ نقطے

Marfat.com

لگانا، سطروں کو باہم ملانا اور گانٹھ کر لکھنا۔ اَرْضٌ مَرْقُوْمَۃٌ وہ زمین جس پر تحریر کی طرح سبزہ کے آثار ہوں۔ (دیکھو الرقیم) ۳۰/۸۔

مَرْكُوْمٌ: اسم مفعول واحد مذکر، تہ بر تہ، جما ہوا، رَكْمٌ، جما ہوا بادل، رُكَامٌ ریت کا ڈھیر اور جما ہوا بادل (باب نصر) اِرْتِكَامٌ (افتعال) نزدیک ہونا جم کر بیٹھنا تَرَاكُم (تفاعل) تہ بر تہ ہونا۔ ۲۷/۴۔

مَرُّوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف۔ مرور مصدر، وہ گزرتے ہیں، وہ گزرے۔ اگر مَرَّ کا مصدر مَرَارَۃٌ ہو تو تلخ ہونے کا معنی ہوتا ہے اگر مرور ہو تو گذرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔ اَمَرَّانِ دو کڑوی چیزیں یعنی افلاس اور بڑھاپا۔ اِمْرَارٌ گذارنا۔ کڑوا کرنا۔ کڑوا ہونا (لازم و متعدی) ۱۹/۴ ۸/۸ (دیکھو مَرَّ، تَمُرُّ، تَمُرُّوْنَ)

اَلْمَرْوَۃَ: اسم علم، مکہ کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے (دیکھو الصفا) ۲/۱۲۔

مَرِيْئًا: صفت مشبہ۔ خوشگوار، مَرَارَۃٌ مصدر، خوشگوار ہونا (کَرُمَ سَمِعَ فَتَحَ) اِمْرَاءٌ (افعال) کھانے کو خوشگوار بنانا۔ اِسْتِمْرَاءٌ (استفعال) کھانے کو خوشگوار پانا۔ ۴/۱۲۔

مُرِيْبٍ: اسم فاعل واحد مذکر، اِرَابَۃٌ باب افعال، ریب مادہ متردد بنا دینے والا۔ تردد کرنیوالا۔ بے چین کر دینے والا۔ (دیکھو ریب ارتابوا، ارتاب) ۱۱/۱۰،۶۲ ۱۳/۱۴ ۲۲/۱۲ ۲۴/۲۰ ۲۵/۳ ۲۶/۱۶

(نوٹ) صرف ۲۶/۱۶ میں تردد کرنیوالے کا معنی ہے باقی ہر جگہ بے چین کر دینے والا۔ متردد بنا دینے والا ترجمہ کیا جائیگا۔

مِرْيَۃٍ: اسم مصدر، تردد۔ یہ شک اور ریب سے خاص ہے، گویا جس شک سے تردد پیدا ہو جائے اس کو مِرْيَۃٌ کہتے ہیں (الراغب) اِمْتِرَاءٌ شک میں پڑنا۔ مُمَارَاۃٌ اور مِرَاءٌ بمعنی ہے جس امر میں شک ہو اس میں جھگڑا کرنا۔ اصل ماخذ مَرْيٌ ہے مَرْيٌ کا معنی ہے دودھ اتارنے کے لئے جانور کے تھنوں کو سہلانا۔ ۱۲/۹،۲ ۱۷/۱۴ ۲۱/۱۲ ۲۵/۱ (دیکھو مراءٌ۔ لاتمار)

مَرِيْجٍ: صفت مشبہ، مرج مادہ، الجھی ہوئی بات (دیکھو مَرَجَ اور مَارِجٌ) ۲۶/۲۵۔

مَرِيْدٍ: صفت مشبہ، سرکش، ہر خیر سے خالی (دیکھو مَرَدُوْا اور مارد) ۱۷/۸۔

مَرِيْضٌ: صفت مشبہ مفرد مرفوع بیمار (دیکھو مَرَضٌ) ۱۸/۱۴ ۲۶/۱۰۔

مَرِيْضًا: صفت مشبہ مفرد منصوب بیمار

Marfat.com

رودگی (دیکھو مَرْحٌ) پ ۸، ۷

مَرْیَمَ اور مَرْیَمُ } اسم سریانی ہے سریانی زبان میں اس کا معنی ہے خدمت گزار (کشاف)

حضرتِ مریم کی والدہ کا نام حَنّہ اور والد کا نام عمران تھا آپ کا نبی ہونا مختلف فیہ ہے۔ اہلِ سنت کا عقیدہ ہے کہ کوئی عورت نبی نہیں ہوئی لیکن بچپن سے ہی آپ کے صاحبِ کرامت ولیہ ہونے میں شبہ نہیں بچپن میں ہی اللہ کی طرف سے جنت کے پھل آپ کو بھیجے جاتے تھے باوجود تاریخی اختلافات کے صحیح فیصلہ یہ ہے کہ آپ نے کبھی نکاح نہیں کیا اسی لئے مریم عذرا کے لقب سے مشہور ہیں (عذرا دوشیزہ) آپ ہی کے بطن سے حضرتِ عیسٰی بغیر باپ کے پیدا ہوئے، کہا جاتا ہے کہ یوسف نجار سے آپ کی نسبت ہو گئی تھی، نکاح اور رخصت نہیں ہوئی

پ ۱/۱۱، پ ۳/۱،۱۲،۱۳، پ ۶/۲،۳،۷،۱۱،۱۴،۱۵، پ ۱۱/۱۱، پ ۱۶/۵، پ ۱۸/۳، پ ۲۱/۱۷، پ ۲۵/۱۲، پ ۲۷/۲۰، پ ۲۸/۹،۱۰،۲۰۔

مِزَاجُہٗ: مزاج مصدر مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ، باہم ملانا، ملا کر یکذات کرنا۔ ملاوٹ، ملاوٹ کے بعد جو ایک جدید کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اسکو بھی مزاج کہتے ہیں اس جگہ اول معنی مراد ہے، مَزَجَ اور مِزَاجٌ شہد اور تلخ بادام، مُمَازَجَۃٌ باہم ملانا، گوندھنا۔ پ ۳۰/۸۔

مِزَاجُہَا، مضاف اور مضاف الیہ اسکی ملاوٹ۔ پ ۲۹/۱۹۔

مُزْجٰۃٍ: اسم مفعول واحد مؤنث، مُزْجٰے واحد مذکر، ازجاءٌ مصدر باب افعال حقیر قلیل بے قدر، تھوڑی، ایک شاعر کا قول ہے وَحَاجَۃٌ غَیْرُ مُزْجَاۃٍ عَنِ الْحَاجِ، حاجتمند کی بعض حاجتیں آسان اور حقیر نہیں کہ ان کو پورا کیا جاسکے، اِزْجَاءٌ ہنکانا، کام کا آسان ہونا (آسان ہونیکی وجہ سے) پورا ہو جانا۔ رَجُلٌ مُزْجٰی ہنکایا ہوا یعنی حقیر بے قدر آدمی، تَزْجِیَۃٌ تیز ہنکانا، تَزَجّی کسی چیز پر اکتفا کرنا۔ پ ۱۳/۱۴۔

مُزَحْزِحِہٖ، مزحزح اسم فاعل واحد مذکر مجرور مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ۔ اس کو دور کرنیوالا۔ زَحْزَحَۃٌ مصدر بروزن زَلْزَلَۃٌ دور کرنا۔ زَحَّ زَحًّا (ثلاثی مجرد باب نصر) کا معنی بھی دور کرنا۔ تَزَحْزُحٌ (ثلاثی مزید، باب تفعل) دور ہونا۔ پ ۱/۱۱ (دیکھو زُحْزِحَ)

مُزْدَجَرٌ: مصدر میمی یا ظرفِ مکان اِزْدِجَارٌ

Marfat.com

مصدر باب افتعال زجر مادہ، بازگشت جھڑکی یا جھڑکنے اور روکنے کا مقام۔ یہ لفظ اصل میں مُزْتَجَرٌ تھا، تا کو دال سے بدل دیا۔ اِزْدِجار لازم بھی ہے رک جانا، باز رہنا اور متعدی بھی باز رکھنا۔ روک دینا۔ اِنْزِجَارٌ باب انفعال لازم ہے رک جانا۔ جھڑ جانا، زَجْرٌ (ثلاثی مجرد باب نصر) کسی کو روکنا، باز رکھنا۔ جھڑکنا (دیکھو زَجْرًا اور اَلزّٰجِرَات وازدجر) ٢٧/٨۔

مُزِّقْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی مجہول، تَمْزِیْقٌ مصدر باب تفعیل تم ٹکڑے ٹکڑے کر دئے جاؤ گے۔ مَزْقٌ (ضرب) پھاڑنا ٹکڑے کرنا۔ پرندہ کا بیٹ کرنا۔ تَمْزِیْقٌ باب تفعیل پارہ پارہ کر دینا۔ مُمَازَقَۃٌ (مفاعلۃ) دوڑ میں دکھڑے پچھاڑ کر آگے بڑھ جانا۔ تَمَزُّقٌ (تفعل) کپڑے پھٹ جانا۔ مِزَقٌ پھٹے ہوئے کپڑے چیتھڑے (قاموس و تاج) ٢٢/٧۔

مَزَّقْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، تَمْزِیْقٌ مصدر، باب تفعیل، ہم نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ ٢٢/٨۔

اَلْمُزَّمِّلُ: اسم فاعل واحد مذکر، کپڑے میں لپٹنے والا۔ اصل میں اَلْمُتَزَمِّلُ تھا، تا کو زا میں ادغام کر دیا۔ (باب تفعل) سدی نے کہا سونے والے، گویا کپڑا اوڑھ کر لیٹنے سے مراد ہے سونا۔

ابتدائے وحی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدثر اور مزمل فرما کر خطاب کیا لیکن اس کے بعد رسول اور نبی کہہ کر مخاطب کیا، راغب نے لکھا ہے کنایۃً مزمل سے مراد ہوتا ہے ضعیف کسی کام میں سستی کرنے والا سہل انگاری سے کام لینے والا، تأبط شرًّا کی ماں کا قول ہے اَلَیْسَ بِزُمَّیْلٍ شُرُوْبٍ لِلْغَیْلِ کیا وہ سست نہیں ہے جو دردسر پیدا کرنے والی شراب پیتا رہتا ہے باب نصر اور ضرب سے لنگڑا کر چلنے اور ردیف بنانے کے معنی میں مستعمل ہے۔ اسی مناسبت سے پیچھے چلنے کو بھی زَمْل کہا جاتا ہے زَمِیْلٌ وہ شخص جو اونٹ پر کسی کے پیچھے سوار ہو جیسے ردیف گھوڑے کے پچھلے سوار کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ایسے ہی زمیل اونٹ کے پچھلے سوار کو کہا جاتا ہے۔ ٢٩/١٣۔

اَلْمُزْنِ: اسم جمع بادل، سفید بادل، پانی سے بھرا ہوا بادل۔ اَلْمُزْنَۃُ مفرد، بادل کا ٹکڑا۔

Marfat.com

مَزْنٌ عادت طور طریقہ - مَزْنٌ اور مُزُوْنٌ (باب نصر) عادت اور ارادہ کے مطابق گزر جانا - چلا جانا - تَمَزَّنَ (ابر کی طرح) سخی ہو جانا - اِبْنُ مُزْنَۃٍ بادل میں سے برآمد ہونے والا - پہلی تاریخ کا چاند - ۲۷/۱۵

مَزِيْدٍ: اسم مصدر - اسم مفعول - زیادتی - زیادہ کرنا - زیادہ ہونا - زیادہ - (باب ضرب، اِزْدِيَادٌ (باب افتعال) زیادہ ہونا - تَزَيُّدٌ (تفعل) زیادہ ہونا - بہ تکلف زیادہ کرنا - یہی تَزَايُدٌ (تفاعل) کا معنی ہے، (دیکھو زِيَادَةً، فَزَادَهُمْ وغیرہ) ۲۶/۱۲ -

مَسَّ: ماضی واحد مذکر غائب، دکھ پہنچایا، لگ گیا - چھو دیا - یہ لفظ صرف ۲۷/۱ میں مصدر یا اسم مصدر کے طور پر استعمال کیا گیا ہے باقی ہر جگہ صیغہ ماضی ہے ۴/۵ ۹/۲ ۱۱/۷ ۲۱/۷ ۲۴/۲ ۲۷/۱۰ -

مَسٌّ (باب نصر) کا معنی ہے چھو دینا دکھ پہنچانا لاحق ہونا، لگ جانا - رگڑ لگ جانا - کبھی مراد ہوتی ہے قربت صنفی یعنی جماع، مذکر - معنی میں باب نَصَرَ سے بھی آتا ہے اور سمع سے بھی مَسِيْسٌ سے مراد بھی جماع ہوتا ہے مساس اور مُمَاسَّۃٌ چھو دینا - جماع کرنا - مَمْسُوْسٌ دیوانہ، جن رسیدہ، تَمَاسٌّ جماع کرنا - جنون اور جماع وغیرہ سب مرادی معنی ہیں مادہ مَسّ کا اصل معنی چھو دینا ہے خواہ ہاتھ سے ہو یا کسی اور حصہ بدن سے - لَمْسٌ اس سے عام ہے لَمْسٌ کا معنی ہے ٹٹولنا خواہ ہاتھ اس چیز کو لگ سکے یا نہ لگ سکے، ایک شاعر کا قول ہے وَأَلْمِسُهُ فَلَا أَجِدُهُ میں اس کو ٹٹولتا ڈھونڈتا ہوں اور نہیں پاتا (مفردات، قاموس، لسان، معالم، روح المعانی، (توضیح توضیح عینی)

اَلْمَسِّ: اسم مصدر، جن کی جھپٹ، ذرا چھو جانا - جنون - ۳/۶ -

مِسَاسَ: مصدر منصوب باب مفاعلہ یعنی نہ کوئی تجھے چھوئے نہ تو کسی کو چھوئے باہم چھونا ہی نہ ہو (دیکھو مَسَّ) ۱۶/۱۴

مَسَاجِدُ: ظرف مکان - جمع منتہی الجموع مسجد مفرد، مسجدیں، سجدہ کرنے کے مقامات یہ بھی کہا گیا ہے کہ مساجد اسم آلہ ہے یعنی پیشانی، ناک دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں دونوں [illegible] (راغب) اس جگہ مسجدیں مراد ہیں، سجدہ کا معنی ہے سر جھکانا انتہائی عاجزی کا اظہار کرنا - بعض اہل لغت

Marfat.com

نے لکھا ہے کہ سجدہ کا لفظ اضداد میں سے ہے سیدھے کھڑے ہونے کو بھی کہتے ہیں (قاموس) لیکن سیدھا کھڑا ہونا خود اظہارِ عاجزی اور تعظیم کی ایک صورت ہے اس لئے سجدہ کو لغاتِ اضداد میں سے کہنا غلط ہے عربی کلام میں کوئی ایسی مثال نہیں کہ سجدہ یا اس کے مشتقات کو کسی ایسے مفہوم کے لئے استعمال کیا گیا ہو جو سجدہ کرنے والے کی عظمت کا حامل ہو، اصطلاحِ شریعت میں زمین پر پیشانی کو بہ نیتِ تعظیم رکھنا سجدہ کہلاتا ہے، پیشانی رکھنے کے بغیر اختیاری سجدہ شرعی نہیں ہوتا ہاں غیر اختیاری سجدہ جس کو امام راغب نے تسخیری سجدہ کہا ہے ہو سکتا ہے آسمان و زمین اور ساری کائنات اظہارِ عاجزی کرتی ہے اللہ کی عظمت و الوہیت کا اقرار کرتی ہے، یہی اس کا سجدہ ہے۔ مختلف آیات میں کائنات کے سجدہ کو جو بیان کیا گیا ہے اس سے یہی مراد ہے، ایک شعر ہے۔

فَقُلْتُ لَہٗ اُسْجُدْ لِلَیْلٰی فَاسْجَدَا

میں نے اونٹ سے کہا لیلیٰ کو سجدہ کر اس نے سجدہ کیا یعنی گردن نیچے کو لٹکا دی سر جھکا دیا۔

حدیث و فقہ میں پیشانی کے ساتھ دونوں ہاتھ دونوں پاؤں اور دونوں زانو بھی زمین پر ٹیکنے ضروری ہیں ورنہ تکمیلِ سجدہ نہیں ہوتی۔ پ ۱۷/۱۲۔

سَجَّادہ جا نماز، پیشانی میں سجدہ کا نشان۔ اِسْجَادٌ سر جھکا دینا۔ جھک جانا۔ (منتہی الارب)

مَسَاجِدَ، ظرفِ مکان جمع منصوب مسجد واحد، مسجدین پ ۱/۱۴ پ ۱/۹ پ ۲۹/۱۱۔

مَسَاجِدِ: ظرفِ مکان جمع مجرور مسجد واحد مقاماتِ سجدہ۔ مسجدیں۔ پ ۲۔

مُسَافِحَاتٍ: اسم فاعل جمع مؤنث، مُسَافِحَۃٌ واحد، مُسَافَحَۃٌ مصدر (باب مفاعلہ) زنا کرنے والیاں۔ سَفْحٌ (فتح) گرانا بہانا، اِسْفَاحٌ (افعال) گھوڑے کو اس طرح دوڑانا کہ گردن نہ اٹھے۔ مُسَافَحَۃٌ، سِفَاحٌ (مفاعلہ) تَسَافُحٌ (تفاعل) سب کے معنی زنا کرنا، تَسْفِیْحٌ (تفعیل) بیہودہ کام کرنا (قاموس و تاج) پ ۵/۱۔

مُسَافِحِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب مُسَافِحٌ واحد، مُسَافَحَۃٌ مصدر، باب مفاعلہ [illegible] کرنے والے پ ۵/۱ پ ۶/۱۔

Marfat.com

اَلْمَسَاقُ: المساق مصدر میمی باب نصر چلایا جانا۔ ہنکانا۔ سَوْقٌ اور سِیَاقَۃٌ بھی اسی باب سے اسی معنی کے لئے مصادر آئے ہیں سَیِّقَۃٌ وہ جانور جن کو ہنکایا جائے (راغب) خصوصًا وہ جانور جن کو دشمن لوٹ کر ہنکا کرلے گیا ہو (ناموس) سِیَاقٌ عہد و پیمان۔ سُوْقَۃٌ کمینے لوگ جن کو ادنیٰ طبقہ والے بھیڑ بکریوں کی طرح ہنکا کر جدھر چاہتے ہیں لے جاتے ہیں اَلسَّیِّقُ وہ ابر جس کو ہوا بغیر بارش کے اڑا کرلے جائے (مزید تنقیح کیلئے دیکھو الساق سائقٌ سوقہ) ۲۹/۱۷

مَسَاکِنِ: ظرفِ مکان جمع مجرور مَسْکَنٌ واحد، ٹھہرنے اور رہنے کے مقام، سُکُوْنٌ کا مفہوم ہے حرکت ختم کرکے ٹھہر جانا یہ مفہوم اس کے تمام مشتقات میں مشترک ہے، باب نصر سے فقیر ہونے، بوڑھا ہونے اور آرام پانے کا معنی ہوتا ہے کیونکہ ان سب معانی میں ٹھہراؤ ہوتا ہے خواہ ضعف کے سبب یا راحت کی وجہ سے، باب کرم سے مسکین ہونے کا معنی ہوتا ہے، باب افعال میں پہنچکر اِسْکَانٌ کا معنی ہوگا، آرام دینا حرف کی حرکت دور کرنا گھر میں جگہ دینا، مسکین ہونا، مسکین بنا دینا باب تفعیل میں تسکین کا معنی ہے آرام دینا کسی کے دل کو اطمینان دینا دل کو ٹھہرانا۔ باب مُفَاعَلَۃ میں مُسَاکَنَۃٌ کا معنی ہے باہم مل کر ایک مکان میں رہنا۔ تَمَسْکُنٌ فقیر حقیر ہوجانا مسکین نما بن جانا سِکِّیْنٌ چھری، جس سے فی ذبیحہ کی حرکت بند ہوجاتی ہے۔ مَسْکَنَۃٌ فقیری، حاجتمندی (مزید تنقیح کے لئے دیکھو سَکَنَ، اُسْکُنُوْا اَسْکَنْتُ، اَسْکِنُوْا۔ سَکَنْتُمْ۔ اَسْکَنَ سَکَنٌ، سَکِیْنَۃٌ وغیرہ) ۱۳/۱۹

مَسَاکِنَ: ظرفِ مکان جمع مَسْکَنٌ واحد ٹھہرنے اور رہنے کی جگہیں۔ ۱۰/۱۵ ۲۸/۱۰۔

مَسَاکِنُ: ظرفِ مکان جمع مَسْکَنٌ واحد رہنے کی جگہیں۔ ۱۰/۹۔

مَسَاکِنِکُمْ: مساکن ظرف مجرور مضاف کُمْ ضمیر مضاف الیہ، تمہارے مکان۔ ۱۷/۲

مَسَاکِنَکُمْ، مساکن ظرف منصوب مضاف کُمْ ضمیر مضاف الیہ، تمہارے مکان۔ ۱۹/۱۷۔

مَسَاکِنِہِمْ: مساکن ظرف مجرور مضاف ہِمْ ضمیر مضاف الیہ، ان کے مکان ۱۶/۱۱ ۲۰/۱۶ ۲۱/۱۶۔

مَسَاکِنَہُمْ: مساکن ظرف منصوب مضاف ہُمْ ضمیر مضاف الیہ، ان کے مکان۔ ۲۶/۳۔

Marfat.com

مَسٰاکِنِہِمْ: مساکن ظرف مرفوع مضاف، ھُمْ ضمیر مضاف الیہ، ان کے مکان۔ ۲۶/۹

اَلْمَسٰاکِیْنِ: جمع مجرور اَلْمِسْکِیْن واحد، مفلس نادار لوگ۔ ۱/۱۰ ۲/۱۰ ۵/۳ ۱، ۲/۱۴۔

مَسٰاکِیْنَ: جمع منصوب مسکین واحد مفلس نادار لوگ۔ ۲/۶ ۲، ۷/۳ ۱۲/۱ ۱۸/۹۔

مَسٰاکِیْنُ: جمع مرفوع مسکین واحد، مفلس نادار لوگ۔ ۲/۱۲۔

(مزید تنقیح کے لئے دیکھو مساکن)

اَلْمُسَبِّحُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع مُسَبِّحٌ مفرد، تسبیح مصدر باب تفعیل، سَبْحٌ مادہ، اللہ کی پاکی بیان کرنیوالے، اللہ کی پاکی ظاہر کرنیوالے۔ اللہ کا ذکر کرنے والے، بقول راغب سَبْحٌ کا معنی ہے پانی یا ہوا میں تیزی کے ساتھ گزر جانا۔ ستاروں اور گھوڑوں کی رفتار میں اس کا استعمال مجازی ہے کسی کام میں تیزی کے ساتھ مشغولیت کو بھی سَبْحٌ کہا گیا ہے۔ سِبَاحَۃٌ اور سُبْحَانٌ بھی مصدر ہیں (باب فتح) سَبَّاحَۃٌ اور مُسَبِّحَۃٌ شہادت کی انگلی، سُبْحَۃٌ دانوں کی تسبیح، سُبُحَاتٌ سجدہ کے مقامات۔

تسبیح فقط زبان سے پاکی بیان کرنے کو ہی نہیں کہتے بلکہ تسبیح قولی کیطرح تسبیح عملی اور تسبیح قلبی بھی ہوتی ہے (مفردات) ۲۴/۱ باقی تنقیح کے لئے دیکھو سَبِّحْ، تُسَبِّحُوْنَ، یُسَبِّحُہُمْ، سَبِّحْ، سُبْحَانَ، اَلسَّابِحَات)

اَلْمُسَبِّحِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مجرور، اَلْمُسَبِّحُ مفرد۔ تسبیح مصدر، اللہ کی پاکی ظاہر کرنے والے (دیکھو المسبحون) نماز پڑھنے والے (ابن عباس) عبادت کرنے والے (وہب بن منبہ) لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کہنے والے (سعید بن جبیر، معالم التنزیل) امام راغب نے مفردات میں کہا ہے کہ عام ذکر مراد لینا اولی ہے۔ ۲۳/۹۔

مَسْبُوْقِیْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مجرور مَسْبُوْقٌ واحد، سَبْقٌ مصدر، باب نصر و ضرب، پیچھے چھوڑے گئے یعنی جنکو پیچھے چھوڑ کر دوسرے آگے بڑھ جائیں، مراد عاجز۔

سَبَقٌ گھوڑ دوڑ میں بطور شرط جو چیز مقرر کی جائے مُسَابَقَۃٌ، سِبَاقٌ اور سَبْقٌ آگے بڑھنے میں مقابلہ تَسْبِیْقٌ گھوڑ دوڑ کی شرط کو لینا یا دینا۔ اِسْتِبَاقٌ (باب افتعال) سِبَاقٌ

Marfat.com

کا ہم معنی ہے۔ سَبْقٌ کا اصل معنی ہے آگے بڑھنا
مجازی معنی ہے کسی کام کا پہلے سے قطعی طور پر
ہو چکنا۔ کسی بات میں فضیلت اور امتیاز حاصل
کرنا، گرفت اور قبضہ سے باہر نکل جانا۔ ۲۶/۱۵
۲۹/۸ (دیکھو سَبْقًا۔ اَلسَّابِقَاتِ۔ اِسْتَبَقَا۔
سَبَقُوْنَا۔ سَبَقَتْ۔ اَلسَّابِقُوْنَ۔ سَبَقُوْا)

اَلْمُسْتَاْخِرِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب
اَلْمُسْتَاْخِرُ مفرد (باب استفعال) پچھلے، پیچھے
آنے والے، بعد کو آنیوالے۔ تَاْخِيْرٌ پیچھے لانا۔
پیچھے کرنا۔ تَاَخُّرٌ پیچھے آنا۔ (دیکھو الآخرۃ، اُخَر
تَاَخَّرَ، اُخَرُ) ۱۴/۲۔

مُسْتَاْنِسِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب،
مُسْتَاْنِسٌ واحد، اِسْتِيْنَاسٌ مصدر، باب
استفعال جی لگانیوالے۔ دلچسپی کے ساتھ بیٹھ رہنے
والے۔ ۲۲/۳ (مزید تنقیح کے لئے دیکھو الانسان،
اَنَسْتُمْ۔ الانس۔ اناسی)

مُسْتَبْشِرَةٌ: اسم فاعل واحد مؤنث استبشار
مصدر باب افعال۔ بشگفتہ، شادمان۔ ایسی چیز
پانیوالے جس سے شگفتگی اور خوشی پیدا ہو جائے
۳۰/۵ (مزید دیکھو بُشْرًا۔ بُشْرٰی۔ البشر۔ بَاشِرُوْا۔
تُبَاشِرُوْا۔ مُبَشِّرِيْنَ۔ بُشْرٰے۔ اَلتَّبْشِيْرُ۔
مُبَشِّرَات۔ اَبْشِرُوْا وغیرہ)

مُسْتَبْصِرِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب
اِسْتِبْصَارٌ مصدر۔ باب استفعال۔ دیکھنے
والے طلبگار بصیرت (راغب) ۲۰/۱۶۔
(مزید تنقیح کے لئے دیکھو البَصَر۔ الابصار۔
اَبْصِرْ۔ بصائر۔ بصرت۔ تَبْصِرَةٌ۔ مُبْصِرَةٌ۔
بَصِيْرَةٌ وغیرہ)

اَلْمُسْتَبِيْنَ: اسم فاعل واحد مذکر، اِسْتِبَانَةٌ
مصدر، باب استفعال۔ واضح کھلی ہوئی ہدایت
والی ۲۳/۸ (دیکھو بَيَّنَ۔ بَيِّنٍ۔ تَبَيَّنَ۔ تبيين
بَيِّنَات۔ بَيِّنَةٌ۔ بَيَانٌ۔ مُبِيْنٌ۔ اَلْمُبِيْنُ)

مُسْتَخْفٍ: اسم فاعل واحد مذکر، اِسْتِخْفَاءٌ
مصدر باب استفعال، چھپنے والا، چھپنے کا خواستگار
یہ لفظ اصل میں مُسْتَخْفِيٌ تھا، خفی مادہ۔ خُفْيَةٌ
مصدر، باب سمع، خِفَاءٌ اوٹ، پردہ، اِخْفَاءٌ
باب افعال چھپانا۔ خَفِيَ يَخْفٰى باب ضرب
اس نے ظاہر کر دیا۔ ۱۳/۸ (مزید۔ خُفْيَةً۔
تُخْفُوْا۔ اَخْفَيْتُمْ۔ خَافِيَةٌ)

مُسْتَخْلَفِيْنَ: اسم مفعول جمع مذکر منصوب
اِسْتِخْلَافٌ مصدر باب استفعال خَلَفٌ
مادہ۔ وارث۔ خلیفہ بنائے ہوئے۔ اِسْتِخْلَافٌ

Marfat.com

وارث اور خلیفہ بنانا۔ جانشین اور نیابت خواہ اصل کی غیر موجودگی کے سبب سے ہو یا اس کے مرنے کی وجہ سے ہو یا اس کی کمزوری کی غرض سے یا صرف نائب کی عزت افزائی کے لحاظ سے۔ اس جگہ اول الذکر دونوں معنی مراد ہو سکتے ہیں، سلف کے مرنے یا کسی جگہ سے بالکل چلے جانے کے بعد اس جگہ کے مال کے وارث خلف ہوتے ہیں، تیسرا معنی بھی مراد لیا جا سکتا ہے کیونکہ اصل مالک جب صحیح تصرفات نہیں کر سکتا اور اہل ثابت نہیں ہوتا تو اس کا مال اللہ دوسروں کو دیدیتا ہے۔ ۲۶/۱۴

(مزید تنقیح دیکھو خُلَفٰٓئِفُ، خَلِیْفَہ۔ خَلْفٌ۔ خَلَفَ۔ خِلْفَۃٌ۔ خَلِیْفَۃٌ۔ اِخْتَلَفَ۔ مُخْتَلِفِیْنَ۔ اِخْتِلَافٌ، اَخْلَفْنَا، خِلَافِ۔ مُخَلَّفِیْنَ۔ خَوَالِف وغیرہ)

مُسْتَسْلِمُوْنَ : اسم فاعل جمع مذکر مرفوع اِسْتِسْلَامٌ مصدر، باب استفعال۔ سِلْمٌ مادہ۔ فرماں بردار۔ سَلِمَ سَلَامَۃٌ (سمع) آرام پایا۔ سالم رہا بے ضرر اور بے عیب ہوا محفوظ رہا۔ سَلَمَ سَلْمًا (ضرب) کام سے فارغ ہوا، کام عمدہ اور ٹھیک ہوگیا سِلَامٌ (نصر) سانپ کا کاٹنا۔ سَلَامٌ بے عیب ہونا۔ سلام کرنا۔ محفوظ رہنا۔ اطاعت کرنا سِلْمٌ، اَشْتی۔ صلح مُسَالَمَۃٌ، مارگزید اِسْلَامٌ اطاعت کرنا۔ چھوڑنا۔ کسی کے سپر کرنا۔ صلح کرنا۔ مسلمان ہونا۔ اَسْلَمَ عَنْ اس سے اعراض کیا۔ اِسْتِسْلَامٌ فرمانبردار ہونا۔

(مزید تنقیح کے لئے پڑھو سَلِیْمٌ، مُسَلَّ سَلَّمَ۔ سَلَامٌ۔ اَلسَّلَامُ سَلِمُوْا۔ اَسْتَ سَالِمُوْنَ۔ اَسْلِمْ۔ اَسْلَمْتُ۔ اَلْاِسْلَ مُسْلِمُوْنَ)

مُسْتَضْعَفُوْنَ : اسم مفعول جمع مذ مرفوع۔ استضعاف مصدر باب استفعا ناتواں، کمزور سمجھے گئے۔ عاجز بلائے جانے لوگ۔ ضَعْفٌ۔ ضُعْفٌ۔ ضِعْفٌ۔ اَضْعَا تَضْعِیْفٌ۔ مُضَاعَفَۃٌ اور اِسْتِضْعَافٌ معانی کی توضیح کے لئے دیکھو ضُعَفَاءُ اُسْتُضْ ضَعِیْفًا۔ اَسْتَضْعَفُوْنِیْ۔ ضِعْف ضِعْف اَضْعَافًا۔ مُضَاعَفَۃٌ۔ ۹/۱۷

مُسْتَضْعَفِیْنَ : اسم مفعول جمع

منصوب نکرہ، استضعاف سے، عاجز، ناتواں ۵/۱۱

اَلْمُسْتَضْعَفِيْنَ: اسم مفعول جمع مذکر منصوب معرفہ، استضعاف سے، بے بس ناتواں۔ ۵/۱۱، ۱۶/۷۔

مُسْتَطَرٌ: اسم مفعول واحد مذکر، اِسْتِطَارٌ مصدر، باب افتعال، سَطْرٌ مادہ، لکھا ہوا۔ سَطْرٌ (نصر) لکھنا، کاٹنا۔ زمین پر ڈالنا۔ سَطْرٌ اور سَطَرٌ ایک لائن کسی تحریر کی ہو یا درختوں کی یا آدمیوں کی اَسْطُر اور سُطُورٌ اور اَسْطَارٌ جمع۔ سَاطِر قصاب، سَاطُوْرٌ کاٹنے کا ہتھیار چھری وغیرہ، اَسَاطِيْر (برقولِ مبردا اُسْطُوْرَةٌ کی جمع ہے) جھوٹے افسانے پریشان بیہودہ باتیں، تَسْطِيْرٌ سطر سطر کرکے لکھنا۔ اِسْتِطَارٌ لکھنا، تَسَيْطُرٌ اور سَيْطَرَةٌ کسی کام پر مقرر ہونا، ذمہ دار ہونا۔ ۲۷/۱۰

مُسْتَطِيْرًا: اسم فاعل واحد مذکر منصوب اِسْتِطَارَةٌ مصدر، باب استفعال، طَيْرٌ مادہ۔ پھیلا ہوا۔ عام۔

طَيَرَانٌ کا اصل معنی ہے اڑنا، مجازاً اس سے مراد کبھی سرعتِ رفتار ہوتی ہے جیسے فَرَسٌ مُطَارٌ تیز رفتار گھوڑا۔ کبھی منتشر ہونا اور پھیلنا جیسے غُبَارٌ مُسْتَطَارٌ پھیلا ہوا غبار، تَطَايَرُوْا انہوں نے جلدی کی اور منتشر ہو گئے، ایک شاعر کا قول ہے طَارُوْا اِلَيْهِ زَرَافَاتٍ وَّوُحْدَانًا وہ جماعت در جماعت ہو کر اور اکیلے اکیلے جنگ کی طرف تیزی کے ساتھ دوڑے فَجْرٌ مُسْتَطِيْرٌ پھیلی ہوئی صبح، تَطَيُّرٌ بدشگونی حاصل کرنا۔ طَائِرٌ پرندہ۔ نحوست۔ اعمالنامہ۔ ۲۹/۱۹

(مزید تنقیح کے لئے پڑھو طَائِرُ، اَلطَّيْرُ، تَطَيَّرْنَا، طَائِرُكُمْ۔ طَائِرُهٗ)

اَلْمُسْتَعَانُ: اسم مفعول واحد مذکر اِسْتِعَانَةٌ مصدر، باب استفعال۔ وہ جس سے مدد مانگی جائے، اِعَانَةٌ مدد دینا۔ اِسْتِعَانَةٌ مدد مانگنا۔ تَعَاوُنٌ اور مُعَاوَنَةٌ باہم مدد کرنا عَوْنٌ اور مُعِيْنٌ مددگار، عَوَانٌ جوان یعنی بچپن اور بڑھاپے کے درمیان عمر والا، حَرْبٌ عَوَانٌ گھمسان کا رن۔ ۱۲/۱۲، ۱۷/۷۔

(دیکھو مزید تنقیح کے لئے اَعِيْنُوْنِيْ۔ تَعَاوَنُوْا اِسْتَعِيْنُوْا۔ عَوَانٌ)

اَلْمُسْتَغْفِرِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب اَلْمُسْتَغْفِر واحد، اِسْتِغْفَارٌ مصدر باب استفعال گناہوں کی معافی مانگنے والے۔ ۳/۱۰

Marfat.com

(دیکھو غُفْرَانَکَ ، مَغْفِرَۃٌ ، غَفَّارًا ، اِسْتَغْفِرُوْا غَافِرِ ، اَلْغَفُوْرُ - اِغْفِرْ)

مُسْتَقْبِلَ : اسم فاعل واحد مذکر منصوب مضاف ۔ اِسْتِقْبَال مصدر باب استفعال قبل مادہ ۔ سامنے آنیوالا ۔ رخ کرنیوالا ۔ استقبال کا معنی ہے سامنے آنا ، سامنے سے لینا ۔ پ ۲۶/۳ ۔

(مزید تشریح مشتقات و مصادر کے لئے دیکھو قُبُلٌ ۔ قَبْلَ ۔ اَقْبَلَ ۔ اَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ ۔ اَقْبَلْتُ ، قَابِلِ ۔ تَقَبَّلَ ۔ تَقَبَّلْ ۔ قُبُلًا ۔ قَبَائِلَ ، قَبِيْلًا ۔ قِبَلَكَ ۔ قِبْلَتَهٗ)

اَلْمُسْتَقْدِمِيْنَ : اسم فاعل جمع مذکر منصوب ، اَلْمُسْتَقْدِمُ واحد ۔ اِسْتِقْدَام مصدر باب استفعال اگلے لوگ ۔ پہلے زمانہ میں گزرے ہوئے لوگ ۔ پ ۱۴/۲ (تشریح مفصل کیلئے پڑھو قَدَمَ ۔ اَلْقَدِيْمِ ۔ تُقَدِّمُوْا ۔ قَدَّمَتْ ، تُقَدِّمُوْا ۔ قَدَّمْتُ)

مُسْتَقَرٌّ : ظرفِ مکان ، مرفوع بروزن اسم مفعول ۔ اِستقرار ۔ مصدر بمعنی قرار ۔ باب استفعال ، قرارگاہ ۔ ٹھیرنے کی جگہ ۔ پ ۷/۲ ، پ ۷/۱۴/۱۸ پ ۹/۹ پ ۱۲/۱ پ ۲۳/۲ پ ۲۹/۷ (تشریح مفصل کیلئے دیکھو قَرَارًا ۔ قَرْنَ ۔ نُقِرُّ ۔ اَقْرَرْتُمْ ۔ تَقَرَّ ۔ قُرَّۃُ ۔ قَوَارِيْرَ)

مُسْتَقَرًّا : ظرفِ مکان منصوب ، استقر... مصدر بمعنی قرار ۔ باب استفعال ۔ قرارگاہ ٹھ... کی جگہ مراد جنت ۔ پ ۱۹/۱ ، ۴ ۔

مُسْتَقِرٌّ : اسم فاعل واحد مذکر مرفوع ... اِسْتِقْرَارٌ مصدر بمعنی قرار باب استفعال قرار پکڑنے ... ٹھیرنے والا ۔ پ ۲۷/۸ ، ۹ ۔

مُسْتَقِرًّا : اسم فاعل واحد مذکر منصو... استقرارٌ مصدر بمعنی قرار ، باب استفع... قرار پکڑنیوالا ۔ ٹھیرنے والا ۔ پ ۱۹/۱۸ ۔

اَلْمُسْتَقِيْمَ : اسم فاعل واحد مذکر منصو... معرف باللام ۔ سیدھا ۔ صحیح ۔ پ ۱/۹ پ ... (تشریح کے لئے پڑھو قائم)

اَلْمُسْتَقِيْمِ : اسم فاعل واحد مذکر مجر... معرفہ ۔ سیدھا ۔ صحیح ۔ پ ۱۹/۱۴

مُسْتَقِيْمٌ : اسم فاعل واحد مذکر مرفو... نکرہ ، سیدھا ۔ پ ۳/۱۲ پ ۱۶/۵ پ ۲۵/۱۱ ۔

مُسْتَقِيْمٍ : اسم فاعل واحد مذکر مجرور نکر... پ ۱/۲ پ ۶/۷ پ ۷/۱۰ ، ۱۶ پ ۸/۷ پ ۱۱/۸ پ ۱۲/۵ پ ۱۳/۱۶ ، ۲۲ پ ۱۷/۱۴ ، ۱۶ پ ۱۸/۴ ، ۱۲ پ ۲۲/۱۸ پ ۲۳/۳ پ ۲۵/۶ ، ۱۰ پ ۲۶/۴ پ ۲۹/۲ ۔

مُسْتَقِيْمًا : اسم فاعل واحد مذکر منصو...

Marfat.com

...ہ۔ ۵ ۶/۲ ۹/۶ ۲۶/۱۱،۹۔

مُسْتَكْبِرًا: اسم فاعل واحد مذکر منصوب استکبار مصدر باب استفعال۔ کبر مادہ اپنے کو بڑا سمجھنے والا سرکشی کرنے والا۔

کِبَرٌ، کُبْرٌ، کَبَارَۃٌ (کرم) بڑا ہونا جسمانیت میں بڑا ہونا۔ کِبَرٌ اور مَکْبَرٌ (سمع) بڑی عمر والا ہونا۔ (نصر) کسی کے مقابلہ میں بڑا ہونا۔ کِبْرِیَاءٌ بزرگی عظمت، کِبْرٌ اور کِبْرَۃٌ بزرگی بلند مرتبہ، بڑی چیز بڑا گناہ۔ کابر اور کَبِیر بزرگ کُبَّارٌ بہت بڑا۔ اِکْبَارٌ (افعال) بڑا سمجھنا۔ تکبیر اللہ اکبر کہنا۔ کسی کی بڑائی بیان کرنا۔ بڑا سمجھنا۔ بڑا کر دینا۔ تَکَبُّرٌ اپنے کو بڑا ظاہر کرنا، غرور اور سرکشی کرنا۔ اِسْتِکْبَارٌ اپنے کو بڑا سمجھنا۔ سرکشی کرنا۔ ۲۱/۱ ۲۵/۱۷

(مزید تشریح کے لئے دیکھو کُبَرَ، کَبِیرٌ، کَبِیرَۃٌ، اَلْاَکْبَرُ۔ اَلْکَبِیرُ۔ اَکَابِرَ۔ کَبِیرَۃٌ۔ مُتَکَبِّرٌ۔ اِسْتَکْبَرُوْا۔ اِسْتَکْبَرْتُمْ)

مُسْتَكْبِرُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع مُسْتَکْبِرٌ واحد، اِسْتِکْبَارٌ مصدر باب استفعال اپنے کو بڑا سمجھنے والے، مغرور۔ ۲۵/۱۴ ۱۴/۹۔

مُسْتَكْبِرِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب نکرہ، بتفصیل مذکور۔ ۱۸/۴۔

اَلْمُسْتَكْبِرِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب معرف باللام بتفصیل مذکور۔ ۱۴/۹۔

مُسْتَمِرٌّ: اسم فاعل واحد مذکر، اِسْتِمْرَارٌ مصدر باب استفعال۔ قدیمی ہمیشہ کا، مضبوط، پکا۔ استمرار کا معنی ہے ایک روش پر ہمیشہ چلنا، مضبوط ہونا (دیکھو مَرَّ۔ مَرُّوْا وغیرہ)

مُسْتَمْسِكُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، مُسْتَمْسِکٌ واحد، اِسْتِمْسَاکٌ مصدر باب استفعال، چنگل سے پکڑنے والے، مراد دلیل اور سند پکڑنے والے۔

مادہ مَسَکٌ کے مفہوم میں رکنے یا روکنے کا معنی ضرور ہوتا ہے، مَسْکَۃٌ پانی ٹھہرنے اور رکنے کی جگہ۔ مُمْسِکٌ بخیل کنجوس مال کو روک رکھنے والا۔ مِسَاکٌ۔ مَسَاکٌ۔ مَسَاکَۃٌ کنجوسی، پانی رک جانے کی جگہ۔ مُسْکَۃٌ اتنی غذا جس سے زندگی رک جائے۔ اِمْسَاکٌ رکنا، بند رکھنا، پنجہ میں پکڑنا۔ خاموش ہو جانا۔ تَمَسُّکٌ رک جانا، چنگل میں پکڑنا۔ اِمْتِسَاک اور اِسْتِمْسَاک سند پکڑنا، پنجہ میں مضبوط پکڑنا۔ ۲۵/۸ (دیکھو اِسْتَمْسَکَ۔ اِمْسَاکٌ۔ تُمَسِّکُوْا)

مُسْتَمِعُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع

Marfat.com

مُسْتَمِعٌ واحد۔ اِسْتِمَاعٌ مصدر باب افتعال سننے والے ۱۹/۶ (دیکھو اِسْتَمِعْ، سَمِعْنَا، سَمِعِهِمْ، اَلسَّمْعَ)

مُسْتَمِعِهِمْ: مُسْتَمِعٌ اسم فاعل واحد مذکر مضاف ھُمْ ضمیر مضاف الیہ، مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان حرف مِنْ محذوف ہے، ان میں کا سننے والا یعنی وہ جو سننے کا مدعی ہے۔ ۲۷/۴

مُسْتَنْفِرَةٌ: اسم فاعل واحد مؤنث، اِسْتِنْفَارٌ مصدر باب استفعال بدک کر بھاگنے والے۔ نَفْرٌ (باب نصر) لڑائی میں کسی پر غالب آنا۔ نَفَارٌ (باب ضرب) ڈرنا دور ہو جانا۔ نَفْرٌ۔ نَفَرٌ۔ نَفِیْرٌ تین سے لیکر دس تک کا گروہ۔ نُفْرَةٌ شاہی فرمان حکم حاکم نُفُوْرٌ بھاگنے والا۔ نَافِرَةٌ اعزاء اقربار نُفَارِیْر چڑیاں۔

اِنْفَارٌ (باب افعال) زبردستی کسی پر حکم چلانا، بھگانا، نکالدینا۔ باب تفعیل سے بھی یہی معنی ہے۔ تَنَافُرٌ قوم کا لڑکسی کام کے لئے نکلنا باہم حاکم کے سامنے پیش ہونا۔ اِسْتِنْفَارٌ (استفعال) بھاگنا بھگانا، بھاگ نکلنے کی خواہش

کرنا ۲۹/۱۹ (مزید تشریح دیکھو نُفُوْرًا، نَفَرٌ [illegible] اِنْفِرُوْا، تَنْفِرُوْا)

مُسْتَوْدَعٌ: ظرف مکان بروزن اسم مفعول، اِسْتِیْدَاعٌ مصدر باب استفعال امانت رکھنے کی جگہ۔ ۱۸/۷

اس سے پہلے لفظ مُسْتَقَرٌّ ہے دونوں لفظوں کی مراد میں اسلاف کا اختلاف ہے حضرت ابن مسعود نے فرمایا زمین اور قبر۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا زمین اور پشت پدر۔ حسن بصری نے فرمایا آخرت اور دنیا (راغب)

دَعَةٌ اور تُدْعَةٌ آرام، تن آسانی، وَدْر [illegible] قبر کے گرداگرد احاطہ، وَدِیْعَةٌ امانت، وَدَائِعُ جمع، مِیْدَعٌ پرانا کپڑا، کھردرا کپڑا، وہ کپڑا جس کے ذریعہ سے کپڑوں کو گرد سے بچایا جاتا ہے غم انگیز باب وَدَعَ یَدَعُ وَدَاعًا (فتح) باہر نکالدینا، چھوڑ دینا۔ امام راغب نے لکھا ہے بعض علماء کا قول ہے کہ اس معنی میں باب فتح سے صرف امر اور مضارع مستعمل ہے، ماضی اور اسم فاعل نہیں آتا۔

وَدُعَ وَدَاعَةٌ (کرُمَ) زمین میں جا [illegible]

اِیْدَاعٌ (باب افعال) امانت رکھنا اپنے پا [illegible]

Marfat.com

کسی کی یا دوسرے کے پاس اپنی، صاحبِ قاموس نے اس باب کو لغاتِ اضداد میں سے قرار دیا ہے مگر یہ نظری دھوکہ ہے کیونکہ اِیْدَاعٌ کا معنی ہے امانت رکھنا خواہ اپنے پاس یا دوسرے کے پاس دونوں صورتوں میں کوئی فرق نہیں، تَوْدِیْعٌ (بابِ تفعیل) رخصت کرنا، نکال دینا امام راغب نے لکھا ہے کہ تَوْدِیْعٌ دَعَۃٌ سے بنا ہے یعنی دَعَۃٌ (آرام و راحت کی دعا دینا اور یہ کہنا کہ اللہ تجھے آرام میں رکھے دکھ نہ دے مُوَادَعَۃٌ مصالحت، اِتِّدَاعٌ آرام پانا، تن آسان ہو جانا قرار پکڑنا، اِسْتِیْدَاعٌ (استفعال) بطورِ امانت کسی کے پاس کچھ رکھنا (قاموس و تاج وغیرہ)

مُسْتَوْدَعَهَا: ظرفِ مضاف منصوب ھَا ضمیر مضاف الیہ، امانت رکھنے کی جگہ بغوی نے معالم میں اس جگہ لکھا ہے کہ حضرتِ عبداللہ ابن مسعود کے نزدیک مستقر سے مراد رحمِ مادر اور مستودع سے مراد مرنے کا مقام عطاء کا قول ہے مستقر رحمِ مادر اور مستودع پشتِ پدر سعید بن جبیر علی بن ابی طلحہ اور عکرمہ نے حضرتِ ابنِ عباس کا یہی قول نقل کیا ہے لیکن ابنِ مقسم نے کہا کہ ابنِ عباس کے نزدیک مستقر سے مراد شب و روز رہنے کی جگہ اور مُسْتَوْدَعٌ سے مراد قبر ہے بعض علماء کے نزدیک مستقر سے مراد جنت یا دوزخ اور مستودع سے مراد قبر ہے، بہرحال راغب کی مذکورہ تصریحات بغوی کی ان منقولات کے خلاف ہیں۔ ب

مَسْتُوْرًا: اسم مفعول واحد مذکر، سَتْرٌ مصدر، باب نصر چھپا ہوا۔ اس جگہ عموماً اہلِ تفسیر کے نزدیک مستور بمعنی ساتر ہے۔ اسم مفعول، اسم فاعل کے معنی میں مستعمل ہے یعنی چھپانے والا، اس توجیہ کی ضرورت ایک واقعۂ نزول کو ذکر کرنے کی بناء پر پڑی۔ جلالین، روح المعانی، خازن معالم اور اکثر تفسیروں میں بیان کیا گیا ہے کہ جب حضور قرآن مجید تلاوت فرماتے تو کفار حضور کو شہید کرنے کا ارادہ کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ارشاد ہوا کہ ہم نے آپ کے اور کافروں کے درمیان ایک حجاب پیدا کر دیا جو آپ کو ان کی نظر سے چھپانے والا ہے وہ آپ پر حملہ نہ کر سکیں گے یہ توجیہ عجیب ہے کیونکہ تلاوت کے وقت کافروں کی نظر سے حضور کا مخفی ہونا نہ درایۃً

ثابت ہے۔ صحیح روایات سے اسکی تائید ہوتی ہے
نہ آگے آنیوالی آیات سے اس مطلب کا کوئی جوڑ لگتا
ہے اور ان کے کانوں میں گرانی پیدا کر دی ہے
یہ ظاہر ہے کہ کافروں کے دلوں پر کوئی محسوس
مرئی پردہ پڑا ہوا نہ تھا نہ کانوں میں کوئی ثقل تھا
بلکہ گمراہی اور کور باطنی کا غیر مبصر حجاب اور عناد
و ضد کا غیر مرئی ثقل تھا جس نے باوجود سمجھنے کے
ان کو انجان اور باوجود سننے کے ناشنوا بنا رکھا تھا
اسی حجاب کے متعلق اللہ نے فرمایا کہ یہ حجاب
ظاہر بین نظروں سے مستور ہے۔ اللہ علم و علمہ اتم۔
سِتْرٌ پردہ سُتُورٌ جمع ، سُتْرَۃٌ ڈھال،
سُتْرَۃٌ آڑ۔ لباس سَتْرٌ مصدر باب نَصَرَ
ڈھانپنا، چھپانا۔ سوال سے باز رکھنا، کسی کام میں
خوف۔ شرم۔ اِسْتِتَارٌ پردہ میں چھپ جانا، پوشیدہ
ہونا ۵۔ (دیکھو سِتْرًا اور تَسْتَتِرُوْنَ)

مَسَّتْهُ : مَسَّتْ واحد مؤنث غائب
ماضی معروف ہٗ ضمیر مفعول، اس کو پہنچی، ۲۱/۲
۲۵/۱ (دیکھو مس)

مَسَّتْهُمُ : مَسَّتْ واحد مؤنث غائب
ماضی معروف ھُمْ مفعول، ان کو پہنچی، ان کو
لاحق ہوئی۔ ب ۲۱۴/۲۔

مُسْتَهْزِءُوْنَ : اسم فاعل جمع مذکر مرفوع
اِسْتِهْزَاءٌ مصدر، ہَزْءٌ مادہ، مذاق کرنیوالے،
مذاق بنا کر انکار کرنے والے۔ ب ۱/۲
هُزُؤًا جس کا مذاق اڑایا جائے۔ هُزَءَةٌ
مذاق بنانیوالا۔ هُزْءٌ مذاق۔ هَزَءٌ هُزْءٌ هُزُوءٌ
مصدر (فتح) حرکت دینا، ٹھٹھا کرنا۔ تَهَزُّؤٌ
(تفعل) ٹھٹھا کرنا۔ اِهْزَاءٌ دوڑنا۔ اِسْتِهْزَاءٌ (باب
استفعال) ٹھٹھا کرنا۔ انکار کرنا۔ اچانک قابو
پالینا (تاج، دیکھو هُزُوًا اور تَسْتَهْزِءُوْنَ)

اَلْمُسْتَهْزِءِيْنَ : اسم فاعل جمع مذکر منصوب
ٹھٹھا کرنیوالے۔ انکار کرنیوالے۔ ب ۱۴/۶۔

مُسْتَيْقِنِيْنَ : اسم فاعل جمع مذکر مجرور
مُسْتَيْقِنٌ واحد اِسْتِيْقَانٌ مصدر باب
استفعال یقین رکھنے والے یقین کا معنی ہے
کسی بات کی قطعیت پر انسانی فہم کا قائم ہوجانا
معرفت اور درایت سے علم کا درجہ اونچا ہے
اس لئے یقین علم ہی کی صفت ہوتا ہے معرفت و
درایت کی صفت نہیں ہوتا (راغب) اور
چونکہ یقین علم حصولی کی صفت ہوتا ہے اس لئے
ملائکہ یا انسان کے علم کی صفت تو ہوتا ہے اللہ
کے علم کو موصوف بیقین نہیں کہا جا سکتا (بیضاوی)

Marfat.com

کبھی یقین اس امر کو کہہ لیا جاتا ہے جس کا ہونا یقینی ہوتا ہے اسی لئے موت کو بھی یقین کہا گیا ہے تَیَقُّنٌ (باب تفعل) اِسْتِیْقَانٌ (استفعال) اور اِیْقَانٌ (باب افعال) ہم معنی ہیں، یقین کرنا یقین رکھنا یَقِنَ یَیْقَنُ یَقِیْنًا (باب سمع) قطعی طور پر جان لیا بغیر شک وشبہ کے مان لیا، یَقِنَہٗ مِیْقَانٌ اور مِیْقَانَۃٌ وہ چیز جس کا یقین کیا جاتا ہے۔ پ ۲۵/۲

مَسْجِد: ظرفِ مکان مفرد، مساجد جمع، سجدہ کرنے کی جگہ، مسلمانوں کا نماز گھر (مزید تنقیح کے لئے دیکھو مساجد) ا ر ۲ ر ۸ ر ۱۱ پ ۲ پ ۶/۵ پ ۸/۱۰ پ ۹/۱۸ پ ۱۰/۸ ر ۹ ر ۱۰ پ ۱۲/۲ پ ۱۵/۱ پ ۱۶/۱۰ پ ۲۶/۱۱ ر ۱۲۔

مَسْجِدًا: ظرفِ مکان مفرد بتفصیل مذکورہ بالا۔ پ ۱۱/۲ پ ۱۵/۱۵۔

اَلْمَسْجُوْرِ: اسم مفعول واحد مذکر، بھرا ہوا لبریز (مجاہد وکلبی) بالکل خشک سوکھا ہوا (حسن بصری۔ قتادہ۔ ابو العالیہ) شیریں اور شور مخلوط (ربیع بن انس) تنور کی طرح سخت گرم (محمد بن کعب قرظی، ضحاک، مقاتل) کا قول ہے کہ ضحاک نے بتوسط نزال بن سبرہ حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ البحر المسجور سے مراد وہ سمندر ہے جو عرش کے نیچے ہے قیامت کے قریب پہلا صور

پھونکنے کے بعد جب سب جاندار مر جائیں گے تو اللہ چالیس روز تک اس سمندر سے بارش کرے گا جس کی وجہ سے انسان قبروں سے سبزہ کی طرح اگیں گے اسی لئے اس سمندر کا نام بحر حیوان ہے۔

سَجْرٌ مصدر (نصر) گرم کرنا۔ تنور گرم کرنا۔ بھرنا۔ سَجَرٌ اور سُجْرَۃٌ سرخی آمیز سفیدی، اَلْسَجَر پاکیزہ حوض۔ بھول۔ سَجُوْرٌ تنور کا ایندھن سَجِیْرٌ خالص دوست، سَجُوْرِیٌّ ہلکا آدمی۔ بیوقوف تَسْجِیْرٌ، جاری کرنا۔ خوب گرم کرنا۔ مُسَاجَرَۃٌ باہم گرما گرم دوستی کرنا۔ پ ۲۷/۲۔

اَلْمَسْجُوْنِیْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مجرور اَلْمَسْجُوْنُ واحد، قیدی۔ سَجْنٌ (نصر) قید کرنا باز رکھنا، متہم کرنا۔ سَجَّانٌ جیلر (دیکھو السجن السِّجْنَیْن) پ ۱۹/۶۔

مَسْحًا: مصدر (فتح) کاٹنا یعنی وہ گھوڑوں کی پنڈلیاں اور گردنیں کاٹنے لگے یہ ترجمہ حضرت ابن عباس حسن بصری۔ قتادہ اور مقاتل وغیرہ سے مروی ہے (البغوی فی المعالم) امام رازی نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ مَسْحٌ سے ہاتھ پھیرنا مراد ہے یعنی وہ گھوڑوں کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ مَسْحٌ کے مفہوم میں

Marfat.com

دو چیزیں داخل ہیں ۱ کسی چیز پر ہاتھ پھیرنا ۲ اگر کچھ اثر نشان اس چیز پر ہو تو اس کو زائل کردینا۔

مؤخر الذکر معنی کا لحاظ کرتے ہوئے مسح کا معنی ہو گیا صاف کر دینا۔ درہم مسیح وہ درہم جس پر کچھ نقش نہ رہا ہو۔ اَمْسَح چٹکنی جگہ۔ مَسْحَاءُ ہموار کھلا میدان۔ مَسَحْتُہٗ بِالسَّیْفِ میں نے تلوار سے صفایا کر دیا یعنی کاٹ ڈالا۔ امام رازی نے اول جزو کا لحاظ کرکے ترجمہ کیا ہے اور عام اہل تفسیر نے دوسرے جزو کا لحاظ کیا ہے اور مَسَحْتُہٗ بِالسَّیْفِ کو ماخذ قرار دیا ہے۔

مَسْحٌ کا معنی زمین کو طے کرنا بھی ہے اور جھوٹی بات کہنا بھی ہے اور اچھی بات کہنا بھی ہے دجّال زمین کو طے بھی کریگا اس کی ایک آنکھ بھی مٹی ہوئی ہوگی اور جھوٹا بھی ہوگا اس لئے اس کو مسیح کہا جاتا ہے۔ حضرت عیسیٰ بھی سیاحت میں زندگی بسر کریں گے اور سچی بات کہنے والے بھی ہیں اس لئے ان کو مسیح کہا گیا یا یہ کہ آپ کے ہاتھ پھیرنے سے بیمار اچھا ہو جاتے تھے یا یہ کہ ماں کے پیٹ سے ہی تیل ملے ہوئے پیدا ہوئے تھے بعض کا خیال ہے کہ عربی کا مسیح عبرانی زبان کا مشوح تھا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عیسیٰ کی بھی ایک آنکھ ممسوح تھی، مٹی ہوئی تھی یعنی باطل کی آنکھ اور دجال کی بھی ایک آنکھ سپاٹ ہوگی یعنی حق کی آنکھ اس لئے دونوں کو مسیح کہا جاتا ہے۔

مسح کا معنی مجازی جماع بھی ہے اور ٹاٹ کو بھی مسح کہتے ہیں۔ مَسَحَ کے مفعول پر کبھی با ر آتا ہے دیکھو فَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ، کبھی نہیں آتا جیسے مَسَحْتُ يَدِي بِالْمِنْدِيلِ، رومال سے میں نے اپنا ہاتھ پونچھا، صاف کیا۔ مَسَحَ الْبَعِيْرُ الْمَفَازَةَ اونٹ نے بیابان طے کیا [۲۳/۱۲]

(مزید تنقیح کے لئے دیکھو امسحوا، المسیح)

اَلْمُسَحَّرِيْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مجرور تَسْحِيْر مصدر، باب تفعیل جادو زدہ۔ سُحُوْرٌ مصدر (سمع) صبح ہونا۔ سَحْرٌ پھیپھڑہ سُحْرَةٌ صبح کاذب کا وقت سَحَرٌ تڑکا۔ سِحْرٌ جادو، افسوں، ہر وہ چیز جس کا ماخذ لطیف ہو، بظاہر سمجھ میں نہ آتا ہو، جادو کرنا۔ دھوکہ دینا۔ محتاج اور بیمار کر دینا، دور ہونا (فتح) سَحُوْرٌ سحری کا کھانا۔ سَحِيْرٌ پیٹ کا درد، گی۔ مَسْحُوْرٌ جادو کیا ہوا۔ سڑا ہوا کھانا۔ ویران جگہ۔ اِسْحَارٌ (افعال) صبح کرنا۔ صبح کے وقت کہیں داخل ہونا۔ تَسْحِيْرٌ فریفتہ بنا دینا۔ زیادہ جادو کرنا۔

Marfat.com

۱۹/۱۲، ۱۴ (دیکھو اَلسِّحْر، ساحِر، سَحَرُوا، اَلسَّحَرَۃُ)

مَسْحُوْرًا: اسم مفعول واحد مذکر منصوب، سِحْر مصدر۔ باب فتح۔ وہ شخص جس پر جادو کیا گیا ہو، دھوکہ میں پڑا ہوا، عقل کا خبطی۔ ۱۵/۵، ۱۲۔ ۱۸/۱۵۔

مَسْحُوْرُوْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مرفوع۔ مَسْحُوْرٌ واحد، سِحْر مصدر، وہ لوگ جن پر جادو کر دیا گیا ہو، دھوکہ میں پڑے ہوئے۔ ۱۴/۱۔

مُسَخَّرٌ: اسم مفعول واحد مذکر، تَسْخِیْرٌ مصدر باب تفعیل، فرمانبردار بنایا ہوا۔ سُخْرٌ، سُخَرٌ، سُخْرَۃٌ، مَسْخَرٌ، بِسُخْرٌ مصدر، (باب سمع) ٹھٹھا کرنا۔ سِخْرِیَّۃٌ اور سُخْرِیَّۃٌ (باب نصر) کسی کو مجبور کرنا، ایسے کام کی تکلیف دینا جس کو اس کا دل نہ چاہتا ہو، کسی کو احمق بنانا۔ سُخْرِیٌّ اسم وہ شخص جس کو مجبور کر کے کوئی کام کرایا جائے یا جسکو احمق بنایا جائے۔ سُخْرَۃٌ جسکو فرمانبردار بنایا جائے، جس کا لوگ مذاق بنائیں۔ سُخَرَۃٌ مذاق اڑانے والا۔ تَسْخِیْر، جبر کر کے بغیر مزدوری دیئے کام لینا۔ قوت کے ساتھ فرمانبردار بنانا۔ اِسْتِسْخَارٌ (استفعال) ٹھٹھا کرنا۔ اس کے مفعول پر کبھی بار آتا ہے، کبھی مِنْ سے (تفصیل کے لئے پڑھو سَخِرَ، یَسْخَرُ، اُسْخُرِیًّا)

مُسَخَّرَاتٌ: اسم مفعول جمع مؤنث، مُسَخَّرَۃٌ واحد، تسخیر مصدر باب تفعیل، تابع اور فرمانبردار بنائے ہوئے، (دیکھو مُسَخَّرٌ) ۹/۱۴، ۸، ۱۴/۱۲

مَسَخْنَا: جمع متکلم ماضی معروف، مَسْخٌ مصدر، باب فتح، ہم نے صورت بگاڑ دی۔ مَسْخٌ مصدر اور اسم عادت یا صورت بگاڑ دینا، خصلت یا صورت کا بگاڑ۔ مَسِیْخٌ وہ شخص جس کی صورت بگاڑ دی گئی ہو، بد خلق، بے نمک، بدصورت، بدسیرت، بے مزہ گوشت یا کھانا یا میوہ۔ ۲۳/۳۔

مَسَدٌ: اسم، درخت کھجور کی شاخوں کی چھال سے نکالے ہوئے ریشے۔ مَسْدٌ (باب نصر) رسی بٹنا۔ تکلیف میں ڈالنا۔ اِمْرَأَۃٌ مَمْسُوْدَۃٌ رسی کے بلوں کی طرح اینٹھی ہوئی عورت (راغب)، ۳۰/۳۶۔

مُسْرِفٌ: اسم فاعل واحد مذکر، اسراف مصدر باب افعال۔ حد سے بڑھنے والا۔ مراد مشرک (معالم)، اسراف کا معنی ہے کسی کام میں حد اعتدال سے آگے بڑھنا، بیہودہ یا بے اندازہ صرف کرنا۔ حرام چیز کھانا۔ ۲۴/۹ (دیکھو تُسْرِفُوْا، اِسْرَافًا، اَسْرَفُوْا)

اَلْمُسْرِفِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مجرور د

Marfat.com

منصوب اِسْرافٌ مصدر، حدِ اعتدال سے یا حدِ مقرر سے آگے بڑھنے والے یعنی بیہودہ صرف کرنے والے، بے جا صرف کرنیوالے، لواطت کرنے والے غرض حدِ حلال سے حرام کی طرف بڑھنے والے ۱۱/۱۴ ۱۷/۱ ۱۹/۱۲ ۲۴/۱۰ ۲۵/۱۵ ۲۷/۱.

مُسْرِفِيْنَ : اسم فاعل جمع مذکر منصوب نکرہ۔ مُسرف واحد بمعنی مذکور۔ ۱۵/۷

مُسْرِفُوْنَ : اسم فاعل جمع مذکر مرفوع مُسْرِفٌ واحد، حد سے بڑھنے والے (دیکھو المسرفین اور مُسْرِفٌ)

مَسْرُوْرًا : اسم مفعول واحد مذکر، سُرُوْرٌ مصدر (باب نصر) خوش کیا ہوا۔ اترایا ہوا۔ (جلالین و معالم) سَرَارَةٌ (باب کرم) کسی چیز کا عمدہ خالص اور بہتر ہونا، پاکیزگی سَرٌّ (باب سمع) ناف کا مریض ہونا، خوش کرنا۔ اِسْرَارٌ (باب افعال) چھپانا اور ظاہر کرنا (اضداد سے ہے) سِرٌّ راز (اَسْرَارٌ جمع) مرد اور عورت کا عضوِ مخصوص، نکاح، نکاح کا اعلان، ہر چیز کا درمیانی حصہ، بہترین جگہ سُرَّةٌ ناف۔ اَسَرٌّ بن بلائے آنیوالا، ہر کام میں دخل دینے والا۔ سُرٌّ سُوْرٌ بڑا عقلمند، خالص دوست۔ مَسْرُوْرٌ اترایا ہوا۔ خوش کیا ہوا۔ ناف بریدہ۔ سَرِیْرٌ تخت چارپائی۔ سُرُرٌ جمع (دیکھو اَلسِّرَّ، اَسِرُّوْا، اَسْرَرْتُ، اَسَرُّوْا۔ اَسَرَّ۔ سُرُوْرًا) ۳۰/۹ دو جگہ، اول جگہ معنی خوش خوش دوسری جگہ اترایا ہوا۔

مَسْطُوْرٍ : اسم مفعول واحد مذکر مجرور لکھا ہوا (دیکھو مستطر) ۲۷/۳

مَسْطُوْرًا : اسم مفعول واحد مذکر منصوب لکھا ہوا۔ ۱۵/۶ ۲۱/۱۷۔

مَسْغَبَةٍ : اسم مصدر مجرور بھوک سَغْبٌ سَغَابَةٌ۔ سُغُوْبٌ۔ مَسْغَبَةٌ (نصر و سمع) بھوکا ہونا، بھوک۔ سَغِبٌ بھوکا (قاموس) سَغَبٌ بھوک یا پیاس جس میں تھکان سی محسوس ہو (راغب) سَغْبَانٌ پیاسا۔ اِسْغَابٌ (افعال) بھوکا ہونا۔ مُسْغِبٌ جائز۔ ۳۰/۱۵۔

مُسْفِرَةٌ : اسم فاعل واحد مؤنث اِسْفَارٌ مصدر، باب افعال، چمکدار۔ روشن۔ سَفْرٌ کا معنی ہے سرپوش یا پردہ ہٹا دینا جیسے سَفَرَ الْعِمَامَةَ عَنِ الرَّأْسِ سر سے عمامہ ہٹا دیا۔

Marfat.com

سَفَرَ البَیتَ گھر میں جھاڑو دینا، خاک صاف کردینا۔ سَفَرَ اس نے سفر کیا۔ اپنے وطن سے ہٹ گیا۔ سَافِرٌ مُسَافِرٌ، سُفْرَۃٌ سفری کھانا سِفْرٌ حقائق کو کھول دینے والی کتاب اَسْفَارٌ جمع، سَفِیرٌ ایلچی جو مُرسِل کی حقیقت اور غرض مُرسَل الیہ پر کھول دیتا ہے۔ سَفَرَۃٌ اعمال نامے لکھنے والے فرشتے، سَفَرٌ آفتاب غروب ہونے کے بعد والی سفیدی، مِسْفَرَۃٌ جھاڑو جس سے کوڑا ہٹایا جاتا ہے۔ سَفَرٌ کے مشتقات باب ضَرَبَ و نَصَرَ سے آتے ہیں، تسفیر (تفعیل) سفر پر بھیجنا، اِنْسِفَارٌ ننگا ہونا۔ اِسْتِسْفَارٌ کسی چیز کو ظاہر کرنے کی خواہش کرنا۔ ۳۰/۵۔

مَسْفُوْحًا: اسم مفعول واحد مذکر۔ سَفْحٌ مصدر، باب فتح بہایا ہوا یعنی بہتا ہوا، سَافِحٌ ریزے جو نیچے گر جاتے ہیں، سُفُوحٌ نرم پتھر سَفَّاحٌ بہت دینے والا، کلام پر قدرتِ کاملہ رکھنے والا (دیکھو مسافحین اور مسافحات) ۵/۶۔

مِسْکٌ: اسم مشک ۳۰/۸ (دیکھو مستمسکون)

مَسَّکُمْ: مَسٌّ فعل ماضی واحد مذکر، کُمْ ضمیر مفعول، تم کو پہنچ جاتا ۱/۵، ۱۹/۶ تم کو پہنچتی ہے ۱۴/۱۴، ۱۵/۶ (دیکھو مَسّ)

اَلْمَسْکَنَۃُ: اسم مصدر، محتاجی، ذلت ۲/۱، ۲/۴ (دیکھو مساکین)

مَسْکَنِہِمْ: مسکن مفرد مضاف ھم ضمیر مضاف الیہ۔ ان کے رہنے کی جگہ، مساکن جمع ۲۲/۸ (دیکھو مساکن)

مَسْکُوْبٍ: اسم مفعول واحد مذکر مجرور سَکْبٌ مصدر بہتا ہوا جاری، سَکْبٌ سُکُوبٌ سَکَابٌ (نصر) پانی کا بہنا، برسنا، بڑی بڑی بوندوں کے ساتھ پیہم بارش ہونا، مؤذن کا اذان دینا۔ سَکْبٌ ہموار رفتار والا گھوڑا۔ دریائی کیڑا۔ اُسْکُوْبٌ جاری پانی پیہم موٹے قطروں کی بارش، اِنْسِکَابٌ پانی کا گرتا رہنا۔ ۲۷/۱۴۔

مَسْکُوْنَۃٍ: اسم مفعول واحد مؤنث، آباد مکان جس میں کوئی رہتا بستا ہو، اصل میں مسکن یعنی سکونت کا مقام ہوتا ہے اسکو مَسْکُوْنَۃ کہنا مجازاً ہے، غیر مَسْکُوْنَۃٍ کا معنی ہوا غیر آباد جس میں کوئی نہ رہتا ہو (دیکھو ساکن) ۱۸/۱۰

مِسْکِیْنٌ: اسم مفرد، مرفوع، نکرہ، مساکین جمع، نادار، مفلس (دیکھو سَاکِن) ۲۹/۲

Marfat.com

مِسْكِيْنٍ : اسم مفرد مجرور نکرہ مساکین جمع نادار، مفلس (دیکھو مَساکِیْنَ) ۲۹/۳

مِسْكِيْنًا : اسم مفرد منصوب نکرہ، مساکین جمع نادار (دیکھو مساکین) ۲۸/۱، ۲۹/۱۹، ۳۰/۱۵ ۔

اَلْمِسْكِيْنَ : اسم مفرد منصوب معرف باللام المساکین جمع، نادار۔ ۲۱/۷، ۲۹/۱۶ ۔

اَلْمِسْكِيْنِ : اسم مفرد مجرور معرف باللام المساکین جمع۔ نادار۔ ۲۹/۵، ۳۰/۱۴،۳۲ ۔

مُسْلِمًا : اسم فاعل واحد مذکر، اسلام مصدر باب افعال، فرمانبردار، مسلمان۔ ۳/۱۵، ۱۳/۵ ۔

اَلْمُسْلِمٰتِ : اسم فاعل جمع مؤنث معرف باللام المُسْلِمَۃُ واحد، فرمانبردار مسلمان عورتیں۔ ۲۲/۲

مُسْلِمٰتٍ : اسم فاعل جمع مؤنث نکرہ۔ مُسْلِمَۃٌ واحد، فرمانبردار مسلمان عورتیں۔ ۲۸/۱۹ ۔

اَلْمُسْلِمُوْنَ : اسم فاعل جمع مذکر مرفوع معرفہ اَلْمُسْلِمُ واحد، فرمانبردار مسلمان۔ ۲۹/۱۱ ۔

مُسْلِمُوْنَ : اسم فاعل جمع مذکر مرفوع نکرہ۔ مُسْلِمٌ واحد، فرمانبردار مسلمان ۱/۱۹، ۳/۱۳،۱۵،۱۶،۱۷،۱۷ ۔ ۴/۲، ۷/۵، ۱۷/۷، ۲۰/۲

مُسْلِمَۃً : اسم فاعل واحد مؤنث مُسْلِمات جمع، فرمانبردار مسلمان ۱/۱۵ ۔

مُسَلَّمَۃٌ : اسم مفعول واحد مؤنث، تسلیم مصدر، باب تفعیل ۱/۸ سالم بے داغ ۵/۱ سپرد کی گئی۔

مُسْلِمَيْنِ : اسم فاعل تثنیہ مذکر مُسْلِمٌ واحد، دونوں فرمانبردار مسلمان۔ ۱/۱۵ ۔

مُسْلِمِيْنَ : اسم فاعل جمع مذکر نکرہ، مُسْلِمٌ واحد، فرمانبردار مسلمان ۹/۴، ۱۱/۱۴، ۱۴/۱۸،۱ ۱۷/۷، ۱۹/۱۷،۱۸، ۲۰/۲،۹، ۲۵/۱۳ ۔

اَلْمُسْلِمِيْنَ : اسم فاعل جمع مذکر معرفہ اَلْمُسْلِمُ واحد فرمانبردار مسلمان ۵/۷، ۱۱/۱۳، ۲۲/۲ ۲۳/۱۶، ۲۴/۱۹، ۲۷/۱، ۲۹/۴ (لفظ مُسْلِمًا سے اَلْمُسْلِمِیْنَ تک ہر ایک کی تفصیل کیلئے دیکھو مُسْتَسْلِمُوْنَ)

مُسْتَمِعٍ : اسم فاعل واحد مذکر، اِسماع مصدر باب افعال سنانے والا ۲۲/۱۵ (دیکھو مستمعون)

مُسْمَعٍ : اسم مفعول واحد مذکر، اِسْمَاعٌ مصدر سنایا گیا ۵/۴ (دیکھو مستمعون)

مُسَمًّى : اسم مفعول واحد مذکر، تَسْمِيَۃٌ مصدر باب تفعیل مقرر کردہ، اِسْمٌ نام، وَسْمٌ علامت نشان، اَسماء، اسماوات جمع اَسَامی اور آسَامی جمع الجمع، تَسْمِيَۃٌ (تفعیل) نام لینا، نام رکھنا۔ نام رکھنے سے چیز کی تعیین ہوجاتی ہے

Marfat.com

اس لئے مُسَمّٰی کا ترجمہ ہوا مقرر کردہ۔ اِسْتِمَارٌ (افتعال) پائے تا پسینا، کسی میں نیکی پانا۔ تَسَمِّی (تفعل) نامزد ہو جانا، کسی کی طرف منسوب ہونا۔ اِسْمَاءٌ (افعال) نام رکھنا۔ بلند کرنا۔ تَسَامِیْ (تفاعل) بزرگی میں مقابلہ کرنا (تاج و قاموس) ۲۳/۱۵ ۲۴/۱۲،۲ ۲۵/۳ ۲۶/۱ ۲۹/۴ (دیکھو اِسْم۔ اَلْاَسْمَاءُ۔ سَمَا۔ سَمَّيْتُمُوْا۔ سَمِيًّا۔ اَلسَّمَاءُ۔ سَمٰوٰت)

مَسَّنَا: مَسَّ ماضی واحد مذکر غائب، نَا ضمیر جمع متکلم مفعول، ہم کو پہنچا۔ ۱۳/۳ ۲۶/۱ (دیکھو مس)

مُسَنَّدَةٌ: اسم مفعول واحد مؤنث، تَسْنِيْدٌ مصدر، باب تفعیل، دیوار کے سہارے سے لگائی ہوئی یعنی جس سے پشت کا سہارا لگایا جائے، اَسْنَادٌ جمع اِسْنَادٌ قوی الجثہ دراز قامت۔ اِسْنَادٌ (افعال) کسی بات کی کسی طرف نسبت کرنا۔ سہارا دینا۔ تَسْنِيْدٌ لکڑی کو دیوار وغیرہ کے سہارے سے لگا دینا۔ تَسَانُدٌ (تفاعل) تعاون۔ اِسْتِنَادٌ کسی چیز سے پشت کا سہارا لینا۔ ۲۸/۱۳۔

مَسْنُوْنٌ: اسم مفعول واحد مذکر، سَنٌّ مصدر، باب نَصَرَ، متغیر (البغوی)، سڑا ہوا (سیوطی)، تیز کرنا۔ ملنا۔ رگڑنا۔ تیز چلانا۔ متغیر کر دینا۔ ظاہر کرنا۔ دانت سے کاٹنا۔ سخت سزا دینا۔ راستہ پر چلنا۔ منہ پر پانی بہانا۔ سِنٌّ دانت۔ اَسْنَانٌ جمع، سِنَّةٌ لڑائی۔ سَنَّةٌ رکھنی، ہندری، سُنَّةٌ چہرہ، رخسارہ۔ پیشانی، صورت، عادت طبیعت، طریقہ۔ سَنَنٌ کھلا راستہ۔ روش سِنَانٌ بھالا۔ ہر چیز کی تیزی۔ سَنُوْنٌ منجن مِسَنٌّ تیز کرنے کا آلہ یعنی سان۔ مَسْنُوْنٌ تیز اور چمکدار چھری، ہر متغیر چیز (یعنی وہ چیز جس پر سالہا سال گذرنے سے تغیر اور تبدل آگیا ہو) تَسَنُّنٌ متغیر ہونا۔ طریقہ اختیار کرنا یعنی سنتِ رسول اللہ پر چلنا۔ ۱۴/۳ دیکھو سُنَّةَ اللہِ۔

مَسَّنِیْ: مَسَّ فعل ماضی واحد مذکر غائب، نِیْ مفعول، مجھکو پہنچ گیا۔ ۹/۱۲ ۱۴/۴ ۱۷/۶ ۲۳/۱۳ (دیکھو مس)

مُسْوَدًّا: اسم مفعول واحد مذکر، اِسْوِدَادٌ مصدر، باب افعلال، سیاہ (سواد سیاہی) غم کی وجہ سے رنگ بگڑا ہوا (جلالین)، سَوَادٌ دور سے دکھائی دینے والی شبیہ۔ آنکھ کی سیاہی، بڑی جماعت۔ سَیِّدٌ جماعت کا سردار عورت کا شوہر اور چونکہ جماعت کے سردار کیلئے لازم ہے کہ اس کے خصائل حمیدہ ہوں اور فضائل کا حامل ہو اس لئے بزرگ و صاحب فضیلت

Marfat.com

شخص کو سَیّد کہا جاتا ہے، سید کی جمع سَادَۃٌ ہے ۱۴/۳ ۵/۸ (دیکھو سَیِّدًا۔ سَیِّدَھَا۔ سَادَتَنَا۔ تَسُوْدُّ)

مُسْوَدَّۃً: اسم فاعل واحد مؤنث اِسْوِدَادٌ مصدر باب افعلال، سیاہ (دیکھو مُسْوَدًّا) ۲۴/۳۔

مُسَوَّمَۃً: اسم مفعول واحد مؤنث، تَسْوِیْمٌ مصدر، باب تفعیل، سُوْمَۃٌ سے، نشاندار، ممتاز سَوْمٌ کا معنی ہے کسی چیز کی طلب میں جانا۔ اس مفہوم کے دو جزر ہیں جانا اور طلب، کبھی صرف دوسرا اجزر ملحوظ ہوتا ہے جیسے یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ وہ تم کو سخت تکلیفیں دینی چاہتے تھے یا وہ تمہارے لئے سخت تکلیفیں تلاش کرتے تھے، کسی چیز کا نرخ کرنے میں بھی مشتری سے بائع قیمت کی طلب کرتا ہے اس لئے سوم کا معنی نرخ کے ہو گئے۔ سُمْتُ الْاِبِلَ فِی الْمَرْعٰی میں نے چراگاہ میں چرنے کے لئے اونٹوں کو بھیجدیا اسی معنی میں باب افعال سے اَسَمْتُ اور باب تفعیل سے سَوَّمْتُ آتا ہے، آیت میں ہے شَجَرٌ فِیْہِ تُسِیْمُوْنَ درختوں میں تم اونٹوں کو چراتے ہو یا چرنے کے لئے بھیجتے ہو۔

سِیْمَۃٌ، سُوْمَۃٌ، سِیْمَا علامت، نشان سِیْمَاھُمْ ان کی نشانی، سِیْمِیَاءُ کا بھی یہی معنی ہے، ایک شاعر کہتا ہے:

لَہٗ سِیْمِیَاءُ لَا تَشُقُّ عَلَی الْبَصَرِ

اسکا نشان آنکھوں پر گراں نہیں گزرتا اور سَوَامٌ نرخ۔ سَوَامٌ، سَائِمٌ، سَائِمَۃٌ چرنے والے جانور۔ اِسَامَۃٌ (باب افعال) نرخ گراں کرنا، نرخ معلوم کرنا، چرانا۔ کسی پر نظر ڈالنا۔ تَسْوِیْمٌ اپنے اوپر یا کسی پر نشان لگانا۔ مُسَاوَمَۃٌ باہم نرخ کرنا۔ اِسْتِیَامٌ قیمت معلوم کرنا۔ تَسَوُّمٌ نشان زد ہونا، اپنے اوپر نشان باندھنا۔ ۳/۱۰ ۲۷/۱ ۱۲/۷۔

مُسَوِّمِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب مُسَوِّمٌ واحد، تَسْوِیْمٌ مصدر سُوْمَۃٌ سے اپنے لئے نشان مقرر کرنیوالے یا اپنے گھوڑوں کا خصوصی نشان بنانیوالے۔ ۴/۴۔

مَسَّتْہُ: مَسَّ فعل ماضی ہٗ ضمیر مفعول، اس کو پہنچا (دیکھو مَسَّ) ۱۱/۷ ۱۵/۹ ۹/۲۵ ۲۹/۷۔

مَسَّتْھُمْ: مَسَّ فعل ماضی ھُمْ ضمیر مفعول ان کو پہنچا (دیکھو مَسَّ) ۹/۱۴

اَلْمُسِیْءُ: اسم فاعل واحد مذکر، اِسَاءَۃٌ مصدر باب افعال، سوء مادہ، بدی کرنیوالا

۲۴/۶ (دیکھو سُوْءٌ - اَلسُّوْءُ - السُّوْای - اَلسَّیِّئَۃ
اَسَاءُوا - سَاءَ - سَاءَتْ - اَلسُّوْءٰی - سِیْئَتْ -
سَوْاٰۃ - سَوْاٰتُھُمَا)

اَلْمَسِیْحُ: اسم عَلَم حضرت عیسیٰ ابن مریم بنت
عمران مسیح کی اصل عبرانی زبان میں مَسِیْحَا تھی
جس کا معنی ہے مبارک (روح) راغب نے
مُشُوْحَا بتائی ہے (المفردات) عیسیٰ معرب ہے
اصل میں ایشوع تھا یعنی سردار (خطیب فی
السراج) ۳/۱۱ ۳، ۴، ۷، ۴۳/۶ (مزید تحقیق کے لئے
دیکھو مَسِیْحًا)

اَلْمَسِیْحَ: یعنی مذکور، ۱۲، ۷، ۶/۱۱۔

مُسَیْطِرُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر
مُسَیْطِرٌ مصدر، ذمہ دار، حاکم غالب۔ جابر
مسلط ۲/۲۷ (دیکھو مُسَیْطِر)

مَسْئُوْلًا: اسم مفعول واحد مذکر سُؤَالٌ مادہ۔
باب فتح پوچھا گیا۔ باز پرس کیا گیا۔
سُؤَالٌ - مَسْئَلَۃٌ، سُوَالٌ - سَائِلٌ
تَسْأَلَۃٌ - تَسْآلٌ - سَآئِلَۃٌ سب مصدر ہیں
کوئی چیز مانگنا، پوچھنا۔ اِسْآلٌ (باب افعال)
سوال پورا کرنا۔ حاجت روائی کرنی۔ تَسَاؤُلٌ
باہم سوال کرنا۔ ۵/۴، ۴/۱۲، ۲۱/۸ (دیکھو سَأَلَ
سَأَلْتُ - سَائِلٌ - اِسْئَلُوْا - اَلسَّائِلُ)

مَسْئُوْلُوْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مَسْئُوْل
واحد، باز پرس کئے گئے۔ وہ لوگ جو باز پرس
کے قابل ہیں۔ ۲۳/۶۔

مَشَّآءٍ: اسم مبالغہ۔ مَشْیٌ مصدر (باب
ضرب) بہت زیادہ چلنے والا یعنی بڑا چغل خور
جو ادھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر چغلیاں خوب
کھاتا پھرتا ہے (روح المعانی و معالم)
مَشْیٌ۔ تَمْشَاءٌ پیادہ چلنا۔ مِشْیَۃٌ اور
مُشْیَۃٌ کوئی مخصوص رفتار۔ مَاشِی پیدل
چلنے والا۔ حاکم چغلخور۔ مشاۃ جمع۔ مَاشِیَۃٌ
بھیڑ بکریاں۔ مواشی جمع۔ اِمْرَاَۃٌ مَاشِیَۃٌ
کثیر الاولاد عورت۔ اِمْشَاءٌ ہنکانا چلانا
تَمْشِیَۃٌ چلنا۔ چلانا (لازم و متعدی) مُمَاشَاۃٌ
باہم مل کر چلنا۔ ۲۹/۲۔

مَشَارِبُ: جمع، مَشْرَبٌ واحد [illegible]شرب
مصدر میمی بھی ہے (پینا) اور ظرف م[illegible]ن بھی
(پینے کی جگہ) گھاٹ یا چشمہ یا حوض اور ظرف
زمان بھی (پینے کا وقت)
بیضاوی نے لکھا ہے کہ مشارب سے
مراد ہے مصدری معنی یا ظرف مکان حسب

Marfat.com

جل نے جلالین کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ مشارب شرب کی جمع ہے اور مشرب مصدر بھی ہے اور اسم مکان بھی اور اسم زمان بھی، مقصد یہ ہے کہ مشرب سے اوقات شرب بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ بغوی نے معالم میں مشارب کی تفسیر کے ذیل میں لکھی ہے مِنْ اَلْبَانِہَا یعنی مشرب سے مراد مشروب ہے پینے کی چیز یعنی دودھ شُرْبَۃٌ ایک بار پینا۔ ایکبار پینے کی مقدار میں کوئی چیز شِرْبٌ پانی کا حصہ (راغب) یا پینے کی جگہ (قاموس) شُرْبٌ کوئی سیال چیز پینا۔ شُرْبَۃٌ چہرہ کی سرخی، سیراب ہونے کی بقدر پانی۔ شُرَبَۃٌ بہت پانی پینا سخت پیاس گرمی گرد، شَرِبَۃٌ بہت پانی پینے والا۔ شارِبٌ پینے والا، بالائی لب کے بال، حلق کی اندرونی رگیں، گورخر کی تعریف میں ہذلی کا قول ہے صَخِبُ الشَّوَارِبِ پانی پیتے ہیں اس کے حلق کی اندرونی رگوں سے آواز نکلتی ہے شَرِبٌ وہ پانی جو پینے کے قابل نہ ہو مِشْرَبَۃٌ پانی کا پیالہ گلاس، شَرِبَ (سَمِعَ) پیا۔ شُرُوبٌ۔ تشرابٌ۔ مَشْرَبٌ مصدر شُرِبَ بِہٖ اس پر جھوٹ لگایا گیا۔ شَرَبَ (نصر) اس نے جانا، معلوم کیا۔ اِشْرَابٌ (باب افعال) نزدیک کرنا۔ نزدیک ہونا۔ پلانا، پینا، پیاسا ہونا گلے میں رسی باندھنا از اضداد تَشْرِیبٌ کھلانا پلانا کسی کے مال میں تصرف کرنا۔ اِسْتِشْرَابٌ (استفعال) سخت ہو جانا۔ اِشْرِبَابٌ (افعیلال) گردن اٹھا کر دیکھنا۔ ﷺ (دیکھو شرابا) شَرِبَ۔ شَارِبُوْنَ شُرْبَ شُرْبٌ مَشْرَب، اُشْرُبُوْا)

اَلْمَشَارِقِ

اَلْمَشَارِقِ : اسم ظرف جمع اَلْمَشْرِقُ واحد ہر روز یا ہر فصل کے طلوع کے مقامات (راغب) بغوی نے صرف اول معنی لکھے ہیں۔

شَرْقٌ سورج، دھوپ طلوع کا مقام شُرُقَۃٌ۔ مَشْرُقَۃٌ۔ مَشْرَقَۃٌ مِشْرَاقٌ مقام طلوع آفتاب بوقت طلوع۔ شَارِقٌ آفتاب بوقت طلوع شَرِقٌ کا بھی یہی معنے ہے، اَشْرَقَ شُرْقِیَّۃٌ شرقی جانب، مَشْرِقٌ مقام طلوع، مَشْرِق مقام طلوع اور روشندان، شَرْقٌ مصدر (باب نصر) سورج نکلنا، کسی چیز کا پھٹنا شَرِقَ (باب سمع، پھٹ جانا)۔ سرخ ہو جانا کمزور ہو جانا، غمگین اور غضبناک ہو جانا (قاموس تاج) امام راغب نے لکھا ہے کہ شَرِقَتِ الشَّمْسُ کا معنی ہے سورج زرد ہو گیا گویا باب نصر سے شَرَقَ کا معنی ہے سورج کا زرد پڑ جانا

سمی ہے جیسے شام کو ہوتا ہے لیکن صاحبِ قاموس نے شَرَقَ (باب سمع) کا معنی لکھا ہے سرخ ہوجانا کمزور ہوجانا اس لئے غروب کے قریب آفتاب کے لئے شَرِقَتْ کہنا چاہئے۔ اِشْرَاقٌ (افعال) روشن ہونا، بلند ہونا، کسی کو غمگین اور غضبناک کر دینا۔ تَشْرِیْقٌ (تفعیل) خوبصورت ہونا، مشرق کی طرف منہ کرنا، گوشت بھوننا۔ مُشَرَّقٌ عید کی نماز کی جگہ۔ اِشْتِرَاقٌ (افتعال) گوشت پکانا، گوشت کو دھوپ میں خشک کرنا۔ اِنْشِرَاقٌ (انفعال) پھٹ جانا۔ ۲۳/۵ ، ۲۹/۸ ۔

مَشَارِقَ: اسم ظرف مضاف، مشرق واحد، اس جگہ مشارق سے ملک مصر اور مغارب سے ملکِ شام مراد ہے (البغوی فی المعالم) (دیکھو اَشْرَقَتْ. شَرْقِیًّا) ۹/۶ ۔

اَلْمَشْئَمَۃِ: اسم، بائیں جانب (جلالین) شومی بائیں طرف۔ شَامٌ کعبہ سے بائیں طرف کا ملک۔ شُؤْمٌ بدشگونی۔ شِیْمَۃٌ طبیعت، شَأَمَ اور شَأَمَ (فتح) بدشگونی کی۔ شُؤُمَ (کرم) بدشگون ہوا۔ اشام ملکِ شام میں داخل ہونا۔ تَشْئِیْمٌ (تفعیل) ملکِ شام کی طرف بھیجنا۔ تَشَاؤُمٌ شامی بننا، بدشگونی لینا۔ کسی کو اپنے بائیں طرف کر لینا۔ جو جانب ہو جانا۔ ۲۷/۱۴ ، ۳۰/۱۵ ۔

مُشْتَبِہًا: اسم فاعل واحد مذکر، اِشْتِبَاہٌ مصدر، باب افتعال ہم شکل، صورت اور رنگ میں ملتا۔ بر قول قتادہؓ پتوں کا ہم شکل ہونا مراد ہے اور غیر متشابہ سے انار اور زیتون کے پھلوں کا جدا جدا ہونا یا پھلوں کا ظاہری صورت میں ایک جیسا ہونا اور مزہ میں مختلف ہونا مراد ہے ۱۸/۷ (دیکھو متشابہا۔ متشابہات۔ تَشَابَہَ۔ تَشَابَہَتْ)

مُشْتَرِکُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، مشترک واحد۔ اِشْتِرَاکٌ مصدر (افتعال) شریک ہونے والے۔ ساتھ ساتھ عذاب میں رہنے والے۔

شِرْکَتْ اور مُشَارَکَتْ کا معنی ہے ملکیت میں دو یا چند آدمیوں کا ساجھی ہونا۔ مختلف املاک کو مخلوط کر دینا یا یوں کہو کہ کسی ایک چیز کا دو یا زیادہ میں پایا جانا جیسے انسان اور گھوڑے میں جاندار ہونا مشترک ہے، گھوڑا گھوڑے کے ساتھ کمیت یا ابلق یا اشہب ہونے میں شریک ہے، دوزخی عذاب میں شریک ہیں۔ شرک کا بھی یہی معنی ہے، اللہ کا

شریک بنانے کا یہ مطلب ہے کہ ذات یا صفات الٰہیہ کا وجود کسی مخلوق میں مانا جائے، یہ شرکِ عظیم ہے یا اللہ کی موجودگی میں اس کی توحید ذاتی و صفاتی کا یقین رکھتے ہوئے بعض معاملات میں دوسروں کی رعایت رکھی جائے، یہ ریا ہے اس کو بھی شرک کہا گیا ہے (راغب) شَرَکٌ جال، سڑک، درمیانی راستہ، شِرَاکٌ جوتہ کا تسمہ، شریک ساجھی اشراک اور شرکار جمع ہے۔

شرکت سے مختلف افعال باب سَمِعَ سے مستعمل ہیں۔ اِشْرَاکٌ (باب افعال) کسی کو شریک بنانا یا شریک پانا، جوتہ کا تسمہ بنانا۔ تَشْرِیْکٌ (تفعیل) جوتہ کا تسمہ بنانا۔ اشتراک (افتعال) بمعنی مشارکت (تاج واقرب الموارد) ۲۳/۶ ۲۵/۱۰۔

اَلْمَشْحُوْنِ : اسم مفعول واحد مذکر باب فتح بھرا ہوا۔ شَحْنٌ (فتح۔ نصر۔ سمع) بھرنا باب سمع سے شَحَنٌ کا معنی دشمنی کرنا بھی ہے شَحْنَاءُ اور شَحْنَۃٌ دل میں بھری ہوئی عداوت کینہ۔ شِحْنَۃٌ اتنی گھاس جو ایک رات کے لئے جانور کا پیٹ بھردے، شہر کا نگران جو شہر کی حفاظت کے لئے مقرر ہو، شَاحِنٌ وہ دشمن جس کے دل میں عداوت بھری ہو، اِشْتِحَانٌ بھرنا، دل بھر بھر آنا کہ آدمی لڑنے کے لئے بالکل تیار ہو، مُشَاحَنَۃٌ باہم دشمنی رکھنا۔ مُشَاحِنٌ دشمن، تارک جماعت (قاموس، تاج) ۱۹/۱۰ ۲۳/۹،۲۔

مَشَارِبُهُمْ : مَشْرَبٌ اسم ظرف مفرد مضاف هُمْ ضمیر مضاف الیہ مَشَارِبُ جمع پینے کی جگہ، چشمہ۔

اَلْمَشْرِقُ : اسم ظرف مفرد، اَلْمَشَارِقُ جمع، جہت شرق ۱/۱۴ ۲/۱ } ۷/۱ ۹/۱۰ دیکھو مشارب) (دیکھو مشارق)

اَلْمَشْرِقِ : اسم ظرف مفرد، اَلْمَشَارِقُ جمع جہت شرق۔ ۲/۶ ۳/۳ ۱۹/۶ ۲۹/۱۳۔

اَلْمَشْرِقَيْنِ : تثنیہ اسم ظرف اَلْمَشْرِقُ واحد اَلْمَشَارِقُ جمع دو مشرق۔ ۲۵/۱۰ میں دو مشرقوں سے مشرق و مغرب مراد ہیں جیسے قَمَرَیْنِ چاند اور سورج یعنی جتنا فاصلہ مشرق اور مغرب میں ہے (جلالین و مدارک) ۲۷/۱۱ میں مراد ہے سردی اور گرمی کے زمانہ کا مقام طلوع (راغب)

مُشْرِقِيْنَ : اسم فاعل جمع مذکر منصوب

Marfat.com

مُشْرِقٌ واحد اِشْراقٌ مصدر باب افعال
صبح کرتے کرتے روشنی ہوتے ہوتے ۱۴/۵ ۱۹/۸
(دیکھو الشارق)

مُشْرِكٌ: اسم فاعل واحد مذکر اِشْراکٌ مصدر
شرک کرنیوالا ۲/۱۱ ۱۸/۷ (دیکھو مشرکون)

اَلْمُشْرِكَاتِ: اسم فاعل جمع مؤنث اَلْمُشْرِكَةُ
واحد مصدر، شرک کرنے والیاں ۲/۱۱ ۱۰/۱۱
۲۲/۶ ۲۶/۹ ۔

اَلْمُشْرِكُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر معرفہ
اَلْمُشْرِكُ واحد، اشراک مصدر، شرک
کرنیوالے۔ ۱۰/۱۰،۱۱ ۲۸/۹ ۔

مُشْرِكُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر نکرہ مُشْرِكٌ واحد
اشراک مصدر، شرک کرنیوالے۔ ۳/۱ ۱۴/۱۹ ۔

اَلْمُشْرِكِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب و
مجرور، المشرک واحد اشراک مصدر، ۱/۱۲،۱۶ ۲/۱۱ ۳/۱۵
۴/۱ ۷/۸،۹،۱۵،۱۹ ۸/۳،۷ ۱۰/۷،۸،۹،۱۱ ۱۱/۸،۱۶ ۱۳/۶
۱۴/۶،۲۲ ۱۷/۱۱ ۲۰/۱۲ ۲۱/۷،۸ ۲۲/۴ ۲۴/۱۴،۱۵ ۲۵/۳ ۲۶/۹
۳۰/۲۲ (دیکھو مشرکون)

اَلْمَشْعَرِ: اسم ظرف اور مصدر میمی علامت
نشان مراد مزدلفہ (جلالین) یعنی مزدلفہ کی
دونوں پہاڑیوں کے درمیان کا رقبہ جو مشعر تک

پہنچتا ہے (لغوی) ۹/۱

شَعَرٌ اور شَعْرٌ بال، اَشْعَارٌ، شُعُوْرٌ، شِعَارٌ
جمع، شِعْرٌ باریک بینی وقت نظر سے جاننا،
جیسے لَيْتَ شِعْرِيْ کاش میرا علم ہوتا۔ عرفاً
شعر اس موزوں با قافیہ کلام کو کہتے ہیں جس کو
قصداً موزوں کیا گیا ہو اور کوئی خاص خیال
اس میں ظاہر کیا گیا ہو چونکہ ہر شعر کے لئے تخیل
ضروری ہے اور بال کی کھال ہر شاعر کو اپنے شعر
میں نکالنی پڑتی ہے اسلئے ایسے موزوں مقفیٰ کلام
کو شعر کہا جاتا ہے اور اگر کوئی شخص شعر کہنے کا عادی
ہو تو اسکو شاعر کہتے ہیں رسول اللہ کو قریش
شاعر ہونے کی تہمت لگاتے تھے اس کی توضیح
میں بعض علماء نے کہا ہے کہ ان کا مقصد رسول
اللہ کو شعر گو قرار دینا نہ تھا قرآن تو بداہۃً شعر نہ تھا
بلکہ شاعر چونکہ عموماً جھوٹا ہوتا ہے چنانچہ بعض
لوگ دلائلِ کاذبہ کو دلائلِ شعریہ کہتے ہی ہیں اور
مشہور مقولہ بھی ہے کہ بہترین شاعر وہ ہے
جو سب سے زیادہ جھوٹے شعر کہے ایک دانشمند
کا کہنا ہے کہ کوئی دیندار سچا آدمی چوٹی کا شاعر
نہیں ہوا اس لئے رسول اللہ کو شاعر کہنے سے
ان کا مقصود حضور کو کاذب قرار دینا تھا۔

Marfat.com

اس فقیر کی نظر میں حضور پر شاعر ہونے کی تہمت لگانے کی ایک خاص وجہ اور بھی تھی، جاہل عربوں کا خیال تھا کہ تین آدمیوں کو معمولی انسانوں سے بڑھ کر کوئی غیبی طاقت حاصل ہوتی ہے، کاہن شاعر، ساحر ان کو کوئی جن اطلاع کرتا ہے یا ارواحِ غیبیہ، بہرحال ان کا تعلق عالمِ مادی سے اور کسی مخلوق سے ضرور ہوتا ہے، قوتِ قدسیہ ملکوتی روحانی طاقت اور علاقۂ نبوت سے تو وہ واقف ہی نہ تھے ان کی نظر کی عادۃً رسائی صرف کہانت شعر اور سحر تک ہو سکتی تھی اس لئے جب قرآن کو انہوں نے ناقابلِ معارضہ اسلوب کا حامل پایا تو مبہوت ہو کر رہ گئے اور کچھ کہتے بن نہ پڑی، اضطراراً حضور کو شاعر یا کاہن یا ساحر کہنے لگے۔

شِعْرَةٌ زیرِ ناف کے بال اَشْعَر گھنے لمبے بالوں والا، اَشَاعِر جمع، دَاهِيَةٌ شَعْرَاءُ گھنے لمبے بالوں والی یعنی سخت ہیبتناک مصیبت شَعْرَاءُ کُتّے کی مکھی کو بھی کہتے ہیں جو اس کے بالوں سے چمٹی رہتی ہے، شِعَارٌ بالوں سے ملا ہوا اندرونی لباس، گھوڑے کی جھول، علامت نشان، شَعَائِرُ جمع، شِعَارَةٌ مفرد، خصوصی مناسک حج نشانات حج، مَشْعَر مفرد، مَشَاعِر جمع نشان، قربان گاہ، حواس، شُعَیر جَو، جسکی نوکیں بال کی طرح ہوتی ہیں، دوست، ساتھی۔

شِعْر، شَعْر، شَعَر، شُعُور، شُعُورَة، شِعْرَة، شِعْرَی سب مصادر ہیں، باب نصر اور کرم سے، سب کا معنی ہے جاننا حواس سے معلوم کرنا صرف نَصَر سے شعر کہنا اور شعر کہنے میں غالب آنا۔ صرف کَرُم سے اچھا شعر کہنا، باب سمع سے معنی ہے بدن پر بہت زیادہ بال ہونا۔

اِشْعَارٌ (افعال) اندر داخل کرنا، آگاہ کرنا، نشان لگانا، مشہور کرنا کسی خصوصی علامت کے ساتھ آواز دینا، شعر کہنا، تَشَاعُرٌ اپنے کو شاعر سمجھنا، شعر فروخت کرنا۔ اپنے کو شاعر ظاہر کرنا۔ اِسْتِشْعَارٌ دل میں خوف محسوس کرنا (تاج و قاموس والمفردات)

مُشْفِقُوْنَ :اسم فاعل جمع مذکر مرفوع، اِشْفَاقٌ مصدر، مُشْفِقٌ مفرد باب تفعیل ڈرنے والے شَفَقٌ کا معنی ہے غروبِ آفتاب کے وقت روشنی کا تاریکی سے اختلاط اسی لئے جو محبت خوف کے ساتھ مخلوط ہو اس کو شفقت کہتے ہیں، باب افعال میں اِشْفَاقٌ کا معنی ہے

Marfat.com

ایسی محبت کہ جس میں ڈر بھی لگا ہو، اس معنی کے دو جز ہیں محبت اور خوف۔ اگر اس کے بعد مِنْ مذکور ہو تو خوف کا معنی ظاہر ہوتا ہے جیسے اَشْفَقَ مِنْہُ اس سے ڈرا۔ اگر عَلٰی یا فی مذکور ہو تو محبت کے معنی کا زیادہ ظہور ہوتا ہے۔

(رعب) ۲ر ۱۶/۴ ۱۸/۴ ۲۵/۳ ۲۹/۷۔

مُشْفِقِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب ڈرنے والے۔ ۱۵/۱۸ ۲۷/۳۔

مَشْکُوْرًا: اسم مفعول واحد مذکر، شُکْر مصدر (باب نَصَر) ۱۵/۳ ۹/۱۹ (دیکھو شُکْرًا، اَنکَر اَلشَّاکِرِیْنَ۔ اُشْکُرْ۔ اَلشَّکُوْر)

مِشْکٰوۃٍ: اسم، وہ طاق جس میں چراغ رکھا جاتا ہے۔ ۱۱۔

شَکْوَۃٌ بکری کے شیر خوار بچہ کی کھال سے بنایا ہوا چھوٹا مشکیزہ، شَکَوَاتٌ اور شِکَاءٌ جمع شَکْوٰی، شِکَایَۃٌ، شَکَاۃٌ، شَکْوٌ، شَکَاوَۃٌ، شِکِیَّۃٌ غم و رنج کو بیان کرنا۔ گلہ کرنا۔ بیمار کر دینا دکھ دینا۔ (نصر ضرب) شَاکٍ گلہ کرنے والا۔ شَکِیٌّ دکھی جس کی شکایت کی جائے۔ تھوڑی بیماری، شَکِیَّۃٌ اسم مصدر، شکایت۔ بیماری۔

اِشْکَاءٌ (افعال) شکایت کرنا، شکایت دور کر دینا۔ کسی کو بیمار پانا۔ تَشْکِیَۃٌ شکوہ کرنا۔ کسی سے باز رہنا۔ اِشْتِکَاءٌ شکایت کرنا، کسی کو متہم کرنا (تاج)

مَشَوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف مَشْیٌ مصدر، وہ چلے چلتے ہیں ۱/۲ (دیکھو مَشَّاءٍ)

مَشْهَدِ: مصدر میمی بمعنی شُہود، (کرم و سمع) حاضر ہونا، موجود ہونا۔ ۱۶/۵۔

شَاہِدٌ گواہ، حاضر، قاضی، شُہَدَاءُ اور شُہُوْدٌ اور اَشْہَادٌ جمع، شَہِیْدٌ حاضر، گواہ، وہ شخص جو حاضر العلم ہو، وہ مقتول جو اللہ کے راستہ میں مارا جائے، شُہَدَاءُ جمع، مَشْہَدٌ حاضر ہونے کی جگہ۔ دعویٰ ثابت کرنے کا مقام، شہادت گاہ، مَشْہُوْدٌ جمعہ، قیامت۔ عرفہ کا دن، مَشْہُوْدَۃٌ نماز، مغرب کی نماز، فجر کی نماز۔ شُہُوْدٌ اور شَہَادَۃٌ (باب سمع و کرم) خبردار ہونا۔ حاضر ہونا۔ گواہی دینا۔ قسم کھانا۔ جاننا۔ سچی خبر۔ آگاہی۔

اِشْہَادٌ گواہ بنانا۔ حاضر کر دینا۔ اللہ کی راہ میں مارا جانا۔ اِسْتِشْہَادٌ گواہی طلب کرنا۔ شہید ہو جانا۔ تَشَہُّدٌ التحیات پڑھنا۔ نماز میں کلمہ شہادت پڑھنا۔ مُشَاہَدَۃٌ معائنہ کرنا۔

Marfat.com

مَشْهُوْدًا: اسم مفعول واحد مذکر منصوب، حاضر کیا گیا یعنی نماز فجر کی قراءت میں رات اور دن کے ملائکہ حاضر ہوتے ہیں (البغوی)

مَشْهُوْدٌ: اسم مفعول واحد مذکر مرفوع، حاضر کیا گیا یعنی سب لوگ قیامت کے دن اللہ کے روبرو حاضر کئے جائیں گے۔ ۹/۱۲

مَشْهُوْدٍ: اسم مفعول واحد مذکر مجرور، حاضر کیا گیا یعنی عرفہ کا دن جس میں سب لوگ حاضر ہوتے ہیں۔ ۳۰/۱ (تفصیل کے لئے مَشْهَد)

مَشِيْدٍ: اسم مفعول واحد مذکر، شَيْدٌ مصدر باب ضرب مضبوط یا بلند (روح البیان و بیضاوی) ۱۷/۱۲، شِيْدٌ چنائی اور لسائی کا مسالحہ دیوار پر پلاستر چڑھانے کی چیز، شَيْدٌ (ضرب) لیپنا، پلاستر کرنا۔ اونچا کرنا۔ اونچا اٹھانا گم شدہ چیز کی شناخت کرانا۔ کسی کا مرتبہ اونچا کرنا کسی کی تعریف کرنا کسی کی طرف۔ کسی بات کی نسبت کرنا۔ تَشْيِيْدٌ (باب تفعیل) اونچا کرنا (تاج و قاموس)

مُشَيَّدَةٍ: اسم مفعول واحد مذکر تَشْيِيْدٌ مصدر باب تفعیل، اونچے بنائے ہوئے اونچے۔ ۵/۸

مَشْيِكَ: مَشْيٌ اسم مصدر مجرور مضاف

كَ ضمیر خطاب مضاف الیہ، تیری چال (میں) تو اپنی چال میں۔ ۲۱/۱۱ (دیکھو مَشَاءٍ)

مَصَابِيْحَ: اسم آلہ جمع مصباحٌ مفرد۔ صُبْحٌ ادہ چراغ۔ قندیل۔ ۲۴/۱۶ ۲۹/۱۔

صُبْحٌ دن کے اول ترین حصہ کی سفیدی۔ صَبْحٌ اور صَبَاحٌ دن کے شروع میں افق پر سرخی نمودار ہونے کا وقت۔ صَبِيْحَةٌ صبح کا وقت صَبِيْحَةٌ صبح کا وقت، صُبْحَةٌ سحر کی نیند، سیاہی مائل بسرخی، سفیدی مائل بسیاہی۔ سرخی مائل بسفیدی یا مائل بزردی۔ اَصْبَحُ چمکدار بالوں والا آدمی۔ صباحَۃٌ خوبی۔ صَبَاحٌ قندیل کا شعلہ۔ صَبُوْحٌ اور صَبُوْحَۃٌ صبح کے وقت کی شراب۔ صَبِيْحٌ اور صَبْحَانٌ خوبصورت آدمی مِصْبَحٌ اور مِصْبَاحٌ بڑا پیالہ۔ مصباح کا معنی چراغ بھی ہے۔

صَبِحَ الرَّجُلُ صُبْحَةً (سمع) اس آدمی کے بال چمکدار ہو گئے۔ صَبِحَ الْحَدِيْدُ لوہا چمکدار ہو گیا۔ صَبَحَ (فتح) صبح کا وقت ہو گیا۔ صبح کا وقت آگیا۔ صَبُحَ (کرُم) روشن ہو گیا۔ اِصْبَاحٌ (افعال) صبح کے وقت داخل ہونا۔ صبح کر لینا۔ خبردار ہو جانا۔ انجام کار کو دیکھنا۔

Marfat.com

مَصَانِعَ: جمع ظرف مکان مَصْنَعَةٌ واحد (لغوی) مَصْنَعٌ واحد (قاموس) مکانات (ابن عباس) اونچے محل (مجاہد) قلعے (کلبی) بارش کا پانی جمع کرنے کے تالاب (قتادہ) ۱۹/۱۱

صَنْعَةٌ کاریگری، ہنر۔ صُنْعٌ۔ صِنْعٌ کاریگری۔ صِنْعٌ دسترخوان ستارہ وغیرہ پر کیا ہوا کام۔ بارش کا پانی جمع کرنے کا تالاب،

صَنَاعَةٌ کاریگری۔ صَانِعٌ اور صَنَائِعُ اور صُنُعٌ کاریگر، صَنَاعٌ کاریگر عورت، صَنِیْعَةٌ نیکی صَنِیْعٌ نیکی۔ وہ کھانا جو راہِ خدا میں دیا جائے صَنَعَہٗ صُنْعًا (فتح) اس میں کاریگری کی اس کو بنایا۔ صَنَعَ اِلَیْہِ اس کے ساتھ بھلائی کی، صَنَعَ بِہٖ اس کے ساتھ برائی کی۔

اِصْنَاعٌ (افعال) کسی کی مدد کرنا، ناواقف کو کام سکھانا۔ کام کو مضبوط کرنا۔

مُصَانَعَةٌ رشوت دینا۔ نرمی کرنا۔ کام میں آسانی کرنا۔ اِصْطِنَاعٌ نیکی کرنا، کسی کو منتخب کرنا۔ کسی کام کا حکم دینا تَصَنُّعٌ نیک روش رکھنا۔ کسی عادت میں بناوٹ کا ظاہر کرنا۔

مِصْبَاحٌ اور اَلْمِصْبَاحُ: اسم آلہ مفرد،

مصابیح جمع، چراغ۔ قندیل۔ ۱۸/۱۱ (دیکھو مصابیح)

مُصْبِحِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب صبح کرنے والے۔ صبح کرتے کرتے صبح کے وقت میں داخل ہوتے ہوتے۔ ۱۴/۵، ۶ ۲۳/۸ ۲۹/۴ (دیکھو مصابیح)

مُصَدِّقٌ: اسم فاعل واحد مذکر، مرفوع تَصْدِیْقٌ مصدر باب تفعیل۔ سچا ماننے والا۔ سچا کہنے والا۔ ۱/۱۱، ۱۲ ۳/۱۷ (دیکھو اَصَّدَّقُ، صَادِقٌ، صِدْقًا۔ صَدَقُوْا۔ صدقت وغیرہ)

مُصَدِّقًا: اسم فاعل واحد مذکر منصوب تصدیق مصدر۔ باب تفعیل، سچا ماننے والا۔ سچا کہنے والا۔ ۱/۵، ۱۱، ۱۲ ۳/۹، ۱۲، ۱۳ ۵/۴ ۶/۱۱ ۲۲/۱۶ ۲۶/۴ ۲۸/۹۔

اَلْمُصَدِّقِیْنَ: اسم فاعل واحد مذکر مجرور، اَلْمُصَدِّقُ۔ مفرد، سچا ماننے، سچا جاننے اور سچا کہنے والے۔ ۲۳/۶۔

اَلْمُصَّدِّقِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب، اَلْمُصَّدِّقُ مفرد تَصَدُّقٌ مصدر (باب تفعل) خیرات دینے والے، یہ لفظ اصل میں اَلْمُتَصَدِّقِیْنَ تھا، تا کو دال سے بدل کر دال کو دال میں ادغام کر دیا۔ ۲۷/۱۸۔

Marfat.com

اَلْمُصَّدِّقَاتِ: اسم فاعل جمع مؤنث منصوب اَلْمُصَّدِّقَةُ مفرد، تَصَدُّقٌ مصدر (باب تفعل) اصل میں اَلْمُتَصَدِّقَات تھا، تا کو دال میں ادغام کر دیا۔ خیرات دینے والیاں ۲۷/۱۸ (دیکھو باب الالف فصل الصاد باب الصاد فصل الالف و فصل الدال)

مِصْرًا: اسم نکرہ با تنوین، کوئی شہر (عام اہل تفسیر)، ملکِ مصر (ضحاک) بغوی نے کہا اگر خاص مصر مراد ہوتا تو بصورتِ نکرہ نہ ذکر کیا جاتا (معالم) راغب نے کہا چونکہ لفظ خفیف تھا (سہ حرفی ساکن الاوسط تھا) اس لئے خاص مصر مراد ہونے کے باوجود بصورتِ نکرہ ذکر کیا (المفردات) ۲/۱

ہر محدود شہر کو مصر کہتے ہیں (راغب) مصر کا معنی ہے حد، ایک شاعر کا شعر ہے

وَجَاعِلُ الشَّمْسِ مِصْرًا لَا خَفَاءَ بِهِ

بَيْنَ النَّهَارِ وَبَيْنَ اللَّيْلِ قَدْ فَصَلَا

رات اور دن کے درمیان اللہ آفتاب کو کھلی ہوئی حدِ فاصل بنانے والا ہے، مِصَار آڑ۔ حد، مَاصِرٌ دو پانیوں کے درمیان آڑ کو کہتے ہیں، مَصِيْرٌ آنت۔ مَصُوْرٌ کم دودھ دینے والی اور دیر میں دودھ اتارنے والی بکری یا اونٹنی۔ مَصْرٌ مصدر (باب نصر) شہر بنانا کم دینا، عطیہ کو کم کر دینا، شہر کو آباد کر دینا۔ تَمَصُّرٌ (باب تفعل) شہر بن جانا، کم ہونا، پراگندہ ہونا۔ اِمْتِصَارٌ (افتعال) صورت بدل جانا۔ مسخ ہو جانا (تاج المصادر و قاموس)

مِصْرَ: عَلَم غیر منصرف غیر منون، خاص ملکِ مصر۔ ۱۱/۱۴ ۱۲/۱۳ ۱۳/۵ ۲۵/۱۱۔

مُصْرِخِكُمْ: مُصْرِخٌ اسم فاعل مذکر مجرور مضاف کُمْ ضمیر مضاف الیہ، تمہارا فریاد رس ۱۳/۱۶۔

مُصْرِخِيَّ: مصرخ اسم فاعل مذکر مضاف یا ضمیر متکلم مضاف الیہ۔ میرا فریاد رس۔ ۱۳/۱۶

صَرْخٌ اور صَرْخَةٌ آواز، چیخ، فریاد کرنا۔ صُرَاخٌ فریاد، چیخ۔ صَارِخَةٌ مصدر بروزن فاعل فریاد کو پہنچنا۔ صَرِيْخٌ اور صَارِخٌ فریاد رس اور فریاد خواہ (از اضداد) اِصْرَاخٌ (باب افعال) فریاد رسی کرنا۔ مُصْرِخٌ اسم فاعل از اِصْرَاخٌ فریاد رس، اِصْطِرَاخٌ اور تَصَارُخٌ (افتعال اور تفاعل) باہم فریاد کرنا چیخنا۔ تَصَرُّخٌ بناوٹی فریاد کرنا۔ اِسْتِصْرَاخٌ فریاد چاہنا۔

Marfat.com

مَصْرِفًا: اسم ظرف، صَرْفٌ مصدر، باب ضَرَبَ لوٹنے کی جگہ، بچنے کا راستہ۔ $\frac{15}{16}$۔

صَرْفٌ مصدر (باب ضرب، کسی چیز کو ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف لوٹا دینا یا ایک چیز کو دوسری چیز سے بدل دینا اور بصورت اسم) توبہ۔ نفل۔ وزن۔ کمائی۔ عمل۔ حیلہ۔ حوادث شدائد۔ زیادتی۔ بزرگی۔ مرتبہ کی افزونی۔ صَرْفَۃٌ زمانہ کی سختی۔ گردش۔ صِرْفٌ خالص، بے آمیزش ایک خالص سرخ رنگ جس سے چمڑا رنگا جاتا ہے۔ صَرِیْفٌ خالص چاندی، قلم اور چرخ وغیرہ کے چلنے کی آواز۔ صَرِیْفَۃٌ خود بخود سوکھی ہوئی شاخ۔ صَرَّافٌ اور صَیْرَفِیٌّ چاندی کو پرکھنے والا۔ صَیْرَفٌ بہانہ جو اور روپیہ کو پرکھنے والا۔ مَصْرُوْفٌ خالص شراب، اِصْرَافٌ (باب افعال) منہ کو ایک طرف سے دوسری طرف کو پھیر دینا۔ تَصْرِیْفٌ (باب تفعیل) قبضہ دے دینا۔ واضح کرنا۔ روپیہ جاری کرنا۔ ہوا کا پھرنا، ہوا کو پھیر دینا۔ اصطراف (باب افتعال) کسی چیز کو کمانے کے لئے گھومنا پھرنا۔ تَصَرُّفٌ (باب تفعل) قبضہ کرنا۔ لوٹنا اِنْصِرَافٌ (باب انفعال) لوٹ جانا۔ باز رہنا۔ اِسْتِصْرَافٌ (باب استفعال) پھرنے اور پھیر دینے کی خواہش کرنا۔ (قاموس، تاج العروس و تاج المصادر)

مَصْرُوْفًا: اسم مفعول واحد مذکر۔ صَرْفٌ مصدر لوٹایا گیا۔ $\frac{12}{1}$ (دیکھو مَصْرِفًا)

اَلْمُصْطَفَیْنِ: اسم مفعول جمع مذکر، اَلْمُصْطَفٰی واحد اِصْطِفَاءٌ مصدر (باب افتعال) صَفْوٌ مادہ۔ برگزیدہ اور منتخب۔ $\frac{23}{14}$

صَفْوٌ روشنی۔ خالص چیز، بہتر منتخب چیز۔ صَفَاءٌ روشنی، خلوص، صفا مکہ کا ایک پہاڑ، یہ صَفَاۃٌ کی جمع بھی ہے، ٹھوس پتھر۔ صَفِیٌّ خالص دوست بہ خالص اور منتخب چیز۔ مالِ غنیمت کا وہ مخصوص حصہ جو تقسیم سے پہلے بادشاہ اپنے لئے چھانٹ لے۔ صَفِیَّۃٌ بھی اسی کا ہم معنی ہے صَفْوَانٌ۔ صَفْوَاءُ۔ صَفْوَاۃٌ اور صَفْوَانَۃٌ چکنا صاف پتھر۔

صَفْوٌ مصدر (نصر) صاف ہونا۔ خالص ہونا۔ اِصْطِفَاءٌ (باب افتعال) تمام کرنا۔ برگزیدہ اور منتخب کر لینا۔ خالص کر دینا۔ تَصْفِیَۃٌ روشن کرنا۔ مُصَافَاۃٌ (مفاعلۃ) خالص سچی دوستی کرنا (قاموس و راغب)

Marfat.com

مُصْفَرًّا: اسم مفعول واحد مذکر، اِصْفِرَارٌ مصدر، باب افعلال، صفر مادہ۔ زرد پیلا پڑا ہوا۔ پ۲۱/۸ پ۲۳/۱۶ پ۲۷/۱۹۔

صِفْرٌ صُفْرٌ زرد، پیتل، تانبا۔ ہر چیز کا خالی حصہ۔ اَصْفَارٌ جمع۔ صُفْرَۃٌ زردی، سیاہی (قاموس) سفیدی اور سیاہی کا درمیانی رنگ جو سیاہی سے زیادہ قریب ہو۔ صَفَرٌ یرقان، اسلامی سال کا دوسرا مہینہ، عقل، خوف۔ دل۔ نفس۔ بھوک۔ پیٹ کے کیڑے۔ ایک سانپ جو آدمی کے پیٹ میں لپٹ کر کاٹتا ہے۔ صَفِرٌ خالی۔ اَصْفَر زرد، سیاہ۔ خالی۔ صَفْرَاءُ۔ اصفرار کا مؤنث ہے صَفِيْرٌ آواز۔ فریاد۔ مَصْفُوْرٌ بھوکا۔ بیمار۔ صَفُوْرًا مصدر (باب سمع) خالی ہونا صفیرٌ (باب ضرب) آواز نکالنا۔ تَصْفِیْرٌ (تفعیل) پیلا رنگنا۔ خالی کرنا۔ آواز نکالنا شور کرنا۔ اِصْفِرَارٌ (افعلال) اور اِصْفِيْرَارٌ (افعیلال) زرد ہونا۔

مُصَفًّى: اسم مفعول واحد مذکر، تَصْفِیَۃٌ۔ مصدر، بابِ تفعیل۔ صَفْوٌ مادہ۔ صاف کیا ہوا۔ پ۲۶/۶ (دیکھو المصطفین)

مَصْفُوْفَۃً: اسم مفعول واحد مؤنث مرفوع اور مجرور، صَفٌّ مصدر (نصر) برابر برابر قطار میں رکھے گئے۔ پ۲۷/۳ پ۳۰/۱۲۔ صَفٌّ مصدر قطار بنانا اور بقول ابو عبیدہ قطار بنانے والے۔ (المفردات) صَفِیْفٌ ایک قطار میں رکھے ہوئے گوشت کے پارچے جو بھوننے یا دھوپ میں سکھانے کے لئے رکھے گئے ہوں۔

صَفْصَفٌ ہموار میدان۔ پہاڑ کا کنارہ صَفْصَفَۃٌ چڑیا کی چوں چوں۔ صُفْصُفٌ چڑیا۔ مُصَفٌّ صف بندی کی جگہ، مَصَافٌّ جمع۔

اَلْمُصْلِحِ: اسم فاعل واحد، اِصْلَاحٌ مصدر باب افعال، نیک، درستی کرنیوالا، بگاڑ نہ کرنیوالا۔ پ۲، صَلَاحٌ، صُلُوْحٌ، مَصْلَحَۃٌ نیکی، درستی۔ صِلْحٌ، صَالِحٌ نیک۔ درست عمل والا۔ بگاڑ نہ کرنیوالا۔ صُلْحٌ صلح صُلُوْحٌ (باب فتح) نیک ہونا۔ اِصْلَاحٌ درستی کرنا نیکی کرنا۔ صِلَاحٌ اور مُصَالَحَۃٌ آپس میں صلح کرنا۔ باہم نیکی کرنا۔ اصلاح باہم نیکی کرنا۔ کسی بات پر باہم متفق ہو جانا۔

مُصْلِحُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع، مصلح واحد درست اعمال کرنیوالے، نیک، بگاڑ نہ کرنے والے۔ پ۱ پ۱۲/۱۰ (دیکھو اَلْمُصْلِحِ)

Marfat.com

اَلْمُصْلِحِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مجرور بمعنی مذکور۔ ۹/۱۱ ۲۰/۵۔

مُصَلًّی، ظرفِ مکان، صَلٰوۃ سے تَصْلِیَۃٌ مصدر، نماز پڑھنے کی جگہ۔ ۱/۵۔

اَلْمُصَلِّیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب مجرور مُصَلِّیْ واحد، نماز پڑھنے والے۔ ۲۹/۱۲،۱۷ ۳۰/۳۲۔

اَلْمُصَوِّرُ: اسم فاعل واحد مذکر، تَصْوِیْرٌ مصدر (بابِ تفعیل) صورت بنانیوالا۔ پیدا کرنے والا۔ ۲۸/۶۔

صُوْرَۃٌ ہیئت، شکل، صورت، دو طرح کی ہوتی ہے ۱۔ محسوس خارجی شکل جس کو ہر شخص آنکھوں سے دیکھتا ہے ۲۔ غیر محسوس ہیئت جس کو عوام نہیں دیکھتے صرف سمجھدار طبقہ بنورِ بصیرت دیکھتا ہے جیسے دانش، فکر، تخیل اور تمام دماغی موجودات اور معانی باطنہ لفظ تَصْوِیْرٌ دونوں صورتوں کو شامل ہے، صُوْرَۃٌ کی جمع صُوَرٌ آتی ہے۔

صَیِّرٌ خوبصورت۔ صَارَۃٌ نافۂ مشک صِوَارٌ مفرد، صِیْرَانٌ جمع۔ گائے یا نیل گائے کی جماعت، گلہ، صِوَارٌ خوشبو، تھوڑا مشک نافہ۔

صَارَ صَوْرًا (نصر) آواز دی۔ اوٹا۔ توڑا ٹکڑے کیا، متوجہ کیا۔ صَرِیَ صَوْرًا (سمع) ایک طرف کو جھکایا، مائل کیا، ٹکڑے کیا۔ الگ کیا۔ صَرٰی صُوُرًا (ضرب) ایک طرف کو جھکایا، ٹیڑھا کرنا۔ توڑنا۔ تَصْوِیْرٌ صورت بنانا۔ پیدا کرنا۔ تَصَاوِیْرُ لکڑی مٹی وغیرہ سے بنائی ہوئی صورتیں یعنی مورتیاں۔ تَصَوُّرٌ (تفعل) صورت شکل ہو جانا۔ اپنے دل میں کسی کی صورت لے لینا۔ گرنے کے قریب ہو جانا۔ اِنْصِیَارٌ (انفعال) ٹیڑھا ہو جانا۔ ٹوٹ جانا۔

مُصِیْبَۃٌ: اسم فاعل واحد مؤنث مرفوع نکرہ اِصَابَۃٌ مصدر۔ باب افعال۔ غم، تکلیف سختی۔ دکھ پہنچانیوالی ہر چیز۔ اصل میں مُصِیْبَۃٌ صفت کا صیغہ ہے۔ رَمْیَۃٌ مُصِیْبَۃٌ کہا جاتا ہے۔ ٹھیک نشانہ پر لگنے والی تیر اندازی لیکن کثرتِ استعمال کے سبب موصوف کا استعمال گویا ترک کر دیا گیا اور لفظِ مصیبۃ موصوف سے بے نیاز ہو گیا۔

صَوْبٌ بارش۔ بارش ہونا۔ ابر کا پانی برسانا اترنا۔ نشانہ پر تیر لگنا۔ صحیح ارادہ۔ صَابِی برسنے والا پانی۔ صَائِبَۃٌ مصیبت۔ کمزوری۔ بیوقوفی۔ جنون۔ صَیُوْبٌ۔ صَیِّبٌ بارش۔ صَائِبٌ درست، ٹھیک

مَضُوبَۃٌ اور مُصِیبَۃٌ تکلیف، سختی، اول کی جمع مَصَاوِبُ اور دوسرے کی جمع مَصَائِبُ ہے مُصَابَۃٌ مصدر میمی غم زدہ کرنا۔ اِصَابَۃٌ (باب افعال) ارادہ کرنا۔ ٹھیک ارادہ کرنا۔ اترنا۔ پالینا۔ کسی چیز پر پہنچ جانا۔ صحیح چیز کو پالینا۔ نشانہ پر تیر بیٹھ جانا۔ حاجتمند ہونا۔ دکھی و مصیبت زدہ کردینا۔ تَصْوِیبٌ کسی کو سچا سمجھنا (صواب کے چاروں اقسام اور مکمل تشریح کے لئے دیکھو اَصَابَ۔ اَصَابَتْ۔ اَصَبْتُمْ۔ تُصِبْکُمْ۔ صَیِّبٍ) ۲/۳، ۴/۸، ۵/۶،۷، ۱۰/۱۳، ۳۰/۸۔

مُصِیبَۃٍ: اسم فاعل واحد مؤنث مجرور نکرہ، بتفصیل مذکور۔ ۲۵/۵ ۲۷/۱۹ ۲۸/۱۶۔

مُصِیبَۃُ: اسم فاعل واحد مؤنث معرفہ مضاف بتفصیل مذکور۔ ۷/۴

مُصِیبُھَا: اسم فاعل واحد مذکر مضاف ھَا ضمیر مؤنث مضاف الیہ، اس کو پالینے والا۔ اس پر پہنچ جانے والا۔ ۱۲/۷

اَلْمَصِیرُ: اسم ظرف مکان و مصدر، صَیْرٌ مادہ لوٹنے کی جگہ۔ ٹھکانا۔ قرارگاہ۔

صَیْرٌ۔ صَیْرُوْرَۃٌ۔ مَصِیْرٌ مصدر، صَارَ ماضی باب ضرب۔ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف لوٹنا۔ حاضر ہونا۔ مائل ہونا۔ جمع ہونا۔ کاٹنا۔ اِصَارَۃٌ (باب افعال) لوٹانا۔ مائل کرنا۔ تَصْیِیْرٌ کا بھی یہی معنی ہے۔ ۱/۱۵ ۳/۸،۱۱ ۴/۸ ۶/۷ ۹/۱۶ ۱۰/۱۲ ۱۷/۱۶ ۲۷/۱۸ ۲۸/۱۵،۲۰ ۲۹/۱

مذکورہ بالا آیات میں اَلْمَصِیْرُ کا استعمال بطور ظرف مکان کیا گیا ہے جس کا معنی ہے ٹھکانا۔ جگہ۔

مندرجہ ذیل آیات میں بطور مصدر استعمال کیا گیا ہے یعنی لوٹنا۔ ۱۷/۱۳ ۱۸/۱۲،۱۳ ۲۱/۱۱ ۲۲/۱۵ ۲۴/۶ ۲۵/۳ ۲۶/۱۷ ۲۸/۷۔

مَصِیْرَکُمْ: مصیر مصدر مضاف کُمْ ضمیر خطاب مضاف الیہ، تمہارا لوٹنا۔ ۱۳/۷

مَصِیْرًا: اسم ظرف منصوب نکرہ۔ لوٹنے کی جگہ۔ ٹھکانا۔ قرارگاہ۔ ۵/۱۱،۱۴ ۱۸/۱۷ ۲۶/۹۔

مُصَیْطِرٍ: اسم فاعل واحد مذکر، یہ لفظ اصل میں مُسَیْطِرٌ تھا۔ سین کو صاد سے بدل دیا گیا جیسے سراط کو صراط کہا جاتا ہے، سَیْطَرَۃٌ مصدر ہے جس کا معنی ہے کسی کام پر مقرر ہونا ذمہ دار ہونا اس لئے مسیطر یا مصیطر کا ترجمہ ہوا ذمہ دار، مقرر، نگران ۳۰/۱۲ (دیکھو مُسْتَطَرٌ)

اَلْمَضَاجِعِ: اسم ظرف جمع، اَلْمَضْجَعُ واحد بستر۔ خواب گاہیں۔ ۵/۳ ۲۱/۱۵۔

Marfat.com

مَضَاجِعِهِمْ: اسم ظرف مضاف، جمع مضاف الیہ، قتل گاہیں۔ مَضْجَعٌ کا اصل معنی سونا ہی ہے لیکن سونے سے مراد کبھی موت ہوجاتی ہے اس لئے مضاجع سے اسجگہ مراد ہے مرنے کے مقامات، قتل گاہیں۔ ۴/۳

مُضَارٍّ: اسم فاعل واحد مذکر حاضر۔ اصل میں مضارِرٌ تھا، باب مفاعلۃٌ ضَرٌّ مادہ۔ نقصان پہنچانے والا یعنی تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کرکے وارثوں کو نقصان نہ پہنچائے (البغوی) حسن البصری نے فرمایا کسی کے قرض کا غلط اقرار کرکے وارثوں کو ضرر نہ پہنچائے۔ ضَرٌّ اور ضَرَرٌ کی پوری تشریح کے لئے دیکھو ضرٌ، اِضْطَرَّ، اِضْطَرَّ، ضَرَّ، اِضْطِرَارٌ، ضِرَارٌ، لَا تُضَارَّ، ضَرَّآءُ، تَضْطَرُّ، اُضْطُرَّ۔ ۴/۱۲

مُضَاعَفَةً: اسم مفعول واحد مؤنث باب مفاعلۃ۔ یہ لفظ ضِعْفٌ سے بنایا گیا ہے اور اَضْعَافًا کی تاکید کے لئے ذکر کیا گیا ہے یعنی کئی گنا۔ بعض لوگوں نے اس کا ماخذ ضعف کو قرار دیا ہے۔ ضَعْفٌ کا معنی نقص۔ مطلب یہ کہ سود کو جو یہ لوگ چند در چند کرکے کھاتے ہیں حقیقت میں یہ چند در چند اللہ کے نزدیک نقص ہے افزونی اور بیشی نہیں، کمی ہے اس لئے تم سود کو چند در چند نہ کھاؤ کیونکہ یہ چند در چند نہیں بلکہ گھٹاؤ ہے۔

(ملخص ما فی المفردات) ۴/۵

(مزید تنقیح کے لئے دیکھو مُضْعِفُوْنَ)

مَضَتْ: واحد مؤنث غائب مُضِيٌّ مصدر (ضرب) گزر گئی۔

مَضٰی مُضِیًّا اور مُضُوًّا (اول ضرب سے دوسرا نصر سے) گزر گیا۔ چلا گیا۔ مر گیا۔ کاٹا۔ اِمْضَاءٌ (باب افعال) جاری کرنا۔ جاری کرانا۔ کسی بات کو جائز رکھنا۔ ۹/۱۹

اَلْمُضْطَرَّ: اسم فاعل واحد مذکر، اضطرار مصدر۔ باب افتعال، ضرر مادہ، اصل میں یہ مُضْتَرِرٌ تھا، تا افتعال کو طاء سے بدل دیا اور راء کو راء میں ادغام کر دیا۔ بے قرار، بے کس۔ بے بس۔ ۲/۱ (دیکھو اضْطَرَّهٗ اور تَضْطَرُّ اُضْطُرَّ)

اَلْمُضْعِفُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر اَلْمُضْعِفُ مفرد۔ اِضْعَافٌ مصدر، اس لفظ کا ماخذ ضِعْفٌ ہے چند در چند کرنیوالے۔ کئی گنا بڑھانیوالے۔ ۱/۲ (دیکھو اَضْعَافًا۔ مُضَاعَفَةً۔ ضِعْفٌ)

Marfat.com

مُضْغَۃٍ: گوشت کا ٹکڑا۔ بوٹی مَضْغٌ مصدر (فتح و نصر) چبانا۔ مَضَاغٌ چبانے کی چیز اور چبانا۔ مضاغۃٌ چبائی ہوئی چیز۔ مَانِغَۃٌ احمق اِمْضَاغٌ (باب افعال) کسی چیز کا خوش مزہ ہونا چبانے کے قابل ہونا۔ ۱۷/۸۔

مُضْغَۃً: تفصیل مذکور ۱۸/۱

مُضِلٌّ: اسم فاعل واحد مذکور۔ اضلال مصدر: باب افعال۔ گمراہ کرنیوالا۔ گمراہ چھوڑ دینے والا۔ اس جگہ اول معنی مراد ہے۔ ۲۰/۵۔ (دیکھو ضَلَّ۔ ضَلُّوا۔ اَضَلُّوا۔ ضَلَالًا)

مُضِلٍّ: گمراہ کرنیوالا۔ بتفصیل مذکور۔ ۲۴/۱

مَضٰی: واحد مذکر غائب ماضی، گزر گیا۔ ۲۵/۷ (دیکھو مضت)

مُضِیًّا، مَضٰی یَمْضِیْ کا مصدر۔ گزر جانا۔ چلا جانا ۲۳/۲ (دیکھو مَضَتْ)

مُطَاعٍ: اسم مفعول واحد مذکر۔ اطاعۃٌ مصدر باب افعال۔ طَوْعٌ مادہ۔ اطاعت کیا گیا۔ وہ جسکی دوسرے تابعداری کریں مراد حضرت جبرئیل جو سید الملائکہ ہیں اور فرشتے انکی اطاعت کرتے ہیں ۳۰/۶ (دیکھو طَوْعًا۔ اَطِیْعُوْا۔ اطاعَ)

مَطَرٌ: بارش۔ مینہ۔ ۱۹/۱۳ ، ۱۹

مَطَرَ: بارش، مینہ۔ ۱۹/۲

مَطَرٍ: بارش۔ مینہ۔ ۱۵/۱۲

مَطَرًا: بارش۔ مینہ۔ ۱۹/۱۲ ، ۱۹/۱۳ ، ۱۹

مَطْرٌ (باب نصر) برسنا۔ برسانا۔ مُطُوْرٌ اور مَطْرٌ زمین میں چلا جانا۔ دوڑنا۔ تیز چلنا۔ پہنچانا۔ مَطَرٌ مَطْرَۃٌ اور مَطِرَۃٌ عادت مِطَارٌ تیز رو یَوْمٌ مَطِیْرٌ بارش کا دن۔ وَادٍ مَطِیْرٌ وہ وادی جس پہ پانی برسا ہو۔ مَاطِرٌ مِمْطَرٌ اور مُمْطِرَۃٌ برسنے والا پانی۔ برسانیوالا ابر۔ اِمْطَارٌ (افعال) برسانا۔ پیشانی پر پسینا آنا۔ سر جھکا کر خاموش ہو جانا۔ بارش رسیدہ مقام پر پہنچ جانا۔ تَمَطُّرٌ (باب تفعل) پرندہ کا اوپر سے جلدی جلدی اترنا۔ مُتَمَاطِرٌ وہ بادل جو کبھی برسے کبھی ٹھیر جائے۔ اِسْتِمْطَارٌ بارش کی طلب

قرآن مجید میں مطر اور امطار کا استعمال عموماً دکھ پیدا کرنے والے اور عذاب دینے والی بارش کے لئے کیا گیا ہے خیر کی بارش کو غیث فرمایا ہے۔ کتاب البیان والتبیین میں جاحظ نے اور ادب الکاتب میں ابن قتیبہ نے بھی اسی کی صراحت کی ہے کہ دکھ کے موقع پر مطر اور راحت کے موقع پر غیث کا استعمال کیا جاتا ہے

اَلْمُطَفِّفِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مجرور، تَطْفِيْفٌ مصدر، باب تفعیل۔ تول ناپ میں کم دینے والے۔ طَفِيْفٌ تھوڑی چیز۔ طَفَافَةٌ ناقابلِ اعتنا چیز۔ ۳۰/۸۔

مَطْلِعَ: ظرفِ مکان مفرد۔ طلوع ہونے کی جگہ۔ مطالع جمع۔ طُلُوْعٌ اور مَطْلَعٌ مصدر (باب نصر) برآمد ہونا۔ چمک جانا۔ ابھر آنا۔ سورج کا ہو یا صبح کا یا کسی آدمی کا یا چیز کا دیکھو طلوع الشمس سورج نکلنا۔ مَطْلَعَ الفجر: فجر نکلنا۔ تَطْلُعُ عَلٰی قوم: برآمد ہوتا ہے ایک قوم پر۔ طَلَعَ البَدْرُ عَلَيْنَا ہم پر ماہِ کامل چمکا۔ اِمْرَأَةٌ طُلَعَةٌ قُبَعَةٌ وہ عورت جو کبھی سر کھولے کبھی سر ڈھانکے۔ طَلْعُ النَّخْلِ درخت خرما کا شگوفہ جو پھل بننے سے پہلے نمودار ہوتا ہے۔ طَلِيْعَةُ الجَيْشِ فوج کا ہراول دستہ جو سب سے آگے برآمد ہوتا ہے۔ طَلَعَتْ عَنْهُ میں اس کے پاس سے نکل آیا۔ ۱۲/۲۔

مَطْلَعِ: مصدر میمی بمعنے طلوع ۳۰/۲۲ (دیکھو تَطْلُعُ)

مُطَّلِعُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر۔ مُطَّلِعٌ مفرد، اِطِّلَاعٌ مصدر، باب افتعال۔ طَلْعٌ مادہ۔ اصل میں مُطْتَلِعُوْنَ تھا۔ تا کو طا سے بدل کر طا کو طا میں ادغام کر دیا۔ جھانک کر دیکھنے والے ۲۳/۶ (دیکھو اَطَّلِعَ اور اِطِّلَاع اور مَطْلِعَ)

اَلْمُطَلَّقَاتُ: جمع مؤنث مرفوع اسم مفعول۔ اَلْمُطَلَّقَةُ واحد۔ تَطْلِيْقٌ مصدر، باب تفعیل وہ عورتیں جن کو طلاق دیدی گئی ہو، ۲/۱۲ (دیکھو اَلطَّلَاقُ اور طَلَّقْتُمْ)

اَلْمُطَلَّقَاتِ: اسم مفعول جمع مؤنث مجرور، طلاق دی ہوئی عورتیں۔ ۲/۱۵۔

اَلْمَطْلُوْبُ: اسم مفعول واحد مذکر طَلَبٌ مصدر (باب نصر) وہ مقصود جس کی خواہش اور جستجو کی جائے اس جگہ مراد معبود۔ اِطْلَابٌ (باب افعال) اضداد میں سے ہے کسی کو حاجتمند بنانا اور حاجت پوری کرنا۔ دونوں معنی میں مستعمل ہے (راغب) ۱۷/۱۷۔

مُطْمَئِنٌّ: اسم فاعل واحد مذکر۔ اِطْمِئْنَانٌ مصدر (افعلال) قلبی سکون پانیوالا (راغب) ۱۴/۲۔ طمانینت اور اطمینان وہ سکون اور ٹھہراؤ جو مشقت اور کوفت کے بعد حاصل ہو۔ ایمان کے بعد ایک مرتبہ سکون قلب کا آتا ہے جس کے

Marfat.com

حصول کے بعد کوئی شبہ اور وسوسہ ہی پیدا نہیں ہوتا جس کو صوفیہ کی اصطلاح کے مطابق اگر عین الیقین کا درجہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔

کبھی اطمینان کا معنی ہوتا ہے اپنے ارادہ اور قصد کو کسی چیز پر ٹھیرا دینا۔ طلب کو ادھر ادھر یا آگے نہ بڑھانا نہ اس چیز سے ہٹنے کی خواہش کرنا جیسے اِطْمَاَنُّوْا بِھَا وہ صرف دنیاوی زندگی پر مگن ہوگئے، تطامن کا بھی یہی معنی ہے۔

اَلْمُطْمَئِنَّةُ: اسم فاعل واحد مونث مرفوع معرفہ۔ سکون پانے والا۔ مجاہد نے کہا اللہ کے رب ہونے کا یقین رکھنے والا اور خشوع کیساتھ اللہ کے ساتھ اللہ کے اوامر و نواہی کی پابندی کرنے والا۔ حسن بصری نے کہا ایمان و یقین رکھنے والا۔ عطیہ نے کہا اللہ کے حکم پر راضی۔ کلبی نے کہا اللہ کے عذاب سے محفوظ۔ بعض نے کہا اللہ کی یاد سے سکون پانیوالا (معالم التنزیل) ۳۰/۱۴

مُطْمَئِنَّةً: اسم فاعل واحد مونث منصوب نکرہ۔ مگن۔ چین سے۔ ۱۴/۲۱۔

مُطْمَئِنِّيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب۔ وطن بنا لینے والے۔ قیام کر لینے والے (البغوی) ۱۵/۱۱

اَلْمُطَّوِّعِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب اَلْمُطَّوِّعُ واحد، تَطَوُّعٌ مصدر (باب تفعل) اصل میں اَلْمُتَطَوِّعِيْنَ تھا، تا کو طا میں ادغام کر دیا تَطَوُّعٌ کا لغوی معنی ہے طاعت میں بناوٹ کرنا۔ عرفِ شرع میں ایسی طاعت کو کہتے ہیں جو فرض نہ ہو، بطورِ نفل اپنی طرف سے کی جائے (راغب) لیکن تَطَوُّع اپنے اندر استطاعت کا مفہوم بھی رکھتا ہے اس لئے اَلْمُطَّوِّعِيْنَ کا ترجمہ ہوا خیرات کرنیوالے۔ اصحابِ استطاعت۔

مَطْوِيّٰتٌ: اسم مفعول جمع مونث، مَطْوِيَّةٌ واحد۔ طَیٌّ مصدر، باب ضرب لپیٹے گئے۔ ۲۴/۴۔

طے کرنے کے دو معنی ہیں ۱۔ لپیٹنا جیسے کاغذ کو کپڑے کو جس کو تہ کرنا کہتے ہیں ۲۔ مسافت کو قطع کرنا۔ عمر کو گزارنا جیسے طَوَی اللّٰہُ عُمُرَہٗ اللہ نے اس کی عمر گزار دی، ختم کر دی۔ ایک شاعر کا مصرعہ ہے ع

طَوَتْکَ خُطُوْبُ دَھْرِکَ بَعْدَ نَشْرٍ

حوادثِ زمانہ نے پھیلانے کے بعد تجھے تہ کر دیا یعنی تیری عمر کو فنا کر دیا، ختم کر دیا۔ بقول راغب آیت میں دونوں معنی مراد ہو سکتے ہیں، کاغذ کی

Marfat.com

طرح آسمانوں کا لپیٹ دیا جانا بھی اور فنا کر دینا، تباہ کر دینا بھی، قیامت کے دن آسمان بہرحال فنا کر دیئے جائیں گے۔ (المفردات)

مُطَهِّرٌ: اسم فاعل واحد مذکر، تَطْهِيْرٌ مصدر باب تفعیل۔ پاکیزہ رکھنے والا۔ دور رکھنے والا۔ طہارت دو طرح کی ہوتی ہے جسمانی اور روحانی یا طہارتِ بدن اور طہارتِ نفس، دیکھو الفاظ ذیل میں طہارتِ بدن مراد ہے۔ فَاطَّهَّرُوْا۔ حَتّٰى يَطْهُرْنَ۔ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ اور کلمات ذیل میں طہارتِ نفس، يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا طَهَّرَكِ۔ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ۔ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ مَرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ اور مندرجہ ذیل الفاظ میں دونوں طرح کی طہارت مراد ہے۔ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا۔ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ۔ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ۔ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ طَهِّرَا بَيْتِيَ۔

طُهْرٌ۔ طَهَارَةٌ اور طُهُوْرٌ ثلاثی مجرد کے مصادر ہیں (باب نصر و کرم) چونکہ طہارت کے لئے کثافت سے دور ہو جانا لازم ہے خواہ کثافتِ جسمی ہو یا کثافتِ اخلاق یا کثافتِ عقائد اس لئے آیت میں دور رکھنے کا معنی ہے یعنی کثافتِ شرک و رذائلِ اخلاق سے پاک رکھنا اور تمام نجاستوں سے دور کر دینا۔ ۳/۱۴۔

اَلْمُطَهَّرُوْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مرفوع تَطْهِيْرٌ مصدر۔ باب تفعیل وہ جن کو پاک کر دیا گیا ہے۔ پاک کئے ہوئے۔ ۲۷/۱۶۔

مُطَهَّرَةٌ: اسم مفعول واحد مؤنث، تَطْهِيْرٌ مصدر، ہر طرح کی نسوانی جسمانی اور نفسانی کثافتوں سے پاک کی ہوئی۔ ۱/۲ ۳/۱ ۵/۵ ۳۰/۲۳،۵۔

اَلْمُطَّهِّرِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب تَطَهُّرٌ مصدر، باب تفعل، اصل میں اَلْمُتَطَهِّرِيْنَ تھا تار کو طار میں ادغام کر دیا گیا۔ پاک ہونیوالے پاکیزہ ہونیوالے۔ ۱/۲۔

مُظْلِمًا: اسم فاعل واحد مذکر اِظْلَامٌ مصدر باب افعال، تاریکی میں پڑا ہوا۔ تاریک ۱۱/۸ ظُلْمَةٌ اندھیرا۔ ظُلُمَات جمع۔ کبھی ظلمت سے مراد جہالت کفر شرک نفاق اور معصیت ہوتی ہے جیسے اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ۔ ظلم کا معنی ہے بیجا حرکت کرنا، بے موقع کسی چیز کو رکھنا۔ اللہ کا حق ادا نہ کرنا۔ آدمیوں کا یا جانوروں کا حق ادا نہ کرنا۔ اپنے نفس کو معصیت میں ڈالنا یہ سب ظلم کے اقسام ہیں آیاتِ قرآنیہ

Marfat.com

میں مختلف مقامات پر مختلف اقسام کو بیان کیا گیا ہے، حد مقرر سے زیادتی کرنا بھی ظلم میں داخل ہے اور کمی کرنا بھی اسی لئے وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا میں لَمْ تَنْقُصْ ترجمہ کیا گیا ہے کمی نہیں کی۔

ظَلِيْمٌ: نر شتر مرغ کو کہتے ہیں کیونکہ عرب اس کو تخلیقاً مظلوم خیال کرتے تھے، ایک شاعر کہتا ہے ؎

فَصِرْتُ كَالْهَيْقِ غَدَا يَبْتَغِيْ
قَرْنًا فَلَمْ يَرْجِعْ بِاُذُنَيْنِ

میں شتر مرغ کی طرح ہو گیا کہ گیا تھا سینگ ڈھونڈھنے اور کھو آیا دونوں کان بھی۔

مُظْلِمُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، مُظْلِمٌ واحد۔ اِظْلَامٌ مصدر، ظلم مادہ، تاریکی میں پڑے ہوئے، تاریک۔ اظلام کا معنی ہے تاریکی میں ہو جانا، تاریک ہو جانا۔ ۲۳/۲

مَظْلُوْمًا: اسم مفعول واحد مذکر، ظُلْمٌ مصدر باب ضرب ستم رسیدہ۔ ۱۵/۴ (دیکھو مُظْلِمٌ)

مَعَ: ۱/۵ ۲/۱۷،۳ ۳/۱۳ ۴/۱۱ ۵/۱۸،۶ ۷/۱۴،۱۰،۱ ۸/۱۲ ۹/۱۶،۸ ۱۰/۱۸،۱۷،۱۳،۱۱،۵،۲ ۱۱/۵،۴ ۱۲/۴ ۱۴/۶،۳ ۱۴/۲۲ ۱۵/۱۶،۴،۳،۱ ۱۷/۶ ۱۸/۶ ۱۹/۱۸،۱۵،۴،۱ ۲۰/۱۳،۱۲،۱ ۲۱/۳ ۲۶/۱۶،۹ ۲۷/۲ ۲۸/۲۰ ۲۹/۱۶،۱۱ ۳۰/۱۹۔

اسم ہے، دو طرح کا ہوتا ہے مضاف اور غیر مضاف یعنی مفرد۔ مَعَ مضاف ظرف ہے، کبھی اس پر حرف جار آتا ہے (سیبویہ) جیسے ذَهَبْتُ مِنْ مَعِهٖ میں اس کے ساتھ سے چلا گیا۔ بنی غنم اور قبائل ربیعہ اس کے عین کو ساکن استعمال کرتے ہیں، نحاس کا قول ہے کہ ساکن العین یعنی مَعْ بالاتفاق حرف ہوگا مگر نحاس کا یہ قول غلط ہے ابن ہشام انصاری نے مغنی اللبیب میں صراحت کی ہے کہ مع کی اسمیت بہر حال باقی رہتی ہے خواہ ساکن العین ہو یا متحرک العین۔

مَعَ مضاف اجتماعیت پر دلالت کرتا ہے جیسے هُوَ مَعَكُمْ وہ تمہارے ساتھ ہے، کبھی اجتماعیت ذوات نہیں ہوتی صرف اجتماعیتِ اوقات کا اظہار مقصود ہوتا ہے، جِئْتُكَ مَعَ الْعَصْرِ میں وقتِ عصر کے ساتھ تیرے پاس آیا۔ کبھی حال ہوتا ہے کبھی ظرف جیسے اَفِيْقُوْا بَنِيْ حَرْبٍ وَّ اَهْوَاؤُنَا مَعًا اے دلاد حرب ہوش میں آؤ ہم سب کی خواہشات ساتھ ساتھ ہیں۔

ابن مالک کے نزدیک مع مفرد الیا ہی اجتماعیت پر دلالت کرتا ہے جیسے لفظ جمیعًا

یعنی ایک ہی وقت میں ساتھ ساتھ دونوں سے فعل کا صدور ظاہر ہوتا ہے۔ ثعلب نے فرق کیا ہے جاء وا جمیعًا عام ہے ایک ہی وقت میں سب آئے ہوں یا الگ الگ وقت میں مگر آئے ہوں سب۔ لیکن جمیعًا کی جگہ معًا کہنے میں دونوں کا ایک ہی وقت میں آنا ضروری ہے معًا جس طرح دو کی اجتماعیت پر دلالت کرتا ہے اسی طرح جماعت کے لئے بھی آتا ہے۔

اِذا حَنَّتِ الْاُولٰی سَجَعْنَ لَہَا مَعًا جب پہلی اظہار اشتیاق کرتی ہے تو سب ساتھ ساتھ چہچہانے لگتی ہے۔

خنساء شاعرہ کا مصرعہ ہے وَاَفْنٰی رِجَالِیْ فَبَادُوْا مَعًا، زمانہ نے میرے مردوں کو فنا کر دیا وہ سب کے سب ایک ہی وقت میں ہلاک ہو گئے۔

امام راغب نے صراحت کی ہے کہ اجتماعیت زمانہ کی طرح معًا کبھی اجتماعیت مکانی کو بتاتا ہے جیسے ھُمَا مَعًا فِی الدَّارِ وہ دونوں ساتھ ساتھ ایک مکان میں ہیں کبھی اجتماع معنوی پر دلالت کرتا ہے یعنی ایک بغیر دوسرے کے نہ موجود ہو سکے نہ تصور میں آ سکے جیسے ھُمَا مَعًا فِی الْاُخُوَّۃِ بھائی ہونے میں دونوں ساتھ ساتھ ہیں ایک کے بھائی ہونے کا نہ تصور کیا جا سکتا ہے نہ اس کا تحقق ہو سکتا جب تک دوسرے کا تصور اور تحقق نہ ہو۔ کبھی مرتبہ میں اجتماعیت ظاہر کرتا ہے جیسے ھُمَا مَعًا فِی الشَّرَفِ وہ دونوں مرتبہ میں ساتھ ساتھ ہیں۔ کبھی مدد پر دلالت کرتا ہے اَللّٰہُ مَعَنَا اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ اللہ کی مدد صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ میرے رب کی مدد میرے ساتھ ہے۔ یاد رکھو کہ نصرت کا معنی صرف مع مضاف سے پیدا ہوتا ہے۔

مُعَاجِزِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر۔ مُعَاجِز واحد۔ مُعَاجَزَۃٌ مصدر باب مُفَاعَلَۃٌ ہرانے والے۔ عَجْزٌ مصدر پیچھے ہو جانا پیچھے رہ جانا، یہ اصل معنی ہے اس سے مراد ہوتا ہے کسی چیز کے حصول سے قاصر ہونا، بے بس ہونا۔ اِعْجَازٌ دوسرے کو عاجز بنا دینا، عاجز کر دینا مُعَاجَزَۃٌ مقابلہ کر کے اپنے حریف کو ہرا دینا، عاجز کر دینا۔ منکرین حشر کا خیال تھا کہ قیامت نہیں آئیگی نہ حشر ہو گا نہ نشر نہ عذاب نہ ثواب لیکن ہو گا یہ سب کچھ ان چیزوں کو لانے سے وہ اللہ کو روک نہیں سکتے اس کی قدرت سلب نہیں کر سکتے اس کو

Marfat.com

عاجز نہیں بنا سکتے۔ ۱۷/۱۴، ۲۲/۱۱۔

مَعَادٍ: اسم ظرفِ مکان، جائے عود، جائے بازگشت۔ لوٹ کر آنے کی جگہ۔ ۲۰/۱۲۔

عَوْدٌ مصدر (باب نصر) کسی جگہ یا کسی چیز یا قول یا عمل کو چھوڑ کر دوبارہ پھر اسی کی طرف لوٹنا مزید تشریح کے لئے دیکھو (عَادَ، عدتم، عُدْنَا حاو واو وغیرہ)

مَعَاذَ: مصدر میمی یا اسم، مضاف منصوب پناہ۔ عَوْذٌ اور مَعَاذٌ کسی کی پناہ پکڑنی اور کسی سے وابستہ ہو جانا (دیکھو اَعُوْذُ۔ اُعِيْذُهَا)

عُوْذَةٌ وہ چیز جس کی پناہ پکڑی جائے اسی لئے بسم اللہ کو اور ہر منتر کو عُوذة کہا جاتا ہے۔

مَعَاذَ اللہ کا معنی ہے اللہ کی پناہ، یعنی یہ گناہ کا کام ہے ہم اس کے کرنے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ ۱۲/۱۲، ۱۳/۲

مَعَاذِيْرَ: جمع مَعْذِرَةٌ واحد مصدر، عذر، معذرت۔ ۲۹/۱۷

عُذْر اور عُذُرٌ ایسی بات جس سے قصور پر گرفت نہ ہو۔ عذر تین طرح کا ہوتا ہے: ۱۔ ارتکابِ جرم سے انکار کر دینا ۲۔ ارتکابِ جرم کی کوئی ایسی وجہ بیان کرنا جس نے جرم کی سزا سے بچ جائے ۳۔ اقرارِ جرم کے بعد آئندہ جرم نہ کرنے کا وعدہ کرنا، تیسری شق کو توبہ کہا جاتا ہے۔

اِعْتِذَارٌ عذر پیش کرنا۔ اِعْذَار (باب افعال) جھوٹا عذر پیش کرنا یا واقعی معذور ہو جانا تَعْذِيْرٌ جھوٹا عذر پیش کرنا، عَذْرٌ اور مَعْذِرَةٌ مصدر باب ضرب، عذر قبول کرنا کسی کو معذور قرار دینا بعض اہل علم نے لکھا ہے کہ عذر کا ماخذ عَذِرَةٌ ہے عَذِرَةٌ کا معنی ہے نجاست۔ گوہ جرم اور گناہ بھی نجاست ہے ثلاثی مجرد سے عَذَرَ يَعْذِرُ مستعمل ہے، عَذَرْتُ الصَّبِيَّ میں نے بچہ کا استنجا کر دیا۔ عَذَرْتُ زَيْدًا میں نے زید کے عذر کو قبول کیا اور قصور کی نجاست سے اس کو پاک کر دیا اِعْتَذَرَتِ الْمِيَاهُ پانی منقطع ہو گیا۔ اِعْتَذَرَتِ الْمَنَازِلُ مکان ویران ہو گئے۔ عَاذِرَةٌ استحاضہ والی عورت۔ عَذَوَّرٌ بدخو آدمی۔

مَعَارِجَ: جمع معراج مفرد، اسم آلہ۔ زینہ سیڑھیاں۔ ۲۵/۹

اَلْمَعَارِجِ: جمع، اَلْمِعْرَاجُ مفرد۔ اسم آلہ درجات۔ ۲۹/۷

عُرُوْجٌ چڑھنا (ضرب) عَرَجَ عُرُوْجًا۔ عرجانا ٹیڑھا ہو کر چلا جیسے زینہ پر چڑھنے والا

عَرِجَ (سمع) پیدائشی لنگڑا ہوا۔ عَرَجٌ کجی لنگڑاپن اونٹوں کا بڑا گلہ۔

مَعَاشًا: اسم اور مصدر، زندگی یعنی وقت زندگی۔ پ۳۰۔

عَیْشٌ کسی حیوان یا انسان کی زندگی حیات کا لفظ عام، اللہ، ملائکہ، انسان، حیوان، سب کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ عیش اور معاش کا استعمال صرف حیوان اور انسان کے لئے ہوتا ہے۔ مَعِیْشَتٌ سامانِ زندگی۔ معائش جمع۔

مَعَایِشَ: جمع مَعِیْشَۃٌ واحد، سامانِ زندگانی۔ پ۸ ۱۴/۲۔

اَلْمُعْتَبِیْنَ: اسم مفعول جمع مذکر، اَلْمُعْتَبُ واحد۔ مقبول التوبہ۔ پ۲۴۔

عَتْبٌ اور مَعْتَبَۃٌ اسم اور مصدر، ناراضگی ناراض ہونا۔ عَتْبٌ اصل میں اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں اترنے والے کو کچھ دکھ اور چبھن ہو اسی لئے سیڑھی اور چوکھٹ کو عَتَبَۃٌ کہا جاتا ہے، اِعْتَابٌ ناراضگی کا اظہار کرنا۔ ناراضگی دور کرنا یعنی منانا اِسْتِعْتَابٌ (استفعال) راضی کرنا۔ عُتْبیٰ ناراضگی کا سبب۔ بَیْنَہُمْ اُعْتُوْبَۃٌ ان کے آپس میں ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے ایک دوسرے سے ناراض ہے۔

مُعْتَدٍ: اسم فاعل واحد مذکر، اصل میں معتدی تھا، اِعْتِدَاءٌ مصدر (باب افتعال) حد سے آگے بڑھنے اِعْتِدَاءٌ حدودِ حق سے ہٹ جانا، تجاوز کرنا۔ عَدْوٌ کا مفہوم ہے ہٹ جانا، تجاوز کرنا۔ دل سے اگر ایک دوسرے کی طرف سے ہٹ جائے تو عدوان اور عَدُوٌّ ہے اگر کوئی جگہ ناہموار ہو تو اس کو مَکَانٌ ذُوْ عُدْوَاءٍ کہتے ہیں عَدُوٌّ اور مُعَادِیْ دشمن، اسی مفہوم کے لحاظ سے عَدْوٌ اور عِدَاءٌ دوڑ لگانے کو بھی کہتے ہیں تَعَدِّیْ دوسرے کی طرف تجاوز کرنا۔ پ۱۶/۲۶ پ۲/۲۹ پ۸/۳۰۔

اَلْمُعْتَدُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع۔ اَلْمُعْتَدِیْ واحد حق سے تجاوز کرنیوالے۔ پ۱۰۔

اَلْمُعْتَدِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب و مجرور اَلْمُعْتَدِیْ واحد اِعْتِدَاءٌ مصدر حق سے ہٹنے والے حد سے تجاوز کرنے والے۔ پ۸، پ۲/۷ پ۱۴/۱ پ۱۲/۱۱۔

اَلْمُعْتَرَّ: اسم فاعل واحد مذکر اصل میں اَلْمُعْتَرِرُ تھا۔ اِعْتِرَارٌ مصدر (افتعال) عَرٌّ مادہ مانگنے کے در پے بھیک مانگنے کے لئے

Marfat.com

سامنے آنیوالا۔ سائل۔ عَرٌّ اور عُرٌّ خارش، کھجلی۔ مَعَرَّۃٌ مضرت۔ دکھ۔ پ ۱۷/۱۲

مُعْجِزَۃٌ : اسم فاعل واحد مذکر، اِعْجَازٌ مصدر باب افعال عاجز بنانیوالا۔ ہرانیوالا پ ۳۶/۴

مُعْجِزِیْ : اسم فاعل جمع مذکر، اصل میں مُعْجِزِیْنَ تھا۔ اضافت کی وجہ سے نون ساقط کر دیا گیا۔ مُعْجِزٌ واحد، ہرانے والے، عاجز بنا دینے والے۔ پ ۱۰/۱۷

مُعْجِزِیْنَ : جمع مذکر اسم فاعل، ہرانیوالے عاجز بنا دینے والے پ ۸/۳ پ ۱/۱۰ پ ۱۲/۲،۳ پ ۱۴/۱۲ پ ۱۸/۱۳ پ ۳۰/۱۴ پ ۲۴/۲ پ ۲۵/۲ (دیکھو معاجزین)

مَعْدُوْدٍ : اسم مفعول واحد مذکر، شمار کیا ہوا یعنی مقرر۔ پ ۱۲/۹

عَدَدٌ گنتی، شمار۔ عَدٌّ مصدر (نصر) شمار کرنا اور معدود ہونے سے کبھی کسی چیز کی قلت مراد ہوتی ہے جیسے اَیَّامًا مَّعْدُوْدَۃً گنتی کے چند دن۔ کبھی کثرت مراد ہوتی ہے جیسے اِنَّھُمْ لَذُوْ عَدَدٍ وہ بڑی تعداد والے ہیں، عُدَّۃٌ مال اور اسلحہ کی کثیر مقدار، عِدَّۃٌ شمار اور شمار کی ہوئی چیز، اِعْدَادٌ تیار کر رکھنا۔

مَعْدُوْدَاتٍ : اسم مفعول جمع مؤنث مَعْدُوْدَۃٌ واحد، گنے ہوئے یعنی چند گنتی کے دن۔ پ ۲/۹ پ ۳/۱۱ اول جگہ ماہِ رمضان دوسری جگہ چار دن یا تین دن مع یوم النحر کے اور تیسری جگہ گوسالہ پرستی کے بقدر ایام مراد ہیں۔

مَعْدُوْدَۃً : اسم مفعول واحد مؤنث منصوب معدودات جمع گنتی کے چند دن یعنی جتنے دن ہم نے گوسالہ پرستی کی تھی۔ پ ۱/۹۔

مَعْدُوْدَۃٍ : اسم مفعول واحد مؤنث گنتی کے چند، تھوڑے۔ پ ۱۲/۱۲،۱

مُعَذِّبُوْھَا : اسم فاعل جمع مذکر مضاف، ھَا ضمیر مؤنث غائب مضاف الیہ، اصل میں مُعَذِّبُوْنَھَا اضافت کی وجہ سے نون ساقط ہو گیا۔ تَعْذِیْبٌ مصدر باب تفعیل، اس کو سخت دکھ دینے والے۔ پ ۱۵/۶

عَذْبٌ شیریں پانی۔ عذاب، سخت درد پہنچانا۔ تَعْذِیْبٌ باب تفعیل، بہت زیادہ دکھ دینا عَذَبَۃُ السَّوْط کوڑے کی لوک کا گنٹھ۔ تعذیب کے معنی کی توجیہ اہل لغت نے مختلف طور پر کی ہے۔ عَذْبٌ شیریں پانی کو کہتے ہیں، تعذیب کے معنی ہوئے زندگی کی شیرینی زائل کر دینا۔ گویا عَذْبٌ سے باب تفعیل سَلْبِ ماخذ کے لئے آیا یا یوں کہا جائے کہ عَذْبٌ صاف ستھرے

Marfat.com

پانی کو کہتے ہیں اس لئے تعذیب کا معنی ہوا مکدر اور گدلا کر دینا یعنی زندگی کو خراب کر دینا۔

۲ عذب الرَّجُلُ اس نے کھانا پینا اور سونا چھوڑنا۔ عَاذِبٌ اور عَذُوبٌ وہ آدمی جس نے کھانا پینا اور سونا چھوڑ دیا یعنی منافعِ حیات سے محروم ہو گیا ہو اسی لئے عَاذِبٌ رنڈوے کو بھی کہتے ہیں جس کی بیوی نہ ہو اس بنا پر تعذیب کا معنی ہوا بھوک پیاس اور بے خوابی پر کسی کو تیار کر دینا یا بے خواب و خور بنا دینا۔

۳ عَذَبَةٌ چونکہ کوڑے کی نوک کی گانٹھ کو کہتے ہیں اس لئے تعذیب کا معنی ہوا کوڑے کی نوک والی گانٹھ سے کسی کو مارنا یعنی سخت دکھ دینا۔ بعض اہلِ لغت نے کہا ہے کہ تعذیب کا معنی ہی مارنا ہے (راغب)

مُعَذِّبَهُمْ: اسم فاعل واحد مذکر منصوب مضاف، ھُمْ ضمیر مضاف الیہ، ان کو سخت دکھ دینے والا۔ ۹/۱۸ ۔

مُعَذِّبُهُمْ: اسم فاعل واحد مذکر مرفوع مضاف، ھُمْ ضمیر مضاف الیہ، ان کو سخت دکھ دینے والا۔ ۹/۱۱

مُعَذِّبِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر کو سخت عذاب دینے والے۔ ۱۵/۲ ۔

مُعَذَّبِيْنَ: اسم مفعول جمع مذکر نکرہ، عذاب دئے گئے۔ عذاب یافتہ۔ ۱۹/۱۱ ۲۲/۱۰ ۲۳/۶ ۔

اَلْمُعَذَّبِيْنَ: اسم مفعول جمع مذکر معرف باللام یعنی مذکور ۱۹/۱۵ (سب کے لئے دیکھو معذبوہا)

مَعْذِرَتُهُمْ مَعْذِرَةٌ اسم مصدر مضاف ھُمْ ضمیر مضاف الیہ، ان کا عذر۔ ۲۱/۹ ۲۴/۱ ۔

اَلْمُعَذِّرُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر تَعْذِيْرٌ مصدر باب تفعیل، جھوٹا عذر پیش کرنے والے ۱۰/۱۸

مَعْذِرَةً: مصدر اور اسم، عذر پیش کرنا اور عذر ۹/۱۱ (دیکھو تینوں الفاظ کی مزید تشریح کیلئے معاذیرہ)

مُعْرِضُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع، رخ گردانی کرنے والے، منہ موڑنے والے، اجتناب کرنے والے اِعْرَاضٌ مصدر، باب افعال۔ رُخ گردانی کرنا، منہ پھیر لینا۔ اصل استعمال میں اگر اعراض کے بعد لام آئے تو سامنے آنے کا معنی ہوتا ہے جیسے عَرَضَ لِیْ وہ میرے سامنے آیا، میرے سامنے نمودار ہوا اور اگر اعرض کے بعد عن آئے تو رخ پھیرنے، منہ موڑنے اور اجتناب کرنے کا معنی ہوتا ہے جیسے اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ اس نے میری یاد سے منہ موڑا، اجتناب۔ ھُمْ عَنْ آیَاتِنَا مُعْرِضُوْنَ ۵۵

Marfat.com

ہماری نشانیوں سے منہ پھیرنے والے ہیں کثرت استعمال کی وجہ سے بغیر ذکر عن کے بھی منہ پھیرنے کا معنی مراد ہوتا ہے گویا اعراض کا معنی ہی رخ گردانی اور اجتناب ہو گیا اَعْرَضَ ۔عَرْضَۃٌ ،عَارِضٌ کے استعمال کی تنقیح کے لئے دیکھو باب العین فصل الف در ار) پ۱/۱۰ پ۳/۱۱ پ۹/۱۷ پ۱۰/۱۶ پ۱۳/۴ ، ۱۷/۲،۲،۳ ، ۱۷/۴ ، ۱۸/۱۳،۴،۲ ، ۲۳/۱۴ ، ۲۶/۱ ۔

مُعْرِضِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب و مجرور، اِعْرَاضٌ مصدر باب افعال رخ، منہ موڑنے والے، اجتناب کرنے والے ۔ پ۷/۲ پ۱۴/۶ پ۱۹/۵ ۲۳/۲ پ۲۹/۱۲ (دیکھو معرضون)

مَعْرُوْشَاتٍ: اسم مفعول جمع مؤنث مَعْرُوْشَۃٌ واحد، چھتریوں پر چڑھائی ہوئی بیلیں ابن عباس نے فرمایا عام بیلیں مراد ہیں خواہ چھتریوں پر چڑھائی گئی ہوں یا نہ چڑھائی گئی ہوں مگر اوپر پھیلائی جاتی ہوں جیسے انگور، خربوزہ، تربوز وغیرہ اور غیر معروشات سے مراد ہے وہ پودا جس کی بیل نہ ہو جیسے کھجور وغیرہ کا درخت یا گیہوں، جو وغیرہ ۔ ضحاک کا قول ہے، دونوں سے انگور کی بیلیں مراد ہیں معروشات وہ بیلیں جو اوپر چڑھائی گئی ہوں اور غیر معروشات وہ بیلیں جو اوپر نہ چڑھائی گئی ہوں (بغوی)

عَرْشٌ چھتری، ٹٹی ۔ عَرَشْتُ الکَرْمَ میں نے انگور کی بیل کے لئے چھتری بنادی (ضرب) تَعْرِیْش کا بھی یہی معنی ہے ۔ عَرِیْشٌ جھونپڑی ہر چھتری کے لئے اونچا ہونا لازم ہے اسی علو کے مفہوم کے لحاظ سے عرش بادشاہ کے تخت کو کہتے ہیں اور مجازاً اقتدار و سلطنت بھی مراد لے لیتے ہیں ۔ (المفردات) پ۳۰/۴

اَلْمَعْرُوْفُ: اسم مفعول واحد مذکر معرفۃ اور عِرْفَانٌ مصدر ۔ باب ضرب اچھا کام ۔ اچھی بات ۔ معرفت اور عرفان کسی چیز کو آثار علامات حالات اور مختلف عوارض سے پہچاننا ۔ علم معرفۃ سے عام ہے ۔ عَرَفْتُ اللّٰہَ کہا جاتا ہے عَلِمْتُ اللّٰہَ نہیں کہہ سکتے کیونکہ اللہ کو جاننا اور پہچاننا صرف علامات اور آثار کو دیکھ کر ہوتا ہے عَلِمَ اللّٰہُ کہا جاتا ہے عَرَفَ اللّٰہُ نہیں کہا جاتا کیونکہ اللہ کسی چیز کو اس کے احوال اور آثار سے نہیں جانتا بلکہ حقیقت اور ذات جانتا ہے گویا معرفت کا درجہ علم سے نیچا ہے، معرفت علم ناقص کو کہتے ہیں ۔ معرفت کے بعد اقرار اور اعتراف لازم ہے معرفت کی ضد انکار (نہ پہچاننا) ہے

ـلم کی ضد جہالت، معرفت کا اصل ماخذ لفظ عَرْفٌ
ـے عَرْفٌ کا معنی تیزی دھار، عَرَفْتُہٗ
ـں نے اسکی دھار پالی یعنی پہچان لیا یا عَرْفٌ
ـعنی خوشبو، میں نے اسکی خوشبو پالی یعنی پہچان
ـ اَلتَّعْرِیْفُ (باب تفعیل) شناخت کرادینا، پہچنوانا،
ـعنبر کرنا اور پاکیزہ بنا دینا۔

معروف ہر وہ عمل یا قول جسکی خوبی عقلاً یا
ـرعاً ثابت ہو یعنی اچھا بھلا کام یا بھلی بات،
ـکی ضد مُنْکَرٌ ہے گویا معروف وہ چیز ہوئی جس
ـہر عقلمند یا شرع کا پابند پہچانتا اور اچھا
ـنتا ہے اور اس کا اقرار کرتا ہے اور منکر وہ
ـز ہے جس کو کوئی عقلمند نیک آدمی نہیں پہچانتا
ـا اور اس سے ایسی نفرت کرتا ہے جیسے کسی
ـبی سے۔ عُرْفٌ بھی کبھی معروف کے معنی
ـں آتا ہے۔

عَرَّافٌ پیش گوئی کا مدعی آئندہ واقعات
ـو جاننے کا دعوی کرنیوالا جس طرح اسلام سے
ـلے بعض لوگ ہوتے تھے، عَرِیْفٌ لوگوں کو پہچاننے
ـور پہچنوانے والا۔ ایک شاعر کا قول ہے:

بَعَثُوْا اِلَیَّ عَرِیْفَهُمْ یَتَوَسَّمُ

ـنوں نے پہچاننے کے لئے میرے پاس شناخت

کرنیوالے کو بھیجا۔ کثرتِ استعمال کے بعد عَرِیْفٌ
کا معنی ہوگیا، مشہور سردار۔ ایک شاعر کہتا ہے ؎

کُلُّ قَوْمٍ وَاِنْ عَزُّوْا وَاِنْ کَثُرُوْا
عَرِیْفُهُمْ بِاَثَافِی الشَّرِّ مَرْجُوْمٌ

ہر قوم خواہ کتنی ہی باعزت اور تعداد میں زیادہ
ہو مگر اس کے سردار پر شر کے پتھر پھینک کر مارے
ہی جاتے ہیں۔

عَرَفَ عَرَافَةً (کَرُمَ) عراف ہوگیا
اعتراف (افتعال) اقرار، معرفت، گناہ
کا اقرار۔ ٦، ١٢، ١٤، ١٢ چار جگہ و ١٥ / ٢ ، ٢، ٣، ١٢، ١٤ / ٤
٥/١ ٩/٩ ١٠/١٥ ١١/٢ ١٧/١٢ ٢١/١١۔

مَعْرُوْفٌ: اسم مفعول واحد مذکر نکرہ مرفوع
اچھی بھلی۔ نرم بات۔ ٣/٤ ٢٦/٧۔

مَعْرُوْفٍ: اسم مفعول واحد مذکر نکرہ مجرور
اچھا کام ٣/٢ دو جگہ ٥/١٤ ٨، ١٧ دو جگہ / ٢٨۔

مَعْرُوْفًا: اسم مفعول واحد مذکر نکرہ منصوب ٢/١٤
٢٣/٦ دستور کے موافق بھلی بات۔ ٤/١١ نرم اچھی بات
٢١/١١ اچھا طریقہ ٢١/١٤ بھلائی اچھا سلوک۔

مَعْرُوْفَةٌ: اسم مفعول واحد مؤنث
پسندیدہ۔ ١٨/١٣۔

مَعَرَّةٌ: اسم، مضرت۔ دکھ۔ ٢٦/١١ (دیکھو

Marfat.com

(اَلْمُعْتَرّ)

اَلْمَعْزِ: اسم جنس، بکریاں۔ مَعْزِیٌّ کنجوس مکھی چوس۔ مَاعِزٌ اور مَاعِزَۃٌ بکریاں، بڑے ڈھنگی پیدائش والا آدمی۔ سخت آدمی چالاک، مَاعِزَۃٌ کی جمع مَوَاعِز آتی ہے۔ مِعْزَاز بکریوں والا۔ اُمْعُوْزٌ پہاڑی بکریوں کا گلہ۔

مَعْزٌ مصدر (باب نصر) جلدی کرنا۔ (باب سمع) سخت ہو جانا۔ اِمْعَازٌ (افعال) بہت بکریوں کا مالک ہو جانا۔ اِسْتِمْعَازٌ کام میں کوشش کرنا۔ پ ۸/۴۔

مَعْزِلٍ: اسم، ظرفِ مکان۔ الگ جگہ پ ۱۲/۴

عَزْلٌ مصدر (باب ضرب) الگ کر دینا تَعَزُّل (تفعل) الگ کر دینا۔ اِعْتِزَالٌ (باب افتعال) الگ ہو جانا جیسے عَزَلْتُہٗ فَاعْتَزَلَ میں نے اس کو الگ کر دیا تو وہ الگ ہو گیا۔ اعتزال متعدی بھی ہے الگ کر دینا۔ جیسے فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ عورتوں کو الگ کر دو یعنی ان سے الگ رہو، اَعْزَل ہتھیاروں سے الگ غیر مسلح، وہ ابر جس میں بارش نہ ہو۔

مَعْزُوْلُوْنَ: اسم مفعول جمع مذکر، عَزْلٌ مصدر الگ کئے ہوئے یعنی روکے گئے (راغب) پ ۱۹/۱۵

مِعْشَارَ: اسم، دسواں حصہ پ ۲۲/۱۱ عَشَرَۃٌ اور عَشَرٌ دس۔ عَشَرْتُہُمْ میں نے ان کے مال کا دسواں حصہ وصول کیا۔ میں ان کا دسواں بن گیا یعنی پہلے وہ نو تھے میرے شامل ہونے کے بعد دس ہو گئے، یہ معنی بھی ہیں کہ پہلے ان کے مال کے نو حصے تھے میں نے دسواں حصہ بنا دیا۔ مِعْشَارٌ اور عُشُرٌ دسواں حصہ۔

نَاقَۃٌ عُشَرَاءُ دس ماہہ حاملہ اونٹنی، عِشَارٌ جمع، جَاءُوْا اُعْشَارًا وہ دس دس کی ٹولیاں بنا کر آئے۔ مُعْشَارِیٌّ دس ہاتھ لمبا۔ عَشِیْرَۃٌ خاندان جس سے آدمی کا جتھا بنتا ہے چونکہ دس کی تعداد کو کامل مانا جاتا ہے اس لئے عشیرۃ سے مراد ہوا کامل خاندان۔ مُعَاشَرَۃٌ اچھا برتاؤ جیسے خاندان والوں میں ہونا چاہئے عزیزوں کا ایسا سلوک۔ مَعْشَر بڑا گروہ، پورا گروہ۔

مَعْشَرَ: اسم مفرد، بڑا گروہ۔ مَعَاشِر جمع پ ۸/۲،۳ پ ۲۷/۱۲ (دیکھو مِعْشَار)

اَلْمُعْصِرَاتِ: اسم فاعل جمع مؤنث اَلْمُعْصِرَۃُ واحد، اِعْصَارٌ مصدر، باب افعال نچوڑنے والیاں مراد وہ ہوائیں جو بادلوں کو دبا کر نچوڑتی ہیں (مجاہد قتادہ۔ مقاتل وکلبی و روایت عوفی از ابن عباس)

Marfat.com

یادہ ہوائیں جو گرد اڑاتی ہیں جن کے اندر گولے ہوتے ہیں (ازہری)، یا بادل (ابوالعالیہ، ربیع، ضحاک و روایت والبی از ابن عباس)

فراء کا کہنا ہے کہ مُعْصِر اس بادل کو کہتے ہیں جو پانی سے بھرا ہوتا ہے اور برسنے والا ہی ہوتا ہے۔ ابن کیسان کا قول ہے معصرات کا معنی ہے فریادرسی کرنے والے۔ زید بن اسلم، سعید بن جبیر اور حسن بصری کے نزدیک آسمان مراد ہیں ایک روایت میں مقاتل کا بھی یہی قول مروی ہے (بغوی) ۳۰/۱

عَصْرٌ مصدر (ضَرَبَ) نچوڑنا مَعْصُوْرٌ اور عَصِیْرٌ نچوڑا ہوا عرق عُصَارَۃٌ عرق نکل جانے کے بعد فضلہ۔ نچوڑنے سے مراد کبھی منفعت اندرونی ہوتی ہے۔

عَصْرٌ اور عُصْرٌ (اسم) پناہ گاہ، عُصْرٌ اور عِصْرٌ زمانہ عُصُور جمع اَعْصُر دن کا پچھلا حصہ، نماز عصر عَصْرَانِ صبح شام یا رات دن (راغب)

اَلْمَعْصِیَۃ: مصدر میمی اور اسم، نافرمانی کرنا نافرمانی۔ عِصْیَانٌ بھی مصدر ہے (ضرب) عَصَا لاٹھی، عِصْیَانٌ کا ماخذ عصا ہی ہے جس کے پاس لاٹھی (قوت) ہوتی ہے وہ دوسرے کی نافرمانی کرتا ہی ہے گویا عِصْیَانٌ کا معنی ہوا لاٹھی کے بل پر کسی کی نافرمانی کرنی۔ توسیع استعمال کے بعد ہر نافرمانی کو عصیان کہا جانے لگا شَقَّ العصا اس نے لاٹھی کو پھاڑ دیا یعنی جماعت سے الگ ہوگیا، ایک لاٹھی کے دو کر دئے۔

(راغب و لسان) ۲۸/۲

مُعَطَّلَۃٍ: اسم مفعول واحد مؤنث، تعطیل مصدر باب تفعیل، خالی چھوڑے ہوئے (کنوئیں) جن سے کوئی پانی بھرنے والا ہی نہیں رہا۔

عُطُلٌ آرائش، زیور کام وغیرہ سے خالی ہونا المرأۃ مُعْطَلٌ عورت بے زیور ہے، قَوْسٌ عُطُلٌ بغیر تانت کی کمان تَعْطِیْلٌ زیور اور کام وغیرہ سے خالی کر دینا تَعَطُّلٌ خالی ہونا، بیکار ہونا۔ دارٌ مُعَطَّلَۃٌ ویران گھر مُعَطِّلٌ وہ شخص جو اس عالم کے لئے خالق کی ضرورت نہیں سمجھتا یعنی دنیا کو خالق و صانع سے معطل جانتا ہے۔ ۱۷/۱۲ ۔

مُعَقِّبَ: اسم فاعل واحد مذکر، تَعْقِیْبٌ مصدر، باب تفعیل، عقب مادہ۔ رد کرنے والا لوٹا دینے والا (معالم) تَعَقُّبٌ اور باز پرس کرنے والا۔ (المفردات) ۱۳/۱۲

عَقِبٌ اور عَقْبٌ ایڑی، مجازاً بیٹا۔ پوتا۔

Marfat.com

نسل۔ عَقِبُ الشَّہرِ مہینے کا آخری حصہ۔ رَجَعَ
علیٰ عَقِبِہٖ فوراً پلٹ پڑا۔ لوٹ گیا۔
عُقبٌ، عُقبٰی، عاقبت نیک انجام
ثواب، عُقُوبت، عِقَاب، معاقبت برا انجام
عذاب لیکن عاقبت کا استعمال اگر بصورت اضافت
ہو تو کبھی عقوبت کے معنی میں بھی مستعمل ہو جاتا
ہے۔ تَعْقِیبٌ ایک کے بعد دوسرے کو لانا۔
عَقَّبَ الفَرَسُ فِی عَدْوِہٖ گھوڑا پیہم دوڑا۔
پیچھے کو لوٹنا۔ اِعْتِقَابٌ (افتعال) ایک کا دوسرے
کے بعد آنا جیسے اِعْتِقَابُ اللَّیلِ وَالنَّہَارِ، عُقْبَۃٌ
ایک گھوڑے پر دو آدمیوں کا باری باری سے
سوار ہونا۔ عُقْبَۃُ الطَّائِرِ پرندہ کا اوپر چڑھنا
نیچے اترنا۔ اَعْقَابٌ (افعال) انجام کار، آخر میں
کسی چیز کو لانا۔ فَاَعْقَبَہُمْ نِفَاقًا انجام کار ان کے اندر
نفاق پیدا کر دیا، اَعْقَابُ الرَّجُلِ آدمی کی
نسل اہل لغت کے نزدیک لڑکی کی اولاد اَعْقَاب میں
داخل نہیں ہے ان اگر اپنی اولاد ہو تو حکماً نواسی نواسہ کو
بھی نسل میں شامل سمجھا جائیگا۔ (المفردات)

مُعَقِّبَاتٌ: اسم فاعل مؤنث، جمع الجمع،
مُعَقِّبَۃٌ جمع مُعَقِّبٌ واحد۔ تَعْقِیبٌ مصدر
باری باری سے روز و شب میں آنیوالے ملائکہ

(بیضاوی و کبیر) ۱۳/۸

مَعَہٗ: اس کے ساتھ، مَعَ مضاف ہٗ ضم...
واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ ۲/۱۰،۱۷ ۳/۶ ...
۸/۱۵،۱۶ ۹/۶،۹ ۱۰/۱۷ ۱۱/۱۳ ۱۲/۲،۳،۴،۵،۶،۸،۱۵ ...
۱۵/۵،۱۲ ۱۸/۵،۱۵،۱۶ ۱۹/۲،۸،۱۰ ۲۲/۸ ۲۳/۷،۱۱ ۲۴/۲ ...
۲۵/۱۱ ۲۶/۱۲ ۲۸/۷،۲۰۔

مَعَہَا: اس کے ساتھ۔ مَعَ مضاف، ہَا...
واحد مؤنث غائب مضاف الیہ۔ ۲۶/۱۶

مَعَہُمْ: ان سب کے ساتھ، مَعَ مض...
ہُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ ...
۲/۱۰ ۵/۷،۸،۱۷ ۸/۵ ۱۷/۶ ۲۳/۱۳ ۲۷/۱۹ ۲۸/۲،۵ ...

مَعَکَ: تیرے ساتھ۔ مَعَ مضاف، کَ...
واحد مذکر حاضر مضاف الیہ۔ ۵/۱۲ ۹/۱،۶ ۱۲/۲،۱ ...
۱۹/۱۹ ۲۰/۵ ۲۳/۳ ۲۹/۱۴۔

مَعَکُمَا: تم دونوں کے ساتھ، مَعَ مضا...
ضمیر تثنیہ مخاطب مضاف الیہ۔ ۱۶/۱۱

مَعَکُمْ: تم سب کے ساتھ، مَعَ مضاف...
ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ ۱/۲،۵ ۳/۷ ...
۶/۷،۱۲ ۷/۱۷ ۸/۱۶ ۹/۱۶ ۱۰/۲،۶،۱۲،۱۳ ۱۱/۷،۱۴ ۱۲/۸ ...
۲۰/۱۳ ۲۲/۱۹ ۲۳/۱۳ ۲۶/۸ ۲۷/۲۰،۱۳،۱۷،۱۸ ۲۸/۵۔

مَعِیَ: میرے ساتھ، مَعَ مضاف ...

متکلم واحد مضاف الیہ۔ پ ۹/۳، پ ۱۰/۱۷، پ ۱۵/۲۱،۲۲، پ ۱۶/۱، پ ۱۴/۲، پ ۱۹/۸،۱۰، پ ۲۰/۷، پ ۲۹/۲۔

مَعَنَا: ہمارے ساتھ، مَعَ مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ پ ۱۰/۱۲، پ ۱۲/۴،۱۲، پ ۱۳/۲، پ ۱۶/۱۱، پ ۱۹/۶۔

مَعْکُوْفًا: اسم مفعول واحد مذکر عُکُوْفٌ مصدر۔ بند، محبوس۔ ممنوع۔ اسی کے لئے اپنے کو وقف کر دینا۔ عُکُوْفٌ کسی چیز پر بطور تعظیم جم کر بیٹھنا، اسی سے لَو لگانا اور اسی کے لئے اپنے کو وقف کر دینا۔ یہ متعدی بھی ہے، اس وقت روک دینے اور بند کر دینے کا معنی ہوگا۔ اِعْتِکَاف عرفِ شرع میں مسجد میں بطورِ عبادت چند روز کے لئے گوشہ نشین ہو جانے کو کہتے ہیں۔ پ ۲۶/۱۱۔

اَلْمُعَلَّقَةِ: اسم مفعول واحد مؤنث، تعلیق مصدر، لٹکائی گئی، اُدھر میں، نہ اِدھر نہ اُدھر نہ سہاگن کہ میاں اس کا خبر گیراں اور پُرسانِ حال ہو، نہ رانڈ کہ شوہر مر جائے، نہ مطلقہ کہ نکاح سے آزاد ہو جائے۔ پ ۵/۱۶۔

عَلَقٌ پانی کا ایک نہایت باریک کیڑا جو جونک کی طرح خون پیتا ہے (صحاح، تاج، قاموس) عَلَقَةٌ لوتھڑا۔ جما ہوا خون تَعْلِیْقٌ لٹکانا۔ عَلَقٌ مصدر، لٹکنا، کسی چیز کو لٹکایا جاتا ہے جیسے مشک کا قبضہ، فعل مجرد، باب سمع سے آتا ہے عَلِقَ دَمُ فُلَانٍ بِزَیْدٍ فلاں شخص کا قتل زید سے وابستہ ہو گیا یعنی زید اس کا قاتل ہے، عِلْقٌ نفیس چیز جس سے لوگوں کے دلوں کو وابستگی ہوتی ہے، عُلُوْقٌ موت، عَلِقَتِ الْمَرْاَۃُ عورت حاملہ ہو گئی۔ (المفردات)

مُعَلَّمٌ: اسم مفعول واحد مذکر، تعلیم مصدر سکھایا ہوا، تعلیم دیا ہوا۔ پ ۲۵/۱۴۔

اِعْلَامٌ اطلاع دینا، آگاہ کرنا، تعلیم آہستہ آہستہ اس طرح بتانا کہ سیکھنے والے کے دماغ میں اس کا اثر پیدا ہو جائے بعض اہلِ علم کا قول ہے کہ تصورِ معانی کے لئے نفس کو بیدار کرنے کا نام تعلیم ہے اور بیدار ہونے کا نام تَعَلُّم۔ کبھی تعلیم بمعنی اعلام بھی آیا ہے جیسے اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِیْنِکُمْ (مفردات) عَلَمٌ کسی چیز کا نشان، کپڑے کے نقوش، پہاڑ، مشہور آدمی مَعَالِم نشانات، عَلَّامٌ بہت جاننے والا۔ عَالَمٌ وہ چیز جس سے کسی شے کا علم ہو جائے، سارے جہان سے اللہ کی ہستی کا پتہ چلتا ہے اس لئے اس کو عالَم کہتے ہیں۔ (صحاح و لسان)

مَعْلُوْم: اسم مفعول واحد مذکر معرفہ و نکرہ، جانا ہوا۔ معیّن، مقرر۔ علم سے معلوم کا مشتق ہونا تو ظاہر ہی ہے لیکن ہو سکتا ہے عَلَم کو ماخذ قرار دیا جائے، عَلَم کا معنی نشان جو چیز نشان زد ہوتی ہے۔ اس کی تعیین ہو ہی جاتی ہے اس لئے معلوم کا ترجمہ مقرر ہو گیا۔ ۱۹/۱۲، ۷ ۱۴/۱۳، ۲، ۱ ۲۳/۱۴، ۹، ۶ ۲۷/۱۵ ۲۹/۲، ۱

مَعْلُوْمَاتٌ: اسم مفعول جمع مؤنث، مَعْلُوْمَۃٌ واحد، جانے ہوئے، مقرر ۲/۹ یعنی شوال، ذلقعدہ اور نو دن ذی الحجہ کے مع دسویں رات کے، ابن عمر نے ذی الحجہ کے دس روز بتائے ہیں یعنی دس راتیں، چونکہ تیسرے مہینہ کے دس روز بھی حج کا ہی کا زمانہ ہے اس لئے جمع کا صیغہ ذکر کیا، ابن زبیر نے ذی الحجہ کے پورے مہینہ کو ایامِ حج میں شامل کیا ہے کیونکہ یومِ عرفہ کے بعد بھی بعض متعلقات کی تکمیل کی جاتی ہے مثلاً رمی، ذبح، حلق، طواف زیارت، منیٰ میں شب باشی وغیرہ۔

مَعْلُوْمَاتٍ: اسم مفعول جمع مؤنث، معلومۃ واحد، جانے ہوئے، مقرر۔ ۱۷/۱۱ ب۔ اکثر مفسرین کے نزدیک ماہ مراد ہیں عطار کی روایت سے ابنِ عباس کا قول ہے کہ یوم عرفہ یوم النحر اور ایامِ تشریق مراد ہیں مقاتل نے کہا صرف ایامِ تشریق مراد ہیں، زجاج نے حضرت علی کے قول کو اختیار کیا ہے۔

مُعَمَّرٍ: اسم مفعول واحد مذکر، تَعْمِیْرٌ مصدر عمر رسیدہ، بڑی عمر والا۔ ۲۲/۱۴۔

عِمَارَۃٌ آبادی۔ آباد کرنا۔ آباد ہونا (نصر) عَمْرٌ اور عُمُرٌ آدمی کی مدتِ زندگی کیونکہ مدتِ زندگی میں انسان کی عمارتِ بدن قائم رہتی ہے، بدنی مکان تعلقِ روح کی وجہ سے آباد رہتا ہے۔ عَمْرٌ اور عُمُرٌ کا اگرچہ ایک معنی ہے لیکن قسم کے موقع پر عَمْرٌ بولا جاتا ہے۔

تَعْمِیْرٌ، (تفعیل) کسی کو عمر دینا، عمر بڑھانا یا درازی عمر کی دعا دینا۔ اِعْتِمَارٌ اور عُمْرَۃٌ ملاقات عِمَارَۃٌ آدمی کا مخصوص خاندان، ایک شاعر کا قول ہے لِکُلِّ اُنَاسٍ مِنْ مَعَدٍّ عِمَارَۃٌ معد کے تمام لوگوں کا ایک مخصوص خاندان ہے۔

عَمَارٌ سرداری کی علامت جو سردارِ قوم کے سر پر ہوتی ہے مثلاً عمامہ، پھول، مُعْمَرٌ آباد، مکان عُمْرٰی وہ ہبہ اور عطیہ جو تا حینِ حیات دیا جائے (قاموس، تاج، مفردات)

اَلْمَعْمُوْرِ: اسم مفعول واحد مذکر، آباد،

وہ مسجد جو ساتویں آسمان پر ہے اور ہر وقت فرشتوں سے آباد رہتی ہے روزانہ اس میں ستر ہزار فرشتے آتے ہیں جو واپس جانے کے بعد پھر لوٹ کر نہیں آتے اس کا نام ضراح بھی ہے جس طرح زمین پر کعبہ ہے اسی طرح آسمان پر ضراح کا مرتبہ ہے (لغوی وخازن) ۲۷/۲۔

اَلْمُعَوِّقِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب، المعوق واحد، روکنے والے، منع کرنیوالے ۲۱/۱۸ بقول قتادہ اس سے وہ منافق مراد ہیں جنہوں نے کہا تھا کہ محمد کو تو بہرحال مرنا ہے اس مرتبہ اگر تم ابوسفیان کے ہاتھ لگ گئے تو وہ تم پر قطعاً رحم نہیں کریگا مناسب یہ ہے کہ محمد کا ساتھ چھوڑ دو اور اپنے (یہودی) بھائیوں سے آملو۔ عَوْقٌ (نصر) تَعْوِيْقٌ (تفعیل) اِعْتِيَاقٌ (افتعال) تینوں کا معنی خیر سے روکنا، عائقٌ اور عُوَقٌ خیر اور بھلائی سے روکنے والا۔ رَجُلٌ عُوَقٌ وعُوَقَۃٌ لوگوں کو بھلائی سے روکنے والا۔ یعوق ایک بت کا نام (جو حضرتِ نوح کی قوم کا معبود تھا) (مفردات وتاج)

مَعِيْشَتَهَا: اسم مصدر مضاف، ہا ضمیر واحد مونث مضاف الیہ، سامانِ زندگی۔ ۲۰/۹۔

مَعِيْشَتَهُمْ: اسم مصدر مضاف، ہُم ضمیر جمع مذکر مضاف الیہ، ان کا سامانِ زندگی۔ ۲۵/۹۔

مَعِيْشَةً: اسم مصدر منصوب نکرہ، سامانِ زندگی، ۱۶/۱۶ (دیکھو معاش)

مَعِيْنٍ: صیغہ صفت بروزن فعیل بمعنے جاری ۱۸/۳ اور ۲۹/۲ میں شراب جو جنت کی نہروں میں جاری ہوگی، مَعْنٌ مصدر جاری ہونا، جاری کرنا۔ گھاس کا سیراب ہونا۔ ذلت کو قبول کرنا، سخی ہونا ناشکری کرنا (فتح) مَعْنٌ اسم، لمبا، چھوٹا، تھوڑا۔ بہت۔ آسان۔ بے فائدہ چیز، چمڑا، پانی مُعْنَۃٌ تھوڑی چیز۔ مَعَانٌ ٹھہرنے کی جگہ۔ پڑاؤ۔ مَاعُوْنٌ۔ بھلائی۔ احسان۔ بارش۔ پانی۔ فائدہ کی ہر چیز۔ عاریت میں دی جانیوالی چیز۔ عاریت میں نہ دی جانیوالی چیز۔ بندگی۔ فرمانبرداری، زکوٰۃ مُعْنَانٌ پانی کی پٹاریں۔

اِمْعَانٌ (باب افعال) غور کرنا۔ لیجانا انکار، اقرار۔ مال زیادہ ہونا۔ کم ہونا۔ گھوڑے کا تیز دوڑنا پانی کا جاری ہونا۔ زمین کا سیراب ہونا (قاموس وتاج)

لغوی اور بعض دوسرے علماء کے نزدیک معین میں میم زائد ہے عین کا معنی ہے ظہور، وہ جاری پانی جس کو سامنے ہونے کی وجہ سے ہر کوئی دیکھ لے

Marfat.com

کہیں جھاڑیوں اور جنگلوں میں چھپا ہوا نہ ہو معین کہلاتا ہے جنت کی شراب بھی بالکل ظاہر اور سامنے نہروں میں بہتی ہوگی اس لئے اس کو بھی معین کہا گیا چنانچہ ۱۸/۲ کی تفسیر میں بغوی نے لکھا ہے اَلمَاءُ الجَارِی الظَاہِرُ الَّذِی تَرَاہُ العُیُوْن مفعول مِنْ عَانَہٗ یَعِیْنُہٗ اِذَا اَدْرَکَہُ البَصَر۔

یعنی معین سے مراد ہے وہ جاری پانی جو ظاہر ہو اس کو آنکھیں دیکھ رہی ہوں معین کا وزن مفعول ہے (اصل میں مَعْیُوْنٌ تھا) عَانَہٗ یُعِیْنُہٗ سے مشتق ہے (باب ضرب) عَانَہٗ کا معنی ہے اسکو آنکھوں سے دیکھ لیا۔ نظر نے اس کو جان لیا ۲۹/۲ کی تشریح میں بغوی نے لکھا ہے ظاہر تراہ العیون وتنالہ الایدی والدلاء یعنی بالکل سامنے جس کو آنکھیں دیکھ لیں ہاتھوں اور ڈولوں سے اسکو لیا جا سکے۔ ۲۳/۶ کی توضیح میں لکھا ہے خمور جاریۃ فی الانہار ظاہرۃ تراھا العیون، یعنی جنت کی نہروں میں بہنے والی شراب جو آنکھوں کے سامنے ہوگی۔ ۲۷/۱۴ میں خمور جاریۃ لکھا ہے بغوی کی تفسیر میں کچھ پراگندگی سی ہے اگر معین میں میم زائد ہے اور یہ لفظ عَانَہٗ یَعِیْنُہٗ سے ماخوذ ہے تو صرف ظہور اور رؤیت کا معنی ہونا چاہئے جاری ہونے کا معنی کہاں سے پیدا ہوا، پھر ۱۸/۲ ۲۳/۶ اور ۲۷/۱۴ میں جاری ہونے کا مفہوم کس طرح حاصل ہوا اور اگر میم اصلی ہے اور معن سے مشتق ہے تو معین کا وزن فعیل ہوگا، مفعول نہ ہوگا۔ اس لئے عام اہلِ تفسیر کا قول ہی صحیح ہے حضرتِ ابنِ عباس سے بروایت عطاء یہی منقول ہے۔

مَغَارَاتٍ: جمع مونث، مَغَارَۃٌ اور مَغَارٌ واحد، غار۔ ۱۰/۱۲ (دیکھو اَلْغَارِ)

اَلْمَغَارِبِ: جمع مجرد ظرف اَلْمَغْرِبُ واحد غروب ہونے کے مقامات۔ ۸/۲۹ (دیکھو غربت اور المشارق)۔

مَغَارِبَھَا: مغارب ظرف منصوب مضاف ھا ضمیر مضاف الیہ، اس کے ڈوبنے کے مقامات ۹/۹ (دیکھو غربت اور المشارق۔)

مُغَاضِبًا: اسم فاعل واحد مذکر مغاضبۃ مصدر (باب مفاعلہ) بمعنی مغضوب، ناراض ہو کر غصہ میں ۶/۱۷ (دیکھو غَضِبَ اور غَضَبٌ)

مَغَانِمُ: جمع مَغْنَمٌ واحد، غنیمتیں وہ چیزیں جو مفت حاصل کی جائیں، دشمن سے ہوں یا کسی اور سے۔ ۱۰/۵ (دیکھو غَنِمْتُمْ)

مَغَانِمَ: جمع مَغْنَمٌ واحد۔ غنیمتیں۔ پ۲۶/۱۰،۱۱
(دیکھو غنمتم و مغانم)

مُغْتَسَلٌ: ظرفِ مکان۔ چشمہ، نہانے کی
جگہ۔ وہ چیز جس سے غسل کیا جائے یعنی پانی۔ پ۲۳/۱۲
(دیکھو غسلین)

اَلْمَغَارِبِ، } ظرفِ مکان و زمان، مفرد۔ غروب
اَلْمَغْرِبُ، } ہونے کی جگہ، جہتِ مغرب۔ پ۲/۳، پ۶/۲
مَغَارِبَ: } پ۱۹/۱۶، پ۲۹/۱۲، پ۲/۱، پ۶/۲ (دیکھو
مغربت اور المشارق)

اَلْمَغْرِبَيْنِ: ظرفِ مکان تثنیہ، اَلْمَغْرِبُ
واحد۔ غروب ہونے کے دو مقام، ایک سردی
کا ایک گرمی کا۔ پ۲۷/۱۱۔

مُغْرَقُوْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مرفوع،
غرق مادہ۔ اِغْرَاقٌ مصدر (باب افعال)
ڈبو دئے گئے۔ پ۱۲/۴، پ۱۸/۲، پ۲۵/۱۱ (دیکھو الغرق
اور غرقا)

اَلْمُغْرَقِیْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مجرور،
ڈبوئے گئے۔ پ۱۲/۴

مَغْرَمٍ: اسم مصدر مجرور، تاوان۔ پ۲۷/۴

مَغْرَمًا: اسم مصدر منصوب، تاوان۔ پ۱۱/۱
(دیکھو غراما)

مُغْرَمُوْنَ: اسم مفعول جمع مذکر، اِغْرَامٌ مصدر
باب افعال، غرمٌ مادہ، تاوان زدہ۔ پ۲۷/۱۵
(دیکھو غراما)

اَلْمُغْشِیِّ: (علیہ) اسم مفعول واحد مذکر اصل میں
المغشوی بروزن المفعول تھا واؤ کو یا بنا کر یا کو
یا میں ادغام کر دیا جیسے المعنیّ (باب سمع)،
بیہوش، جس پر بیہوشی طاری ہو۔ پ۲۶/۲

مَغْفِرَةٌ: اسم اور مصدر، معاف کر دینا، معافی
پ۳/۴، پ۷/۸، پ۶/۹، پ۹/۱۵، پ۱۰/۶، پ۱۳/۲، پ۱۷/۱۴، پ۱۸/۱۹، پ۲۲/۷،۱۳
پ۲۶/۱۹، پ۲۹/۱ (دیکھو الغاشیۃ اور غشیھم)

مَغْفِرَةً: پ۲/۵، پ۵/۱۰، پ۲۲/۲، پ۲۶/۱۲۔

مَغْفِرَةٍ: پ۴/۵، پ۱۳/۷، پ۲۲/۱۸، پ۲۴/۱۹، پ۲۷/۱۹۔

اَلْمَغْفِرَةِ: پ۲/۵،۱۱، پ۲۷/۶، پ۲۹/۱۶ (دیکھو غافر، غفر)

مَغْلُوْبٌ: اسم مفعول واحد مذکر، غَلَبَۃٌ مصدر
کمزور، مقابلہ سے عاجز۔ پ۲۷/۸ (دیکھو غالب)

مَغْلُوْلَةٌ: اسم مفعول واحد مؤنث مرفوع
غلٌّ مصدر، گردن سے بندھا ہوا، بند، بخیل۔
پ۶/۱۲ (دیکھو غلت)

مَغْلُوْلَةً: اسم مفعول واحد مؤنث منصوب
بالکل بندھا ہوا، کامل بخیل۔ پ۱۵/۳ (دیکھو غُلَّتْ)

مُغْنُوْنَ: (عَنَّا) اسم فاعل جمع مذکر، اصل

میں مُغْنِیُونَ دفع کرنے والے، دور کرنے والے پ۱۰ (دیکھو غَنِیَّ اور غِنِیًّا)

مُغَیِّرًا: اسم فاعل واحد مذکر، تَغْیِیرٌ مصدر، باب تفعیل بدلنے والا۔ پ۱۰ (دیکھو غیرًا اور غورًا)

اَلْمُغِیْرَاتِ: اسم فاعل جمع مؤنث اَلْمُغِیْرَۃُ واحد، اِغَارَۃٌ مصدر، لوٹنے والے، چھاپہ مارنے والے، مراد سواروں کے دستے جو صبح کو دشمن پر چھاپہ مارتے ہیں (اکثر مفسرین) یا قرظی نے کہا اس سے مراد اونٹوں کی وہ جماعتیں ہیں جو اپنے سواروں کو لے کر قربانی کے دن صبح سے منیٰ کو تیز تیز جاتی ہیں اور سنت یہی ہے کہ صبح سے پہلے روانگی نہ کی جائے، اغارۃ کا معنی تیز رفتار، عرب کا مشہور مقولہ تھا اشرق ثبیر کیما نغیر، کوہ ثبیر چمکنے لگا یعنی صبح ہو گئی تاکہ ہم تیزی کے ساتھ چل دیں (البغوی) پ۳۰ ۲۵

مَفَاتِحُ: صیغہ منتہی الجموع۔ کنجیاں، خزانے پ۷ (دیکھو فاتحین و فتح)

مَفَاتِحَہٗ: مفاتح مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ، اسکی کنجیاں یا خزانے۔ پ۱۸ ۱۲ پ۲۰ ۱۱ (دیکھو فاتحین)

مَفَازًا: اسم مصدر بمعنی فوز یا ظرفِ مکان، مقامِ فوز یعنی کامیابی یا مقامِ کامیابی۔ پ۳۰ ۲

مَفَازَتِہِمْ: مَفَازَۃِ مصدر مضاف ہم ضمیر مضاف الیہ، ان کے کامیاب ہونے کے سبب سے۔ پ۲۴ ۳

مَفَازَۃٍ: مصدر باب نصر، کامیاب ہونا (راغب) پ۴ (تینوں الفاظ کے لئے دیکھو فاز)

مُفَتَّحَۃً: اسم مفعول واحد مؤنث، کھولے گئے کھلے ہوئے۔ پ۲۳ ۱۲ (دیکھو الفاتحین و فتح)

مُفْتَرٍ: اسم فاعل واحد مذکر، اِفْتِرَاءٌ مصدر باب افتعال، فری مادہ، اصل میں مفتری تھا اپنی طرف سے بنا کر نیوالا۔ فَرْیٌ کا معنی ہے درست کرنے کے لئے چمڑے کو تراشنا اور اِفْرَاءٌ کا معنی ہے بگاڑنے اور خراب کرنے کیلئے چمڑے کو تراشنا، اِفْتِرَاءٌ (افتعال) کا معنی ہے چمڑے کو تراشنا خواہ درست کرنے کے لئے ہو یا بگاڑنے کے لئے، موخر الذکر استعمال اکثری ہے قرآن مجید میں شرک، ظلم اور کذب کے لئے استعمال کیا گیا (راغب) پ۱۴ ۲۰

مُفْتَرُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، مفتری واحد افتراءٌ مصدر، اصل میں مُفْتَرِیُوْن تھا، جھوٹے بہتان باندھنے والے۔ پ۱۲ ۵ (دیکھو مفتر)

مُفْتَرًی: اسم مفعول، افتراءٌ مصدر، از خود ساختہ۔ پ۲۰ ۱۱ ۲۲۔

Marfat.com

مُفْتَرَیَاتٍ : اسم مفعول جمع مؤنث مُفْتَرَاةٌ واحد خود ساختہ ۔ پ ۱۲/۲

اَلْمُفْتَرِیْنَ : اسم فاعل جمع مذکر افترا پرداز پ (دیکھو مفتر)

اَلْمَفْتُوْنُ : اسم مفعول واحد ضحاک نے کہا اس جگہ اسم مفعول بمعنی مصدری ہے یعنی تم میں سے کس کو جنون ہے جیسے مَا بِفُلَانٍ مَجْلُوْدٌ وَلَا مَعْقُوْلٌ فلاں شخص میں نہ جلادت (دلیری) ہے نہ عقل، عوفی نے ابن عباس کا بھی یہی قول نقل کیا ہے، مجاہد نے کہا مفتون سے مراد شیطان یعنی تم میں سے کس کے ساتھ شیطان ہے۔ بعض کا قول ہے کہ اس جگہ با بمعنی فی ہے یعنی تم سے کس فریق کے اندر مجنون ہے، تمہارے فریق کے اندر یا کافروں کے گروہ میں۔ قتادہ اور بعض دوسرے علماء کا قول ہے کہ اس جگہ با زائدہ ہے، بے معنی، مطلب یہ ہے کہ تم میں کون دیوانہ ہے (معالم) پ ۲۹/۲ (دیکھو فاتنین)

اَلْمَفَرُّ : مصدر میمی، بھاگنا، فرار۔ پ ۲۹/۱۷ (دیکھو الفرار و فرارًا)

مُفَرَّطُوْنَ : اسم مفعول جمع مذکر۔ اِفْرَاطٌ مصدر، آگے بھیجے ہوئے۔ آگے روانہ کئے جائیں گے۔ اِفْرَاطٌ آگے بڑھنے میں زیادتی کرنا (راغب) پ ۱۴/۱۴ (دیکھو فُرُطًا)

مَفْرُوْضًا : اسم مفعول۔ فَرْضٌ مصدر پ ۴/۱۲ مقرر کاٹ کر الگ کیا ہوا (دیکھو فَارِضٌ اور فرض)

اَلْمُفْسِدُ : اسم فاعل واحد مذکر، اِفْسَادٌ مصدر، بگاڑنے والا۔ تباہی پیدا کرنے والا پ ۱۲/۱۱ (دیکھو الفساد)

اَلْمُفْسِدُوْنَ : اسم فاعل جمع مذکر مرفوع اَلْمُفْسِدُ واحد بگاڑ پیدا کرنے والے۔ تباہ کار پ ۱/۲ پ ۳/۱۴ پ ۶/۱۲ پ ۸/۱۷،۱۸ پ ۹/۳،۷، ۹ پ ۱۱/۳،۱۳،۱۴ پ ۱۲/۸ پ ۱۹/۱۴،۱۶ پ ۲۰/۱۱،۱۵،۱۶ پ ۲۳/۱۲۔

مُفَصَّلًا : اسم مفعول واحد مذکر تفصیل، مصدر، تفصیل وار یعنی امر و نہی کو الگ الگ بیان کر دیا گیا ہے بعض کا قول ہے کہ قرآن کا نزول تفصیلی ہے یعنی پانچ پانچ اور دس دس آیات نازل کی گئی ہیں (معالم) اس صورت میں مفصلًا الکتاب سے حال نہ ہوگا بلکہ موصوف محذوف کی صفت ہوگا یعنی اَنْزَلَ اِنْزَالًا مُفَصَّلًا پ ۸ (دیکھو فاصلین اور فصّل)

Marfat.com

مُفَصَّلَاتٍ: اسم مفعول جمع مؤنث، تفصیل مصدر۔ جدا جدا، کھلی ہوئی ۹/۶ (دیکھو فاصلین اور فصل)

مَفْعُوْلًا: اسم مفعول واحد مذکر، فعلٌ مصدر باب فَتَحَ کر دیا گیا، ہو کر رہنے والا۔ یقینی الوقوع پورا ہو کر رہے گا۔ یہ تراجم سب معنوی مناسبت کے لحاظ سے ہوں گے، مفعول کا لفظی ترجمہ ہے وہ شے جس کو کیا جائے یا کیا گیا ہو۔ ۵/۴ ۱۰/۱ ۱۵/۱۲،۱ ۲۲/۱۰ ۲۹/۱۲ (دیکھو فاعلٌ)

اَلْمُفْلِحُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع اَلْمُفْلِحُ واحد، اِفْلَاحٌ مصدر باب افعال، فلاح پانیوالے۔ مراد پانے والے، کامیاب۔

فَلْحٌ پھاڑنا، مشہور مقولہ ہے اَلْحَدِیْدُ بِالْحَدِیْدِ یُفْلَحُ لوہا، لوہے سے پھاڑا جاتا ہے فَلَّاحٌ کاشتکار جو زمین کو چیرتا ہے، فَلَاحٌ کامیابی دنیوی ہو یا اخروی، مُفْلِحٌ کامیاب (راغب) قرآنِ مجید میں مفلحون کا لفظ صرف انہی لوگوں کے لئے استعمال کیا گیا ہے جو آخرت میں فلاح پانیوالے اخروی کامیابی کے دروازے جن کیلئے کھولدئے جائیں گے، ہاں اَفْلَحَ کا لفظ ایک جگہ فرعون و موسیٰ کے قصہ میں دنیوی کامیابی کیلئے استعمال کیا گیا وہ بھی اللہ کا مقولہ نہیں ہے بلکہ دوسروں کا مقولہ اللہ نے نقل کیا ہے، فرمایا ہے قَدْ اَفْلَحَ الْیَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰی آج جو غالب آئیگا وہی کامیاب ہوگا۔ ۱/۱ ۴/۲ ۵/۸ ۹/۹ ۱۰/۱۴ ۱۸/۱۳،۲ ۲۱/۱۰،۷ ۲۸/۱۳،۱۴،۱۶۔

اَلْمُفْلِحِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مجرور اَلْمُفْلِحُ واحد، اِفْلَاحٌ مصدر، کامیاب مراد پانے والے۔ ۲۰/۸ (دیکھو المفلحون)

اَلْمَقَابِرَ: صیغہ منتہی الجموع ظرفِ مکان اَلْمَقْبَرَۃُ اور اَلْمَقْبُرَۃُ واحد، قبرستان۔ ۳۰/۲۷ (دیکھو القبور)

مَقَاعِدَ: صیغہ منتہی الجموع ظرفِ مکان، مَقْعَدٌ واحد بیٹھنے کی جگہ، گھات لگانے کے مقامات ۴/۴ ۲۹/۱۱ (دیکھو مَقْعَدٍ اور قاعدًا)

مَقَالِیْدُ: جمع منتہی الجموع، مِقْلِیْدٌ اور مِقْلَادٌ واحد، کنجیاں یا خزانے یا وہ قدرت جو ساری کائنات کو محیط ہے (راغب) البغوی نے اول معنی اختیار کیا ہے۔ کلبی نے کہا بارش اور نبات کے خزانے مراد ہیں۔ قتادہ اور مقاتل کے نزدیک رزق و رحمت مراد ہے۔ ۲۴/۴ ۲۵/۳

قَلْدٌ بٹنا، قَلِیْدٌ اور مَقْلُوْدٌ بٹی ہوئی چیز قِلَادَہ بٹا ہوا ڈورا یا زنجیر یا کنٹھا جو گلے میں

Marfat.com

ڈالا جاتا ہے، توسیعِ استعمال کے بعد ہر اس چیز کو قلادہ کہا جانے لگا جو کسی چیز کو محیط ہو۔

تَقَلَّدَ سَیْفَہٗ اس نے اپنے گلے میں قلادہ کی طرح تلوار لٹکالی۔ قَلَّدْتُہٗ سَیْفًا میں نے اس کی گردن میں تلوار باندھ دی یا تلوار سے اس کی گردن اڑا دی۔ قَلَّدْتُہٗ عَمَلًا میں نے کام اس کی گردن میں باندھ دیا یعنی اس کو کام کا ذمہ دار بنا دیا (المفردات وتاج)

مَقَامِعُ : جمع اسم آلہ، مِقْمَعٌ واحد، گرز۔ قَمَعْتُہٗ میں نے اس کو روکا۔ اِنْقَمَعَ (باب انفعال) وہ رک گیا۔ ۱۷/۱۹

مَقَامُ : ظرفِ مکان، قیامٌ مصدر، کھڑا ہونے کی جگہ۔ ۴/۲

مَقَامِ : ظرفِ مکان، قیامٌ مصدر، کھڑا ہونے کی جگہ۔ ۱/۱۵

مَقَامَ : ظرفِ مکان، جگہ۔ ۲۱/۱۸ مصدر میمی کھڑا ہونا۔ ۲۷/۱۲ ۲/۴

مَقَامٌ : ظرفِ مکان، مرتبہ، جگہ ۲۳/۹۔

مَقَامٍ : ظرفِ مکان، جگہ ۱۹/۸ ۲۵/۱۲،۱۴۔

مَقَامًا : ظرفِ مکان، کھڑا ہونے کی جگہ یا جگہ۔ ۱۵/۹ ۱۶/۸۔

مُقَامًا : ظرفِ مکان، اِقَامَۃٌ مصدر، باب افعال۔ ۱۹/۴، رہنے کی جگہ۔

مَقَامِکَ : ظرف مضاف کَ ضمیر خطاب مضاف الیہ، تیری جگہ سے۔

مَقَامَۃِ : مصدر میمی، باب افعال، قیام دوامی۔ ۲۲/۱۲

مَقَامَہُمَا : ظرفِ مکان مضاف ہُمَا ضمیر تثنیہ غائب، مضاف الیہ۔ ان دونوں کے کھڑے ہونے کی جگہ میں۔ ۷/۴۔

مَقَامِیْ : مصدر میمی مضاف، یا متکلم مضاف الیہ (ثلاثی مجرد) ۱۱/۱۳ میرا رہنا ۱۳/۱۵ میرا کھڑا ہونا (دیکھو قام)

اَلْمَقْبُوْحِیْنَ : اسم مفعول جمع مذکر مجرور المقبوح واحد قبح مادہ، بدحال لوگ۔ قَبَاحَۃٌ مصدر لازم (باب کرم) و قَبْحٌ متعدی (باب فتح) قُبْحٌ ایسی حالت اور شکل جس کو دیکھنے سے آنکھوں کو نفرت اور طبیعت کو کراہت ہو، قبیح عمل بھی ہوتا ہے اور شکل بھی اور حال بھی دوزخیوں کی شکل بھی قبیح ہوگی اور حال بھی برا ہوگا، اس جگہ مراد دوزخی ہیں۔

قَبَحَ اللّٰہُ عَنِ الْخَیْرِ (مفعول ثانی پر عَنْ)

Marfat.com

اللہ نے اس کو خیر سے دور کر دیا۔ پ۲۸/۷

مَقْبُوْضَۃٌ: اسم مفعول واحد مؤنث، قَبْضٌ مصدر، باقبضہ، قبضہ میں لیا ہوا قبضہ کیا ہوا پ۳/۱۲ (دیکھو قَبْضًا)

مَقْتٌ: مصدر مرفوع، باب نَصَرَ مُقَاتَلَۃٌ بھی مصدر ہے کسی شخص کو کسی برائی کا مرتکب دیکھکر اس سے بغض رکھنا اور مبغوض قرار دیا جائے إِمْقَاتٌ (باب افعال) اور تَمْقِيْتٌ (باب تفعیل) کا بھی یہی معنی ہے۔ مَقْتٌ باپ کی بیوی سے نکاح کر لینے کو بھی کہتے ہیں۔

مَقْتِيٌّ باپ کی بیوی سے نکاح کرنے والا یا نکاح مقت کی اولاد پ۴/۲۴ (قاموس و مفردات)

مَقْتًا: مصدر منصوب پ۴/۱۴ میں سبب بغض مراد ہے یعنی تمہاری یہ حرکت اللہ کی دشمنی اور شدت بغض کا سبب بنیگی۔ پ۱۷/۲ پ۹/۲۴ پ۹/۲۸ بغض شدید۔

مُقْتَحِمٌ: اسم فاعل واحد مذکر، ہولناک مقام میں گھس پڑنے والا۔ پ۱۳/۲۳ اِقْتِحَامٌ (باب افتعال) لازم، کسی خوفناک مقام یا چیز میں گھس پڑنا۔ قَحَمَ نَفْسَہٗ (باب فتح متعدی) اس نے اپنے آپ کو بغیر سوچے کسی کام میں ڈال دیا۔

وحم الفرس فارسہٗ (باب تفعیل) گھوڑا سوار کو لے کر خطرناک مقام میں گھس پڑا۔ مَقَاحِيْمُ ہولناک کاموں میں بے دھڑک داخل ہونیوالے ایک شاعر کہتا ہے ؎

مَقَاحِيْمُ فِي الْاَمْرِ الَّذِيْ يُتَجَنَّبُ

قابل اجتناب یعنی ہولناک امور میں وہ بے دھڑک گھس پڑتے ہیں۔ (المفردات و تاج)

مُقْتَدِرٍ: اسم فاعل واحد مذکر مجرور، اِقْتِدَارٌ مصدر باب افتعال، ہر طرح کی قدرت والا، بااقتدار، پ۲۷/۱۰ دو جگہ (دیکھو القادر)

مُقْتَدِرًا: اسم فاعل واحد مذکر منصوب اِقْتِدَارٌ مصدر، بااقتدار۔ ہر طرح کی قدرت والا۔ پ۱۵/۱۸ (دیکھو القادر)

مُقْتَدِرُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع مُقْتَدِرٌ واحد، قابو یافتہ، ہر طرح قابو رکھنے والے پ۲۵/۱۰ (دیکھو قادر)

مُقْتَدُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مُقْتَدِيْ واحد اِقْتِدَاءٌ مصدر، باب افتعال، پیروی کرنیوالے پیچھے پیچھے چلنے والے، نقل کرنیوالے، پ۲۵/۸ قُدْوَۃٌ وہ شخص جس کی پیروی کی جائے، مقتدیٰ امام جس کی پیروی کی جائے۔

Marfat.com

اَلْمُقْتِرِ: اسم فاعل واحد مذکر، اِقْتَارٌ مصدر، باب افعال، فقیر، قُتَار اور قَتَرٌ لکڑی یا ترکاری تو میسر نہ آئے، صرف بھاپ مل جائے۔ مراد نادار، کم مایہ۔ پ۲/۱۵ (دیکھو قُتُوْرًا اور قَتَرَۃٌ)

مُقْتَرِفُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، اِقْتِرَافٌ کا اصل معنی ہے درخت کی کھال چھیلنا۔ زخم کا چھلکا کریدنا، مجازی معنی ہے کمانا۔ کمائی اچھی ہو یا بری لیکن بری کمائی کرنے میں اقتراف کا استعمال زیادہ ہے، مشہور مقولہ ہے اَلْاِعْتِرَافُ یُزِیْلُ الْاِقْتِرَافَ اقرار جرم۔ ارتکاب جرم کو دور کر دیتا ہے۔ قَرَفَ (باب ضرب) تہمت لگائی۔ خود گھڑ کر اصلی ہونا ظاہر کیا۔ مُقْتَرِفٌ نسل کا دوغلا، مُقَارَفَۃٌ ایسا کام کرنا جس سے کرنیوالے پر برائی آتی ہو (المفردات وبعض از نہایہ)

مُقْتَرِنِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مجرور، اَلْمُقْتَرِنُ مصدر، باب افتعال۔ ساتھ ساتھ پ۲۵ (دیکھو قارون۔ قرین۔ قَرْن)

اَلْمُقْتَسِمِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مجرور، اَلْمُقْتَسِمُ واحد، اِقْتِسَامٌ مصدر، بانٹ لینے والے مراد یہودی اور عیسائی (مروی از ابن عباس)
یعنی اپنی کتابوں کے بعض حصوں کو ماننے والے اور بعض کو نہ ماننے والے یا وہ لوگ مراد ہیں جو مکہ کی مختلف گھاٹیوں اور راہوں میں بٹ کر بیٹھ گئے تھے تاکہ آنیوالوں کو اسلام سے روکیں اور رسول اللہ تک نہ پہنچنے دیں یا وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے رسول اللہ کی مخالفت پر مضبوط معاہدے کئے اور قسمیں کھائی تھیں (راغب) پ۱۴/۶ (دیکھو قَاسَمَھُمَا اور قَسَمٌ)

مُقْتَصِدٌ: اسم فاعل واحد مذکر، اِقْتِصَادٌ مصدر، قَصْدٌ مادہ، باب افتعال، سیدھے راستہ پر قائم۔ پ۲۱/۱۴ پ۲۳/۱۶۔

مُقْتَصِدَۃٌ: اسم فاعل واحد مؤنث، اِقْتِصَادٌ مصدر، قَصْدٌ مادہ، باب افتعال، سیدھے راستہ پر قائم۔ پ۶/۱۲ (دیکھو قَاصِدًا اور قَصْدٌ)

مَقْتِکُمْ: مَقْتِ مصدر مجرور مضاف، کُمْ مضاف الیہ۔ تمہاری اپنے سے بیزاری اور دشمنی پ۲۴/۷ (دیکھو مَقْتٌ)

مِقْدَارٍ: اسم مفرد، مقادیر جمع، مقررہ اندازہ۔ پ۱۳/۸۔

مِقْدَارُہٗ: مقدارُ مضاف ہٗ مضاف الیہ، اسکی مقدار، اس کا حسابی اندازہ۔ پ۲۱/۱۴

Marfat.com

پ ۲۹/۷ (دیکھو قادر اور قدر)

اَلْمُقَدَّسِ: اسم مفعول واحد مذکر تَقْدِیْسٌ مصدر، قدسٌ مادہ باب تفعیل پاک جس کو پاک کر دیا گیا ہو پ ۱۶/۱۰ پ ۳۰/۲ (دیکھو اَلْقُدُّسِ اور اَلْقُدُّوْسُ)

اَلْمُقَدَّسَۃَ: اسم مفعول واحد مؤنث تَقْدِیْسٌ مصدر، پاک کی ہوئی یعنی طور اور حوالیٔ طور (مجاہد) ایلیا اور بیت المقدس (ضحاک) اریحا (عکرمہ) دمشق، فلسطین اور اردن کا کچھ حصہ (کلبی) پورا ملکِ شام (قتادہ) معالم۔ کعب احبار کے قول سے قتادہ کے قول کی تائید ہوتی ہے۔ کعب نے کہا میں نے اللہ کی کتاب میں پایا کہ شام تمام زمین میں اللہ کا خزانہ ہے اور ملکِ شام کے رہنے والے تمام بندوں میں سے اللہ کا محفوظ کنز ہے۔ پ ۶/۸ (دیکھو اَلْقُدُّسِ اور القدوس)

مَقْدُوْرًا: اسم مفعول واحد مذکر قَدْرٌ مادہ ٹھیرایا جا چکا۔ مقرر کردہ۔ پ ۲۲/۲ (دیکھو قادر)

اَلْمُقَرَّبُوْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مرفوع اَلْمُقَرَّبُ واحد، تَقْرِیْبٌ مصدر، قریب کئے ہوئے، زیادہ عزت والے، پ ۲۷/۱۴ پ ۶/۴ پ ۳۰/۸ (دیکھو قُرُبَات اور قُرْبَۃ اور قُرْبَان)

مَقْرَبَۃٍ: مصدر میمی، قرابۃ، رشتہ داری پ ۳۰/۱۵ (دیکھو قُرْبَۃ، قُرُبَات، قربان)

اَلْمُقَرَّبِیْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مجرور اَلْمُقَرَّبُ واحد، قریب کئے ہوئے زیادہ عزت والے پ ۳/۱۲ پ ۹/۴ پ ۱۹/۷ پ ۲۷/۱۶ (دیکھو قربات، قربۃ وغیرہ)

مُقْرِنِیْنَ: اسم مفعول جمع مذکر منصوب مُقْرِنٌ واحد، اِقْرَانٌ مصدر، قابو میں لانیوالے بس میں کرنیوالے، پ ۲۵/۷ (دیکھو قارون، قرین، قرن)

مُقَرَّنِیْنَ: اسم مفعول جمع مذکر منصوب مُقَرَّنٌ واحد تَقْرِیْنٌ مصدر، باب تفعیل، جکڑے ہوئے کس کر باندھے گئے، پ ۱۳/۱۹ پ ۱۸/۱۷ پ ۲۳/۱۲ (دیکھو قارون۔ قرین۔ قرن)

اَلْمُقْسِطِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب اَلْمُقْسِطُ واحد، اِقْسَاطٌ مصدر، باب افعال، قسط مادہ۔ انصاف کرنیوالے پ ۶/۱۰ پ ۲۶/۱۳ پ ۲۸/۸ (دیکھو قاسطون)

اَلْمُقَسِّمَاتِ: اسم فاعل جمع مؤنث اَلْمُقَسِّمَۃُ واحد تقسیم مصدر، تقسیم کرنے والے، ملائکہ جو

اللہ کے حکم کے مطابق مخلوق کا حصہ تقسیم کرتے ہیں۔ پ ۲۶/۱۸ (دیکھو قاسمتہ ہُنّا)

مَقْسُوْمٌ: اسم مفعول واحد مذکر، بانٹا ہوا۔ بانٹ کر علیحدہ کیا ہوا۔ پ ۱۴/۴ (دیکھو قاسمًا)

مُقَصِّرِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب مُقَصِّرٌ واحد تَقْصِیْرٌ مصدر کتروانے والے، کم کرنے والے۔ پ ۲۶/۱۲ (دیکھو قاصرات)

مَقْصُوْرَاتٌ: اسم مفعول جمع مؤنث مَقْصُوْرَۃٌ پردہ نشین، مسہریوں کے پردوں کے اندر چھپی ہوئی (البغوی فی العالم) یا وہ حوریں، جنہوں نے اپنی نگاہ کو اپنے شوہروں پر روک رکھا ہوگا کسی دوسرے کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھیں گی، (مجاہد) مجاہد کے قول پر مقصورات بمعنی قاصرات ہوگا یعنی اسم مفعول بمعنی اسم فاعل۔ پ ۲۷/۱۲ (دیکھو قاصرات)

مَقْضِیًّا: اسم مفعول واحد مذکر قضاءٌ مصدر فیصل شدہ۔ مقرر۔ پ ۱۶/۵ر۸ (دیکھو قاضٍ)

مَقْطُوْعٌ: اسم مفعول واحد مذکر قَطْعٌ مصدر (باب فتح) قطع کردہ۔ کاٹ دیگئی، وہ چیز جس کو کاٹ دیا جائے۔ پ ۱۴/۵ (دیکھو قاطعۃ)

مَقْطُوْعَۃٍ: اسم مفعول واحد مؤنث قَطْعٌ مصدر، قطع کردہ، جس کا سلسلہ عطار کاٹ دیا گیا ہو، ختم کردیا گیا ہو، لَا مَقْطُوْعَۃٍ کا ترجمہ ہوا نہ ختم ہونیوالے پ ۲۷/۱۴ (دیکھو قاطِعَۃً)

مَقْعَدِ: ظرفِ مکان مفرد، مَقَاعِد جمع، قَعْدَۃٌ اور قعودٌ مصدر، باب نصر، جگہ، بیٹھنے کی جگہ پ ۴/۱۷ پ ۲۷/۱ (دیکھو قاعدًا)

مُقْمَحُوْنَ: اسم مفعول مذکر مُقْمَحٌ واحد اِقْمَاحٌ مصدر، باب افعال، قَمْحٌ مادہ، گردن پھنسنے کی وجہ سے سر اوپر کو اٹھے ہوئے، مُقْمَحٌ وہ شخص جو سر اٹھائے اور آنکھیں بند کرے، بَعِیْرٌ قَامِحٌ وہ اونٹ جو پانی پینے کے بعد آنکھیں بند کر کے سر اٹھائے کھڑا ہوتا ہے، اِقْمَاحٌ سر اٹھا لینا اور آنکھیں بند کرلینا۔

الزہری نے کہا چونکہ دوزخیوں کی گردنوں میں طوق پھنسے ہوئے ہونگے اور ٹھوڑیاں اوپر کو اٹھ جائینگی لامحالہ سر بھی اوپر کو اٹھ جائیں گے (معالم) راغب نے لکھا ہے قَمْحٌ کا معنی سر اٹھانا قَمَحَ الْبَعِیْرُ اونٹ نے اپنا سر اٹھایا۔ اگر سرکش اونٹ کا سر پیچھے سے کھینچ کر کس کر باندھ دیا جائے اور اس طرح اوپر کو اٹھ جائے تو اَقْمَحْتُ الْبَعِیْرَ کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

مضمون تشبیہی اور تمثیلی طور پر کہا گیا ہے (حقیقت مراد نہیں ہے) کافر سرکش تھے، قبولِ حق سے سرتابی کرتے تھے، راہِ خدا میں خرچ کرنے سے گردن نیوڑاتے تھے اس لئے ان کی حالت بغیر مغنیم کی طرح ہوگئی (المفردات)

خلیل نے کہا اگر پختگی کے وقت سے لیکر ذخیرہ اندوزی تک گیہوں بالی کے اندر ہی رکھا جائے تو ایسے گیہوں کو قَمْعٌ کہتے ہیں اور اس سے بنائے ہوئے ستو کو قمیع۔ $\frac{۲۲}{۱۸}$

اَلْمُقَنْطَرَةِ: اسم مفعول واحد مؤنث، ڈھیر کئے ہوئے، قَنْطَرَةٌ مصدر (باب فعللۃٌ رباعی مجرد) $\frac{۳}{۱}$ (دیکھو قنطار اور القناطیر)

مُقْنِعِيْ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب مضاف اصل میں مُقْنِعِيْنَ تھا اضافت کی وجہ سے نون گرا دیا۔ اِقْنَاعٌ مصدر، باب افعال، قَنْعٌ مادہ۔ اٹھائے ہوئے۔ $\frac{۱۳}{۱۹}$۔

اَلْمُقْوِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مجرور، اَلْمُقْوِي واحد اِقْوَاءٌ مصدر، قَوَاءٌ یا قُوَّةٌ ماخذ، اس لفظ کے ترجمہ میں اہلِ تفسیر کا اختلاف ہے، صاحبِ معالم التنزیل نے لکھا ہے کہ قِیٌّ اور قواءٌ ویران زمین کو کہتے ہیں جس میں کوئی رہنے والا نہ ہو اَقْوَتِ الدَّارُ مکان غیر آباد ہوگیا، رہنے والوں سے خالی ہوگیا اس لئے مقوین سے مراد ہیں مسافر، مسافر اور صحرا نشین لوگوں کو آگ سے زیادہ فائدہ پہنچتا ہے، رات کو آگ جلاتے ہیں تو دیکھ کر درندے بھاگ جاتے ہیں، بھولے بھٹکے لوگوں کو راستہ مل جاتا ہے۔ (ہذا قول اکثر المفسرین)

مجاہد اور عکرمہ نے کہا مقوین سے مراد ہیں عام فائدہ حاصل کرنیوالے مسافر ہوں یا غیر مسافر ابن زید نے کہا بھوکے مراد ہیں، عرب کہتے ہیں، اَقْوَيْتُ مُنْذُ يَوْمَيْنِ (مثلاً) میں دو دن سے بھوکا ہوں، قطرب نے کہا مقوی اضداد میں سے ہے فقیر کو بھی کہتے ہیں اس لئے کہ وہ مال سے خالی ہوتا ہے اور غنی کو بھی کہتے ہیں اس لئے کہ وہ صاحبِ قوت ہوتا ہے اپنے ہر مقصود کو حاصل کرنے کی اس میں قوت ہوتی ہے اَقْوَى الرَّجُلُ اس کے مویشی قوی ہوگئے، مال بہت ہوگیا اور قوت دار ہوگیا، شاید قطرب کا مدعا یہ ہے کہ اگر مقوی کا ماخذ قوار کو قرار دیا جائے تو فقیر کہتے ہیں کیونکہ قوار خالی مکان اور بیابان کو کہتے ہیں، فقیر کا پیٹ بھی خالی اور جیب بھی خالی اور گھر بھی خالی اور قوت کو ماخذ قرار دیا جائے تو مقوی کا معنی ہوگا

Marfat.com

صاحبِ قوت اور غنی صاحبِ قوت ہوتا ہے اس کو مالی قوت حاصل ہوتی ہے۔ پ ۲۷/۱۵

مُقِيتًا: اسم فاعل واحد مذکر، اِقواتٌ مصدر قُوتٌ مادہ، قادر، نگراں، محافظ (روزی دینے والا) قُوتٌ اتنی روزی جس سے زندگی رہ جائے اقوات جمع (دیکھو اَقواتہا) قُوتٌ مصدر قَاتَہُ، یَقُوتُہُ باب نصر اس کو اس کی روزی کھلائی۔ اَقَاتَہُ، یُقِیتُہُ (باب افعال) ایسی چیز اس کو دی جس سے اس کی زندگی موت سے بچ جائے، قُوتٌ نَیلَۃٍ قِیتُ نَیلَۃٍ قِیتَۃٌ نَیلَۃٍ ایک رات کا کھانا۔ (المفردات) پ ۵/۸۔

مَقِيلًا: اسم ظرف، خواب گاہ دوپہر یا مصدر (باب ضرب) قَیلُولَۃٌ بھی مصدر ہے دوپہر میں آرام کرنا۔ لیٹنا۔ پ ۱۹/۱ (دیکھو قائلون)

مُقِيمٌ: اسم فاعل واحد مذکر مرفوع اِقامَۃٌ مصدر اٹل۔ دوامی۔ پ ۱/۱، پ ۹/۱۵، پ ۲۴/۱ (دیکھو قائم)

مُقِيمٍ: اسم فاعل واحد مذکر مجرور اِقامَۃٌ مصدر ۱۔ مستقیم سیدھا پ ۵/۱ دوامی۔ لازوال۔

مُقِيمَ: اسم فاعل واحد مذکر منصوب مضاف پابندی اور تعدیلِ ارکان کے ساتھ ادا کرنے والا۔ پ ۱۳/۱۸۔

اَلْمُقِيمِي: اسم فاعل جمع مذکر معرف باللام مضاف باضافتِ لفظیہ، پابندی اور تعدیلِ ارکان کے ساتھ ادا کرنے والے۔ پ ۱۷/۱۲

اَلْمُقِيمِينَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب اَلْمُقِیمُ واحد، اِقَامَۃٌ مصدر بمعنی مذکورہ بالا۔ پ ۶/۲ (دیکھو قام)

مُكَاءً: مصدر، منہ سے سیٹی اور انگلیوں سے چٹکی بجانا (قاموس) باب نصر مُکُوٌّ بھی مصدر ہے اور مَکِیَ مَکًا (باب سمع) مضبوط پکڑا۔ تَمَکَّیَ (باب تفعل) پسینہ سے تر ہو جانا۔ مَکُوٌّ اسم لومڑی اور خرگوش وغیرہ کا بھٹ۔ اَمْکَاءٌ اور مُکَاءٌ جمع (قاموس و تاج) پ ۹/۱۸

مَكَانٍ: اسم ظرف مجرور، کَوْنٌ مصدر باب نصر مقام، جگہ۔ پ ۷/۱۲ جگہ، عوض، بدل پ ۹/۲ پ ۱۱/۸ پ ۱۳/۱۵ پ ۱۴/۲۰، ۲۱ پ ۱۶/۱۷ پ ۲۲/۱۲ جگہ پ ۲۶/۱۷ جگہ، مراد صخرہ بیت المقدس (مقاتل) بغوی کَونٌ (اسم) اور کَائِنَۃٌ یعنی پیدا شدہ چیز، اَکْوَانٌ کَونٌ کی جمع ہے۔

مَکَانٌ ظرف اَمَاکِنُ اور اَمْکِنَۃٌ جمع مَکَانَۃٌ بمعنی مکان اور قیام گاہ، مرتبہ، نیت ارادہ، مَکِینٌ مکان میں بسنے والا مضبوط، بڑے مرتبہ والا۔ مَکْنَتَیۃٌ نیت، ارادہ۔ کِنَانَۃٌ قبولیت تَکَوُّنٌ موجود ہونا، کسی نئی چیز کو

Marfat.com

عدم سے وجود میں لانا، پیدا کرنا۔ تَکَوُّنٌ ہونا۔ ہوجانا
بننا۔ اِکْتِیَانٌ (افتعال) ہونا۔ موجود ہوجانا۔
ضامن ہونا۔ اِسْتِکَانَۃٌ (استفعال) عاجزی
کرنا۔ (دیکھو کَانَ)

مَکَانًا: اسم ظرف منصوب جگہ ۶/۱۲، ۱۶/۵، ۸، ۱۲
۱۸/۱۷، ۱۹/۱ جگہ، مقام۔ ۱۳/۳ مرتبہ منزلت۔ ۱۶/۷
جنت یا آسمان یا علوِ مرتبہ۔

مَکَانَتِکُمْ: مَکَانَۃٌ مضاف کُمْ مضاف
الیہ۔ بمعنی مکان جیسے مَقَامَۃ اور مقام مراد
حالت یعنی تم اپنی حالت پر رہو جو کچھ کر رہے ہو
کرتے رہو ۶/۲، ۸، ۱۲/۱۱، ۲۴/۱۔

مَکَانَتِہِمْ: مضاف اور مضاف الیہ، جگہ
مراد ان کے گھر ۲۳/۲

مَکَانَکُمْ: مَکَانَ مضاف منصوب کُمْ مضاف
الیہ یعنی تم اپنی جگہ قائم رہو (روح) ۱۱/۸

مَکَانَہٗ: مضاف و مضاف الیہ اس کی
جگہ ۹/۷، ۲/۱۱ آیت ۱۳/۲ میں جگہ سے مراد بدل
ہے (خازن)

مُکِبًّا: اسم فاعل واحد مذکر اِکْبَابٌ مصدر باب
افعال۔ سرنگوں، اوندھا۔ ۲۹/۲
اِکْبَابٌ (باب افعال) لازم ہے اور
کَبٌّ (نصر) متعدی کَبَّہُ اللہُ اللہ اس کو اوندھا
گرا دے۔ زَیْدٌ اَکَبَّ وہ سرنگوں گر پڑا (گویا اس
جگہ باب افعال کا ہمزہ سلبِ ماخذ کے لئے ہے)
(صاوی) لیکن صاحبِ قاموس نے اِکْبَابٌ کو
لازم بھی لکھا اور متعدی بھی، اوندھے منہ گرنا
اور گرانا دونوں معنی ہیں لفظ مذکورہ میں بطور لازم
استعمال کیا ہے (دیکھو کُبَّتْ اور کُبْکِبُوا)

مَکْتُوْبًا: اسم مفعول واحد مذکر، کَتْبٌ اور
کِتَابَۃٌ مصدر، باب نصر، لکھا ہوا ۹/۷ (دیکھو
کَاتِبٌ اور کُتُبٌ)

مُکْثٍ: مصدر (نصر و کرم) انتظار
کرتے ہوئے توقف کرنا، ٹھیرنا ۱۵/۱۲ بقول راغب
مُکْثٌ کے مفہوم میں انتظار داخل ہے (المفردات)
گویا مکث کے مفہوم کے دو جز ہیں ۱ ٹھیرنا
توقف کرنا۔ ۲ انتظار، اس جگہ صرف اول معنی
ملحوظ ہے یعنی قرآن کو ٹھیر ٹھیر کر پڑھنا تاکہ
لوگ سمجھ سکیں۔
مُکُوْثٌ، مُکْثَانٌ اور مِکِّیْثٰی بھی مصادر
ہیں، مِکْثٌ اور مُکْثٌ اسم مصدر، دیر۔
مَکِیْثٌ صیغہ صفت متوقف، بوجھل
باوقار (دیکھو ماکثون اور ماکثین)

Marfat.com

مَكَثَ : واحد مذکر غائب، ماضی معروف (نصر وکرم) مُکْثٌ مصدر، انتظار میں ٹھیرا۔ ۱۹/۱۷

اَلْمُكَذِّبُوْنَ : اسم فاعل جمع مذکر مرفوع تکذیبٌ مصدر، جھٹلانے والے، جھوٹا قرار دینے والے۔ ۱۷/۱۵

اَلْمُكَذِّبِيْنَ : اسم فاعل جمع مذکر مجرور و منصوب معرفہ، تکذیب مصدر، جھوٹا کہنے والے، جھوٹ قرار دینے والے۔ ۵/۴ ۷/۸ ۱۴/۱۱ ۲۵/۸ ۲۷/۳ ۲۹/۲۲ ۳,۲,۱۳,۲۱,۱۰ سات جگہ تین جگہ ۳۰/۸۔

مُكَذِّبِيْنَ : اسم فاعل جمع مذکر نکرہ، جھٹلانے والے۔ ۲۹/۹ (دیکھو کاذبٌ)

مَكْذُوْبٍ : اسم مفعول بمعنی حاصل مصدر، جھوٹ یعنی وعدہ ہے بغیر جھوٹ کے (دیکھو کاذبٌ)

مَكَرَ : واحد مذکر غائب ماضی معروف، مَکْرٌ مصدر باب نصر ۳/۱۲ ان کو سزا دینے کی باطنی تدبیر کی ۱۱/۱ بلکہ پوشیدہ فریب کیا (دیکھو الماکرین)

مَكْرًا : مصدر منصوب (نکرہ) دھوکہ دینا فریب کرنا۔ دھوکہ کی سزا دینا یا سزا دینے کی خفیہ تدبیر کرنا ۱۱/۸ میں دھوکہ کی سزا دینا یا سزا دینے کی خفیہ تدبیر کرنا مراد ہے ۱۹/۱۹ میں دوسری جگہ بھی مکر کی سزا دینا یا سزا دینے کی تدبیر کرنا مراد ہے ۱۹/۱۹ میں پہلی جگہ فریب دینا مراد ہے ۲۹/۱ میں بھی یہی مراد ہے۔

مَکَرٌ (سمع) سرخ ہونا۔ تَمْکِیْرٌ (تفعیل) غلہ کی بھرتی کرنی، روک کر رکھ لینا تاکہ گراں بیچا جائے، اِمْتِکَارٌ (افتعال) گل سرخ میں رنگنا۔

مَكْرٌ : مصدر رو اسم مرفوع نکرہ (نصر) ۹/۴ خفیہ تدبیر ۱۱/۸ حیلہ۔ چال۔

مَكْرِ : مصدر رو اسم مجرور معرفہ ۱۲/۱۴ چال ۲۲/۱ چال۔

مَكْرَ : مصدر و اسم منصوب معرفہ ۹/۲ خفیہ تدبیر ۲۲/۱ چال۔

مَكْرُ : مصدر رو اسم مرفوع معرفہ ۱۳/۱۲ خفیہ تدبیر ۲۲/۱۴,۱۰ چال۔

مَكْرُهُمْ : مضاف مرفوع ھُمْ مضاف الیہ ان کا مکر۔ فریب۔ ۱۳/۱۹,۱۱۔

مَكْرَهُمْ : مضاف منصوب ھُمْ مضاف الیہ ان کے مکر کو ۳/۱۱ (مادۂ مکر کی تنقیح کے لئے دیکھو الماکرین)

مَكَرْتُمُوْهُ : جمع مذکر حاضر ماضی، واؤ اشباعی ہُ ضمیر غائب مفعول، تم سب نے یہ چال کی ہے یعنی موسیٰ سے تم سب نے سازش کر لی تھی تمہاری شکست خود ساختہ فریب ہے۔ ۹/۴۔

مُکْرِمٌ: اسم فاعل واحد مذکر، اِکْرَامٌ مصدر عزت دینے والا $\frac{14}{9}$ (دیکھو کرام وکرامت)

مُکْرَمُوْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مرفوع، اِکْرَامٌ مصدر، بزرگ، معزز $\frac{14}{2}$ $\frac{29}{7}$ (دیکھو کرام وکرامت)

مُکَرَّمَۃٍ: اسم مفعول واحد مؤنث، تَکْرِیْمٌ مصدر (تفعیل) عزت والے، قابل ادب $\frac{30}{5}$ دیکھو کرام وکرامت)

مُکْرَمِیْنَ: اسم مفعول جمع مذکر منصوب نکرہ، اِکْرَامٌ مصدر (افعال) معزز $\frac{23}{1}$

اَلْمُکْرَمِیْنَ: اسم مفعول جمع مذکر منصوب معرف باللام، اِکْرَامٌ مصدر، عزت والے، معزز۔ $\frac{17}{19}$۔

مَکَرْنَا: جمع متکلم ماضی مَکْرٌ مصدر باب نصر ہم نے مکر کی سزا دی۔ مکر کی سزا دینے کی تدبیر کی۔ $\frac{19}{19}$۔

مَکَرُوْا: جمع مذکر غائب ماضی، مَکْرٌ مصدر باب نصر انہوں نے چال کی، خفیہ تدبیر کی، $\frac{3}{12}$ $\frac{13}{19}$ $\frac{14}{12}$ $\frac{19}{19}$ $\frac{24}{10}$ $\frac{29}{10}$۔

مَکْرُوْھًا: اسم مفعول، کرہ و کَرَاہَۃٌ مصدر، باب سمع۔ بہت ناپسند $\frac{15}{4}$ (دیکھو کَارِھُوْنَ۔ کَارِھِیْنَ۔ کُرْہٌ)

مَکْظُوْمٌ: اسم مفعول واحد مذکر کَظْمٌ مصدر باب ضرب، غم آگیں، غم کی وجہ سے دم گھٹا ہوا $\frac{29}{4}$ (دیکھو الکاظمین)

مُکَلِّبِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب مُکَلِّبٌ واحد تَکْلِیْبٌ مصدر، شکار کی تعلیم دینے والے ٹریننگ دینے والے (خطیب وغیرہ) شکار پر چھوڑنے والے (جلالین) $\frac{6}{5}$ (دیکھو الکلب)

مَکَّنَّا: جمع متکلم ماضی معروف، تَمْکِیْنٌ مصدر (تفعیل) ہم نے ان کو جماؤ عطا کیا۔ ہم نے ان کو با اقتدار بنایا $\frac{6}{7}$ $\frac{12}{12}$ $\frac{13}{1}$ $\frac{11}{2}$ $\frac{17}{13}$ $\frac{26}{3}$۔

مَکِنَۃٌ، آشیانہ مکنات جمع، مَکُنَ مَکَانَۃً (کَرُمَ) حاکم کے پاس عزت پائی مرتبہ حاصل کیا اِمْکَانٌ باب افعال، با اقتدار ہونا، قابو پانا کسی جگہ پر قدرت حاصل کرنا، تَمْکِیْنٌ (تفعیل) جماؤ عطا کرنا۔ توانا اور با اقتدار بنا دینا۔ تَمَکُّنٌ جگہ پکڑنے والا۔ اِسْتِمْکَانٌ کسی چیز پر قابو پانا با اقتدار ہونا۔ (قاموس وصحاح)

مَکْنُوْنٌ: اسم مفعول واحد مذکر، کَنٌّ اور کُنُوْ مصدر باب نصر چھپایا ہوا، صاف، محفوظ

Marfat.com

۲۷/۳ سیپ میں محفوظ صاف ۲۷/۱۴ ۲۷/۱۶ محفوظ۔

کَنَّ یکُنُّ کُنُونٌ (باب نصر) اِکْنَانٌ (باب افعال) تَکْنِیْنٌ (باب تفعیل) چھپانا دھوپ کی تیزی سے بچانا۔ اِکْتِنَانٌ (باب افتعال) چھپا چھپانا۔ اِسْتِکْنَانٌ چھپ جانا۔ پردہ میں ہو جانا۔

کَنَّۃٌ بیٹے یا بھائی کی بیوی، کَنَائِنُ جمع، کِنٌّ لباس، پردہ کِنَّۃٌ لباس، گھر، سفیدی کُنَّۃٌ دروازہ کا سائبان۔ کِنَانٌ لباس ہر چیز کا پردہ۔ کِنَانَۃٌ چمڑے کا تیردان، کَانُوْنٌ چولہا بھاڑ۔ بجلی (تاج ومنتہی الارب)

مَکَّنِّیْ: اصل میں مَکَّنَ نِیْ تھا، مَکَّنَ واحد مذکر غائب ماضی، تَمْکِیْنٌ مصدر نِیْ ضمیر مفعول، نون کو نون میں ادغام کر دیا۔ اس نے مجھے جگہ دی با اقتدار بنایا، اختیار دیا۔ ۱۶/۲۔

مَکَّۃَ: عَلَم، حجاز کا مشہور شہر ہے (دیکھو بَکَّۃ) اس جگہ بطنِ مکہ سے مراد حدیبیہ ہے۔

تَمَکَّکْتُ الْعَظْمَ میں نے ہڈی کو چوس کر اس کی مینگ نکال لی۔ اِمْتَکَّ الْفَصِیْلُ اونٹ کے بچہ نے تھن کا تمام دودھ چوس کر پی لیا۔ امام راغب کے نزدیک لفظِ مکۃ کا اشتقاق انہی دونوں محاورں سے ہے (یعنی جس طرح ہڈی کا مغز اس کا اصل جوہر ہوتا ہے اسی طرح مکہ کل زمین سے افضل اور سب کا اصل جوہر ہے، دائم، اور چونکہ باب نصر سے مَکٌّ کا معنی ہلاک کرنا ہے اور سرزمین مکہ میں ظالم ہلاک ہی ہو جاتے ہیں کوئی بچ نہیں سکتا اس لئے اس زمین کا نام مکہ ہو گیا۔ خلیل نے کہا مکہ وسط زمین ہے جیسے مینگ ہڈی کے وسط میں ہوتی ہے (المفردات)

مَکَاکٌ چوسا ہوا، مَکَاکَۃٌ چوسا ہوا اور ہڈی کی مینگ۔ مَکَّانٌ چوسنے والا بکری کے تھن سے چوس کر دودھ پینے والا ذلیل آدمی (قاموس)

اَلْمِکْیَالَ: اسم آلہ مفرد، کَیْلٌ مصدر، غلہ کو ناپنے کا پیمانہ ۱۲/۸ (دیکھو کالُوا اور کَیْلٌ)

اَلْمَکِیْدُوْنَ: اسم مفعول جمع مذکر اَلْمَکِیْدُ واحد کَیْدٌ مادہ، مغلوب اور ہلاک ہونے والے (عملی) مکر کی سزا میں گرفتار (ترجمہ از مولوی اشرف علی تھانوی) داؤں میں پھنسنے والے ۲۷/۴ (دیکھو کَیْدٌ)

مَکِیْنٌ: صفت مشبہ مرفوع، کَوْنٌ مصدر (نصر) ۱۳/۱ عزت والا۔ مرتبہ والا۔

مَکِیْنٍ: صفت مشبہ مرفوع، کَوْنٌ مصدر

Marfat.com

(نصر) ۱/۱۸ ، ۲۱/۲۹ ، مضبوط ۶/۳۰ ، عزت والا، مرتبہ والا۔

(دیکھو مکان)

اَلْمَلَاُ : اسم جمع معرف باللام مرفوع۔ اَلْاَمْلَاءُ جمع

سرداروں کی اور بڑے لوگوں کی جماعت ۱۷،۱۶،۱۵،۱۴/۸

۱،۴،۵/۹ ، ۱۶،۳/۱۲ ، ۳،۲/۱۸ ، ۱۸،۱۴/۱۹ ، ۱۰/۲۳ ۔

اَلْمَلَاِ : اسم جمع معرف باللام مجرور ۱۶/۲ ، جماعت ۱۴،۵/۲۳

مَلَاَءِ : اسم جمع مضاف مجرور ۲/۱ ، سرداروں

کی جماعت ۱۱/۲۵ ، ۳/۱۸ ، ۹/۱۲ ، ۱۳/۱۱ ، ۱۲/۹ ، سردارانِ قوم۔

مَلَاَہٗ : اسم جمع منصوب، مضاف سردارانِ قوم

کی جماعت، جماعتِ شوریٰ۔ ۱۴/۱۱ ۔

مَلَاٌ : اسم جمع نکرہ مرفوع۔ ۴/۱۲ ، سرداروں

کی جماعت۔

مَلَائِہِمْ : اسم جمع مجرور مضاف ان کے

سرداروں کی جماعت۔ ۱۴/۱۱ ۔

مَلَاٌ کا ترجمہ ہے بھر دینا۔ قوم کے سردار

اور اہل الرائے اشخاص اپنی رائے کی خوبی اور

ذاتی محاسن سے لوگوں کی خواہش کو بھر دیتے ہیں

یا آنکھوں میں روشنی اور دلوں میں ہیبت بھر دیتے

ہیں اسی لئے ان کو مَلَاٌ کہتے ہیں (مصباح)

جو لوگ زینتِ محفل ہوں دلوں کو ہیبت و عظمت

سے اور آنکھوں کو ظاہری حسن و جمال سے بھر دیں

ان کو مَلَاٌ کہا جاتا ہے (الوالسعود) امام راغب

کی رائے بھی ابوالسعود کی تائید میں ہے راغب

نے بھی لکھا ہے کہ جو شخص دیکھنے والوں کی نظر

میں معظم و مکرم ہو اور آنکھوں کو بھر دے اس کو مِلْاٌ

الْعُیُوْنِ کہتے ہیں۔ شَابٌ مَالِئُ الْعَیْنِ اور

اَلْمَلَاُ الْخَلْق دیدار و جوان جو خوبصورتی سے

بھرپور ہو (المفردات)

مِلْاُ : اسم مرفوع مضاف بقدر، بھری، ۱۷/۳

(دیکھو اَلْمَارِنُوْنَ)

مُلَاقٍ : اسم فاعل واحد مذکر، مُلَاقَاۃٌ

مصدر باب مفاعلہ، اصل میں مُلَاقِی تھا پہنچنے وال

۵/۲۹ (دیکھو لقاء)

مُلَاقُوْا : اسم فاعل جمع مذکر مرفوع مضاف

اصل میں مُلَاقُوْنَ تھا اضافت کی وجہ سے نون

گر گیا، پانیوالے، پہنچنے والے۔ ۵/۱ ، ۱۲ ، ۲/

۲/۱۲ (دیکھو لقاء)

مُلَاقِیْکُمْ : اسم فاعل واحد مذکر مضاف

کُمْ ضمیر مضاف الیہ، تم کو پہنچنے والا۔ تم ک

پالینے والا۔ ۱۱/۲۸ (دیکھو لقاء)

مُلَاقِیْہِ : اسم فاعل واحد مذکر مضاف،

ضمیر مضاف الیہ اس کے پاس پہنچنے والا۔ ۹/۳۰

Marfat.com

(دیکھو لغار)

مَلٰٓئِكَتَهٗ: مَلٰٓئِكَةٌ جمع مضاف، مَلَكٌ مفرد یا اسم جنس، اس کے فرشتے ۱/۳ ۳/۸ ۵/۱۷ ۲۳/۳،۴

اَلْمَلٰٓئِكَةُ: جمع، اَلْمَلَكُ مفرد یا اسم جنس، اس کے فرشتے ۱/۲ ۲/۳،۶،۹،۱۶ ۳/۲،۱۲،۱۳،۱۶،۱۷ ۴/۴ ۵/۱۱ ۶/۳،۴ ۷/۱۷ ۱، ۸/۷،۹ ۹/۱۵،۱۶ ۱۰/۲ ۱۱/۸،۹ ۱، ۱۳/۳،۷،۱۰،۱۲ ۴،۶ ۱۵/۱،۱۰ ۱،۹ ۱۶/۱۶ ۱۷/۷،۱۷ ۱۸/۲ ۱۹/۱ ۲۲/۱۱،۱۳ ۲۳/۹،۱۴ ۵ ۲۴/۱،۶ ۲۴/۱۸ ۲۵/۲،۹،۱۱،۱۲ ۲۶/۷ ۲۷/۶ ۲۸/۱۹ ۲۹/۷،۱۵ ۳۰/۱۲،۲۲

مَلَكٌ اصل میں مَالَكٌ تھا، اصل ماخذ مالکہ ہے یا اُلوکۃٌ (یعنی اگر میم کو اصلی مانا جائے تو ماخذ اول ہے اور میم کو زائد کہا جائے تو ماخذ دوسرا ہے) اول ہمزہ اور لام کی جگہ کو بدل کر مالک کو مَلْاَكٌ بنایا گیا پھر ہمزہ کو تخفیفاً گرا کر مَلَكٌ کر دیا گیا۔ (البغوی)

بعض اہل تحقیق کا خیال ہے کہ جن فرشتوں کے متعلق انتظام کائنات کی خدمت ہے ان کو مَلَک کہا جاتا ہے جس طرح عام انسانی انتظار کرنیوالے آدمی کو مَلِک کہا جاتا ہے، مَلَک کو ہی قرآن مجید میں مدبرات کہا گیا ہے گویا ملائکہ تو فرشتوں کی عام جماعت کو کہتے ہیں اور مَلَک ملائکہ میں سے وہ ممتاز ہستیاں ہیں جنکے متعلق کوئی کائناتی خدمت ہے (المفردات)

محقق اعظم بیضاوی نے لکھا ہے کہ ملائکہ کا ماخذ یا اُلوکۃٌ ہے یا مَلَاكٌ ہے اُلوکۃٌ کا معنی ہے پیام رسانی اور مَلَاكٌ کا معنی دار و مدار چونکہ ملائکۃ اللہ کا حکم کائنات کے ذرہ ذرہ کو پہنچاتے ہیں اور مخلوق و خالق کے درمیان وسائط ہیں اور ملائکہ پر ہی نظم کائنات کا مدار ہے مختلف خدمتیں فرشتوں ہی کے متعلق ہیں اس لئے انکو ملائکہ کہنا صحیح ہے (بیضاوی فی تفسیر واذ قلنا للملائکۃ ۱۵/۱۶ ۲۹/۱۲ (دیکھو مالِکٌ)

مُلْتَحَدًا: اسم ظرف بر وزن اسم مفعول اِلْتِحَاذٌ مصدر، باب افتعال، پناہ کی جگہ یا مصدر میمی (باب افتعال)، پناہ۔

لَحْدٌ اور لُحْدٌ (اسم) زمین کے اندر بغلی گڑھا، اِلْحَادٌ اور لُحُودٌ جمع، لَحَادَۃٌ گوشت کا ٹکڑا، اعراب پڑھنے میں غلطی۔

لَحْدٌ مصدر باب فتح، بغلی قبر کھودنا لحد میں میت کو رکھنا۔ اگر اس کے بعد اِلٰی مذکور ہو تو معنی ہوگا کسی طرف جھکنا

Marfat.com

مائل ہونا۔ بڑا۔ کن انکھیوں سے دیکھنا۔ اِلْحَادٌ (بابِ افعال) قبر میں لحد بنانا۔ لحد میں میت کو داخل کرنا۔ پھر جانا۔ حق سے پھر جانا۔ لڑائی جھگڑا کرنا، بے دین ہو جانا۔ حد سے گزر جانا۔ حکم کا پاس نہ کرنا۔ اللہ کے ساتھ شریک بنانا۔ ظلم کرنا۔ گراں فروشی کے لئے غلہ سٹاک کرنا۔ کسی پر عیب بندی اور دروغ تراشی کرنا۔

(قاموس و تاج)

اِلْحَادٌ (شرک) کی دو صورتیں ہیں ۱۔ اللہ کی ایسی صفات قرار دی جائیں جو شانِ الوہیت کے مناسب نہیں ۲۔ اللہ کی صفات کی ایسی تاویل کی جائے جو نازیبا ہو۔ دونوں کو قرآنی اصطلاح میں الحاد فی الاسماء کہا گیا ہے۔

(راغب فی المفردات)

مِلَّةٌ: امام راغب نے المفردات میں لکھا ہے کہ دین کی طرح ملّۃ بھی اس دستورِ الٰہی کا نام ہے جو اللہ اپنے بندوں کے لئے جاری فرماتا ہے تاکہ اس پر چل کر انسان قربِ خداوندی حاصل کر سکے اور یہ دستور انبیاء کی وساطت سے بندوں تک پہنچتا ہے لیکن قرآنِ مجید میں لفظِ ملّۃ کا اطلاق کئی جگہ باطل مذہب پر بھی ہوا

ہے جو خود انسانوں کا تراشیدہ تھا دستورِ الٰہی پر مبنی
نہ تھا دیکھو پ۱۲ کی آیت ۳۷ میں حضرتِ یوسف
نے جیلخانہ کے دونوں قیدیوں کو خطاب کرتے ہوئے
فرمایا اِنِّیْ تَرَکْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ
وَھُمْ بِالْاٰخِرَةِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ
جو لوگ اللہ کو نہیں مانتے اور آخرت کے
منکر ہیں، میں ان کی ملت (یعنی ان کے
مذہب اور خود ساختہ دستورِ زندگی) کو چھوڑ
ہوئے ہوں۔ اسی طرح پ۲۳ کی آیت ۷ میں ا
نے قریش کا قول نقل فرمایا ہے قریش نے کہا
سَمِعْنَا بِھٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ (ہم نے
پچھلے مذہب میں یا اور مذہب میں یہ بات نہیں
علامہ بغوی نے معالم التنزیل میں اس آیت
تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرتِ ابنِ عباس، کلب
اور مقاتل کے نزدیک اس جگہ ملتِ آخ
سے نصرانیت مراد ہے اس لئے کہ نصرانیت
توحید سے خالی ہو چکی تھی (اور تثلیث پر مبنی
مجاہد اور قتادہ کا قول ہے کہ مذہبِ قریش م
ہے بہرحال مذہبِ قریش مراد ہو یا تثلیثی نص
دونوں دستورِ الٰہی پر مبنی نہیں۔
شاید راغب کی مراد یہ ہو کہ ملّۃ اصل

Marfat.com

تو اس دستورِ الٰہی کا ہی نام ہے جو انبیاء کی معرفت بھیجا جاتا ہے لیکن اگر انسانی دماغ کبھی اس میں خود برد کرلیں اور بگاڑ دیں تب بھی بطور مجاز اس پر لفظِ ملّت کا اطلاق ہو جاتا ہے کیونکہ خود برد کرنے والوں کے دعوئی میں تو شکستہ بریدہ دین یا دستور بھی اللہ کا بھیجا ہوا دین ہوتا ہے، واللہ اعلم۔

امام راغب نے دین اور مِلّت کا فرق ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ لفظِ ملّت کی اضافت صرف انبیاء کی طرف ہوتی ہے کسی غیر نبی کی طرف نہیں ہوتی اور نہ اللہ کیطرف ہوتی ہے اسی لئے مِلَّةُ اللّٰہِ یا مِلَّةُ زَیْدٍ یا مِلَّتِیْ نہیں کہا جاتا ہاں دین کا استعمال عام ہے دِیْنُ اللّٰہِ دِیْنُ الْاَنْبِیَاءِ اور دِیْنُ زَیْدٍ ہر ایک صحیح ہے۔ لفظِ ملّت کی انبیاء کے ساتھ تخصیص بھی امام کے اسی نظریہ پر مبنی ہے کہ ملّت صرف دستورِ الٰہی کا نام ہے جو انبیاء کی معرفت بھیجا جاتا ہے ورنہ غیر انبیاء کی طرف اضافت خود سِ ۱۲/۱۵ کی آیت ۳۷ میں موجود ہے، امام راغب نے لفظِ ملّت کا استعمالی ماخذ أَمْلَلْتُ الْكِتَابَ کو قرار دیا ہے اگر کوئی تحریر آپ کسی سے لکھوائیں تو آپ کہیں گے أَمْلَلْتُ الْكِتَابَ

تو گویا اللہ کی جاری کردہ یا تحریر کردہ چیز مِلّت ہوئی اور دین کا معنی ہے طاعت، ایک اضافی چیز ہے اطاعت کرنیوالا بھی ہونا چاہیئے اور جس کی اطاعت کی جائے اس کا ہونا بھی ضروری ہے اسلئے دین کی اضافت مطیع اور مطاع دونوں کی طرف ہوتی ہے

مَلَّةٌ گرم راکھ، گرم ریت، مَلِيلَةٌ بخار کی گرمی (قاموس) یا وہ حرارت جو انسان محسوس کرتا ہے (المفردات)

مَلَال بخار کا پسینہ، عادت، کمر کا درد، بیماری یا غم سے بے چین ہو جانا، روٹی یا گوشت راکھ پر گرم کرنا (نصر و سمع) مَلَّةٌ - مَلَلٌ، مَلَالٌ، مَلَالَةٌ (باب سمع) کسی چیز سے اکتا جانا۔ بے آرام کرنا۔ مَلْمَلَةٌ جلدی کرنا۔ إِمْلَالٌ (باب افعال) اکتا دینا سفر دراز ہونا، مضمون بولکر لکھوانا۔ تَمَلُّلٌ (باب تفعل) کسی مذہب کو اختیار کرنا۔ بخار میں پسینہ آنا۔ بیماری یا غم سے بے چین ہو جانا۔ اِمْتِلَالٌ (افتعال) کوئی مذہب اختیار کرنا۔ جلدی جانا۔ اِسْتِمْلَالٌ (باب استفعال) اکتا جانا۔ تَمَلْمُلٌ (تفعلل) بے چین اور مضطرب ہو جانا۔

۱ ۱۶ مکسور مضاف ۲ ۱ منصوب ۳ ۱۵ منصوب ۴ منصوب ۵ ۱۵ ۱۲ ۶ منصوب ۷ ۲۲ منصوب ۸ ۱۷ ۱۲ منصوب

منصوب ہر جگہ دینِ الٰہی مراد ہے ۱۲/۱۵ منصوب ۱/۱ میں مذہبِ شرک مراد ہے ۲۳/۱۰ مجرور معرف باللام بر قولِ ابنِ عباس و کلبی و مقاتل تثلیثی نصرانیت اور بر قول مجاہد و قتادہ مذہب قریش مراد ہے (لغوی)

مِلَّتِكُمْ : مضاف مجرور کُمْ مضاف الیہ تمہارے مذہب میں یعنی مذہبِ شرک میں۔ ۹/۱۔

مِلَّتِنَا : مضاف مجرور نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ، ہمارے مذہب میں یعنی مذہبِ شرک میں۔ ۹/۱ ۱۳/۱۵۔

مِلَّتَهُمْ : مضاف منصوب هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ۔ ان کا مذہب یعنی مذہب شرک۔ ۱/۱۴۔

مِلَّتِهِمْ : مضاف مجرور، هِمْ ضمیر مضاف الیہ، ان کے مذہب میں، یعنی مذہبِ شرک میں ۱۵/۱۵ (۹/۱ سے ۱۵/۱۵ تک پانچوں جگہ ملت سے ملتِ شرک مراد ہے)

مَلْجَأً : ۱۱/۲ اسم ظرف مکان، پناہ کی جگہ لَجَأٌ مصدر، پناہ پکڑنا (فتح و سمع) لَجَأٌ بھی مصدر ہے۔

مَلْجَأٌ : ۱۱/۲ اسم ظرفِ مکان، پناہ کی جگہ

اِلْجَاءٌ (باب افعال) کسی کو کسی کام پر مجبور کرنا۔ کوئی کام خدا کے سپرد کر دینا۔ تَلْجِئَةٌ (باب تفعیل) کسی کو کسی کام پر مجبور کرنا۔ کوئی چیز جھوٹ بول کر فروخت کرنا۔ اِلْتِجَاءٌ

مِلْحٌ : اسم مفرد۔ نمکین۔ ۱۹/۲ ۲۲/۱۴۔

مِلْحٌ، نمک، نمکین، چربی۔ فربہ۔ بے وفا مُلْحَةٌ دریا کی گہرائی۔ مَلْحٌ شیر خوارگی۔ دانائی۔ نمکینی۔ فربہی، خوبی، حرمت، قسم، عہد، حق واجب، مِلْحَةٌ حرمت۔ قسم۔ ذمہ۔ مَلِيحٌ نمکین خوبصورت۔ مِلَاحٌ اور اَمْلَاحٌ جمع۔

مُلْحَةٌ خوف، ہیبت۔ برکت۔ مزہ دار بات نمکین۔ سفیدی سیاہی آمیز یعنی گندمی۔

مَلَّاحٌ کشتی کو چلانے والی ہوا، لباس، توبہ مَلَاحَةٌ کشتی بانی۔ مُلَاحٌ اور مُلَّاحٌ نمکین خوبصورت۔ مَالِحٌ کھاری پانی۔ اَمْلَحُ گندمی مَلَّاحٌ نمک فروش۔ نمک والا کشتی بان درستی کا خواستگار۔ اصلاح کا ذمہ دار۔ مَمْلَحَةٌ نمک اور شورہ کی کان۔ مِمْلَحَةٌ نمکدان، مَلْحٌ (فتح غیبت کرنا۔ بچہ کو دودھ دینا۔ ہانڈی میں نمک ملانا۔ جانور کو نمک کھلانا (کرم و فتح و نصر پانی کو نمکین کر دینا اور صرف کرم سے نمکین

Marfat.com

اور خوبصورت ہوجانا۔ اِنْمِلَاحٌ (انفعال) کھاری پانی میں اترنا۔ میٹھے پانی کا کھاری ہوجانا۔ کھاری پانی پلانا۔ ہانڈی میں زیادہ نمک ڈالنا۔ کھانے کو نمکین بنا دینا۔ تَمْلِیْحٌ (تفعیل) موٹا ہونا۔ ہانڈی میں نمک زیادہ کر دینا۔ کوئی مزہ دار اچھا شعر کہنا۔ مُمَالَحَۃٌ (مفاعلۃ) شرکت میں دودھ پینا۔ شرکت میں سفر کرنا۔ باہم بھروسہ کرنا۔ مِلَاحٌ (مفاعلۃ) بادِ جنوبی کے بعد بادِ شمالی چلنا۔ تَمَلُّحٌ فربہ ہونا۔ اِمْتِلَاحٌ (افتعال) سچ میں جھوٹ ملا دینا۔ اِسْتِمْلَاحٌ (استفعال) نمکین پانا۔ نمکین سمجھنا (قاموس وصحاح وتاج)

اَلْمَلْعُوْنَۃَ : اسم مفعول واحد مؤنث لَعْنٌ مادہ۔ باب فتح۔ مرا۔ لعنت کیا ہوا۔ پ۱۵/۶ (دیکھو لَعَنَ و لَعْنًا و لعنتی)

مَلْعُوْنِیْنَ : اسم مفعول جمع مذکر منصوب لعنت کئے ہوئے۔ پھٹکاری۔ راندۂ درگاہ پ۲۲/۵ (دیکھو لَعَنَ و لَعْنًا)

مُلْقُوْنَ : اسم فاعل جمع مذکر مرفوع۔ اِلْقَاءٌ مصدر، باب افعال۔ اصل میں مُلْقِیُوْنَ تھا ڈالنے والے۔ پیش کرنیوالے۔ پ۱۱/۱۳ پ۱۹/۷ (دیکھو لقاء اور لقاءہ اور لقوا)

اَلْمُلْقِیَاتِ : اسم فاعل جمع مؤنث اَلْمُلْقِیَۃُ واحد، اِلْقَاءٌ مصدر، پیش کرنیوالے پہنچانیوالے یعنی اللہ کی وحی انبیاء کو پہنچانیوالے ملائکہ (بقول ابن کثیر اسجگہ بالاجماع فرشتوں کی جماعت مراد ہے پ۲۹/۲۱ (دیکھو لقاء ولقاءہ ولقوا)

اَلْمُلْقِیْنَ : اسم فاعل جمع مذکر منصوب اَلْمُلْقِی واحد، اِلقاء مصدر، پیش کرنیوالے، پھینکنے والے ڈالنے والے۔ پ۹/۴ (دیکھو لقاء ولقاءہ ولقوا)

مَلَکٌ : اسم جنس نکرہ مرفوع، فرشتہ، پ۷/۷،۱۱ پ۱۲/۲،۳،۱۴ پ۱۸/۱۶۔

مَلَکٍ : اسم جنس نکرہ مجرور، فرشتہ۔ پ۲۱/۱۴

مَلَکُ : اسم جنس معرفہ مضاف مرفوع فرشتہ۔ پ۲۱/۱۴

اَلْمَلَکُ : اسم جنس معرف باللام مرفوع، فرشتے، فرشتوں کی جماعت، پ۲۹/۵ پ۳۰/۱۴ (ملک کی تفصیل کے لئے دیکھو الملائکۃ)

اَلْمَلِکُ : صیغہ صفت مرفوع معرفہ، مُلْکٌ مادہ بادشاہ، بااقتدار، پ۱۱/۱۶،۱۷ پ۱۳/۱ پ۱۶/۱۵ پ۱۸/۶ پ۲۸/۶۔

اَلْمَلِکِ : صیغہ صفت مجرور معرف باللام، مُلْکٌ مادہ، بادشاہ، بااقتدار۔ پ۱۳/۳ پ۲۸/۱۱۔

مَلِکِ : صیغہ صفت مجرور معرفہ مضاف مُلْکٌ مادہ، بادشاہ۔ حاکمِ اعلیٰ۔ پ۳۰/۳۹

Marfat.com

مَلِكًا: صیغۂ صفت منصوب نکرہ، مُلک مادہ بادشاہ، حاکمِ اعلیٰ۔ ۲/۱۶

مَلِكٌ: صیغۂ صفت مرفوع نکرہ، کوئی بادشاہ ۱۶/۱، ۱۲/۱۴، ۱۶، ۱۳/۳، ۱ میں مصر کا بادشاہ مراد ہے جو حضرتِ یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں تھا ۱۶/۱ میں کوئی حکمران یا بادشاہ مراد ہے جس کے ظلم سے محفوظ رکھنے کیلئے حضرتِ خضر نے کشتی کا تختہ توڑ دیا تھا ۲/۱۶ میں کوئی حاکمِ اعلیٰ، باقی آیات میں بادشاہِ حقیقی یعنی اللہ مراد ہے) (دیکھو مالک اور مالکون)

مَلَكًا: اسم جنس منصوب نکرہ، فرشتہ۔ ۶/۱، ۱۵/۱۱ (دیکھو الملائکہ)

اَلْمُلْكُ: اسم اور مصدر مرفوع معرف باللام ۲/۱۶، ۷/۱۵، ۱۷/۱۴، ۱۹/۱، ۲۲/۱۴، ۲۳/۱۵، ۲۴/۷، ۹، ۲۵/۱۵، ۲۹/۱۔

مُلْكُ: اسم اور مصدر مرفوع، مضاف ۴/۱۰ ۲/۷، ۱۰ ۷/۶ ۹/۱۰ ۱۱/۳ ۱۸/۱۲، ۱۶ ۲۳/۱۰، ۱۱ ۳۴/۳ ۲۵/۶، ۱۱، ۱۳ ۵/۲ ۲۶/۱ ۲۷/۱۷ ۳۰/۱۰۔

اَلْمُلْكَ: اسم اور مصدر منصوب معرف باللام۔ ۲/۱۲ ۳/۳، ۱۱۔

اَلْمُلْكِ: اسم مصدر، مجرور معرف باللام ۱/۱۲ ۲/۶ ۳/۱۱ ۵/۵ ۱۳/۸ ۱۵/۱۲۔

مُلْكًا: اسم منصوب نکرہ ۵/۵ ۲۳/۱۲ ۲۹/۱۹۔

مُلْكٍ: اسم نکرہ مجرور۔ ۱۶/۱۴۔

مُلْكَهٗ: اسم معرفہ منصوب مضاف، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ ۲/۱۶۔

مُلْكِهٖ: اسم معرفہ مجرور مضاف، ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ ۲/۱۶۔

مُلک کا معنی ہر جگہ غلبہ، اقتدارِ اعلیٰ اور بادشاہت ہے، صرف ۶/۱ اور ۹/۶ میں بارش، رزق اور غلّہ کے خزانے مراد ہیں اور ۱۵/۱۲ میں نبوت اور ۱/۱۲ میں عہدِ سلطنت۔ (دیکھو مالک اور مالکون)

اَلْمَلَكَيْنِ: اسم معرفہ تثنیہ مجرور الملک واحد دو فرشتے ۱/۱۲ حضرتِ ابنِ عباس اور حسن بصری نے اَلْمَلِكَيْنِ روایت کیا ہے یعنی دو بادشاہ۔ یہ دونوں جادوگر تھے، حسن بصری نے کہا دو عجمی ساحر تھے کیونکہ فرشتے سحر سے واقف نہیں ہوتے۔ (مسلم) (دیکھو الملائکہ)

مَلَكَيْنِ: تثنیہ منصوب، مَلَکٌ واحد، دو فرشتے، ۸/۹ (دیکھو الملائکہ)

اَلْمُلُوْكَ: جمع منصوب، حرفِ مَلِكٌ واحد بادشاہ یعنی تاج بادشاہ۔ ۱۹/۱۸۔

مُلُوکًا: جمع منصوب نکرہ، مَلِکٌ واحد بادشاہ ۶/۷ (دیکھو مالک و مالکون)

مَلَکْتُ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف مِلْکٌ مادہ مالک ہوں، ملک میں ہوں (دیکھو مالک و مالکون) ۴/۱۲ ، ۵/۳ ، ۱۴/۱۶ ، ۱۸/۱۰ ، ۱۴ ، ۲۱/۷ ، ۲۲/۳ ، ۴ ، ۲۹/۷ ۔

مَلَکْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی معروف مِلْکٌ مادہ۔ تم مالک ہو ۱۸/۴ (دیکھو مالک اور مالکون)

مَلْکِنَا: مَلْک اسم مضاف نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ، ہمارے اختیار میں، ہماری قدرت میں ۱۶/۱۲ (دیکھو مالک اور مالکون)

مَلَکُوْتُ: مصدر مرفوع مضاف، مُلک فعل، مبالغہ کے لئے تا بڑھائی گئی ہے جیسے رَحَمُوْت اور رَھَبُوْت اقتدارِ کامل غلبۂ امر، حکومت حقیقیہ بقول راغب ملکوت اللہ کی ملک کے لئے مخصوص ہے۔ ۱۸/۵ ۲۳/۴ ۔

مَلَکُوْتِ: مصدر مجرور، اقتدارِ کامل غلبۂ امر، حکومتِ حقیقیہ۔ ۷/۱۵ ۔

مَلُوْمٌ: اسم مفعول واحد مذکر مجرور لَوْمٌ مادہ، ملامت زدہ۔ ملامت کیا ہوا۔ ۲۷/۲ ۔

مَلُوْمًا: اسم مفعول واحد مذکر منصوب لَوْمٌ مادہ ملامت زدہ۔ ۱۵/۳، ۴

مَلُوْمِیْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مجرور، مَلُوْمٌ واحد لَوْمٌ مادہ، ملامت کیے گئے، ملامت زدہ، ۱۸/۱ ۲۹/۷ (لَوْمٌ کے معنی کی تنقیح کے لئے دیکھو لَوْمًا لَوْمَۃَ لَائِمٍ)

مَلِیًّا: اسم منصوب، زمانہ دراز (معالم و مدارک) ۱۶/۶ ۔

مَلَا جنگل، بیابان۔ مَلَوَانِ تثنیہ رات دن۔ مَلَا واحد۔ مَلَاۃٌ سراب والا میدان مَلِیٌّ زمانہ دراز، لمبا وقت، مَلَاوَۃٌ اور مُلُوَۃٌ زمانہ۔ لمبا وقت۔ مَلْوٌ مصدر، مَلَا ماضی (نصر) بہت زیادہ سیر کرنا۔ اِمْلَاءٌ (باب افعال) فائدہ دینا، مہلت دینا، زمانہ دراز گزار دینا۔ رَسّی ڈھیلی چھوڑ دینا، لکھنا۔ مضمون بول کر دوسرے سے لکھوانا۔ تَمْلِیَۃٌ (تفعیل) فائدہ دینا۔ تَمَلِّیْ (تفعل) فائدہ پانا۔ اِسْتِمْلَاءٌ (استفعال) املا پوچھنا۔

مُلِئَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی مجہول، بھر دیا گیا ہے۔ ۲۹/۱۱ (دیکھو مَلْئُوْنَ)

مُلِئْتَ: واحد مذکر حاضر ماضی مجہول بمعنی مضارع تو بھر جائیگا، بھر دیا جائیگا۔ ۱۵/۱۵ (دیکھو مالئون)

مَلِیْکٌ: صیغہ صفت برائے مبالغہ مِلْکٌ

Marfat.com

مادہ، بڑا بادشاہ۔ ۲۷/۱ (دیکھو مالک اور ملکوت)

مُلِیْمٌ: اسم فاعل واحد مذکر اَلْاَمَۃُ مصدر ملامت یا لوم کا مستحق (جلالین) ایسا کام کرنیوالا جس پر ملامت کیجائے (معالم) ۲۳/۹ ۲۷/۱ (دیکھو لَوْمًا لَوْمَۃَ لَائِمٍ)

مِمَّ: مرکب ہے، اصل میں مِنْ مَا تھا، مِنْ حرف جر، مَا کلمۂ استفہام، کس چیز سے۔ ۳۰/۱۱۔

مِمَّا: مرکب ہے اصل میں مِنْ مَا تھا، مِنْ حرف جر، مَا اسم موصول یا زائدہ یا مصدریہ یا استفہامیہ ۱/۲،۳،۴،۷،۹ ۲/۵،۹،۱۳،۱۶،۱۷ ۳/۲،۴،۵ ۴/۱،۸،۱۲،۱۳ ۵/۱،۲،۳،۶ ۶/۴،۹،۷ ۷/۱،۲،۳ ۷/۱۵ ۸/۱،۳،۴،۱۳ ۹/۱۵ ۱۰/۵،۶ ۱۱/۸،۱۱،۱۵ ۱۲/۲،۵ ۱۲/۶،۸،۹،۱۴،۱۵،۱۶ ۱۳/۸،۹،۱۴،۱۵،۱۷ ۱۴/۱۳،۱۵،۱۷،۲۱ ۱۴/۲۲ ۱۵/۴،۵،۱۸،۲۱ ۱۷/۲،۱۲،۱۳ ۱۸/۱،۳،۹،۱۲ ۱۹/۳،۱۲،۱۶ ۲۰/۲،۹ ۲۱/۲،۷،۱۴،۱۵ ۲۲/۳،۶،۱۶ ۲۳/۲،۴،۱۵ ۲۴/۹،۱۵ ۲۵/۴،۸،۹ ۲۶/۲ ۲۷/۳،۴،۱۷ ۲۸/۴،۷،۱۴،۱۷ ۲۹/۸،۱۰،۲۲ -

اَلْمَمَاتُ: اسم و مصدر، موت اور مرنا ۱۵/۸

موت ضد حیات یا عدم حیات کا نام ہے حیات کی جتنی انواع ہیں اتنی ہی موت کی۔

۱۔ قوتِ نامیہ نہ ہونا یا نمو مفقود ہونا جیسے یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا اور بَلْدَۃً مَیْتًا۔

۲۔ بے حس ہو جانا جیسے اِذَا مَا مِتُّ۔

۳۔ علمی موت یعنی جہالت جیسے اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا یا لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی ۴۔ زندگی کو بے لطف بنا دینے والا غم جیسے وَیَأْتِیْہِ الْمَوْتُ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ وَّمَا ہُوَ بِمَیِّتٍ ۵۔ نیند، محاورہ ہے اَلنَّوْمُ مَوْتٌ خَفِیْفٌ وَالْمَوْتُ نَوْمٌ ثَقِیْلٌ نیند ہلکی موت ہے اور موت بھاری نیند۔

مَائِتٌ وہ شخص جو رفتہ رفتہ گھل رہا ہو ایک شاعر کا قول ہے: یَمُوْتُ جُزْءًا فَجُزْءًا اور مَیِّتٌ وہ شخص جس کی روح کا تعلق بدن سے منقطع ہو گیا (یا عقل مردہ ہو گئی ہو) قاضی علی بن عبد العزیز نے کہا عربی میں مَائِتٌ کا یہ معنی نہیں ہے مَیْتٌ مَیِّتٌ کا مخفف ہے بلکہ مَیِّتٌ بھی ایک ہے اور بَلْدَۃٌ مَیْتًا بھی، مَیْتَۃٌ مردار جانور، مَوَتَانٌ غیر آباد زمین جس پر سبزی موجود نہ ہو مَوَاتٌ کا بھی یہی معنی ہے۔ مُوْتَانٌ عام موت کے لئے بھی مستعمل ہے جیسے وَقَعَ فِی الْاِبِلِ مُوْتَانٌ کَثِیْرٌ اونٹوں میں بکثرت مری پھیل گئی نَاقَۃٌ مُمِیْتَۃٌ اور مُمِیْتٌ وہ اونٹنی جس کا بچہ مر گیا ہو، مُمِیْتٌ اِمَاتَۃٌ (باب افعال) کا اسم فاعل بھی ہے، مُسْتَمِیْتٌ وہ بہادر جو موت

کی تلاش میں رہتا ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے فَاَعْطَیْتَ الْجِعَالَۃَ مُسْتَمِیْتًا تونے بہادر کو انعام یا مزدوری دی۔ مُوْتَۃٌ ایک طرح کا جنون، مرگی، بیہوشی یعنی عقل وعلم کی موت۔ رَجُلٌ مَوْتَانُ الْقَلْبِ مردہ دل مرد۔ اِمْرَاَۃٌ مَوْتَانَۃُ الْقَلْبِ مردہ دل عورت، مُتَمَاوِتٌ دکھاوٹ کی عبادت کرنے والا۔ مَوْتٌ مصدر، مرنا۔ مَاتَ ماضی (نصر، سمع، ضرب)

مَمَاتُهُمْ: مضاف و مضاف الیہ، انکی موت، ان کا مرنا۔ ۲۵/۱۸۔

مَمَاتِیْ: مضاف و مضاف الیہ، میری موت میرا مرنا۔ ۸۔

اَلْمُمْتَرِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مجرور، اَلْمُمْتَرِیْ واحد، اِمْتِرَاءٌ مصدر باب افتعال، شک میں پڑنیوالے، تردد کرنیوالے ۲/۱ ۳/۱۴ ۱۱/۱۵ (دیکھو مِرْیَۃٌ اور مِرَاءٌ)

مُمِدٌّ: اسم فاعل واحد مذکر، اِمْدَادٌ مصدر باب افعال۔ مدد دینے والا۔ ۹/۱۵ (دیکھو مَدَّ مَدًّا مَدَدًا)

مُمَدَّدَۃٍ: اسم مفعول واحد مؤنث تَمْدِیْدٌ مصدر باب تفعیل، لانبے کئے گئے، لانبے لانبے ترجمہ مولانا تھانوی ۳۰/۲۹ (دیکھو مَدَّ وَمَدًّا وَمَدَدًا)

مَمْدُوْدٍ: اسم مفعول واحد مذکر مجرور، مَدٌّ مصدر، باب نصر، دراز کیا گیا، لانبا (ترجمہ مولانا اشرفعلی) ہمیشہ رہنے والا (جلالین) یعنی دھوپ کی وجہ سے کبھی زائل نہ ہونے والا (معالم) ۲۷/۱۴ (دیکھو مَدَّ مَدًّا مَدَدًا)

مَمْدُوْدًا: اسم مفعول واحد مذکر منصوب مَدٌّ مصدر باب نصر، بڑھایا گیا۔ کثیر (جلالین و ترجمہ مولانا اشرفعلی) بعض کا قول ہے کہ ممدود ترقی پذیر یا در بڑھنے والے مال کو کہتے ہیں جیسے کھیتی باڑی مویشی اور مالِ تجارت (معالم) ۲۹/۱۵

مُمَرَّدٌ: اسم مفعول واحد مذکر تَمْرِیْدٌ مصدر مرد، مادہ، چکنا، صاف، ہموار۔ ۱۹/۱۸ کسی محل کی دیواروں اور زمین کا چکنا ہونا اسکے حسن کو دوبالا کرتا ہے ایک شاعر کہتا ہے ؎

لِیْ مَجْدُلٌ شَیَّدْ بُنْیَانُہٗ یَزِلُّ عَنْہُ ظُفُرُ الطَّائِرِ

ایک مضبوط محل میں جس کی دیواروں پر ایسا پلاستر کردیا گیا ہے کہ پرندہ کے پنجے اسپر پھسلتے ہیں (دیکھو مَارِدٌ)

مُمَزَّقٍ: مصدر میمی بروزن اسم مفعول، باب تفعیل، ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ ۲۲/۸۔

Marfat.com

مَزَقَ اور مَزَقَةً (ضرب) پھاڑ ڈالنا ٹکڑے ٹکڑے کر دینا (ضرب و نصر) کسی کو بُرا سمجھنا عیب لگانا، طعن کرنا۔ تمزیق (تفعیل) خوب پارہ پارہ کر دینا۔ تمزّق (تفعل) پارہ پارہ ہو جانا۔

مُمْسِكَ: اسم فاعل واحد مذکر منصوب بنفی جنس۔ اِمْسَاكٌ مصدر باب افعال، روکنے والا، بند کرنیوالا یعنی کوئی روکنے اور بند کرنیوالا نہیں۔ $\frac{22}{12}$ (دیکھو یُمْسِكُونَ)

مُمْسِكَاتُ: اسم فاعل جمع مؤنث، مُمْسِكَةٌ واحد اِمْسَاكٌ مصدر (افعال) روکنے والیاں یعنی وہ فرضی دیویاں جنکی پرستش مشرک کرتے تھے $\frac{24}{1}$ (دیکھو یُمْسِكُونَ)

مُمْطِرُ: اسم فاعل واحد مذکر امطارٌ مصدر باب افعال، مطر مادہ، بارش کرنیوالا۔ مینہ برسانے والا۔ $\frac{26}{3}$ (دیکھو مطرًا)

مَمْلُوكًا: اسم مفعول واحد مذکر، مِلْک مادہ باب ضرب، ملک میں لایا ہوا، وہ جو کسی کی ملکیت میں ہو یعنی غلام (معالم) $\frac{14}{16}$ عبد مملوک سے مراد ہر کافر ہے (البغوی) یا بقول عطار بروایت ابن جریج ابو جہل مراد ہے

(دیکھو مالک و مالکون)

مِمَّنْ: مرکب من حرفِ جار و من اسم موصول ہے۔ $\frac{1}{14، 16}$ $\frac{2}{1}$ $\frac{3}{7، 11}$ $\frac{5}{15}$ $\frac{6}{7}$ $\frac{7}{9، 17}$ $\frac{8}{4، 7، 11}$ $\frac{9}{12}$ $\frac{11}{2، 7}$ $\frac{12}{4، 10}$ $\frac{15}{7، 14، 20}$ $\frac{16}{7، 10}$ $\frac{20}{3، 8}$ $\frac{21}{3، 15}$ $\frac{22}{3، 8}$ $\frac{23}{15}$ $\frac{24}{1، 19}$ $\frac{25}{1}$ $\frac{26}{1}$ $\frac{28}{9}$۔

مَمْنُوعَةٍ: اسم مفعول واحد مؤنث، مَنْعٌ مادہ، باب فتح۔ روکا گیا یعنی اہل جنت کو اس سے کوئی روکنے والا نہ ہوگا $\frac{27}{14}$ (دیکھو ما نعتہم)

مَمْنُونَ: اسم مفعول واحد مذکر، مَنٌّ مادہ، باب نصر، کم کیا ہوا، قطع کیا ہوا یعنی ان کا اجر کم نہ کیا جائیگا، نہ منقطع اور ختم ہوگا (عام مفسرین) یا بیشمار (راغب، قائل مجہول) یا بغیر عمل (ضحاک رواہ البغوی) شاید بیشمار کا معنی اس لئے لیا گیا کہ ممنون کو مِنّت یا مَنٌّ مصدر سے مشتق نہیں قرار دیا گیا بلکہ اس کا ماخذ مَنٌّ اسم کو قرار دیا گیا اور مَنٌّ کا معنی ہے وزن کشی کا باٹ تو ممنون کا ترجمہ ہوا موزون اور غیر ممنون غیر موزون ہو گیا اور بے وزن دینے کا مطلب ہے بیشمار دینا اسلئے غیر ممنون کا ترجمہ ہو گیا بیشمار۔

مِنّۃ کا معنی ہے بھاری احسان، اسکی دو صورتیں

Marfat.com

ہوتی ہیں عملی اور قولی۔

۱۔ مِنّۃ عملی کا معنی ہے کسی کو بڑی نعمت دینا، نعمت کسی پر لاد دینا جیسے لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ۔ فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ۔ وَلَقَدْ مَنَنَّا۔ منّۃ عملی کا استحقاق حقیقت میں اللہ کے سوا کسی کو نہیں ۲۔ مِنّۃ قولی کا معنی ہے احسان جتانا۔ احسان رکھنا۔ احسان کرکے جتانا انسانی معاشرت میں برا شمار کیا جاتا ہے اور یہ بھی بُرا، مشہور مقولہ ہے اَلْمِنَّۃُ تَہْدِمُ الصَّنِیْعَۃَ احسان جتانا احسان کو ڈھا دیتا ہے، ہاں کفرانِ نعمت اور ناشکری کے وقت جائز ہے مشہور مثل ہے اِذَا کُفِرَتِ النِّعَمُ حَسُنَتِ الْمِنَّۃُ جب نعمت کی ناشکری کی جائے تو احسان جتانا اچھا ہے۔

مَنٌّ مصدر (باب نصر) کسی کے ساتھ بھلائی کرنا کبھی مَنٌّ کا معنی ہوتا ہے احسان بلا عوض جیسے فَاِمَّا مَنًّا یا بلا عوض آزاد کر دو۔ اسی معنی کا لحاظ کرتے ہوئے غالباً ضحاک نے غیر ممنون کا ترجمہ بغیر عمل کیا ہے۔ مَنٌّ کا معنی کم کرنا اور قطع کرنا بھی ہے۔ غیر ممنون کے مشہور ترجمہ میں یہی معنی ماخوذ ہے۔ مَنُوْنٌ زمانہ اور موت جو تعداد کو کم اور زندگی کو قطع کر دیتی ہے ایسی مالدار عورت کو بھی مَنُوْن کہا جاتا ہے جو شوہر پر اپنے مال کا احسان رکھے، مَنَّانٌ بڑی نعمت دینے والا مُنَّۃٌ توانائی، طاقت۔

مَنٌّ (اسم) شبنمی گوند جو وادیٔ تیہ میں درختوں کے پتوں پر روز رات کو جم جاتا تھا۔ ترنجبین، مَنِیْنٌ گرد وغبار۔

مُمَانَنَۃٌ (مفاعلہ) کسی کی حاجت پوری کرنے میں تردد کرنا۔ تَمَنُّنٌ (تفعل) سست اور عاجز ہو جانا۔ اِمْتِنَانٌ (افتعال) نعمت دینا۔ $\frac{۲۴}{۱۵}$ $\frac{۲۹}{۳}$ $\frac{۳۰}{۲۰،۹}$۔

مِنْ: حرفِ جر ہے، مختلف معانی کے لئے مستعمل ہے۔

۱۔ ابتدائیہ بمعنی سے، اس معنی کے لئے مِن کا استعمال بکثرت ہے جیسے اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمَانَ اور مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (اخفش، مبرد، ابن درستویہ، عام علماءِ کوفہ)

۲۔ تبعیضیہ، جیسے مِنْھُمْ مَّنْ کَلَّمَ اللّٰہُ اور حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔

۳۔ بیانِ جنس کے لئے، یہ اکثر مَا یا مَہْمَا کے بعد آتا ہے جیسے مَا یَفْتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَۃٍ اور مَا نَنْسَخْ مِنْ آیَۃٍ اور مَہْمَا تَاْتِنَا بِہٖ مِنْ

Marfat.com

آیَۃٍ. کبھی بغیر مَا اور مَہْمَا کے بھی آتا ہے جیسے یُحَلَّوْنَ فِیْھَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَھَبٍ اور یَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ اور فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ اور وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْھُمْ اور اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَھُمُ الْقَرْحُ اور لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْھُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ. بعض لوگوں کے نزدیک پہلی دونوں آیتوں میں مِنْ تبعیضیہ ہے اور تیسری آیت میں ابتدائیہ. بعض علماء نے آخری تینوں آیات میں مِنْ کو تبعیضیہ کہا ہے لیکن صاحب مغنی اللبیب نے کہا ہے کہ بیانیہ ہے تبعیضیہ کہنا غلط ہے۔

۴ تعلیلیہ یعنی حکم کی علت اور سبب بیان کرنے کے لئے جیسے مِمَّا خَطِیْئٰتِھِمْ اُغْرِقُوْا۔

۵ بدلیہ یعنی بجائے جیسے اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَۃِ یعنی بَدَلَ الْاٰخِرَۃِ اور لَجَعَلْنَا مِنْکُمْ مَّلٰٓئِکَۃً فِی الْاَرْضِ یعنی بَدَلَکُمْ۔

۶ تجاوز کے لئے عَنْ کا مرادف، جیسے فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَۃِ قُلُوْبُھُمْ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ، یعنی اللہ کی یاد کو چھوڑ کر جن کے دل سخت پڑ گئے ہیں ان کے لئے ویل ہے اور یٰوَیْلَنَا قَدْ کُنَّا فِیْ غَفْلَۃٍ مِّنْ ھٰذَا یعنی ہائے اس کو چھوڑ کر ہم غفلت میں تھے۔

۷ بار کا مرادف جیسے یَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ وہ دیکھیں گے چوری کی نگاہ سے (یونس)

۸ فِیْ کا مرادف جیسے اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ مجھے دکھاؤ انہوں نے زمین میں کیا، پیدا کیا اور اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ. جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے۔

۹ عِنْدَ کا مرادف جیسے لَنْ تُغْنِیَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا۔ یہ قول ابوعبیدہ کا ہے، عام علماء کے نزدیک اس جگہ مِنْ بدلیہ ہے۔

۱۰ عَلٰی کا مرادف جیسے وَنَصَرْنٰہُ مِنَ الْقَوْمِ یعنی عَلَی الْقَوْمِ۔

۱۱ ایک چیز کو دوسری چیز سے جدا کرنے کے لئے، یہ مِنْ دو متضاد چیزوں میں سے اول پر نہیں، دوسرے پر آتا ہے جیسے وَاللّٰہُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ اور حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ، یہ قول ابن مالک کا ہے ابن ہشام کا قول ہے کہ بظاہر ان دونوں آیات میں مِنْ ابتدائیہ

کے لئے ہے یا تجاوز کے لئے۔

ﷺ زائدہ، عموم کا معنی پیدا کرنے کے لئے یا تاکید عموم کے لئے جیسے مَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا اور مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ اور فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ اور مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ اور مَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اور مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ اور وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ اور یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ اور یُكَفِّرْ عَنْكُمْ مِّنْ سَیِّاٰتِكُمْ

ایک شاعر کہتا ہے ؎

وَمَهْمَا یَكُنْ عِنْدَ امْرِءٍ مِّنْ خَلِیْقَةٍ
وَاِنْ خَالَهَا تَخْفٰی عَلَی النَّاسِ تُعْلَمِ

آدمی کی جو طبعی عادت ہوتی ہے وہ معلوم ہی ہو جاتی ہے اگرچہ وہ خیال کرتا ہو کہ اس کی عادت لوگوں سے مخفی رہیگی۔

ﷺ رُبَّمَا کا مرادف، یہ قول صرف سیرافی اور ابن خروف اور ابن طاہر کا ہے قرآن مجید میں اسکی کوئی مثال نہیں۔

ﷺ غایت کے لئے جیسے رَاَیْتُهٗ مِنْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ میں نے اس کو اس جگہ تک دیکھا۔ اس مثال میں مِنْ بمعنی اِلٰی ہے یہ سیبویہ کا قول ہے، ابن مالک کے نزدیک تجاوز کے لئے اور ابن ہاشم صاحب مغنی اللبیب کے نزدیک ابتداء کے لئے ہے۔ قرآن میں اس کی کوئی مثال نہیں۔

چند غور طلب آیات کی تنقیح

كُلَّمَا اَرَادُوْا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ میں اول مِنْ ابتدائیہ اور دوسرا تعلیلیہ ہے اراده کے متعلق۔

مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا میں دونوں جگہ ابتدائیہ ہے یا دوم بیانیہ۔

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ میں ابتدائیہ یا بدلیہ۔

مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ الخ میں اول بیانیہ دوسرا زائدہ تیسرا ابتدائیہ ہے

لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ میں اول ابتدائیہ اور دوسرا بیانیہ ہے۔

یَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ یُّكَذِّبُ میں بھی اول ابتدائیہ اور دوسرا بیانیہ ہے۔

نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ دونوں جگہ ابتدائیہ

Marfat.com

ہے اور ثانی اول سے بدل ہے۔

(یاد رکھو کہ مِنۡ کا نون ساکن ہوتا ہے
لیکن جب بعد والے لفظ سے ملایا جاتا ہے
تو سکون فتحہ سے بدل جاتا ہے)

۱ — ۱، ۲، ۳، ۴، ۶، ۷،
۱ — ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶ | ۲ — ۱، ۲، ۳، ۴، ۵،
۲ — ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷
۳ — رکوع ۱ سے رکوع ۷ تک ہر رکوع میں | ۴ — رکوع ۱ سے
۴ — رکوع ۱۵ تک ہر رکوع میں | ۵ — رکوع ۱ سے رکوع
۵ — ۱۵ تک صرف رکوع ۹ مستثنیٰ ہے | ۶ — رکوع اول سے
۶ — پندرہویں تک ہر جگہ | ۷ — ۱ سے ۱۹ تک ہر رکوع میں
۸ — ۱ سے ۱۸ تک ہر رکوع میں | ۹ — ۱ سے ۱۸ تک صرف رکوع ۹ مستثنیٰ
۱۰ — ۱ سے ۸ تک | ۱۱ — ۱ سے ۱۷ تک | ۱۲ — ۱ سے ۱۶ تک
۱۳ — ۱ سے ۱۹ تک | ۱۴ — ۱ سے ۲۲ تک | ۱۵ — ۱ سے ۲۲ ہر رکوع میں
۱۵ — صرف ۱۵، ۱۸ مستثنیٰ | ۱۶ — ۱ سے ۱۷ تک | ۱۷ — ۱ سے ۱۱ تک باستثناء ۱۲
۱۸ — ۱ سے ۸ تک | ۱۹ — ۱ سے ۱۹ تک | ۲۰ — ۱ سے ۱۶ تک | ۲۱ — ۱ سے ۳ تک
۲۲ — ۱ سے ۱۹ تک | ۲۳ — ۱ سے ۱ تک | ۲۴ — ۱ سے ۲۰ تک | ۲۵ — ۱ سے ۳ تک
۲۶ — ۱ سے ۸ تک | ۲۷ — ۱ الغایۃ ۲۰ | ۲۸ — ۱ الغایۃ ۲۰ | ۲۹ — ۱ الغایۃ ۲۱ باستثناء
۲۹ — ۱۳، ۱۵، ۱۷ | ۳۰ — ۱ سے ۳۹ تک باستثناء ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۱۷،
۳۰ — ۹، ۱۲، ۱۴، ۱۶، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸،
۳۰ — ۲۹، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۷۔

مَنۡ: اسم ہے مختلف طور پر مستعمل ہے۔

۱ شرطیہ، مَنۡ یَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا یُّجۡزَ بِہٖ اگر کوئی برائی
کریگا اس کو اسکی سزا ملے گی۔

۲ استفہامیہ یعنی سوالیہ مَنۡۢ بَعَثَنَا مِنۡ مَّرۡقَدِنَا
ہم کو ہماری خوابگاہ سے کس نے اٹھا دیا۔ فَمَنۡ رَّبُّکُمَا
تو تم دونوں کا رب کون ہے۔

۳ انکاریہ مَنۡ یَّغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اللّٰہُ۔
مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ اللہ کی
اجازت کے بغیر کون ہے جو اسکے پاس سفارش
کر سکے حقیقت میں یہ استفہام بمعنی انکار ہے
بعض لوگ کہتے ہیں مَنۡ ذَا مرکب ہے مَاذَا کی طرح
یعنی ایک مرکب لفظ ہے، ثعلبی نے امالی میں اور
ابو البقاء نے اعراب میں انکار کیا ہے۔

۴ موصولہ جیسے اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَسۡجُدُ لَہٗ
مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ کیا تم کو نہیں
معلوم کہ آسمان و زمین میں جو کوئی ہے وہ
اللہ کو سجدہ کرتا ہے۔

۵ موصوفہ، مِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّقُوۡلُ اٰمَنَّا
کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے
زمخشری نے کہا اگر النّاس پر الف لام عہدی کہا
جائے تو مَنۡ موصولہ ہے اور جنسی کہا جائے تو مَنۡ
موصوفہ ہے۔ بعض لوگوں کے نزدیک بہر حال

موصوف ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے ؎

رُبَّ مَنْ اَنْضَجْتُ غَيْظًا قَلْبَهٗ

قَدْ تَمَنّٰى لِيَ الْمَوْتَ لَمْ يُطَعِ

ایسے بہت آدمی جن کے دل کو میں نے غصہ کی آگ سے پکا دیا انہوں نے میری موت کی تمنا کی مگر انکی خواہش پوری نہ ہوئی، حضرت حسّان کا شعر ہے ؎

فَكَفٰى بِنَا فَضْلًا عَلٰى مَنْ غَيْرُنَا

حُبُّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اِيَّانَا

اللہ کے نبی محمد کا ہم سے محبت کرنا دوسروں پر ہماری برتری کے لئے کافی ہے

فرزدق کا قول ہے ؎

اِنِّيْ وَاِيَّاكَ اِذَا حَلَّتْ بِاَرْضِنَا

كَمَنْ تَوَادِيْهِ بَعْدَ الْمَحْلِ مَمْطُوْرُ

جب محبوبہ ہمارے پڑاؤ پر فروکش ہو جائے تو میری اور تیری مثال اس شخص جیسی ہے جس پر اس کے وادی کے اندر خشک سالی کے بعد بارش ہو گئی ہو۔

۱

شروع سے رکوع ۶ تک ہر رکوع میں ہے باستثنار ۳ ر

۱

۹ ر ۵ ر ۷ و ۱۰ ر ۱۱

۲

الغایۃ ۱۷ باستثنار ۲ ر ۱۲ و ۱۵

۳

ا سے ۱۵ تک باستثنار ۳ ر ۹ ر ۱۵

۴

ا سے ۱۲ تک باستثنار ۱ ر ۳

۵

ا سے ۱۶ تک باستثنار ۱۲

۶

ا سے ۱۹ تک باستثنار ۱ ر ۲ ر ۳ ر ۶ ر ۹ ر ۱۰

۷

ا سے ۱۹ تک باستثنار ۱ ر ۶ ر ۷ ر ۱۳ و ۱۵ ر ۱۸

۸

ا سے ۱۸ تک باستثنار ۳ ر ۱۰ ر ۱۲ ر ۱۳ ر ۱۴ ر ۱۵ و ۱۶

۹

۵ ر ۶ ر ۹ ر ۱۱ ر ۱۲ ر ۱۳ و ۱۶

۱۰

۱ ر ۳ ر ۴ ر ۶ ر ۸ ر ۹ ر ۱۰ و ۱۳ و ۱۴ ر ۱۵ ر ۱۶

۱۱

۱ سے الغایۃ ۱۷ باستثنار ۶ ر ۱۱

۱۲

ا سے ۲ تک باستثنار ۱ ر ۵ ر ۷ ر ۱۱ ر ۱۲

۱۳

الغایۃ ۱۸ باستثنار ۲ ر ۵ ر ۷ ر ۱۲ ر ۱۶ ر ۱۷

۱۴

الغایۃ ۲۲ باستثنار ۱ ر ۵ ر ۶ ر ۷ ر ۹ ر ۱۰ و

۱۲ ر ۱۳ ر ۱۴ ر ۱۷ ر ۱۸

۱۵

الغایۃ ۲۰ باستثنار ۱ ر ۱۲ ر ۱۵ ر ۱۷ و ۱۸ ر ۱۹

۱۶

الغایۃ ۱۷ باستثنار ۱ ر ۳ ر ۶

۱۷

الغایۃ ۱۵ باستثنار ۲ ر ۳ ر ۱۴

۱۸

الغایۃ ۱۷ باستثنار ۱۳ ر ۱۱ ر ۸ ر ۱۴ ر ۶

۱۹

الغایۃ ۱۹ باستثنار ۱ ر ۵ ر ۷ ر ۱۱ ر ۱۲ ر ۱۳ ر ۱۴ و ۱۷

۲۰

الغایۃ ۱۶ باستثنار ۴ ر ۵ ر ۱۵

۲۱

الغایۃ ۲۰ باستثنار ۵ ر ۹ ر ۱۳ ر ۱۴ ر ۱۶ و ۱۷

۲۲

الغایۃ ۱۹ باستثنار ۴ ر ۵ ر ۷ ر ۱۲ ر ۱۳ و ۱۷

۲۳

الغایۃ ۱۷ باستثنار ۱ ر ۶ ر ۷ ر ۸ ر ۱۰ ر ۱۱ ر ۱۲

۲۴

الغایۃ ۲۰ باستثنار ۳ ر ۵ ر ۷ ر ۱۱ ر ۱۴ ر ۱۵ ر ۱۷ و ۱۸

۲۵

الغایۃ ۱۹ باستثنار ۱۲ ر ۱۳ ر ۱۴ ر ۱۶ و ۱۷

۲۶

الغایۃ ۱۸ باستثنار ۲ ر ۳ ر ۴ ر ۵ ر ۷ ر ۱۲ ر ۱۳ ر ۱۵ ر ۱۶

۲۷

الغایۃ ۲۰ باستثنار ۲ ر ۳ ر ۴ ر ۵ ر ۷ ر ۱۰ ر ۱۱ ر ۱۳ ر ۱۵ ر ۱۶

۲۸

الغایۃ ۱۹ باستثنار ۲ و ۵ ر ۶ و ۱۲

۲۹

الغایۃ ۲۰ باستثنار ۶ ر ۸ ر ۹ ر ۱۴ ر ۱۸ ر ۱۹

۳۰

الغایۃ ۲۶ باستثنار ۱ ر ۷ ر ۸ ر ۱۰

۳۰

۱۲ ر ۱۴ ر ۱۵ ر ۱۸ ر ۱۹ ر ۲۰ ر ۲۱ ر ۲۲ ر ۲۳ ر ۲۵ ہر پارہ

Marfat.com

کے آخری رکوع کا جو نمبر ہم نے درج کیا ہے اگر اس پارہ میں اس نمبر کے بعد کوئی مزید رکوع ہے تو اس کو مَنْ کے استعمال سے خالی سمجھا جائے جیسے پ ۳ میں رکوع ۲۶ کے بعد جتنے رکوع ہیں وہ خالی ہیں۔

(مَنْ کا نون ہمیشہ ساکن رہتا ہے لیکن اگر بعد والے لفظ سے ملا دیا گیا ہو سکون کسرہ سے بدل جاتا ہے) مَنْ کا استعمال ہمیشہ اہلِ نطق کے واسطے ہوتا ہے اگر غیر ناطق کو اہلِ نطق کے ساتھ شامل کر دیا گیا تو سب کے واسطے مَنْ مستعمل ہو سکتا ہے تنہا غیر ناطق کے لئے نہیں استعمال کیا جاتا، مَنْ افراد تثنیہ جمع مذکر مؤنث سب کے لئے مستعمل ہے (کتب النحو والبلاغۃ)

اَلْمَنَّ: اسم، شبنمی گوند جو وادیٔ تیہ میں بھٹکنے والے اسرائیلیوں کے کھانے کے لئے اللہ روزانہ درختوں کے پتوں پر جما دیتا تھا۔ پ ۱/۶ ، ۹/۱۰ ، ۱۶/۱۳ (دیکھو مَنُّوْن)

مَنَّ: واحد مذکر غائب ماضی معروف، مَنٌّ مصدر باب نصر، بڑا احسان کیا۔ پ ۴/۸ ، ۵/۱۰ ، ۷/۱۲ ، ۱۳/۴ ، ۲۰/۱۱ ، ۲۷/۳۔

مَنًّا: مصدر باب نصر پ ۴/۳ احسان جتانا۔ احسان رکھنا پ ۲۶/۵ بلا عوض لئے قیدیوں کو آزاد کر دینا (دیکھو ممنون)

مِنَّا: مِنْ حرفِ جار، نَا ضمیر جمع متکلم مجرور، ہم سے، ہماری طرف سے۔ پ ۱/۱۵ ، ۲/۴ ، ۶/۱۳ ، ۸/۱۶ ، ۹/۲،۹ ، ۱۲/۲،۴،۵،۶،۸،۱۲ ، ۱۳/۲ ، ۱۴/۱۶ ، ۱۶/۵ ، ۱۷/۴،۷ ، ۱۸/۴ ، ۲۲/۸،۱۹ ، ۲۳/۲،۹،۱۳ ، ۲۴/۲،۱۹۔

مَنَاةَ: اسم غیر مشتق پ ۲۷/۵ مقام قُدَید میں قبیلہ خزاعہ کا ایک بت تھا جو عورت کی شکل پر تھا (قتادہ) قبیلہ خزاعہ اور ہذیل کا ایک بت تھا جس کو مکہ والے پوجتے تھے (ضحاک) ایک مندر یا کوٹھری مقام مُشَلّل میں تھی جس کی پوجا بنی کعب کرتے تھے (ابن زید) حضرت عائشہ نے فرمایا (اسلام سے پہلے) انصار مناۃ کے لئے احرام باندھتے تھے جو قدید کے مقابل تھا بعض کا قول ہے لات عزّٰی اور مناۃ تینوں بت کعبہ کے اندر رکھے ہوئے تھے (البغوی)

اَلْمُنَادِ: اسم فاعل واحد مذکر، نِدَاءٌ اور مُنَادَاۃٌ مصدر باب مفاعلہ، اصل میں اَلْمُنَادِیْ تھا، یاء کو بحالتِ رفع ساقط کر دیا گیا پکارنے والا۔ بلانے والا۔ پ ۲۶/۱۷۔

نِدَاءٌ مصدر نِدَاءٌ اور مُنَادَاۃٌ مصدر باب

مفاعلۃٌ اصل میں اَلْمُنَادِی تھا یا کو بحالتِ رفع ساقط کر دیا گیا، پکارنیوالا، بلانیوالا۔ پ ۲۶/۱۷

نَدْوٌ مصدر نَدَا ماضی یَنْدُوْ مضارع (باب نصر) مجلس میں جمع ہونا۔ نَدًی مصدر نَدِیَ ماضی یَنْدٰی مضارع (باب نصر) تر ہونا گیلا ہونا۔ نَدًی (اسم) نمی، تری، نرم مٹی۔ نَدِیٌّ اور نَدْوَۃٌ مجلس، اَنْدَاءٌ اور اَنْدِیَۃٌ جمع، نَدِیٌّ صفتِ مشبہ نمناک، سخی آدمی، نَدِیُّ الصَّوْتِ تر زبان، بلند آواز۔ نَادِیَۃٌ حادثہ نَوَادِی جمع، مُنَادَاتٌ (مفاعلۃ) بلانا، پکارنا، مجلس میں باہم جمع ہونا۔ نِدَاءٌ پکارنا، بے معنی ہو یا با معنی۔ نِدَاءُ الصَّلٰوۃِ اذان۔ تَنَادِی (تفاعل) باہم جمع ہونا، ملکر بیٹھنا، ایکدوسرے کو بلانا مُنْتَدٰی مجلس اِنْتِدَاءٌ (افتعال) مجلس میں جمع ہونا، حاضر ہونا۔ (تاج وصحاح)

مُنَادِیًا: اسم فاعل منصوب مُنَادَاۃٌ مصدر (باب مفاعلہ) پکارنیوالے اور بلانیوالے کو یعنی بلانیوالے اور پکارنیوالے کی دعوت اور پکار کو سنا (دیکھو المنادِ)

مَنَازِلَ: اسم ظرف جمع منتہی الجموع، مَنْزِلٌ واحد، نُزُوْلٌ مصدر، باب ضرب اترنے کے مقامات یعنی چاند کی منزلیں۔ پ ۲۳/۲ ۱۱/۲۔

نَزْلَۃٌ ایکبار اترنا، زکام۔ نَزِل مجتمع آدمی آدمی، نُزُلٌ منزل، طعام مہمانی۔ زیادتی، برکت خوبی، پاکیزگی، کھیتی کی افزائش۔ نُزُلٌ منزل قرارگاہ۔ طعام مہمانی۔ بابرکت کھانا، سخاوت، کھیتی کی بڑھوتری، عمدگی۔ اترنیوالا گروہ۔ نَزَلٌ بارش، پاکیزگی، برکت، زیادتی۔ نَزَلٌ فرودگاہ پڑاؤ۔ نَزِلَۃٌ سخت اور صاف زمین جہاں سے تھوڑی بارش سے بھی پانی کی رو چل جائے۔ نَزِیْلٌ بابرکت کھانا، آنیوالا مہمان، نَزَالَۃٌ سفر۔ نُزَالَۃٌ ٹپکنے والا پانی۔ نَازِلَۃٌ سخت مصیبت، مَنْزِلَۃٌ اترنیکی جگہ، مرتبہ، عزت۔ نُزُوْلٌ اور مَنْزِلٌ مصدر باب ضرب) اترنا، منٰی میں اترنا، سفر کرنا۔ نَزَلٌ (مصدر باب سمع) کھیتی کا بڑھنا۔ زمین کا سخت اور صاف ہونا۔ مُنْزَلٌ مصدر میمی (باب افعال) اتارنا اور اسم مفعول (باب افعال) اتارا ہوا۔ اِنْزَالٌ اتارنا نیچے کو بھیجنا۔ تَنْزِیْلٌ (تفعیل) رفتہ رفتہ، تھوڑا تھوڑا اتارنا۔ تَنَزُّلٌ (تفعل) اترنا۔ اگر شر، کذب اور شیاطین وغیرہ کے اترنیکو ظاہر کرنا ہوگا تو صرف لفظ تنزل استعمال کیا جائیگا اور خیر، صدق، ملائکہ، قرآن وغیرہ کے

نزول کے لئے لفظ نزول اور تنزل دونوں مستعمل ہیں لیکن اللہ کے لئے نزول مستعمل ہے نہ تنزل (راغب) مُنَازَلَۃٌ اور نِزَالٌ (مفاعلۃ) دو آدمیوں یا دو گروہوں کا لڑنے کے لئے میدان یا دنگل میں اترنا۔ اِسْتِنْزَالٌ (استفعال) اترنا، اتارنا۔ اپنے مرتبے سے نیچے گرنا۔ اترنے کی خواہش کرنا۔ (قاموس و تاج)

مَنَاسِكَنَا: اسم ظرف جمع مضاف مَنْسَكٌ واحد، نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ، ہمارے حج اور عبادت کے طریقے۔ ۱/۱۵۔

نُسُکٌ عبادت، پرستش۔ نُسُکٌ مانوس جگہ۔ نُسُکٌ اور نُسْکٌ قربانی۔ نَسِیْکٌ سونا چاندی۔ نَسِیْکَۃٌ قربانی۔ نَاسِکٌ عابد۔ دین کے راستے پر چلنے والا۔ نُسَّاکٌ جمع مَنْسِکٌ قربانی کی جگہ۔ دین کا راستہ۔ عبادت کا طریقہ، حج کا طریقہ۔ مَنَاسِکُ جمع۔ تَنَسُّکٌ (مصدر) عبادت کرنا۔

مَنَاسِكَكُمْ: مناسک جمع مضاف کُمْ ضمیر جمع مخاطب مضاف الیہ۔ تمہاری عبادت کے طریقے۔ ۲/۹ (قاموس)

نُسُکٌ مصدر عبادت اور عبادت کرنا

اب کَرُمَ و نَصَرَ۔ (تاج)

مَنَاصٍ: مصدر میمی مجرور باب نَصَرَ بھاگنا۔ پناہ لینا۔ ۳۸/۳ مَنَاصٌ اسم ظرف بھی ہے، پناہ گاہ۔ جائے فرار (قاموس) نَاكِصٌ سر اٹھا کر بھاگنے والا۔ نَوْصٌ خرگوش، نَوِيْصٌ توانائی جنبش۔ نَوْصٌ اور نِيَاصَةٌ مصدر (باب نَصَرَ) ہٹنا۔ ایک طرف ہو جانا۔ اٹھنا۔ پناہ لینا۔ پیچھے ہٹ جانا۔ بھاگنا۔

اِنَاصَةٌ (افعال) ارادہ کرنا۔ مُنَاوَصَةٌ (مفاعلۃ) میدان میں دو حریفوں کی باہم پکڑ۔

مَنَّاعٍ: صیغہ مبالغہ۔ مَنْعٌ مصدر۔ باب فتح ۶۸/۱۲ نیکی سے روکنے والا ۵۰/۲۵ مال روک کر رکھنے والا۔ بخیل۔ (دیکھو مَنَعَتْهُمْ)

مَنَافِعُ: اسم جمع منتہی الجموع مرفوع، مَنْفَعَةٌ واحد، فائدے ۲/۱۱ ۷/۴۰ ۱/۱۶ ۴/۲۳ ۱۴/۲۲ ۱۹/۲۶۔ مَنْفَعَةٌ، نَفِیْعَةٌ، نَفَاعٌ فائدہ نَفْعٌ فائدہ دینا فائدہ ہونا۔ فائدہ (باب فتح) نُفُوْعٌ اور نَفَّاعٌ اسم مبالغہ بہت فائدہ بخش۔ نَفْعَةٌ لاٹھی اِنْفَاعٌ (افعال) ... کی تجارت کرنا۔ اِنْتِفَاعٌ (افتعال) فائدہ حاصل کرنا (تاج و صحاح)

مَنَافِعَ: اسم جمع منصوب، منفعة واحد

Marfat.com

فائدے یعنی فائدہ کی چیزیں فائدہ کے کام ۔ ۱۴/۱۱ ۔

اَلْمُنَافِقَاتُ : اسم فاعل جمع مؤنث ، اَلْمُنَافِقَۃُ واحد ۔ دورخی کرنیوالیاں یعنی زبان و عمل سے بظاہر مسلمان اور دل سے اسلام کے خلاف عقیدہ رکھنے والیاں ۔ پ ۱۵ ، ۲۷/۱۸ ۔

نَافِقَاءُ اور نُفَقَۃٌ گوہ کا بھٹ جس کے کم از کم دو منہ ہوتے ہیں ایک دہانے سے گوہ داخل ہوتی ہے اور شکاری اس سوراخ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو دوسرے سوراخ سے باہر نکل جاتی ہے (تبریزی) نفاق اور منافقت اصطلاحِ قرآنی میں اسی دورخی کا نام ہے بظاہر زبان سے آدمی مومن ہونیکا اقرار کرتا ہے اور دکھاوٹ کی نمازیں بھی پڑھتا ہے لیکن دل میں کافر رہتا ہے اسلام کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے ایسے آدمی کو عرفِ شریعت میں منافق کہا جاتا ہے لیکن اگر عقیدہ مومنانہ ہو اور عمل کافرانہ تو دورخی کی یہ بھی ایک شکل ہوتی ہے ایک دروازہ سے آدمی اسلام کے دائرہ میں داخل ہوتا ہے اور دوسرے راستے سے خارج ہوتا ہوا نظر آتا ہے لیکن قرآنی اصطلاح میں ایسے آدمی کو منافق نہیں کہا جاتا بلکہ فاسق اور عاصی کہا جاتا ہے ۔ (شرح عقائد نسفی)

نَفَقٌ کوچہ نافذہ یعنی آر پار ہونے والا کوچہ جس کے دونوں دہانے کھلے ہوئے ہیں اسی لئے اس سرنگ کو بھی نَفَقٌ کہتے ہیں جس کے دونوں منہ کھلے ہوں ۔ (المفردات)

نَفَقَ الشَّیْءُ وہ چیز چلی گئی ، جاتی رہی ، کسی چیز کے چلے جانیکی مختلف صورتیں ہیں ۔ ۱ ختم ہو جانا کچھ باقی نہ رہنا جیسے نَفِقَتِ الدَّرَاہِمُ روپیہ سب خرچ ہو گیا سب چلا گیا ، کچھ باقی نہیں رہا ۔ اس کا مصدر نَفَقٌ اور باب سَمِعَ ہے ۲ مر جانا جیسے نَفَقَتِ الدَّآبَّۃُ گھوڑا مر گیا ۔ اس کا مصدر نُفُوقٌ اور باب نَصَرَ ہے ۳ چیزوں کا خوب لین دین ہونا خوب مال بکنا ۔ بازار کا پر رونق ہو جانا جس میں اشیاء کا خوب تبادلہ ہو رہا ہو جیسے نَفَقَ الْقَوْمُ اس قوم کا بازار خوب پر رونق ہو گیا دکان چل گئی ۔ اس کا مصدر نَفَاقٌ اور باب نَصَرَ ہے (المفردات)

نَفَقَۃٌ خرچ ۔ خرچ کی جانیوالی چیز ۔ اِنْفَاقٌ (باب افعال) خرچ کرنا ۔ فقیر ہو جانا ، سب مال ختم ہو جانا ۔ (دیکھو اِنْفَاقٌ)

اَلْمُنَافِقَاتِ : جمع مؤنث اسم فاعل مُنَافِقَۃٌ اور نِفَاقٌ مصدر (باب مفاعلۃ) منافق

Marfat.com

سورتیں۔ ۲۱/۵ ۲۳/۶ ۲۶/۹ ۔

اَلْمُنَافِقُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع معرف باللام۔ اَلْمُنَافِقُ واحد نفاق کرنے والے مرد۔ ۱/۱۳،۱۴،۱۵ ۲۱/۱۸ ۲۳/۵ ۲۷/۱۸ ۲۸/۱۳ ۔

مُنَافِقُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع نکرہ۔ منافق واحد۔ نفاق کرنیوالے ۱۱/۲ ۔

اَلْمُنَافِقِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب مجرور۔ اَلْمُنَافِقُ واحد، نفاق کرنیوالے۔ ۵/۶،۹،۱۷ ۱۰/۱۵،۱۶ ۲۰/۱۳ ۲۱/۱۷،۱۹ ۲۲/۹ ۲۸/۱۳،۲۰ ۔

مَنَاکِبِهَا: جمع منتہی الجموع مضاف، ہَا ضمیر واحد مؤنث مضاف الیہ۔ مَنْکِبٌ واحد اس کے اطراف و جوانب۔ ۲۹/۲ مَنْکِبٌ کا اصل معنی ہے جانب، طرف اسی لئے آدمی کے مونڈھے کو بھی مَنْکِب کہا جاتا ہے (معالم التنزیل) نَکْبٌ اور نُکُوْبٌ (نصر و سمع) پھر جانا۔ مڑجانا۔ نَکَبٌ (سمع) لنگڑا بن جانا۔ نُکُوْبٌ (فتح) قبول کرنا۔ اختیار کرنا۔ نِکَابَۃٌ، نُکْبَۃٌ، نَکْبٌ (فتح) قوم کا سردار اور معتمد ہو جانا۔ پانی کے برتن اور تیردان کو الٹ دینا۔ رنج اور سختی پہنچانا۔ نَکْبَۃٌ رنج، سختی مصیبت۔ نَکَبَاتٌ جمع اَنْکَبُ بے کمان آدمی مائل جھکا ہوا اونٹ۔ مَنْکِبٌ بازو۔ مونڈھا۔ قوم کا سردار، مددگار۔ اونچی زمین۔ تَنْکِیْبٌ (تفعیل) پھر جانا۔ پھیر دینا، راستہ سے ہٹ جانا۔ ہٹا دینا۔ تَنَکُّبٌ (تفعل) کنارہ کو ہٹ جانا۔ اِنْتِکَابٌ (افتعال) رنج اور سختی میں پڑجانا۔ (المفردات و تاج و اقرب الموارد)

اَلْمَنَامِ: اسم، خواب ۲/۲۳ نَوْمٌ، نِیَامٌ، مَنَامٌ نُوَامٌ (اسم) خواب۔ نیند۔ نِیْمٌ لباس، خواب نِیْمَۃٌ سونیکی ہیئت۔ نَوُوْمٌ سونے والا۔ نَائِمٌ سویا ہوا۔ نُوَّمٌ اور نُوْمَۃٌ بہت سونیوالا۔ نَوْمَۃٌ اور نُوَیْمٌ گمنام۔ بے اعتبار، نادان۔ کند ذہن نِیَامٌ، نُوَّمٌ، نِیَامٌ چاروں نَائِمٌ کی جمع کے صیغے ہیں۔ مَنَامٌ (ظرف) خوابگاہ۔ مَنَامَۃٌ خواب گاہ لباسِ خواب۔ بستر۔ دکان۔

نَوْمٌ (مصدر باب نصر) سونا۔ کسی چیز کا سونا ہو جانا۔ ہوا کا ٹھیر جانا۔ آگ کا بجھ جانا۔ دریا کا رک جانا۔ بازار کا مندا ہو جانا۔ کپڑے کا پرانا ہو جانا۔ آرام لینا۔ قرار پکڑنا۔ اللہ کے سامنے عاجزی کرنا۔ نَوْمٌ اور نِیَامٌ (مصدر باب سمع) سو جانا۔ اِنَامَۃٌ (باب افعال) سلا دینا۔ توڑ دینا۔ شکست دینا۔ مار ڈالنا۔ تَنْوِیْمٌ (تفعیل) سلا دینا۔ تَنَوُّمٌ (تفعل) نیند لے لینا۔ تَنَاوُمٌ

Marfat.com

سوتا بنتا۔ مُتَشَمِّع نشیبی زمین جہاں پانی کھڑا ہو جائے۔

مَنَامِكَ: اسم اسم مضاف مجرور ک کے خطاب مضاف الیہ۔ تیری خواب، تیری نیند۔ پ ۲/۱ (دیکھو المنام)

مَنَامُكُمْ: مضاف مجرور، مضاف الیہ۔ اسکی نیند کے وقت، سوتے میں۔ پ ۲۱/۴ (دیکھو المنام)

مُنْبَثًّا: اسم فاعل واحد مذکر، اصل میں مُنْبَثِثٌ تھا یا اسم مفعول، اصل میں مُنْبَثَثٌ تھا، پراگندہ، منتشر، پھیلا ہوا۔ اڑتا ہوا۔ پ ۲۷/۱۴ (دیکھو بث، بثی، المبثوث)

مُنْتَشِرٌ: اسم فاعل واحد مذکر، اِنْتِشَارٌ مصدر باب افتعال، نَشَرَ مادہ، پراگندہ۔ پھیلا ہوا۔ پ ۲۷/۸

مُنْتَصِرٌ: اسم فاعل واحد مذکر مرفوع اِنْتِصَارٌ مصدر، باب افتعال لفظی ترجمہ بدلہ لینے والا۔ مراد مضبوط، طاقتور۔ پ ۲۷/۱

مُنْتَصِرًا: اسم فاعل واحد مذکر منصوب، اِنْتِصَارٌ مصدر، بدلہ لینے والا۔ غالب۔ پ ۱۵/۱۷

مُنْتَصِرِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب نکرہ۔ مُنْتَصِرٌ واحد اِنْتِصَارٌ مصدر، بدلہ لینے والے۔ پ ۲۷/۱

اَلْمُنْتَصِرِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مجرور معرفہ اَلْمُنْتَصِرُ واحد بدلہ لینے والے، بدلہ پانیوالے۔ پ ۲۰/۱۱ (دیکھو الانصار اور انصروا)

مُنْتَظِرُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع اِنْتِظَارٌ مصدر، نظر مادہ، باب افتعال، انتظار کرنیوالے۔ انجام کو تکنے والے۔ پ ۱۲/۱۰ ۲۱/۱۶ (دیکھو اِنْتَظِرْ۔ اِنْتَظِرُوْا۔ اُنْظُرْ)

المنتظرین: اسم فاعل جمع مذکر مجرور، انتظار کرنیوالے امید رکھنے والے انجام کو تکنے والے پ ۸ پ ۱۲/۱۰ ۲۱/۱۶ (دیکھو حوالہ مذکورہ)

مُنْتَقِمُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر اِنْتِقَامٌ مصدر، باب افتعال، بدلہ میں سزا دینے والے ۲۱/۱۵ پ ۲۵/۱۴، ۱۰، ۱۱۔

نِقْمَةٌ سزا۔ عذاب نِقَمٌ جمع، نَقْمٌ اور نِقَمٌ (اسم) درمیانی راہ۔ نَاقِمٌ سزا دینے والا غصہ کرنیوالا۔ ناپسند کرنیوالا۔ نَقْمٌ (مصدر) باب ضرب و سمع سزا دینا غصہ کرنا، ناپسند کرنا۔ جلدی کھانا۔ اِنْتِقَامٌ غصہ کرنا۔ سزا دینا۔ (قاموس مفردات)

مُنْتَهُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، اِنْتِهَاءٌ مصدر، باب افتعال۔ اصل میں مُنْتَهِيُوْنَ تھا، باز رہنے والے۔ رک جانیوالے۔ پ ۷/۲

نَہْیٌ روکنا (فتح) قولاً ہو یا عملاً پھر عملاً روکنا اپنے کو یا دوسرے کو، نہار النہار دن چڑھے، نَہُوَ نَہَایَۃً (کرم) بہت عقلمند ہو گیا۔ نِہْیٌ تالاب یا حوض جس میں پانی رکا ہوا ہو۔ نُہْیَۃٌ عقل برائی سے روکنے والی (دیکھو اِنْتَھُوْا اور اِنتھوا)

اَلْمُنْتَھٰی : اسم ظرفِ مکان، آخری حد۔ پ۲۷/۵ مصدر میمی، آخر پہنچنا پ۲۷/۵۔

مُنْتَھٰھَا : منتہیٰ اسم، ظرفِ زمان، مضاف ھَا مضاف الیہ، اس کا آخری وقت یا ظرفِ مکان۔ اسکی آخری حد۔ پ۳۰/۴۔

علامہ بغوی نے کہا یعنی اس کے علم کی آخری حد۔ (معالم)

مَنْثُوْرًا : اسم مفعول واحد۔ نَثْرٌ مصدر (نصر وضرب) بکھرا ہوا، غیر منظوم، پ۱۹/۱ پ۲۹/۱۹ نَثْرٌ پراگندہ، نُثَارٌ اور نُثَارَۃٌ جھڑن۔ وہ چیز جو دستر خوان وغیرہ سے جھڑ کر نیچے گر جاتی ہے مِنْثَرٌ بہت باتونی آدمی۔ نَثْرٌ مصدر (نصر) بہت باتیں کرنا۔ کثیر الاولاد ہونا، ناک جھاڑنا۔ مِنْثَرٌ سست آدمی، تَنَثُّرٌ (تفعل) پراگندہ ہونا (تاج وصحاح)

مُنَجُّوْ : اسم فاعل جمع مذکر، مُنَجِّیْ واحد، تَنْجِیَۃٌ مصدر (تفعیل) اصل میں مُنَجُّوْنَ تھا، نون کو اضافت کی وجہ سے اور یا کو ثقل کی وجہ سے ساقط کر دیا بچانے والے۔ پ۱۴/۴ ن۲۰/۱۶۔

(دیکھو اَنْجَاکُم۔ اَنجانا۔ اَنْجَیْنَا)

اَلْمُنْخَنِقَۃُ : اسم فاعل واحد مؤنث، اِنْخِنَاقٌ مصدر باب انفعال گلا گھونٹ کر مارا ہوا۔ پ۶/۵ خَنْقٌ مصدر مجرد (نصر) گلا گھونٹنا، اِنْخِنَاقٌ (انفعال) اور اِخْتِنَاقٌ (افتعال) گلا گھونٹا جانا خُنَاقٌ وہ گلٹی یا ورم جو حلق میں پیدا ہو کر سانس کو گھونٹ دیتا ہے۔

مُنْذِرٌ : اسم فاعل واحد مذکر نکرہ۔ اِنْذَارٌ مصدر (افعال) ڈرانیوالا۔ ہر پیغمبر عذابِ الٰہی سے سرکشوں اور نافرمانوں کو ڈراتا ہے اسلئے ہر پیغمبر کو منذر کہا جاتا ہے اور چونکہ ہر پیغمبر کے ڈرانے کا اصل مقصد ہدایت کرنا ہوتا ہے اس لئے بعض ترجمہ کرنیوالوں نے منذر کا ترجمہ ہادی بھی کیا ہے۔ پ۱۳/۷ ۲۳/۱۰،۱۴ ۲۶/۱۵۔

نَذْرٌ منت۔ نُذُرٌ (اسم مفرد) زخم کی دیت نَذَارَۃٌ نُذْرٰی اور نُذُرٌ (بصورت اسم مصدر) خوف۔ نَذِیْرٌ صفت مشبہ، نُذُرٌ جمع، ڈرانیوالا

Marfat.com

(اگر بمعنی فاعل ہو) ڈرایا گیا (اگر بمعنی مفعول ہو) ڈرنا (اگر بمعنی مصدر ہو) نَذِیْرٌ یعنی ڈرانے والا آدمی ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے کوئی آدمی ہو یا غیبی حادثہ یا کوئی ناگہانی مصیبت، ہر ایک قرآنی استعمال میں نذیر ہے، نَذِیْرَۃٌ منت کی چیز چڑھاوا وہ بچہ جسکو اس کے والدین کسی عبادت خانہ کے لئے وقف کریں۔

نَذْرٌ (مصدر باب نصر) ڈرانا، منت ماننا آخری معنی میں۔ ضَرَبَ سے بھی آیا ہے۔ نَذَرٌ (باب سمع) جلنے کے بعد پرہیز کرنا۔ اِنْذَارٌ آگاہ کرنا، ڈرانا۔ اِنْتِذَارٌ (افتعال) منت ماننا۔

مُنْذِرٌ: اسم فاعل واحد مذکر مضاف۔ ڈرانے والا۔ ۳۰/۴۔

مُنْذِرُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع، مُنْذِرٌ واحد، ڈرانیوالے یعنی پیغمبر۔ ۱۹/۱۵۔

مُنْذِرِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب۔ مُنْذِرٌ واحد، ڈرانیوالے یعنی پیغمبر ۲/۱۰ ۶/۳ ۷/۱۱ ۱۵/۶ ۱۴/۹ ۱۵/۱۴ ۲۶/۴۔

اَلْمُنْذِرِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر معرفہ مجرور۔ اَلْمُنْذِرُ واحد، ڈرانیوالے یعنی پیغمبر ۱۹/۱۵ ۲۰/۲۔

اَلْمُنْذَرِیْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مجرور،

ڈرائے گئے، وہ لوگ جنکو سرکشی اور نافرمانی کی سزا سے ڈرایا گیا۔ ۱۱/۱۳ ۱۹/۱۳،۱۹ ۲۳/۶۔

مُنَزَّلٌ: اسم مفعول واحد مذکر، تَنْزِیْلٌ مصدر (تفعیل) اتارا گیا۔ بھیجا گیا ۸/۱ (دیکھو مَنَازِلَ)

مُنْزَلًا: مصدر مجہول، اتارا جانا یا ظرفِ مکان اترنے کی جگہ بصورتِ ظرفیت یا کشتی مراد ہو گی یا کشتی سے اترنے کے بعد زمین۔ ۱۸/۲

مُنْزِلُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع نکرہ۔ اِنْزَالٌ مصدر باب افعال، اتارنیوالے۔ ۲۰/۱۲

اَلْمُنْزِلُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع معرفہ اِنْزَالٌ مصدر، باب افعال، اتارنیوالے یعنی برسانے والے۔ ۲۷/۱۵۔

مُنَزِّلُهَا: اسم فاعل واحد مذکر مضاف ھا ضمیر مضاف الیہ، تَنْزِیْلٌ مصدر، اس کو اتارنے والا۔ یعنی اتاروں گا (اسم فاعل بمعنی مستقبل) ۷/۷۔

اَلْمُنْزِلِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مجرور معرفہ اِنْزَالٌ مصدر، اتارنیوالے یعنی سمان کو ٹھیرانیوالے۔ چونکہ عموماً دور کا مسافر سواری میں آتا ہے اور میزبان آکر اسکو اتارتا ہے اسلئے مُنْزِلٌ (اتارنیوالا) میزبان ہو گیا۔ ۳/۱۳ ۱۸/۲۔

مُنْزَلِیْنَ: اسم مفعول جمع مذکر منصوب،

Marfat.com

باب افعال، اتارے گئے، اوپر سے بھیجے گئے، ۳۔ مُنَزَّلٌ
سے مُنْزِلِيْنَ تک کی تحقیق کیلئے دیکھو مَنَازِلُ)

مِنْسَاتَهٗ: مِنْسَأَةٌ اسمِ آلہ، مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ۔ اس کی لاٹھی کو۔ ۲۲/۸۔

نَسِيٌّ (اسم) بیہوش کر دینے والی شراب، پانی ملا ہوا دودھ۔ نَسِيٌّ خوش گفتار۔ عورتوں کا دلدادہ۔ نُسَأَةٌ تاخیر نَسِيْئٌ تاخیر، ادھار بیچنا ماہِ صفر جس میں کسی سال اہلِ جاہلیت بجائے محرم کے قتل و قتال کو حرام قرار دے کر محرم میں جنگ و جدال کو جائز بنا لیتے تھے نَسِيْئَةٌ تاخیر، ادھار، نَسَا درازیٔ عمر، تا بعی فدریہ مِنْسَأَةٌ اور مَنْسَأَةٌ ہنکانے کا آلہ یعنی لاٹھی ڈنڈا۔ نَسِيٌّ (مصدر باب فتح) آواز دینا۔ ہنکانا۔ نگہبانی کرنا۔ ادھار بیچنا۔ جہلت دینا۔ موخر کر دینا۔ پیچھے ڈالدینا، اِنْسَاءٌ مصدر باب افعال، جہلت دینا، ادھار بیچنا۔ موخر کر دینا پیچھے ڈالدینا۔ تَنْسِئَةٌ (باب تفعیل) ہنکانا۔ اِنْتِسَاءٌ (افتعال) دور چلا جانا۔ دور ہو جانا۔ پیچھے رہ جانا۔ (تاج العروس و تاج المصادر)

مَنْسَكًا، بفتح سین مصدر میمی قربانی کرنا اور بکسرِ سین قربانی کی جگہ اور شریعت ۱۲/۲ میں قربانی کرنا یا قربانی کی جگہ مراد ہے اور ۱۹/۲ میں شریعت یا عبادت کا طریقہ (دیکھو مَنَاسِكَنَا)

مَنْسِيًّا: اسم مفعول واحد مذکر نسی و نسیان و نِسَاوٌ نُسْوَةٌ مصدر ہیں (باب سمع) بھولی بسری فراموش کردہ، لوگوں کی یاد سے بھی غائب (معالم)

نَسِيٌّ فراموش کردہ یا بھول جانے کے قابل

نَسِيٌّ بہت بھولنے والا اور بھولا بسرا، ناقابل شمار ناسی بھولنے والا۔ نسیانٌ جس پر بھول غالب ہو۔ اِنْسَاءٌ کسی کی یاد سے کسی بات کو فراموش کرا دینا۔ نِسْوَةٌ نِسَاءٌ نِسْوَانٌ نُسْوَانٌ عورتیں ان چاروں کا واحد امْرَأَةٌ ہے (تاج)

اَلْمُنْشَئَاتُ: اسم مفعول جمع مؤنث اَلْمُنْشَأَةُ واحد اِنْشَاءٌ مصدر باب افعال، سطحِ سمندر سے اونچی کی ہوئی کشتیاں یا وہ کشتیاں جن کے بادبان اونچے ہوتے ہیں یا پیدا کی ہوئی کشتیاں ۲۷/۱۱ نَشَاءٌ اونچا ابر۔ سب سے پہلے نمودار ہونے والا ابر کا ٹکڑا۔ نَشَأَةٌ اور نَشَارَةٌ پیدائش نَشِيئَةٌ اور نَاشِئَةٌ سونے کے بعد اٹھنا، ناشئ وہ بچہ جو بچپن کی حد سے گزر چکا ہو۔

نَشْءٌ۔ نَشَاءٌ۔ نُشُوْءٌ، نَشَاءٌ مصدر ہیں (باب فتح و کرم) پیدا ہونا۔ زندہ ہونا جوان

ہوا، اِنْشَارٌ (افعال) پیدا کرنا - پرورش کرنا - اوپر کو ابھارنا - (قاموس و منجد)

مُنَشَّرَةً : اسم مفعول واحد مؤنث. تَنْشِیْرٌ مصدر (باب تفعیل) کھلی ہوئی، پھیلی ہوئی۔ $\frac{29}{16}$ -

مُنْشَرِیْنَ : اسم مفعول جمع مذکر منصوب، مُنْشَرٌ واحد، اِنْشَارٌ مصدر (باب افعال) اٹھائے گئے، زندہ کئے گئے یعنی دوبارہ زندہ کر کے قبروں سے اٹھائے گئے۔ (جلالین) $\frac{25}{15}$ -

مَنْشُوْرٍ : اسم مفعول واحد مذکر مجرور، نَشْرٌ مصدر (باب نصر) کھلا ہوا یعنی قرآن یا توریت (کبیر) $\frac{27}{4}$ -

مَنْشُوْرًا : اسم مفعول واحد مذکر منصوب نَشْرٌ سے۔ کھلا ہوا (ترجمہ مولانا اشرف علی) $\frac{15}{4}$ (چاروں الفاظ کے دیکھو اَنْشَرَ اور اَنْشَرْنَا)

اَلْمُنْشِئُوْنَ : اسم فاعل جمع مذکر، اَلْمُنْشِئُ واحد، اِنْشَاءٌ مصدر، پیدا کرنیوالے۔ $\frac{27}{15}$ (دیکھو اَلْمُنْشَاٰتُ)

مَنْصُوْرًا : اسم مفعول واحد مذکر۔ نَصْرٌ مصدر (باب نصر) مدد کیا گیا۔ $\frac{15}{4}$ (دیکھو الانصار اور انصر)

اَلْمَنْصُوْرُوْنَ : اسم مفعول جمع مذکر مرفوع مدد کئے گئے یعنی غالب $\frac{23}{4}$ (دیکھو الانصار اور انصر)

مَنْضُوْدٍ : اسم مفعول واحد مذکر تہ بر تہ، (ترجمہ تھانوی) $\frac{13}{17}$ $\frac{27}{14}$ -

نَضَدٌ مصدر رکھا ہوا سامان، منتخب سامان، آبائی بزرگی، بزرگ۔ اَنْضَادٌ جمع۔

نَضْدٌ مصدر (باب ضرب) تہ بر تہ کرنا۔ نَضِیْدٌ تہ بر تہ، نَضِیْدَۃٌ تکیہ، نُضُوْدٌ موٹی اونٹنی، منضود بمعنی نضید۔

مَنْطِقَ : اسم، باب ضرب۔ بات بولی، آواز وں کی سمجھ (جلالین) $\frac{19}{17}$ -

نُطْقٌ، نُطُوْقٌ، مَنْطِقٌ مصدر (ضرب) بولنا۔ مَنْطِقٌ (اسم) باب۔ بولی۔ اِنْطَاقٌ (افعال) گویا بنا دینا۔ بات میں دخل دینا۔ مُنَاطَقَۃٌ (مفاعلۃ) باہم گفتگو، اِسْتِنْطَاقٌ (استفعال) گویا کر دینا۔ باہم بات کرنا۔ بات کرنیکی خواہش کرنا۔

مُنْظَرُوْنَ : اسم مفعول جمع مذکر مرفوع۔ مُنْظَرٌ واحد، اِنْظَارٌ مصدر باب افعال، مہلت دئے ہوئے $\frac{19}{15}$ (دیکھو انظر)

Marfat.com

اَلْمُنْظَرِیْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مجرور معرفہ اَلْمُنْظَرُ واحد، مہلت دیئے ہوئے۔ مہلت یافتہ پ ۹ ۱۴/۲ ۲۳/۱۴ (دیکھو انصر)

مُنْظَرِیْنَ: اسم مفعول جمع مذکر منصوب نکرہ مُنْظَرٌ واحد، مہلت یافتہ۔ مہلت دیئے گئے پ ۱۴/۱ ۲۵/۱۴ (دیکھو اَنْظِرْنِی)

مَنَعَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف مَنْعٌ مصدر (فتح) اس نے روکا۔ پ ۱/۱۴ ۱۵/۲۰،۱۱ (دیکھو ما نعتہم)

مُنِعَ: واحد مذکر غائب ماضی مجہول مَنْعٌ مصدر (فتح) اس نے روکا۔ پ ۱۳/۲ (دیکھو ما نعتہم)

مَنَعَکَ: مَنَعَ فعل ماضی واحد غائب کَ مفعول تجھ کو (کس نے) روکا۔ پ ۹ ۱۶/۱۴ پ ۲۳/۱۴ (دیکھو ما نعتہم)

مَنَعَنَا: منع فعل ماضی واحد غائب نَا مفعول ہم کو روکا۔ پ ۱۵/۶ (دیکھو ما نعتہم)

مَنَعَھُمْ: مَنَعَ فعل ماضی واحد غائب ھُمْ مفعول ان کو روکا۔ پ ۲/۱۲ (دیکھو ما نعتہم)

مُنْفَطِرٌ: اسم فاعل واحد مذکر۔ اِنْفِطَارٌ مصدر، باب انفعال۔ پھٹ جانیوالا یعنی پھٹ جائیگا (اسم فاعل بمعنی مستقبل)

پ ۲۹/۱۲ (دیکھو فاطر)

اَلْمُنْفِقِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، اَلْمُنْفِقُ واحد اِنْفَاقٌ مصدر، راہِ خدا میں خرچ کرنیوالے پ ۳/۱ (دیکھو المنافقات)

مُنْفَکِّیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب، مُنْفَکٌّ واحد، اِنْفِکَاکٌ مصدر، باب انفعال، باز رہنے والے جدا ہونیوالے۔ چھوڑنے والے۔ پ ۳۰/۲۳ (دیکھو فکٌّ)

اَلْمَنْفُوْشِ: اسم مفعول واحد مذکر نَفْشٌ مادہ، دُھنا ہوا۔ پ ۳۰/۲۴۔

نَفْشٌ اون۔ ارزانی۔ نَفِیْشٌ پراگندہ سامان۔ نُفُوْشٌ مصدر باب نصر یا ارزاں ہو جانا نَفْشٌ (مصدر باب ضرب و سمع و نصر) اون یا روئی کو دھنکنا انگلیوں سے کسی چیز کو بکھیر دینا۔ رات کو جانوروں کو چرنے کے لئے چھوڑ دینا۔ آخری معنی کے لئے۔ باب افعال، اور اول دونوں معنی کے لئے باب تفعیل آتا ہے۔ مُنَفَّشٌ اَلْمَنْخَرَیْنِ چوڑے نتھنوں والا آدمی۔ تَنَفُّشٌ (تفعل) اور اِنْتِفَاشٌ (افتعال) کسی چیز کا دھنک جانا۔

مُنْقَعِرٌ: اسم فاعل واحد مذکر، اِنْقِعَارٌ

مصدر، باب انفعال، قَعْرٌ مادہ، جڑ سے اکھڑا ہوا۔ 27/8۔

قَعْرٌ کسی چیز کا انتہائی گہراؤ۔ قَصْعَةٌ قَعِيْرَةٌ گہرا پیالہ۔ تَقْعِيْرٌ فی الکلام، کلیہ کی طرح منہ بنا کر بات کرنا۔ بات کرتے وقت ایسا منہ بنالینا جیسے آبخورہ۔

اِنْقَعَرَتِ الشَّجَرَةُ زمین کی پوری گہرائی میں درخت کی جڑیں گھس گئیں یا زمین کی گہرائی میں گھسی ہوئی جڑیں اکھڑ گئیں، آیت میں (بقولِ راغب) مراد یہ ہے کہ جیسے زمین کی گہرائی میں گھسنے والے درخت کی جڑیں اکھڑ جاتی ہیں اور اس جگہ کسی قسم کا نشان بھی نہیں رہتا، اسی طرح ان کافروں کی حالت ہوگئی (المفردات)

مُنْقَلَبٍ: اسم ظرف مجرور، انقلاب مصدر لوٹنے کی جگہ، انجام، نتیجہ۔ 19/15۔

مُنْقَلَبًا: مصدر میمی بمعنی انقلاب، لوٹنا یا اسم ظرف لوٹنے کی جگہ، انجام 15/12۔

مُنْقَلِبُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع۔ مُنْقَلِبٌ واحد، انقلابٌ مصدر قَلْبٌ مادہ لوٹنے والے۔ 9/4، 19/7، 25/7 (دیکھو قلب اور قَلَبُوا)

مَنْقُوْصٍ: اسم مفعول واحد مذکر نَقْصٌ مصدر، باب نصر۔ کم کیا ہوا۔ غیر منقوص کا معنی پورا پورا۔ 12/9۔

نَقْصٌ، نُقْصَانٌ، تَنَقُّصٌ مصدر باب نصر، کم ہونا، کم کرنا (لازم و متعدی) نَقِيْضٌ میٹھا پانی۔ پاکیزہ، خوشبودار چیز نَقِيْصَةٌ نکتہ چینی۔ عیب جوئی۔ بری عادت۔ نَقَاصَةٌ مصدر (باب کرم) پانی کا میٹھا ہونا۔ مَنْقَصَةٌ اور نُقْصَانٌ (بصورتِ اسم) کمی۔ اِنْتَقَاصٌ اور تَنْقِيْصٌ کم کرنا۔ تَنَقُّصٌ (تفعل) عیب جوئی کرنا برا کہنا۔ انتقاص (افتعال) کم کرنا۔ کم ہونا (لازم و متعدی) (تاج المصادر)

اَلْمُنْكَرِ: اسم مفعول واحد مذکر، اِنْكَارٌ مصدر، وہ قول و فعل جسکو عقلِ سلیم برا جانتی ہو اور اگر حسن و قبح کو عقلِ سلیم نہ سمجھ سکے تو شریعت نے اسکو برا قرار دیا ہو منکر ہے۔ (راغب)

راغب کی یہ تعریف کسی قدر پیچدار ہے۔ اشاعرہ کے نزدیک منکر وہ قول و فعل ہے جسکو شریعت نے ممنوع قرار دیا ہو، 4/3، 12/4، 9/9، 10/15، 11/3، 13/19، 17/13، 18/9، 21/11۔

اَلْمُنْكَرَ: حسبِ تفصیلِ مذکور۔ ۱۴/۲۱ ناخوشی یعنی ناخوشی اور نفرت کے آثار ۲۲/۷۲ ناپسندیدہ کام۔

مُنْكَرٍ: اسم مفعول نکرہ مجرور۔ برے کام۔ بری بات۔ ۱۵/۶۲۔

مُنْكَرًا: اسم مفعول نکرہ منصوب بری بات۔ ۲۸/۱

مُنْكِرُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، مُنْكِرٌ واحد۔ اِنكارٌ مصدر ۱۳/۲ نہ پہچاننے والے، ناواقف۔ ۱۷/۱ اور ۱۸/۴ نہ ماننے والے، انکار کرنیوالے۔

مُنْكَرُوْنَ: اسم مفعول جمع مذکر، مُنْكَرٌ واحد، ناآشنا، شناخت میں نہ آئے ہوئے۔ ۱۴/۵ ۲۶/۱۹۔

مُنْكِرَةٌ: اسم فاعل واحد مؤنث، اِنكارٌ مصدر، نہ ماننے والے۔ ۱۴/۹۔

نُكْرٌ۔ نُكَارَةٌ۔ نَكْرَاءُ (اسم مصدر) دانائی۔ نَكْرَةٌ اور نَكِرَةٌ عدم شناخت، انجان۔ نُكْرٌ عقلمند نُكْرٌ برا کام، مشکل کام۔ نَكْرَاءُ عقلمند عورت۔ بری چیز، نَكْرَاءُ روشن طریقہ۔ نَكِيْرٌ دگرگوں ہوجانا۔ حالت کا پلٹ جانا۔ انکار، مُنْكَرٌ بری بات، برا کام، عقلمند آدمی شگفتگی۔ مُنْكَرٌ اور نَكِيْرٌ قبر میں سوال کرنے والے فرشتے۔

نَكِرًا، نَكْرٌ، نُكْرٌ، نُكُوْرٌ، نَكِيْرٌ، مصدر باب سمع، نہ پہچاننا۔ نَكَارَةٌ (مصدر باب کرم) کام کا سخت اور مشکل ہوجانا۔ اِنكارٌ نہ ماننا دل سے یا زبان سے، نہ پہچاننا دماغ سے، حالت اور ہیئت کا بدل جانا کہ شناخت میں نہ آسکے تَنْكِيْرٌ (تفعیل) دگرگوں کر دینا، ناآشنا سا بنا مُنَاكَرَةٌ (مفاعلۃ) باہم لڑنا۔ باہم دانائی میں مقابلہ کرنا۔ تَنَكُّرٌ (تفعل) دگرگوں ہوجانا حالت بگڑ جانا۔ تَنَاكُرٌ نادان بننا اِسْتِنْكَارٌ نہ پہچاننا۔ اَن جان بات کو معلوم کرنا (قاموس۔ المفردات۔ تاج نہایہ۔ مختلف تفاسیر)

مِنْكَ: مِنْ حرفِ جر، كَ ضمیر خطاب مجرور تجھ سے، ۵/۶ ۱۴/۵ ۵/۱۶ ۱۷/۲۱ ۱۴/۲۳ ۵/۲۵ -

مِنْكُمْ: مِنْ حرفِ جر كُمْ ضمیر جمع مذکر مخاطب مجرور، تم سے، تم میں سے۔ ۸/۱

۲/۱۵، ۱۴، ۱۱، ۸، ۷، ۲ — ۴/۲، ۳، ۵، ۷، ۱۱، ۱۴، ۱۲، ۱ — ۵/۷، ۵ — ۶/۶، ۷، ۱۱، ۱۲ — ۷/۳، ۴، ۵، ۱۲ — ۹/۲، ۹، ۱۷ — ۸/۲۰، ۱۸ — ۹/۱۲ — ۱۰/۱، ۲، ۵، ۶، ۸، ۹، ۱۳، ۱۴، ۱۵ — ۱۲/۴، ۷، ۸ — ۱۳/۸ — ۱۴/۲، ۴، ۵، ۱۳، ۱۵ — ۱۶/۸

۱۷/۸،۱۲ ۱۸/۸،۹،۱۰،۱۳،۱۴،۱۵،۱۷ ۱۹/۶ ۲۱/۱۸
۲۲/۴ ۲۳/۳ ۲۴/۵،۱۲ ۲۶/۸ ۲۷/۱۶،۱۷،۱۸ ۲۸/۱،۲،۱۳،
۲۸/۴،۷،۱۵،۱۷ ۲۹/۵،۶،۱۴،۱۶،۱۹ ۳۰/۶۔

مِنْكُنَّ: مِنْ حرفِ جر، كُنَّ ضمیر جمع مؤنث مخاطبہ تم سے۔ تم میں سے ۲۲/۳ ۲۲/۱ ۲۸/۱۹۔

مَنَنَّا: جمع متکلم ماضی معروف، مَنٌّ مصدر، باب نصر۔ ہم نے بڑا احسان کیا، ہم نے بڑی نعمت دی۔ ۲۳/۱۱ ۲۳/۸ (دیکھو مَمْنُون)

مَنُوْعًا: صیغۂ مبالغہ۔ مَنْعٌ مصدر۔ باب فتح۔ بہت روکنے والا یعنی بڑا کنجوس، ۲۹/۲ (دیکھو مانعتہم)

اَلْمَنُوْنِ: اسم، زمانہ، موت ریب المنون کا معنی ہوا حادثِ زمانہ (جلالین) یا حادثۂ موت، (حمادی) ۲۷/۳ (دیکھو ممنون)

مِنْهُ: مِنْ حرفِ جر، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مجرور۔ اس سے۔ اس کی طرف سے اس میں سے۔ ۱/۷،۹ ۲/۱۱،۱۶،۱۷ ۳/۵،۷،۹،۱۳
۴/۱۲،۱۷ ۵/۱۰ ۶/۲،۳،۹،۱۳ ۷/۳،۱۸ ۸/۸،۹
۸/۱۲،۱۴ ۹/۱ ۱۱/۲،۳،۱۰،۱۲،۱۷ ۱۲/۲،۴،۶،۱۰،۱۵

۱۳/۴،۱۹ ۱۴/۸،۱۵،۱۹ ۱۵/۱۴،۱۵،۱۷،۲۱ ۱۶/۱،۲،۹
۱۷/۱۴،۱۷ ۱۸/۳ ۲۰/۱۱ ۲۱/۷،۱۹ ۲۲/۱۵،۱۷ ۲۳/۲،۴،۱۴،۱۵
۲۴/۲۰ ۲۵/۳،۱۲،۱۷ ۲۶/۱۶ ۲۷/۲ ۲۸/۳،۱۱ ۲۹/۶،۱۳،۱۴،۱۸
۳۰/۲۔

مِنْهَا: مِنْ حرفِ جر، هَا ضمیر واحد مؤنث غائب مجرور۔ اس سے۔ اس میں سے۔
۱/۳،۴،۶،۹،۱۳،۱۵ ۲/۲،۶،۱۴ ۵/۳ ۶/۸،۱۰
۷/۵،۱۴ ۸/۲،۵،۹،۱۱ ۹/۱،۴،۱۰،۱۲،۱۴ ۱۰/۱،۱۳ ۱۲/۹
۱۳/۱ ۱۴/۳،۷ ۱۵/۸،۱۷ ۱۶/۱،۱۲،۱۹ ۱۷/۲،۹،۱۱،۱۲
۱۸/۱،۲،۱۰،۱۶،۱۷ ۱۹/۱۶ ۲۰/۱،۳،۵،۷،۱۲،۱۴ ۲۱/۱۵
۲۲/۲،۶،۷،۸ ۲۳/۲،۴،۹،۱۴،۱۵ ۲۴/۱۴ ۲۵/۳،۹،۱۱،۲۶
۲۷/۱۵،۱۷ ۲۸/۱۳ ۲۹/۳،۹،۱۱ ۳۰/۴۔

مِنْهُمَا: مِنْ حرفِ جر، هُمَا ضمیر تثنیہ غائب مجرور۔ ان دونوں سے۔ ۱/۲ ۲/۱۴ ۴/۱۲،۱۳
۱۲/۱۵،۱۶ ۱۸/۷ ۲۰/۸ ۲۷/۱۱۔

مِنْهُمْ: مِنْ حرفِ جر، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مجرور۔ ان سے۔ ۱/۹،۱۲،۱۵،۱۶ ۲/۱،۲،
۲/۶،۹،۱۶،۱۷ ۳/۱،۱۱،۱۳،۱۶،۱۷ ۴/۳،۸،۹،۱۲
۵/۶،۸،۹،۱۲،۱۳،۱۴ ۶/۱،۲،۷،۹،۱۰،۱۲،۱۳،۱۴،۱۵
۷/۵،۷،۹ ۸/۷،۹،۱۷ ۹/۶،۱۰،۱۱،۱۲ ۱۰/۳،۹،۱۳،
۱۰/۱۴،۱۶،۱۷،۱۸ ۱۱/۳،۴،۵،۶،۹،۱۰ ۱۲/۹،۱۰،۱۲

Marfat.com

۱۴/۳، ۱۶، ۵، ۱۱، ۲۱ ۱۵/۷، ۵، ۱۸ ۱۶/۹، ۱۷ ۱۷/۲، ۳
۱۸/۲، ۶، ۸، ۱۲، ۱۵ ۲۰/۴، ۷، ۲۹ ۲۱/۴، ۷، ۱۲، ۱۹، ۱۷، ۱۸، ۱۹
۲۷/۱۵، ۱۷ ۲۵/۱۳ ۲۹/۱۳، ۹، ۱۱ ۳۰/۴۔

مِنْهُنَّ: مِن حرفِ جر۔ هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مجرور۔ اُن سے۔ ۳/۲ ۵/۱ ۱۴/۴ ۲۳/۲، ۳ ۲۶/۱۴۔

مِنْهَاجًا: اسم آلہ مفرد۔ کھلا ہوا راستہ ۶/۱۱۔ نَہْجٌ، مَنْہَجٌ، مِنْہَاجٌ تینوں ہم معنی ہیں۔ روشن۔ کشادہ راستہ۔ نَہْجٌ مصدر باب فتح، راستہ کا کشادہ اور صاف ہونا اور اس پر چلنا۔ کپڑے کا پرانا ہونا۔ کپڑے کو پرانا کرنا۔ اس معنی میں سَمِعَ اور کَرُمَ سے بھی مستعمل ہے۔

اِنْہَاجٌ کشادہ راستہ ہونا اور راستہ کشادہ کرنا (لازم ومتعدی) (تاج)

مُنْهَمِرٍ: اسم فاعل واحد مذکر۔ اِنْہِمَارٌ مصدر باب انفعال خوب برسنے والا۔ ۲۷/۸۔

ھَمْرَۃٌ ایک بار بارش ہونا، شدتِ غصہ میں ہلاک ہوجانا۔ ھَامِرٌ خوب بارش۔ ھَمَّارٌ خوب بارش۔ بیہودہ بکواس کرنیوالا آدمی۔ ہَیْمُوْرٌ، مِہْمَرٌ، مِہْمَارٌ بکواسی آدمی۔ ھَمِرٌ بہت ریت۔ ھَمْرٌ (نصر وضرب) گرنا۔ گرانا رنج دینا۔ ھَمْرٌ (صرف ضرب سے)، توڑنا۔

ویران کرنا۔ اِنْہِمَارٌ (انفعال) شکست اور ویران ہونا۔ گرنا۔ پانی اور آنسوؤں کا گرنا۔ بہنا۔ لکڑی مارنے سے درختوں کی پتیاں گرنا۔ (قاموس واقرب الموارد)

مِنِّيْ: مِن حرفِ جر، ی ساکن ضمیر واحد متکلم مجرور۔ مجھ سے، میری طرف سے۔ میری۔ ۱/۴ ۲/۱۷ ۷/۱۲ ۱۳/۱۸ ۱۶/۴، ۵، ۱۶ ۲۰/۷ ۲۱/۱۵۔

مَنِيٍّ: صیغہ صفت بروزن فعیل بمعنی وہ چیز جس سے انسانی ساخت کا قوام درا اندازہ بنایا جاتا ہے جس کو جوہرِ انسانی کہہ سکتے ہیں۔ ۲۹/۱۸

مُنْیَۃٌ منی کا ہم معنی ہے۔ مُنٰی موت۔ اندازہ ارادہ۔ مِنًی بمعنی مَنِیٌّ، مَنِیَّۃٌ موت، مدت مَنَایَا جمع۔ مُنْیَۃٌ آرزو مُنٰی جمع، اُمْنِیَّۃٌ آرزو، اَمَانِیُّ جمع، مُنَاوَاۃٌ بدلہ۔ سزا۔

مَنْیٌ مصدر (ضرب) اندازہ کرنا۔ آزمانا۔ اِمْنَاءٌ (افعال) منی ڈالنا۔ تَمْنِیَۃٌ (تفعیل) دل میں آرزو پیدا کرنا۔ آرزومند کرنا۔ بدلہ دینا۔ مُمَانَاۃٌ (مفاعلۃ) بدلہ دینا۔ انتظار کرنا۔ مدارات کرنا۔ سواری پر باری باری سے سوار ہونا۔ تَمَنِّیْ (تفعل) آرزو کرنا۔ جھوٹ بولنا نئی بات پیدا کرنا۔ تحریر کو پڑھنا

Marfat.com

(مجمع البحار و تاج و مفردات و معجم القرآن)

مُنِیْبٌ : اسم فاعل واحد مذکر مرفوع، اِنَابَۃٌ مصدر باب افعال۔ نَوْبٌ مادہ! اللہ کی طرف رجوع کرنیوالا خلوص کے ساتھ توبہ کرنے والا۔ ہر طرف سے مڑ کر اللہ کی طرف لوٹنے والا ۲/۱۲۔

نَوْبٌ مصدر (باب نَصَرَ) کسی چیز کا بار بار لوٹنا۔ نَوْبَۃٌ کا بھی یہی معنی ہے، نَائِبَۃٌ کا بھی یہی معنی ہے۔ نَائِبَۃٌ حادثہ مصیبت جو بار بار لوٹتی ہے۔ اِنَابَۃٌ (افعال) خلوص عمل کے ساتھ اللہ سے توبہ کرنا۔ اِنْتِیَابٌ (افتعال) باری باری سے آنا۔

(المفردات) (دیکھو اَنَابَ و اُنِیْبُ)

مُنِیْبٍ : اسم فاعل واحد مذکر مجرور، اللہ کی طرف خلوص سے رجوع کرنیوالا۔ ۲/۲۴ ۲۶/۱۵، ۱۷۔

مُنِیْبًا : اسم فاعل واحد مذکر منصوب بمعنی مذکور ۲۳/۱۵۔

مُنِیْبِیْنَ : اسم فاعل واحد مذکر منصوب، مُنِیْبٌ واحد، اللہ کی طرف رجوع کرنیوالا۔ ۲/۲۱۔

مُنِیْرٍ : اسم فاعل واحد مذکر مجرور، اِنَارَۃٌ مصدر باب افعال نُوْرٌ مادہ۔ باب افعال کا ابتدائی ہمزہ کبھی متعدی بنانے کے لئے آتا ہے اور کبھی صاحب ماخذ ہونے کو ظاہر کرتا ہے اسلئے اِنَارَۃٌ کا معنی روشن کرنا بھی ہے اور روشنی والا یعنی روشن ہو جانا بھی۔ اس بنا پر مُنِیْر کا ترجمہ ہوا خود روشن اور دوسروں کو روشن کرنیوالا ۱۰/۳ پ ۸/۲۱ ۱۲/۲۱ ۱۵/۲۲۔

نُوْرٌ وہ بے کیف چمک ہے جو خود ظاہر اور دوسری چیز کو ظاہر کر دیتی ہے (کبیر)

نور کبھی بصیرت سے دکھتا ہے جیسے عقل کا نور، علم کا نور، قرآن کا نور، روح کا نور، کبھی بَصَر سے دکھتا ہے جیسے آگ، بجلی، ستاروں اور سورج چاند کا نور (مفردات) انتہائی نور کو ضو اور ضیاء کہتے ہیں۔ (بیضاوی)

نُوْرٌ کلی، شگوفہ، اَنْوَارٌ جمع۔ نَارٌ آگ، نِیْرَانٌ نِیْرَۃٌ اَنْوِرَۃٌ نِیَارٌ جمع۔ اَنْوَرُ خوبصورت روشن، مَنَارَۃٌ (اسم مصدر) روشنی (اسم ظرف عقلی و حسی) اذان کہنے کا مقام۔ جہاں سے عقلی اور روحانی نور نکلتا اور پھیلتا ہے، چراغ دان، جہاں سے چراغ کی روشنی پھیلتی ہے۔ مَنَارٌ (اسم مصدر) روشنی (اسم ظرف) راستہ کا نشان۔ نُوْرٌ مصدر باب نصر، روشن کرنا اِنَارَۃٌ (افعال) روشن ہونا، روشن کرنا (لازم و متعدی) درخت پر پھول آنا، خوبصورت ہونا ظاہر کرنا۔ اِنْوَارٌ بھی باب افعال کا مصدر ہے

Marfat.com

تَنْوِیْرٌ (تفعیل) روشن ہونا۔ روشن کرنا۔ صبح کی روشنی ہو جانا، درخت میں پھول آجانا۔ تَنَوُّرٌ (تفعل) روشن ہو جانا۔ اِنْتِیَارٌ (افتعال) بدن پر نورہ (چونہ وغیرہ) ملنا۔ اِسْتِنَارَۃٌ (استفعال) روشن ہونا روشنی ڈھونڈھنا۔

مُنِیْرًا: اسم فاعل واحد مذکر منصوب۔

خود روشن دوسرں کو روشن کرنیوالا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی۔ ۲۲/۳ ۔

مَوَاخِرَ: صیغہ صفت جمع، مَاخِرٌ واحد مَخْرٌ اور مُخُورٌ مصدر، باب فتح۔ پانی کو چیرنے والی کشتیاں۔ ۲۲/۱۴ ۔

مُخْتَرَۃٌ ہر برگزیدہ منتخب چیز، مَخِیْرٌ پانی ملی ہوئی شراب۔ مَاخُورٌ شراب کی بھٹی، شراب کی بھٹی پر بیٹھنے والے، مَوَاخِرُ اور مَوَاخِیْرُ جمع۔ مَاخِرٌ پانی کو پھاڑنے والی کشتی۔ آواز دینے والی کشتی، ایک جھونکے میں آگے بڑھنے والی کشتی۔ مَوَاخِرُ جمع، یَمْخُورٌ دراز قامت دراز گردن آدمی۔

مَخْرٌ اور مُخُورٌ مصدر، باب فتح کشتی کا چلنا۔ پانی کو پھاڑنا۔ چلنے میں آواز پیدا ہونا۔ پانی کو ہاتھوں سے چیرنا۔ زمین کو نرم بنانے کے لئے پانی کو اس پر چھوڑ دینا۔

اِمْتِخَارٌ (افتعال) ہر اچھی چیز کو چھانٹ لینا

تَمَخُّرٌ (تفعل) ہوا کی طرف پشت کر کے کھڑا ہونا۔

اَلْمَوَازِیْنَ: اسم آلہ یا اسم مفعول، جمع، اَلْمِیْزَانُ یا اَلْمَوْزُوْنُ واحد، ترازوئیں یا وزن کئے جانیوالے اعمال۔ ترازو ایک ہوگی موازین جمع کا صیغہ کیوں ذکر کیا؟ اسکی توجیہ یہ ہے کہ موزونات مختلف ہوں گے ہر شخص کے اعمال الگ الگ تولے جائیں گے تو گویا ہر ایک شخص کے اعمال کی ترازو بھی الگ ہو گئی، یا وزن میں تعدد ہوگا، لاتعداد آدمی ہوں گے اس لئے وزن کی بھی شمار نہیں جتنے آدمی اتنی ہی مرتبہ وزن کشی، میزان کو بصورت تعدد لانے سے وزن کے تعدد کی طرف اشارہ ہے (بیضاوی) ۱۷/۴ ۔

وَزْنٌ کسی چیز کی مقدار کی پہچان عوام کے نزدیک کسی چیز کو ترازو سے تولنے کو وزن کہتے ہیں (راغب) حقیقت میں وزن کا معنی تو یہی ہے، تولنے سے چیز کی صحیح مقدار معلوم ہو جاتی ہے جو وزن کی اصل غرض ہے اس

Marfat.com

وزن کے معنی جانچنے اور مقدار کو پہچاننے کے ہونگے
موزوں چیز وہی ہوتی ہے جس کی کوئی جسمانیت ہو،
لیکن کبھی غیر جسمانی چیزوں کے لئے بھی وزن کا
استعمال کیا جاتا ہے جیسے اقیموا الوزن بالقسط
اپنے تمام افعال، اعمال اور معاملات
کی صحیح وزن کشی کرو، انصاف پیشِ نظر رکھو
کمی بیشی نہ کرو۔ (آیت کی یہ تشریح راغب
نے کی ہے)

موزوں کبھی ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو اندازہ
کے موافق ہو، کم زیادہ نہ ہو خواہ وزن سے اس کا
تعلق نہ ہو جیسے وَاَنبتنا فیھامن کل شیئ موزون
ہم نے زمین میں ہر چیز آئیڈیل پیدا کی یعنی اندازہ
شدہ متناسب الاجزاء متناسب الکیفیۃ۔

وزن کے دو مفعول پر کبھی لام نہیں آتا
جیسے وَزَنُوھُمْ، کبھی آتا ہے جیسے وَزَنْتُ لِفُلَانٍ،
میزانُ النَّہارِ ٹھیک دوپہر۔

مَوَازِیْنُہٗ: موازین جمع مضاف۔ ہٗ ضمیر
مضاف الیہ۔ اسکی ترازویں یعنی نیکیوں کے
پلڑے۔ ۸/۹، ۶/۱۸، ۲۶/۳۰۔

مَوَاضِعِہٖ: اسم ظرف جمع۔ مَوْضِعٌ واحد
وَضْعٌ مصدر باب فتح، رکھنے کے مقامات

۴/۳، ۷/۱۰۔

وَضْعٌ اتار کر نیچے رکھ دینا جیسے وَضَعَتِ الْحَمْلَ
اس نے بوجھ اتار کر نیچے رکھ دیا۔ بچہ جننا جیسے
وَضَعْتُھَا میں نے اس کو جنا۔ ایجاد کرنا، پیدا کرنا
بچھانا۔ وَضَعَھَا لِلْاَنَامِ اللہ نے زمین کو پیدا کیا
بچھایا۔ قائم کرنا، بنانا جیسے اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ
لِلنَّاسِ سب سے پہلا مکان جو لوگوں کے لئے
بنایا گیا۔ قائم کیا گیا۔ سامنے لاکر رکھنا، ظاہر کرنا۔
وُضِعَ الْکِتٰبُ اعمالنامے ظاہر کیے جائیں گے
سامنے لائے جائیں گے۔ ان سب معانی میں مفہوم
مشترک رکھنا ہے۔ وَضَعَتِ الدَّآبَّۃُ فِیْ سَیْرِھَا
گھوڑے نے اپنی رفتار میں تیزی کی یعنی جلد جلد
قدم رکھے، دَآبَّۃٌ حَسَنَۃُ الْمَوْضُوْعِ خوش رفتار
گھوڑا۔ اِیْضَاعٌ (باب افعال) تیز رفتار پر
آمادہ کرنا۔ تیز دوڑانا۔ وُضِعَ الرَّجُلُ فِیْ تِجَارَتِہٖ
اس کو تجارت میں نقصان ہو گیا۔ وَضِیْعٌ کمین،
ذلیل، حقیر، رکھی ہوئی امانت، وَضِیْعَۃٌ کم کی
ہوئی قیمت۔ سرکاری ٹیکس۔ خواندہ لڑکا۔
وَضَائِعُ جمع، وَاضِعَۃٌ بدکار عورت، مُوَاضَعَۃٌ
مہربانی، محبت۔ وَضْعٌ، مَوْضِعٌ، مَوْضَعٌ
سب مصدر ہیں، باب فتح۔ وَضَعَ کے

Marfat.com

بعد اگر ضعۃ ہو تو مراد ہوتی ہے مرتبہ سے نیچے گرا دینا۔ کم کر دینا۔ امانت رکھنا۔ خطا معاف کر دینا اور مٹا دینا۔

ضَعَۃٌ مصدر باب کرم، کمینہ، نالائق اور ذلیل ہو جانا۔ مُوَاضَعَۃٌ (مفاعلۃ) باہم معاہدہ۔ باہم خرید و فروخت۔ باہم کسی چیز پر موافقت تَوَاضُعٌ (تفاعل) عاجز بن جانا۔ اپنے کو کمزور درجہ والا ظاہر کرنا۔ اِتِّضَاعٌ (افتعال) کمینہ اور ذلیل ہونا۔ (المفردات، تکج، صحاح)

مَوَاطِنَ: جمع، مَوْطِنٌ واحد، مواقع، مقاماتِ جنگ۔ ۱/۱۰

وَطْنٌ وَطَنٌ (جمع اوطانٌ) مَوْطِنٌ (جمع مَوَاطِن) لوگوں کے رہنے کی اصل جگہ۔ مواقعِ جنگ، وَطْنٌ مصدر باب ضرب، جگہ پکڑنا۔ مقیم ہو جانا۔ اِیْطَانٌ (افعال) تَوْطِیْنٌ (تفعیل) اِسْتِیْطَانٌ (استفعال) رہنے کی جگہ اختیار کر لینا۔ تَوَطُّنٌ (تفعل) جگہ پکڑ لینا۔ کسی چیز پر دل بستہ ہونا۔

مَوَاقِعَ: جمع مضاف مَوْقِعٌ واحد، منزلیں، فرودگاہیں، مراد ستاروں کے غروب ہونے کے منازل۔ ۲۷/۱۶۔

وُقُوْعٌ نیچے کو گرنا کسی چیز کا ہونا ثابت ہو واجب اور لازم ہو جانا (فتح) قرآن مجید میں وَقَعَ اور اس کے مشتقات کا استعمال عمو عذاب، مصیبت اور شدائد کے موقع پر ہوا جیسے وَقَعَ عَلَیْھِمُ الْقَوْلُ۔ وَقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ لَیْسَ لِوَقْعَتِھَا کَاذِبَۃٌ، لعذ واقع۔

لیکن دو ایک جگہ ثواب کے موقع پر ذکر کیا ہے جیسے فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی ا (المفردات)، وَقِعٌ (سمع) سخت زمی پتھر سے گھوڑوں کے سموں کا گھسنا اور تکلیف وَقْعٌ (اسم) آسیب، کسی چیز پر دو چیز کا گرنا۔ اونچی جگہ، وہ ابر جس سے بار کی امید ہو۔ وَقْعَۃٌ آسیب، لڑائی کی مصیبت، وَقِیْعَۃٌ لڑائی کی مصیبت کنواں۔ وَاقِعَۃٌ حادثہ، مصیبت، قیا مَوْقِعٌ گرنے کی جگہ، مَوَاقِع جمع، اِیْقَاعٌ کسی کو امر ناگوار میں ڈال دینا۔ (تفعیل) خط پر نشان کرنا۔ نشان۔ کسی گمان کرنا۔ مُوَاقَعَۃٌ (مفاعلۃ) لڑائی میں جماع۔ گرنا۔ تَوَقُّعٌ اور اِسْتِیْقَاعٌ کسی چیز

Marfat.com

ہونے کی امید کرنا۔ (قاموس، صحاح)

مُوَاقِعُوْا : اسم فاعل جمع مذکر اصل میں مُوَاقِعُوْنَ تھا، اضافت کی وجہ سے نون ساقط ہوگیا۔ مُوَاقَعَۃٌ (مفاعلۃ) مصدر، گرنے والے۔ ۱۵/۱۹۔

مَوَاقِیْتُ : جمع مِیْقَات واحد، اسم آلہ، وقت کی شناخت کے ذرائع۔ ۲/۸۔

وقت زمانہ کی وہ موہوم امتداد جو کسی کام کے لئے فرض کی جاتی ہے، وَقْتٌ مصدر باب ضرب، وقت مقرر کرنا۔ تَوْقِیْتٌ (تفعیل) وقت ظاہر کرنا۔ مُوَاقَتَۃٌ وقت مقرر کرنا۔ مِیْقَاۃٌ اور مَوْقِتٌ کسی کام کو شروع کرنے کی جگہ جیسے میقاتِ حج، میقاتِ احرام وہ وقت جو کسی کام کے لئے مقرر کیا جاتا ہے کسی کام کا وعدہ جس کے لئے وقتِ مقرر کیا جاتا ہے۔ (المفردات)

مَوَالِیَ : جمع مَوْلٰی، واحد، ۴/۳۳ وہ عصبات جو ذوی الفروض سے بچے ہوئے مال کے وارث ہوتے ہیں اور اگر میت کے ذوی الفروض نہ ہوں تو کل مال کے وارث ہوتے ہیں (البغوی)

بعض مفسروں کا خیال ہے کہ مِمَّا تَرَکَ میں بمعنی مَنْ ہے اور مَنْ تَرَکَ سے مراد ہے میت اور موالی کی تفسیر ہے والدان اور اَقْرَبُوْنَ، اس تفسیر پر والدین اور تمام رشتہ دار وارث موالی ہوں گے۔

اَلْمَوَالِیَ : جمع المولیٰ واحد، چچا کے بیٹے، (البغوی) عصبات (مجاہد) کلالہ (ابوصالح) عام وارث (کلبی) ۱۹/۴۔

مَوَالِیْکُمْ : جمع مضاف کُمْ مضاف الیہ تمہارے (دینی) دوست۔ ۲۱/۱۷۔

وَلَاءٌ اور تَوَالِیْ دو چیزوں میں ایسی کیفیت اتصالیہ کہ اجنبیت حائل نہ ہو مجازاً مراد قرب ہوتا ہے کیا ہی ہو مکانی یا نسبی یا دینی یا دوستی کے لحاظ سے یا اعتقاد کے لحاظ سے یا امداد کے اعتبار سے یا مالکیت اور مملوکیت کے اعتبار سے۔

وِلَایَۃٌ امداد، وَلَایَۃٌ حکومت کی ذمہ داری کسی کام کا ذمہ دار ہونا۔ وَلِیٌّ اور مَوْلٰے دونوں ہم معنی ہیں، ہر ایک کے معنی میں قرب و اتصال کا مفہوم ماخوذ ہے اسی لئے دونوں لفظوں کا اطلاق اللہ پر بھی ہوتا ہے اور بندوں پر بھی اہلِ ایمان اور فرمانبرداروں کا اللہ وَلِی

Marfat.com

اور مولیٰ ہے ایک بندے اور اہل ایمان اللہ کے بھی اولیاء ہیں اور آپس میں بھی ہر ایک دوسرے کا ولی اور مولیٰ۔ مومن اور غیر مومن میں چونکہ رشتۂ اتصال اور توآلی نہیں ہے اس لئے کوئی دوسرے کا ولی ہے نہ متولی۔ باہمی خصوصی تعلق کی وجہ سے ہی مولیٰ آزاد کرنیوالے آقا کو بھی کہتے ہیں اور آزاد شدہ غلام کو بھی معاہد کو بھی چچا کے بیٹے کو بھی بلکہ ہر قرابتی رشتہ دار کو بھی دوست اور دوست کو بھی۔

(مادہ وَلِیٌّ کی مزید تنقیح کے لئے دیکھو اولیاء اور اولیٰ)

مَوْبِقًا : ظرف مکان، وُبُوْقٌ مصدر (سمع، حسب، ضرب) ہلاکت کی جگہ مراد جہنم کا خاص درجہ۔ ١٥/٩ ۔

مَوْبِقٌ جیلخانہ۔ ہلاکت کا مقام۔ وُبُوْقٌ اور مَوْبِقٌ مصدر، ہلاک ہونا۔ اِيْبَاقٌ (افعال) قید کرنا۔ روک رکھنا۔ ہلاک کرنا۔ اِسْتِيْبَاقٌ (استفعال) ہلاک ہونا۔ ہلاک ہونے کی خواہش کرنا۔

اَلْمَوْتُ : مصدر اور اسم مرفوع معرفہ مرنا، موت۔ (نصر، سمع، ضرب) ٥/١ ، ٢/٩

٤/١٢ ٥/١١،٨ ٧/٤ ١٣/١٥ ١٨/٩ ٢٨/١٤ ۔

اَلْمَوْتَ : مصدر اور اسم منصوب
معرفہ، مرنا۔ موت۔ ١/١١ ٤/٨،٥ ٢٢/٨ ٢٤/٢ ٢٥/١٢
٢٧/١٥ ٢٨/١١ ٢٩/١ ۔

اَلْمَوْتِ : مصدر واسم مجرور معرفہ۔ مر
موت۔ ١/٢ ٢/١٢ ٤/١٠ ٧/١٦،١٤ ٩/١٥ ١٢/١ ١٧/٣
٢١/١٢،١٤،١٨ ٢٦/١٦،٧

مَوْتًا : مصدر، منصوب نکرہ۔ مرنا ١٨/١٦

نوٹ : ٢/٦ ٧/٤ ١٣/١٥ میں موت سے
مراد اسبابِ موت ہیں۔ ١٨/١٢ میں موت سے
مراد اماتۃ یعنی موت دینا ہے ٢١/١٨ میں
موت سے مراد سکراتِ موت ہے۔ باقی
آیات میں موت کا مصدری یا اسمی معنی
مراد ہے۔

مَوْتَتَنَا : مصدر مضاف، نا ضمیر جمع متک
مجرور۔ ہماری موت۔ ٢٣/٦ ٢٥/١٥ ۔
(تفصیل کے لئے دیکھو مات اور مَمَات)

مَوْتِكُمْ : مصدر مجرور مضاف کُمْ ضمیر
مذکر حاضر، تمہاری موت۔ ١/٩ ۔

مُوْتُوْا : امر جمع مذکر حاضر، مَوْتٌ مص
(نصر) مر جاؤ۔ ٤/١٦ وقت موت تک اسی حال

Marfat.com

پر قائم رہو۔ پ ۴/۳

اَلْمَوْتَۃَ: اسم بمعنی موت۔ پ ۲۵/۱۶۔

مَوْتِہٖ: اسم مضاف مجرور، ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ اسکی موت۔ پ ۶/۲ ۲۲/۸۔

مَوْتِہَا: اسم مضاف مجرور ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ، اسکی موت، پ ۲/۴ ۳/۲ ۱۴/۱۴ پ ۲۱/۸ ۶، ۵، ۱ ۲۲/۱۴ ۲۳/۲ ۲۵/۱۴ ۲۷/۱۸ آیت ۳/۲ اور ۲۴/۲ میں مرنا مراد ہے باقی ہر جگہ زمین کا خشک ہو جانا۔ نا قابل روئیدگی ہو جانا۔

اَلْمُؤْتُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر۔ اَلْمُؤْتِیْ واحد: اِیْتَاءٌ مصدر (افعال) دینے والے۔ ادا کرنیوالے۔ پ ۶/۲ (دیکھو اَتٰی اور اَتَتْ)

اَلْمَوْتٰی: جمع اَلْمَیِّتُ واحد مردے۔ پ ۱/۹ ۳، ۲ ۷/۱۲ ۶/۵ ۱، ۳/۱۲ ۱۳/۱۰ ۱۷/۸ ۲۰/۲ پ ۲۱/۸ ۲۲/۱۸ ۲۴/۱۹ ۲۵/۲ ۲۶/۴ ۲۹/۱۸ مردہ دل کافر۔ پ ۷/۱۔

اَلْمُؤْتَفِکٰتُ: اسم فاعل جمع مؤنث مرفوع و مجرور۔ اَلْمُؤْتَفِکَۃُ واحد: اِئْتِفَاکٌ مصدر (افتعال) اِفْکٌ مادہ۔ الٹی ہوئی۔ منقلب، مراد حضرت لوطؑ کی قوم کی بستیاں جو بحیرۂ مردار کے ساحل پر آباد تھیں اور جن کی تخت گاہ یا سب سے بڑا شہر سدوم یا سدوم تھا حضرت لوطؑ کا حکم نہ ماننے اور ظلم و لواطت سے باز نہ آنے کی وجہ سے اللہ نے انکی زمین کا تختہ الٹ دیا اور اوپر سے کنکریلے پتھروں کی بارش کی۔ پ ۱۰/۱۵ ۲۹/۵۔

اَلْمُؤْتَفِکَۃَ: اسم فاعل واحد مؤنث منصوب المؤتفکات جمع۔ الٹی ہوئی (بستیاں)، مراد قوم لوط کی بستیاں۔ پ ۲۷/۷۔

مَوْثِقًا: مصدر منصوب وُثُوْقٌ بھی مصدر ہے (حسب) پختہ پیمان مضبوط عہد۔ پ ۱۳/۲، ۴۔

مَوْثِقَہُمْ: مصدر منصوب مضاف ھُمْ ضمیر مذکر غائب مضاف الیہ انکا مضبوط عہد۔ پ ۱۳/۲

وَثِیْقٌ مضبوط، وِثَاقٌ جمع، وَثِیْقَۃٌ عہد نامہ وہ دستاویز یا کوئی چیز جس سے کام میں مضبوطی ہو وَثَاقٌ اور وِثَاقٌ اور رِبَاطٌ بند، مَوْثِقٌ اور مِیْثَاقٌ عہد و پیمان مضبوطی۔ مَوْثِقٌ کی جمع، مَوَاثِقُ اور مَیَاثِقُ مِیْثَاقٌ کی جمع مَوَاثِیْقُ اور مَیَاثِیْقُ۔

وَثَاقَۃٌ مصدر (کرم) کسی کام کو مضبوط کرنا۔ ثِقَۃٌ اور مَوْثِقٌ مصدر (حسب) مضبوط رکھنا۔ کسی پر بھروسہ کرنا۔ اِیْثَاقٌ (افعال) مضبوط باندھنا۔ تَوْثِیْقٌ (تفعیل) مضبوط کرنا۔ عہد لینا۔

اِسْتِیثَاقٌ (استفعال) عہد لینا،

مَوْجٌ: اسم مفرد نکرہ، اَمْوَاجٌ جمع، پانی کی پہاڑ لہر۔ ۱۸/۱۱ ۲۱/۱۲۔

مَوْجٌ مصدر (نصر) ہلنا۔ لہر دینا۔ تلاطم۔ پانی میں لہریں اٹھنا۔ حق اور سچی بات سے مڑنا۔ لوگوں کو پریشان کرنا۔

مَوْجٍ: اسم مفرد نکرہ۔ لہر۔ ۱۲/۲۴۔

اَلْمَوْجُ: اسم مفرد معرفہ۔ لہر ۸/۱۱ ۱۲/۲۴۔

مُؤَجَّلاً: اسم مفعول واحد مذکر۔ تَاْجِیْلٌ مصدر (تفعیل)، اَجَلٌ مادہ۔ مقررا لوقت۔ وہ جس کا وقت معین ہو۔ ۴/۴۔

تَاْجِیْلٌ وقت دینا۔ مہلت دینا۔ وقت مقرر کرنا۔ دیر کرنا۔ (دیکھو اَجَلٌ)

مَوَدَّةً: مصدر منصوب نکرہ (سمع) دوستی محبت۔ دلی رغبت۔ ۶/۱۵ ۲۱/۶ ۲۸/۸۔

مَوَدَّةٌ: مصدر مرفوع نکرہ، دوستی، دوست رکھنا۔ ۵/۷۔

اَلْمَوَدَّةَ: مصدر منصوب معرفہ۔ دوستی، دوست رکھنا۔ ۲۵/۴۔

اَلْمَوَدَّةِ: مصدر مجرور معرفہ، دوستی، دوست رکھنا۔ ۲۸/۷۔

مَوَدَّةَ: مصدر منصوب مضاف، دوستی محبت۔ ۲۰/۱۵

وَدٌّ وَدِیْدٌ وَدُوْدٌ دوست، بہت محبت کرنیوالا۔ وَدٌّ کی جمع اَوِدَّاءُ، اَوْدَادٌ، اَوِدٌّ ہے۔

وَدٌّ اور وُدٌّ حضرتِ نوح کی قوم کے ایک بت کا نام۔ مَوَدَّةٌ کتاب۔ ●

وُدٌّ، وَدَادٌ، وِدَادَةٌ، مَوَدَّةٌ، مَوِدَّةٌ، مَوْدِدَةٌ مصادر ہیں (سمع) دوست رکھنا۔ فتح سے بھی بہت کم بطورِ شاذ آیا ہے، وَدٌّ، وَدَادٌ، وَدَادَةٌ آرزو کرنا۔ تَوَدُّدٌ (تفعل) دوستی نباہنا۔ دوست رکھنا۔ تَوَادٌّ (تفاعل) باہم دوستی رکھنا۔

مُؤَذِّنٌ: اسم فاعل واحد مذکر۔ تَاْذِیْنٌ جکے مصدر (تفعیل) پکارنے والا منادی ایلچی ۸/۱۲ ۱۳/۳۔

اِذْنٌ اجازت۔ علم، دانست اُذُنٌ اور اُذْنٌ کان۔ نَاشِرُالْاُذُنَیْنِ کان کھولے ہوئے یعنی ایلچی اور امید وار۔ لَبِسْتُ اُذُنَیَّ لَہٗ میں نے اس کے لئے دونوں کان چھپا لئے یعنی روگردانی کی۔ غافل بن گیا۔ اُذُنَۃٌ وہ شخص کہ ہر سنی ہوئی بات کا یقین کرلے۔ طَعَامٌ لَا اُذُنَۃَ لَہٗ ایسا کھانا جس کی رغبت نہ ہو۔ اُذَیْنٌ کان اور علم۔ اَذَانٌ

Marfat.com

اعلان اطلاع، تَاذِیْنٌ کا اسم مصدر بھی ہے یعنی
نماز کی نماز۔ اَذِیْنٌ دربان ضامن ذمہ دار۔
اُذُنٌ اور اُذَانِیٌّ بڑے کان والا۔ مُؤَذِّنٌ ضامن
ذمہ دار۔ وہ جگہ جہاں ہر طرف سے اذان کی آواز
سنی جائے۔ مِئْذَنَۃٌ اذان۔ اذان دینے
کی جگہ، گرجا۔

اِذْنٌ۔ اَذَنٌ۔ اَذَانٌ۔ اَذَانَۃٌ مصادر ہیں
(سمع) اگر اس کے بعد باء ہو تو معنی ہوگا جاننا
اگر لام ہو تو معنی ہوگا امیدوار ہونا۔ اَذِنَ لَہٗ اِذْنًا
واَذِیْنًا اس کو اجازت دی۔ اَذِنَ اِلَیْہِ اَذَنًا
اور اَذِنَ لَہٗ اَذَنًا تعجب سے اس کو سنا۔ اَذَنَہٗ
(نصر) اس کے کان پر مارا۔ اَذِنَ الْعُشْبُ
گھاس خشک ہونے لگی۔ اِیْذَانٌ (افعال)
اعلان کرنا۔ اذان کہنا۔ اگر اس کے بعد ایک
مفعول ہو جیسے اٰذَنَہٗ تو تعجب میں ڈالنے، اور کنے
اور کان پر مارنے کا معنی ہوگا، اگر دو مفعول ہوں
خواہ دوسرے مفعول پر باء ہو یا نہ ہو جیسے
اٰذَنَہُ الْاَمْرَ اور بِالْاَمْرِ تو کسی بات کی کسی کو
اطلاع دینے کا معنی ہوگا۔ تَاْذِیْنٌ (تفعیل)
اذان کہنا۔ اعلان کرنا۔ اجازت دینا۔ گوشمالی
کرنا۔ اِسْتِیْذَانٌ (استفعال) اجازت
چاہنا۔ تَاَذَّنٌ (تفعل) قسم کو یاد کرنا۔ اعلان
کرنا۔ اطلاع دینا۔

مَوْرًا : مصدر (نصر) ہلنا، موجی حرکت کرنا ۲۴/۲
مَوْرٌ (اسم) موج۔ ہموار راستہ جس پر بکثرت
آمد و رفت ہو، خون جاری ہونا۔ موجیں مارنا۔
ہلنا۔ پراگندہ ہونا۔ غبار اٹھنا۔ اِمَارَۃٌ (افعال)
زمین پر خون بہانا۔ ہوا کا غبار اڑانا۔ اِمْتِیَارٌ
(افتعال) تلوار سونتنا۔ تَمَوُّرٌ (تفعل) آمد و
رفت۔ آنا جانا۔ (قاموس و تاج)

اَلْمَوْرُوْدُ : اسم مفعول واحد مذکر وُرُوْدٌ
مصدر (ضرب) اترنے کی جگہ (یعنی ظرفِ مکان) ۱۲/۹
وَرْدٌ گلاب کا پھول، ہر پھول، بہادر، شیر،
زعفران۔ وِرْدٌ بخار، بخار کی باری۔ وظیفہ، مقررہ
حصہ، پانی کا مقررہ حصہ۔ پانی پر اترنے والے لوگ،
فوج کا ایک دستہ۔ وِرْدَۃٌ ہلاکت۔ مَوْرِدٌ
اور مَوْرِدَۃٌ راستہ۔ گھاٹ۔

وُرُوْدًا اور وِرْدٌ مصدر (ضرب) آنا، پانی
پر آنا۔ وَرَادَۃٌ اور وُرُوْدَۃٌ مصدر (کرم)
گھوڑے کا گلگوں ہونا۔ اِیْرَادٌ (افعال) گھاٹ
پر لانا۔ حاضر کرنا۔ تَوْرِیْدٌ (تفعیل) درخت
میں پھول آنا۔ رخسار کو گلابی کرنا۔ تَوَرُّدٌ (تفعل)

گھاٹ ڈھونڈھنا۔ پانی پر آنا۔ اِسْتِیْرَادٌ (استفعال) پانی پر آنا، گھاٹ پر لانا۔ (تاج ومفردات و راغب)۔

اَلْمُوْرِیَاتِ

اَلْمُوْرِیَاتِ: اسم فاعل جمع مؤنث، اَلْمُوْرِیَۃُ واحد۔ اِیْرَاءٌ مصدر، (افعال) آگ روشن کرنیوالے۔ ۳۰/۲۵۔

مراد وہ گھوڑے جو پتھریلی زمین پر چلتے ہیں تو ان کے سموں کی رگڑ سے آگ کی چنگاریاں نکلتی ہیں (عکرمہ، عطاء، ضحاک، مقاتل، کلبی) بھڑک کر میدانِ کارزار کی طرف جانیوالے گھوڑے جن کے سواروں کے دلوں میں عداوت کی آگ بھڑکتی ہے (قتادہ) سواروں کا وہ دستہ جو دن بھر جہاد کرنیکے بعد شام کو واپس آکر کھانا پکانے کے لئے آگ جلاتا ہے (حضرتِ ابن عباس بروایت سعید بن جبیر) جنگی داؤں کرنیوالے سپاہی (مجاہد، زید بن اسلم) قولِ اول کو ترجیح عام اہلِ تراجم اور مفسرین نے دی ہے۔

رِیَۃٌ پھیرا۔ وہ چیز جس سے آگ جلائی جاتی ہے۔ وَرِیٌّ مخلوق۔ وَرِیٌّ آگ جلانے کی چیز، آگ دینے والا۔ وَرَاءٌ اوٹ۔ آگے پیچھے وَرْیٌ مصدر (ضرب) آگ جل جانا۔ رِیَۃٌ اور وُرِیٌّ بھی مصدر ہیں۔ وَرْیٌ مصدر باب حسب و سمع، جمع ہونا بھر جانا۔ لکڑی وغیرہ کو رگڑ کر آگ نکالنے کی کوشش کرنا۔ اِیْرَاءٌ لکڑی چقماق وغیرہ کو رگڑ کر آگ نکالنا۔ تَوْرِیَۃٌ (تفعیل) بمعنی اِیْرَاءٌ اور پردہ کے اندر کوئی بات کہنا یعنی اصل بات کو چھپا کر دوسری بات ظاہر کرنا، اس طور پر کہ جھوٹ بھی نہ ہو اور اصل بات ظاہر بھی نہ ہونے پائے۔ مُوَارَاۃٌ (مفاعلہ) کسی چیز کو چھپانا۔

(تاج و مفردات و قاموس ولسان)

مَوْزُوْنٍ

مَوْزُوْنٍ: اسم مفعول واحد مذکر، وَزْنٌ اور زِنَۃٌ مصدر (ضرب) اندازہ کی ہوئی۔ جانچی ہوئی، ۱۴/۲ وزن تولنا۔ جانچنا۔ اندازہ کرنا۔ اِتِّزَانٌ (افتعال) وزن کرنا۔ جانچنا۔

اَلْمُوْسِعِ

اَلْمُوْسِعِ: اسم فاعل واحد مذکر، اِیْسَاعٌ مصدر (افعال) مالدار، وسعت والا۔ ۲/۱۵

مُوْسِعُوْنَ

مُوْسِعُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، اِیْسَاعٌ مصدر (افعال) مقدرت والے، قدرت والے۔ ۲۷/۲

وَسْعٌ وِسْعٌ وُسْعٌ سعۃ، کشائش، مالداری طاقت، دست رسی۔ وَسَاعٌ سبک رفتار، کشادہ دست۔ بزرگی، کشادہ کام۔ وَاسِعٌ کشادہ، فراخ وسعت والا۔ بہت دینے والے۔ ہر چیز کی سمائی رکھنے والا۔

سَعَۃٌ مصدر (فتح) سمانا۔ گنجائش رکھنا طاقت رکھنا۔ فراخی کرنا۔ وُسَاعَۃٌ اور سَعَۃٌ مصدر (کرم) صاحبِ مقدور ہونا۔ بزرگ ہونا۔ اِیْسَاعٌ (افعال) مالدار ہونا طاقتور ہونا۔ مالدار بنا دینا، کسی پر نعمت فراخ کرنا۔ تَوْسِیْعٌ (تفعیل) فراخ کرنا۔ فراخدست کرنا۔ تَوَسُّعٌ (تفعل) کشادگی۔ مجلس میں کشادہ ہو کر بیٹھنا اِتِّسَاعٌ (افتعال) کشادہ ہونا۔

مُوْسٰی: عَلَم معرفہ، بنی اسرائیل کے مشہور پیغمبر جنکی والدہ کا نام یوحانث تھا اور باپ کا نام عمران، کہا جاتا ہے کہ عبرانی زبان میں مُوْ پانی کو کہتے ہیں اور شٰی کا معنی درخت عربی میں شین کو سین سے بدل دیا حضرتِ موسٰی کو پیدائش کے بعد لکڑی کے صندوق میں بند کر کے پانی میں ڈالدیا گیا تھا اس لئے موسٰی نام ہو گیا۔ (قاموس)

حضرتِ موسٰی علیہ السلام جلیل القدر رسول تھے قرآن مجید میں اتنا کثیر تذکرہ کسی اور پیغمبر کا نہیں آیا جتنا حضرتِ موسٰی کا آیا ہے فرعون شاہِ مصر کی گود میں پرورش پائی جوان ہوئے تو ایک قبطی آپ کے ہاتھ سے بلا ارادہ مارا گیا۔ آپ ملکِ شام کی طرف چلے گئے، وہاں حضرتِ شعیب کی صاحبزادی سے نکاح ہوا سالہا سال حضرت شعیب کی بکریاں چرائیں مدت کے بعد واپس ہوئے تو صحرا ءِ سینا میں کوہِ طور پر آگ بھڑکتی دیکھی قریب پہنچے تو نبوت سے سرفراز کر دیئے گئے۔ آپ کی درخواست پر آپ کے بھائی ہارون کو بھی پیغمبر بنایا گیا۔ دونوں بھائی فرعون کے پاس پہنچے اور اللہ کا پیغام پہنچایا فرعون نے سرکشی کی، جادوگروں کو جمع کیا، مقابلہ ہوا، جادوگروں کا شکست ہوئی وہ مسلمان ہو گئے فرعون کی دشمنی بڑھ گئی۔ آپ بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر راتوں رات مصر سے نکل کھڑے ہوئے فرعون نے پیچھا کیا اور مع لشکر کے دریا میں گھس پڑا، آخر غرق ہو گیا۔ موسٰی امن چین سے نکل کر چلدئے، مزید تفصیل کے لئے تاریخ کا مطالعہ کرو۔

۲/۴۷، ۳، ۱۶ ، ۲/۱۶ ، ۳/۱۴۰ ، ۶/۲، ۳، ۸ ، ۷/۱۶، ۱۷ ، ۸/۶ ،
۹/۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰ ، ۱۱/۱۳، ۱۴ ، ۱۲/۲، ۹، ۱۰ ، ۱۳/۱۳، ۱۴ ،
۱۵/۱، ۱۲، ۲۱ ، ۱۶/۱۰، ۱۰۷، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴ ، ۱۷/۴، ۱۲ ، ۱۸/۳ ، ۱۹/۲، ۱۶، ۲۷ ،
۱۹/۸، ۱۹ ، ۲۰/۳، ۵، ۷، ۸، ۱۱، ۱۶ ، ۲۱/۱۶، ۱۷ ، ۲۲/۶ ، ۲۳/۸ ، ۲۴/۸، ۹ ،
۲۳/۱۱، ۲۶ ، ۲۵/۳، ۱۱ ، ۲۶/۲، ۴ ، ۲۷/۱، ۷ ، ۲۸/۹ ، ۳۰/۳، ۱۲ ۔

مُوْصٍ: اسم فاعل واحد مذکر، اِیْصَاءٌ مصدر باب افعال۔ اصل میں مُوْصِیٌ تھا، وصیت

Marfat.com

کرنے والا۔ ۲/۶۔

کسی کے عمل کرنے کے لئے کوئی نصیحت آمیز ہدایت وصیت کہلاتی ہے (المفردات)

اَرْضٌ وَاصِیَۃٌ وہ زمین میں ہمیشہ سبزی رہی۔ اِیْصَاءٌ اور تَوْصِیَۃٌ دونوں کا معنی ہے وصیت کرنا۔ تَوَاصِی باہم ایک کا دوسرے کو وصیت کرنا۔

مُؤْصَدَۃٌ: اسم مفعول واحد مؤنث اِیْصَادٌ مصدر باب افعال، بند کی ہوئی۔ ۳۰/۲۹،۱۵

وَصْدٌ بننا، وَصِیْدٌ اور وَصِیْدَۃٌ چوکھٹ صحن، وہ حظیرہ جو جانوروں کے لئے پتھروں کا بنا لیا جاتا ہے، لکڑیوں سے بنایا ہوا باڑہ اصحاب کہف کا غار، بند کیا ہوا، یہ آخری معنی اس وقت ہوگا جب وصید کو صفتِ مشبہ کہا جائے۔

وَصَّادٌ بُننے والا۔ وَصْدٌ مصدر ب ضرب، پائیدار ہونا۔ برقرار ہونا۔ اِیْصَادٌ مصدر (افعال) باڑہ بنانا۔ دروازہ بند کرنا قفل لگانا۔ تَوْصِیْدٌ (تفعیل) ڈرانا۔

مَوْضُوْعَۃٌ: اسم مفعول واحد مؤنث وَضْعٌ مصدر باب فتح۔ رکھی ہوئی ۳۰/۱۴ یعنی جنت کے چشموں پر پینے کے پیالے رکھے ہوئے ہوں گے۔

(مدارک و معالم) (دیکھو مَوَاضِعِہٖ)

مَوْضُوْنَۃٍ: اسم مفعول واحد مؤنث وَضْنٌ مصدر باب ضرب بونے کی پتروں اور تاروں سے بنے ہوئے جڑاؤ (عملی) زرہ کی کڑیوں کی طرح بنے ہوئے (البغوی) سونے کے تاروں سے گھنی بناوٹ والے جواہرات سے جڑے ہوئے (عام اہلِ تفسیر) قطار در قطار رکھے ہوئے (ضحاک) ۲۷/۱۴

اصل میں وَضْنٌ زرہ کی بناوٹ کو کہتے ہیں، مجازاً ہر مضبوط بناوٹ کو وَضْنٌ کہہ لیا جاتا ہے (راغب) وَضِیْنَۃٌ کھجور کی پتیوں کی چٹائی۔ مَوَاضِیْنُ جمع، تَوَضُّنٌ ذلیل کرنا۔ اِیْضَانٌ نزدیک کرنا (قاموس)

مَوْطِئًا: اسم ظرف، وَطْءٌ مصدر باب سَمِعَ پاؤں رکھنے کی جگہ۔ ۱۱/۴۔

وَطْأَۃٌ قدم کی جگہ، تنگی، سخت گرفت، وَطْأَۃٌ پامال راستہ، مسافر لوگ، وَطِیٌّ گھٹا ہوا روندا ہوا۔ وِطَاءٌ بچھونا۔ مَوْطِئٌ اور مَوْطَیٌ پاؤں کی جگہ وَطْءٌ مصدر وَطِیَٔ ماضی باب سَمِعَ روندنا۔ نزدیک آنا۔ کھڑا ہونا۔ جماع کرنا۔ وَطْءٌ باب فتح آمادہ کرنا۔ نرم اور آسان کرنا۔ وَطَاءَۃٌ باب کرم راستہ پامال ہو

Marfat.com

کٹا ہوا ہونا۔ اِیْطَاءٌ (افعال) غلبہ کرنا۔ پامال کرنا، بغیر جلنے اور بغیر ظاہر کئے کسی کو کسی کام کا حکم دینا۔ تَوْطِئَۃٌ روندنا۔ پامال کرنا۔ نرم اور آسان بنانا۔ مُوَاطَاۃٌ اور تَوَاطُؤٌ موافقت، تَوَطُّؤٌ پامال کرنا۔ اِتِّطَاءٌ آمادہ ہونا، نرم اور آسان ہونا۔ ٹھیک ہو جانا۔ دوستی کی آخری حد کو پہنچ جانا۔

مَوْعِدُہٗ: اسم ظرف بمکان مرفوع وَعْدٌ مصدر باب ضرب اسکے وعدہ کی جگہ یعنی ٹھکانا۔ ۱۷/۱

مَوْعِدُھُمْ: اسم ظرف بمکان مرفوع ان کے وعدہ کی جگہ ۱۵/۴ اسم ظرف زمان ان کا وقت وعدہ ۱۱/۱۲

مَوْعِدَھُمْ: اسم ظرف زمان منصوب مضاف ھُمْ مضاف الیہ، ان کے وعدہ کا وقت۔ ۱۸/۴

مَوْعِدُکُمْ: اسم ظرف زمان مضاف کُمْ مضاف الیہ، تمہارے وعدہ کا وقت۔ ۲۰/۱۱

مَوْعِدَکَ: اسم مصدر منصوب مضاف، کَ ضمیر خطاب، مضاف الیہ۔ تیرا وعدہ۔ ۲۰/۱۳

مَوْعِدِیْ: اسم مصدر منصوب مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ۔ میرا وعدہ۔ ۲۰/۱۳

مَوْعِدٌ: اسم ظرف زمان نکرہ، مرفوع۔ وقت وعدہ۔ ۱۵/۳

مَوْعِدًا: اسم ظرف زمان نکرہ منصوب وقت وعدہ۔ ۱۵/۲۰، ۱۸/۱۵، ۱۲/۱۶، ۲۰/۱۳

مَوْعِدَۃً: اسم مصدر نکرہ مجرور وعدہ ۹/۱۴ وَعْدٌ مَوْعِدٌ مِیْعَادٌ وَعِیْدٌ اسم مصدر دکھ اور سکھ، راحت اور تکلیف کا وعدہ۔ وعید صرف عذاب و شر کے موقع پر مستعمل ہے اسی لئے اس کا ترجمہ ہے دھمکی اور وَعْدٌ کا لفظ عام ہے ثواب عذاب دونوں کے لئے مستعمل ہے وعید سے باب افعال میں ایعاد بنایا گیا ہے یعنی دھمکی دینا مَوْعِدٌ اور مِیْعَادٌ مصدر بھی ہیں (باب ضرب) اور اسم ظرف بھی یعنی وعدہ کا وقت اور جگہ مُوَاعَدَۃٌ ایسی مین جسکی سبزی کی امید ہو۔

مَوْعِظَۃٌ: اسم مصدر نکرہ نصیحت ۲/۳، ۳/۱۰، ۴/۱۱، ۵/۷

مَوْعِظَۃً: اسم مصدر نکرہ۔ نصیحت ۲/۸، ۴/۹، ۵/۱۰، ۲۴/۲

اَلْمَوْعِظَۃِ: اسم معرفہ طرفہ نصیحت ۱۴/۲۲ وَعْظٌ مصدر باب ضرب) ایسی نصیحت کرنا جس میں ڈراوا شامل ہو (راغب) بھلائی کی اس طرح نصیحت کرنا کہ دلوں میں رقت پیدا ہو جائے (خلیل) مَوْعِظَۃٌ اور

Marfat.com

عِظَۃٌ اسم مصدر یعنی نصیحت۔ (المفردات) مصدر بھی ہیں نصیحت کرنا (قاموس) اِتِّعَاظٌ (افتعال) نصیحت قبول کرنا۔

اَلْمَوْعُوْدِ : اسم مفعول واحد مذکر، وَعْدٌ مصدر، وعدہ کیا ہوا (دن) یعنی روزِ قیامت ۳۰/۱ (دیکھو موعدۃ)

مُوَفُّوْا : اسم فاعل جمع مذکر، تَوْفِیَۃٌ مصدر باب تفعیل، اصل میں مُوَفِّیُوْنَ تھا، پورا پورا دینے والے۔ ۱۲/۲

اَلْمُوْفُوْنَ : اسم فاعل جمع مذکر، اِیْفَاءٌ مصدر باب افعال، پورا کرنیوالے، پورا دینے والے، اس جگہ اول معنی مراد ہے۔ ۲/۶

وَافِی پورا۔ وَفَاءٌ مصدر باب ضرب اِیْفَاءٌ مصدر باب افعال مجرد اور مزید دونوں متعدی ہیں، پورا کرنا اور پورا دینا اول معنی کے لئے مفعول پر بار آتا ہے اور عموماً وعدہ پورا کرنے کے لئے مستعمل ہے جیسے وَفَیْتُ بِعَھْدِہٖ، اَوْفُوْا بِعَھْدِیْ اُوْفِ بِعَھْدِکُمْ دوسرے معنی میں مستعمل ہو تو مفعول پر بار نہیں آتا جیسے اَوْفَیْتُ الْکَیْلَ تَوْفِیَۃٌ مصدر، باب تفعیل، پورا پورا دینا۔ تَوَفِّیْ (تفعل) پورا لینا، قبضہ کر لینا کبھی مراد روح قبض کر لینا ہوتا ہے۔ اِسْتِیْفَاءٌ (باب استفعال) پورا پورا وصول کر لینا۔ (المفردات)

مَوْفُوْرًا : اسم مفعول واحد مذکر، وَفْرٌ مادہ پورا پورا۔ پورا کیا ہوا۔ ۵/۷

وَفْرٌ (اسم) کثرت، مال کی زیادتی، سامان فِرَۃٌ زیادتی، کثرت، وَفْرَۃٌ کانوں تک آجانیوالے بال، وفار جمع۔

وَفَارَۃٌ وَفْرٌ وَفُوْرَۃٌ فِرَۃٌ سب مصدر ہیں (باب کرم و ضرب) بہت ہونا۔ زیادہ ہونا، پورا ہونا۔ وَفْرٌ اور فِرَۃٌ (باب ضرب) پورا کرنا۔ زیادہ کرنا۔ گالی نہ دینا۔ کسی کا دیا ہوا خوشی سے واپس کرنا۔

تَوْفِیْرٌ (تفعیل) زیادہ کرنا۔ پورا کرنا۔ کسی کے حق کو پورا دینا۔ کپڑے کو بہت کاٹنا۔

تَوَفُّرٌ (تفعل) حفاظت کرنا۔ تَوَافُرٌ (تفاعل) اِتِّفَارٌ (افتعال) پورا ہونا۔

اَلْمُوْقَدَۃُ : اسم مفعول واحد مؤنث، اِیْقَادٌ مصدر باب افعال، بھڑکائی ہوئی۔ ۲۹/۳۰

وَقْدٌ وَقُوْدٌ مصدر باب ضرب آگ بھڑکنا وَقُوْدٌ ایندھن، شعلہ۔ اِیْقَادٌ (افعال) بھڑکانا

Marfat.com

آگ جلانا۔ اِسْتِیقَادٌ (استفعال) بھڑکانا۔ بھڑکانے کے لئے تیار ہو جانا۔ اِتِّقَادٌ (افتعال) بھڑک جانا، مجازاً سخت غضبناک ہو جانا، جنگ ہونا۔ وَقْدَةُ الصَّیفِ سخت گرمی۔

مُوْقِنُوْنَ : اسم فاعل جمع مذکر مرفوع۔ مُوْقِنٌ واحد، اِیْقَانٌ مصدر باب افعال یقین کرنے والے، مومن یعنی ہم کو یقین آگیا اسم فاعل بمعنی ماضی وحال، پ۲۱/۵۔

(دیکھو مُسْتَیْقِنِیْنَ اور اِسْتَیْقَنَتْہَا)

اَلْمُوْقِنِیْنَ : اسم فاعل جمع مذکر معرفہ مجرور اَلْمُوْقِنُ واحد اِیْقَانٌ مصدر پ۷/۱۵ عین الیقین کے مرتبہ پر فائز ہونیوالے۔ پ۲۶/۱۸ اہل ایمان، اہل توحید۔

مُوْقِنِیْنَ : اسم فاعل جمع مذکر نکرہ منصوب ایمان لانیوالے، یقین کرنیوالے۔ پ۱۹/۹ ۲۵/۱۴۔

مَوْقُوْتًا : اسم مفعول واحد مذکر، وَقْتٌ مصدر باب ضرب۔ وقت مقرر کیا ہوا، معین الوقت پ۵/۱۲ (دیکھو مواقیت)

اَلْمَوْقُوْذَةُ : اسم مفعول واحد مؤنث، وَقْذٌ مصدر باب ضرب، چوٹ کھا کر مرا ہوا۔ پ۶/۵

وَقْذٌ (اسم) سخت چوٹ، وَقِیْذٌ صفت مشبہ بمعنی اسم مفعول، پھینکا ہوا۔ گر کر مرا ہوا۔ بہت دُبلا۔ قریب الہلاکۃ بیمار، بوجھل، آہستہ چلنے والا۔ قائذ بچھے ہوئے سنگریزے۔

مُوْقِذٌ بدن کی ابھری ہوئی نوکیں مثلاً ٹخنہ، کہنی، زانو، مونڈھا۔

وُقُوْذٌ (باب ضرب) زمین پر دے مارنا پھینک دینا۔ مار دینا۔ چوٹ سے مار ڈالنا سست کر دینا۔ غالب ہو جانا۔ کسی پر نیند کو غالب کر دینا۔ کسی کو بیمار چھوڑ دینا: اِیْقَاذٌ (افعال) کسی کو بیمار چھوڑ دینا۔

(قاموس وتاج ومدارک)

مَوْقُوْفُوْنَ : اسم مفعول جمع مذکر، وُقُوْفٌ مصدر، باب ضرب۔ کھڑے کئے گئے، ٹھیرائے گئے۔ پ۲۲/۱۰

وَقْفٌ مصدر باب ضرب واقف کرنا۔

وُقُوْفٌ مصدر باب ضرب کھڑا کرنا۔ ٹھیرائے رکھنا۔ وَقَفَ فِی سَبِیلِ اللّٰہ بھی اسی سے ماخوذ ہے کوئی چیز اپنی ملکیت سے نکال کر اللہ کی ملک میں داخل کر دی جائے اور اسکے منافع خصوصی یا عمومی ضرورت مندوں کے لئے چھوڑ دئے جائیں تو ایسی چیز کو موقوف اور وقف

کہتے ہیں، مُوَافَقَۃٌ باہم ہر ایک کا دوسرے پر اپنے کام کو موقوف رکھنا۔ وَقْفٌ (اسم) ہاتھی دانت کے کنگن۔ جمع اَوْقَافٌ۔ مُوَقَّفٌ وہ گدھا جس کی نلیوں پر ہاتھی دانت کے کنگن جیسی سفیدی ہو۔

مُوْقِفٌ اسم ظرف ٹھیرنے اور رک جانے کی جگہ۔ وَقِیْفَۃٌ وہ نیل گائے یا ہرن وغیرہ جو شکاری سے ڈر کر متحیر ہو کر کھڑی ہو جائے۔ (المفردات)

اَلْمُؤَلَّفَۃِ: اسم مفعول واحد مؤنث، تَاْلِیْفٌ مصدر باب تفعیل، ملائے گئے، جوڑے گئے۔ ۱۰/۱۴ (دیکھو اَلَّفَ اور اَلْفَتْ اور اِیْلَافِ)

مَوْلُوْدٌ: اسم مفعول مفرد مذکر، وِلَادَۃٌ مصدر باب ضرب جنا ہوا۔ ۲/۱۴ ۲۱/۱۳۔

وَلَدٌ بمعنی مولود، واحد ہو یا کثیر، بڑا ہو یا چھوٹا، کتنی ہی عمر کا ہو اس کو وَلَدٌ اور مولود کہا جاتا ہے۔ امام ابوالحسن نے کہا والد کا اطلاق صرف بیٹے اور بیٹی پر آتا ہے باقی اہل و عیال کو وُلْدٌ اور وِلْدٌ کہا جاتا ہے بعض اہل لغت کا قول ہے کہ وُلْدٌ اور وَلَدٌ کی جمع ہے جیسے اَسَدٌ کی جمع اُسْدٌ۔ راغب کے نزدیک وُلْدٌ کا واحد ہونا بھی جائز ہے۔

وَلِیْدٌ بچہ، وِلْدَانٌ جمع، وَلِیْدَۃٌ عرف عام میں باندی کو کہا جاتا ہے، لِدَۃٌ ہم جولی، ہمعمر، اصل میں وِلْدَۃٌ تھا۔ تَوَلُّدٌ پیٹ سے پیدا ہونا، کسی سبب اور دلیل سے نتیجہ نکلنا۔ (المفردات)

مَوْلًی: اسم مفرد، مَوَالِی جمع۔ ۲۵/۱۵ دوست ۲۶/۵ کارساز، حمایتی۔

اَلْمَوْلٰی: اسم مفرد، اَلْمَوَالِیْ جمع ۹/۱۹ ۱/۱۷ کارساز، حمایتی ۱۴/۹ دوست۔

مَوْلٰکُمْ: مَوْلٰی مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ۴/۷ ۹/۱۹ ۱/۱۷ ۲۸/۱۹ مددگار، کارساز ۲۷/۱۸ ساتھی، لائق یعنی جہنم تمہارا ساتھی ہے اور تمہارے لائق ہے۔ (البغوی و محلی)

مَوْلٰنَا: مولیٰ مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ، ہمارا کارساز، مددگار۔ ۸/۳ ۱۰/۱۳۔

مَوْلَاہُ: اس کا کارساز، مددگار ۲۸/۱۹ ۳۸/۱۹

مَوْلَاھُمْ: مَوْلٰی مضاف ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ، ان کا کارساز، آقا ۷/۱۴ ۱۱/۸۔

مُوَلِّیْہَا: مُوَلِّی اسم فاعل مضاف ھَا ضمیر واحد مؤنث مضاف الیہ۔ مُوَلِّیَۃٌ اسکی طرف منہ پھیرنے والا۔ منہ کرنیوالا۔ ۲/۲ (مولیٰ اور مُوَلِّی کی تنقیح کے لئے دیکھو موالیکم)

مُؤْمِنٌ: اسم فاعل واحد مذکر مرفوع، نکرہ ایمان مصدر، باب افعال۔ ایمان رکھنے والا، صاحبِ ایمان۔ ۲/۱۱، ۵/۱۰،۱۵، ۱۴/۱۹، ۱۵/۲، ۱۶/۵، ۱۷/۷، ۲۳/۱،۹، ۲۸/۱۵۔

مُؤْمِنٍ: اسم فاعل واحد مذکر مجرور نکرہ ایمان رکھنے والا، صاحبِ ایمان ۵/۱۰، ۱۰/۸، ۲۴/۲

یقین اور تصدیق کرنے والا۔ ۱۲/۱۲۔

اَلْمُؤْمِنُ: اسم فاعل واحد مذکر مرفوع معرفہ ایمانٌ مصدر، امن دینے والا۔

مُؤْمِنًا: اسم فاعل واحد مذکر منصوب ایمانٌ مصدر۔ ایمان رکھنے والا۔ ایمان لانیوالا ۵/۱۰، ۱۲/۱۲، ۲۱/۱۵، ۲۹/۱۰۔

اَلْمُؤْمِنٰتِ: اسم فاعل جمع مؤنث معرفہ منصوب و مجرور، اَلْمُؤْمِنَۃُ واحد ایماندار عورتیں۔ ۵/۱، ۵/۶، ۱۱/۴، ۱۸/۱۰،۸

۱۲/۳،۳،۲،۱۶، ۲۲/۶،۹، ۲۷/۱۸، ۲۹/۱۰، ۳۰/۱۰۔

اَلْمُؤْمِنٰتُ: اسم فاعل جمع مؤنث مرفوع معرفہ، ایماندار عورتیں۔ ۱۱/۱۵، ۱۸/۱، ۲۸/۸

مُؤْمِنٰتٌ: اسم فاعل جمع مؤنث مرفوع نکرہ، ایماندار عورتیں۔ ۲۶/۱۱۔

اَلْمُؤْمِنُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع معرفہ ایماندار مرد، ایمان رکھنے والے مرد ۳/۸،۱۱، ۴/۳،۲،۸

۶/۲،۶، ۹/۱۵، ۱۰/۱۳،۱۵، ۱۱/۲، ۱۳/۱۴، ۱۸/۱۰،۹،۱،۱۵، ۲۱/۴،۸،۹،۱۹

۲۶/۱۰،۱۳،۱۴، ۲۸/۲،۱۶، ۲۹/۱۵۔

مُؤْمِنُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع نکرہ۔ ایمان رکھنے والے مرد۔ ۷/۲، ۹/۱۷، ۲۲/۱۰، ۱۵/۱۴، ۲۶/۱۱، ۲۸/۸

مُؤْمِنَۃٌ: اسم فاعل واحد مؤنث مرفوع ایماندار عورت۔ ۲/۱۱۔

مُؤْمِنَۃً: اسم فاعل واحد مؤنث منصوب ایماندار عورت۔ ۵/۱۱۔

مُؤْمِنَۃٍ: اسم فاعل واحد مؤنث مجرور ایماندار عورت۔ ۵/۱۰، ۲۲/۲۔

مُؤْمِنَیْنِ: اسم فاعل تثنیہ مذکر، مُؤْمِنٌ واحد، دونوں ایمان رکھنے والے۔ ۱۶/۱

اَلْمُؤْمِنِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب مجرور معرفہ، ایماندار مرد۔ ۱/۲، ۲/۱۲، ۳/۱۱،۱۵

۴/۳،۷،۹، ۵/۸،۱۰،۱۲،۱۴،۱۷،۱۸، ۶/۲،۱۲، ۷/۹، ۸/۸

۹/۷،۱۲، ۱۰/۳،۴،۵،۸،۱۰،۱۴،۱۵،۱۶، ۱۱/۲،۳،۵،۱۰،۱۴

۱۱/۱۵،۱۶ ، ۱۲/۱۰ ، ۱۳/۱۸ ، ۱۴/۵،۶ ، ۱۵/۹ اور ۱۳ ، ۱۶/۹ ، ۱۸/۱۷
۱۸/۱۲،۱۳ ، ۱۹/۷،۹،۱۰،۱۵،۱۶،۱۷ ، ۲۰/۲،۳،۴،۸،۱۶
۲۱/۸،۱۹ ، ۲۲/۲،۳،۴،۵،۶،۸ ، ۲۳/۷،۸ ، ۲۶/۶،۹،۱۱،۱۳
۲۷/۱،۲،۱۸ ، ۲۸/۴،۱۰،۱۳،۱۹ ، ۲۹/۱۰ ، ۳۰/۱۰۔

مُؤْمِنِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب و مجرور نکرہ۔ ایماندار مرد ۱/۲،۱۱ ، ۲/۱۶ ، ۳/۶،۱۳
۴/۵،۹ ، ۶/۸،۱۳ ، ۷/۵ ، ۸/۱،۶،۱۸ ، ۹/۱۵ ، ۱۰/۸،۱۴ ، ۱۱/۱۳،۱۵
۱۲/۵،۸ ، ۱۳/۵ ، ۱۸/۳،۸ ، ۱۹/۵،۸،۹،۱۰،۱۱،۱۲،۱۳،۱۴ و ۱۵
۲۲/۱۰ ، ۲۳/۶ ، ۲۶/۱۷۔

اَمْنٌ چین، سکون نفس خوف نہ ہونا۔

اَمَانٌ چین کی حالت اور وہ چیز جو بطور امانت رکھی جائے۔ آمِنٌ محفوظ اور امن والا یعنی جہاں امن ہو۔ اَمَنٌ اور اَمِنَۃٌ بھی بمعنی اَمْنٌ آیا ہے، مَامَنٌ امن کی جگہ۔

اِیْمَانٌ (متعدی بنفسہ) کسی کو امن دینا مُؤْمِنٌ امن دینے والا، اسی لئے اللہ کا صفتی نام مؤمن ہے اِیْمَانٌ (جو متعدی بنفسہ نہ ہو) امن والا ہونا۔ (تشریح کے لئے آئندہ سطریں)

ایمان شرعی کا معنی ہے شرع محمدی کی تصدیق کرنا اور چونکہ اس تصدیق کی تکمیل اقرار زبان اور عمل اعضاء سے ہوتی ہے اسلئے زبانی اقرار اور دیگر اعمال کو بھی ایمان کہا گیا ہے مثلاً نماز کو حیا کو، راستے سے تکلیف دہ چیز کے ہٹانے کو۔

ایمان کا لغوی معنی ہے تصدیق کرنا خواہ تصدیق صحیح ہو یا غلط اگر تصدیق اعتراف کے معنی کو متضمن ہو تو ایمان کے بعد بار کا آنا ضرور ہے اور بے خوف ہونے کے معنی کو شامل ہو تو اس کے بعد مِنْ آنا لازم ہے اور امن دینے کا معنی مقصود ہو تو کسی حرفِ جر کی ضرورت نہیں بلفظِ ایمان خود متعدی ہوگا، رَجُلٌ اَمِیْنٌ و امان، امانتدار آدمی۔ اَمَنَۃٌ اور اُمَّنَۃٌ ہر شخص پر اعتماد کر لینے والا آدمی۔ اَمُوْنٌ وہ اونٹنی جو ٹھوکر کھانے سے محفوظ ہو۔ (المفردات و بیضاوی)

اَلْمَوْءٗدَۃُ: اسم مفعول واحد مؤنث، وَأْدٌ مصدر، باب ضرب، زندہ دفن کی ہوئی پ۳۰ اسلام سے پہلے عرب کے بعض قبائل عکسی اور عار کی وجہ سے پیدا ہوتے ہی لڑکیوں کو زندہ گڑھے میں دفن کر دیا کرتے تھے کسی کو داماد بنانا باعثِ عار جانتے تھے لڑکی کمائی نہیں کر سکتی اس لئے اسکو کھلانا دشوار تھا۔ حضرت ابن عباس سے بروایت عکرمہ مروی ہے کہ گڑھا کھود کر حاملہ عورت

اس کے کنارہ پر بیٹھ جاتی تھی اگر لڑکا ہوا تو خیر اور لڑکی ہوئی تو فوراً گڑھے میں پھینک کر اوپر سے مٹی پاٹ دیتی تھی۔ (معالم)

وَأْدٌ سخت آواز، اونٹ کا بلبلانا۔ تُؤَرْدَةٌ تُؤَدَةٌ تُؤَدَةٌ آہستگی۔ وَئِيدَةٌ اور مَوْءُودَةٌ زندہ دفن کی ہوئی بچی۔ مَوَائِدُ مصائب۔ وَأْدٌ (باب ضرب) زندہ دفن کرنا۔ تَوَءُّدٌ (تفعل) آہستہ چلنا۔ ڈھکنا لیجانا۔

مُوْهِنٌ: اسم فاعل واحد مذکر مضاف۔ وَهْنٌ مادہ کمزور کرنیوالا۔ ۹/۶ (دیکھو اَوْهَنَ)

مَوْئِلًا: اسم ظرف وَأْلٌ مادہ۔ لوٹنے کی جگہ یعنی جائے پناہ۔ ۱۵/۲۔

وَأْلٌ (اسم) جائے پناہ۔ اَوَّلُ پہلا۔ اُوْلٰی پہلی۔ مَوْئِلٌ (اسم مصدر) رہائی (اسم ظرف) جائے پناہ۔ مَوْأَلَةٌ پناہ۔

وَأْلٌ اور وُؤُوْلٌ مصدر وَأَلَ ماضی۔ باب ضرب، پناہ لینا۔ رہائی ڈھونڈھنا۔ دوڑنا۔

مُهَاجِرٌ: اسم فاعل واحد مذکر۔ مُهَاجَرَةٌ مصدر (مفاعلۃ) ھجر مادہ، چھوڑ کر جانیوالا یعنی قوم کو چھوڑ کر اللہ کی رضامندی کی طلب میں جانیوالا (راغب و مدارک) ۲۰/۱۵۔

هَجْرٌ اور هِجْرَانٌ چھوڑنا۔ چھوڑ دینا خواہ دل سے ہو یا زبان سے یا عملی طور پر۔

مُهَاجَرَةٌ ترک تعلق کر لینا۔ مُهَاجِرٌ کسی سے تعلقات منقطع کر لینے والا۔ مُهَاجِرٌ اصطلاحاً وہ شخص ہے جس نے باذن رسول اللہ اپنا وطن چھوڑ کر مدینہ میں سکونت اختیار کر لی تھی فتح مکہ کے بعد ہجرت کا حکم موقوف کر دیا گیا اب ہجرت کا معنی صرف یہ ہے کہ اگر ارکان دینی اور ضروریات شرعیہ کو ادا کرنے سے آدمی مجبور ہو تو سہولت اور امن کی جگہ چلا جائے مدینہ کو ہجرت کرنے کا حکم باقی نہیں رہا ہجرت سے حقیقی مراد یہ ہے کہ ناجائز خواہشات ہوا و ہوس برے اخلاق اور گناہوں کو آدمی چھوڑ دے۔

هُجْرٌ بیہودہ کلام۔ هَجَرَ الْمَرِيضُ بیمار نے بیہوشی میں بکواس کی، بڑبڑایا (باب نصر) اَهْجَرَ زَيْدٌ زید نے قصداً بیہودہ بات کہی بکواس کی (باب افعال) هَاجِرَاتُ الْكَلَامِ کلام کی بیہودگیاں برے جملے۔ هِجِّيرٌ بری عادت کو ترک کرنے والا۔ هَجِيرٌ اور هَاجِرَةٌ ٹھیک دوپہر جس میں گرم ممالک میں کاروبار ترک کر دیا جاتا ہے۔ هِجَارٌ اونٹ کو باندھنے کی رسی۔ فَحْلٌ مَهْجُورٌ ہجار سے بندھا ہوا اونٹ۔ هِجَارٌ

Marfat.com

اَلقَوس کمان کی تانت۔

مُهَاجِرًا: اسم فاعل واحد مذکر منصوب، مُهَاجَرَةٌ مصدر، ہجرت کرنیوالا۔ وطن چھوڑ کر مدینہ کو جانیوالا۔ ۵/۱۱۔

مُهَاجِرَاتٍ: اسم فاعل جمع مؤنث، مُهَاجِرَةٌ واحد، مُهَاجَرَةٌ مصدر (باب مفاعلة) ہجرت کرنیوالیاں یعنی وہ عورتیں جو صلح حدیبیہ سے ہجرت کرکے آئی تھیں۔ ۲۸/۸ (معالم وخازن)

اَلْمُهَاجِرِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مجرور اَلْمُهَاجِرُ واحد، ہجرت کرنیوالے۔ ۱۱/۱۲ ۱۸/۹ ۲۱/۷ ۲۸/۴۔

تمام آیات میں مہاجرین سے وہ صحابہ کرام مراد ہیں جو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنا گھر بار چھوڑ کر ہجرت کرکے مدینہ کو چلے گئے تھے۔

اَلْمِهَادُ: اسم، بچھونا۔ مراد ٹھکانا۔ قرارگاہ۔ ۲/۹ ۳/۱۰ ۴/۱۱ ۵/۱۲ ۱۳/۸ ۲۳/۱۳۔

مَهْدٌ گہوارہ پالنا۔ زمین۔ مُهُوْدٌ جمع، مُهْدَةٌ اونچی یا نیچی یا ہموار زمین۔ مِهَادٌ گہوارہ۔ زمین۔ بستر۔ مَهْدٌ (مصدر، باب نصر) بچھانا۔ اختیار کرنا۔ کام کرنا۔ تَمْهِيْدٌ (تفعیل) بچھانا۔ کام کو ہموار کرنا۔ عذر سننا۔ عذر قبول کرنا۔ تَمَهُّدٌ (تفعل) قادر ہونا۔

مُهَانًا: اسم مفعول واحد مذکر، اِهَانَةٌ مصدر باب افعال۔ هُوْنٌ مادہ۔ ذلیل کیا ہوا۔ ۱۹/۴

هَوْنٌ نرمی۔ آسانی۔ کمزوری۔ هَيِّنٌ نرم۔ سہل الاخلاق۔ ضعیف۔ هُوْنٌ ذلت۔ حقارت هَوْنٌ (مصدر باب نصر) آسان ہونا۔ اِهَانَةٌ (مصدر باب افعال) ذلیل کرنا۔ مُهِيْنٌ ذلیل کرنے والا۔ مَهِيْنٌ ذلیل۔ حقیر۔ تَوْهِيْنٌ (تفعیل) کمزور کرنا۔ اَهْوَنُ بہت کمزور، هَاوُدَانٌ کمزور۔

اَلْمُهْتَدِ: اسم فاعل واحد مذکر معرفہ، اِهْتِدَاءٌ مصدر، باب افتعال، هَدْيٌ مادہ۔ ہدایت یافتہ۔ ہدایت پانے والا۔ اصل میں اَلْمُهْتَدِيْ تھا۔ یار کو ساقط کردیا گیا یا طالب ہدایت (راغب) ۱۵/۱۰، ۱۴۔

مُهْتَدٍ: اسم فاعل واحد مذکر نکرہ، حسبِ تفصیلِ مذکور۔ ۲۷/۲۰۔

اَلْمُهْتَدِيْ: اسم فاعل واحد مذکر معرفہ

Marfat.com

ہدایت یاب۔ $\frac{پ۹}{۱۲}$ ۔

اَلْمُهْتَدُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع معرفہ۔ اِھْتِدَاءٌ مصدر باب افتعال، ہدایت پانیوالے۔ $\frac{پ}{۲}$ ۔

مُهْتَدُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع نکرہ۔ اِھْتِدَاءٌ مصدر: ب افتعال، ہدایت پانے والے۔ ہدایت یافتہ۔ $\frac{پ}{۸}$ $\frac{پ}{۱۵}$ $\frac{پ}{۱۱}$ $\frac{پ}{۱۴}$ $\frac{پ۲۵}{۸، ۱۰، ۱۱}$

اَلْمُهْتَدِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مجرور و منصوب نکرہ۔ مُهْتَدِیْ واحد۔ ہدایت پانیوالے۔ $\frac{پ}{۱}$ $\frac{پ}{۳}$ $\frac{پ}{۱}$

ہِدَایَۃٌ مہربانی کے ساتھ رہنمائی ایسی چیز کی طرف جو رہنما کی نظر میں اچھی ہو۔ ہدایت کا یہ حقیقی معنی ہے مجازاً ہر چیز کا راستہ بتلانے کو کہتے ہیں خواہ وہ چیز تکلیف دہ اور عذاب آفریں ہو۔ ھَدْیٌ کعبہ کو بھیجا ہوا قربانی کا جانور، ھَدِیَّۃٌ بروزن فَعِیْلَۃٌ بمعنے مفعول، تحفہ بھیجی ہوئی سوغات، ھَدْیَۃٌ طریقہ کو بھی کہتے ہیں بمعنی ھَدْیٌ ھَدَایَا جمع، ھدیہ بھیجنے کے لئے اِھْدَاءٌ (باب افعال) مخصوص ہے مگر دے ھَدِیَّہ بھیجنے کے لئے کوئی مشتق مستعمل نہیں۔

ھَوَادِی الْوَحْشِ جنگلی جانوروں کا پیشرو دستہ جو گلہ کا رہنما ہوتا ہے۔ مِھْدَاءٌ جو ہدیہ بھیجنے کا عادی ہو، بکثرت تحفے بھیجتا ہو، ایک شاعر کہتا ہے وَ اِنَّکَ مِھْدَاءُ الْخَنَا نَطِفُ الْحَشَا تو گالیوں کے تحفے بکثرت بھیجتا ہے تیرا سینہ کچھ نہ کچھ ٹپکاتا ہی رہتا ہے۔

ھَدْیٌ اور **ھِدَایَۃٌ** مصدر باب ضرب ہدایت کرنا۔ ھَدْیٌ حاصل مصدر اور مصدر اِھْدَاءٌ (افعال) ہدیہ بھیجنا۔ تَھَادِیْ (تفاعل) باہم ایک کا دوسرے کو سوغات دینا۔ مُھَادَاۃٌ (مفاعلۃ) دو آدمیوں کے بیچ میں ہو کر دونوں کے سہارے سے چلنا۔ اِھْتِدَاءٌ (افتعال) راستہ پانا دینی ہو یا دنیوی طلب ہدایت کرنا۔ ہدایت پر قائم رہنے کی طلب کرنا۔ (المفردات)

ھُدٰی اور ہدایت اگرچہ ہم معنی ہیں لیکن قرآن مجید میں لفظ ھُدٰی کی نسبت اللہ اور کلام اللہ ہی کی طرف کی گئی ہے کسی انسان کی طرف نہیں کی گئی، ہاں ہادی انسان کو کہا گیا ہے۔

ساری کائنات کو اللہ کی ہدایت کا معنی ہے

Marfat.com

فطری راستہ بتانا جو بقار زندگی کے لئے ضروری ہیں مثلاً کھانا، پینا، سونا، جاگنا، حرکت کرنا۔ سکون پانا۔ ہضم کرنا۔ نمو کرنا۔ جمع ہونا۔ الگ ہونا۔ رنگ، کیفیت، خاصیت اور مقدار کو بدلتے رہنا۔ غرض ہر شئ کا اپنا نوعی اور شخصی فریضہ ادا کرنا۔ اللہ کی تخلیقی رہنمائی کے زیرِ اثر ہے۔

انسان کو ہدایت کرنے کے اللہ کی طرف سے چھ طریقے ہیں یا یوں کہا جائے کہ چھ ترتیبی درجات ہیں ہدایت کے زیریں مرتبہ پر پہنچے بغیر اوپر کے درجہ پر کوئی فائز نہیں ہو سکتا۔

۱۔ عقل و دانش ادراکی حواس اور معارف ضروریہ کی عطار ان چیزوں کی تخلیق ہدایتِ انسانی کا پہلا درجہ ہے۔

۲۔ آیاتِ آفاقیہ اور براہینِ نفسانیہ جو ہر وقت خاموش پیامِ ہدایت لا رہی ہیں اور روشن دانش والے کے لئے انکی ہدایت بڑی ہدایت ہے۔

۳۔ پیغمبروں کا بھیجنا اور کتابوں کو نازل کرنا اور خیر و شر میں امتیاز کرنے کے لئے پیہم پیام بھیجنا۔

۴۔ ہدایت یافتہ ہونے کی توفیق دینا سیدھے راستہ پر چلانا۔

۵۔ مراتبِ معارف کی ترقی عرفان کے پہلے درجہ پر پہنچا کر دوسرے درجہ کا راستہ کھول دینا اور دوسرے درجہ سے تیسرا مرتبہ اور تیسرے سے چوتھا، اسی طرح ترقی کرتے کرتے آخری درجہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی اللہ کا نور اللہ ہی کے نور سے دیکھتا ہے۔

۶۔ جنت کا راستہ دکھانا اور آخرت میں نجات دے کر اپنا قرب عطار کرنا۔

پہلے تینوں طریقے تو تمام انسانوں کے لئے عام ہیں چوتھے نمبر پر آدمی ہدایت کا پھل پانے لگتا ہے اور اہلِ ھدیٰ کے دائرہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

کتاب اللہ یا پیغمبر یا آیاتِ آفاقیہ و انفسیہ کا ہادی ہونا محض رہنمائی کا معنی رکھتا ہے اور اللہ کا ہادی ہونا رہنمائی کے معنی میں بھی ہے اور فائز المرام بنانے کے معنی میں بھی۔

جس ہدایت کا سبب پیغمبر یا کتاب سے کیا گیا ہے اس سے مراد ہدایت یاب بنانے کی نفی ہے کسی کے اختیار میں ہدایت یاب بنانا

نہیں ہے اور جن آیات میں اللہ نے کافروں ظالموں اور سرکشوں کو خود ہدایت نہ کرنے کی صراحت کی ہے تو اس سے مراد ہے ہدایت یاب نہ بنانا یا بقولِ راغب اس طرح کہا جائے کہ ہدایت کا مفہوم اضافی ہے جس طرح تعلیم کے لئے معلم تعلیم نہ دے یا متعلم انتہائی کند ذہن غبی اور ناکارہ ہو اور تعلیم کے اثر کو قبول نہ کرے تو تعلیم کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا اور تعلیم معلم کے باوجود کہا جا سکتا ہے کہ گویا اس کو تعلیم ملی ہی نہیں اسی طرح اگر ہدایت پانے کا کوئی طلبگار ہی نہ ہو بتائے ہوئے راستے سے روگرداں ہی رہے تو گویا یہ کہنا صحیح ہوگا کہ اللہ نے اسکو ہدایت ہی نہیں کی اسکو راستہ بتایا ہی نہیں اول توجیہ پر اللہ سے نفی ہدایت حقیقی ہے یعنی واقعی اللہ نے ہدایت یاب نہیں بنایا اور دوسری توجیہ پر سلب ہدایت مجازی ہوگا یعنی واقع میں تو اللہ نے راستہ دکھایا اور ہدایت کی مگر بدقسمتوں نے اللہ کی ہدایت سے فائدہ نہیں اٹھایا گویا اللہ نے ہدایت ہی نہیں کی۔

مَهْجُوْرًا : اسم مفعول واحد مذکر ہَجْرٌ سے یعنی متروک، اس قرآن پر ایمان لائے نہ اس کے حکم پر عمل کیا یا ہُجْرٌ سے بمعنی بکواس یعنی لوگوں نے قرآن کو بکواس قرار دیا کسی نے سحر کہا کسی نے شعر آخری تشریح مجاہد اور نخعی کی ہے۔ ۱۹/۱ (دیکھو ہُجْرٌ)

اَلْمَهْدِ : اسم، گہوارہ، گہوارہ میں ہونے کا مطلب ہے شیر خوارگی کا زمانہ، یا ماں کی گود میں، ۳/۱۲ ۷/۵ ۱۶/۵ (دیکھو مِهَادًا)

مَهْدًا : فرش، بچھونا ۱۶/۱۱ ۲۵/۷ (دیکھو مِهَادًا)

مَهَّدْتُ : واحد متکلم ماضی معروف تَمْهِيْدٌ مصدر باب تفعیل، میں نے بچھایا۔ میں نے پھیلایا۔ ۲۹/۱۵ (دیکھو مِهَادًا)

مَهْزُوْمٌ : اسم مفعول واحد مذکر، هَزْمٌ مصدر، باب ضرب شکست خوردہ یعنی مقہور، ہلاک۔ ۲۳۔

هَزْمٌ اور هَزْمَةٌ (اسم) نشیبی جگہ۔ گڑھا۔ هَزَمٌ کمان کی آواز، هَزِمٌ فرمانبردار گھوڑا۔ هَزِيْمٌ بے تہا۔ نہ رکنے والی بارش۔ هَزِيْمَةٌ شکست، هَازِمَةٌ مصیبت۔ هَيْزَمٌ سخت جنگل کا شیر۔ هَزَمَ عَلَيْهِ (باب نصر) اس پر مہربانی کی۔ هَزَمٌ (ضرب) مارنا۔ توڑنا۔ شکست دینا۔ هَزِيْمَةٌ بھی مصدر ہے۔ تَهَزُّمٌ

(تفعیل) لاٹھی ٹوٹ جانا۔ بادل گرجنا۔ اِنْہِزَامٌ (انفعال) ٹوٹ جانا۔ شکست کھانا۔ (المفردات و قاموس)

مُهْطِعِيْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب مُہْطِعٌ واحد۔ اِہْطَاعٌ مصدر، باب افعال سر جھکائے تیزی سے دوڑنیوالے ۱۳/۱۹ ۲۷/۸ ۲۹/۸ مَہْطَعٌ کشادہ راستہ۔ مُہْطِعٌ عاجزی اور ذلت کی وجہ سے نظر نہ اٹھانیوالا۔ بلانیوالے کی طرف خاموش چلا جانیوالا۔ ہَطْعٌ اور ہُطُوْعٌ (مصدر باب فتح) دوڑتا ہوا آنا۔ کسی چیز پر نظر جمائے رکھنا۔ اِدھر اُدھر نگاہ نہ اٹھانا۔ اِہْطَاعٌ (افعال) سر جھکائے تیز دوڑنا۔ گردن لمبی کرنا۔

اَلْمُهْلِ: (اسم) ۱۵/۱۶ ۲۵/۱۶ تیل کی چھٹ۔ ۲۹/۷ چاندی کا پانی۔ (مملی) بعض مفسرین نے اس جگہ بھی تلچھٹ ترجمہ کیا ہے۔ مُہْلٌ ہر معدنی چیز کو کہتے ہیں جیسے تانبا، لوہا، سونا، چاندی، پگھلے ہوئے لوہے کے پانی کو بھی کہتے ہیں۔ روغنِ زیتون۔ روغنِ زیتون کی تلچھٹ۔ زہر۔ زرد لہو پیپ۔ مردہ سے بہنے والا زرد پانی۔ مُہْلٌ وقفہ، آرام، آہستگی، زمانہ۔ مردہ سے بہنے والا زرد پانی۔ مَہْلَۃٌ آرام۔ آہستگی۔ زمانہ۔ مردہ کا زرد پانی پیپ۔ مَہْلٌ اسلاف۔ مَاہِلٌ تیز چلنے والا۔ آگے بڑھنے والا۔

مَہْلٌ (مصدر باب نصر) آہستگی کرنا۔ بھلائی میں سبقت کرنا۔ اِمْہَالٌ (افعال) مہلت دینا۔ تاخیر کرنا۔ نرمی اور آہستگی کرنا۔ عذر کرنا۔ تَمْہِیْلٌ (تفعیل) مہلت دینا۔ (تفعل) دیر کرنا۔ بھلائی میں آگے ہونا۔ استمہال (استفعال) مہلت مانگنا۔ اِمْہِلَالٌ سیدھا کھڑا ہونا۔ آرام لینا۔

مُهْلِكَ: اسم فاعل واحد مذکر۔ اِہْلَاکٌ مصدر باب افعال، ہلاک کرنیوالا ۲/۱ ۹/۱۹ ۲/۹ ہَلَکٌ مصدر (ضرب) ہلاک ہونا۔ اِہْلَاکٌ اور ہَلَکٌ ہلاک کرنا۔ تَہْلُکَۃٌ سبب ہلاکت۔ مَہْلَکٌ (اسم) ہلاک ہونیوالا ہُلُوْکٌ بدکار عورت۔ ایسی نازک خرام لچکدار چال سے چلنے والی گویا زمین پر گری پڑتی ہے۔ ہلاکت پانچ معانی کے لئے قرآن میں مستعمل ہے۔

ا۔ ایک چیز کسی کے پاس سے جاتی رہنا اور دوسرے کے پاس ہونا جیسے ہَلَکَ عَنِّیْ سُلْطَانِیَہْ میری حکومت جاتی رہی میرا اقتدار زائل ہوگیا۔

۲۔ بگاڑ۔ اجاڑ جیسے ہَلَکَ الطَّعَامُ کھانا

Marfat.com

بگڑ گیا۔ یُہْلِکَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وہ کھیتی اور مویشی
کو اجاڑتا ہے، تباہ کرتا ہے ۲ موت جیسے
اِنِ امْرُؤٌ ہَلَکَ اگر کوئی آدمی مرجائے۔ عموماً
بری قابل مذمت موت کے لئے قرآن نے لفظ
ہلاکت استعمال کیا ہے صرف دو جگہ معمولی مرجانے
کو بھی ہلاکت کہا ہے ایک اسی مذکورہ آیت میں
اور دوسری جگہ آیت حَتّٰی اِذَا ہَلَکَ قُلْتُمْ الخ
میں ۳ بالکل معدوم ہوجانا، فنا ہوجانا جیسے
کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ ہر چیز فانی ہے ۵ عذاب
الٰہی دشمنوں کے خوف میں مبتلا کرنا عام بربادی
تباہی یہ ہی سب سے بڑی ہلاکت ہے رسول
اللہ نے ارسال فرمایا لَا شَرَّ کَشَرٍّ بَعْدَہُ النَّارُ
اس شر کی برابر کوئی شر نہیں جس کے بعد دوزخ
میں جانا پڑے۔

مُہْلِکُوْا: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع مضاف
اِہلاک مصدر، ہلاک کرنے والے۔
اصل میں مُہْلِکُوْن تھا اضافت کی وجہ سے
نون کو ساقط کر دیا گیا۔ پ ۱۵/۶ ع ۱۶

مُہْلِکُہُمْ: اسم فاعل واحد مذکر مضاف ہُمْ
ضمیر مضاف الیہ، ان کو ہلاک کرنے والا۔ پ ۱۵

مُہْلَکِہِمْ: مصدر میمی مضاف ہم ضمیر
جمع مضاف الیہ۔ ان کا ہلاک ہونا پ ۱۵/۲۔

مُہْلِکِیْ: اسم فاعل واحد مذکر مضاف ی ضمیر
واحد متکلم مضاف الیہ، مجھے ہلاک کرنے والا۔ پ ۲

اَلْمُہْلَکِیْنَ: اسم مفعول جمع مذکر مجرور
اِہلاک مصدر، ہلاک کئے ہوئے پ ۲

مَہِّلْ: واحد مذکر امر حاضر تَمْہِیْل مصدر باب
تفعیل، مہلت دے۔ پ ۲۹/۱۲ ع ۳۰/۱۱۔

مَہْمَا: اسم ہے (اکثر علماء لغت) سہیلی نے
کہا مہما حرف بھی ہوتا ہے۔

بعض لوگ کہتے مہما مرکب ہے مَہ اور
ما شرطیہ سے یا ما شرطیہ اور ما زائدہ سے لیکن
ابن ہشام صاحب مغنی اللبیب نے کہا کہ
مہما کا بسیط ہونا حق ہے۔

مہما زمان اور شرط پر دلالت کرتا ہے اسلئے
فعل شرط کا ظرف ہوتا ہے (ابنِ مالک)
گویا متٰی کے معنی میں ہوتا ہے، حاتم کہتا ہے
ایک شاعر کا شعر ہے ؎

وَاِنَّکَ مَہْمَا تُعْطِ بَطْنَکَ سُؤْلَہٗ
وَفَرْجَکَ نَالَا مُنْتَہَی الذَّمِّ اَجْمَعَا

جب تو اپنے پیٹ کو اسکی خواہش اور شرمگاہ
کو اسکی خواہش دیدیگا تو دونوں پوری

Marfat.com

آخری برائی پالیں گے۔ اس شعر میں مہما کا معنیٰ شئ ہے۔

زمخشری نے اس کا سخت انکار کیا ہے مَہْمَا کبھی استفہام کے لئے بھی آتا ہے (ذکرہ جماعۃ منہم ابن مالک) قرآنِ مجید میں مستعمل نہیں۔

۹/۱۔ زمخشری نے اس آیت کی تشریح میں لکھا ہے کہ بِہٖ کی مذکر ضمیر لفظ کی رعایت سے اور بِہَا کی مؤنث ضمیر معنی کے لحاظ سے لائی گئی ہے (کشاف)

مَهِيْلًا : اسم مفعول واحد مذکر، هَيْلٌ مصدر باب ضرب، ریگ رواں، ریگ سیال اصل میں مَهْيُوْلٌ تھا۔ ۲۹/۱۳۔

هَيْلٌ اور هَيَال بھر کر گرنیوالی مٹی اور ریت۔ هَيُوْلٰى روئی، عالم کا تخلیقی مادہ هَيْلٌ، ریگ رواں هَيْلٌ مصدر (ضرب) بغیر تول ناپ کے آٹے کو ڈھیر میں ڈالنا۔ اِهَالَةٌ (افعال) مٹی یا ریت کو پاٹنا۔ تَهَيُّلٌ (تفعل) ریت جھڑنا بصورت سیلاب جاری ہونا۔

اَلْمُهَيْمِنُ : اسم فاعل واحد مذکر مرفوع هَيْمَنَةٌ مصدر، نگراں۔ مشاہد۔ اللہ کا اسم صفتی ہے۔ ۲۸/۶۔

مُهَيْمِنًا : اسم فاعل واحد مذکر منصوب نگراں۔ مشاہد ۶/۱۱

مَهِيْنٌ : اسم مفعول مرفوع، اصل میں مَهْيُوْنٌ تھا هُوْنٌ مصدر باب نصر، بے عزت۔ ۲۵/۱۱۔

مَهِيْنٍ : اسم مفعول مجرور اصل میں مَهْيُوْنٌ تھا۔ هُوْنٌ مصدر، باب نصر ۲۱/۱۱ ۲۹/۲۱ حقیر ۲۹/۲ ذلیل (دیکھو مُهَانًا)

مُهِيْنٌ : اسم فاعل واحد مذکر مرفوع اِهَانَةٌ مصدر باب افعال۔ ذلیل کرنیوالا ۱/۱۱ ۹ ۲/۳ ۱۷/۱۴ ۲۱/۱ ۲۲/۸ ۲۵/۱۵، ۱۷ ۲۸/۳ ۱۔

مُهِيْنًا : اسم فاعل واحد مذکر منصوب اِهَانَةٌ مصدر، ذلیل کرنیوالا۔ ۵/۴، ۱۲ ۶/۱ ۲۲/۴ (دیکھو مُهَانًا)

اَلْمَيِّتِ : اسم صفت معرفہ منصوب مجرور، موت مادہ، باب نصر، بے جان ۳/۱۱ ۷/۱۸ ۱۱/۹ ۲۱/۵۔

مَيِّتٍ : اسم صفت مجرور نکرہ ۸/۱۴ ۲۲/۲ زمین ۱۳/۱۵ مرنے والا، مردہ۔

مَيِّتًا : اسم صفت منصوب نکرہ ۱۹/۲

خشک زمین۔ مردہ۔ بے حس مردہ عقل۔ مردہ روح یعنی کافر۔

مَیِّتٌ: اسم صفت مرفوع نکرہ: مرنے والا (عام مفسرین) بعض لوگوں کا قول ہے کہ اس جگہ میت سے وہ مراد نہیں جسکی روح اور بدن کا تعلق منقطع ہو جاتا ہے بلکہ تدریجی تحلیل جسمانی اور ہر وقت کا بدنی گھلاؤ اور عمر کا گھٹاؤ مراد ہے یعنی تحلیل جسمانی آپ کی بھی ہر وقت ہوتی رہے گی آپ بھی اس سے مستثنی نہیں ہیں، ایک شاعر کہتا ہے شعر یَمُوْتُ جُزْءً فَجُزْءً آدمی ایک ایک جزو ہو کر مرتا ہے یعنی ہر وقت تدریجی موت آتی رہتی ہے (المفردات) یہ قول سیاق قرآنی کے خلاف ہے۔

اَلْمَیْتَۃَ: مردار جسکو شریعت نے کھانے کے قابل نہیں دیا۔

اَلْمَیْتَۃُ: مردار، خشک زمین۔

مَیْتَۃً: مردہ، مردار۔

مَیِّتِیْنَ: اسم صفت جمع مذکر مجرور واحد مَیِّتٌ مرنے والے (المیت سے مَیِّتِیْنَ تک تنقیح کے لئے دیکھو لمات)

مِیْثَاقَ: اسم منصوب مضاف عہد پیمان۔ (دیکھو موثقتھم) (مذکورۂ بالا پانچوں آیات میں مفعول کی طرف اضافت ہے یعنی لیا ہوا پختہ عہد)

مِیْثَاقُ: اسم مضاف معرفہ مرفوع مفعول کی طرف اضافت ہے یعنی کتاب کے متعلق لیا ہوا عہد۔

مِیْثَاقٌ: اسم نکرہ مرفوع معاہدہ

مِیْثَاقًا: اسم نکرہ منصوب عہد

اَلْمِیْثَاقَ: اسم منصوب معرف باللام عہد

مِیْثَاقَکُمْ: اسم منصوب مضاف کُمْ ضمیر جمع مضاف الیہ (قائم مقام مفعول) تمہارا عہد یعنی تم سے عہد۔

مِیْثَاقَہٗ: اسم منصوب مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ (قائم مقام فاعل) اس کا عہد یعنی اس کا لیا ہوا عہد۔

مِیْثَاقِہٖ: اسم مصدر مجرور مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ (قائم مقام مفعول) اسکی مضبوطی اور پختگی یعنی اس کو مضبوط کرنے اور پختہ کرنے کے (البعد)۔

مِیْثَاقَھُمْ: اسم منصوب مضاف ھُمْ ضمیر مضاف الیہ (قائم مقام فاعل) ان کے

Marfat.com

عہد کو یعنی انکی طرف سے کئے ہوئے وعدہ کو (۲۶ پ ۱۷/۲۱)

(میثاق کی تنقیح کے لئے دیکھو وثقتم)

مِیْرَاثُ: مصدر مرفوع مضاف، باب حَسِبَ، ملکیت (یعنی حقیقی) (۲۷/۹ پ ۱۷/۱).

وراثت اور ارث اور تراث مصدر ہیں باب حسب اور وراثۃ اور ارث کا اصل معنی ہے بغیر بیع و شراء اور بلا ہبہ وغیرہ کے کسی کی طرف سے کسی مالی ملکیت کا دوسرے کی جانب منتقل ہونا۔ اسی مناسبت سے میت کے متروکہ مال کو جو میت کے بعد اس کے اقرباء کے پاس منتقل ہو کر آتا ہے میراث کہا جاتا ہے لیکن معنی کے علاوہ دو معنی اور بھی ہیں جن کے لئے وراثت کے مختلف صیغے استعمال کئے گئے ہیں۔

۱۔ بلا عوض اور بغیر مشقت کسی چیز کا مالک ہو جانا جس طرح مومنین صالحین جنت کے وارث ہونگے۔ اس صورت میں ایک کی ملکیت دوسرے کی طرف منتقل نہیں ہوتی بلکہ ابتداءً بلا انتقالِ ملکیت حاصل ہوتی ہے۔

۲۔ علم یا کتاب کا وارث ہونا، اس صورت میں مال کی ملکیت نہیں ہوتی، نہ منقولہ نہ ابتدائی بلکہ ایک کا علم اس کے بعد دوسرے کو منتقل ہے یعنی جو علم یا دستور اسلاف کا تھا اخلاف اس کے حامل ہو جاتے ہیں جیسے اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ علماء انبیاء کے علم کے حامل ہوتے ہیں۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا تھا اَنْتَ اَخِی وَوَارِثِی تم میرے بھائی اور میرے علم کے حامل ہو۔

اَوْرَثْنَا الْکِتَابَ ہم نے کتاب کا حامل (دانیوالی قوموں کو) بنایا۔

اللہ کے وارث ہونے کا معنی ہے مالکِ حقیقی ہونا۔ اللہ سارے عالم کا وارث ہے یعنی مالک حقیقی ہے اور قیامت کے دن اللہ کے وارث ہونے کا مطلب ہے ہر چیز کا ظاہری باطنی صوری اور حقیقی اختیار اللہ کو ہونا اور کسی دوسرے کا کسی طرح مالک نہ ہونا کیونکہ ہر چیز کی ظاہری ملکیت بھی اللہ ہی کی طرف لوٹے گی۔

وَرِثَ عنہ اور وَرِثَہٗ دونوں طرح مستعمل ہے اِیْرَاثٌ (افعال) تَوْرِیْثٌ وارث بنانا کسی کو ورثہ میں شریک بنانا۔ تَوَارُثٌ تفاعل باہم وراثت کی طلب۔

اَلْمِیْزَانَ: اسم مصدر اور اسم آلہ، تول

Marfat.com

ترازو، مجازی معنی عدل، انصاف، قانون عدل، ۶/۱۵۲ تول۔ وزن کشی ۱۲/۸ وزن کشی یا ترازو ۱۷/۳۵ و ۱۸/۴۷ ترازوئے عدل یا تولنا۔

اَلْمِيزَانِ : مصدر یا اسم، وزن کرنا یا وزن کشی ۱۱/۸۴ (دیکھو الموازین)

اَلْمَيْسِرِ : اسم و مصدر، جُوا اور جُوا کھیلنا یُسر سے جُوا کھیلنے میں آسانی سے مال ہاتھ آجاتا ہے۔ ۲/۲۱۹ ۵/۹۰۔

مَيْسَرَةٍ : اسم، آسانی یعنی فراخ حالی اور دولتمندی۔ ۲/۲۸۰۔

مَيْسُورًا : اسم مفعول واحد مذکر، یُسر سے آسان۔ نرم۔ ۱۵/۲۸۔

یُسر آسانی، سہولت، عُسر کی ضد

یُسر (مصدر باب ضرب) آسان ہونا۔

یَسرۃ اور یَسار فراخی، دولتمندی، یُسریٰ فراخی، سہولت، سہل۔ یَسیر آسان۔ تھوڑا

مَیسور آسان اور نرم۔ یَسار یا بقول بعض بلغت، یِسار بایاں ہاتھ، یمین کی ضد۔

تَیَسُّر (تفعل) اور اِستیسار (استفعال) آسان ہونا۔ تَیسیر (تفعیل) آسانی کر دینا، سہل بنا دینا۔ (المفردات و قاموس)

اَلْمِيعَادَ : اسم مصدر منصوب، وعدہ ۳/۹ ۸/۴۲ ۱۳/۳۱ ۱۶/۲۳۔

مِيعَادُ : ظرف زمان مضاف ۹/۳۰ وقتِ وعدہ۔

اَلْمِيعَادِ : ظرف مجرور ۸/۴۲ وقت وعدہ (دیکھو مَوْعِدٌ)

مِيقَاتُ : ظرف زمان مرفوع مضاف۔ مقرر وقت۔ ۴۴/۹

مِيقَاتِ : ظرف زمان مجرور مضاف، مقرر وقت۔ ۲۶/۳۸ ۱۵/۲۷۔

مِيقَاتًا : ظرف زمان منصوب نکرہ، مقرر وقت ۷۸/۱۷

مِيقَاتِنَا : ظرف مجرور مضاف، نا ضمیر متکلم مضاف الیہ، ہمارے مقرر وقت (پر) ۷/۱۴۳، ۹/۱۵۵۔

مِيقَاتُهُمْ : ظرف مرفوع مضاف هُمْ ضمیر مضاف الیہ، ان کا مقرر وقت، ۴۴/۴۰ (دیکھو

مِيكَالَ : مشہور فرشتہ کا نام اصلاً لفظ عبرانی ہے، میکال اور میکائیل بھی مستعمل ہے ۲/۹۸۔

اَلْمَيْلِ : اسم اور مصدر مجرور، باب ضرب جھکاؤ اور جھکنا۔ جھک پڑنا۔ ۴/۱۲۹۔

مَيْلًا : مصدر منصوب نکرہ۔ مڑ جانا۔

Marfat.com

حق سے ہٹ جانا۔ $\frac{۵}{۲}$۔

مَیْلَۃً : مصدر منصوب یکبارگی جھک پڑنا یعنی حملہ کرنا۔ $\frac{۵}{۱۲}$

اصلاً مَیْلٌ جَوْر کا ہم معنی ہے یعنی حدِ اعتدال اور راستی سے ادھر ادھر مڑ جانا، جھک جانا۔ جسم میں اگر تخلیقی کجی اور جھکاؤ ہو تو اسکو مَیَلٌ کہتے ہیں اور عارضی یا بناوٹی جھکاؤ اور لچک ہو تو مَیْل کہا جائے گا۔

مَیل کے بعد اگر عَلیٰ ہو تو حملہ کر دینے کا معنی ہوتا ہے جیسے مَالَ عَلَیْہِ اس پر حملہ کر دیا اور عَنْ ہو تو اعراض کا مفہوم ہوتا ہے جیسے مَالَ عَنْہُ اسکی طرف سے مڑ گیا اعراض کیا اور اِلیٰ ہو تو رغبت کرنا مراد ہوتا ہے جیسے مَالَ اِلَیْہِ اسکی طرف رغبت کی بہر حال جھکاؤ کا مفہوم تمام استعمالوں میں مشترک ہے، مال کو بھی مال اسی لئے کہتے ہیں کہ ہر وقت اس میں میلان اور جھکاؤ رہتا ہے کبھی کسی کی طرف سے کبھی کسی کی طرف کو ایک سے اعراض، دوسرے کی طرف رخ، ایک جگہ استقرار نہیں ہوتا (المفردات مع بعض زیادۃ)

مِیْلٌ سرمہ کی سلائی، راستہ کے کنارے مقدار مسافت بتانے والا نشان، حدِ نگاہ تک زمین کی مسافت۔

مِیلَۃٌ وقت، زمانہ، مَائِلَاتٌ لچکدار چال سے چلنے والی عورتیں، بدکار عورتیں۔ اَمْیَلُ پیدائشی بانکا۔ مَیْلٌ مَیَلٌ مُمِیْلٌ تَمْیَالٌ مَیَلَانٌ مَمِیْلَۃٌ سب مصادر ہیں (باب ضرب) پھر جانا۔ پھیر دینا۔ جھکنا۔ جھکانا۔ مَیَلٌ (مصدر باب سمع) پیدائشی ٹیڑھا ہونا۔

مُمِیْلَاتٌ لچکدار چال سے چلنے والی دلکش عورتیں۔ اِمَالَۃٌ (افعال) جھکانا۔ پھیر دینا۔ موڑ دینا۔ تَمْیِیْلٌ جھکانا۔ پھیرنا۔ شکایت کرنا۔ تَمَایُلٌ (تفاعل) لچکدار چال چلنا۔ اِسْتِمَالَۃٌ (استفعال) مائل ہونا کسی سے کسی کو اپنی طرف مائل کر دینا۔

(قاموس و تاج)

اَلْمَیْمَنَۃ : مَیْمَنَۃٌ سیدھا ہاتھ، دائیں سمت۔ اصحاب المیمنہ سے مراد دائیں سمت والے یعنی اہل سعادت (راغب

$\frac{۲۷}{۱۲}$ $\frac{۳۰}{۱۵}$

عرب الٹے ہاتھ کو شُومیٰ یعنی منحوس

قرار دیتے تھے اور سیدھے ہاتھ کو مبارک اس لئے دائیں سمت والوں سے مراد ہوئے اہل سعادت بعض لوگوں کا قول ہے کہ میدان قیامت میں دوزخ بائیں جانب واقع ہوگی اور جنت سیدھی طرف، اس لئے اصحاب المشأمۃ سے مراد دوزخی اور اصحاب المیمنہ سے مراد جنتی ہیں۔

ابن عباس نے فرمایا نسلِ آدم کو جب اللہ نے انکی پشت سے نکالا تو کچھ لوگ حضرتِ آدم کی دائیں طرف اور کچھ بائیں طرف نمودار ہوئے سیدھی طرف والے جنتی اور الٹی طرف والے دوزخی قرار دیے گئے، اصحاب میمنہ و مشأمہ سے وہی لوگ مراد ہیں۔

ضحاک نے کہا جن کے سیدھے ہاتھوں میں اعمال نامے دیئے جائیں گے وہ اصحاب المیمنہ ہیں اور جن کے الٹے ہاتھوں میں اعمالنامے دیئے جائیں گے وہ اصحاب المشأمہ ہیں۔ (البغوی)

اصحاب المیمنہ اور اصحاب المشأمہ کہنے کی توجیہ میں اگرچہ اختلاف ہے لیکن تمام مختلف اقوال کا حاصل ایک ہی ہے کہ اصحاب المیمنہ اہل سعادت اور اصحاب المشأمۃ اہل شقاوت ہوں گے اس لئے امام راغب کی تشریح سب کو حاوی ہے۔

یمین کا اصل معنی سیدھا ہاتھ ہے اس کے بعد سیدھے رُخ کو یمین کہنے لگے پھر ہر خیر و سعادت یمین سے مراد لی جانے لگی، پھر وسیلۂ سعادت پر اس کا اطلاق ہونے لگا۔ حدیث میں آیا ہے اَلْحَجَرُ الْاَسْوَدُ یَمِیْنُ اللّٰہِ سنگِ اسود اللہ کے قرب حاصل کرنے کا ذریعہ اور حصولِ سعادت کا وسیلہ ہے۔

اور چونکہ معاہدہ عموماً سیدھے ہاتھ پر سیدھا ہاتھ مار کر کیا جاتا ہے اور قول و قرار کا یہی طریقہ بکثرت اقوام عالم میں جاری ہے اس لئے یمین کا معنی قسم عہد اور حلف ہو گیا اور مَوْلَی الْیَمِیْن معاہد کو کہنے لگے اور عام طور پر خرید و فروخت سیدھے ہاتھ سے ہوتی ہے اس لئے باندی غلام کے مالک ہونے کو ملک الیمین کہا جانے لگا یا یوں کہا جائے کہ جس طرح رَقَبہ (گردن) اور ناصیہ (پیشانی) سے کنایۃً پوری شخصیت مراد ہوتی جیسے ملکِ رقبہ یا مالک ناصیہ ہونے سے مراد مکمل ملکیت اور کامل اقتدار ہوتا ہے اسی طرح دائیں ہاتھ سے

بھی مراد پوری شخصیت ہوتی ہے اور دائیں ہاتھ کے مالک ہونے سے مراد غلام یا باندی کا مالک ہونا۔

یَمِیْنٌ سے ہی یُمْنٌ (برکت وسعادت)

ماخوذ ہے اور یُمْنٌ سے مَیْمُوْنٌ بنا ہے۔ (مبارک)

تَیَمُّنٌ (تفعل) برکت ڈھونڈنا، برکت کی طلب۔

تم المجلد الخامس من لغات القرآن بحمد اللہ سبحانہ وتعالےٰ

Marfat.com

اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

مُکمّل

لُغاتُ القُرآن

مع فہرستِ الفاظ

جلد ششم — ن تا ی

تالیف

مولانا سید عبدالدائم الجلالی

دارُالاشاعت
مقابل مولوی مسافرخانہ ○ اُردو بازار، کراچی ۱

Marfat.com

طبع اوّل دارالاشاعت نومبر ۱۹۸۶ء
طباعت: احمد پرنٹنگ کارپوریشن
ناظم آباد نمبر ۱۔ کراچی۔

ناشر:۔ دارالاشاعت کراچی ۱

حقِ مطبع

جناب شاہد نذیر خان یوسفی مجددی و ڈاکٹر خورشید صاحب مکتبہ حسن سہیل لاہور سے لغات القرآن کامل چھ جلد کی کتابت اب دارالاشاعت کراچی نے خرید لی ہے۔ لہٰذا آئندہ اس کتابت یا اسکے فوٹو لے کر طبع کرنے کا کوئی مجاز نہیں ہے اور اسکے تمام حقوق دارالاشاعت کو حاصل ہیں؛

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۱
مکتبہ دارالعلوم۔ کورنگی۔ کراچی ۱۴
ادارۃ المعارف کورنگی۔ کراچی ۱۴
ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی، لاہور ۲

دارالاشاعت — متصل اردو بازار — کراچی ۱

Marfat.com

فہرست لغات القرآن جلد ششم

نمبر شمار	ابواب و فصول	نمبر صفحہ
۱	باب النون	۵
۲	فصل الالف	۵
۳	فصل الباء	۱۹
۴	فصل التاء المثناة	۲۳
۵	فصل الثاء المثلثة	۲۶
۶	فصل الجیم المعجمة	″
۷	فصل الحاء المهملة	۳۱
۸	فصل الخاء المعجمة	۳۴
۹	فصل الذال المعجمة	۳۹
۱۰	فصل الراء المهملة	۴۱
۱۱	فصل الزاء المعجمة	۴۴
۱۲	فصل السین المهملة	۴۵
۱۳	فصل الشین المعجمة	۵۵
۱۴	فصل الصاد المهملة	۵۸
۱۵	فصل الضاد المعجمة	۶۳
۱۶	فصل الطاء المهملة	۶۴
۱۷	فصل الظاء المعجمة	۶۸
۱۸	فصل العین المهملة	۷۰
۱۹	فصل الغین المعجمة	۷۹
۲۰	فصل الفاء	۸۰
۲۱	فصل القاف	۸۶
۲۲	فصل الکاف	۹۲
۲۳	فصل المیم	۹۵
۲۴	فصل النون المعجمة	۹۷
۲۵	فصل الواو	۱۰۳
۲۶	فصل الهاء	۱۰۶
۲۷	باب الواو	۱۰۸
۲۸	فصل الالف	۱۰۸
۲۹	فصل الباء الموحدة	۱۱۹
۳۰	فصل التاء المثناة	″
۳۱	فصل الثاء المثلثة	۱۲۰
۳۲	فصل الجیم المعجمة	۱۲۱
۳۳	فصل الدال المهملة	۱۲۴
۳۴	فصل الراء المهملة	۱۲۵
۳۵	فصل الزاء المعجمة	۱۲۷
۳۶	فصل السین المهملة	۱۲۸
۳۷	فصل الصاد المهملة	۱۲۹
۳۸	فصل الضاد المعجمة	۱۳۱
۳۹	فصل الطاء المهملة	۱۳۲
۴۰	فصل العین المهملة	″
۴۱	فصل الفاء	۱۳۳
۴۲	فصل القاف	۱۳۴

Marfat.com

نمبر شمار	ابواب وفصول	صفحہ
۴۳	فصل الکاف	۱۳۶
۴۴	فصل اللام	۱۳۷
۴۵	فصل الہاء	۱۳۹
۴۶	فصل الیاء	۱۴۰
۴۷	باب الہاء	۱۴۳
۴۸	فصل الالف	۱۴۳
۴۹	فصل الباء الموحدة	۱۴۸
۵۰	فصل الجیم المعجمة	"
۵۱	فصل الدال المہملة	"
۵۲	فصل الذال المعجمة	۱۵۱
۵۳	فصل الراء المہملة	۱۵۲
۵۴	فصل الزاء المعجمة	
۵۵	فصل الشین المعجمة	۱۵۳
۵۶	فصل الضاد المعجمة	"
۵۷	فصل الکاف	۱۵۴
۵۸	فصل اللام	"
۵۹	فصل المیم	۱۵۸
۶۰	فصل النون المعجمة	۱۶۰
۶۱	فصل الواو	۱۶۱
۶۲	فصل الیاء المثناة	۱۶۴
۶۳	باب الیاء	۱۶۴
۶۴	فصل الالف	۱۶۶
۶۵	فصل الباء الموحدة	۱۷۴
۶۶	فصل التاء المثناة	۱۸۳

نمبر شمار	ابواب وفصول	صفحہ
۶۷	فصل ثاء المثلثة	۱۹۵
۶۸	فصل الجیم المعجمة	۱۹۶
۶۹	فصل الحاء المہملة	۲۰۰
۷۰	فصل الخاء المعجمة	۲۱۱
۷۱	فصل الدال المہملة	۲۱۷
۷۲	فصل الذال المعجمة	۲۲۳
۷۳	فصل الراء المہملة	۲۲۶
۷۴	فصل الزاء المعجمة	۲۳۳
۷۵	فصل السین المہملة	۲۳۷
۷۶	فصل الشین المعجمة	۲۵۴
۷۷	فصل الصاد المہملة	۲۵۹
۷۸	فصل الضاد المعجمة	۲۶۶
۷۹	فصل الظاء المعجمة	۲۷۳
۸۰	فصل العین المہملة	۲۷۵
۸۱	فصل الغاء	۲۸۷
۸۲	فصل القاف	۲۹۰
۸۳	فصل الکاف	۲۹۶
۸۴	فصل المیم	۳۰۲
۸۵	فصل النون	۳۰۸
۸۶	فصل الواو	۳۲۰
۸۷	فصل الہاء ہوز	۳۲۳
۸۸	فصل الیاء تحتانیہ	۳۲۷

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بَابُ النُّوْن

فصل الالف

ن . ۲۹/۲ منجملہ حروف تہجی کے ایک حرف ہے جس کا لفظ مفرد اور بسیط ہے ایسے مفردات کو حروف مقطعات کہا جاتا ہے بعض لوگ اس کا "لفظ مرکب کرتے ہیں یعنی نُونَ بعضورتِ لفظ مرکب اس کو حرف بھی کہا جاتا ہے اور اسم بھی اسمیت کی صورت میں اس کے مختلف معانی ہیں۔ نعمت مچھلی۔ دوات۔ تلوار کی تیزی۔ یہاں کسی معنی کی تعیین نہیں کی جاسکتی۔ خود ساختہ تعیین ناقابلِ قبول ہے۔ روایت میں کسی خاص معنی کی تعیین نہیں۔ اسی لیے اہلِ تحقیق نے تمام حروف مقطعات کی تعیینی تشریح سے گریز کرتے ہوئے لکھا ہے اللہ اعلم

بمراده، نون مفرد لفظ کے آخر میں مختلف صورتوں کے ساتھ مختلف معانی کیلئے آتا ہے
۱: تاکید کے لیے خفیفہ اور ثقیلہ یعنی ساکن اور مشدّدہ۔ دونوں اصل ہیں (بصری علماء) ثقیلہ اصل ہے (کوفی اہلِ ادب) خفیفہ سے تاکید کم اور ثقیلہ سے زیادہ ہوتی ہے۔
(خلیل بن احمد فراہیدی) دونوں فعل کے ساتھ مخصوص ہیں اسم پر نہیں آتے لَيُسْجَنَنَّ میں نون ثقیلہ ہے اور وَلِيَكُونًا مِّنَ الصَّاغِرِينَ میں خفیفہ۔
أَقَائِلُنَّ أَحْضِرُوا الشُّهُودَ میں شاذ ہے صرف ضرورت شعری کی وجہ سے

Marfat.com

اسم پر لایا گیا ہے یعنی کیا تو کہتا ہے گواہوں کو حاضر کرو۔

افعال میں سے امر پر مطلقاً آتا ہے خواہ امر دعائی ہو یا التجائی ہو۔ جیسے حضرت عبداللہ بن رواحہ کے شعر میں فَاَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا اے اللہ ہم پر طمانیت نازل فرما۔

مستقبل پر بصورت تاکید وجوباً آتا ہے جیسے وَتَاللّٰهِ لَاَكِيدَنَّ اَصْنَامَكُمْ اللہ کی قسم میں تمہارے بتوں کے ساتھ فریب کروں گا۔ اِمَّا کے بعد بھی تاکید بِالنُّون قریب وجوب ہے جیسے وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ اگر کسی قوم کی طرف سے تم کو یکا اندیشہ ہو وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ اگر تم کو کوئی قطعی وسوسہ پیدا ہو۔

نہی کے صیغوں میں بطور جواز بکثرت آتا ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا یقیناً اللہ کو غافل نہ سمجھو اگر مضارع بمعنی حال ہو تو نون تاکید نہیں آتا۔ ماضی کی تاکید بھی نون سے نہیں آتی۔ مندرجہ ذیل شعر میں دامن کی تاکید نون ثقیلہ سے کی گئی ہے۔

دَامَنَّ سَعْدُكِ لَوْ رَحِمْتِ مُتَيَّمًا

لَوْلَاكِ لَمْ يَكُ لِلصَّبَابَةِ جَانِحًا

لیکن یہ استعمال شاذ ہے۔

۲۔ نون تنوین یعنی وہ تلفظی زائد بعض صورتوں میں املائی نون جو زائد ہوتا ہے ساکن ہوتا ہے لفظ کے آخر میں آتا ہے تاکید کیلئے نہیں ہوتا۔ حَسَنٌ کا نون اصلی ہے زائد نہیں ضَيْفَنٌ کا نون متحرک ہے ساکن نہیں مُنْكَسِرٌ اور اِنْكَسَرَ کا نون آخر میں نہیں لَنَسْفَعًا کا آخری نون خفیفہ تاکید کے لیے ہے اس لیے یہ چاروں نون، نون تنوین نہیں ہیں بلکہ زَيْدٌ رَجُلٌ رِجَالٌ کے آخر میں جو تلفظی نون ہے اس کو تنوین کہا جائیگا۔ تنوین کی قسمیں حسب ذیل ہیں:-

۱۔ تنوین تمکین یا تنوین صرف اسم معرب منصرف پر آتی ہے اور بقاء علی الانصراف پر دلالت کرتی ہے جو نہ حرف کے مشابہ ہوتی ہے کہ اسم مبنی ہو جائے نہ فعل کے مشابہ ہوتی ہے کہ اسم غیر منصرف بن جائے جیسے زَيْدٌ عَمْرٌو رَجُلٌ مُسْلِمٌ وغیرہ۔

۲۔ تنوین تنکیر بعض مبنی اسماء پر آتی ہے تاکہ نکرہ کو معرفہ سے ممتاز کر دے جیسے اِيهٍ کا معنی کچھ اور بیان کرو کچھ بھی ہو اور اِيهِ کا معنی ہے جو بیان کر رہے ہو اسی کو اور بیان کرو اسی طرح صَهٍ صَهِ

۳۔ تنوین مقابلہ جو جمع مؤنث کے آخر میں آتی ہے تاکہ جمع مذکر کے نون کے مقابل ہو جائے جیسے

Marfat.com

مسلمات کی تنوین مُسْلِمِیْنَ کے نون کے مقابل ہے
۲۔ تنوین عوض۔ جو کسی حرف اصلی یا حرف زائد
یا مضاف الیہ مفرد یا مضاف الیہ مرکب کے
عوض آتی ہے۔ ۱۔ جیسے جَوَارٍ اور غَوَاشٍ کہ اصل
میں جواری اور غواشی تھا۔ تنوین محذوف یاء کے
عوض ہے ۲۔ جیسے جَنْدَلٌ کی تنوین جَنَادِلُ
کے الف کے عوض ہے الف کو حذف کر دیا گیا
۳۔ جیسے لفظ کُلٌّ اور بَعْضٌ کی تنوین جبکہ یہ دونوں
منقطع عن الاضافت ہوں مضاف الیہ مفرد کے
عوض ہوتی ہے مثلاً وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ
یعنی کُلَّ وَاحِدٍ اور فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى
بَعْضٍ یعنی عَلٰى بَعْضِهِمْ ۴۔ وہ تنوین جو اِذْ پر
ہے اور مضاف الیہ جملہ محذوف ہے تنوین
جملہ محذوفہ کے عوض ہے جیسے وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ
فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ یعنی يَوْمَ إِذَا انْشَقَّتِ
السَّمَاءُ پورا جملہ اِنْشَقَّتِ السَّمَاءُ حذف کر دیا
گیا اور اِذَا پر تنوین لاکر اِذٍ بنا کر يَوْمَئِذٍ کر دیا
گیا۔
۵۔ تنوین ترنم جو شعر کے قافیہ کے آخر
میں ہوتی ہے اور حرف اطلاق یعنی الف واؤ
یا و کے عوض ہوتی ہے ابن یعیش نے کہا یہ
تنوین ترنم پیدا کر دی ہے سیبویہ نے کہا
قاطع ترنم ہے ترنم کو ختم کر دیتی ہے یہ پانچویں
قسم قرآن مجید میں نہیں ہے کیوں کہ قرآن شعر نہیں
ہے باقی چاروں قسمیں کلام مقدس میں موجود
ہیں۔

نَأٰى - ن ء ی ماضی واحد مذکر غائب۔

نَأْیٌ مادہ و مصدر (باب فتح) دور ہو گیا۔ ابو عبیدہ
روگردانی کی۔ موڑا (ابو عمرو بن العلاء) چونکہ آیت
میں متعدی بالباء ہے اس لیے بقول ابو عبیدہ
ترجمہ ہوگا اس نے اپنے پہلو کو دور کر لیا اور
بقول ابو عمرو ترجمہ ہوگا اس نے پہلو پھیر لیا۔ بعض قراء کو
ین نَاءَ بجانبہٖ آیا ہے اس کا مصدر
نَوْءٌ ہے (باب نصر) یعنی پہلو کو تکبر سے
اٹھا لیا۔ اگر نَأْیٌ کے بعد عَنْ ہو تو دور ہونے
کا معنی ضرور ہوتا ہے اِنْتَاءٌ (افتعال) دور
کرنا تَنَائِیْ (تفاعل) باہم ہر ایک کا دوسرے
سے دور ہونا مُنْتَأًی مقام بعید نُؤْیٌ
خیمہ کے آس پاس کی خندق۔

نَأْتِ - جمع متکلم مضارع۔ اَتْیٌ مادہ (باب

ضرب) فعل لازم ہے اصل میں نَأْتِیْ تھا۔ ہم آتے
ہیں لیکن آیت میں اس کے مفعول

Marfat.com

پر باء مذکور ہے اس لیے ترجمہ ہوا ہم لاتے ہیں
یعنی ہم دیتے ہیں $\frac{1}{12}$ (دیکھو آتی اور آتینا اور نا تینا)
نَاْتِیْ ۔ جمع متکلم مضارع (باب ضرب)
ہم چلے آتے ہیں زمین کو گھٹاتے ہوئے،
$\frac{13}{12}$ $\frac{41}{13}$ ۔
نَاْتِیَنَّکُمْ ۔ نَاْتِیْ جمع متکلم مضارع کُمْ
ضمیر جمع مذکر مخاطب مفعول اول دوسرے
مفعول پر باء ہے ہم تمہارے پاس لے آئیں $\frac{13}{12}$
نَاْتِیَنَّکَ جمع متکلم مضارع بانون ثقیلہ
کَ مفعول اول دوسرے مفعول پر باء ہے
ہم تیرے پاس لے آئیں گے۔ $\frac{16}{12}$
نَاْتِیَنَّھُمْ ۔ جمع متکلم مضارع بانون
ثقیلہ ھم ضمیر جمع مذکر غائب ہم ان کے
پاس لائیں گے۔ $\frac{19}{18}$ ۔
نَاجٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر اصل میں ناجی
تھا نَجَاۃٌ مصدر باب نصر نجات پانیوالا
رہائی پانیوالے چھٹکارا پانیوالا۔ $\frac{12}{15}$
مُنْجَاۃٌ رہائی پانی اور رہائی کا ذریعہ نَاجِیَۃٌ
تیز رفتار اونٹنی ۔ اِنْجَاءٌ (افعال) رہائی دینا
چھڑانا تَنْجِیَۃٌ (تفعیل) رہائی پانا۔ رہائی
دینا لازم و متعدی اِسْتِنْجَاءٌ (استفعال) رہائی

حاصل کرنا۔ حاجت پوری کر لینا۔ آبدست کرنا۔
نَجْوٌ راز کی بات ۔ ابر باراں نَجْوَۃٌ اونچی زمین
نَجْوٰی سرگوشی۔ راز نَجِیٌّ ہمراز مُنَاجَاۃٌ (مفاعلہ)
چپکے چپکے کان میں بات کہنا۔ راز کی بات کہنا۔ اللہ
سے اپنی دلی مراد عرض کرنا تَنَاجِی (تفاعل) باہم
راز کی بات کہنا۔
نَاجَیْتُمْ ۔ جمع مذکر حاضر ماضی مُنَاجَاۃٌ مصدر
باب مُفَاعَلَۃٌ (جب) تم آہستہ سے رسول کے
کان میں کوئی بات کہو یعنی اپنے مقصد کی کوئی خاص
بات رسول اللہ سے الگ کہو $\frac{28}{15}$ لوگ رسول اللہ
سے بہت زیادہ سوال کیا کرتے تھے جن سے آپ
پریشان ہو جاتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا بار ہلکا کرنے کے لیے یہ آیت نازل ہوئی
(ابن عباس) مالدار لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے بہت زیادہ باتیں چپکے چپکے کرتے تھے
جن سے غریبوں کو تکلیف ہوتی تھی بیچارے کو کچھ
عرض معروض کا موقع ہی نہیں ملتا تھا تو یہ آیت
نازل ہوئی (مقاتل بن حیان) مجاہد کی روایت
ہے کہ اس حکم کے نازل ہونے کے بعد سب سے
پہلے حضرت علی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے کچھ آہستہ عرض کی لیکن گزارش

Marfat.com

کرنے سے پہلے ایک دینار صدقہ میں دیدیا۔ (معالم)

نَأْخُذُ۔ جمع متکلم مضارع منصوب۔ اَنْ کی وجہ سے، اَخْذٌ مصدر باب نصر کرم پکڑ لیں۔ ہم رکھ لیں۔ ۱۳/۲ (دیکھو اَخُذُ اَخَذَ اَخَذْنَا)

نَادَتْهُ۔ واحد مؤنث غائب ماضی ہٗ ضمیر مفعول نِدَاءٌ مصدر باب مُفَاعَلَۃٌ اس کو پکارا۔ ۳/۱۲ دیکھو اَلْمُنَادِ)

اَلنَّادِمِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر معرفہ مجرور اَلنَّادِمُ واحد نَدَمٌ و نَدَامَۃٌ مصدر باب سمع پشیمان۔ ۶/۹ نَدُمٌ ہوشیار آدمی نَدَمٌ نشان ملامت۔ نَدَامَۃٌ پشیمانی نَدِیْمٌ شراب نوشی کا ساتھی نُدَمَاءُ اور نِدَامٌ جمع نَادِمٌ پشیمان نَدَمٌ اور نَدَامَۃٌ مصدر باب سمع پشیمان ہونا، اِنْدَامٌ پشیمان اور شرمندہ کرنا، مُنَادَمَۃٌ صحبت شراب خوری، ہم نشینی، تَنَدُّمٌ پشیمان ہونا۔

نَادِمِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر منصوب نکرہ نَادِمٌ واحد پشیمان۔ ۳۱/۶ ۱۹/۱۲ ۲۶/۱۲

نَادَوْا۔ جمع مذکر غائب ماضی نِدَاءٌ مصدر باب مفاعلۃ انہوں نے پکارا۔ ۴۸/۱۰ ۲۵/۱۲ ۲۴/۹

نَادُوْا۔ جمع مذکر حاضر امر نِدَاءٌ مصدر باب مفاعلۃ۔ تم پکارو۔ ۱۵/۱۹

نَادٰی۔ واحد مذکر غائب ماضی نِدَاءٌ مصدر باب مفاعلۃ اس نے پکارا۔ ۸/۱۲،۱۳ ۱۲/۲ ۱۶/۴ ۱۶/۶ ۱۹/۶ ۲۳/۳ ۲۵/۱۱ ۲۹/۴ ۳۰/۲۔

نَادَیْتُمْ۔ جمع مذکر حاضر ماضی نِدَاءٌ مصدر تم نے پکارا: ۶/۱۲

نَادِیَکُمْ۔ نادی اسم مضاف کُمْ ضمیر مضاف الیہ تمہاری دن کی مجلس مشاورت۔ ۲۰/۱۵

نَادَیْنَا۔ جمع متکلم ماضی نِدَاءٌ مصدر ہم نے پکارا۔ ۱۶/۷ ۲۰/۸

نَادَانَا۔ واحد مذکر غائب ماضی نَا ضمیر جمع متکلم مفعول نِدَاءٌ مصدر اس نے ہم کو پکارا ۲۳/۷

نَادَاہُ۔ واحد مذکر غائب ماضی ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب نِدَاءٌ مصدر اس نے اس کو پکارا ۳۰/۲۱

نَادِیَہٗ: اسم مضاف منصوب ہٗ ضمیر مضاف الیہ اپنی مجلس یعنی مجلس کے ساتھیوں کو۔ ۳۰/۱۷

نَادَاھَا۔ واحد مذکر غائب ماضی ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول اس نے اس (عورت) کو پکارا۔ ۱۶/۵

نَادَاھُمَا۔ واحد مذکر غائب ماضی ھُمَا ضمیر تثنیہ غائب مفعول اس نے ان دونوں کو پکارا۔ ۸/۹

Marfat.com

(تمام الفاظ کی تنقیح کے لیے دیکھو اَلْمُنَادِ)

اَلنَّارُ - اسم معرف باللام منصوب - آگ مراد دوزخ $\frac{۱}{۹}$ $\frac{۳}{۱۱}$ $\frac{۴}{۱۰،۶}$ $\frac{۶}{۱۴}$ $\frac{۸}{۲}$ $\frac{۱۱}{۲}$ $\frac{۱۲}{۱۰،۲}$ $\frac{۱۳}{۱۹،۱۱}$ $\frac{۱۷}{۱۶}$ $\frac{۱۸}{۱۳،۶}$ $\frac{۲۰}{۱۵}$ $\frac{۲۱}{۱۵}$ $\frac{۲۴}{۱۸،۱۷}$ $\frac{۲۵}{۲۰}$ $\frac{۲۶}{۶}$ $\frac{۲۷}{۱۸}$ -

اَلنَّارَ - اسم معرف باللام منصوب - آگ، مراد دوزخ $\frac{۱}{۲}$ $\frac{۲}{۵}$ $\frac{۱۲}{۹}$ $\frac{۱۴}{۱۴}$ $\frac{۱۵}{۱۹}$ $\frac{۱۷}{۳}$ $\frac{۲۷}{۱۵}$ $\frac{۲۸}{۲۰}$ $\frac{۳۰}{۱۲}$

اَلنَّارِ - اسم معروف باللام مجرور آگ مراد دوزخ $\frac{۱}{۱۵،۴}$ $\frac{۲}{۱۱،۹،۵،۴}$ $\frac{۳}{۱۶،۶،۲}$ $\frac{۴}{۱۱،۳،۲}$ $\frac{۵}{۱۸}$ $\frac{۶}{۱۰،۹}$ $\frac{۷}{۹}$ $\frac{۸}{۱۳،۱۲،۱۱}$ $\frac{۹}{۱۶}$ $\frac{۱۰}{۹}$ $\frac{۱۱}{۸}$ $\frac{۱۲}{۹}$ $\frac{۱۳}{۱۷،۸،۷}$ $\frac{۱۹}{۱۶}$ $\frac{۲۰}{۱۵،۷،۳}$ $\frac{۲۱}{۱۵}$ $\frac{۲۲}{۱۱}$ $\frac{۲۳}{۲۰،۱۵،۱۳،۱۲}$ $\frac{۲۴}{۱۰،۶}$ $\frac{۲۴}{۱۹،۱۳}$ $\frac{۲۶}{۱۸،۶،۴،۲}$ $\frac{۲۷}{۱۰}$ - $\frac{۲۸}{۱۵،۶،۵،۴،۳}$ $\frac{۲۹}{۱۵}$ $\frac{۳۰}{۱۰}$ ۔

نَارُ - اسم معرفہ مرفوع مضاف - آگ، مراد دوزخ $\frac{۱۰}{۱۷}$ $\frac{۲۲}{۱۶}$ $\frac{۳۰}{۲۹}$ -

نَارُ - اسم منادیٰ مرفوع - اے آگ، $\frac{۱۷}{۵}$

نَارَ - اسم معرفہ منصوب مضاف آگ $\frac{۱۰}{۱۵،۱۴}$ $\frac{۲۹}{۱۲}$

نَارِ - اسم معرفہ مجرور مضاف آگ یعنی دوزخ $\frac{۱۰}{۱۱}$ $\frac{۱۴}{۳}$ $\frac{۲۷}{۳}$ $\frac{۳۰}{۲۲}$

نَارٌ - اسم نکرہ مرفوع - آگ یعنی دوزخ $\frac{۱۸}{۱۱}$ $\frac{۳۰}{۲۷،۱۵}$

نَارٍ - اسم نکرہ مجرور - آگ. $\frac{۸}{۹}$ $\frac{۱۷}{۹}$ $\frac{۲۳}{۴}$ $\frac{۲۷}{۱۲،۱۱}$

نَارًا - اسم نکرہ منصوب آگ $\frac{۱}{۲}$ $\frac{۴}{۱۳،۱۲}$ $\frac{۶}{۵،۲}$ $\frac{۶}{۱۳}$ $\frac{۱۵}{۱۶}$ $\frac{۱۶}{۱۰،۲}$ $\frac{۱۹}{۱۶}$ $\frac{۲۰}{۷}$ $\frac{۲۳}{۴}$ $\frac{۲۸}{۱۹}$ $\frac{۲۹}{۱۰}$ $\frac{۳۰}{۳۶،۱۷،۱۳}$ (تنقیح کے لیے دیکھو مُنِیْرٌ)

اَلنَّازِعَاتِ: اسم فاعل جمع مؤنث۔ اَلنَّازِعَۃُ واحد۔ نَزْعٌ مصدر باب ضرب سے کھینچنے والیاں، کھینچ کر نکالنے والیاں، بغوی نے معالم میں لکھا ہے کہ اس آیت میں ملائکہ مراد ہیں جو انتہائی طور پر کافروں کی جانیں اُن کے بدنوں سے اس طرح کھینچتے ہیں جس طرح کمان کھینچنے والا آخری حد تک تانت کو کھینچتا ہے۔

حضرت ابن مسعود نے فرمایا موت کا فرشتہ ہزار اور ناخن کی نوک کے اندر سے جان کو کھاڑتا ہے پھر چھوڑ دیتا ہے پھر کھینچتا ہے پھر چھوڑ دیتا ہے کافروں کے ساتھ اس کا یہ عمل یونہی جاری رہتا ہے مقاتل نے کہا فرشتہ موت اور اس کے مددگار کافروں کی روحوں کو اس طرح کھینچتے ہیں جیسے شاخدار آنکڑا دھنی ہوئی بھیگی ہوئی اون میں سے کھینچا جاتا ہے، مجاہد کے نزدیک بھی ملک الموت مراد ہے۔ سدی نے کہا نازعات سے سینہ میں ڈوبتی ہوئی سانسیں مراد ہیں حسن قتادہ اور ابن کیسان

Marfat.com

کے نزدیک ستارے مراد ہیں جو ایک افق سے نکلکر دوسرے افق میں ڈوبتے ہیں۔ عطاء اور عکرمہ نے کہا کھینچی ہوئی کمانیں مراد ہیں بعض لوگوں کا قول ہے کہ تیر اندازوں کی جماعتیں مراد ہیں۔ عام اہل تفسیر نے ملائکہ مراد لیے ہیں یہی قول زیادہ قوی ہے۔ ن ۳۰/۲

نَزَعَةٌ پیشانی کا ایک طرف کا رُخ۔

نَزَعَ سر کی سیپوں کا بالوں سے صاف ہو جانا۔

نَزِيْعٌ مسافر نَزَاعَةٌ جھگڑا نَازِعَةٌ کمان بستارہ

أَنْزَعُ کھلی ہوئی سیپوں والا آدمی نَزْعٌ کھینچنا نکالنا۔ جان کنی (باب ضرب)، مُنَازَعَةٌ باہم کشیدگی خصومت۔ تَنَازُعٌ باہم خصومت کرنا۔ تنازع۔ اِنْتِزَاعٌ اکھڑ جانا اکھاڑنا۔ باز رکھنا ہٹ جانا۔ (تاج و مفردات)

نُزُوْعٌ شدتِ شوق۔ نَزَعَ عَنْهُ اس سے باز رہا۔ (المفردات)

اَلنَّاس - اسم جمع یا جمع بعض لوگوں کے خیال میں الناس کی اصل اناس تھی ہمزہ محذوفہ کے عوض الف لام لایا گیا اسی لیے الف لام مع ہمزہ کے نہیں آتا اور الاناس نہیں کہا جاتا (بیضاوی) بعض نے کہا اس کا ماخذ نسی (بھولنا) ہے سین اور یا کی جگہ کو بدل کر نیس کیا گیا پھر نیس سے ناس بنا لیا گیا اس صورت میں انسان کی اصل انسیان ہوگی بعض اہل لغت نے ناس کا ماخذ نَاسَ يَنُوْسُ نَوْسًا کو قرار دیا ہے نَوْسٌ کا معنی لہریں مارنا مضطرب ہونا۔ ایک یمنی شاہزادہ کے شانوں پر زلفیں یا گیسو لہرایا تے تھے اس لیے اس کو ذونواس کہا جانے لگا۔ اس صورت میں ناس کی تصغیر نُوَيْسٌ ہوگی اور واؤ اصلی قرار پائے گا۔

الناس اسم جمع ہے مرد، عورت، بچے، بڑے اچھے، برے، مسلمان، کافر، دانا، نادان سب کو یہ لفظ شامل ہے کبھی اہل فضل و دانش ہی مراد ہوتے ہیں یعنی صرف وہ لوگ جو خصوصیات انسانی میں کامل ہوں۔ (المفردات)

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ قرآن مجید میں جہاں یاایہا الناس کے الفاظ سے خطاب کیا ہے وہاں اہل مکہ مخاطب ہیں۔ ابن عباس کی مراد یہ ہے کہ اول ترین مخاطب اہل مکہ ہیں اور اگر حکم صرف اہل مکہ کے لیے مخصوص نہ ہو تو بطور نیابت و بدلیت تمام لوگ مخاطب ہیں کسی زمان و مکان

Marfat.com

کی قید نہیں۔

خطابی صورتوں میں الناس سے وہی لوگ مراد ہوں گے جن میں مخاطب ہونے کی صلاحیت ہے یعنی عاقل، بالغ، دیوانے اور بچوں کو اگرچہ از روئے لغت الناس شامل ہے لیکن خطابی شکل میں روئے خطاب اُن کی طرف نہیں ہے

۱ / ۲، ۳، ۵، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۵

۲ / ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۶، ۱۷

۳ / ۳، ۴، ۵، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۶، ۱۷

۴ / ۱، ۳، ۵، ۹، ۱۰، ۱۲ — ۵ / ۳، ۵، ۸، ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۱۸

۶ / ۲، ۳، ۴، ۹، ۱۱، ۱۴، ۱۵ — ۷ / ۳، ۵، ۶، ۷ — ۸ / ۲، ۴، ۱۸

۹ / ۴، ۷، ۱۰، ۱۳، ۱۴ — ۱۰ / ۲، ۷، ۱۱ — ۱۱ / ۲، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۱۶

۱۲ / ۲، ۸، ۹، ۱۰، ۱۳، ۱۵، ۱۶ — ۱۳ / ۲، ۵، ۷، ۸، ۱۰، ۱۳، ۱۶، ۱۸، ۱۹

۱۴ / ۱۱، ۱۲، ۱۴، ۱۵ — ۱۵ / ۲، ۷، ۱۰، ۱۱، ۱۵، ۱۷ — ۱۶ / ۴، ۵، ۱۲ — ۱۷ / ۱، ۵، ۸

۱۷ / ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۱۷ — ۱۸ / ۱۱ — ۱۹ / ۲، ۳، ۴، ۷، ۱۴، ۱۶

۲۰ / ۲، ۶، ۸، ۱۳، ۱۶ — ۲۱ / ۳، ۴، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۵

۲۲ / ۳، ۵، ۹، ۱۰، ۱۳، ۱۵، ۱۶، ۱۷ — ۲۳ / ۱۱، ۱۷ — ۲۴ / ۱، ۱۱، ۱۲

۲۵ / ۵، ۹، ۱۴، ۱۸، ۱۹ — ۲۶ / ۱، ۵، ۱۱، ۱۴ — ۲۷ / ۸، ۱۹ — ۲۸ / ۷، ۱۱، ۱۹

۳۰ / ۱۸، ۲۴، ۲۶، ۳۵، ۳۹ ۔۔

نَاسِکُوْہُ - اسم فاعل جمع مذکر مضاف اصل میں نَاسِکُوْنَ تھا اضافت کی وجہ سے نون گرا دیا اوس پہ چلنے والے۔ ۱۷/۱۶

(مزید تفتیح کے لیے دیکھو مَنَاسِکَنَا)

اَلنَّاشِرَاتِ - اسم فاعل جمع مؤنث اَلنَّاشِرَۃُ واحد نَشْرٌ مادہ باب نصر پھیلانے والی (ہوائیں) نرم چال سے چلنے والی ہوائیں (لغوی) بارش کی بشارت دینے والی ہوائیں (حسن بصری) ابر کو پھیلا کر اٹھا کر بارش لانیوالی ہوائیں (عام اہل تفسیر) احکام اللہ تقسیم کرنیوالے فرشتے۔ (مقاتل

۲۹ / ۲۱

نَشْرٌ پریشان۔ نَاشِرٌ پریشان بحر کے بعد زندہ ہو کر اٹھنے والا آدمی۔ نَشُوْرٌ (ضیمی چال سے چلنے والی ہوا۔ نَشَارَۃٌ لکڑی کا برادہ نَشْ خوشبو مِنْشَارٌ آرہ مَنْشُوْرٌ پریشان خاطر شاہی فرمان۔ نَشْرٌ زندہ ہو کر اٹھنا۔ زندہ کر کے اٹھانا (لازم و متعدی۔

(تفعیل) پھیلانا۔ جادو کرنا۔ اِنْتِشَارٌ پھیلاؤ پراگندہ خبر کا پھیلنا۔ (تاج و مفردات)۔

اَلنَّاشِطَاتِ - اسم فاعل جمع مؤنث اَلنَّاشِطَۃُ واحد بند کھولنے والے (ترجمہ تھانوی ناشطات کی مراد مختلف ہے فراء نے بطور نقل بیان کیا کہ آسانی سے مومنوں کی روح کو قبض کرنے فرشتے مراد ہیں جس طرح اونٹ کے زانو بند کی گرہ کھو

Marfat.com

جاتی ہے فراء نے اس قول کو نقل کرنے کے بعد کہا کہ اَنْشَطْتُ الْعِقَالَ (باب افعال سے) میں نے اونٹ کا زانو بند کھول دیا اور نَشَطْتُہٗ میں نے اس کو بند دیا فراء کی مراد یہ ہے کہ نشط مصدر (باب نصر) کا معنی ہی گرہ لگانا اور انشاط مصدر (باب افعال) کا معنی ہے گرہ کھولنا اس لیے ناشطات (باب نصر سے) کا ترجمہ بند کھولنے والے کہنا غلط ہے۔ حدیث میں آیا ہے کما انشط من عقال جیسے اونٹ کو زانو بند کھولکر آزاد کر دیا گیا۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مومنوں کی خوش ہونے والی روحیں مراد ہیں جو مرنے کے وقت خوشی خوشی نکلتی ہیں یا ان کے سامنے نکلنے سے پہلے ہی جنت آجاتی ہے حضرت ابن عباس کے قول پر ناشطات باب سَمِعَ سے ہوگا کیونکہ نشطٌ مصدر (باب سمع) کا معنی ہے خوش ہونا خوشی کرنا۔

حضرت علی نے فرمایا کھال اور ناخن کی تہ سے کافروں کی روحوں کو سختی کے ساتھ کھینچنے والے ملائکہ مراد ہیں بغوی نے کہا نَشْطٌ کا معنی ہے کھینچنا اور کھینچنا نَشَطْتُ الدَّلْوَ نَشْطًا میں نے ڈول کو کھینچا اس وقت ناشطات باب ضرب سے ہوگا کیوں کہ باب ضرب سے نَشْطٌ کا معنی ہے جگہ سے باہر آنا کھینچنا خلیل بن احمد فراہیدی نے کہا کہ نَشْطٌ اور اِنْشَاطٌ دونوں کا معنی ہے کسی چیز کو اتنا کھینچنا کہ وہ کھل جائے اس صورت میں ناشطات کا ترجمہ ہوگا اتنا کھینچنے والے کہ روحوں کے بند کھل جائیں۔ سدی نے کہا قدموں سے کھینچ جانیوالی روحیں مراد ہیں قتادہ نے کہا ستارے مراد ہیں جو ایک افق سے دوسرے افق کی طرف جاتے ہیں نَشْطٌ کا معنی ہے جلدی نکلنا (باب ضرب) نَشَطَ مِنْ بَلَدٍ اِلٰی بَلَدٍ ایک شہر سے نکلکر دوسرے شہر کو گیا حِمَارٌ نَاشِطٌ ایک شہر سے نکلکر دوسرے شہر کو جانے والا گدھا عطاء اور عکرمہ نے کہا ناشطات سے مراد ہے ہلاک کرنے والے۔ مولانا تھانوی کا ترجمہ خلیل کے قول پر مبنی ہے۔ $\frac{۳۰}{۲}$

نَشِیْطٌ خوش تَنَشُّطٌ خوش ہونا۔ ہلکی گرہ لگانا اِنْتِشَاطٌ (افتعال) گرہ کھولنے کے لیے کھینچنا۔ (قاموس)

نَاشِئَۃٌ۔ مصدر بروزن اسم فاعل رات کو خواب سے بیدار ہو کر اٹھ کھڑا ہونا $\frac{۲۹}{۱۲}$ دیکھو المنشاٰتُ)

Marfat.com

نَاصِبَۃٌ - اسم فاعل واحد مؤنث - نَصَبٌ مصدر باب سَمِعَ عاجز، مصیبت میں مبتلا ہونے والی - ۳۰/۱۲ -

نَصَبٌ بیماری، سختی، انجام، نشان، بت اور ہر چیز جس کو پوجا کے لیے کھڑا کیا جائے۔

نِصْبٌ نَصِیْبَۃٌ نُصُبَۃٌ ستون، نَصِیْبٌ بیماری، سختی، بلا، نشان، بت وغیرہ - نَصِیْبٌ حصہ، بچھایا ہوا جال، حوض - اَنْصِبَاءٌ اور اَنْصِبَۃٌ جمع نَصِیْبَۃٌ قائم کردہ نشان نِصَابٌ ہر چیز کی اصل، لوٹنے کی جگہ، آفتاب ڈوبنے کی جگہ نُصُبٌ جمع اَنْصَابٌ کعبہ کے گرداگرد مشرکوں کے استھان، بعینہٖ چڑھانے کے پتھر نواصب خارجیوں میں ایک گروہ مَنْصِبٌ لوٹنے کی جگہ، ہر چیز کی اصل انا صیب اور مناصیب پتھر کے وہ نشان جو سر راہ بطور علامت کھڑے کر دیئے جاتے ہیں مِنْصَبٌ لوہے کا چولھا

نَصْبٌ مصدر (باب ضرب) دکھی بنا دینا پست کر دینا، اونچا کر دینا (اضداد) دشمن سمجھنا - کسی چیز کی بنیاد رکھنا - نَصْبٌ مصدر (باب سمع) عاجز ہونا، مصیبت زدہ اور دکھی ہونا کوشش کرنا - انصابٌ (افعال) عاجز کر دینا دکھ پہنچانا، دکھی بنا دینا - تَنْصِیْبٌ (تفعیل) پست کر دینا - اونچا کر دینا - ستون کھڑا کرنا، کسی کا خاص طور پر حصہ لگانا - تَنَصُّبٌ (تفعل) پاؤں پر خود اٹھنا، غبار اٹھنا - انتصاب (افتعال) خود اٹھ کھڑا ہونا -

نَاصِحٌ - اسم فاعل واحد مذکر، خیر خواہ، نصیحت کرنے والا - ۶۸/۱۶ -

نَاصِحُوْنَ - اسم فاعل جمع مذکر مرفوع - خیر خواہی کرنے والے - ۱۱/۱۲ ، ۲۰/۴

نَاصِحِیْنَ - اسم فاعل جمع مذکر مجرور، خیر خواہی کرنے والے، نصیحت کرنے والے ۸/۷، ۹/۱۰ ، ۲۰/۵

نَصِیْحَۃٌ خیر خواہی، نصیحت نَصِیْحٌ خیر خواہ نصیحت کرنے والا - نِصَاحٌ تاگہ، لڑی نَاصِحٌ خیر خواہ، واعظ نُصَحَاءُ اور نُصَّاحٌ جمع ناصح درزی کو اور خالص شہد کو بھی کہتے ہیں نِصَاحٌ درزی مِنْصَحَۃٌ اور مِنْصَحٌ سوئی -

نُصْحٌ نَصَاحَۃٌ نَصَاحِیَۃٌ تینوں مصدر ہیں (باب فتح) نصیحت کرنا، سیراب کرنا، ٹھیک کرنا کسی چیز کا خالص بے آمیزش کے ہونا، سیر ہو کر پانی پینا، کپڑا سینا، تَنَصُّحٌ کپڑا سینا - اِنْتِصَاحٌ نصیحت قبول کرنا - (تاج و مفردات)

Marfat.com

نَاصِرٌ ۔اسم فاعل واحد مذکر مجرور نَصْرٌ مصدر (باب فَعَلَ یَفْعُلُ) کوئی مدد کرنے والا۔ مدد کرکے چھڑانے والا نُصْرَۃٌ مدد نَصِیْرٌ مددگار اَنْصَارٌ جمع ۳۰/۱۱ (دیکھو انصروا اور الانصار)

نَاصِرَ ۔اسم فاعل واحد مذکر منصوب بتفصیل مذکور۔ کوئی مدد کرنے والا۔ مدد کرکے چھڑانے والا ۲۶/۶

نَاصِرًا بتفصیل مذکور۔ ۲۹/۱۲

نَاصِرِیْنَ ۔اسم فاعل جمع مذکر نکرہ نَصْرٌ سے مدد کرنیوالے۔ مدد کرکے چھڑانیوالے ۳/۱۱ر۱۳ر۱۶ ۱۴/۱۱ ۲۰/۱۵ ۲۱/۶ ۲۵/۲۰

اَلنَّاصِرِیْنَ ۔اسم فاعل جمع مذکر معرفہ بتفصیل مذکور ہے ۴/۶۔ (دیکھو اُنْصُرُوْا)

اَلنَّاصِیَۃِ ۔اسم معرفہ مفرد۔ پیشانی۔ مراد پورا آدمی (اطلاق جزء علی الکل) ۳۰/۲۱

نَاصِیَۃٍ ۔اسم نکرہ مفرد پیشانی۔ مراد پورا آدمی (اطلاق جزء علی الکل) ۳۰/۲۱

نَاصِیَتِھَا ۔اسم مضاف ھَا ضمیر مضاف الیہ اسکی پیشانی کے بال۔ پیشانی کے بال پکڑنے سے مراد ہے پورا قبضہ کرلینا۔ اقتدار کامل (مدارک و معالم) ۱۲/۵

نَوَاصِیْ جمع نَاصِیَۃٌ واحد پیشانیاں اور پیشانی کے بال۔ نَصْوٌ مصدر (باب نصر) پیشانی کے بال پکڑنا پیشانی کے بال پکڑ کے کھینچنا اِنْصَاءٌ (باب افعال) کا بھی یہی معنی ہے مُنَاصَاۃٌ (مفاعلہ) باہم پیشانی کے بال پکڑ کے کھینچنا۔ تَنَصِّی (تفعّل) بالوں میں کنگھا کرنا یا اِنْتِصَاءٌ (افتعال) بالوں کا لمبا ہونا۔

نَاضِرَۃٌ ۔اسم فاعل مؤنث۔ نَضْرٌ اور نَضَارَۃٌ مصدر (نصر و کرم و سمع) تر و تازہ پر رونق۔ ۲۹/۱۷

نَضَرٌ سونا چاندی نُضَارٌ اور اَنْضُرٌ جمع نَضْرَۃٌ تر و تازگی۔ تازہ روئی۔ رونق زندگی نعمت۔ نَضِیْرٌ تروتازہ۔ پُر رونق پانی۔ سونے چاندی والا۔ خیبر کے یہودیوں کا ایک قبیلہ تھا۔ نَضْرٌ اور نَضَارَۃٌ تروتازہ ہونا تروتازہ کرنا اِنْضَارٌ (افعال) کا بھی یہی معنی ہے لیکن صرف متعدی ہے تَنْضِیْرٌ نازونعمت میں پالنا۔

نَاظِرَۃٌ ۔اسم فاعل واحد مؤنث نَظْرٌ مصدر (نصر سے) ۱۹/۱۸ انتظار کرنے والی (ضرب اور سمع سے) ۲۹/۶ دیکھنے والی۔

نَظْرٌ (باب نصر متعدی بنفسہ) مہلت

Marfat.com

دینا۔ کسی چیز کا اندازہ کرنے کے لیے سوچنا غور کرنا امید رکھنا۔ فال گوئی کرنا۔ اگر اس کے بعد بَیْنَ مذکور ہو تو فیصلہ کرنا۔ نَظَرٌ مَنْظِرٌ نَظَرَانٌ اور تنظارٌ مصدر (باب ضرب و سمع) اگر اس کے بعد لام ہو تو۔ رحم کرنا۔ مہربان ہونا۔ مدد کرنا۔ اگر اس کے بعد فی ہو تو غور کرنا اور اگر اس کے بعد بَیْنَ ہو تو فیصلہ کرنا اور اگر خود متعدی ہو تو غور کر کے دیکھنا مراد ہوتا ہے۔

نَظْرَةٌ شرم، عار، عیب، خوف، بدصورتی بیہوشی، شیطانی وسوسہ، مہربانی۔

نَظِیْرٌ اور نَظِیْرٌ مثل، مانند نَظَرٌ ہیئت نَظِرَةٌ تاخیر، انتظار، مہلت، نَظِیْرَةٌ قوم کا سردار سرگروہ۔ فوج کا محافظ نَظَارَةٌ پاکی پرہیزگاری نِظَارٌ دانائی ناظُورٌ باغبان۔ باغ کا نگران نَاظُوْرَةٌ سردار قوم مِنْظَارٌ آئینہ۔ عینک مَنَاظِرٌ اونچی زمینیں۔

نَاظِرِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور نکرہ واحد۔ انتظار کرنیوالے راہ تکنے والے ۲۲/۴

اَلنَّاظِرِیْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر معرفہ منصوب و مجرور۔ دیکھنے والے ۱/۸ ۹/۳ ۱۲/۲ ۱۹/۶

نَاعِمَةٌ اسم فاعل واحد مؤنث نُعُوْمَةٌ مصدر باب سمع خوش اور ترو تازہ۔ ۳۰/۱۲

نَعْمَةٌ فراخی حال۔ آسودگی۔ آسودہ ہونا نِعْمَةٌ بھلائی۔ احسان، خوشی، آسودگی، آرام نِعَمٌ اَنْعُمٌ نِعْمَاتٌ جمع نُعْمٌ نرمی نزاکت بھلائی اَنْعُمٌ جمع نَعَمٌ اور نَعَمٌ اونٹ بکری کا اسم جنس، اَنْعَامٌ اور نُعْمَانٌ جمع نَعَمٌ حرف ایجاب بمعنی ہاں نَعِیْمٌ نعمت۔ راحت فراخی عطیہ۔ نُعْمٰی نازک عورت، آرام کی زندگی۔ اچھا کھانا۔ سبزہ نُعْمٰی نعمت آسائش فراخی بھلائی۔ نُعَامٰی جنوبی ہوا مُنْعِمٌ حجاڑو۔ نُعُوْمَةٌ مصدر (باب سمع، نصر، ضرب، کرم، حسب) نرم و نازک ہوا اور (صرف باب سمع) سرسبز۔ ترو تازہ اور پر رونق ہونا۔ اِنْعَامٌ (باب افعال) نعمت دینا، خوش کرنا زیادہ دینا۔ ننگے پاؤں آنا۔ ہر کام میں مبالغہ کرنا مُنَعَّمَةٌ ناز پرور خوش حال عورت۔ اچھا کھانا۔ تَنْعِیْمٌ (تفعیل) زندگی کو آسودہ بنانا۔ تَنَعُّمٌ زندگی کا آسودہ ہونا اور زندگی کی آسائش طلب کرنا تَنَاعُمٌ (تفاعل) تن آسان ہونا اور آرام طلب بنانا۔

نَافَقُوْا۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف

منافقۃً اور نِفَاقٌ مصدر انہوں نے دو رُخی کی، منافقت کی، کفر کو دل میں چھپایا اور اسلام کو ظاہر کیا۔ ۲۸ ؍ ۵ (دیکھو المنافقات)

نَافِلَةً - اسم فاعل واحد مؤنث ۔ نفل مصدر باب نصر زائد ۱۵ ؍ ۹ یعنی پانچ فرائض سے زائد چھٹا فریضہ تہجد ہے، کم وبیش آدھی رات تک نماز پڑھنی سورۂ مزمل کی ابتدائی آیات کی بنا پر رسول اللہ صلعم اور صحابہ پر فرض تھی پھر فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ نے امت کے لیے قیام شب کے وجوب کو منسوخ کر دیا اور حضور والا کے لیے تہجد واجب زائد باقی رہا۔ ام المومنین حضرت عائشہ سے مرفوع روایت ہے کہ حضور والا نے فرمایا تین چیزیں مجھ پر فرض ہیں اور تم لوگوں کے لیے سنت ہیں، وتر، مسواک اور قیام شب معالم حضرت عائشہ کی روایت کی بناء پر محی السنۃ کے بیان کی روشنی میں نافلۃً کا معنی یہ ہوا کہ دوسروں پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے اور آپ پر چھٹا فریضہ تہجد کا زائد ہے یہ تشریح عام اہل تفسیر کے قول کے موافق ہے لیکن مجاہد اور قتادہ کی توضیح کے مطابق نافلۃً کا یہ مطلب ہے کہ تہجد کی نماز آپ کے لیے ہے کیونکہ آیت میں نَافِلَةً فرمایا ہے نَافِلَةً عَلَيْكَ نہیں فرمایا اگر عليك ہوتا تو وجوب مستفاد ہوتا اور یہ مطلب ہو جاتا کہ تہجد کی نماز آپ پر زائد واجب ہے لیکن تہجد کا نفل ہونا تو امت کے لیے بھی ہے پھر رسول اللہ کی اس میں کیا تخصیص ہے اس اعتراض کو دفع کرنے کے لیے بعض علماء نے یہ توجیہ کی ہے کہ امت کے نوافل اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں ہر نفل سے گناہ کا بار کم ہو جاتا ہے یا اتر جاتا ہے لیکن رسول اللہ کی ہر لغزش تو بہر حال پہلے ہی معاف کر دی گئی ہے اس لیے حضور کے حق میں نوافل ترقی درجات کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

آیت ۷۲ ؍ ۱۷ میں جو نافلۃً آیا ہے اس کی مراد میں بھی علماء قرآن کا اختلاف ہے مجاہد اور عطاء نے کہا نَافِلَةً اے عطاءً حسن اور ضحاک نے کہا فضلاً دونوں لفظوں کا حاصل مطلب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو اسحاق (بیٹا) اور یعقوب (پوتا) دونوں بطور بخشش اور مہربانی کے عطا کیے تھے۔ لیکن حضرت ابن عباس حضرت ابی بن کعب اور قتادہ اور ابن زید کا قول ہے کہ نافلۃ کا تعلق صرف یعقوب سے ہے کیونکہ بیٹے کے لیے دعا تو حضرت ابراہیم نے کی تھی دعا

قبول ہوئی اور دعا کے موافق بیٹا دیدیا گیا اور یعقوب یعنی پوتے کا ذکر دعا ابراہیم میں نہ تھا یہ اللہ نے زائد عطا فرمایا (معالم)

نَفْلٌ عطیہ۔ وہ عبادت جو واجب نہ ہو نَفْلٌ مال غنیمت بخشش اَنْفَالٌ جمع نَافِلَۃٌ مال غنیمت بخشش غیر واجب عبادت۔ زائد نوافل جمع نَوْفَلٌ دریا بخشش۔ بہت سخی۔ خوبصورت جوان نَوْفَلَۃٌ نمک زار شورستان۔ نمکدان نَفْلٌ مصدر باب نصر عطیہ دینا۔ مال غنیمت دینا اِنْفَالٌ اور تنفیل بھی مال غنیمت دینے کو کہتے ہیں تَنَفُّلٌ مال غنیمت لینا۔

اَلنَّاقُوْرِ۔ اسم سنکھ پھونکنے کا سینگ مراد صور۔ $\frac{۲۹}{۱۵}$۔

نَقْرٌ چٹکی بجانے کی آواز نَقْرَۃٌ کھجور کے ریزے تھوڑی چیز نِقْرٌ ہوشیار آدمی نُقْرَۃٌ پگھلا ہوا چاندی سونا چھوٹا گڑھا۔ آنکھ کا گڑھا نَقِرٌ غضبناک نَقِیْرٌ کھجور کے ریزے۔ لکڑی کا کٹھلا غریب تنگدست آدمی نَاقِرَۃٌ مصیبت رنج، بلا۔ بات کی لوٹ پوٹ۔ ناقور سنکھ صور۔ منقار چونچ۔ پھاوڑا۔ بسولہ۔ نَقْرٌ مصدر (فتح) عیب جوئی کرنا۔ سوراخ کرنا۔ پھونک مارنا۔ لکڑی میں کھدائی کا کام کرنا نَقَرٌ (سمع)

منقبض ہونا۔ مال ضائع ہونا تَنْقِیْرٌ نام رکھنا کسی ...
سے لکڑی وغیرہ کو کھودنا۔ پرندہ کا چونچ سے
اٹھانا (تاج و قاموس و بعض از مفردات)

نَاقَۃٌ - $\frac{۱۴}{۱۸}$ $\frac{۲۴}{۹}$ نَاقَۃَ $\frac{۲۴}{۱۱}$ نَاقَۃَ $\frac{۱۱}{۱۱}$ ...
$\frac{۵}{۹}$ النَّاقَۃِ $\frac{۷}{۹}$ اونٹنی۔

نَاقَۃٌ مفرد نَاقٌ نِیَاقٌ اَنْوَاقٌ نُوْقٌ ...
اَنْیُقٌ اَنَایِقُ اور نِیَاقَاتٌ جمع الجمع نِیْقٌ ...
کی جمع نِیَاقٌ اَنْیَاقٌ اور نُیُوْقٌ جمع نُو...
دانائی ہر چیز میں مہارت۔ نَیِّقٌ خوش ...
آدمی نِیْقَۃٌ کام کی عمدگی لباس اور طعام کی خو...
خوبصورتی اِنْیَاقٌ (افعال) نِیَاقٌ (...
تعجب میں ڈالنا۔ اِنْتِیَاقٌ (افتعال) منتخب ...
تَنَیُّقٌ اور تَنَوُّقٌ (تفعل) ہر کام عمدگی ...
کرنا اَنْیَقٌ عمدہ۔

نَاکِبُوْنَ - اسم فاعل جمع مذکر۔ مرفو...
نَاکِبٌ واحد نُکْبٌ اور نُکُوْبٌ ...
(نصر و سمع) پھر جانیوالے۔ مڑ جانیوالے ...
جانیوالے۔ $\frac{۸}{۱۸}$ (دیکھو منا کبہا)

نَاکِسُوْا۔ اسم فاعل جمع مذکر نکس ...
نصر۔ سروں کو جھکانیوالے۔ سرنگو...
نِکْسٌ شکست اور کمزور آدمی انکاس ...

Marfat.com

نکسٌ ضعف پیری کے سبب ایک جگہ پڑا رہنے والا۔ ناکِسٌ سر جھکانے والا۔ سرنگوں نکسٌ سر جھکانا، لوٹانا، لوٹنا (نصر) تَنْکِیسٌ (تفعیل) سرنگوں کر دینا۔ اِنْتِکَاسٌ (افتعال) اوندھا گر پڑنا۔ اوندھا ہو جانا۔

نَاکُلَ: جمع متکلم مضارع اَکْلٌ مصدر باب نصر، ہم کھانا چاہتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ کھائیں 5/6

اَلنَّاھُوْنَ۔ اسم فاعل جمع مذکر اَلنَّاھِیْ واحد نَہْیٌ مصدر باب فتح روکنے والے منع کرنیوالے 11/2 (دیکھو مُنْتَھُوْنَ اور اِنْتَھُوْا)

نَائِمُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر نَائِمٌ واحد نَوْمٌ مصدر۔ باب سَمِعَ سونے والے سوئے ہوئے 9/2 29/2 (دیکھو المنام)

فَصْلُ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَہ

نَبَاَ: اسم منصوب مضاف 6/9 9/11 11/12 15/2 19/9 23/12 خبر۔ اطلاع۔

اَلنَّبَاِ: اسم معرف باللام مجرور 30/1 خبر۔ اطلاع

نَبَاِ: اسم مجرور مضاف 7/4 20/4 خبر

نَبَاُ: اسم مرفوع مضاف 13/15 12/12 23/21 25/15 خبر

نَبَاٍ: اسم مجرور نکرہ 4/14 19/17 26/12۔ خبر

نَبْأَۃٌ۔ ہلکی آواز کتے کی آواز نَبِیٌّ نبی اللہ کا پیغمبر، اونچا مقام۔ کھلا ہوا راستہ۔ انتقال مکانی کرنیوالا۔ نُبُوَّۃٌ پیغمبری نابی اونچی جگہ۔ نَبَاٌ اور نُبُوَّۃٌ بلند ہونا۔ ظاہر ہونا۔ نکلنا۔ آواز دینا۔ خبر دینا۔ انتقال مکانی کرنا (باب فتح) اِنْبَاءٌ (افعال) اور تَنْبِئَۃٌ (تفعیل) خبر دینا۔ آگاہ کرنا مُنَابَاۃٌ ایک کا دوسرے سے دور ہو جانا۔ ہمسائگی چھوڑ دینا۔ تَنَبُّؤٌ (تفعل) نبوت کا دعوی کرنا۔ اِسْتِنْبَاءٌ کھوج لگانا۔ تفتیش کرنا۔

نَبَّاَ ۔ ماضی واحد مذکر غائب تَنْبِئَۃٌ مصدر باب تفعیل خبر دی، اطلاع دی۔ آگاہ کیا۔ 11/1 28/19 (دیکھو نَبَاٌ)

نَبِّئْ: واحد مذکر حاضر امر تَنْبِئَۃٌ سے خبردار کر آگاہ کر دے، خبر دیدے۔ 14/4

نَبَّاَتْ: ۔ واحد مؤنث غائب ماضی مصدر اس عورت نے اطلاع دی، خبر دی 28/19۔ (دیکھو نَبَاٌ)

نَبِّئْنَا ۔ واحد مذکر حاضر امر معروف۔ ہم کو خبردار کر۔ 12/15 (دیکھو نَبَاٌ)

نَبَاتَ ۔ اسم منصوب مضاف۔ گھاس سبزی

Marfat.com

زمین کی پیداوار۔ روئیدگی۔ زمین سے پیدا کرنا ث ۱۸
اس جگہ مراد سبزی زمین سے اگنے والی ہر چیز۔
نَبَاتُ ۔ اسم مرفوع مضاف۔ روئیدگی سبزی
ب ۱۱/۱۸ ۱۵
نَبَاتِ ۔ اسم مجرور نکرہ۔ گھاس سبزہ۔ ۱۶/۱۱
نَبَاتًا ۔ اسم منصوب نکرہ ۳۰/۱ سبزہ زمین سے
اُگنے والی چیز ۲۹/۹ مصدر یعنی پیدا کرنا۔ ۳/۱۲ نشوونما
نَبَاتُہٗ ۔ اسم مرفوع مضاف ہٗ ضمیر مضاف
الیہ۔ اس کی پیداوار ث ۸/۱۴ ۲۷/۱۹ ۔
نَبْتٌ اور نَبَاتٌ گھاس۔ سبزہ نَبِیْتَۃٌ
شاخ۔ نبائِت جمع نَابِتَۃٌ اُگنے والی۔ نوجوان
لڑکا۔ نوخیز اونٹ۔ خوشخو اور بہت احسان کرنے والا
آدمی مَنْبِتٌ اُگنا۔ اُگنے کی جگہ مَنْبُوْتٌ اُگی ہوئی چیز
نُبُوْتٌ مصدر۔ باب نصر باہر نکل آنا ابھر آنا ۔
نَبْتٌ مصدر باب نصر اُگنا۔ اگانا (لازم ومتعدی)
اِنْبَاتٌ (افعال) کا بھی یہی معنی ہے تَنْبِیْتٌ (تفعیل)
درخت لگانا۔ لڑکے کو پالنا۔
نَبَّأْتُکُمَا ۔ واحد متکلم ماضی۔ کُمَا ضمیر تثنیہ مخاطب
مفعول میں نے تم دونوں کو آگاہ کر دیا بتا دیا ۱۲/۱۵
(دیکھو نَبَأَ)
نَبْتَغِیْ جمع متکلم مضارع اِبْتِغَاءٌ مصدر بَغْیٌ

مادہ باب افتعال، ہم نہیں چاہتے (جاہلوں کی
یعنی ہم اختیار نہیں کرتے جاہلوں کی صحبت کو ۲۰/۹
(دیکھو ابتغ، اِبْتِغَاءٌ، تَبْتَغِیْ)
نَبْتَلِیَنَّ ۔ جمع متکلم مضارع اِبْتِلَاءٌ مصدر
(افتعال) ضمیر مفعول ہم اس کو آزمائش کریں
۲۹/۱۹ (دیکھو مُبْتَلِیْکُمْ اور مُبْتَلِیْنَ)
نَبْتَهِلْ ۔ جمع متکلم مضارع مجزوم اِبْتِهَال
مصدر (افتعال) ہم زاری کریں، گڑگڑا کر دعا کریں
امام راغب نے المفردات میں لکھا ہے کہ باہل اس
اونٹ کو کہتے ہیں جو بندش سے آزاد ہو۔
ابہلتہ میں نے اس کو آزاد چھوڑ دیا جن لوگو
نے اس جگہ لعنت کرنے کا معنی بیان کیا ہے انک
قول کی وجہ صرف یہ ہے کہ اس جگہ دعا لعنت کے
کیلئے ہے۔ (ہذا آخر کلام الراغب) لیکن علام
زمخشری نے کشاف میں لکھا ہے کہ بَہْلَۃ کی اصل
دعا لعنت ہے پھر مطلقاً دعا کے معنی میں استعمال
ہونے لگا (خواہ دعا لعنت ہو یا اور کسی قسم کی دعا
۳/۱۴
نُبَدِّلَ ۔ جمع متکلم مضارع تَبْدِیْلٌ مصد
(تفعیل) عوض میں لے آئیں۔ ۲۷/۱۵ ۲۹/۸ دیکھ
مُبَدِّل)

Marfat.com

نَبَذَ: واحد مذکر غائب ماضی نَبْذٌ مصدر (باب ضرب) اس نے پھینک دیا۔ ۱/۱۲

نَبْذٌ تھوڑی چیز آسان نَبْذَۃٌ اور نُبْذَۃٌ گوشہ کنارہ۔ نَبِیْذٌ پھینکا ہوا، نچوڑا ہوا عرق۔ اَنْبَاذٌ بے علم عام لوگ، مُنْتَبَذَۃٌ سرہانا۔ مَنْبُوْذٌ حرامی بچہ۔ راستہ میں پڑا ہوا بچہ۔

نَبْذٌ مصدر (باب نصر) نچوڑنا۔ نَبْذٌ اور نَبْذَانٌ مصدر (باب ضرب) ہلنا۔ پھینکنا اِنْبَاذٌ (افعال) نچوڑنا تَنْبِیْذٌ (تفعیل) نچوڑنا۔ پھینکنا مُنَابَذَۃٌ (مفاعلۃ) باہم ہر ایک کا دوسرے پر کوئی چیز پھینکنا۔ اِنْتِبَاذٌ (افتعال) نچوڑنا کنارہ پر ہو جانا۔ نبیذ بنانا

نُبِذَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی مجہول وہ پھینک دیا جاتا۔ ۲۹/۴

نَبَذْتُهَا: ۔ واحد متکلم ماضی معروف ھا ضمیر مفعول میں نے اس کو ڈال دیا۔ ۱۶/۱۲

نَبَذْنَا جمع متکلم ماضی معروف۔ ہم نے پھینک دیا۔ ہم نے ڈال دیا ۲/۶، ۲۳/۹، ۲۴

نَبَذُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف انہوں نے پھینک دیا۔ ۱/۲

نَبْرَأَهَا: جمع متکلم مضارع بَرْءٌ مصدر (باب فتح) هَا ضمیر مفعول اس کو پیدا کرنے سے پہلے، ۲۷/۱۹

بُرْءٌ بَرَاءٌ تَبَرِّیْ سب کا معنی ہے کسی مکروہ چیز سے چھٹکارا پانا۔ بَرِئْتُ مِنَ الْمَرَضِ میں نے بیماری سے چھٹکارا پایا بَرِئْتُ مِنْ زَیْدٍ میں زید سے بیزار ہو گیا میں نے چھٹکارا پایا۔

تَبَرَّأْتُ میں بیزار ہو گیا۔ میں نے چھٹکارا پایا

بَرَّأْتُ زَیْدًا اور اَبْرَأْتُ زَیْدًا میں نے زید کو چھٹکارا دے دیا۔ بری کر دیا (دیکھو تَبَرَّءُوْنَ

بَرَاءَۃٌ بَرِیْءٌ بَرِیْئُوْنَ بُرَآءُ بَرَاءٌ بَرَّءٌ تَبَرَّءَ بَارِئُ اَلْبَرِیَّۃِ کے معانی کے لیے دیکھو باب الباء، فصل الراء)

(لن) نَنْبَرِحَ ۔ جمع متکلم مضارع منفی موکد بہ لن ہم ہرگز نہیں ہٹیں گے۔ ہم برابر رہیں گے۔ ۱۶/۱۴

بَرَاحٌ کشادہ میدان جس میں نہ کوئی درخت ہو نہ عمارت بَرِحَ الْخَفَاءُ (سمع) پوشیدگی ظاہر ہو گئی بَرَاحُ الدَّارِ گھر کا صحن بَرِحَ (فتح) میدان میں گیا بَارِحٌ وہ شکار جو شکاری کی زد سے باہر ہو کر کسی طرف کو مڑ جائے اس کو منحوس سمجھا جاتا تھا سَانِحٌ وہ شکار جو شکاری کی زد پر سامنے آ جائے یہ مبارک سمجھا جاتا تھا اَلْبَارِحَۃُ

گذشت نرالات۔

بَرْحٌ ہٹنا جب اس پر حرف نفی آئے ہے تو نہ ہٹنے اور برابر جمے رہنے کا معنی ہوجاتا ہے لَآ اَبْرَحُ میں برابر چلتا رہوں گا تَبْرِیْحٌ اور تَبَارِیْحٌ تکلیف، رنج، دکھ ضَرْبٌ مُبَرِّحٌ سخت تکلیف دہ ضرب بَرَّحَ بِیْ زَیْدٌ فِی التَّقَاضِیْ تقاضا کرنے میں زید نے مجھ پر سختی کی اَبْرَحْتُ جَارًا میں نے مہمان یا ہمسایہ کی عزت کی بُرَحَاءُ شدت سختی۔

نُبَشِّرُ۔ جمع متکلم مضارع تَبْشِیْرٌ مصدر باب تفعیل ہم خوشخبری دیتے ہیں ۱۲/۴ ۱۶/۴ (دیکھو مُبَشِّرًا)

نَبْطِشُ۔ جمع متکلم مضارع بَطْشٌ مصدر باب ضرب ہم سختی سے پکڑیں گے ۲۵/۱۴ دیکھو بطشتم، بطش۔

نَبْعَثُ۔ جمع متکلم مضارع مرفوع بَعْثٌ مصدر (باب فتح) ۱۲/۱۸ ہم قائم کردیں گے ہم کھڑے کردیں گے (دیکھو مَبْعُوْثُوْنَ)

نَبْعَثَ۔ جمع متکلم مضارع منصوب بَعْثٌ مصدر باب فتح ۱۵/۲ ہم بھیج دیں۔

نَبْغِ: جمع متکلم مضارع بَغْیٌ مصدر (باب ضرب) ہم ڈھونڈتے تھے اصل میں نبغی تھا ۱۵/۲۱ (دیکھو اِبْتِغَاءَ، تَبْتَغِیْ)

نَبْغِیْ جمع متکلم مضارع بَغْیٌ مصدر باب ضرب ہم (اور کیا) ڈھونڈیں ہم کو (اور کیا چاہیے) ۱۵/۲۱

نَبْلُوَ۔ جمع متکلم مضارع مجزوم بَلَاءٌ مصدر باب نصر ۹/۱۱ ہم آزمائش میں ڈالنے لگے ۱۱/۲ ہم مبتلا کرتے ہیں۔

نَبْلُوَ۔ جمع متکلم مضارع منصوب بَلَاءٌ مصدر باب نصر ۱۵/۱۳ ۲۶/۸ (تاکہ) ہم جانچ کریں۔

نَبْلُوَنَّکُمْ۔ جمع متکلم مضارع بالنون تاکید ۲۱/۳ ۲۶/۸ ہم ضرور ضرور تمہاری جانچ کریں گے (دیکھو مُبْتَلِیْکُمْ)

نُبَوِّئَنَّهُمْ۔ جمع متکلم مضارع بالنون تاکید هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مفعول تَبْوِئَةٌ مصدر باب تفعیل بَوْءٌ مادہ ہم ان کو ضرور جگہ دیں گے ہم ان کو ٹھیرائیں گے۔ ہم ان کو ضرور اتاریں گے ۱۴/۱۲ ۲۱/۲ (دیکھو مُبَوَّءٌ اور تُبَوِّئُ)

اَلنُّبُوَّةَ۔ اسم منصوب۔ اللہ کی طرف سے پیغمبری ۳/۱۶ ۷/۱۶ ۲۰/۱۵ ۲۵/۱۸ ۲۷/۲۰ (دیکھو نَبَاءٌ)

نَبِیٌّ۔ صفت مشبہ مجرور نکرہ مفرد اصل میں نَبِیْءٌ تھا ہمزہ کو یاء سے بدل کر یاء کو یاء میں ادغام کردیا

پیغمبر ٢/١٦ ٤/٨،٦ ٨/١ ٩/٢ ١٧/١٤ ١٩/١ ٢٥/٤

نَبِیًّا ۔صیغہ صفت منصوب نکرہ مفرد پیغمبر ٣/١٢ ٦/٥،٦،٧ ٢٣/٤

اَلنَّبِیُّ ۔صیغہ صفت معرف باللام مفرد مرفوع پیغمبر ٢/١٨ ١٠/٢،٦،١٦ ٢١/١١،٢٠ ٢٢/٣،٥ ٢٨/٨،١٧،١٩،٢٠ ۔

اَلنَّبِیَّ ۔صیغہ صفت معرفہ مفرد منصوب پیغمبر ٩/٩ ١٠/١٤ ٢١/١٨

اَلنَّبِیِّ ۔صیغہ صفت معرفہ مفرد مجرور پیغمبر ٦/١٥ ٩٠/١٠ ١١ ٢٢/٢٠،٤ ٢٦/١٣ ۔

اَلنَّبِیُّوْنَ ۔صیغہ صفت معرف باللام جمع مرفوع النَّبِیِّ واحد۔ اللہ کے پیغمبر ١/١٦ ٢/١٠ ٦/١١

اَلنَّبِیِّیْنَ ۔صیغہ صفت معرفہ منصوب و مجرور۔ النبی واحد۔ اللہ کے پیغمبر ١/٤ ٢/١٠ ٣/١١،١٦ (منصوب) ٢/٦ ٣/١٤ ٥/٦ ٦/٣ ١٥/٦ ١٦/٤ ٢١/١٤ ٢٢/٢ ٢٤/٤ (مجرور) (دیکھو نَبَأَ)

نَبِیُّہُمْ نبی مضاف ھُمْ مضاف الیہ ان کے پیغمبر نے۔ ٢/١٦

نَبِّئْہُمْ ۔ واحد مذکر حاضر امر معروف تنبئۃ مصدر ھُمْ ضمیر مفعول۔ ان کو آگاہ کر دے ١٤/٤ ٢٧/٩ ۔ (دیکھو نَبَأَ)

نَبِّئُوْا ۔جمع مذکر حاضر امر معروف بتاؤ۔ ٨/٤

(دیکھو نَبَأَ)

نُبَیِّتَنَّہٗ ، نُبَیِّتَنَّ جمع متکلم مضارع بانون تاکید ثقیلہ ۃ ضمیر مفعول تَبْیِیْتٌ مصدر باب تفعیل ہم اس کو ضرور راتوں میں جالیں گے۔ ہم اس پر ضرور رات میں حملہ کر دیں گے ١٩/١٩ تَبْیِیْتٌ رات کو حملہ کا ارادہ کرنا۔ رات کو دشمن پر حملہ کر دینا رات کو کسی کام کی تدبیر کرنا۔ رات سے کسی کام کی نیت کرنا (المفردات) (دیکھو بَیَاتًا و بیت)

نُبَیِّنُ ۔ جمع متکلم مضارع تَبْیِیْنٌ مصدر تفعیل ہم بیان کرتے ہیں۔ ٦/١٤

نُبَیِّنُ ۔ جمع متکلم مضارع تَبْیِیْنٌ مصدر تفعیل، ہم ظاہر کر دیں ہم کھول دیں ١٧/٨ ہم کھول کر بیان کر دیں ہم تشریح کر دیں ٤/١٩ (دیکھو مبین اور مُبَیِّنَۃٌ اور بیان)

فصل التاء المثناۃ

نَتَبَرَّأَ ۔ جمع متکلم مضارع تَبَرُّؤٌ مصدر تفعل ہم بیزار ہوتے۔ ہم بیزار ہوں گے۔ ٢/٤ (دیکھو مُبَرَّؤُنَ)

نَتَّبِعُ ۔ جمع متکلم مضارع اِتِّبَاعٌ مصدر افتعال ٢/٥ ہم پیروی کرتے ہیں ١٩/٦ ہم پیروی کریں ٢١/١٢ ہم پیروی کریں گے۔

Marfat.com

نَتَّبِعُ ۔ بتفصیل مذکور ۱۳/۱۹، ہم پیچھے چلیں ہم پیروی کریں۔ ۲۰/۹ ہم پیروی کریں۔

نَتَّبَعَ ۔ بتفصیل مذکور ۱۶/۱۴، ۲۰/۸ ہم پیروی کرتے

نَتَّبِعْكُمْ ۔ جمع متکلم مضارع اِتِّبَاعٌ مصدر کُمْ ضمیر مخاطب مفعول ہم تمہارے پیچھے چلیں یعنی تمہارے ساتھ چلیں۔ ۲۶/۱۰

نَتَّبِعُہٗ ۔ جمع متکلم مضارع ہٗ ضمیر مفعول ہم اس کی پیروی کریں ۲۷/۹ (دیکھو تنقیح کے لیے مُتَّبَعُوْنَ)

نُتْبِعُہُمْ ۔ جمع متکلم مضارع اِتْبَاعٌ مصدر باب افعال ھُمْ ضمیر مفعول ہم ان کے پیچھے بھیج دیتے ہیں ۲۹/۲۱ (دیکھو اتبعہ اور متبعون)

نَتَبَوَّءُ ۔ جمع متکلم مضارع تَبَوُّءٌ مصدر باب تفعل ہم رہیں۔ سکونت پذیر ہوں۔ مقیم ہوں۔ ۲۴/۵ (دیکھو مُتَبَوَّءَ اور تَبَوَّءُوْا)

نَتَجَاوَزُ ۔ جمع متکلم مضارع تَجَاوُزٌ مصدر باب تفاعل۔ ہم درگذر کریں گے (ترجمہ تھانوی) ۲۶/۲ (دیکھو جَاوَزَ اور جَاوَزْنَا)

نَتَّخِذَ ۔ جمع متکلم مضارع اِتِّخَاذٌ مصدر باب افتعال ۱۲/۱۳ ۲۰/۴ ہم بنالیں گے ۱۷/۲ ہم بنائیں ۱۸/۱۱ ہم بنالیتے۔ (دیکھو مُتَّخِذَ)

نَتَّخِذَنَّ ۔ جمع متکلم مضارع بانون تاکید ثقیلہ۔ اِتِّخَاذٌ سے ہم ضرور بنائیں گے ہم ضرور تعمیر کریں گے۔ ۱۵/۱۵ (دیکھو مُتَّخِذَ)

نُتَخَطَّفُ ۔ جمع متکلم مضارع مجہول تَخَطُّفٌ مصدر باب تفعل ہم کو اچک لیا جائیگا ۲۰/۹ یعنی قتل کردیا جائیگا لوٹ لیا جائیگا۔ خَطْفٌ اور اِخْتِطَافٌ اُچک لینا کسی چیز کو جھپٹا مار کر لے لینا خَطْفَۃٌ جھپٹا۔ سمع اور ضرب دونوں سے مستعمل ہے اَخْطَفُ الْحَشَا اور مُخْتَطِفُ الْحَشَا وہ شخص جس کا پیٹ لگا ہوا ہو۔ (دیکھو تَخَطَّفُ اور خَطِفَ)

نَتَرَبَّصُ ۔ جمع متکلم مضارع تربص مصدر باب تفعل ہم انتظار کررہے ہیں۔ ۱۰/۱۲ ۲۷/۴ (دیکھو متربصون)

نَتْرُكَ ۔ جمع متکلم مضارع تَرْكٌ مصدر باب نَصَرَ۔ ہم چھوڑدیں۔ ۱۲/۸

تَرْكٌ کسی چیز کو چھوڑدینا قصداً اپنے اختیار سے ہو یا اضطراراً بلا اختیار۔ ترک غیر اختیاری ہی کا نتیجہ وہ مال ہوتا ہے جس کو مردہ چھوڑ کر جاتا ہے۔ (المفردات)

نَتَقَبَّلُ ۔ جمع متکلم مضارع تَقَبُّلٌ مصدر باب تفعل ہم قبول کرتے ہیں ہم قبول کریں گے

Marfat.com

۲۶/۲ (دیکھو قابل)

نَتَقْنَا - جمع متکلم ماضی معروف نَتْقٌ مصدر باب نَصَرَ ہم نے اٹھایا (سیوطی) ہم نے اکھاڑ دیا (بغوی) ہم نے معلق کر دیا (ترا ۱ ۹/۱۱)

نَتْقٌ مصدر (ضرب و نصر) کھینچنا - ہلانا تاب کہنا (قاموس) کسی چیز کو اس طرح کھینچنا اور ہلانا کر وہ ڈھیلی پڑ جائے (راغب)، نُتُوقٌ موٹا ہونا - اِنْتَاقٌ سخت بچھر اٹھانا - سائبان لگانا رمضان کے روزے رکھنا۔

نَتَكَلَّمُ - جمع متکلم مضارع تَكَلُّمٌ مصدر باب تفعل ہم منہ سے نکالیں ۱۶/۱۸ (دیکھو کلام اور تکلّم)

نَتْلُوْا - جمع متکلم مضارع تلاوت مصدر باب نصر - ہم تلاوت کرتے ہیں ہم پڑھ کر سناتے ہیں۔ ۲/۱۱ ۳/۱۴ ۴/۲ ۲۰/۴ ۲۵/۱۷

تُلُوٌّ اور تِلْوٌ مصدر باب نصر کسی کے پیچھے بغیر فاصلہ کے چلنا یا حکم کی پیروی کرنا۔

تِلَاوَةٌ مصدر باب نصر اللہ کی کتاب کو پڑھنا یا اُس کے معانی پر غور کرنا - قراءت عام ہے ہر تحریر کے پڑھنے کو کہتے ہیں - اور تلاوت خاص ہے صرف کتب الٰہیہ کے پڑھنے کو کہتے ہیں - نامۂ اعمال کے پڑھنے کیلئے بھی لفظ تلاوت استعمال کیا گیا ہے کیوں کہ وہ بھی تحریر الٰہی ہوگی۔

اگر تلاوت کے بعد عَلٰی ہو جیسے تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلٰى مُلْكِ ... بَكْرٍ تو کبھی تہمت تراشی اور بہتان بندی کا معنی مراد ہوتا ہے کبھی پڑھ کر سنانے کا بعض استعمالوں میں اَتْلُوْ اور تَلَوْتُ کی بجائے تَلَوْتُ اور اَتْلٰى اور تَلَيْتُ (باب ضرب سے بھی آیا ہے مگر یہ استعمال اصلی نہیں، نادر ہے)، اَتْلٰى عَلَيْهِ بِحَقٍّ (باب افعال) اس پر حق کو محول کر دیا، مثلاً زید پر جو قرضہ تھا اس کا کفیل عمر کو بنا دیا۔

نَتَنَزَّلُ - جمع متکلم مضارع (منفی) تَنَزُّلٌ مصدر باب تفعل - ہم نہیں اترتے ہیں ۱۶/۷ (دیکھو منازل)

نَتَوَفَّيَنَّكَ - جمع متکلم مضارع بانون تاکید ثقیلہ کَ ضمیر خطاب مفعول تَوَفِّيْ مصدر باب تفعل - ہم تیری زندگی پوری کر دیں ہم تیری روح قبض کر لیں ۱۰/۱۱ ۱۳/۱۲ ۲۴/۱۳ (دیکھو متوفیک اور الموفون)

نَتَوَكَّلُ - جمع متکلم مضارع (منفی) تَوَكُّلٌ مصدر باب تفعل (کہ) ہم بھروسہ (نہ) کریں ۱۳/۴۔

(دیکھو المتوکلین)

Marfat.com

فصل الثاء المثلثة

نُثَبِّتُ ۔ جمع متکلم مضارع تَثْبِيتٌ مصدر باب تفعیل۔ ہم قائم رکھتے ہیں۔ ہم جمائے رکھتے ہیں۔ ۱۲/۱۰

نُثَبِّتَ ۔ جمع متکلم مضارع تَثْبِيتٌ مصدر باب تفعیل۔ ہم قائم رکھیں۔ جمائے رکھیں۔ ۱۹/۱

ثَبَاتٌ مصدر از باب نَصَرَ محکم ہونا زائل نہ ہونا ٹھہرنا جسمانی طور پر جما رہنا ہو جیسے فَاثْبُتُوْا ثابت قدم رہو۔ رَجُلٌ ثَبْتٌ و ثَبِيْتٌ فِي الْحَرْبِ لڑائی میں جما رہنے والا آدمی۔ یا ثبوت عقلی و علمی ہو جیسے اَلتَّوْحِيْدُ ثَابِتٌ عِنْدِيْ توحید میری نظر میں ثابت ہے۔ نُبُوَّةُ الرَّسُوْلِ ثَابِتَةٌ پیغمبر کی نبوت ثابت ہے۔

اِثْبَاتٌ (افعال) عدم سے وجود میں لانا اَثْبَتَ اللّٰهُ اللہ نے پیدا کیا۔ کوئی حکم کسی پر قائم کر دینا اَثْبَتَ الْحَاكِمُ عَلٰى زَيْدٍ حاکم نے زید پر فلاں حکم قائم کر دیا جاری کر دیا۔ کسی چیز کو صرف قولی طور پر پختہ کر دینا خواہ صحیح ہو یا غلط جیسے اَثْبَتَ زَيْدٌ اَلتَّوْحِيْدَ زید نے توحید کو اپنے قول سے ثابت کر دیا یا اَثْبَتَ الشِّرْكَ اس نے صرف اپنے کلام سے شرک کو ثابت کر دیا۔ روک دیا جیسے لِيُثْبِتُوْكَ کہ وہ تم کو روک دیں۔

تَثْبِيتٌ قوی کرنا جیسے يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ اللہ مسلمانوں کو دلائل کی قوت عطا کرتا ہے۔ کسی عقیدے یا عمل پر قائم رکھنا جیسے وَلَوْلَا اَنْ ثَبَّتْنَاكَ اگر ہم آپ کو قائم نہ رکھتے ثابت قدم رکھنا جمائے رکھنا جیسے ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا ہمارے قدموں کو جمائے رکھ ہم کو ثابت قدم رکھ عنوان کی دونوں آیتوں میں تَثْبِيتٌ کا دوسرا معنی مراد ہے۔

فصل الجیم المعجمہ

نَجَا ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف نجاة مصدر باب نصر اس نے رہائی پائی وہ بچ گیا۔ ۱۲/۱۶ (دیکھو ناج)

اَلنَّجَاةِ ۔ مصدر یا اسم باب نَصَرَ رہائی پانا چھٹکارا حاصل کرنا۔ رہائی چھٹکارا۔ بچاؤ۔ ۲۴/۱۰ (دیکھو ناج)

نُجِبْ : جمع متکلم مضارع مجزوم اِجَابَةٌ مصدر باب افعال ہم قبول کریں گے۔ (دیکھو مجیبٌ)

نُجَازِيْ ۔ جمع متکلم مضارع مجازاة مصدر (مفاعلة) ہم سزا دیتے ہیں ۲۲/۸ (دیکھو جزا)

Marfat.com

امام راغب نے المفردات میں لکھا ہے کہ قرآن میں جازی (یعنی باب مفاعلۃ) نہیں آیا کیونکہ باب مفاعلت باہم تبادلہ کو چاہتا ہے اگر دو آدمیوں میں سے ہر ایک دوسرے کو بدلہ دے تو مجازاۃ اور مکافاۃ کا لفظ استعمال کیا جائے گا اور چونکہ اللہ کی نعمت کا مقابلہ نہیں ہو سکتا یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص اللہ کو کوئی نعمت دے اور اللہ اس کو کوئی نعمت دے اس لیے انعام الٰہی کے معاملہ میں مجازات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ہاں اللہ کے انعام کو جزاء کہا جا سکتا ہے اور کہا گیا ہے امام راغب نے ۲۵ کے لفظ نجازی پر غور نہیں فرمایا اس جگہ مجازات کو بری جزاء یعنی سزا کے معنی کے لیے استعمال کیا گیا ہے اگر مجازات خیر کیلئے دونوں طرف سے تبادلۂ نعمت (بقول راغب) ضروری ہے تو مجازات سوء کیلئے بھی دونوں طرف سے تبادلۂ شر ضروری ہونا چاہیے اور جس طرح بندہ مومن کی طرف سے اللہ کو کوئی نعمت نہیں دی جا سکتی اسی طرح کافر کی طرف سے اللہ کو کوئی ضرر نہیں پہنچایا جا سکتا معلوم ہوا کہ مجازات کے اصلی لغوی وضعی معنی اللہ کے معاملہ میں نہ خیر کیلئے استعمال ہو سکتا ہے نہ شر کے لیے لیکن سزا دینے کے معنی کیلئے تو اس جگہ استعمال کیا ہی ہے پھر کوئی مانع نہ تھا اگر ثواب دینے کے معنی میں مجازات کا لفظ استعمال کیا جاتا۔ راغب نے وضع لغوی کے اعتبار سے خاصیت باب کا لحاظ کرتے ہوئے فرمادیا کہ اللہ کی طرف سے جزاء کے معاملہ میں لفظ مجازاۃ استعمال نہیں کیا جا سکتا لیکن مزید کو مجرد کے معنی میں استعمال کرنا کثیر الوقوع ہے خود اسی آیت میں جزینا ھم بما کفروا وھل نجازی الا الکفور آیا ہے لفظ جزاء مجی اور مجازات بھی دونوں کو ایک ہی معنی کے لیے استعمال کیا ہے بات صرف اتنی ہے کہ اللہ کی طرف سے ثواب ہو یا عذاب بہرحال اعمال کی پاداش اور بدلہ میں ہوتا ہے توحید و اطاعت کا بدلہ ثواب اور شرک و معصیت کا بدلہ عذاب پس جس طرح توحید و طاعت کو اللہ کے لیے فائدہ رساں نعمت نہیں قرار دیا جا سکتا اسی طرح شرک اور معصیت کو اللہ کے واسطے ضرر رساں کبھی نہیں کہا جا سکتا حقیقت میں وہ ہر تاثر سے پاک ہے صرف ظاہری تبادلہ کیلئے مجازات کا استعمال کیا گیا ہے اس لیے اگر مجازات شر کی طرح خیر کیلئے بھی مجازات کا استعمال ہوتا تو غلط نہ ہوتا۔ واللہ اعلم

نَجِدْ ۔ جمع متکلم مضارع مجزوم وَجْدٌ مصدر باب ضرب ۔ ہم نے (نہیں) پایا ۔ ۱۶/۱۵

وجود پانا، چند طرح کا ہوتا ہے ۱۔ چھونے چکھنے سننے سونگھنے اور دیکھنے سے کسی چیز کو محسوس کر لینا جیسے اس کی نرمی یا مزہ یا آواز یا خوشبو یا صورت پالی یعنی اس کو چھو کر یا چکھ کر یا سن کر یا سونگھ کر یا دیکھ کر محسوس کر لیا۔ ۲۔ کسی چیز کو باطنی طور پر محسوس کرنا اثر پذیر ہونا جیسے میں نے خوشی پالی یا غم پا لیا۔

۳۔ عقل کے ذریعہ سے کسی چیز کا علم حاصل کر لینا جیسے اللہ کی ذات صفات اور انبیا کی نبوت کو پانا یعنی ان چیزوں کی معرفت کو حاصل کرنا۔ یہ تینوں صورتیں تو انسان کیلئے مستعمل ہیں اگر انسان کسی چیز کو پاتا ہے تو اس کے یہی تین معنی ہوتے ہیں لیکن اللہ اگر کسی چیز کو پاتا ہے تو اس کا پانا ان تمام صورتوں سے بالاتر ہوتا ہے۔ ۔نہ اس کا پانا بیرونی یا اندرونی احساس کرنے کے معنی رکھتا ہے نہ عقلی اور فکری علم کے۔ مجازاً وجود بمعنی قدرت بھی مستعمل ہے جیسے فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً اور تم کو پانی نہ ملے یعنی تمہاری دسترس سے خارج ہو تم حاصل نہ کر سکتے ہو۔

وُجْدَانٌ جِدَةٌ کا معنی دولت مالداری وَجْدٌ وِجْدٌ اور وُجْدٌ کا بھی یہ معنی آیا ہے وَجْدٌ غم، عشق، مَوْجِدَةٌ غصہ غضب، مصادر کا یہ معنوی فرق ہے ماضی اور مضارع وغیرہ میں کوئی فرق نہیں۔

اَلنَّجْدَيْنِ ۔ اسم تثنیہ منصوب اَلنَّجْدُ واحد دو روشن راستے یعنی نیکی اور بدی کے راستے۔ $\frac{30}{15}$ نَجْدٌ مفرد اَنْجُدٌ اَنْجَادٌ نِجَادٌ نُجُودٌ نُجُدٌ جمع اونچی زمین۔ روشن راستہ، راہنما گھر کی زینت کا سامان جیسے بستر تکیہ، فرش فرنیچر، رنج۔ غم، غلبہ زبردستی۔ بے مثال بہادر۔ نَجْدَةٌ دلیری لڑائی۔ قوت، سختی نَجِدٌ اور نَجِيدٌ بے نظیر بہادر نُجُدٌ غمگین مصیبت زدہ نُجُدَاءُ جمع نِجَادٌ پرتلا نَجَّادٌ فراش نَاجُودٌ شراب خون، زعفران مَنْجُودٌ غمگین مصیبت زدہ۔

نَجْدٌ مصدر (نصر) جاری ہونا راستہ کا روشن ہونا۔ غلبہ پانا نَجْدٌ مصدر (سمع) تھک جانا، تھک کر پسینہ آجانا سست اور ماندہ ہو جانا نَجُدَ نَجَادَةً اور نَجْدَةً مصادر (کرم) دلیر ہونا۔ اِنْجَادٌ (افعال) نجد میں آنا۔ پسینہ لانا مدد دینا۔ اونچا ہونا۔ خلا کا ابر سے صاف ہو جانا۔ دعوت قبول کرنا۔ اونچی آواز سے پڑھنا۔ تَنْجِيدٌ (تفعیل) دوڑنا۔ گھر کو سجانا۔ آزمانا۔

نَجْزِيْ جمع متکلم مضارع بجزاء مستعمل

باب ضرب۔ ہم بدلہ دیتے ہیں۔ ہم بدلہ دینگے ۴/۶
۷/۱۶ ۸/۱۷،۱۲ ۹/۹ ۱۱/۷ ۱۲/۱۳ ۱۳/۳ ۱۶/۱۶ ۱۷/۲ ۲۰/۵
۲۲/۱۶ ۲۳/۸۱،۷ ۲۶/۳ ۲۷/۹ ۲۹/۲۲

جزاء ہر بدلہ کو کہتے ہیں اچھا ہو یا برا۔ کبھی صورتِ جزاء کو بھی جزاء کہہ لیتے ہیں خواہ واقع میں بدلہ نہ ہو۔ (مزید تشریح کے لیے دیکھو مجازی)

نَجْزِیَنَّ۔ جمع متکلم مضارع بانونِ تاکید ثقیلہ ہم ضرور بدلہ دیں گے ۱۴/۱۹ ۲۰/۱۲ ۱۴/۱۸

نَجْزِیْہِ۔ جمع متکلم مضارع ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مفعول ہم اس کو بدلہ دیں گے ۱۷/۲

نَجَسٌ۔ نَجَسٌ اور نَجَاسَۃٌ مصدر سمع (نص) مراد ناپاک پلید ۱۰/۹ یعنی عقائد و اخلاق کے لحاظ سے ناپاک۔ گویا نجس ہونے سے مراد ہے غیر حسی نجس ہونا۔ راغب نے اسی معنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسے نجس جن کی نجاست بصیرت سے معلوم ہوتی ہے بصر سے محسوس نہیں ہوتی۔ ضحاک اور ابوعبیدہ نے کہا نَجَسٌ قَذِرٌ یعنی گندے پلید گویا ضحاک اور ابوعبیدہ کی مراد حسی نجاست ہے حکمی نجاست نہیں۔ قتادہ نے کہا نجس اس لیے ہیں کہ غسلِ جنابت اور وضو نہیں کرتے۔ علامہ بغوی نے معالم میں لکھا ہے کہ نَجَسٌ مصدر ہے مذکر مؤنث تثنیہ جمع سب پر اس کا اطلاق ہوتا ہے اور نِجْسٌ تنہا استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ رِجْسٌ نِجْسٌ کہا جاتا ہے اور نَجَسٌ غیر محسوس نجس کو کہتے ہیں جس میں صرف نجاستِ حکمیہ ہوتی ہے مرئی محسوس نجاست نہیں ہوتی نَجَسٌ اور نَجَاسَۃٌ (سمع و نصر) ناپاک ہونا۔ انجاس ناپاک کرنا تَنْجِیْسٌ ناپاک کر دینا اور ناپاکی کو دور کر دینا (اضداد) تَنَجُّسٌ ناپاک ہونا۔ ایسا کام کرنا جس سے ناپاکی ہو جائے۔

نَجْعَلُ۔ جمع متکلم مضارع جَعْلٌ مصدر باب فتح۔ ۲۰/۷ ۲۳/۱۲ ۲۹/۴ ہم کر دیں گے۔

نَجْعَلَ۔ جمع متکلم مضارع جعلٌ مصدر باب فتح ۱۵/۱۸ (کہ) ہم (ہرگز نہیں) کریں گے ۲۲/۱۰ ہم بنائیں

نَجْعَلِ۔ جمع متکلم مضارع جَعْلٌ مصدر باب فتح ۲۹/۲۱ ۳۰/۱ (کیا) ہم نے (نہیں) بنایا۔

نَجْعَلُ جمع متکلم مضارع جَعْلٌ مصدر باب فتح ۴/۴ ہم کریں ۱۶/۲،۴۲ ہم نے (نہیں) بنایا (نہیں) کیا ۲۰/۱۵ (کیا) ہم نے (نہیں) بنائے۔

نَجْعَلَکَ۔ جمع متکلم مضارع کَ ضمیر خطاب مفعول ہم تجھ کو بنالیں، ۳/۲

نَجْعَلَہٗ۔ جمع متکلم مضارع ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب

مفعول۔ ہم اس کو بنا دیں۔ ہم اس کو کریں ۱۶/۵۔

نَجْعَلَهَا۔ جمع متکلم مضارع۔ ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب۔ ۲۰/۱۲ ہم اس کو کریں گے ۱۹/۵ (تاکہ) ہم اس کو بنا دیں۔

نَجْعَلُهُمْ۔ جمع متکلم مضارع ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہم ان کو کر دیں۔ ہم ان کو بنا دیں ۲۰/۴ ۲۵/۱۸۔

نَجْعَلُهُمَا:۔ جمع متکلم مضارع ھُمَا ضمیر تثنیہ غائب ۲۴/۱۸ ہم ان دونوں کو کریں۔

جَعْلٌ کا معنی کرنا۔ فِعْلٌ اور صَنْعٌ سے جَعْلٌ عام ہے اس کے معانی مختلف اور استعمال کے طریقے جدا جدا ہیں۔

(۱) معاون فعل ہوتا ہے اور اس کے بعد جو فعل آتا ہے اس کے آغاز پر دلالت کرتا ہے اس وقت لازم ہوتا ہے مفعول کو نہیں چاہتا جیسے جَعَلَ زَیْدٌ یَقُوْمُ زید کہنے لگا۔ زید نے کہنا شروع کیا۔

(۲) ایجاد کرنے اور پیدا کرنے کیلئے آتا ہے اس وقت ایک مفعول کو چاہتا ہے جیسے جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ اس نے تاریکیوں اور نور کو پیدا کیا

(۳) کسی چیز کو کسی صفت یا حالت پر بنانا یا پیدا کرنا اس وقت دو مفعول ہوتے ہیں جیسے جَعَلَ

الشَّمْسَ ضِیَآءً اس نے سورج کو روشن بنایا۔

(۴) قرار دینا مقرر کرنا جیسے جَعَلْنَا لَهُمْ مَّوْعِدً
ہم نے ان کے لئے وعدہ کا ایک وقت مقرر کیا

اَلنَّجْمِ: (۱) اسم جنس اَلنُّجُوْمُ جمع ۱۴/۸ ستارے
یا ثریا فرقدین۔ بنات النعش اور جدی مراد ہیں۔
(مدارک) ۲۷/۵ مجاہد سے مروی ہے کہ عام ستارے
نجوم القرآن مراد ہیں۔ عام مفسرین نے ثریا کی
تعیین کی ہے۔

اَلنَّجْمُ۔ (۱) اسم جنس ۲۷/۱۱ بیلدار گھاس ۳۰/۱۱ ت
یا اصل یا کل ستارے۔

نَجْمٌ۔ ستارہ۔ بیلدار گھاس۔ ثریا۔ وقت
ایک حصہ۔ ہر چیز کا ایک ٹکڑا۔ اصل بنیاد۔

نَجَّامٌ نجومی مَنْجَمٌ روشن راستہ کان مع
نُجُوْمٌ مصدر نصر، گھاس یا ستارہ یا دان
یا سینگ نکلنا۔

اِنْجَامٌ طلوع ہونا بادل سے آسما
کا صاف ہو جانا۔ سردی کا چلا جانا۔

تَنْجِیْمٌ (تفعیل) تھوڑی تھوڑی کر کے قیمت
کرنا۔ وقت اور ستارہ کو پہچاننا۔

تَنَجُّمٌ (تفعل) بے خوابی کی وجہ سے ستارہ شما

نَجْمَعُ ۔ جمع متکلم مضارع منفی موکد بہ لَنْ نَجْ

مصدر باب نصر ھُمْ (ہرگز) جمع (نہیں کرتے گئے) ۲۹/۱۱
(دیکھو اَلنَّجۡمُ اور مجموع)

نَجِّنَا: واحد مذکر حاضر امر معروف نا ضمیر مفعول ہم کو نجات دے۔ ۱۱/۱۴ (دیکھو ناج)

نَجِّنِی۔ تجِ واحد مذکر حاضر امر معروف نی ضمیر مفعول مجھ کو نجات دے ۹/۱۱ ۳۰/۲۰ ۲۸/۱۰ (دیکھو ناج)

نَجَوۡتَ۔ واحد مذکر حاضر ماضی معروف۔ نجاۃ مصدر تو نے نجات پائی۔ ۲۸/۲۵ (دیکھو ناج)

اَلنُّجُومُ اسم۔ جمع مرفوع النجم واحد ستارے ۱۳/۳ ۱۴/۹ ۲۹/۲۱ ۳۰/۲

اَلنُّجُومَ۔ جمع منصوب النجم واحد ستارے ۱۴/۳

اَلنُّجُومِ۔ جمع مجرور النجم واحد ستارے ۲۳/۲ ۲۷/۱۹،۱۴ (دیکھو النجم)

اَلنَّجۡوٰی: اسم معرف باللام سرگوشی (مصدر بھی ہے) سرگوشی کرنا۔ ۱۲/۱۲ ۱۴/۱ ۲۸/۲

نَجۡوٰی۔ اسم نکرہ۔ سرگوشی ۲۸/۲ سرگوشی کرنے والے۔ ۱۵/۵

نَجۡوٰکُمۡ: مضاف اور مضاف الیہ۔ تمہاری سرگوشیاں۔ ۲۸/۲

نَجۡوٰھُمۡ مضاف و مضاف الیہ ان کی سرگوشیاں ۵/۱۴ ۱۰/۱۲ ۲۵/۱۳

نَجّٰی۔ واحد مذکر غائب ماضی مجہول تَنۡجِیَۃٌ مصدر باب تفعیل اس کو بچایا گیا اسکو نجات دیگئی ۱۳/۶

نَجِیًّا: صفت مشبہ۔ ۱۶/۴ چپکے چپکے سرگوشیاں کرنیوالے چپکے چپکے مشورہ کرنیوالے۔

نَجّٰکُمۡ: واحد مذکر غائب ماضی معروف تَنۡجِیَۃٌ مصدر کُمۡ ضمیر خطاب مفعول اس نے تم کو نجات دی ۱۵/۷

نَجّٰنَا: واحد مذکر غائب ماضی معروف تَنۡجِیَۃٌ مصدر نَا ضمیر متکلم مفعول۔ اس نے ہم کو نجات دی ۹/۱

نَجَّیۡنَا۔ جمع متکلم ماضی معروف تَنۡجِیَۃٌ مصدر ہم نے نجات دی ہم نے بچایا ۱/۶ ۱۱/۵،۳ ۱۲/۸،۲،۶ ۱۶/۱۱ ۱۷/۶،۵ ۱۹/۱۳ ۲۳/۷،۸ ۲۴/۱۶ ۲۵/۱۵ ۲۷/۹

نَجّٰھُمۡ: نَجّٰی واحد مذکر غائب ماضی تَنۡجِیَۃٌ مصدر ھُمۡ ضمیر مفعول اس نے ان کو نجات دی ۲۱/۲ ۲۱/۱۳

(النجی تا النجام کو ناج کی تشریح میں دیکھو)

فصل الحاء المہملہ

نُحَاسٌ۔ ۲۷/۱۲ اسم۔ مدارک معالم۔ جلالین خازن، ابو السعود، صاوی وغیرہم نے اس کا ترجمہ کیا ہے دھواں سعید بن جبیر اور کلبی کا بھی یہی قول

Marfat.com

ہے عطاء نے حضرت ابن عباس سے بھی یہی روایت
کیا ہے لیکن مجاہد اور قتادہ نے کہا نحاس پگھلایا ہوا
تانبا جو دوزخیوں کے سروں پر ڈالا جائیگا۔ عوفی نے
حضرت ابن عباس سے یہی قول نقل کیا ہے حضرت
عبداللہ بن مسعود نے فرمایا النحاس ھو المھل
یعنی نحاس وہی مہل ہے المھل قرآن مجید میں تین
جگہ آیا ہے $\frac{15}{16}$ میں $\frac{25}{16}$ میں اور $\frac{29}{1}$ میں ۔ اور اہلِ
لغت نے مہل کے مختلف معانی لکھے ہیں تیل کی
تلچھٹ پگھلے ہوئے لوہے کا پانی زرد لہو مردہ سے
بہنے والا زرداب وغیرہ معلوم نہیں حضرات ابن مسعود
کی مراد کیا ہے ھو المھل کہنے سے بظاہر تلچھٹ مراد
معلوم ہوتی ہے کیونکہ آیاتِ مذکورہ میں عام اہلِ تفسیر
نے مہل کا ترجمہ تلچھٹ ہی کیا ہے امام راغب
نے المفردات میں اس آیت کی تشریح میں لکھا
ہے فالنحاس اللھیب بلا دخان وذٰلک
تشبیہ فی اللون بالنحاس یعنی نحاس سے مراد
ہے بغیر دھوئیں کی لپٹ چونکہ لپٹ کا رنگ تانبا سا
ہوتا ہے رنگ میں مشابہت کی وجہ سے لپٹ کو
نحاس کہا جاتا ہے۔ امام راغب نے وجہ مشابہت
بیان کر کے اپنے ترجمہ کی عقلی تائید کر دی۔
صاحب قاموس نے نحاس کا معنی آگ

لکھا ہے اور وہ چنگاریاں بھی جو لوہا لال کر کے پیٹا جانے
میں نکلتی ہیں صاحب تاج نے صرف آخری معنی لکھا ہے
فراء نے نحاس کا ترجمہ دھواں کیا ہے غالباً عموماً
اہلِ تفسیر نے فراء ہی کے ترجمہ کو باوثوق سمجھ کر نقل
کیا ہے۔ واللہ اعلم۔
نَحْبٌ: نَحْبَ مضاف ہ مضاف الیہ: نذر، منت
کنایۃً مراد موت کیوں کہ ہر جاندار کے گلے میں
موت بھی نذر کی طرح لازم ہے راغب نے لکھا ہے
قَضٰی نَحْبَہٗ کا اصل استعمال ادائے نذر کے لیے ہے
اگر کوئی شخص اپنی منت پوری کر دے تو قضٰی نَحْبَہٗ
کہا جاتا ہے مگر کبھی کنایۃً اس سے مراد موت ہوتی ہے
$\frac{21}{19}$
نَحْبٌ قصد، دلیل، حاجت، نذر، کھانسی، موت
وقت، خواب، سختی، فربہی، نُحُبَۃٌ قرعہ نَحِیْبٌ
چلا کر رونے کی آواز۔ نَحْبٌ مصدر (فتح و ضرب)
اونچی آواز سے رونا، فتحم ہونا، نذر ماننا، جلدی
سے چلنا، کھانا۔ نُحَابٌ مصدر (نصر و ضرب)
کھانسنا۔ تَنَاحُبٌ (تفاعل) باہم معاہدہ اِنْتِحَابٌ
(افتعال) خوب رونا، چلا کر رونا، تیز سانس لینا (تاکید)
نُحَرِّقَنَّہٗ۔ جمع متکلم مضارع بالنون تاکید
تَحْرِیْقٌ مصدر، ہم اس کو خوب جلائیں گے $\frac{16}{14}$

Marfat.com

نَحِسٍ: منحوس ۲۷/۸ نَحْسٌ مصدر
(نحو) ظلم کرنا۔ برائی کرنا۔ سرکشی کرنا (سمع و
کرم) منحوس اور بدنصیب ہونا۔ تَنَحُّسٌ ڈھونڈنا
پوچھنا۔ اِسْتِنْحَاسٌ خبر پوچھنا۔

امام راغب نے لکھا ہے نحس کا اصل معنی یہ
ہے کہ نحاس یعنی آگ کی لپٹ کی طرح آسمان کا کنارہ
سرخ ہو جیسا کہ آسمان تانبے کا ہو گیا یعنی
بادل نہ ہونے اور سورج کی تیز شعاعوں کی وجہ سے
تپش بڑھ کر التہاب کی حد تک پہنچ گئی۔

نَحِسَاتٍ۔ جمع مؤنث نَحِسَةٌ مفرد مؤنث
نَحِسٌ مفرد مذکر منحوس یا سخت سردی والے
(قحط کے) دن (المفردات) نُحُسٌ ہر مہینہ کی انیسویں
بیسویں کیسویں راتیں۔ ۲۴/۱۶

نَحْشُرُ۔ جمع متکلم مضارع حَشْرٌ مصدر (نصر)
۶/۹ ۱۱/۸ ۱۶/۹ ۱۶/۱۴ ۲۰/۳ ہم جمع کریں گے اکٹھا کریں گے ۱۵/۱۱
۱۲/۱۱ ہم اٹھائیں گے۔ (دیکھو مَحْشُورَةً)

نَحْشُرَنَّهُمْ۔ جمع متکلم مضارع با نون تاکید
ثقیلہ هُم ضمیر مفعول ہم ان کو اٹھائیں گے جمع
کریں گے۔ ۱۶/۸

نُحْضِرَنَّهُمْ۔ جمع متکلم مضارع با نون تاکید
هُم ضمیر مفعول۔ اِحْضَارٌ مصدر باب افعال
ہم ان کو حاضر کریں گے سامنے بلائیں گے سلسلائیں گے ۱۶/۸
(دیکھو مُحْضَرًا)

نَحْفَظُ: مضارع جمع متکلم حفظ مصدر باب
سمع ہم حفاظت کریں گے۔ ۱۳/۲ (دیکھو محفوظ)

نِحْلَةً۔ مصدر و اسم۔ باب فتح خوش دلی کے
ساتھ بطیب خاطر۔ ۴/۱۲

اَلنَّحْلِ۔ اسم جنس شہد کی مکھی اور مکھیاں ۱۴/۱۵
نَحْلٌ عطیہ بخشش، لاغر، نیا چاند نِحْلَةٌ اور
نُحْلَةٌ بلا طلب بے معاوضہ خوش دلی سے عورت
کا مہر ادا کرنا۔ ظاہر کرنا۔ دعویٰ کرنا۔ مہر مقرر کرنا نُحْلٌ
عطیہ مہر نَحِيلٌ اور نَاحِلٌ بلا نحلی بخشش
عطیہ نُحْلَانٌ عطا کردہ مال۔

نَحْلَةٌ اور نُحْلٌ مصدر (باب فتح) عطا کرنا
بخشش کرنا۔ نَحْلٌ مصدر (باب فتح) کسی کو گالی
دینا اگر اس کے بعد علیٰ آئے تو افترا کرنے اور کسی پر
جھوٹ بات لگانے کا معنی ہوتا ہے نُحُولٌ مصدر
(کرم، سمع، نصر) دبلا ہو جانا۔ اِنْحَالٌ (افعال)
مال دینا۔ غم کا لاغر کر دینا۔ اِنْتِحَالٌ سرقہ شعری
پرائی چیز کو اپنا لینا۔ کسی مذہب کا پابند ہو جانا
تَنَحُّلٌ بھی سرقہ شعر کو کہتے ہیں۔
امام راغب نے لکھا ہے کہ نَحْلٌ نُحْلٌ نِحْلَةٌ

Marfat.com

مُخْلَدَۃ وغیرہ کا اصل مانند غَمَلۃ (شہد کی مکھی) ہے

(ل) نَحْمِلُ ۔ جمع متکلم امر معروف حَمَل معدر (باب ضرب) ہم اٹھائیں گے (انشاء بمعنی خبر) ۲۰/۱۲

حَمَل اٹھانا کسی چیز کا ہو یہاں تک کہ گناہ اور پیام رسانی کیلئے اس لفظ کا استعمال ہوا ہے تمام معانی کے لیے افعال ضرب سے آتے ہیں ہاں مصادر کی حرکات میں اختلاف ہے (تحقیق کے لیے حمل کے مشتقات باب الالف فصل الحاء باب التاء فصل الحاء باب الیاء فصل الحاء باب الحاء فصل المیم پڑھو)

حِمْل وہ بوجھ جو ظاہر ہی اور باہر سے لادا گیا ہو جیسے کسی جانور کی پشت یا آدمی پر لدا ہوا بار حَمْل وہ بوجھ جو اندرونی ہو یا بیرونی ہو مگر مخفی ہو جیسے عورت کا حمل ابر میں پانی درخت میں پھل پیام رسانی اور گناہ کا بار۔ حَمُولَۃ لدا ہوا بار اور وہ جانور یا چیز جس پر کچھ لدا ہوا ہو۔ حَمِیل وہ ابر جس میں بہت پانی بھرا ہوا ہو سیلاب کا کوڑا مسافر پیٹ کے اندر بچہ کفیل حَمْل الحطب لاینحل کی لکڑیوں کو اٹھانا یعنی چغلخوری کرنا حَمَّالَۃَ الحَطَبِ چغل خور عورت)

نَحْنُ ۔ ضمیر جمع متکلم مرفوع منفصل ہم ہم نے

۱/۱۳۳،۱۳۶،۲،۴ ۲/۱۹ ۳/۱۴،۱۶ ۴/۱۰ ۶/۷ ۷/۹ ۸/۶
۹/۴،۵ ۱۰/۱۳ ۱۱/۱۲،۴ ۱۲/۱۵،۲۰،۱۶،۲۲ ۱۳/۱۴ ۱۴/۱۱،۱۲،۱ ۱۵/۴،۷
۱۵/۶،۱۴ ۱۶/۵،۸،۱۱،۱۲،۱۶ ۱۸/۳،۵،۹ ۱۹/۶،۷،۱۴،۱۶،۱۸ ۲۰/۲،۹،۶۴
۲۲/۱۰،۱۸ ۲۳/۶،۹ ۲۴/۱۸ ۲۵/۹،۱۶،۲۰ ۲۶/۱۲،۱۶ ۲۷/۱۰،۱۵،۱۶ ۲۸/۱۰
۲۹/۳،۸،۱۰

نَحْیٰی ۔ مضارع جمع متکلم حیٰوۃ (باب سمع) ہم جیتے ہیں ۳/۱۸ ۲۵/۱۹ (دیکھو نَحْیَا اور محیای اور ...)

نُحْیِی ۔ جمع متکلم مضارع اِحْیَاء مصدر (باب افعال) ہم زندہ کرتے ہیں ۱۴/۲ ۲۳/۱۸ ۲۶/۱۶ ہم سرسبز کرتے ہیں کاشت کے قابل بناتے ہیں ۱۹/۲ (دیکھو مَحْیَا اور مات)

نُحْیِیَنَّہٗ ۔ جمع متکلم مضارع بانون تاکید ہٗ ضمیر مفعول اِحْیَاء مصدر ہم اس کو ضرور زندہ رکھیں گے۔ ۱۴/۱۹ (دیکھو محیا اور مات)

فَصْلُ الْخَاءِ الْمُعْجَمَۃِ

نَخَافُ ۔ جمع متکلم مضارع خَوْف مصدر (باب سَمِعَ) ہم ڈرتے ہیں۔ ۱۶/۱۱ ۲۹/۱۹

کسی نامرغوب ضرر رساں چیز کے وقوع کے اندیشہ کو خوف کہتے ہیں خوف کی ضد امن ...

قرآن مجید نے خوف کے مقابل طمع کو بھی ذکر کیا ہے اللہ سے خوف کا معنی صرف یہ ہی نہیں ہے کہ دل میں ڈر پیدا ہو جائے رونگٹے کھڑے ہو جائیں بلکہ گناہوں سے اجتناب اور طاعت کی طرف میلان بھی ضروری ہے۔

خِیْفَۃٌ مصدر بھی ہے بمعنی خوف اور حالتِ خوف کو بھی کہتے ہیں۔ تَخْوِیْفٌ (تفعیل) ڈرانا۔ تَخَوُّفٌ (تفعل) خوف ظاہر ہونا۔

نَخْتِمُ: جمع متکلم مضارع خَتْمٌ مصدر باب ضرب، ہم مہر لگا دیں گے (دیکھو مختوم)

نُخْرِجُ: جمع متکلم مضارع اِخْرَاجٌ مصدر باب افعال، ہم نکالتے ہیں، ہم پیدا کرتے ہیں، ہم نکالیں گے، ہم پیدا کریں گے، ہم نکال کر دکھائیں گے ۶/۹۹ ہم نکالتے ہیں ۲۶/۷ قبروں سے زندہ کر کے نکالیں گے ۱۵/۲ نکال کر دکھائیں گے ۲۱/۱۶ پیدا کرتے ہیں۔ (دیکھو مخرج)

نُخْرِجَ: جمع متکلم مضارع اِخْرَاجٌ مصدر تاکہ ہم پیدا کریں ۲۶/۱ (دیکھو مُخْرِجٌ)

نُخْرِجُکُمْ۔ جمع متکلم مضارع کُمْ ضمیر مفعول ۱۶/۱۲ ہم تم کو نکالیں گے ۱۶/۸ ہم پیدا کرتے ہیں۔

نُخْرِجَنَّکَ۔ جمع متکلم مضارع بالنون ثقیلہ کَ ضمیر مفعول ہم تجھ کو ضرور ضرور نکال دیں گے، ۹/۱

نَخْرُجَنَّ جمع متکلم بانون تاکید ثقیلہ۔ خُرُوْجٌ مصدر باب نصر ہم ضرور ضرور نکلیں گے۔ ۲۸/۵ (دیکھو مخرج)

نُخْرِجَنَّکُمْ: جمع متکلم بانون تاکید ثقیلہ اِخْرَاجٌ مصدر باب افعل۔ ہم ضرور ہی تم کو نکال دیں گے ۱۳/۱۵ (دیکھو مخرج)

نُخْرِجَنَّھُمْ۔ جمع متکلم بانون تاکید ثقیلہ اِخْرَاجٌ مصدر ھُمْ ضمیر مفعول۔ ہم ضرور ہی انکو نکال دیں گے ۱۹/۱۸ (دیکھو مخرج)

نَخِرَۃٌ: صیغہ صفت نَخَرٌ مصدر باب سمع بوسیدہ چور چور۔ ۳۰/۳

نَخِرَۃٌ، مَنْخَرٌ، مُنْخُورٌ ناک کا نتھنا۔ نُخْرَۃٌ ہوا کا تیز چلنا۔ نَخِرٌ بوسیدہ، چورا نَخِرَۃٌ بوسیدہ چور چورہڈیاں نَاخِرٌ اور نَاخِرَۃٌ بوسیدہ چور چور نَخُوْرِیٌ فراخ دہن فراخ شکم نَخْوَارٌ شریف۔ بزرگ طبع سست نَخَاوِرَۃٌ جمع۔

نَخْرٌ اور نَخِیْرٌ مصدر باب ضرب و نصر منمنانا ناک میں آواز نکالنا نَخْرٌ مصدر (فتح) انگلی ناک میں ڈال کر کھجانا۔ نَخَرٌ مصدر (سمع) بوسیدہ ہو کر ریزہ ریزہ ہو جانا تَنْخِیْرٌ (تفعیل) بات کہنا (قاموس و تاج)

نَخْزٰی ۔ جمع متکلم مضارع خِزْیٌ مصدر (باب سَمِعَ) ہم رسوا ہوں ۱۶/۱۱ (دیکھو مخزی)

نَخْسِفُ ۔ جمع متکلم مضارع خَسْفٌ مصدر (باب ضرب) ہم دھنسا دیں ۔ ۳۴/۹

خُسُوفٌ چاند گرہن ہونا ۔ کسوف سورج گرہن ہونا بعض اہل لغت کا قول ہے کہ سورج کا ہو یا چاند کا ۔ اگر تھوڑا گرہن ہو تو کسوف اور پورا گرہن ہو تو خسوف کہلاتا ہے ۔

خَسْفٌ دھنسنا دھنسانا (لازم و متعدی) عَیْنٌ خَاسِفَۃٌ اندر کو دھنسی ہوئی آنکھ جس کا ڈھیلا پھوٹ گیا ہو بِئْرٌ مَخْسُوفَۃٌ اندھا کنواں جس میں پانی نہ ہو ۔ خَسْفٌ سے بطور استعارہ ذلت بھی مراد ہوتی ہے تَحَمَّلَ زَیْدٌ خَسْفًا زید نے ذلت برداشت کی (المفردات)

نَخْشٰی : جمع متکلم مضارع خَشْیَۃٌ خوف باب سَمِعَ ہم ڈرتے ہیں ۔ ہمیں اندیشہ ہے ۔ ۶/۱۲ ایسا خوف جس میں مخوف عنہ کی تعظیم کی بھی آمیزش ہو خَشْیَۃٌ کہلاتا ہے اور اس بنا خشیۃ خاص اور خوف عام ہے (المفردات) (مزید تنقیح کے لیے دیکھو خَشِیَ اِخْشَوْنِیْ ۔ لَا تَخْشَوْهُمْ ۔ خَشْیَۃٌ خَشِیْنَا

نُخْفِیْ ۔ جمع متکلم مضارع اِخْفَاءٌ مصدر باب افعال ہم چھپا کر تے ہیں ۔ ہم پوشیدہ کرتے ہیں ۱۴/۳۸

خِفْیَۃٌ اور خفاء مصدر باب سمع چھپنا خِفْیَۃٌ اور خِفَاءٌ (اسم) وہ پردہ جس میں چھپا جائے خِفَاءٌ مصدر باب ضرب پوشیدگی کو دور کر دینا یعنی پردہ ہٹا کر ظاہر کر دینا اِخْفَاءٌ (افعال) مخفی بنا دینا کسی چیز کو چھپانا چھپا کر کرنا ۔

اِسْتِخْفَاءٌ (استفعال) چھپا رہنا چھپنے کی طلب کرنا خوافی پرندہ کے چھوٹے پر جو بڑے پروں کے اندر چھپے رہتے ہیں ۔ (المفردات و قاموس) (دیکھو خِفْیَۃٌ تُخْفُوْا اَخْفَیْتُمْ ۔ خَافِیَۃٌ)

اَلنَّخْلَۃِ ۔ اسم مفرد ۔ تاء وحدت کھجور کا ایک درخت ۔ ۱۶/۵

اَلنَّخْلُ ۔ اسم جنس معرفہ مرفوع کھجوریں کا اور کھجور کے درخت ۲۷/۱۱

اَلنَّخْلِ ۔ اسم جنس معرفہ مجرور ۔ کھجور کے درخت ۷/۱۵ ۱۶/۱۲ ۔

اَلنَّخْلَ : ۔ اسم جنس معرفہ منصوب کھجور کے درخت ۸/۴ ۲۶/۱۵

نَخْلٌ : اسم جنس نکرہ مرفوع کھجوریں ۲۷/۱۲

Marfat.com

نَخْلٍ: اسم جنس نکرہ مجرور۔ کھجور کے درخت پ ۱۵/۱۴ پ ۲۹/۱۲ پ ۲۷/۸ پ ۲۹/۵۔

نَخْلًا: اسم جنس نکرہ منصوب۔ کھجوریں یا کھجور کے درخت۔ پ ۳۰/۵۔

نَخْلٌ اور نَخِیْلٌ اسم جنس ہے۔ کھجور کے درخت۔ نَخْلٌ کھجوروں کو بھی کہتے ہیں۔ نَخِیْلَۃٌ خصلت نصیحت۔ خیر خواہی۔ نُخَالَۃٌ بھوسی مُنْخُلٌ چھلنی۔ نَخْلٌ مصدر (باب نصر) چھاننا عمدہ چیز کو اختیار کرنا۔ تَنَخُّلٌ کا بھی یہی معنی ہے۔ اِنْتِخَالٌ تلاش کرنا۔ (قاموس)

نُخَالِفُہٗ: جمع متکلم مضارع اِخْلَافٌ مصدر (افعال) ہٗ ضمیر مفعول ہم اس کے خلاف (نہ) کریں پ ۱۶/۱۲ (دیکھو تَخَلَّفَ، المخلفون)

نَخْلُقْکُمْ جمع متکلم مضارع خَلْقٌ مصدر باب نصر۔ کُمْ ضمیر خطاب مفعول (کیا) ہم نے تم کو پیدا نہیں کیا۔ پ ۲۹/۲۱۔ (دیکھو خَلَقْتَ)

نَخُوْضُ جمع متکلم مضارع۔ خَوْضٌ باب نصر ہم باتوں کا مشغلہ کرتے تھے پ ۲۹/۱۴۔

خوض کا اصل معنی ہے پانی میں گھسنا اور چلنا۔ مجازاً کسی کام میں گھسنے کو خوض کہا جاتا ہے قرآن مجید میں اکثر قابل مذمت کام کو مشغلہ بنانے

کے معنی میں اس لفظ کا استعمال کیا گیا ہے (دیکھو خَاضُوْا۔ خُضْتُمْ۔ خَوْضِہِمْ) اِخَاضَۃٌ (افعال) پانی میں داخل کر دینا اَخَضْتُ دَابَّتِیْ فِی الْمَاءِ میں نے پانی میں اپنا گھوڑا داخل کر دیا۔ تَخَاوُضٌ فِی الْحَدِیْثِ باہم باتوں میں مشغول ہونا۔ (المفردات)

نُخَوِّفُہُمْ: جمع متکلم مضارع تَخْوِیْفٌ مصدر باب تفعیل ہُمْ ضمیر مفعول ہم ان کو ڈراتے ہیں پ ۱۵/۶ (دیکھو تَخَافُ)

اَلنَّخِیْلَ: پ ۱۴/۸		
اَلنَّخِیْلِ: پ ۱۴/۱۵	کھجوریں۔ کھجور	
نَخِیْلٌ: پ ۱۳/۷	کے درخت	
نَخِیْلٍ: پ ۳/۴ پ ۱۵/۱۰ پ ۱۸/۱ پ ۲۳/۲	(دیکھو نَخْلًا)	

فصل الدال المهملة

نِدَاءً: مصدر اور اسم۔ پکارنا پ ۲/۵ پ ۲۶/۴ (دیکھو النّادِ)

اَلنَّدَامَۃَ: اسم۔ پچھتاوا۔ پشیمانی۔ پ ۱/۵ پ ۲۶/۴ (دیکھو النّادمین)

نُدَاوِلُہَا: جمع متکلم مضارع مُدَاوَلَۃٌ مصدر (باب مُفَاعَلَۃ) ھَا ضمیر واحد مؤنث مفعول، ہم

اوس کو اولتے بدلتے رہتے ہیں۔ یک دَوَل اور دُوَل۔ دَوْلَۃٌ اور دُوْلَۃٌ مالی چکر۔ دَوْلَۃٌ زمانہ کی گردش۔ فتح۔ غلبہ۔ دَوْلَۃٌ سختی مصیبت۔ دَوْلَۃٌ شہرت۔ دوال جمع۔ دَوَلٌ مصدر باب نصر ہو جانا۔ گھوم جانا۔ ٹک جانا۔ ظاہر ہونا۔

اِدَالَۃٌ مصدر (افعال) دولت دینا۔ غلبہ حاصل کرنا۔ مُدَاوَلَۃٌ (مفاعلۃ) گھمانا۔ زمانہ کو چکر دینا۔ تَدَاوُلٌ (تفاعل) باری باری سے لینا۔

نُدْخِلْكُمْ: جمع متکلم مضارع مجزوم اِدْخَال مصدر۔ کُمْ ضمیر مفعول۔ ہم تم کو داخل کریں گے ۳۱/۴۔

نُدْخِلَنَّهُمْ: جمع متکلم مضارع بانون تاکید ثقیلہ اِدْخَالٌ مصدر۔ ہُمْ ضمیر مفعول۔ ہم ان کو ضرور داخل کریں گے۔ ۲۰/۱۲۔

نُدْخِلُهُمْ: جمع متکلم مضارع ہُمْ ضمیر مفعول ادخال مصدر۔ ہم اون کو داخل کریں گے۔ ۵۷/۴، ۱۵۰/۵

نَدْخُلُهَا: جمع متکلم مضارع دُخُولٌ مصدر۔ باب نصر۔ ہَا ضمیر مفعول ہم اوس میں (ہرگز) داخل (نہ) ہوں گے ۲۴/۵ (دیکھو مدخل و مدخلاً)

نَدْرِيْ: جمع متکلم مضارع دِرَايَۃٌ مصدر باب ضرب۔ ہم (نہیں) جانتے۔ ۲۵/۴۵ ۲۱/۱۱

دِرَايَۃٌ کسی قدر چالاکی سے پہچان لینا جان لینا (باب ضرب) متعدی ہے دری ماضی یدری مضارع۔

دِرِيَّۃٌ نیزہ بازی کا تختہ مشق۔ دِرَايَۃٌ کی نسبت اللہ کی طرف نہیں کی جاتی ہے کیونکہ اللہ ہر چالاکی سے پاک ہے۔ ایک شاعر نے ضرور اللہ کو داری کہا ہے۔

الٰہی میں نہیں جانتا اور تو جاننے والا ہے۔ لیکن بقول راغب یہ شاعر اوس طبقہ میں سے ہے جسکا استعمال ناقابلِ قبول ہے۔ (مزید تحقیق کیلئے دیکھو اَدْرِیْ اَدْرَاکَ تَدْرِیْ)

نَدْعُ: جمع متکلم مضارع اصل میں نَدْعُوْ تھا دَعْوَۃٌ مصدر باب نصر۔ ہم بلالیں۔ ہم بلالیں گے ۶۱/۳ ۲۰/۲۱۔

نَدْعُوْ: جمع متکلم مضارع دُعَاءٌ اور دَعْوَۃٌ مصدر باب نصر۔ ۷۱/۶ ہم پکاریں یعنی عبادت کریں۔ ۲۸/۵۲ ہم پکارتے تھے یعنی عبادت کرتے تھے ۲۳/۱۷ ہم بلائیں گے ۱۴/۱۸ ہم (نہیں) پکاریں گے یعنی نہیں عبادت کریں گے (اس جگہ لَنْ نَدْعُوَ ہے) ۷۴/۴۰ ہم پکارتے (نہ) تھے یعنی عبادت اور پوجا نہیں کرتے تھے ۲۸/۵۲ ہم اوس سے دعا کرتے تھے۔

(دیکھو دعاء۔ دعوۃ۔ دعویٰ)

نَدُلُّکُمْ: جمع متکلم مضارع دَلَالَۃٌ مصدر باب نصر کُمْ ضمیر جمع مخاطب مفعول۔ ہم تم کو بتلائیں۔ پ ۲۲
دَلٌّ ناز اچھی عادت۔ نیک رفتار دَلَالٌ ناز۔ دَلِیْلٌ راہ نما۔ قارورہ۔ دُلَّالٌ بائع اور مشتری کو فراہم کرنے والا۔ دُلّٰی روشن راستہ دِلَالَۃٌ اور دَلَالَۃٌ دلال اور راہنما کی اجرت دُلُوْلَۃٌ اور دَلَالَۃٌ مصدر باب نصر راہنمائی کرنا توفیق دینا۔ اِدْلَالٌ مصدر (افعال) گستاخی کرنا۔ ناز کرنا۔ جسارت کرنا۔ پکڑ لینا۔ دبلا ہونا۔ وسیلہ ڈھونڈنا۔ کسی پر اعتماد کرنا۔ تَدَلُّلٌ (تفعل) ناز کرنا۔ گستاخی کرنا اِسْتِدْلَالٌ (استفعال) دلیل چاہنا۔ دلیل لانا۔

نَدِیًّا: وہ محفل جہاں لوگ بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ پ ۱۶۔ (دیکھو النادِ)

فصل الذال المعجمة

نَذْرٍ: اسم منت۔ مصدر منت ماننا۔ پ ۳

نُذْرًا: مصدر۔ ڈرانا پ ۲۹

النُّذُرُ: جمع۔ النَّذِیْر واحد۔ ڈرانے والے یعنی پیغمبر پ ۲۶۔ ڈراوے۔ ڈرانے والی نشانیاں پ ۲۷

النُّذُرِ: جمع۔ النذیر واحد۔ ڈراوے۔ پ ۲۷ آیت ۳۶۔ ڈرانے والے پیغمبر پ ۱۱ اور پ ۲۷ دو جگہ

نُذُرِ: جمع۔ نَذِیْرٌ واحد اصل میں نُذُرِی تھا۔ میرے ڈراوے پ ۲۷ تین جگہ پ ۲۹ تین جگہ۔ میرا ڈرانا یا میرے ڈراوے پ ۲۷۔

نَذْرٌ منت۔ عہد مشروط التزام جمع نُذُرٌ
نُذُرٌ (جمع نَذِیْرٌ واحد) ڈرانے والے۔ ڈراوے
نُذُرٌ مصدر و اسم ڈرنا اور ڈر۔ نَذِیْرٌ (مصدر) ڈرنا (بمعنی فاعل) پیغمبر۔ ڈرانے والا (بمعنی مفعول) ڈرایا گیا
اِنْذَارٌ مصدر (افعال) ڈرانا۔ مُنْذِرٌ ڈرانے والا پیغمبر۔

نَذَرُ: جمع متکلم مضارع وَذْرٌ مصدر باب سمع ہم ناقابل پرواہ سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں پ ۸ پ ۱۱ پ ۱۶ وَذْرٌ ناقابل پرواہ سمجھ کر کسی چیز کو چھوڑ دینا (سمع) اس کا ماضی مستعمل نہیں صرف مضارع اور امر استعمال ہوتا ہے (راغب) وَذْرَۃٌ گوشت کا حقیر ٹکڑا جو ناقابل پرواہ ہوتا ہے۔

نَذَرْتُ: واحد متکلم ماضی معروف نَذْرٌ مصدر باب ضرب و نصر میں نے منت مانی۔ یعنی نذر مانی۔ پ ۳ پ ۱۶

نَذَرْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی معروف نَذْرٌ مصدر (باب ضرب و نصر) تم نے منت مانی۔ پ ۳
نَذَارَۃٌ اور نُذُرٌ خوف و ہراس۔ نَذْرٌ مصدر

Marfat.com

(نصر) ڈرانا۔ جاسوسوں کا دستہ مقرر کرنا جو دشمن کی فوج سے باخبر ہو کر اپنی فوج کو آگر ڈراتا ہے۔ نَذْرٌ اور نُذُورٌ مصدر (نصر و ضرب) منت ماننا کسی عبادت خانہ کی خدمت کے لئے کسی کو وقف کر دینا۔ (باب سمع) جان کر پرہیز کرنا۔

نُذِقْهُ: جمع متکلم مضارع اِذَاقَةٌ مصدر باب افعال ہُ ضمیر مفعول ہم اس کو چکھائیں گے۔ ب ۱۷/۱۰ ب ۱۸/۱۲ ب ۲۲/۸

ذَوْقٌ ذَوَاقٌ۔ مَذَاقٌ مَذَاقَةٌ مصادر باب نصر چکھنا۔ اِذَاقَةٌ (افعال) چکھانا۔ سخی ہونا کسی کام کا بدلہ دینا۔ تَذَوُّقٌ (تفعل) تھوڑا تھوڑا چکھنا۔ ذَوَّاقٌ رنجیدہ آدمی (قاموس)

نَذْكُرَكَ: جمع متکلم مضارع ذِكْرٌ مصدر باب نصر۔ كَ ضمیر خطاب مفعول تجھے یاد کریں۔ ب ۱۶/۱۱ (دیکھو تذکر)

نَذِلَّ: جمع متکلم مضارع۔ ذُلٌّ ذِلَّةٌ مصدر باب ضرب (کہ) ہم ذلیل ہوں ب ۱۶/۱۴ (دیکھو ذُلًّا ذَلَّلْتُ، ذِلَّةٌ)

نُذُورَ: جمع منصوب مضاف۔ نذرٌ واحد منتیں ب ۱۷/۱۱ (دیکھو نَذْرًا اور نَذَرْتُمْ)

نَذْهَبَنَّ: جمع متکلم مضارع با نون تاکید ثقیلہ۔ ب ۲۵/۱۰ (متعدی بالباء) ہم لیجائیں گے یعنی قرآن کو سینوں سے مٹا دیں گے۔ ب ۲۵/۱۰ ہم تم کو لیجائیں گے یعنی (اگر) ہم کو وفات دیں گے۔ (دیکھو ذَهَبَ ذَهَاب وغیرہ باب الذال فصل الہاء)

نَذِيْرٌ: صفت مشبہ مرفوع نکرہ۔ ڈرانیوالا ب ۶/۷ ب ۹/۱۳ ب ۱۱/۱۷ ب ۱۲/۲،۳ ب ۱۷/۱۴ ب ۱۹/۱۰ ب ۲۱/۱ ب ۲۲/۱۲،۱۵،۱۸ ب ۲۳/۱۴ ب ۲۶/۱ ب ۲۷/۲۲،۷ ب ۲۹/۱۰،۱۲،۹ آیات مذکورہ میں قرینہ کی وجہ سے بعض جگہ ڈرانے والے سے مراد پیغمبر ہے جیسے ب ۱۳/۲ ب ۲۲/۱۵،۱۸ ب ۲۳/۱۴ ب ۲۷/۷ وغیرہ۔

نَذِيْرٍ: صفت مشبہ مجرور نکرہ۔ ڈرانے والا پیغمبر ب ۲۰/۸ ب ۲۱/۱۴ ب ۲۲/۱۰،۱۱ ب ۲۵/۸۔

نَذِيْرِ: مصدر مضاف مجرور بمعنی انذار۔ ڈرانا ب ۲۹/۲

اَلنَّذِيْرُ: صفت مشبہ مرفوع معرف باللام ب ۱۴/۴ ڈرانے والا ب ۲۲/۱۶ ڈرانے والا پیغمبر۔

نَذِيْرًا: صفت مشبہ منصوب نکرہ۔ ڈرانیوالا ب ۱/۱۴ ب ۱۵/۱۲ ب ۱۸/۱۹ ب ۱۹/۳ ب ۲۲/۱۲،۹،۱۵ ب ۲۳/۱۵ ب ۲۶/۹ ب ۲۹/۱۶

نوٹ:- یاد رکھو کہ قرآن مجید میں ہر جگہ نذیر یعنی ڈرانے والے سے مراد ہے نافرمانوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرانیوالا۔ (دیکھو نُذُرٌ اور نَذَرْتُمْ۔

نُذِيْقَنَّ: جمع متکلم مضارع با نون تاکید ثقیلہ اِذَاقَةٌ مصدر باب افعال ہم ضرور ضرور چکھائیں گے

بدلہ دیں گے۔ پ ۲۴/۱۸ (دیکھو نُذِقْہُ)

نُذِیْقَنَّهُمْ: جمع متکلم مضارع با نون تاکید ثقیلہ اِذَاقَۃٌ مصدر باب افعال۔ ہم ضرور ضرور ان کو چکھائیں گے۔ بدلہ دیں گے پ ۲۱/۵ ۲۵ (دیکھو نُذِقْہُ)

نُذِیْقُہٗ، جمع متکلم مضارع اِذَاقَۃٌ مصدر ہٗ ضمیر مفعول۔ ہم اوس کو چکھائیں گے۔ ہم اوس کو بدلہ دیں گے پ ۱۷ (دیکھو نُذِقْہُ)

نُذِیْقُهُمْ، جمع متکلم مضارع اِذَاقَۃٌ مصدر ہُمْ مفعول۔ ہم ان کو چکھائیں گے پ ۱۱/۱۲ ۲۴/۱۸ (دیکھو نُذِقْہُ)

فصل الراء المهملہ

نُرَاوِدُ: جمع متکلم مضارع مُرَاوَدَۃٌ مصدر باب مُفَاعَلَۃٌ رَوْدٌ مادہ ہم پھیرنے کی کوشش کریں گے۔ پ ۱۳

رَوْدٌ مصدر (باب نصر) نرمی اور آہستگی کے ساتھ کسی چیز کی طلب کرنے کی کوشش کرنا۔ رَائِدٌ وہ شخص جو قافلہ کے اونٹوں کے لئے پانی اور چارہ کی تلاش میں پہلے سے آگے بڑھ جاتا ہے۔ رَادَتِ الْاِبِلُ فِیْ مَشْیِہَا اونٹوں نے چال میں آہستگی اختیار کی آہستہ چلے۔ اِرْوَادٌ (افعال) نرمی اور آہستگی کرنا اسی سے رُوَیْدًا (نرمی کرو آہستگی اختیار کرو) بنایا گیا ہے۔

مُرَاوَدَۃٌ (مفاعلہ) کا معنی ہے ارادوں میں باہم اختلاف ایک کا ارادہ کچھ ہو اور دوسرے کا کچھ۔ یا طلب میں اختلاف کہ کسی شخص کو اوس کے قصد و طلب سے پھیرنے کی کوشش کیجائے ایک کی طلب کچھ اور ہو اور دوسرا اوس کو اوس کی طلب سے پھیرنے کی کوشش کرے۔ آیت میں یہی معنی مراد ہے حضرت یوسف کے بھائیوں نے کہا کہ ہم باپ کو پھیرنے کی کوشش کریں گے اور بن یامین کو روک رکھنے سے اونکی خواہش کو بدلیں گے اور آمادہ کریں گے کہ وہ بن یامین کو ہمارے ساتھ بھیج دیں۔

رَوْدٌ سے ہی اِرَادَۃٌ بنایا گیا ہے ارادہ کی معنوی ترکیب تین چیزوں سے ہوتی ہے اشتیاق و خواہش۔ حاجت اور امید۔ جو قوت ان تینوں کا مجموعہ ہے اسی کا نام ارادہ ہے لیکن محاورہ میں لفظ ارادہ کا استعمال دو معنی کے مجموعہ کے لئے ہوتا ہے نفس کا کسی جانب میلان اور میلان کے ساتھ اوس کے ہونے نہ ہونے کا فیصلہ کر دینا یعنی ارادہ کا یہ معنی ہوتا ہے کہ نفس کا کسی طرف میلان ہو جائے اور میلان کے ساتھ نفس اس بات کا

Marfat.com

فیصلہ بھی کرلے کہ اوس چیز کو ہونا چاہیے یا نہ ہونا چاہیے
مثلاً زید ایک کام کا ارادہ کرتا ہے تو اول زید اس
کام کی طرف میلان کرتا ہے پھر اوس کو کرنے نہ
کرنے کا فیصلہ کرلیتا ہے اسی کا نام ارادہ ہے۔
لیکن کبھی ارادہ کا اطلاق ایک ایک جزء پر بھی ہوتا ہے۔
مثلاً نفس کی صرف خواہش کو بھی ارادہ کہا جاتا ہے
یا صرف فیصلہ پر لفظ ارادہ کا اطلاق ہوتا ہے جیسے
اللہ ارادہ کرتا ہے یعنی کسی چیز کے ہونے نہ ہونے
کا حکم دیتا ہے چونکہ اللہ نفس اور نفسیات سب
سے پاک ہے اسی لئے میلانِ نفس کا تصور بھی اوس
کے متعلق نہیں کیا جاسکتا اس کے ارادہ کرنے
کا معنی صرف حکم دینا ہے۔

جس طرح ارادہ اختیاری ہوتا ہے اسی
طرح اضطراری اور غیر اختیاری بھی یہ ثانی صورت
مجازی ہے حقیقی ارادہ وہی ہے جو اختیاری ہو مثلاً
جِدَاراً يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ دیوار گرنا چاہتی تھی یعنی گر ہی پڑ
رہی تھی، گر ہی جا رہی تھی، گرنے کے قریب ہی تھی۔
(راغب مع بعض زیادت)

نُرَبِّكَ، جمع متکلم مضارع تَرْبِيَةٌ مصدر باب
تفعیل اصل میں نُرَبِّيُ تھا۔ لم کی وجہ سے یاء
کو ساقط کر دیا (کیا ہم نے تجھ کو پرورش نہیں
کیا تھا۔ پ ۱۹/۶

رُبُوبِيَّةٌ اور رَبٌّ مصدر رَبَّ ماضی يَرُبُّ
مضارع (باب نصر) کسی کو آہستہ آہستہ بڑھا کر
درجہ کمال تک پہونچانا۔ رُبُوبِيَّت اور پرورش کرنا
ہے باب تفعیل سے مصدر تَرْبِيَةٌ بھی آتا ہے اور
تُرْبِيبٌ بھی، تَرْبِيَةٌ سے ماضی رَبَّا اور مضارع يُرَبِّي
ہے اور ترببیب سے رَبَّبَ اور مضارع يُرَبِّبُ
آیت میں تربیت سے مضارع کا صیغہ ہے۔ مزید
تنقیح کے لئے دیکھو (رَبٌّ رَبَّانِيُّونَ رِبِّيُّونَ)
نَرِثُ، جمع متکلم مضارع مِيرَاثٌ اور اِرْثٌ
مصدر باب ضرب۔ ہم تنہا مالک ہیں پ ۱۶/۵
نَرِثُ، جمع متکلم مضارع مِيرَاثٌ اور اِرْثٌ
مصدر باب ضرب اوس کے ہم تنہا مالک ہونگے پ ۱۶/۵
نَرْجُمَنَّكُمْ، جمع متکلم مضارع با نون تاکید ثقیلہ
رَجْمٌ اور رُجُومٌ مصدر باب نصر ہم ضرور ضرور تم کو
سنگسار کر دیں گے۔ پ ۱۹/۲۲

رَجْمٌ دوست۔ ہم نشین،
عیب۔ لعنت۔ گالی۔ وہ کام جس کی حقیقت
معلوم نہ ہو۔ رُجُومٌ مار ڈالنا۔ سنگسار کرنا
کسی کی طرف بے حیائی کی نسبت کرنا۔ مر...
گمان سے بات کرنا۔ ہانکنا۔ دور کرنا۔ نشا...

Marfat.com

بنانا۔ قبر پر پتھر رکھنا مُرَاجَمَۃٌ (بواسطہ عن)

باہم مقابلہ گالیوں میں مقابلہ (بذریعہ فی)

سخت منافرت کرنا۔ (دیکھو المرجومین)

نَرُدُّ: جمع متکلم مضارع معروف رَدٌّ مصدر

باب نصر۔ ہم پھیر دیں۔ لوٹا دیں۔ پ ۵/۳

نُرَدُّ: جمع متکلم مضارع مجہول رَدٌّ مصدر

باب نصر ک ضمیر مفعول۔ ہم ہی تجھے رزق

دیتے ہیں۔ پ ۱۶/۱۷

دیکھو نرزقہ اور نرزقکم و نرزقون

نَرْزُقُكَ: جمع متکلم مضارع رِزْقٌ مصدر باب

نصر ک ضمیر مفعول ہم ہی تجھے رزق دیتے

ہیں۔ پ ۱۶ :

نَرْزُقُكُمْ: جمع متکلم مضارع۔ رِزْقٌ مصدر

باب نصر۔ کُم ضمیر مفعول۔ ہم ہی تمکو رزق دیتے ہیں پ ۸/۶

نَرْزُقُهُمْ: جمع متکلم مضارع۔ رزقٌ مصدر ۶/۲

نصر ہم ضمیر مفعول۔ ہم ہی اون کو رزق دیتے

ہیں۔ پ ۱۵/۴ (دیکھو رزقنا اور رزقنا)

نُرْسِلُ: جمع متکلم مضارع اِرْسَالٌ مصدر

(افعال) ہم بھیجتے ہیں۔ پ ۷/۱۱ پ ۲۷/۱ پ ۱۵/۶ ، ۲۰

نُرْسِلَ: جمع متکلم مضارع اِرْسَالٌ مصدر

(افعال) ارکہ، ہم بھیجیں۔ پ ۱۵/۹

نُرْسِلَنَّ: جمع متکلم مضارع بانون ثقیلہ

ہم ضرور ضرور بھیج دیں گے۔ پ ۹

(تینوں کو دیکھو مُرسِلٌ)

نَرْفَعُ: جمع متکلم مضارع رَفْعٌ مصدر (باب فتح)

ہم بلند کرتے ہیں پ ۷/۱۶ پ ۱۳/۲ (دیکھو المرفوع)

نُرِيدُ: جمع متکلم مضارع اِرَادَۃٌ مصدر (افعال)

پ ۷/۶ پ ۱۳/۶ پ ۱۵/۲ ہم چاہتے ہیں پ ۳۰/۴ ہم چاہتے تھے

پ ۲۹/۱۱ ہم (نہیں) چاہتے ہیں (دیکھو نزاد)

نَرَى: جمع متکلم مضارع رویۃٌ مصدر (فتح)

پ ۱/۹ ہم دیکھ لیں پ ۲ ہم دیکھ رہے ہیں پ ۷/۱۶ ۔ ہم

(نہیں) دیکھ رہے ہیں پ ۱۹/۱ ہم دیکھ لیں پ ۲۳/۱۲ ہم نہیں دیکھ

رہے ہیں (دیکھو رأی اور نراد)

نُرِي: جمع متکلم مضارع اِرَاءَۃٌ مصدر (افعال)

نُرِيَ: پ ۷/۱۵ ہم دکھانے لگے پ ۳/۴ ہم دکھا دیں

نَرَاكَ: جمع متکلم مضارع رویۃٌ مصدر (فتح)

کَ ضمیر خطاب مفعول پ ۸/۱۱، ۱۵، ۱۶ پ ۱۲/۸ ہم یقیناً تجھے دیکھتے

ہیں پ ۱۲/۳ ہم تجھ کو (نہیں) دیکھتے ہیں پ ۱۲/۱۵ پ ۱۳/۳ ہم

تجھے دیکھتے ہیں (دیکھو رای اور نراد)

نُرِيَكَ: جمع متکلم مضارع اِرَاءَۃٌ مصدر۔ کَ

ضمیر مفعول پ ۱۶/۱ ہم تجھے دکھا دیں پ ۱۹/۶ ہم تجھے دکھانے

پر۔ (دیکھو رای اور نراد)

نُرِيَنَّكَ: جمع متکلم مضارع بانون تاکید ثقیلہ

Marfat.com

کُ مفعول اِرَاءَۃٌ مصدر (اگر) ہم تجھے دکھا دیں پ ۱۰/۱۱
پ ۱۲/۱۲ پ ۲۳/۱۲ پ ۱۵/۱۰ ۔ (دیکھو رای اور مراٰۃ)

نَرَاہُ: جمع متکلم مضارع رؤیۃٌ مصدر (فتح) ہٗ ضمیر مفعول ہم اوس کو دیکھتے ہیں۔ ہم اس کو جانتے ہیں۔ پ ۲۹/۸ (دیکھو رای اور مراٰۃ)

نُرِیَہٗ: جمع متکلم مضارع اراءۃٌ مصدر (افعال) ہٗ ضمیر مفعول ہم اوس کو دکھا دیں۔ پ ۱۵/۱ (دیکھو رای اور مراٰۃ)

نَرَاھَا: جمع متکلم مضارع رؤیۃٌ مصدر ہَا ضمیر واحد مؤنث مفعول۔ ہم اوس کو دیکھتی ہیں یعنی جانتی ہیں۔ پ ۱۲/۱۴ (دیکھو رای اور مراٰۃ)

نُرِیَھُمْ: جمع متکلم مضارع بارِاءۃٌ مصدر ہُم ضمیر مفعول پ ۲۵/۱ ہم اون کو دکھلائیں گے پ ۱۵/۱ ہم ان کو (نہیں) دکھاتے ہیں پ (دیکھو رای اور مراٰۃ)

فصل الزاء المعجمۃ

نَزَّاعَۃً: صیغہ مبالغہ۔ نَزْعٌ مصدر (فتح) سخت کھینچنے والی یعنی اتار لینے والی پ ۲۹/۸ (دیکھو اَلنّٰزِعٰتِ)

نَزِدْ: جمع متکلم مضارع مجزوم زیادۃٌ مصدر (ضرب) ہم بڑھا دیں گے۔ پ ۲۵/۴ (دیکھو مزید اور زیادۃ)

نَزْدَادُ: جمع متکلم مضارع ازدیادٌ مصدر (باب افتعال) ہم زیادہ لیں گے۔ پ ۱۳/۲

نَزَعَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف نَزْ[عٌ] مصدر (فتح) اوس نے باہر نکالا۔ پ ۹/۲ پ ۱۹/۶

نَزَعْنَا: جمع متکلم ماضی معروف نَزْعٌ مصدر (فتح) پ ۸/۱۲ ہم نکالدیں گے پ ۱۲/۲ ہم نکال دیں یعنی چھین لیں پ ۱۲/۲ ہم نکالدیں گے پ ۱۹/۲ ہم نکال لیں گے یعنی چھانٹ کر۔

نَزْغٌ: حاصل مصدر۔ باب فتح وسوس[ہ] (مبارک) پ ۹/۱۲ پ ۲۴/۱۹ ۔

نَزْغٌ مصدر (فتح) الطعن کرنا۔ غیبت کر[نا] وسوسہ پیدا کرنا۔ فساد ڈلوانا بہکانا۔ یَنْزَغَ ا[ور] یَنْزَغَنَّہٗ بہکانے والا فساد ڈلوانے والا (قاموس)

نَزَلَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف [فعل] لازم نُزُولٌ مصدر (باب ضرب) وہ اترا پ ۱۵/۱۲ متعدی بالباء پ ۱۹/۱۵ اوس نے اتارا۔

نَزَّلَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف فعل متعدی۔ تنزیل مصدر۔ باب تفعیل اس نے اتارا پ ۵/۲ پ ۳/۹ پ ۵/۱۲ پ ۸/۱۶ پ ۹/۱۴ پ ۱۹/۱۶ پ ۲۱/۲ پ ۲۳/۱۲ پ ۲۵/۲ پ ۲۹/۲ ۔

Marfat.com

نُزِّلَ، واحد مذکر غائب ماضی مجہول تَنْزِیْلٌ مصدر باب تفعیل اتارا گیا ۔ ب ۱۴/۱۰۱ ب ۱۹/۱ ب ۲۵/۹ ب ۲۶/۵ ۔ (دیکھو منازل)

نُزُلًا: اسم ۔ مہمانی کا کھانا ۔ طعام ضیافت ب ۴ ب ۳۱/۱۵ ب ۳۲/۶ ب ۳۳/۱۸ مکان ب ۱۶/۲ ۔ (دیکھو منازل)

نُزِّلَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی مجہول اتاری گئی ۔ ب ۲۶/۲ ۔

نَزَّلْنَا، جمع متکلم ماضی معروف تَنْزِیْلٌ مصدر ہم نے اتارا ب ۱/۲ ب ۵/۴ ب ۷/۲ ب ۸ ب ۱۴/۱۸ ب ۱۵/۱۲ ب ۱۶/۱۲ ب ۱۱/۱۵ ب ۲۶/۱۵ ب ۲۹/۲ ۔ (دیکھو منازل)

نَزْلَةً: مصدر ایک مرتبہ اترنا ۔ ب ۲۷/۵ (دیکھو منازل)

نَزَّلَهٗ: واحد مذکر غائب ماضی معروف ہ ضمیر مفعول تَنْزِیْلٌ مصدر ۔ اس نے اس کو اتارا ۔ ب ۱/۲ ب ۱۴/۱۳ ۔ (دیکھو منازل)

نُزُلُهُمْ: نُزُلٌ مضاف ہُم مضاف الیہ ان کی مہمانی کا کھانا ۔ ب ۲۷/۱۵

نَزِيْدُ: جمع متکلم مضارع زِیَادَۃٌ مصدر باب ضرب ۔ ہم زیادہ دیں گے ہم بڑھائیں گے ب ۱/۶ (دیکھو زیادۃ اور مزید)

نَزِيْدَكُمْ: جمع متکلم مضارع کُمْ مفعول

ہم ہرگز زیادہ نہیں کریں گے تمہارے لئے ب ۳۰ (دیکھو زیادۃ اور مزید)

فصل السین المہملہ

نِسَاءٌ، معرفہ و نکرہ مرفوع منصوب مجرور عورتیں بیویاں قریبی رشتہ دار عورتیں مسلمان عورتیں خدمت کرنے والی وغیرہ ۔ نِسَاءٌ نِسْوَۃٌ نُسْوَۃٌ ۔ نِسْوَانٌ نُسْوَانٌ سب جمع کے صیغے ہیں ۔ مَرْأَۃٌ اور اِمْرَأَۃٌ واحد ہے جس طرح اِمْرَأَۃٌ کی جمع اس لفظ سے نہیں بنائی جاتی اسی طرح نساء اور نِسْوَۃٌ کا واحد اس لفظ سے نہیں آتا ۔ لفظی ترجمہ عورتیں لیکن سیاق اور قرینے سے بیویاں یا قریبی عورتیں یا اور کسی قسم کی مخصوص عورتیں مراد ہوتی ہیں ۔

ب ۱/۹ ب ۲/۱۲،۱۲،۱۳،۱۴،۱۵ ب ۳/۱۰ ب ۳/۱۳،۱۴ ب ۴/۱۱،۱۲،۱۳،۱۴،۱۵ ب ۵/۱،۲،۳،۴،۷،۱۱،۱۶ ب ۶/۹،۲ ب ۸/۱۲ ب ۹/۹،۵ ب ۱۳/۲ ب ۱۹/۱۴ ب ۲۰/۱۲ ب ۲۱/۳۰ ب ۲۲/۱،۲،۵ ب ۲۴/۸ ب ۲۶/۱۱،۱۴ ب ۲۸/۱۷

اب دیکھو مندرجہ ذیل تفصیل ب ۱/۹ ب ۹/۵،۶ ب ۱۳/۱۲ ب ۱۳/۸ بنی اسرائیل کی عام عورتیں کوئی ہوں ۔ ب ۱۲/۱۲ میں تیسری جگہ اور ب ۵/۲ میں اپنی بیویاں ب ۱۲/۲ میں دوسری جگہ وہ عورتیں جن کے شوہر مر چکے ہوں اور وہ عدت میں ہوں ب ۲/۱۲،۱۴،۱۵

Marfat.com

اور ۲۸/۱۴ میں ایک جگہ طلاق دی ہوئی عورتیں ۳/۱۴
میں قریبی رشتہ دار عورتیں ۵/۱۴ وہ عورتیں جن پر
میراثی مال کی طرح جاہلیت کے زمانہ میں زبردستی
قبضہ کرلیا جاتا تھا اور میت کے وارث اون کے
مالک بن جاتے تھے ۲/۲ ۱۲/۱۲ میں بیویاں ۱/۱۱ میں
وہ بیویاں جن سے ایلاء کیا گیا ہو یعنی اون کے شوہروں
نے ان سے چار ماہ یا اس سے زیادہ مدت کے
لئے قربت نہ کرنے کی قسم کھائی ہو ۲۸/۱ وہ عورتیں
جن سے ظہار کیا گیا ہو ۱۴/۱۴ وہ بیویاں جن سے نشوز
ایسی کوئی حرکت سرزد ہوگئی ہو ۵/۱۴ وہ بیویاں
جن کے ساتھ پہلے شوہر کی کوئی لڑکی ہو ۲۸/۱۴ وہ
عورتیں جن کو طلاق دیدی گئی ہو اور ان کو حیض آنا
بند ہوگیا ہو ۲۲/۱۴ عورتوں کی ہم جنس عورتیں یعنی
مسلمان عورتوں کیلئے مسلمان عورتیں یا خادمہ
ہمسائی وغیرہ عام عورتیں خواہ مسلمان ہوں یا کافر
پہلی صورت میں مسلمان عورت کو کافر عورت کے
سامنے بے حجاب ہونا اور اپنا ستر کھولنا جائز نہ ہوگا
کیونکہ کافرہ عورت مسلمہ عورت کی جنس سے نہیں
ہے۔ دوسری صورت میں اجنبی عورت کے سامنے
بے حجاب ہونا جائز نہ ہوگا خواہ وہ کوئی ہو مسلمان
ہو یا کافرہ ہاں خادمہ ہمسائی اور قریب ترین

رہنے والی عورتوں کے سامنے ستر کھولنا جائز ہو جا[ئے]
خواہ وہ کافرہ ہی ہوں۔ ۱۴/۱۴ میں تیسری جگہ باپ [کی]
منکوحہ عورتیں جن سے جاہلیت کے زمانہ میں
باپ کے مرنے کے بعد بیٹے نکاح کرلیا کرتے [تھے]
نکاحی عورتیں ۲۶/۱۱ وہ عورتیں جو ہجرت [نہ]
کرسکنے کی وجہ سے مکہ میں کفار کے پاس مجبور [تھیں]
میں دوسری جگہ یتیم لڑکیاں ۶/۲ ذکر [...]
مستحق عورتیں ۱۹/۱۹ قوم لوط کی عورتیں [...]
بوڑھی عورتیں جو حیض اور اولاد سے مایوس ہ[و چکی]
ہوں ۲۱/۲ ۲۲/۱ امہات المومنین ازواج مطہرات [...]
۲۲/۲ نزول آیت کے وقت حضور کی جو نو بیویاں [...]
ان کے علاوہ دوسری عورتیں۔ ۲/۱۲ حائضہ عورت[یں]
۲۲/۲ مسلمان عورتیں۔ باقی آیات میں عور[تیں]
مفسرین نے ان آیات مذکورہ میں عورتوں کا [...]
یا قومی یا نسبی یا اور کسی قسم کی تعیین صراحت [...]
یا سیاق اور قرینہ کی وجہ سے کی ہی درنہ [...]
نساء کا لغوی ترجمہ خصوصیت کے ساتھ [...]
نہیں۔

نُسَارِعُ: جمع متکلم مضارع ثـ[...]
مصدر باب مُفَاعَلَةٌ ہم جلدی کر رہے [...]
۱۸/۴ (دیکھو سارعوا)

نُسْأَلُ: جمع متکلم مضارع مجہول سوالٌ مصدر (فتح) ہم سے باز پرس (نہیں) کی جائیگی ۲۱/۲۳

نَسْأَلُكَ: جمع متکلم مضارع معروف سوالٌ مصدر (فتح) کَ ضمیر خطاب مفعول ہم تجھ سے (نہیں) مانگتے۔ ۱۶/۱۴

نَسْأَلَنَّ: جمع متکلم مضارع معروف بانون تاکید (فتح) ہم ضرور ہی باز پرس کرینگے ۸/۱

(بار دوں کو دیکھو سوال)

نَسْأَلَنَّهُمْ: جمع متکلم مضارع معروف بانون تاکید ہُمْ ضمیر مفعول۔ ہم ضرور ہی ان کا باز پرس کرینگے ۱۴/۶

نَسَبًا: اسم قرابت دار۔ باپ کے رشتہ دار ۱۹/۲۵ نِسْبَۃٌ اور نُسْبَۃٌ باپ کی قرابت داری ددھیال نَسَبٌ واحد انسابٌ جمع ددھیالی رشتہ دار۔ نَسِیْبٌ مناسب اور ہم نسب۔ نَیْسَبٌ سیدھا روشنی راستہ۔ نَسَّابٌ اور نَسَّابَۃٌ لوگوں کے نسب کو خوب جاننے والا۔ نَسْبٌ اور نِسْبَۃٌ مصدر (نصر و ضرب) نسب بیان کرنا کسی سے اپنی ددھیالی قرابت ظاہر کرنا۔ نَسَبٌ نَسِیْبٌ مَنْسَبَۃٌ مصدر (نصر وضرب) التنزل قصیدہ کے آغاز میں عاشقانہ اشعار کہنا۔ نَیْسَبُ (ماضی) نَیْسَبَۃٌ مصدر (وزن فیعلۃ) چغل خوری کیلئے ادھر سے اُدھر دوڑنا۔ اِنْسَابٌ (افعال) آندھی چلنا۔ ایسی تیز ہوا چلنا جو مٹی اور سنگریزوں کو اڑا دے۔ مناسبۃ (مفاعلہ) ہم شکل ہونا ایک جیسا ہونا۔ اِنْتِسَابٌ (افتعال) کسی سے اپنی نسبت کرنا۔ (تاج و قاموس)

نُسَبِّحُ: جمع متکلم مضارع معروف تَسْبِیْحٌ مصدر باب تفعیل۔ ہم پاکی بیان کرتے ہیں۔ ہم سبحان اللہ پڑھتے ہیں۔ ہم پاک ہونا ظاہر کرتے ہیں۔ ۱/۴ (دیکھو المسبحون)

نُسَبِّحَكَ: جمع متکلم مضارع منصوب کَ ضمیر مفعول۔ ہم تیری پاکی بیان کریں ۱۶/۲ (دیکھو المسبحون)

نَسْتَبِقُ: جمع متکلم مضارع اِسْتِبَاقٌ مصدر (افتعال) سَبْقٌ مادہ ہم دوڑنے میں لگ گئے۔ (ترجمہ مولانا تھانوی) ہم تیر اندازی کرنے لگے (سیوطی) سَبْقٌ آگے بڑھنا (ضرب) مجازاً کسی کام کا پہلے سے فیصلہ ہو چکا کسی حکم کا جاری ہو چکا۔ فضل و کمال میں برتر ہو جانا۔ اِسْتِبَاقٌ اور تَسَابُقٌ آگے بڑھنے میں مقابلہ کرنا۔ ۱۲/۱۲ (دیکھو السابقون سَبَقَتْ اِسْتَبِقَا)

نَسْتَحْوِذْ: جمع متکلم مضارع اِسْتِحْوَاذٌ مصدر (استفعال) (کیا) ہم تم پر غالب (نہ) آئے۔ ۵/۱۴ اِسْتِحْوَاذٌ کا معنی ہے غالب آنا اِسْتَحْوَذَ الْعِیْرَ و

عَلَی الْاَتَانِ گو رِخر گدھی پر غالب آیا۔ بجائے اِسْتَحْوَذَ کے اِسْتَحَاذَ بھی آتا ہے اور قیاس صرفی کے لحاظ سے یہی زیادہ صحیح ہے۔ حَوْذٌ مصدر (باب نصر) اونٹ کو پیچھے سے سخت آواز سے ہانکنا۔ (راغب)

(دیکھو اِسْتَحْوَذَ)

نَسْتَحْیِیْ: جمع متکلم مضارع اِسْتِحْیَاءٌ مصدر (باب استفعال) ہم زندہ رہنے دیں گے۔ پ۹

اِسْتِحْیَاءٌ: باقی چھوڑ دینا زندہ رہنے دینا۔ اللہ کے استحیاء کرنے کا معنی ہے عذاب کو ترک کرنا یہاں اول معنی مراد ہے۔ (راغب)

(دیکھو یُحْیِیْ اور یُمِیْتُ)

نَسْتَدْرِجُهُمْ: جمع متکلم مضارع اِسْتِدْرَاجٌ مصدر (استفعال) ہم اون کو بتدریج (جہنم کی طرف) لئے جا رہے ہیں (ترجمہ مولانا تھانوی) ہم اون کو آہستہ آہستہ پکڑتے ہیں (جلالین) $\frac{9}{13}$ $\frac{29}{4}$ -

استدراج کا معنی ہے مخفی طریقے سے آہستہ آہستہ کسی چیز کی طرف چلنا (معالم) لیکن اس جگہ مرادی معنی مختلف طور پر بیان کئے گئے ہیں علماء نے کہا ہم اون کے ساتھ ایسی تدبیر کرنیوالے ہیں جس کا اون کو پتہ بھی نہ ہو۔ کلبی نے کہا ہم اون کے اعمال کو انکی نظر میں پسندیدہ بنا دیں گے پھر اون کو ہلاک کر دیں گے۔ ضحاک نے کہا جب وہ کوئی نیا گناہ کرتے ہیں تو ہم ان کو جدید نعمت بخشتے ہیں۔ سفیان نے کہا ہم اون پر اپنی نعمتوں کو بہاتے ہیں لیکن شکر ادا کرنا فراموش کرا دیتے ہیں (بغوی) بعض لوگوں نے کہا دَرْجٌ لپٹے ہوئے کپڑے یا بچپہ کاغذ کو کہتے ہیں اس لئے نَسْتَدْرِجُهُمْ کا معنی ہوا ہم ان کو خط کی طرح لپیٹ دیتے ہیں یعنی غافل بنا دیتے ہیں۔ (راغب)

دَرَجَةٌ زینہ کی سیڑھیاں۔ مَدْرَجَةٌ۔ وسط راہ

مُدَرَّجٌ درجہ بدرجہ چڑھنا۔ دُرَّاجٌ تیتر

نَسْتَنْسِخُ: جمع متکلم مضارع اِسْتِنْسَاخٌ مصدر (استفعال) نَسْخٌ مادہ۔ ہم لکھواتے رہتے تھے۔ پ۲۵ ۳۰

نُسْخَةٌ وہ کتاب جس سے نقل کیا جائے نَسْخٌ مصدر (فتح)، زائل کرنا، بدل دینا، بیکار کر دینا۔ ایک چیز کو دوسری جگہ قائم کرنا۔ صورت بدل دینا لکھنا۔ اِسْتِنْسَاخٌ ایک تحریر سے دوسری تحریر نقل کرنا۔ تَنَاسُخٌ (تفاعل)، زمانہ کا قرن در قرن اور نوبت بہ نوبت گذرنا۔ اِنْتِسَاخٌ (افتعال) لکھنا۔ اِنْتِسَاخٌ لکھنا۔ زائل کر دینا۔ آیت میں نہ لکھنا اور نقل کرنا مراد ہے نہ ایک چیز کو زائل اور باطل کر کے دوسری چیز کو اوس جگہ قائم کرنا بلکہ

فرشتوں کو اعمال لکھنے اور ثابت و محفوظ رکھنے کا حکم دینا مراد ہے (کرخی) امام راغب نے المفردات میں لکھا ہے کہ حقیقت میں مفہوم نسخ کے دو جز ہیں ۔ ا۔ ایک چیز کو زائل کرنا ۔ ۲۔ اور اس کی جگہ دوسری چیز کو لانا خواہ حکم سابق کو حکم لاحق سے زائل کیا جائے یا ایک صورت کو بدل کر دوسری صورت لائی جائے ۔ لیکن کبھی صرف جزو ثانی پر ہی نسخ کا اطلاق ہوتا ہے یعنی دوسری چیز لائی جاتی ہے ۔ اور پہلی چیز بھی اوس کی جگہ باقی رہتی ہے جیسے نسخ کتاب کہ اصل تحریر اپنی جگہ باقی رہتی ہے اور دوسری تحریر میں اوس کی نقل ہو جاتی ہے کبھی باوجود اصل شئی کے زائل ہو جانے کے دوسری چیز کے محفوظ رہنے کو نسخ کہتے ہیں اصل چیز کے زوال سے کوئی تعلق نہیں ہوتا جیسے اعمال انسانی کا اعمال ناموں میں اندراج اور ہمارا آیت میں استنساخ سے یہی نسخ مراد ہے کہ اعمال انسانی باوجود فنا ہو جانے کے اعمال ناموں میں باقی رہتے ہیں ۔

نَسْجُدُ : جمع متکلم مضارع سجودٌ مصدر باب نصر رکیا) ہم سجدہ کریں ۱۹/۲ (دیکھو مساجد)

نُسْخَتِهَا : نُسْخَۃٌ اسم مجرور مضاف ہا ضمیر مضاف الیہ ۔ ان کے مضامین میں (ترجمہ تھانوی) (دیکھو نَسْتَنْسِخُ)

نُسْخَۃٌ کتاب ۔ لکھی ہوئی تحریر ۔ مراد وہ مضامین جن پر تحریر دلالت کرتی ہے

نَسْخَرُ : جمع متکلم مضارع باب سَمِعَ ہم تجھ پر ہنستے ہیں (ترجمہ تھانوی) ۳۸/۱۱ (دیکھو سُخْرًا)

نَسْرًا : اسم ۔ قوم نوح کے ایک بت کا نام ۲۹/۲۳ نَسْرٌ گدھ اَنْسُرٌ اور نُسُورٌ جمع ۔ ناسُورٌ بہنے والا زخم نَواسیر جمع ۔ مِنْسَرٌ اور مَنْسِرٌ چونچ نَسْرٌ مصدر (نصر) غیب کرنا (نصر و ضرب) بہہ کرنا زخم کا پھوٹ جانا ۔ خون کھولنا ۔ چونچ سے کوئی چیز اٹھانا ۔ کھانے میں سے تھوڑا سا لے لینا ۔ تَنَسُّرٌ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر منتشر ہو جانا ۔ (تاج و قاموس)

نَسْفًا : مصدر (باب ضرب) بکھیر کر اڑا دینا ۱۵/۲۰ ۱۶ نُسْفَۃٌ اور نُسْفَۃٌ جلا ہوا سیاہ پتھر ۔ نَسِیْفٌ ۔ پیشانی اور ہتھیلی کی شکن چھپی ہوئی ۔ ۔ راز ۔ مُنَاسَفَۃٌ خاکستر بِعِیْرٌ نَسُوْفٌ گھاس کو جڑ سے اکھاڑ دینے والا اونٹ ۔ فَرَسٌ نَسُوْفٌ سم سے زمین کو اکھاڑ کر غبار اڑانے والا گھوڑا ۔ عقبۃٌ نَسُوْفٌ دشوار گذار گھاٹی ۔ نُسُفٌ اور نُسُفٌ چھلکا

کا چھاج۔ سوپ۔ مِنْسَفَۃٌ اور مُنْسُفَۃٌ بنیاد کھودنے کا پھاوڑا۔

نَسْفٌ اور نُسُوْفٌ مصدر (نصر) کاٹنا

نَسْفٌ مصدر (ضرب) بنیاد اکھاڑنا پہاڑ کھودنا کھود کر برابر کر دینا ریزہ ریزہ کرکے اڑا دینا۔ تَنَاسُفٌ باہم چپکے چپکے راز کی بات کہنا۔ اِنْتِسَافٌ (افتعال) بنیاد کھودنا خاک اڑانا۔ بات کو پورا نہ کرنا۔ ڈر کی وجہ سے چپکے چپکے کہنا (قاموس و لبعض از مفردات)

نُسِفَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی مجہول نَسْفٌ مصدر (ضرب) اڑتے پھریں گے (ترجمہ مولانا تھانوی) ریزہ ریزہ کرکے بکھیر دئے جائیں گے (محلی ۲۹/۲۱)

نُسْقِطْ: جمع متکلم مضارع مجزوم اِسْقَاطٌ مصدر (افعال) ہم گرا دیں۔ ۲۲/۲۔

سَقْطٌ سُقَاطٌ حقیر، گری پڑی چیز سُقْطٌ وہ ناتمام جنین جو مدت ولادت پوری ہونے سے پہلے گر جائے۔ کسی چیز کا حقیر ٹکڑا سُقُوْطٌ مصدر (نصر) اوپر سے نیچے کو گرنا۔ حقیر ہونا۔ ساقِطٌ گرنے والا حقیر اِسْقَاطٌ (افعال) تَسَاقُطٌ (تفاعل) مُسَاقَطَۃٌ (مفاعلہ) گرانا۔

نُسْقِی: جمع متکلم مضارع سَقْیٌ اور سُقْیَا مصدر (ضرب) ہم انہیں پلاتے ہیں۔ ۲۰/۶

سَقْیٌ اور سُقْیَا پینے کی کوئی چیز دینا اِسْقَاءٌ (افعال) کسی کے لئے پینے کی چیز فراہم کر دینا کہ وہ جس طرح اور جتنی چاہے پیئے اِسْقَاءٌ اور سَقْیٌ دونوں متعدی ہیں لیکن بقول راغب اِسْقَاءٌ میں زیادہ مبالغہ ہے۔ سِقْیٌ (اسم) پینے کی بقدر کوئی چیز سَقْیٌ سینچی ہوئی زمین۔ سِقَایَۃٌ پانی کا آلہ برتن یا کوئی ظرف۔ اَسْقَیْتُکَ جِلْدًا۔ میں نے مشکیزہ بنانے کے لئے تجھے چمڑا دیا۔

نُسْقِیْکُمْ: جمع متکلم مضارع اِسْقَاءٌ مصدر (افعال) کُمْ ضمیر مفعول ہم تم کو پلاتے ہیں۔ تمہارے پینے کے لئے فراہم کرتے ہیں۔ ۱۴/۱۵ ۱۸/ب (دیکھو نسقی)

نُسْقِیَہٗ: جمع متکلم مضارع اسقاءٌ مصدر ہٗ ضمیر مفعول۔ ہم (وہ پانی) پلائیں پینے کے لئے فراہم کریں۔ ۱۹/۳۔

نُسُکٌ: اسم۔ قرآنی۔ ۲/۸ (دیکھو مَنَاسِکَ)

نُسْکِنَنَّکُمْ: جمع متکلم مضارع با نون تاکید ثقیلہ اِسْکَانٌ مصدر (افعال) کُمْ ضمیر مفعول

Marfat.com

تم کو ہم آباد کر دیں گے یا آباد رکھیں گے (ترجمہ تھانوی) پ ۱۳ / ۱۵ (دیکھو مساکن)

نُسُکِیْ: نُسُک مضاف۔ یِ ساکن مضاف الیہ۔ میری عبادت۔ پ ۸ (دیکھو منسکا)

اَلنَّسْلَ: اسم منصوب واحد مونث۔ پ ۲ / ۹

نَسْلٌ واحد اَنْسَال جمع اولاد۔ نَسَلٌ سبز انجیر کا دودھ۔ خود بخود پستان سے بہنے والا دودھ نُسُلٌ اور نُسَالٌ جھڑے ہوئے پر اور اُون۔ نُسَیْلَۃٌ پگھلا ہوا شہد۔ فَخِذٌ نَاسِلَۃٌ دبلی ران نَسْلٌ اور نُسُوْلٌ (نصر) جننا۔ گرنا بہانا۔ نَسْلٌ نَسَلٌ اور نَسَلَانٌ مصادر (فتح) جلدی سے سر کبھی کاندھے سے چادر گر پڑنا۔ اِنْسَالٌ (افعال) جننا۔ اون جھڑ جانا۔ نیچے گرانا (لازم و متعدی) (تاج و مفردات)

نَسْلَخُ، جمع متکلم مضارع سَلْخٌ مصدر (نصر و فتح) کھال کی طرح ہم اتار لیتے ہیں۔ ہم الگ کر دیتے ہیں۔ پ ۲۳۔

سَلْخٌ بکری کی کھال۔ مہینہ کا آخری حصہ سُلُخٌ گلے پر لپٹا ہوا دھاگہ۔ سِلْخٌ سانپ کی کینچلی۔ سالخ کالا سانپ۔ اونٹ کی خارشت۔ سَلَاخَۃٌ (کرم) بے مزہ ہونا۔ سَلْخٌ مصدر (فتح و نصر) کھال اتارنا۔ گذر جانا۔ رات کے اندر سے دن نکل آنا۔ سانپ کا کینچلی سے باہر نکل آنا۔ اِنْسِلَاخٌ (انفعال) گذر جانا۔ رات کے اندر سے نکل آنا۔ اِنْسِلَاخٌ (انفعال) گذر جانا۔ ایک چیز کا دوسری چیز کے اندر سے نکل آنا۔ سانپ کا کینچلی سے باہر نکل آنا۔ (قاموس)

نَسْلُکُہٗ: جمع متکلم مضارع (باب نصر) ہٗ ضمیر واحد غائب مفعول۔ ہم اوس کو داخل کر دیتے ہیں۔ پ ۱۴۔

سَلَکَ ماضی (نصر) لازم ہے۔ چلا۔ متعدی ہے چلایا۔ داخل کیا۔ (تاج)

نُسْلِمَ: جمع متکلم مضارع اِسْلَامٌ مصدر (باب افعال) کہ ہم فرماں بردار ہو جائیں پ ۷ / ۱۵ (دیکھو مستسلمون)

نَسْلُکَ: مضاف مضاف الیہ اوس کی اولاد۔ نسل۔ پ ۲ / ۱۲ (دیکھو النسل)

نَسْمَعُ: جمع متکلم مضارع سَمْعٌ مصدر (باب فَعِلَ یَفْعَلُ) پ ۲۵ / ۱۲ ہم (نہیں) سنتے ہیں پ ۲۹ / ۱ (حال ماضی کی حکایت) ہم سن لیتے۔ (دیکھو سمعون)

نَسِمُہٗ: نَسِمُ جمع متکلم مضارع اصل میں نَوْسِمُ تھا وَسْمٌ مصدر (ضرب) ہم داغ لگائیں گے

Marfat.com

نشان بنادیں گے۔ ۲۹/۴ ۔

وَسْمٌ مصدر نشان دار بنانا۔ سِمَۃٌ نشان تَوَسُّمٌ علامت اور نشان سے پہچان لینا تَوَسُّمٌ کو ہی کچھ لوگ ذکانت یا فراست یا فطنت کہتے ہیں۔ وَسِیْمٌ خوبصورت وَسَامَۃٌ اور مِیْسَمٌ حسن۔ لا المفردات (دیکھو اَلْمُتَوَسِّمِیْنَ اور نَسِمُہٗ)

نَسُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف نِسْیَانٌ مصدر (باب سمع) وہ بھول گئے یعنی انہوں نے چھوڑ دیا۔ ۶/۷ ۷/۱۱ ۹/۱۱ ۱۰/۱۵ ۱۸/۱۴ ۲۸/۶ انہوں نے بھلا دیا۔ ۸/۱۳ ۲۳/۱۱ ۲۸/۱ (نسیا)

نَسُوْقُ: جمع متکلم مضارع سَوْقٌ مصدر (نصر) ۱۶/۹ ہم ہانکیں گے۔ ۱۲/۱۹ ہم چلاتے ہیں ہم رواں کرتے ہیں (دیکھو المساق)

نِسْوَۃٌ: جمع اِمْرَأَۃٌ واحد عورتیں۔ ۱۲/۱۴۹۴ (دیکھو نساء)

نُسَوِّیَ: جمع متکلم مضارع۔ تَسْوِیَۃٌ مصدر باب تفعیل ہم درست کر دیں گے (کہ درست کر دیں۔ ۲۹/۱۷)۔

مولانا تھانوی کے ترجمہ کا مطلب یہ ہے کہ اس جگہ تَسْوِیَۃُ الْبَنَانِ سے مراد ہے پور پور

تک انگلیوں کو درست کر دینا اور ہر پور ... جوڑ کو صحیح پیوست کر دینا۔ زجاج اور ابن قتیبہ نے یہی مطلب بیان کیا ہے۔ لیکن بقول بغوی اکثر مفسرین نے تسویۃ البنان کا مطلب بیان کیا ہے انگلیوں کو جوڑ کر اونٹ یا گدھے کے پاؤں کی طرح کر دینا جس کی وجہ سے ضروریات پوری کرنے سے آدمی معذور ہو جائے نہ مٹھی بند کر سکے کھول سکے۔ امام راغب نے لکھا ہے کہ بعض لوگوں کے نزدیک مراد ہے سب انگلیوں کو برابر کر دینا چھوٹی بڑی نہ رکھنا۔ اختلاف کی بنیاد در حقیقت یہ ہے کہ لغت میں تَسْوِیَۃٌ کا معنی ہے برابر کر دینا برابر کرنے کا ایک معنی تو ظاہر ہی ہے کہ کمی بیشی نہ رہے صغر اور کبر نہ رہے۔ یہ معنی تو وہی ہے جو امام راغب نے نقل کیا ہے۔ برابر کر دینے کا دوسرا معنی ہے ٹھیک کر دینا درست کر دینا۔ ابن قتیبہ اور زجاج کا بیان اسی معنی کا حامل ہے۔ برابر کر دینے کا تیسرا معنی ہے برباد کر دینا بیکار کر دینا جیسے مکانوں کو گرا کر زمین سے برابر کر دیا قرآن مجید میں آیا ہے فَسَوّٰىهَا یعنی اللہ نے اون کے مکانوں کو گرا کر زمین کے ساتھ برابر کر دیا۔ بقول بغوی اکثر اہل تفسیر نے اسی معنی کو اختیار کیا ہے (تفسیر مظہری)

Marfat.com

کے لئے دیکھو سوّی۔ سَوّٰىهَا۔ اِسْتَوٰى بِسَوَاءٍ)

نُسَوِّيْكُمْ: جمع متکلم مضارع (تَسْوِيَةٌ مصدر) کُمْ ضمیر مفعول ہم تم کو (عبادت میں اللہ کے) برابر کرتے تھے۔ پ ۱۹/۵۔

نَسِيَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف نِسْيَانٌ مصدر (سمع) وہ بھول گیا پ ۱۵/۲۰، پ ۱۶/۱۲، پ ۲۳/۱۵ کسی چیز کے فراموش ہونے کے بعد اوس کا ترک ہوجانا لازم ہے اسی لئے پ ۱۶/۱۵ اور پ ۲۳/۱۵ میں محلی اور بیضاوی وغیرہ نے ترجمہ کیا ہے اس نے ترک کر دیا۔

نَسِيًّا: صفت مشبہ نسیان سے بھولنے والا یعنی چھوڑنے والا۔ پ ۱۶/۷۔

نَسْيًا: اسم بھولی ہوئی ایسی متروک جس کو نہ کوئی پہچانے نہ یاد کرے نَسْيًا مَّنْسِيًّا کا ترجمہ ہوا بھولی بسری۔ پ ۱۶/۵۔

نَسِيَا: تثنیہ مذکر غائب ماضی معروف نَسِيَ واحد۔ نِسْيَانٌ مصدر (سمع) وہ دونوں بھول گئے۔ پ ۱۵/۲۱۔

نَسِيْتَ: واحد مذکر حاضر ماضی معروف نِسْيَانٌ سے (جب) تو بھول جائے۔ پ ۱۵/۱۶۔

نَسِيْتُ: واحد متکلم ماضی نسیان سے۔ میں بھول گیا۔ میں غافل ہوگیا۔ پ ۱۵/۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹

نَسِيْتُمْ: جمع مذکر حاضر ماضی۔ نسیان سے تم بھول گئے۔ تم نے ترک کر دیا پ ۲۱/۱۵، پ ۲۵/۲۰

نَسِيْتَهَا: واحد مذکر حاضر ماضی ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول۔ تو اون کو بھول گیا۔ تو نے اُن کو ترک کر دیا یعنی ایمان لانا ترک کر دیا۔ پ ۱۶/۱۶۔

نَسِيْنَا: جمع متکلم ماضی۔ نسیان سے۔ پ ۳ (اگر) ہم بھول جائیں (ترجمہ تھانوی) پ ۲۱/۱۵ ہم نے تم کو بھلا دیا یعنی تمہاری طرف نظر رحمت نہیں کی۔

نَسِيَهُمْ: واحد مذکر غائب ماضی۔ ھُمْ مفعول اوس نے اونکو بھلا دیا یعنی اون کی طرف نظر رحمت ترک کر دی۔ پ ۱۰/۱۵ (نَسِيَ سے نَسِيَهُمْ تک کل الفاظ کی مزید تنقیح کے لئے دیکھو مَنْسِيًّا)

نُسَيِّرُ: جمع متکلم مضارع تَسْيِيْرٌ مصدر (تفعیل) ہم چلائیں گے۔ پ ۱۵/۱۸۔

سَیْرٌ مصدر (ضرب) لازم ہے چلنا متعدی با (بھی) ہوتا ہے چلانا جیسے سَارَ بِاَہْلِہٖ وہ اپنے گھر والوں کو لے گیا۔ متعدی بنفسہٖ بھی ہوتا ہے جیسے سِرْتُہٗ میں اس کو لے گیا۔ تیسری قسم کی مثال قرآن مجید میں نہیں ہے (راغب) تَسْيِيْرٌ باب تفعیل چلانا کسی کو مجبور کر کے چلانا ہو کر چلنے والے کو چلنے کی قدرت ہی نہ ہو نہ وہ صاحب ارادہ ہو جیسے پہاڑوں کو چلانا یا چلنے کا

حکم دینا ہو کہ چلنے والا حکم کو مان کر خود چلے اور چلنے کی اوس کو قدرت ہو جیسے آدمی کو چلانا یعنی چلنے کا حکم دینا کہ آدمی حکم کو مان کر خود چلتا ہے اول تسخیر تسخیری ہے دوسری اختیاری۔ آیت میں تسخیری تیسیر مراد ہے۔

اَلنَّسِیْٓئُ: ماہِ حرام کو حلال اور اس کی جگہ ماہِ حلال کو حرام قرار دینا۔

نَسَأ وقت کو مؤخر کر دینا وقت میں تاخیر کر دینا جیسے نَسَأَ اللّٰہُ اَجَلَکَ اللہ تیری موت کو مؤخر کر دے یعنی تیری زندگی دراز کر دے۔

نُسِئَتِ الْمَرْأَۃُ عورت کے حیض کا مقرر وقت ٹل گیا حیض آنے میں تاخیر ہو گئی۔ (دیکھو نسائیہ)

جاہلیت کے زمانہ میں یعنی اسلام سے پہلے عرب کا دستور تھا کہ ماہ رجب، ذیقعد، ذی الحجہ اور محرم میں امن سے رہتے تھے کوئی شخص یا قبیلہ اپنے دشمن سے نہیں لڑتا تھا نہ کوئی کسی کو لوٹتا تھا نہ شبخون مارتا تھا۔ ان مہینوں میں ہر شخص آزادی کے ساتھ جہاں چاہتا گھومتا پھرتا تھا لیکن ایک ایسی قوم جس کا کوئی معاشی نظم نہ ہو نہ کوئی باضابطہ تجارت ہو نہ صنعت نہ زراعت نہ ملک میں دولت نہ جائز کمائی کی کوئی صورت اس پر تعلیم سے خالی اور انسانیت سے کوری ہو اس کی زندگی کا دار و مدار صرف رہزنی ڈاکہ چوری اور قتل و سفاکی پر ہو اگر اوس کو خون ریزی اور غارتگری سے روک دیا جائے تو اوس کو ناقابلِ برداشت بلا محسوس ہوتا ہے کیونکہ زندہ رہنے کا اوس کے سامنے کوئی دوسرا راستہ نہیں ہوتا یہی حالت عرب کی تھی۔ جائز کمائی کی عمومی راہیں اون کے لئے بند تھیں۔ لوٹ کھسوٹ اون کا پیشہ تھا غارت گری کے چراغ کو جہالت کا تیل مزید امداد دے رہا تھا مگر ملکی رواج یا بزرگوں کے قائم کئے ہوئے دستور سے مجبور تھے چار مہینے ہر قسم کے قتل اور غارت گری سے دست کش رہنا ہی پڑتا تھا رجب کا مہینہ تو خیر چین سے گذر جاتا تھا ایک مہینہ کی مدت بغیر لڑے بھڑے گذر ہی جاتی تھی لیکن ذی قعد، ذو الحجہ اور محرم تین مہینے تک مسلسل طور پر امن سے رہنا کسی کو نہ لوٹنا اور نہ لڑنا ان کے لئے سخت تکلیف دہ تھا ذیقعد کا مہینہ تو خیر سے سہولت گذار لیتے تھے ذالحجہ میں عکاظ میں میلہ لگتا تھا حاجی حج بھی کرتے تھے میلہ میں ہر طرح کا لین دین بھی ہوتا تھا۔ مشاعرے اور دنگل سب کچھ ہوتا تھا۔ لیکن ۲۹ یا ۳۰ ذی الحجہ کے بعد تیسرے مہینے

سکون سے بیٹھا رہنا اون کے بس کی بات نہ تھی اس لئے اون کا شیخ المشائخ بوجہ بجھک سلسلہ ختم ہونے پر اعلان کرتا تھا کہ میں نے اس سال ماہ محرم کو حلال کر دیا اور آئندہ صفر کو بجائے محرم کے حرام بنا دیا اس کو نسئی کہا جاتا تھا اس اعلان کے بعد ماہ محرم میں ہر قسم کا فتنہ قتال لوٹ مار جائز ہوتی تھی اور پھر ماہ صفر میں پورے مہینے ان باتوں کی بندش رہتی تھی۔

فصل الشین المعجمہ

نَشَأْ : جمع متکلم مضارع مجزوم شَیْئٌ اور مَشِیْئَۃً مصدر (فتح) ہم چاہیں ۱۱/۵ ۲۱/۷ ۲۳/۲

شیئ کی تعریف میں بعض علماء نے کہا مایصح اَنْ یُعْلَمَ وَیُخْبَرُ عَنْہُ یعنی جس چیز کو جاننا اور اس کی خبر دینا جائز ہو اس کو شئی کہتے ہیں بعض نے کہا جس چیز کا موجود ہونا محال نہ ہو اس کو شئی کہا جاتا ہے۔

متکلمین اسلام کا مسلک ہے کہ شئی کا اطلاق اللہ پر بھی ہوتا ہے اور مخلوق پر بھی موجود پر بھی اور معدوم پر بھی بعض کے نزدیک معدوم کو شئی نہیں کہا جا سکتا۔

شئی اصل میں مصدر ہے کبھی بمعنی فاعل اس کا استعمال ہوتا ہے کبھی بمعنی مفعول۔ اول صورت میں اللہ کو بھی شئی (یعنی چاہنے والا) کہا جاتا ہے اور مخلوق کو بھی اور دوسری صورت میں شئی (چاہا ہوا) کا اطلاق صرف مخلوق پر ہوتا ہے اکثر متکلمین کے نزدیک۔

مشیئت اور ارادہ ہم معنی ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ بندہ کی مشیئت اور ارادہ کا پورا ہونا ضروری نہیں کبھی پورا ہوتا ہے کبھی نہیں ہوتا اور اللہ کی مشیئت بہرحال پوری ہوتی ہے۔ البتہ ارادہ کبھی پورا ہوتا ہے کبھی پورا نہیں ہوتا مثلاً یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ اور وَمَا اللّٰہُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ اللہ انسانوں کے لئے سہولت کا ارادہ کرتا ہے اور بندوں کے لئے ظلم کا ارادہ نہیں کرتا لیکن ارادۂ الٰہیہ کے خلاف کبھی دشواری (انسان کی خود آوردہ) پیدا ہو جاتی ہے اور ایک انسان دوسرے پر ظلم بھی کرتا ہے۔

(راغب و بیضاوی)

نَشَاءُ : جمع متکلم مضارع معروف ہم چاہتے ہیں ۷/۱۶ ۴۳/۹،۱۲ ۱۵/۲ ۱۷/۸ ۲۵/۶ ہم چاہیں ۸/۲ ۹/۲(۱۸) ۱۲/۸ ۲۳/۲ ۲۴/۵ ۲۶/۱۵ ہم چاہتے ۲۵/۱۲ ۲۱/۸

Marfat.com

ہم چاہتے تھے۔ ۴۷/۱۷ دیکھو نَشَأ)

اَلنَّشْاَةَ: (اسم) پیدائش (اور مصدر) پیدا ہونا رنج وکرم (۴۷/۲۹ ۳/۱۴)

نَشَأَ۔ نَشَأَةً اور انشاء پیدا کنا۔ پرورش کرنا۔ تَنْشِئَةٌ (تفعیل) پرورش کرنا (دیکھو نَشَأَ اور نَشَأَت)

نَشْتَرِیْ: جمع متکلم مضارع (منفی) اِشْتِرَاءٌ مصدر باب افتعال۔ ہم اوس کے عوض (نہیں) لینا چاہتے۔ ترجمہ تھانوی (ہم نہیں حاصل کرتے) شراءٌ اور شری اپنے قبضہ کی کوئی خارجی چیز دیکر کوئی دوسری چیز لے لینا۔ جیسے شَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ اونہوں نے اسکی ناقص قیمت لے کر دے دیا اپنے پاس کی کوئی چیز دے کر غیر مقبوض چیز کو لے لینا خواہ دونوں چیزوں میں سے کوئی چیز بھی بیرونی اور خارجی نہ ہو بلکہ ایک حقیقت اور معنے ہو جیسے۔

اِشْتَرَیْتُ بالواضِحاتِ الدُّرَرَا
کمَا اشْتَرَی الْمُسْلِمُ اِذْ تَنَصَّرَا

میں نے چمکدار دانت دیکر پوپلا پن لے لیا جیسے مسلمان اسلام دیکر نصرانیت لے لے۔

ایک چیز یا حقیقت سے روگردانی اور دوسری چیز یا حقیقت کی طرف توجہ خواہ پہلی چیز اپنے قبضہ میں نہ ہو مگر اوس کو لے لینے کا اختیار ہو جیسے اِشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰی ہدایت حاصل کرنے کا اختیار تھا لیکن اونہوں نے ہدایت کی طرف سے منہ موڑ کر گمراہی کی طرف توجہ کی (بیضاوی وغیرہ)

امام راغب نے المفردات میں کہا ہے کہ اگر کسی چیز کا تبادلہ روپیہ سے کیا جائے تو روپیہ دینے والا مشتری اور چیز دینے والا بائع کہلاتا ہے اور اگر سامان کا سامان سے تبادلہ کیا جائے تو ہر فریق کو بائع بھی کہا جا سکتا ہے اور مشتری بھی۔ اسی لئے بیع و شراء میں سے ہر لفظ دوسرے کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے (دیکھو اِشْتَرٰی۔ تَشْتَرُوا۔ اِشْتَرَوا)

نَشُدُّ: جمع متکلم مضارع۔ شَدٌّ مصدر (ن) ہم مضبوط کر دیں گے۔ ہم تجھ کو قوی کر دیں گے ۲۸/۳۵ شِدَّةٌ مضبوطی اور قوت کسی چیز میں ہو۔ مثلاً گرہ کی مضبوطی۔ بدن کی قوت۔ نفسانی قوتوں کی مضبوطی۔ عذاب کی قوت۔ کنجوسی کی قوت (دیکھو شُدُّوا الْوَثَاقَ اوس کو مضبوط باندھو۔ کَانُوْا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً طاقت میں ان سے زیادہ قوی تھے شَدِیْدُ الْقُوٰی۔ یعنی جبرئیل جن کی علمی اور

جسمی طاقتیں بہت قوی ہیں۔ اَلْعَذَابُ الشَّدِيْد قوی عذاب۔ شدید اور مُشْتَدّ (انتہائی کنجوس) اَشُدَّہٗ جوانی کا سن جس میں تمام طاقتیں قوی ہو جاتی ہیں جوڑ جوڑ مضبوط ہو جاتا ہے۔

شَدٌّ (مصدر نصر) اور اِشْتِدَادٌ (مصدر افتعال) قوت کے ساتھ تیز دوڑنا۔ اِشْتَدَّتِ الرِّيْحُ ہوا کا تیز ہو جانا۔ شَدَّ الْعَضُدَ بازو کو قوی کرنا یعنی مضبوط کر دینا مدد دینا۔ (تاج والمفردات)

نَشْرًا: مصدر منصوب (نصر) پھیلانا (دیکھو النّاشرات) پ ۲۹/۱۱۔

نُشِرَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی مجہول نَشْرٌ مصدر (نصر) جب کھولے جائیں گے۔ پ ۳۰/۶

نَشْرَحْ: جمع متکلم مضارع (منفی) مجزوم شَرْحٌ مصدر (فتح) کیا ہم نے (نہیں) کھول دیا۔ پ ۳۰/۱۹

شَرْحٌ کا اصل معنی ہے گوشت کو پھیلا دینا تَشْرِيْحٌ کا بھی اصل معنی یہی ہے شَرَحْتُ اللَّحْمَ اور شَرَّحْتُ دونوں ہم معنی ہیں۔ توسیع استعمال کے بعد شَرَحَ الصَّدْرَ کا معنی ہو گیا سینہ کو کشادہ کر دینا اللہ کی طرف سے دل میں ایک خاص نور پیدا کر دینا جس سے سکون و اطمینان پیدا ہو جائے۔

شَرَحَ الْكَلَامَ کسی کلام کے پوشیدہ معانی کا اظہار مبہم کی توضیح اور مجمل کی تفصیل۔

نُشْرِكَ: جمع متکلم مضارع اِشْرَاكٌ مصدر (افعال) پ ۳/۱۵ کہ ہم شریک (نہ) ٹھیرائیں پ ۱۲/۱۵ کہ ہم شریک ٹھیرائیں پ ۲۹/۱۱ ہم (ہرگز) شریک (نہ) ٹھیرائیں گے۔ (دیکھو مشرکون)

نَشْطًا: اسم یا مصدر (باب ضرب) نرمی آسانی پ ۳۰ (دیکھو النّاشطات)

اَلنُّشُوْرُ: مصدر مرفوع (نصر) جی اٹھنا یعنی جزا سزا کے لئے دوبارہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہونا۔ پ ۲۲/۱۲ پ ۲۹/۲

نُشُوْرًا: مصدر منصوب نکرہ (نصر) پ ۱۸/۱۲ پ ۱۹/۲ جی اٹھنا یعنی قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنا پ ۱۹/۲ اٹھنے کا وقت یعنی کاروبار کے لئے اٹھنے اور منتشر ہونے کا وقت۔ (دیکھو اَنْشَرَ اور النّاشرات)

نُشُوْزَهُنَّ: مصدر منصوب مضاف ہُنَّ مضاف الیہ (نصر و ضرب) ان کی سرکشی یعنی نافرمانی مراد شوہر سے نفرت۔ اطاعت سے گریز شوہر کے مقابلہ میں غرور (سیوطی بغوی و راغب) پ ۵/۳ نَشْزٌ اونچی زمین اور زمین پر چھانے کا

Marfat.com

ارادہ۔ نَشَزَ عَنْ مَقَرِّہٖ (بواسطہ عن) وہ اپنی قرارگاہ سے اٹھ گیا یعنی قرارگاہ اوس کو موافق نہ آئی۔ ناشِزٌ نافرمان۔ ناموافق۔ عِرْقٌ نَاشِزٌ ابھری ہوئی رگ۔ نَشْزٌ اور اِنْشَازٌ زندہ کرنا کیونکہ موت پستی ہے اور زندگی بلندی۔ (مفردات)۔

نُشُوْزًا: مصدر منصوب نکرہ (نصر وضرب) زیادتی۔ ناموافقت۔ شوہر کی طرف سے نشوز سے مراد ہے عورت کو ذلیل سمجھ کر ہم بستری ترک کر دینا۔ نفرت کی وجہ سے مصارف کم کر دینا۔ (سیوطی وبغوی) پ ۵/۱۶

نَشْهَدُ: جمع متکلم مضارع شہادۃ مصدر (باب سمع) ہم گواہی دیتے ہیں۔ پ ۲۸/۱۲ (دیکھو شہید)

فصل الصاد المہملہ

اَلنَّصَارٰی: جمع معرفہ پ ۱/۱۴، ۱۸ پ ۶/۷، ۱۲، ۱۴، ۱۱ پ ۱۷/۱۹ عیسائی لوگ۔

نَصَارٰی: جمع نکرہ پ ۱/۱۲، ۱۶ پ ۶/۱۵۔

نَصَارٰی جمع ہے نَصْرَانٌ اور نَصْرَانَۃٌ کی واحد لیکن نَصْرَانٌ اور نَصْرَانَۃٌ کے بعد یا ر نسبت ہمیشہ آتی ہے اور ہمیشہ نصرانی کہا جاتا ہے اس لئے نصاریٰ گویا نصرانی کی جمع ہو گئی

نصرانی کی وجہ تسمیہ شاید یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کے حواریوں نے انصار اللّٰہ کہا تھا جو لوگ عیسائی مذہب کے بدعتی ہیں وہ حضرت عیسیٰ کے انصار کی طرف منسوب ہو گئے اور ان کو نصاریٰ کہا جانے لگا (قاموس ومفردات) یا نصرانی نصران کی طرف منسوب ہے نصران ایک بستی کا نام ہے (مفردات) یا نصرو کی طرف منسوب ہے۔ نصرو ایک بستی کا نام ہے لیکن اس صورت میں نصاریٰ کا واحد نصرانی نہ ہوگا بلکہ نصری ہوگا (قاموس وبعض از مدارک)

(مزید تنقیح کے لئے دیکھو ناصر اور ناصرین)

نُصُبٌ: اسم مفرد بت انصاب جمع۔ پ ۶/۵ جھنڈا نشان پ ۲۹/۸ ابوعمر نے کہا شکاری کا جال مراد ہے جس کی طرف شکاری تیزی کے ساتھ دوڑتا ہے کہ کہیں پھنسا ہوا شکار نہ نکل جائے اول ترجمہ کلبی کا ہے۔

نَصَبٌ: اسم۔ تھکان۔ مشقت۔ کوفت۔ پ ۱۱/۴ پ ۱۴/۴ پ ۲۲/۱۶

نُصْبٌ: اسم مفرد۔ تکلیف۔ دکھ۔ پ ۲۳/۱۲

نَصَبًا: اسم۔ تھکان۔ مشقت۔ پ ۱۵/۲۱۔

Marfat.com

نُصِبَتْ: واحد مونث غائب ماضی مجہول۔

نَصَبٌ مصدر (ضرب) کھڑے ہو گئے ہیں (ترجمہ تھانوی) بپا کئے گئے ہیں۔ ۳۰ : ۱۲ (پانچوں الفاظ کی مزید تشریح کے لئے دیکھو نَاصِبَۃٌ)

نَصْبِرَ: جمع متکلم مضارع منصوب منفی بِلَنْ۔ صَبْرٌ مصدر (ضرب) ہم ہرگز صبر نہیں کریں گے ہم ہرگز نہیں رکیں گے۔ ۱ : ۲۔

صَبْرٌ مصدر: تکلیف اور ضیق میں روکنا صَبَرْتُ الدَّابَّۃَ میں نے گھوڑے کو بغیر گھاس کے روک دیا۔ صَبَرْتُ زَیْدًا میں نے زید کو ایسی ضیق میں چھوڑ دیا جس سے وہ نکل نہیں سکتا۔

نفس کو روکنا خلاف عقل اور غیر شرعی چیزوں سے یا عقلی اور شرعی امور پر نفس کو پابند رکھنا اول صورت میں صبر کے بعد عَنْ آتا ہے اور دوسری صورت میں عَلٰی۔

اگر مصیبت پر قرار ہو تو اس کو صبر کہا جاتا ہے اور قرار نہ ہو تو جَزَعٌ کہتے ہیں۔

اگر لڑائی کے وقت ثبات ہو تو اس کو صبر کہا جاتا ہے اور ثبات نہ ہو تو جُبْنٌ کہا جاتا ہے گویا اس وقت صبر کا معنی ہوتا ہے شجاعت۔

اگر کسی ضیق اور پست حوصلہ بنا دینے والی مصیبت کے وقت حوصلہ کی شکست اور دل میں کبیدگی پیدا نہ ہو تو اس کو بھی صبر کہتے ہیں اور اس کے خلاف ہو تو ضَجَرٌ کہتے ہیں۔

اگر کلام کو روکا جائے بات نہ کی جائے تو ایسے صبر کو کتمان کہا جاتا ہے اس کے مقابل مَذَلٌ کا لفظ مستعمل ہے۔

روزہ دار کو بھی صائم کہتے ہیں اس لئے کہ روزہ دار دن بھر روزہ شکن چیزوں سے اپنے نفس کو روکے رکھتا ہے۔ صَبُوْرٌ (مبالغہ) صبر پر قابو رکھنے والا۔ صَبَّارٌ (مبالغہ) باوجود مشقت اور کلفت محسوس کرنے کے صبر رکھنے والا۔

امام راغب نے لکھا ہے کہ صبر کا معنی انتظار بھی آتا ہے فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ اپنے رب کے حکم کے منتظر رہو۔ ابو عبیدہ کا قول ہے کہ صبر بمعنی جرأت بھی مستعمل ہے یعنی کسی کام پر بیباکی سے اقدام ایک اعرابی نے اپنے مقابل سے کہا تھا مَا اَصْبَرَکَ عَلَی اللّٰہِ تو اللہ کے خلاف کیسا جری اور بے باک ہے ابو عبیدہ نے کہا آیت فَمَآ اَصْبَرَھُمْ عَلَی النَّارِ کا یہی معنی ہے۔ امام

راغب نے اسکی تردید کرتے ہوئے کہا یہ مجازی معنی ہے ابو عبیدہ نے مجاز کو حقیقت سمجھ لیا بعض لوگوں نے آیت کا ترجمہ کیا ہے اون کو آگ کی کیسی سہار ہے بعض کا قول ہے کہ صبر علی النار سے مراد ہے دوزخیوں جیسے کاموں پر قائم رہنا۔

نَصْبِرَنَّ: جمع متکلم مضارع بانون تاکید ثقیلہ۔ ہم ضرور ہی صبر کریں گے۔ پ ۱۳/۱۳

نَصَحْتُ: واحد متکلم ماضی معروف نُصْحٌ مصدر (فتح) میں نے تمہاری خیر خواہی کی پ ۸/۱۶

نَصَحُوْا: جمع مذکر غائب ماضی۔ نُصْحٌ مصدر (فتح) (جب) وہ خلوص رکھیں۔ پ ۱۰/۱۸

نُصْحِیْ: مضاف و مضاف الیہ (اسم) میری خیر خواہی۔ پ ۱۲/۳ (تینوں کو دیکھو ناصحین)

نَصَّدَّقَنَّ: جمع متکلم مضارع بانون تاکید ثقیلہ تَصَدُّق مصدر (تفعیل) اصل میں نَتَصَدَّقَنَّ تھا ہم ضرور ہی خیرات کریں گے۔ پ ۱۰/۱۶ (دیکھو متصدقین اور متصدقات)

نَصْر

نَصَرَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف نَصْرٌ مصدر باب نَصَرَ یَنْصُرُ اوس نے مدد کی پ ۴/۲ پ ۱۲،۱۰/۵ پ ۴/۲۶۔

اَلنَّصْرُ: مدد اور مدد کرنا پ ۴/۳ پ ۱۵/۹ پ ۶/۵

نَصْرُ: مصدر مرفوع مضاف۔ مدد پ ۱۰/۲ پ ۷/۵ پ ۶/۱۳ پ ۸/۲۱ پ ۲۵/۳۰۔

نَصْرَ: مصدر منصوب مضاف مدد۔ پ ۱۰/۲ پ ۱۲/۹ پ ۴/۱۷ پ ۴/۲۳۔

نَصْرِ: مصدر مجرور مضاف مدد۔ پ ۱۰/۲ پ ۱۷/۹ پ ۲/۱۰ پ ۱۳/۱۷ پ ۴/۲۱۔

نَصْرٌ: مصدر مرفوع نکرہ مدد۔ پ ۱۰/۲۸

نَصْرًا: مصدر منصوب نکرہ مدد۔ پ ۱۲/۹ پ ۱۷/۱۸ پ ۹/۲۶۔

نَصْرَانِیًّا: اسم مفرد منسوب۔ نصاری جمع۔ عیسائی۔ پ ۱۵/۳ (دیکھو نصاری)

نَصْرِفَ: جمع متکلم مضارع صَرْفٌ مصدر (ضرب) تاکہ ہم دور کر دیں (تھانوی) پ ۱۲/۱۲ (دیکھو مصرفا)

نُصَرِّفُ: جمع متکلم مضارع تَصْرِیْفٌ مصدر (تفعیل) ہم پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں یعنی کھول کر پ ۱۹،۱۴،۱۰/۷ پ ۱۴/۸ (دیکھو مصرفا)

نَصَرْنَا: جمع متکلم ماضی معروف نَصْرٌ مصدر ہم نے مدد کی۔ پ ۸/۲۳ ہم نے اوس کی حفاظت کی پ ۱۴ اگر اس آیت میں مِنْ کو مقابلہ کیلئے قرار دیا جائے تو مدد کرنے کا ہی معنی ہوگا یعنی آیات کی تکذیب کرنیوالوں

Marfat.com

کے مقابلہ میں ہم نے اسکی مدد کی۔ (دیکھو نامراد رمن)

نَصَرُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف نَصْرٌ مصدر۔ انھوں نے مدد کی ۹/۲۵ ۹/۴۰ ۲۹/۸۵ (دیکھو ناصر)

نِصْفُ: اسم مفرد مضاف آدھا انصاف جمع ۴/۱۱ ۱۲/۴ ۳۵/۲ ۲/۲۳۷۔

نَصَفٌ متوسط عمر کی عورت۔ نُصُفٌ پچاس سال کی عمر کا مرد۔ نَصِیْفٌ آدھا۔ اوڑھنی دوپٹہ عمامہ۔ چادر ہر وہ لباس جو سر پر اوڑھا جاتا ہے۔ نَاصِفَۃٌ سیلاب کا پانی۔ مِنْصَفٌ اور مَنْصَفٌ خدمتگار۔ نَصْفٌ مصدر (نصر) آدھا ہونا۔ نَصَافَۃٌ اور نِصَافَۃٌ (نصر) آدھا لینا۔ نَصْفٌ نِصَافٌ نِصَافَۃٌ نَصَافٌ نَصَافَۃٌ (ضرب ونصر) خدمت کرنا۔ اِنْصَافٌ (افعال) عدل کرنا۔ آدھا آدھا کرنا۔ خدمت کرنا۔ آدھی چیز لینا دوپہر تک چلنا تَنْصِیْفٌ (تفعیل) دوپٹہ پہنانا کسی چیز کے دو حصے کر دینا۔ تَنَصُّفٌ انصاف چاہنا عاجزی کرنا۔ خدمت کرنا۔ خدمت چاہنا۔ پورا حق لینا۔ اِنْتِصَافٌ (افتعال) دوپٹہ اوڑھنا انصاف پانا۔

نِصْفَہٗ: اسم مفرد منصوب مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ۔ اس کا آدھا۔ ۲۹/۱، ۱۲/۱۴۔

نُصْلِیْہِ: جمع متکلم مضارع اِصْلاءٌ مصدر (افعال) صَلْیٌ مادہ۔ اصل میں نُصْلِیُہٗ تھا ہم اوسکو داخل کریں گے۔ ہم اسکو آگ میں پھینکیں گے۔ ۴/۵۰

صِلَاءٌ بھوننا۔ آگ پر آگ جلانا۔ صِلَی کا بھی یہی معنی ہے صَلَایَۃٌ اور صَلَاءَۃٌ پیشانی کا مضاف جال مَصَالِی جمع۔

صَلْیٌ مصدر (ضرب) بھوننا آگ میں پھینکنا۔ بدخواہی کرنا۔ ہلاکت میں ڈالنا۔ دھوکہ دینا۔ خوشامد کرنا۔ داخل کرنا۔

صُلِیٌّ صِلِیٌّ صُلِیٌّ صَلَاءٌ مصادر (سمع) تاپنا۔ جل جانا۔ سختی جھیلنا۔ اِصْلَاءٌ (افعال) آگ میں داخل کرنا۔ آگ میں ڈالنا۔ آگ میں ہمیشہ کے لئے مقیم بنا دینا۔

تَصْلِیَۃٌ (تفعیل) آگ میں ڈالنا۔ لاٹھی اور لکڑی کو آگ میں تپا کر سیدھا کرنا۔ اِصْطِلَاءٌ (افتعال) تپنا۔ گرم ہونا۔ (قاموس تاج ومفردات)

نُصْلِیْہِ: جمع متکلم مضارع۔ اِصْلَاءٌ مصدر (افعال)، ہم اوسکو داخل کریں گے۔ ۲/۵

نُصْلِیْہِمْ: جمع متکلم مضارع۔ ہم ضمیر جمع مذکر غائب مفعول۔ ہم اون کو داخل کریں گے۔ ۴/۵۶

Marfat.com

نَصُوحًا، صیغہ مبالغہ نُصْحٌ سے۔ خالص سچی یعنی ایسی سچی توبہ کہ اوس کے بعد گناہ کا ارادہ بھی نہ کیا جائے۔ (البغوی)

نُصُوحٌ مصدر (ر فتح) اخلوص مراد خالص (صاوی) ۲۸/۲۰ ۔ (دیکھو الناصحین)

نَصِيبٌ حصہ ۲/۹ ۵/۸،۲ ۲۵/۴ ثواب آخرت کا حصہ ۷/۱۴ میراثی حصہ ۵/۶ حکومت کا حصہ ۵/۱۷ فتح اور کامیابی کا وہ حصہ جو مسلمانوں کے مقابل کبھی کافروں کو حاصل ہو جاتا ہے۔ (دیکھو ناصبۃ)

نُصِيبُ جمع متکلم مضارع۔ اصابۃ مصدر۔ باب افعال ہم متوجہ کر دیں (تھانوی) ہم پہنچا دیں۔ ۱۳/۱ ۔ (دیکھو مصیبۃ اور مصیبہا)

نَصِيبًا: حصہ ۳/۱۱ ۵/۵،۴ علم توریت کا حصہ ۷/۱۲ میراثی حصہ ۵/۱۵ انسانوں میں سے وہ شیطانی گروہ جو شیطان کا فرمانبردار ہے گویا عملی اور اعتقادی اعتبار سے آدمیوں کے دو حصے ہیں ایک حصہ اللہ کا فرمانبردار ہے اور دوسرا شیطان کا۔ موخر الذکر شیطان کا حصہ قرار پایا ۸/۳ ۱۴/۱۲ اللہ کی نذر نیاز ۲/۷ دوزخ کے عذاب اور دکھ کا ایک حصہ۔

نَصِيبَكَ: اسم منصوب مضاف کَ ضمیر خطاب مضاف الیہ۔ تیرا حصہ ۲۰/۱۱

نَصِيبُهُمْ: اسم مضاف مرفوع ہم مضاف الیہ اون کا حصہ ۸/۱۱ یعنی لوح محفوظ میں لکھا ہوا رزق ہو یا عمر یا دوسرے احوال (عام اہل تفسیر) حسن اور رسدی نے کہا یعنی لوح محفوظ میں لکھا ہوا عذاب آخرت مثلاً چہروں کا سیاہ اور آنکھوں کا نیلا ہونا حضرت ابن عباس کا قول بھی بروایت عطیہ یہی ہے۔ سعید ابن جبیر اور مجاہد نے کہا یعنی مقدرہ شقاوت وسعادت۔ قتادہ اور ضحاک نے کہا یعنی اون کے اچھے برے اعمال اور اون کی سزا جزا یہ تشریح حضرت ابن عباس سے بھی مروی ہے۔ (معالم)

نُصِيبُهُمْ: اسم مضاف منصوب ہم مضاف الیہ۔ ان کا حصہ ۶/۴ میراثی حصہ ۲/۹ عذاب آخرت کا حصہ۔ (دیکھو ناصبۃ)

اَلنَّصِيرُ صیغہ صفت مرفوع معرفہ نصر سے مددگار نیوالا ۹/۱۹ ۱۷/۱۷ ۔

نَصِيرٍ صیغہ صفت مجرور نکرہ۔ نَصَرَ سے مدد کرنیوالا، بچانیوالا ۱/۱۳، ۱۰/۱۶ ۱۱/۳ ۱۷/۱۹ ۲/۳ ۲۲/۱۹ ۲۹/۵۲ ۔ (دیکھو ناصر)

Marfat.com

نَصِیْرًا صیغہ صفت منصوب نکرہ حفاظت کرنیوالا۔ دفع کرنیوالا۔ مددگار ۵/۴ (۵، ۷، ۹، ۱۵) ۵/۱۸ ۶/۴ ۱۵/۱۸ ۱۹/۱ ۲۱/۱۱ ۲۲/۲۵ ۲۶/۱۱۔

فصل الضاد المعجمہ

نَضَّاخَتَانِ تثنیہ مبالغہ نَضَّاخَۃٌ واحد دو اُبلتے ہوئے جوش زن جن کا پانی کبھی بند نہ ہو (بغوی) ۲۷/۱۲ حضرت ابن عباس نے فرمایا اہلِ جنت پر خیر و برکت برسانیوالے حضرت ابن مسعود نے فرمایا اولیاء اللہ پر مشک اور کافور کا ابلتا ہوا چھڑکاؤ کرنے والے حضرت انس بن مالک نے فرمایا مشک اور عنبر کا ابلتا ہوا چھڑکاؤ کرنے والے ایسا جیسا بارش کا چھینٹا۔

نَضْخٌ مصدر (فتح) پانی چھڑکنا۔ بہت جوش زن ہونا بکھیرنا نیم سیراب ہونا۔ مُنَاضَخَۃٌ اور نِضَاخٌ (مُفَاعَلَۃ) آپس میں پانی کے چھینٹے اُڑانا۔ اِنْتِضَاخٌ (افتعال) پانی چھڑکنا۔ نَضْخَۃٌ ایک بار چھڑکاؤ۔ نَضَّاخٌ خوب جوش زن۔ ابلنے والا۔ نَضْخٌ (اسم) خوشبو کا وہ نشان جو کپڑے پر رہ جاتا ہے۔ (قاموس و تاج)

نَضِجَتْ واحد مونث غائب ماضی معروف نُضْجٌ مصدر (سمع) الجب ایک جائیں گی۔ ۵/۵ نَضِیْجٌ پکا ہوا پھل یا کھانا یا کوئی چیز۔ نَاضِجٌ پکا ہوا گوشت پختہ پھل۔ نَضْجٌ (سمع) ہر چیز کا پک جانا۔ زخم کے پکنے پر بھی اس لفظ کا استعمال ہوتا ہے۔ اِنْضَاجٌ گوشت وغیرہ پکنا پکانا میوہ کا پختہ ہونا (تاج و اقرب)

نَضْرِبُ ، جمع متکلم مضارع۔ ضَرْبٌ مصدر باب فَعَلَ یَفْعِلُ۔ (کیا) ہم پھیر لیں گے۔ ۲۵/۷۔

نَضْرِبُهَا : جمع متکلم مضارع۔ ضَرْبٌ مصدر باب فَعَلَ یَفْعِلُ۔ هَا ضمیر مونث غائب مفعول ہم ان کو بیان کرتے ہیں (ترجمہ تھانوی) ہم ان کو موثر انداز میں بیان کرتے ہیں (ترجمہ فقیر) ۲۰/۱۶ ۲۹/۶

ضَرْبٌ مارنا ہاتھ سے ہو یا پاؤں سے ہو یا کسی آلہ سے ضَرَبَ الارضَ بالمطرِ بارش ہونا ضَرَبَ الدَّرَاہِمَ ٹھپہ لگانا۔ ضرب فی الارض یا فی البحر زمین پر یا دریا میں چلنا۔ ضَرَبَ الخَیْمَۃَ خیمہ لگانا۔ ضربت الذلۃ والمسکنۃ۔ ذلت اور فقیری کو خیمہ کی طرح محیط اور مسلط کر دینا ضَرَبَ علی الآذانِ سلا دینا۔ ضَرَبَ العُود وغیرہ بجانا۔ ضَرَبَ المَثَلَ ضرب الدراہم سے ماخوذ ہے یعنی کسی چیز کو اس طرح بیان کرنا کہ

Marfat.com

دوسرے پر اس کا اثر پڑ سکے۔ ضرب عَنْهُ اعراض
کرنا رخ موڑ لینا۔ تَضْرِیْبٌ دور ہونے پر برانگیختہ
کرنا۔ اِضْرَابٌ عن اعراض کرنا اِضْطِرَابٌ
(افتعال) لرزش۔ ہر رخ کو بے اختیاری
حرکت۔ بےچینی۔ (راغب)

نَضْرَةً: اسم منصوب نکرہ۔ تروتازگی۔ رونق
چہرہ۔ ۲۹/۱۱ پ (دیکھو ناضرۃ)

نَضْرَةَ: اسم منصوب معرفہ مضاف۔ تروتازگی
رونق چہرہ۔ ۳۰ پ۔ (دیکھو ناضرۃ)

نَضْطَرُّهُمْ: جمع متکلم مضارع۔ اِضْطِرَارٌ
مصدر (افتعال) ہُمْ ضمیر مفعول۔ ہم ان کو کشاں
کشاں لائیں گے۔ (ترجمہ تھانوی) ۲۱/۱۲ پ (دیکھو اضطر
اور انصر)

نَضَعُ: جمع متکلم مضارع وَضْعٌ مصدر
(فتح) ہم قائم کریں گے۔ ۱۷ پ۔ (دیکھو موضوع)

نَضِیْدٌ: صفت مشبہ بمعنی اسم مفعول نَضْدٌ
مصدر۔ گوندھے ہوئے (ترجمہ تھانوی) تہ بہ تہ
(ترجمہ فتیر) ۲۶/۱۵ پ (دیکھو منضود)

نُضِیْعُ: جمع متکلم مضارع اِضَاعَةٌ مصدر
(افعال) ہم ضائع نہیں کریں گے ۳ پ ۱۱/۹ پ ۱۶/۱۵ پ
ضَیْعٌ اور ضَیَاعٌ مصدر (ضرب) ضائع

ہونا۔ کھو جانا اِضَاعَةٌ (افعال) تَضْیِیْعٌ (تفعیل)
تَضَیُّعٌ (تفعل) ضائع کرنا۔ تَضَیَّعَ الرِّیْحُ آندھی
اتنی تیز چلی کہ ہر چیز کو برباد کر گئی۔ ضَیْعَةٌ غیر منقولہ
جائداد ضِیَاعٌ جمع۔ (دیکھو اضاعو)

فصل الطاء المھملۃ

نَطْبَعُ: جمع متکلم مضارع۔ طَبْعٌ مصدر (فتح)
ہم مہر لگا دیں ۹ پ ہم مہر لگا دیتے ہیں ۱۲ پ۔
طَبْعٌ ٹھپہ لگانا چھاپ لگا دینا۔ لفظ طبع ختم
اور نقش سے خاص ہے طَابَعٌ ٹھپہ چھاپ طبیعت
اور طباع انسان کی خلقی حالت اور وہ عادت
جو خلقی حالت کی طرح ناقابل زوال بن گئی ہو
آگ کی طبیعت، ہوا کی طبیعت۔ زمین کی طبیعت
ذرا کی طبیعت غرض ساری مادی کائنات کی
طبیعت اور فطری مزاج کو کہتے ہیں جو اللہ
نے تمام کائنات کو جدا جدا عنایت کیا ہے
طَبَعُ السَّیْفِ تلوار کا زنگ، اسی لئے قرآن مجید
میں جہاں جہاں طَبَعَ یا یَطْبَعُ یا نَطْبَعُ آیا ہے
بعض لوگوں نے مہر لگانے کی بجائے اس کا ترجمہ
زنگ آلود کرنا کیا ہے۔ طَبَعْتُ الْمِکْیَالَ میں
نے پیمانہ بھر دیا (راغب۔ دیکھو طُبِعَ)

Marfat.com

نُطْعِمُ: جمع متکلم مضارع اِطْعَامٌ مصدر (افعال) پ۲۳ ۱۲ ہم کھانے کو دیں پ۲۹ ۱۶ ہم کھانا نہیں کھلاتے تھے۔

نُطْعِمُكُمْ: جمع متکلم مضارع اِطْعَامٌ مصدر کُمْ ضمیر جمع مخاطب مفعول ہم تم کو کھانا کھلاتے ہیں۔ پ۲۹ ۱۹ طَعْمٌ مصدر کھانا کھانا (سمع) اِطْعَامٌ (افعال) اور طُعْمٌ مصدر۔ غذا۔ اِطْعَامٌ کھانا کھلانا۔ کھانے کے لئے کھانا دینا۔ رَجُلٌ طَاعِمٌ خوش حال آدمی مُسْتَطْعَمٌ وہ شخص جسکو کھانا کھلایا جائے۔ مِطْعَامٌ بہت کھلانیوالا۔ مِطْعَمٌ بہت کھانے والا۔ طُعْمَةٌ لقمہ۔ کھانا۔ طَعِمَ کا استعمال پینے کی چیزوں کے ساتھ بھی آیا ہے۔ (دیکھو طعام، طَعِمْتُمْ، اَطْعَمَ۔)

نُطْفَةٌ: اسم مفرد۔ صاف پانی مراد نطفہ انسانی۔ نُطَفٌ جمع پ۱۴ ۱ پ۲۹ ۱۸ سو مؤخر الذکر آیت میں نطفہ کا قطرہ مراد ہے۔

نَطَفٌ عیب۔ عیب میں آلودہ ہونا۔ برائی۔ خرابی۔ نَطَفَةٌ چھوٹے موتی۔ صَبِیٌّ مُنَطَّفٌ وہ بچہ جس کے کان میں موتیوں کا گوشوارہ پڑا ہو۔ نَطِفٌ پلید۔ فریبی۔ ناطِفٌ ہر سیال چیز بکر یسر۔ لَیْلَةٌ نَطُوْفٌ وہ رات جسمیں صبح تک پانی برسے۔ نَطَفَ نُطَافٌ نَطَفَانٌ نَطَافَةٌ (ضرب) پانی کا آنا جانا۔ پانی ٹپکانا۔ تہمت لگانا۔ عیب میں آلودہ کرنا۔ نَطِفَ نَطَافَةٌ نُطُوْفَةٌ (سمع) متہم ہونا۔ عیب میں آلودہ ہونا۔ تباہ ہونا۔ اِنْطَافٌ (افعال) متہم کرنا۔ تَنْطِیْفٌ (تفعیل) عیب دار بنانا۔ متہم کرنا۔ گوشوارہ پہنانا۔ (المفردات و تاج)

نُطْفَةٍ: اسم مجرور نکرہ۔ نطفہ انسانی۔ پ۱۴ ۱ پ۱۵ ۵ پ۱۷ ۸ پ۲۲ ۱۳ پ۲۳ ۴ پ۲۴ ۱۲ پ۲۷ ۷ پ۲۹ ۱۹ پ۳۰ ۵۔

اَلنُّطْفَةَ: اسم منصوب معرفہ۔ نطفہ انسانی۔ پ۹

نَطْمِسَ: جمع متکلم مضارع طَمْسٌ مصدر (ضرب) کہ ہم صورت بگاڑ دیں۔ پ۵ ۴۔

طَمْسٌ کا اصل معنی ہے مٹانا بگاڑنا۔ پلٹ دینا (بغوی) آیت کی تشریح مختلف طور پر کی گئی ہے۔

(۱) حضرت ابن عباس نے کہا ہم اونٹ کے موزے کی طرح چہرہ کو بنا دیں (یعنی آنکھ ناک کان منہ سب ختم ہو جائیں)

(۲) قتادہ اور ضحاک نے کہا۔ وجوہ سے مراد آنکھیں ہیں یعنی ان کو اندھا کر دیں۔

(۳) ہم تمام چہرہ پر بندر کے چہرہ کی طرح بال پیدا کر دیں۔

Marfat.com

مٹ ہم آنکھ ناک منہ کان غرض ہر نشان مٹادیں اس قول کا رجوع حضرت ابن عباس کی تشریح کی طرف ہے۔

ہ چہرہ کو پلٹا کر پیچھے کی طرف کر دیں آنکھیں گدی میں لگادیں حضرت عبداللہ بن سلام کے واقعہ اسلام سے اس قول کی تائید ہوتی ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد حضرت عبداللہ فوراً گھر جانے سے پہلے چہرہ پر ہاتھ رکھے دوڑے ہوئے آئے اور مسلمان ہو گئے اور عرض کی یارسول اللہ مجھے امید نہ تھی کہ میں حضور تک پہنچ سکوں گا۔ قبل اس کے کہ میرا چہرہ گدی کی طرف پلٹا دیا جائے۔

مٹ مجاہد نے کہا طمس چہرہ سے مراد ہے دل کے رخ کو موڑ دینا یعنی گمراہی میں چھوڑ دینا۔

مٹ ابن زید نے کہا چہرہ دل کو مٹانے سے مراد ہے یہودیوں کے اون تمام آثار کو مٹا دینا جو مدینہ میں تھے اور لوٹا دینے سے مراد ہے پیچھے کی طرف یعنی ملک شام کی طرف لوٹا دینا چنانچہ بنی نضیر کو جلا وطن کر دیا گیا وہ اذرعات اور اریحا علاقہ شام میں چلے گئے ابتداء میں ملک شام سے ہی آئے پھر لوٹا کر وہیں بھیجد یا گیا اور مدینہ میں جو کچھ اونکے قائم کردہ نشان تھے سب مٹا دئے گئے۔ تب

سے قوی قول حضرت ابن عباس کا ہے ہم نے بھی اوسی کے موافق ترجمہ کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

نَطْمَعُ: جمع متکلم مضارع۔ طَمَعٌ مصدر (سمع) ہم امید کرتے ہیں۔ ۵ ۸۴۔

کسی چیز کی بہت زیادہ خواہش کرنیکو طمع اور طماعیۃ کہتے ہیں۔ طَمِعٌ اور طامع بہت زیادہ خواہش کرنیوالا۔ چونکہ طمع عموماً خواہش نفس کے زیر اثر ہوتی ہے اسی لئے طمع کا اکثر استعمال لالچ کے لئے ہوتا ہے۔ اور کبھی امید کے معنی میں بھی۔ (راغب) (دیکھو طَمَعًا اور تطمعون)

نَطْوِیْ: جمع متکلم مضارع۔ طَیٌّ مصدر (ضرب) ہم لپیٹ دینگے۔ (ترجمہ تھانوی) ۱۷ ۱۰۴

اَلنَّطِیْحَۃُ: صیغہ صفت۔ بروزن فعیلۃ۔ بمعنی منطوحۃ نَطْحٌ مصدر (فتح و ضرب) وہ بکری جو دوسرے کے سینگ کی چوٹ سے مری ہو لیکن بعض اہل لغت نے بکری کے ساتھ لفظ کی تخصیص نہیں کی صاحب قاموس نے اور نطیحۃ دونوں کے متعلق صراحت کی جو بکرا بکری دوسرے کے سینگ کی ضرب سے مرجائے اوسی کو نطیح اور نطیحہ کہا

ہے شاید اصل لغت یہی ہو حکم تو بہرحال عام
ہے بکری ہو مینڈھا ہو گائے ہو بھینس ہو کوئی
ہو جو سینگ کی ضرب سے مر جائے وہ مردار ہے۔

صاحب معالم نے لکھا ہے اور ابو عبیدہ
و زمخشری وغیرہ نے بھی صراحت کی ہے کہ جو
فعیل بمعنی فاعل ہو اوس کے مؤنث پر ۃ آخر
میں داخل ہوتی ہے جیسے کریم اور کریمۃ اور جو
فعیل بمعنی مفعول ہو اوس کے مؤنث پر ۃ نہیں
آتی وزن فعیل ہی مؤنث اور مذکر دونوں کے
لئے استعمال کیا جاتا ہے لیکن یہاں نطیح بمعنی منطوح
ہوتے ہوئے بھی ۃ داخل کی گئی اس کی وجہ
بغوی نے معالم میں یہ لکھی ہے کہ موصوف مذکور
نہیں جہاں موصوف مذکور ہو تو تذکیر تانیث
صرف موصوف سے ہی ظاہر ہو جاتی ہے صفت
کو مؤنث لانیکی ضرورت نہیں لیکن جب صفت
کو بجائے موصوف کے استعمال کیا گیا ہو تو جب
تک مؤنث کے لئے تاء داخل نہ کیجائے اوس کا
مؤنث ہونا معلوم نہیں ہوسکتا جیسے ذبیحۃ
اور ذبیح ۔ موصوف مذکور نہ ہونے کی وجہ سے
اس جگہ تاء تانیث داخل کی گئی۔

ناطِحٌ وہ ہرن یا پرندہ یا کوئی شکار جو سامنے
کے رخ سے سامنے منہ کئے ہوئے آئے
ایسا معلوم کہ جیسے سینگ مارنے والا جانور سینگ
مارنے آرہا ہے ایسے شکار کو منحوس خیال کیا جاتا
تھا اسی لئے بدشگون آدمی کو رجل نطیح کہتے تھے
نواطح یعنی مصائب میں یہی معنی ملحوظ ہے

نَطَّاحٌ سینگ مارنے والا جانور تَنَاطُحٌ
(تفاعل) اِنْتِطَاحٌ (افتعال) باہم سینگوں سے لڑائی ٹکراؤ
نُطِيْعُ: جمع متکلم مضارع۔ اِطَاعَۃٌ مصدر (افعال)
ہم کہنا نہیں مانیں گے۔ $\frac{۲۸}{۵}$۔

اِطَاعَۃٌ حکم ماننا فرمان پذیری۔ تَطَوُّعٌ
ایسی نیکی کرنا جسکا کرنا واجب نہ ہو۔ اِسْتِطَاعَۃ
ان تمام چیزوں کا فراہم ہو جانا جن پر وجود
فعل موقوف ہے۔ اہل تحقیق کہتے ہیں کہ استطاعت
کہتے ہیں چار چیزوں کے فراہم ہو جانے کو۔
۱۔ فاعل کا وجود ۲۔ جس چیز کو کرنا ہے اس
کا تصور ۳۔ وہ شے یا اور مادہ جس میں فعل کرنا
ہے۔ ۴۔ اگر فعل کے لئے کسی آلہ اور ذریعہ کی
ضرورت ہو تو اس ذریعہ کا بھی فراہم ہو جانا۔
اگر یہ چاروں چیزیں کسی کو حاصل ہوں اور
کرنے کی طاقت بھی ہو کوئی مانع حاجز نہ ہو فعل
کا تصور بھی کر کے پہلے سے سوچ سکیں کیا چاہتا

Marfat.com

ہوں، مادہ بھی موجود ہو مثلاً برتن بنانے کیلئے مٹی، فرنیچر کے لئے لکڑی وغیرہ اور فعل کو حاصل کرنے کے ذرائع بھی موجود ہوں مثلاً لمبے سفر کیلئے سواری کسی چیز کو بنانے کے لئے اوزار ہتھیار تو ایسے شخص کو مستطیع کہتے ہیں اور ان میں سے اگر کوئی چیز فراہم نہ ہو یا کوئی ایک چیز فراہم نہ ہو تو ایسے شخص کو عاجز کہا جاتا ہے۔

حدیث میں استطاعت کی تشریح زاد و راحلہ سے جو کی گئی ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ زاد و راحلہ حج کے ذرائع میں باقی چیز دینا ہونا تو عقلاً لازم ہی ہے۔ بدیہی بات ہے کہ ان تین چیزوں میں سے اگر کوئی چیز موجود نہ ہو مثلاً سفر کی طاقت ہی نہ ہو راستہ خطرناک زیادہ ہو یا تمام راستے بند ہوں تو تکلیف بالکل ہو نہیں سکتی ایسے شخص کو عاجز کہا جائے گا بے بس لیکن بقول راغب فعل کی مشتق نہ ہونے کی شکل میں بھی اس فعل پر مکلف کرنا صحیح ہوتا ہے جیسے لَنْ تَسْتَطِيْعُوْا اَنْ تَعْدِلُوْا تم میں عدل کرنے کی ہرگز استطاعت نہ ہوگی یعنی عدل کے ذرائع مفقود ہوں گے یا تم عدل کرنا نہ چاہو گے بہرحال استطاعت نہ ہوگی لیکن اسکے باوجود عورتوں میں عدل کرنے پر شوہر مکلف ہے یا لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا یعنی خضر نے موسیٰ سے کہا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے مطلب یہ ہے کہ حالات ہی ایسے ہوں گے کہ تم صبر نہ کر سکو گے۔ اس کے باوجود موسیٰ خضر کے حکم کے مطابق صبر پر مکلف تھے یا جیسے مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ اصل میں سننے کی استطاعت نہ تھی یعنی وہ سنکر اثر لینا چاہتے ہی نہ تھے لیکن عدم استطاعت کے باوجود وہ سننے اور سنکر عمل کرنے پر مامور تھے۔ (مادہ کی مزید تحقیق کے لئے دیکھو مطاع اور مُّطَّوِّعِيْنَ)

نُطِيْعُكُمْ: جمع متکلم مضارع کُمْ ضمیر مفعول تمہارا کہنا مانیں گے۔ [۲۶]

فصل الظّاء المعجمہ

نَظَرَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف مصدر نَظَرٌ اور نَظْرٌ مصدر (نصر) اور اس نے دیکھا [۷] یعنی آنکھوں سے اشارہ کیا [۲۳] غور کر کے دیکھا [۲۶] دیکھتا (دیکھو ناظِرَةٌ)

نَظِرَةٌ: مصدر مہلت دینا ترجمہ تھانوی

نَظْرَةً: مصدر ایک نگاہ بھر کر دیکھنا تھانوی [۲۳] (دیکھو ناظِرَةٌ)

نَظَلُّ: جمع متکلم مضارع فعل ناقص ہم

Marfat.com

کی عبادت پر جمے بیٹھے ہیں۔ (ترجمہ تھانوی) ہم انکی عبادت پر قائم ہیں (ترجمہ عام) محلی نے کہا اَیْ نُقِیْمُ نَہَارًا علی عبادتہا بیضاوی کے حاشیہ میں ہے لِاَنَّ ظَلَّ یُسْتَعْمَلُ فِیْ اَفْعَالِ اللَّیْلِ فِیْ اَفْعَالِ النَّہَارِ کَمَا اَنَّ بَاتَ یُسْتَعْمَلُ فِیْ اَفْعَالِ اللَّیْلِ یعنی نَظَلُّ لَہَا عَاکِفِیْنَ کا مطلب یہ ہے کہ ہم دن بھر بتوں کی پوجا پر جمے بیٹھے رہتے ہیں کیوں کہ ظَلَّ کا استعمال دن کو کوئی کام کرنے کے لئے ہوتا ہے جسطرح بَاتَ کا استعمال فعلِ شب کیلئے ہوتا ہے۔ بغوی نے معالم میں اس آیت کی تفسیر کے سلسلے میں لکھا ہے۔ اَیْ نُقِیْمُ عَلٰی عِبَادَتِہَا یعنی ہم انکی پوجا پر جمے بیٹھے ہیں گویا بغوی کے نزدیک یہاں بتوں کی پوجا پر قائم رہنا مراد ہے دن رات کی کوئی تخصیص نہیں۔ اس کے بعد علامہ نے لکھا ہے۔ قال بعض اھل العلم انما قال فنظل لانہم کانوا یعبدونہا بالنہار دون اللیل یعنی بعض علماء نے نَظَلُّ کہنے کی وجہ بیان کی کہ حضرت ابراہیم کی قوم والے دن میں بتوں کی پوجا کرتے تھے رات میں نہ کرتے تھے میری نظر میں یہ قول محتاج ثبوت ہے صرف نَظَلُّ کے لفظ سے ایسا گمان کر لینا صحیح نہیں اور قابل اعتماد روایتی ثبوت مفقود ہے۔ یہ صحیح ہے کہ امام

راغب نے المفردات میں لکھا ہے ظَلَلْتُ وَ ظَلِلْتُ یُعَبَّرُ بِہٖ عَمَّا یُفْعَلُ بِالنَّہَارِ یعنی ظَلِلْتُ اور ظَلَلْتُ سے ایسے فعل کا اظہار کیا جاتا ہے جو دن میں کیا جائے لیکن اس کے بعد راغب ہی نے لکھا ہے وَیُجْرٰی مُجْرٰی صِرْتُ یعنی ظَلِلْتُ (مطلقاً) انتقال حالت کے لئے بجائے صِرْتُ کے بھی استعمال کیا جاتا ہے مطلب یہ کہ اصل وضع کے لحاظ سے ظَلَّ اگرچہ دن کے فعل کے ساتھ مخصوص ہے لیکن توسیع استعمال کے بعد صَارَ کے معنی میں مستعمل ہے۔ اس لئے بغوی کی تشریح اچھی ہے اور محتاج ثبوت نہیں اور مولانا تھانوی کا ترجمہ زیادہ صحیح ہے اور محلی کا قول ثبوت طلب ہے۔ واللّٰہ اعلم۔ (مادہ کی مزید تشریح کے لئے دیکھو ظِلّ اور ضلال)

نَظُنُّ : جمع متکلم مضارع ظَنٌّ مصدر (نصر) ہم کو بھی ایک خیال سا ہوتا ہے (ترجمہ تھانوی) مولانا تھانوی نے ترجمہ میں سا (لفظ تشبیہ) بڑھایا ہے معلوم نہیں کیوں؟ ظَنٌّ کا ترجمہ اس جگہ خیال درست ہے لیکن خیال کی طرح کسی چیز کا پیدا ہونا مذکور نہیں نہ اصل لغت اس کا موید ہے

۲۵/۲۰

ظن اوس خیال کو کہتے ہیں جو علامات دیکھکر
پیدا ہوا ہو اگر اس خیال میں قوت پیدا ہو جاتی ہے
تو اس کو یقین اور اعتقاد کہہ لیا جاتا ہے اور
اگر انتہائی درجہ کا ضعف ہو تو اشکل اور توہم کہا
جاتا ہے ورنہ زیادہ قوت ہو نہ زیادہ ضعف تو
شک کا معنی ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ظن کا استعمال
تینوں معانی میں ہوا ہے۔ ظَنَّ دَاوُدُ، داؤد نے یقین
کر لیا۔ ظَنَّ الجَاہِلِیَّۃِ جاہلیت کی طرح اعتقاد۔ توہم
اور شک کے معنی میں تو کثرت آیا ہے۔ آیت
مذکورہ میں بھی یہی معنی مراد ہے۔ (راغب)
(دیکھو ظن)

نَظُنُّكَ: جمع متکلم مضارع ک ضمیر خطاب
مفرد مفعول ہم تجھے سمجھتے ہیں ہم تجھے خیال کرتے
ہیں۔ پ ۱۹/۱۲۔

نَظُنُّكُمْ: جمع متکلم مضارع کم ضمیر جمع
مذکر حاضر ہم تم کو سمجھتے ہیں یا ہم تم کو خیال کرتے ہیں
پ ۱۲/۱۲

فصل العین المهملہ

نِعَاجٍ: جمع نَعْجَۃٌ واحد نعجات بھی جمع
ہے اوس کی دنبیاں پ ۲۳ نَعَجَ اور نُعُوجٌ (نصرا

خاص سفید ہونا تَعِجَ (سمع) فربہ ہونا دنبہ کے
گوشت سے طبیعت کا بھاری ہو جانا۔ نَاعِجَۃٌ
تیز رو اونٹنی نواعج جمع۔ اِنْعَاجٌ فربہ اونٹوں کا
مالک ہونا۔ ناعج۔ امام راغب نے مفردات میں لکھا
ہے کہ نعجۃ کا اطلاق بھیڑ نیل گائے اور پہاڑی بکری
پر بھی ہوتا ہے اور ناعجۃ نرم زمین کو بھی کہتے ہیں

اَلنُّعَاسُ: اسم معرفہ مرفوع اونگھ (ترجمہ تھانوی)
خفیف نیند (راغب) بعض اہل علم نے اس جگہ
نعاس سے مراد لیا ہے سکون چین۔ شاید مراد یہ ہے
کہ نعاس کے بعد مسلمانوں کو سکون اور اطمینان
حاصل ہو گیا کیونکہ میدان جنگ میں گھمسان کی
لڑائی کے وقت مسلمانوں کا اونگھ جانا اور اونگھ
کے بعد تازہ دم ہو جانا اور سکون پانا تو صحیح
سے ثابت ہے حضرت ابو طلحہ انصاری حضرت زبیر
بن عوام حضرت ابن عباس وغیرہم مختلف صحابہ
اس کے راوی ہیں بعض نے اپنی سرگذشت
بیان کی ہے بعض نے دوسروں کا قول نقل کیا
بہر حال روایات صحیح ہیں۔ صحاح میں ہیں۔

نُعَاسًا: اسم نکرہ منصوب۔ اونگھ۔
نَعَسَ نرمی۔ راستے کی کمزوری جسم کی
بانا رکا مدھا ہو جانا۔ نعاس حواس کا سست

ہو جانا اونگھ۔ نُعَاسٌ نیند سے بھرا ہوا آدمی
اونگھتا ہوا۔ نَعْسٌ اور نُعَاسٌ مصدر (فتح)
سو جانا۔ اِنْعَاسٌ (افعال) سست اور کاہل
اور او پیدا کرنا۔ کسی کو سلا دینا۔ تَنْعِیسٌ (تفعیل)
سلا دینا۔ تَنَاعُسٌ (تفاعل) اپنے کو سوتا ہوا ظاہر
کرنا۔

نَعْبُدُ: جمع متکلم مضارع۔ عِبَادَةٌ مصدر (نصر) پ ۱/۱ ہم عبادت کریں گے پ ۱۹/۹ ہم پوجا کرتے ہیں کریں گے۔

نَعْبُدَ: جمع متکلم مضارع۔ عبادۃ مصدر (نصر) پ ۳/۵ کہ ہم عبادت (نہ) کریں پ ۸/۱۴ کہ ہم عبادت کریں پ ۱۲/۶ پ ۱۳/۸ کہ ہم پوجا کریں۔ (دیکھو عبد۔ تعبدوا۔ اُعبدوا۔ عبادٌ۔)

نَعْجَتِكَ: اسم مجرور مضاف کَ ضمیر خطاب مضاف الیہ۔ تیری بھیڑ (کی طرف) پ ۲۳/۱۱ (دیکھو نعاج)

نُعْجِزَ: جمع متکلم مضارع۔ اِعْجَازٌ مصدر (افعال) عجزٌ مادہ ہم ہرگز ہرا (نہیں) سکیں گے (دیکھو معاجزین)

نَعْجَةً اور **نَعْجَةٌ**: ایک دنبی پ ۲۳/۱۱ (دیکھو نعاج)

نَعُدْ: جمع متکلم مضارع عَوْدٌ مصدر (نصر) ہم بھی دوبارہ کریں گے۔ ہم بھی لوٹیں گے پ ۹/۱۶ (دیکھو
عَادَ۔ عَادُوْا۔ عُدْتُمْ۔ عُدْنَا۔ نَعُوْدُ وغیرہ)

نَعِدُ: جمع متکلم مضارع وَعْدٌ مصدر (ضرب) ہم وعدۂ عذاب کرتے ہیں پ ۱۳/۱۱ پ ۲۴/۱۳۔ (دیکھو مَوْعِدَةٌ)

نَعُدُّ: جمع متکلم مضارع عَدٌّ مصدر (نصر) پ ۲۶/۹ ہم شمار کر رہے ہیں پ ۲۳/۱۴ ہم شمار کرتے تھے۔ (دیکھو مَعْدُوْد)

نُعَذِّبَ: جمع متکلم مضارع مجزوم تَعْذِیْبٌ مصدر (تفعیل) ہم سزا دینگے۔ پ ۱/۱۳

نُعَذِّبُهٗ: جمع متکلم مضارع مرفوع تَعْذِیْبٌ مصدر ہٗ ضمیر مفعول ہم اوسکو سزا دینگے یعنی قتل کریں گے (محلی) پ ۱۶/۲

نُعَذِّبُهُمْ: جمع متکلم مضارع مرفوع تَعْذِیْبٌ مصدر ہُم ضمیر مفعول۔ ہم اونکو سزا دیں گے یعنی دنیا میں رسوائی یا قتل اور عذاب قبر (سیوطی) پ ۱۱/۲

نَعْفُ: جمع متکلم مضارع مجزوم اصل میں نَعْفُوْ تھا۔ عَفْوٌ مصدر (نصر) ہم معاف کر دیں۔ پ ۱۰/۱۴
عَفْوٌ مصدر کسی چیز کو لینے کا قصد کرنا۔ اِعْتِفَاءٌ (افتعال) کا بھی یہی معنی ہے عافی اور مُعْتَفِی بھیک مانگنے والا عفت الریح الدار ہوا

نے مکان کو یعنی مکان کے آثار اور نشانات کو لے لیا یعنی مٹا دیا۔ عَفَتِ الدَّارُ مکان نے لے لیا یعنی فرسودگی بوسیدگی اور تباہی کو، مراد یہ کہ مکان مٹ گیا۔ عَفَا النَّبْتُ وَالشَّجَرُ سبزی اور درخت نے نمو اور زیادتی کو لے لیا یعنی بڑھنے لگے۔

عَفْوٌ کے بعد اگر عَنْ آتا ہے تو دور کرنے زائل کرنے اور معاف کرنے کے معنی ہوتے ہیں عموماً مفعول محذوف ہوتا ہے اور اتفاقاً مذکور جیسے عَفَوْتُ عَنْهُ میں نے اوس سے درگزر کی اصل کلام اس طرح تھا عَفَوْتُ اِزَالَةَ الذَّنْبِ عَنْهُ میں نے ارادہ کیا کہ اوس کے گناہ اوس سے زائل کردوں، دور کردوں کبھی مفعول مع عَنْ کے محذوف ہوتا ہے جیسے وَاَنْ تَعْفُوْا فَمَنْ عَفَا۔

(باقی تنقیح کے لئے العفو۔ عفا۔ تعفوا۔ عافین وغیرہ)

نَعْقِلُ: جمع متکلم مضارع عَقْلٌ مصدر (ضرب) ہم سمجھ لیتے یعنی سمجھ کر مان لیتے۔ ۲۹ ب۔ عقل قوت علیہ کو بھی کہتے ہیں اور علم و دانش کو بھی، حضور والا نے فرمایا مَا خَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا اَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنَ الْعَقْلِ اللہ نے عقل سے بڑھ کر عزت والی کوئی مخلوق نہیں پیدا کی اس سے مراد قوت علیہ ہے۔

دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا مَا كَسَبَ اَحَدٌ شَيْئًا اَفْضَلَ مِنْ عَقْلٍ يَهْدِيْهِ اِلٰى هُدًى اَوْ يَرُدُّهٗ عَنْ رَدًى کوئی شخص اوس علم سے بہتر کوئی چیز نہیں کماتا جو اوس کو ہدایت کا راستہ بتائے یا ہلاکت سے روک دے۔ اس میں مراد علم و دانش ہے۔

قرآن مجید میں عدم عقل کی بنا پر جس جگہ کافروں کی مذمت کی گئی ہے وہاں فقدان علم و دانش مراد ہے اور جہاں عدم عقل کی وجہ سے بندہ سے تکلیفات شرعیہ کو اٹھا لیا گیا ہے وہاں مراد قوت فہم و علم کا فقدان ہے۔

عقل کا اصل معنی ہے بندش عقال اونٹ کا زانو بند عَقَلَتِ الْمَرْاَةُ شَعْرَهَا عورت نے اپنے بال باندھ لئے عَقَلَ الدَّوَاءُ الْبَطْنَ دوا نے پیٹ کو باندھ دیا عَقَلَ لِسَانَهٗ اس نے اپنی زبان باندھ لی یعنی خاموش رہا مَعْقِلٌ قلعہ چھاؤنی۔ اِعْتَقَلَ رُمْحَهٗ اوس نے اپنا نیزہ باندھ لیا۔ عَقِيْلَةٌ وہ عورت یا موتی جس کو چھپا کر حفاظت سے رکھا جائے۔

نَعْلَمُ: جمع متکلم مضارع مرفوع عِلْمٌ مصدر (سمع) ہم جانتے ہیں ۱۱ ک ۲ پ ۲۰ ر ۲ ۲۳ پ ۲۲ ۲ ۲ ۱۱

نَعْلَمَ: جمع متکلم مضارع منصوب (سمع)
تاکہ ہم چھانٹ دیں الگ الگ کر دیں پ ۱۵/۱۲
پ ۳ ع ۳ تاکہ ہم کو بخوبی معلوم ہو جائے ہمارا علم
بڑھ جائے (سیوطی بغوی مدارک بیضاوی) تاکہ ہمارا
علم شہودی ہو جائے ہم مشاہدہ کرلیں (فقیر) ف
یاد رکھو کہ عالم الغیب ہے حوادث کے
وقوع سے پہلے وہ سب کو جانتا ہے اسلئے
جہاں اللہ نے اپنے کسی فعل کی غرض حصول علم کو
قرار دیا ہے اس سے مراد علم ازلی نہیں بلکہ جانچنا
اور جانچ کر فرماں برداروں کو نافرمانوں سے الگ
الگ چھانٹ دینا مقصود ہے اگرچہ اللہ کسی کام
کا حکم دینے سے پہلے بھی فرماں بردار کو نافرمان سے
الگ کر سکتا تھا لیکن کسی کو شکایت کا موقع نہ رہے
اور حجت تمام ہو جائے اس لئے اس نے حکم
بعد نافرمانوں کو فرمانبرداروں سے الگ چھانٹ
دیا مفسرین نے ایسی جگہ تفسیری ترجمہ نَعْلَمَ کا
نمیّز کیا ہے اور نمیّز کا ترجمہ اکثر اہل
ترجمہ چھانٹنا یا چھانٹ لینا کہتے ہیں مگر یہ
غلط ہے اصل ترجمہ چھانٹ دینا اور الگ الگ
کر دینا ہے دونوں میں بڑا فرق ہے فتدبر
آیت ۵ میں اون مومنوں کا قول نقل کیا ہے
جو حضرت عیسیٰ کی رسالت پر ایمان لائے تھے
اور باوجود مومن ہونے کے پھر انہوں نے کہا
تھا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا اور ہم جان لیں کہ آپ
نے ہم سے سچ کہا بظاہر یہ لفظ گستاخی
کے ہیں جن سے ایماندار نہ ہونا مترشح ہوتا ہے
اس لئے اہل تفسیر نے اس جگہ نَعْلَمَ کا ترجمہ نَزْدَادَ
علماً کیا ہے کہ ہمارا علم بڑھ جائے اور ہم نے
ترجمہ کیا ہے ہم مشاہدہ کرلیں ہمارا علم شہودی ہو
جائے۔ بات یہ ہے کہ ایمان بالغیب ایمان
کامل ہوتا ہے لیکن معائنہ اور مشاہدہ سے اوس
میں مزید قوت پیدا ہو جاتی ہے اسی لئے اہل
تصوف اور معارف شناس کہتے ہیں کہ عین الیقین
(ایمان شہودی) کا درجہ علم الیقین (ایمان بالغیب)
سے اونچا ہے اور عین الیقین سے اوپر حق الیقین
کا مرتبہ ہے۔ یوں سمجھو کہ یقینی غائبانہ طور پر
کسی چیز کو جان لینا نمبر ابتدائی ہے اور پھر
اوس چیز کو آنکھوں سے دیکھ کر ماننا درجہ
دوئم ہے اور پھر اس کا تجربہ کرنا اور ثمرہ حاصل
کر لینا انتہائی مرتبہ ہے جنگل میں چشمہ ہونے کی خبر
سنکر مان لینا پھر جاکر آنکھوں سے دیکھ لینا
پھر اوس میں سے پانی پی لینا یہ ترقیتی درجات ہیں

Marfat.com

نُعَلِّمَہٗ: جمع متکلم مضارع۔ تعلیم مصدر (تفعیل) تاکہ ہم اوسکو سکھائیں۔ ۱۲/۱۳۔

نَعْلَمُہُمْ: جمع متکلم مضارع عِلْمٌ مصدر (سمع) ہم اون کو جانتے ہیں۔ ۱۱/۲ (علم تعلیم اور اون کے مشتقات ومتعلقات کی تشریح کے لئے دیکھو مُعَلِّمٌ)

نُعْلِنُ: جمع متکلم مضارع اِعْلَانٌ مصدر (افعال) ہم ظاہر کرتے ہیں۔ ۱۳/۱۸۔

عَلَانِیَۃٌ جو چھپا ہوا نہ ہو سِرّ کا ضد۔ عَلَنَ ظاہر ہوا اَعْلَنَ ظاہر کیا اول ضرب سے اور دوسرا افعال سے آتا ہے اشیاء خارجیہ کے ظہور واظہار کو علن یا اعلان نہیں کہتے بلکہ اندرونی حقائق اور معانی کے ظہور واظہار کے لئے اس مادہ کا استعمال اکثر ہوتا ہے۔

(دیکھو تُعْلِنُوْن)

نَعْلَیْکَ: تثنیہ منصوب مضاف ک ضمیر مضاف الیہ۔ نعل واحد۔ نِعَال جمع اپنے دونوں جوتوں کو ۱۶/۳۔ نَعْلَۃٌ اور نَعْلٌ پاؤں کا جوتہ نَعْلٌ گھوڑے کا نعل۔ نُعَیْلَۃٌ چھوٹی جوتی۔ ذلیل آدمی۔ بیوی۔ حَافِرٌ نَاعِلٌ سخت کھر۔ مُنْعَلٌ سخت زمین۔

نَعْلٌ مصدر (فتح) جوتہ دینا گھوڑے کے پاؤں میں نعل لگانا (فتح وسمع) جوتہ پہننا اِنْعَالٌ اور تَنْعِیْلٌ نعل لگانا تَنَعُّلٌ جوتہ پہنن زمین میں پیدل چلنا۔ سخت زمین میں تخم ریزی کرنا (تاج وبعض از قاموس)

اَلنَّعَمِ: اسم جنس چوپایہ اونٹ بکری گائے بھینس وغیرہ اَنْعَامٌ اور نُعْمَانٌ جمع ۲/۴۔

(دیکھو اَنْعَامٌ اور نَاعِمَۃٌ)

نَعَمْ حرف ایجاب ہے۔ ہاں۔ جی ہاں عام عرب عین پر زبر اور قبیلہ کنانہ والے عین پر زیر پڑھتے ہیں قرآن میں کنانہ کے مطابق کسائی کی قرأت ہے۔ حضرت ابن مسعود کی قرأت میں نِعِم آیا ہے فارسی نے شَہِدَ پر قیاس کرتے ہوئے کہا ہو مقتضی القیاس ولم اسمعہا یعنی شَہِدَ کو جس طرح شِہِدَ پڑھنا جائز ہے قیاس چاہتا ہے کہ نِعِم بھی جائز ہو لیکن میں نے (کسی قرأت میں) نہیں سنا۔ ابن ہشام نے کہا حضرت ابن مسعود کی قرأت میں نون اور عین کے کسرہ کے ساتھ آیا ہے مگر فارسی کو اس قرأت کی اطلاع نہیں ملی۔ ۸/۱۲ ۹/۴۔

نعم کا استعمال تین طرح ہوتا ہے۔

ب: تصدیق مخاطب یہ مثبت یا منفی خبر کے جواب میں آتا ہے جیسے کسی نے کہا قَامَ زَیْدٌ یا لَمْ یَقُمْ زَیْدٌ اور اس کے جواب میں کہا جائے نَعَمْ۔ جی ہاں یعنی صحیح ہے۔ آپ نے صحیح کہا۔

ج: مخاطب سے وعدہ کرنے کے لئے جیسے کسی نے کہا اِضْرِبْ (مار) یا لَا تَضْرِبْ (مت مار) اور اس کے جواب میں کہا جائے نَعَمْ اچھا یعنی جیسا آپ نے حکم دیا ہے ویسا ہی کروں گا۔ یا جیسے کسی نے کہا هَلْ تُعْطِیْنِیْ کیا تو مجھے دیگا اور جواب میں کہا جائے نَعَمْ ہاں یعنی میں دونگا

د: مخاطب کو صرف اطلاع کے لئے جیسے

فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا

جو کچھ تمہارے رب نے تم کو عذاب کی وعید دی تھی وہ تم نے صحیح پالی اس کے جواب میں کہیں گے نَعَمْ جی ہاں یعنی پالی یا جیسے أَإِنَّ لَنَا لَأَجْرًا کیا ہم کو کچھ معاوضہ ملیگا جواب دیا گیا نَعَمْ جی ہاں یعنی تمکو معاوضہ ملیگا۔ ابن عصفور مؤلف المقرب نے کہا کہ استفہام کے جواب میں نَعَمْ ہمیشہ وعدہ کے لئے آتا ہے ابن ہشام مؤلف مغنی اللبیب نے کہا یہ کلیہ جامع نہیں ہے آیت فَهَلْ وَجَدْتُمْ کے جواب میں نَعَمْ

وعدہ کیلئے نہیں ہے اطلاع کیلئے ہے سیبویہ نے تیسری قسم بیان ہی نہیں کی۔ اول الذکر دونوں قسمیں ہی ذکر کی ہیں لکھا ہے وَ اَمَّا نَعَمْ فَعِدَةٌ وَّ تَصْدِیْقٌ - نَعَمْ وعدہ اور تصدیق ہے گویا سیبویہ کے نزدیک بَلْ قَامَ زَیْدٌ کے جواب میں نَعَمْ کہنے سے قیامِ زید کی تصدیق ہو جاتی ہے صاحب مغنی نے کہا یہ غلط ہے کیونکہ نَعَمْ کی جگہ جواب میں صَدَقْتَ (تو نے سچ کہا) کہنا جائز نہیں انشاء کے جواب میں صَدَقْتَ کہنا کیسے درست ہو سکتا ہے یعنی جواب کا سوال سے کچھ جوڑ نہ ہوگا۔ قرآن مجید میں اطلاع کے لئے مستعمل ہے اور وعدہ کے لئے بھی آخری آیت میں قرار دیا جا سکتا ہے تصدیق کے لئے نہیں آیا۔

استعمال میں لَا نَعَمْ اور بَلٰی کا فرق

کلام استفہامی مثبت کے جواب میں نَعَمْ یا لَا آئے گا بلیٰ نہیں کہا جائیگا بَلْ قَامَ زَیْدٌ جواب میں نَعَمْ کہا جائیگا یا لَا۔ کلام استفہامی منفی کے جواب میں نَعَمْ کہا جائیگا یا بلیٰ۔ لَا نہیں کہا جائیگا۔ اثبات منفی کے لئے بلیٰ اور اثبات نفی کے لئے نَعَمْ آئیگا جیسے اَوَ لَمْ

Marfat.com

تو مِنُ کے جواب میں اگر ایمان کا اقرار کرنا ہے تو بلیٰ کہا جائے گا اور عدم ایمان کو ظاہر کرنا ہے تو نَعَمْ کہا جائے گا (یعنی ہاں میں ایمان نہیں لایا) اسی لئے حضرت ابن عباس نے اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کی تشریح میں فرمایا کہ اس کے جواب میں نَعَمْ کہنا کفر ہے اس سے اقرار نفی ہو جائے گا اور ربوبیت کا انکار ثابت ہو گا۔

نِعْمَ: کلمۂ مدح ہے اہل نحو کہتے ہیں کہ جس طرح بِئْسَ فعل ذم ہے اسی طرح نِعْمَ فعل مدح ہے لیکن نِعْمَ (واحد مذکر) اور نِعْمَتْ (واحد مؤنث ماضی) کے علاوہ اس سے ماضی اور مضارع کا کوئی اور صیغہ مستعمل نہیں اور قرآن مجید میں تو نِعْمَتْ بھی نہیں آیا بہر حال نحویوں کی اصطلاح میں نِعْمَ فعل ہے۔ راغب نے لکھا ہے کہ نِعْمَ کا ماخذ یا نِعْمَةٌ ہے جیسے نَعِمَ وَعَلِيْن یا نُعْمَةٌ وعلین یا نُعْمَىٰ عَلِيْن سب کا ماخذ نِعْمَةٌ ہے یا اس کا ماخذ اَنْعَمَ ہے جس کا معنی ہے بہت نرم بہت سہل۔ پ۳/۵،۹ پ۴/۱۹ پ۱۳/۹ پ۱۷/۱۰ پ۱۵/۱۹ پ۱۴/۱۴ پ۱۹/۷ پ۲۱/۲ پ۲۳/۱۲،۱۳ پ۲۳/۵ پ۲۷/۲ پ۲۹/۲۱۔

نِعِمَّا: یہ لفظ مرکب ہے نِعْمَ اور مَا سے مَا محل رفع میں ہے اگر اس کے بعد نکرہ ہو گا تو منصوب ہو گا اور معرفہ ہو گا تو مرفوع ہو گا ورش کے علاوہ اہل مدینہ اور ابو عمرو اور ابو بکر کی قرأت میں نِعْمًا آیا ہے کسائی ابن عامر اور حمزہ نے نِعِمَّا پڑھا ہے ابن کثیر اور نافع نے بروایت ورش نِعِمَّا کہا ہے۔

نِعِمَّا اگرچہ کلمۂ مرکبہ ہے لیکن کبھی صفتی شکل میں بصورت بسیط بھی مستعمل ہے جیسے غَسَلْتُهٗ غَسْلًا نِعِمًّا میں نے اس کو خوب دھویا یہ استعمال قرآن مجید میں نہیں ہے۔ پ۳/۵۔

نَعْمَاءَ: واحدی نے کہا نعماء وہ انعام ہے جس کا اثر نعمت پانے والے پر ظاہر ہو پ۱۲/۲ (دیکھو نعمہ) مراد راحت آسائش

نِعْمَتَكَ: اسم منصوب مضاف کَ ضمیر مضاف الیہ۔ تیری نعمت تیرا انعام پ۲۶/۲ پ۱۱/۱۴

نِعْمَتَ: اسم منصوب مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ اس کا انعام نِعْمَتْ اصل میں وہ چیز ہے جو کسی کو دی جائے لیکن بعض محلی و سیوطی و صاحب جلالین و مدارک وغیرہ اس جگہ اِنْعَام (افعال) کے معنی میں ہے یعنی نعمت دینا اس کا انعام پ۶/۶ پ۱۲/۱۴ پ۱۳/۱۴ پ۲۶/۶۔

Marfat.com

نِعْمَتِہٖ: اسم مجرور مضاف ہ مضاف الیہ اوس کا فضل وانعام۔ پ۲/۴۔

نِعْمَتِیَ: اسم مضاف ی متکلم مضاف الیہ۔ میرا انعام وفضل پ۱/۵،۶،۱۵ پ۲/۲ پ۶/۵ پ۷/۵

نِعْمَۃً: اسم منصوب نکرہ انعام واحسان پ۲۶/۱۲ پ۲۷/۹ نعمت پ۲/۲ پ۲۳/۱۵ پ۲۴/۲۔

نِعْمَۃٍ: اسم مجرور نکرہ۔ انعام واحسان پ۹،۱۸ پ۱۲/۱۲ احسان پ۳۰/۱۷۔

نِعْمَۃٌ: اسم مرفوع نکرہ احسان پ۱۹/۶ پ۲۹/۴

نِعْمَۃَ: اسم منصوب مضاف اس کے بعد آئیگا اسم ظاہر مضاف الیہ۔ انعام۔ پ۲/۱۰،۳ پ۴/۲ پ۶/۶،۸ پ۱۳/۱۲،۱۷ پ۱۴/۸،۱۲،۱۶ پ۲۱/۱۸ پ۲۲/۱۳ پ۲۵/۶

نِعْمَۃِ: اسم مجرور مضاف انعام پ۱۴/۱۶ پ۲۱/۳،۱۳ پ۲۷/۴ پ۲۹/۲ پ۳۰/۱۸

نِعَمٍ: آسائش تنعم پ۲۵/۱۲

اَلنِّعْمَۃِ: اسم تنعم عیش وآسائش یعنی آسائش وتنعم والے عیش پرست۔ پ۲۹/۱۲۔

نِعَمُ: نِعَمْ جمع نِعْمَۃٌ واحد بمعنی انعام ہٗ ضمیر غائب اوس کے انعام پ۲۱/۱۱۔

مذکورہ بالا تصریح سے واضح ہوگیا کہ قرآن مجید میں نعمت سے عموماً مراد انعام ہے یعنی

نعمت دینا احسان کرنا بغیر کسی استحقاق اور رتمنا معاوضہ کے محض اپنے فضل سے عنایت کرنا لیکن پ۲ پ۲۳/۱۵ پ۲۴/۲ میں نعمت سے مراد نعمت ہی ہے یعنی وہ چیز جو بلا استحقاق بغیر معاوضہ کے دی گئی۔

اب بتانا یہ ہے کہ انعام یا نعمت کی صورت کیا ہوتی کیا ہر آیت میں ایک ہی نوع اور ایک ہی قسم کا انعام مراد ہے یا مفہوم جنسی کے اشتراک کے باوجود انعامات کی نوعیت اور صنفیت جدا جدا تھی اہل تفسیر نے ہر انعام کی نوعیت جدا جدا لکھی ہے اور بعض جگہ کوئی مخصوص صنف مراد نہیں ہے عمومی نعمت مراد ہے جہاں سیاق قرآنی یا صراحت مفسرین سے مخصوص نوع کا انعام مراد ہے اوس کو ہم لکھتے ہیں۔ پ۲ آیات الٰہیہ پ۲/۱۲ پ۶/۶ پ۲۳/۹ ایمان واسلام پ۲۶/۸ ثواب پ۲۴/۹ سلامتی پ۶/۸ نبوت اور بادشاہت کا سلسلہ۔ پ۱۳/۱۲ بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دینا پ۲۱/۳ مکہ کو مقام امن بنا دینا پ۲۱/۱۲ حرم کے اندر سکونت کرادینا اور لوٹ مار سے حفاظت کرنا پ۲۱/۱۲ سمندر کے اندر جہاز وں کو چلانا پ۲۱/۱۹ مسلمانوں کو غزوۂ احزاب میں شکست سے بچالینا پ۲۵ کشتیاں

Marfat.com

جہاز اور ہر قسم کی سواری دنیا پ۲۵/۱۲ نعمۃ یعنی تنعم
یعنی باغوں چشموں اور ہر سبزہ زاروں سے فائدہ
اٹھانا اور عیش اڑانا پ۱/۱۲ رحمت پ۲۰/۱۲ نبوت وغیرہ
پ۳۰/۱۷ احسان پ۲۹/۱۲ اَلنَّعمۃ یعنی تنعم عیش اندوزی
پ۱/۱ فرعون کا احسان پرورش حضرت موسیٰ پر،
باقی آیات میں عمومی انعام اور احسان مراد ہے
واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

نَعَّمَہٗ: نَعَّمَ واحد مذکر غائب ماضی تَنعِیمٌ
مصدر (تفعیل) ہٗ ضمیر مفعول اوس کو آسائش
دی اوس کو نعمت دی۔ پ۳۰/۱۴ (دیکھو ناعمۃ)

نُعَمِّرْ: جمع متکلم مضارع مجزوم تَعمِیرٌ مصدر
(تفعیل) کیا تم کو ہم نے عمر (نہیں) دی تھی پ۲۲/۱۶
ہم عمر زیادہ کرتے ہیں پ۲۳/۱۴ (ترجمہ تھانوی)
(دیکھو مُعَمَّرٌ اور المعمور)

نَعمَلْ: جمع متکلم مضارع مجزوم ہم عمل کریں گے
ہم عمل کریں یعنی اقرار توحید۔ شرک سے بیزاری
فرماں پذیری۔ اطاعت اوامر کی پابندی، منہیات
سے اجتناب۔ پ۲۱/۱۵ پ۲۳/۱۶۔

نَعمَلُ: جمع متکلم مضارع مرفوع ہم عمل
(نہیں) کرتے تھے پ۱/۱۰ ہم کرتے تھے پ۲۲/۱۶۔

نَعمَلَ: جمع متکلم مضارع منصوب۔ کہ ہم عمل
کریں گے ہم عمل کریں شرک سے اجتناب اور
فرماں پذیری۔ پ۸/۹۔

عَمَلٌ اور عَمَلٌ کرنا مصدر (سمع) اِعمَالٌ (افعال)
کام میں لانا کسی کو کارندہ بنانا۔ عَمَلٌ اوس فعل
کو کہتے ہیں جس کا صدور کسی جاندار سے بلا ارادہ
ہو گویا عمل خاص ہے اور فعل عام فعل بلا ارادہ
کام کرنے کو بھی کہتے ہیں اور جمادات کی طرف بھی
اس کی نسبت کی جاتی ہے۔ انسان کے علاوہ
دوسرے جانوروں کی جانب عمل کرنے کی نسبت حضرت
عرب کے اس قول میں آئی ہے اَلبَقَرُ العَوَامِلُ۔
کام کرنے والے بیل۔ ہاں لَفظِ عَمَلَۃٌ کا بھی ماخذ
یہی ہے بارکش یا اگلیش اونٹنی (راغب)
(دیکھو عمل)

نَعُودُ: جمع متکلم مضارع۔ عَودٌ مصدر
(نصر) ہم لوٹ کر آجائیں (تھانوی) پ۹/۱ (دیکھو
عَادَ اور یُعِیدُ)

نُعِیدُ: جمع متکلم مضارع اعادۃ مصدر
(افعال) ہم لوٹا کر پھر کر دیں گے پ۱۷/۶ ہم لوٹا کر لے
جائیں گے پ۱۶/۱۱ دوبارہ کر دیں گے۔ پ۱۷/۷ (دیکھو
عَادَ اور مُعَادٌ)

نَعِیمًا: اسم منصوب کثیر نعمت پ۲۹/۱۴ (دیکھو ناعمۃ)

Marfat.com

اَلنَّعِیْمُ: اسم معرفہ مجرور بنعمت راحت عیش
پ۱۱/۶ پ۱۱/۹ پ۱۲/۱۷ پ۱۱/۹ پ۱۰/۲۱ پ۶/۳۳ پ۱۲/۲۷ پ۳/۲۹ پ۸/۳۰
نعمت یعنی شکر نعمت ۔ پ۳۰/۲۴ ۔

نَعِیْمٍ: اسم نکرہ مجرور بنعمت راحت عیش پ۱۲،۱۶/۲۷ پ۸/۱۹ پ۸،۷/۳۰ ۔

نَعِیْمٌ: اسم نکرہ مرفوع بنعمت راحت پ۹/۱ ۔

فصل العین المعجمۃ

نُغَادِرُ: جمع متکلم مضارع مجزوم منفی مُغَادَرَۃٌ مصدر (مفاعلۃ) ہم نے (نہیں) چھوڑا یعنی نہیں چھوڑیں گے۔ جب کسی چیز کا آئندہ آنا یقینی ہوتا ہے اور مستقبل قریب میں وہ ضرور آنیوالی ہی ہوتی ہے تو اس کیلئے ماضی کا صیغہ استعمال کر لیا جاتا ہے گویا وہ چیز ہو چکی نُغَادِرُ (مضارع) کو لَمْ نے ماضی بنا دیا اور بجائے مستقبل کے ماضی استعمال کرنے کی وجہ یہی ہے کہ قیامت کے دن کسی کو نہیں چھوڑا جائے گا۔ پ۱۵/۱۹ ۔

غَدْرٌ (اسم) بے وفائی ۔ غَدَرٌ پتھر پتھریلی جگہ۔ رَجُلٌ ثَبْتُ الغَدَرِ میدان جنگ میں ثابت قدم آدمی۔ مَا اَثْبَتَ

غَدَّارٌ اس شخص کے متعلق کہا جاتا ہے جسکی زبان خصومت اور ہر لغزش کے مقام میں قابو میں رہے۔

مُغْدِرَۃٌ اور غَدْرَۃٌ تاریک رات غَدَرٌ تاریکی۔ غُدَرٌ مُغْدِرٌ غَدُوْرٌ بے وفا غَادِرٌ بے وفا مرد۔ غُدَّارٌ سخت بے وفا مرد یا عورت

غَدْرٌ اور غَدَرَانٌ مصدر (نصر ضرب سمع) بے وفائی کرنا مفعول پر باء آتا ہے اور کبھی نہیں آتا (صرف ضرب سے) تالاب سے پانی پینا (صرف سمع سے) بارش کا پانی پینا لیکن اس وقت مصدر غَدْرٌ آتا ہے۔

غَدِرَ اللَّیْلُ رات اندھیری ہو گئی۔ غَدِرَتِ الْاَرْضُ زمین پتھریلی ہو گئی ۔

غَدِرَتِ الْغَنَمُ فِی الْمَرْتَعِ بکریاں چراگاہ میں چرکر سیر ہو گئیں لیکن اگر فِی نہ ہو اور اس کی جگہ عَنْ ہو مثلاً یوں کہا جائے غَدِرَتِ الشَّاۃُ عَنِ الْغَنَمِ تو ترجمہ ہو گا گلہ سے بکری پیچھے رہ گئی۔

اِغْدَارٌ (افعال) بکری اونٹ وغیرہ کو پیچھے چھوڑ کر پیچھے چھوڑنے اور رہجانے کی اجازت دینا۔ مغادرۃ اور غِدَارٌ (مفاعلۃ) ایک چھوڑنا

Marfat.com

(تاج (قاموس وبعض از مفردات)

نُغْرِقْهُمْ: جمع متکلم مضارع مجزوم اغراق مصدر (افعال) ہم ضمیر جمع مذکر غائب مفعول۔ ان کو ہم غرق کر دیں۔ ۳۶/۴۳ (دیکھو مغرقون)

نُغْرِيَنَّكَ: جمع متکلم مضارع بانون تاکید ثقیلہ اغراء مصدر (افعال) ک ضمیر خطاب مفعول۔ ہم ضرور بالضرور تجھ کو مسلط کر دیں گے ۳۳/۶۰ (دیکھو اغرینا)

نَغْفِرْ: جمع متکلم مضارع مجزوم مغفرۃ مصدر (ضرب) ہم معاف کر دیں گے ۹/۱ (دیکھو غافر)

فصل الفاء

النَّفّٰثٰتِ: صیغہ مبالغہ جمع النفاثۃ واحد نفث مصدر (ضرب ونصر) خوب دم کرنیوالیاں۔ نفث مصدر (ضرب ونصر) قدرے تھوک تھوکنا۔ تھکارنا۔ تفل بھی تھوکنے کو کہتے ہیں لیکن نفث میں تھوک کی کمی اور تفل میں تھوک کی زیادتی ہے۔ یہ اصل معنی ہے (راغب) اس کے بعد خون تھوکنے اور دم کرنے کے لئے بھی نفث کا استعمال ہونے لگا۔ دم نفیث زخم سے بہتا ہوا خون۔ نُفاثۃ وہ خون جو مریض کے منہ سے نکلتا ہے (قاموس) مسواک کے وہ ریشے جو دانتوں میں رہ جاتے ہیں اور آدمی ان کو تھوکتا ہے (راغب) النفاث دم کرنیوالا النفاثۃ مؤنث نفاثات جمع۔ النفّٰثٰت فی العقد جادوگر عورتیں (بغوی)

ابو عبیدہ نے کہا لبید بن اعصم یہودی کی لڑکیاں ... ہیں جنہوں نے رسول اللہ پر جادو کیا تھا۔ حضرت ... عبد اللہ بن عباس اور ام المومنین حضرت عائشہ ... کا قول ہے کہ ایک یہودی لڑکا رسول اللہ کا خدمتگ... تھا یہودیوں نے سازش کر کے رسول اللہ ... کی کنگھی کے بال اور کنگھی کے چند دندانے اس لڑک... کی وساطت سے حاصل کر لئے اور لبید بن اعصم ک... کام کا ذمہ دار بنایا (سال) حضرت عائشہ سے مروی ... کہ رسول اللہ پر ایسا جادو کیا گیا تھا کہ کبھی کسی کئے ہو کا... کو حضور اقدس خیال کرتے کہ میں کر چکا ہوں۔ سرکار عالی... نے دعا کی۔ مجھ سے فرماتے تھے عائشہ تجھے معلوم ہے کہ میں نے ... اپنے رب سے اس کا حل پوچھا تھا۔ اللہ نے مجھے ... حل بتا دیا میں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ حل کی... تھا فرمایا (خواب میں) دو آدمی میرے پاس ... آئے ایک سرہانے بیٹھا دوسرا پائنتی۔ ایک نے ... دوسرے سے پوچھا اس شخص کو کیا دکھ ہے اس...

کہا اس پر جادو کیا گیا ہے اول نے پوچھا کس نے
کیا ہے دوسرے نے کہا لبید بن اعصم نے اول
بولا کیسے کیا ہے دوسرے نے کہا کنگھی سے ٹوٹنے
ہوئے بالوں پر کنگھی کے دانتوں پر اور نر کھجور کے شگوفہ
پر اول نے کہا یہ چیزیں کہاں ہیں دوسرے نے
کہا ذروان میں (بنی زریق کے ایک کنوئیں
کا نام ذروان تھا۔)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم
وہاں تشریف لے گئے تھے اور واپس آکر مجھ سے
فرمایا خدا کی قسم اس کا پانی تو مہندی کے نچوڑ کی طرح
تھا اور وہاں کے کھجور کے درخت (یعنی درختوں
کے گچھے) ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے بھوتوں کے
سر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس کو
نکلوا کیوں نہیں دیا فرمایا مجھے تو اللہ نے شفا دے
دی اب میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ
لوگوں میں جھگڑا اٹھاؤں۔ انتہی۔

اس روایت میں لبید بن اعصم کا جادو
کرنا ظاہر کیا گیا ہے غالباً اس سے مراد جادو کا
ذمہ دار ہونا ہے ورنہ جادو کرنے والیاں تو اس
کی لڑکیاں تھیں۔

حضرت زید بن ارقم کا قول ہے کہ جبرئیل
نے آکر رسول اللہ کو اطلاع دی تھی کہ ایک
یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے اور اس نے کچھ
گرہیں لگائی ہیں حضور نے وہ چیزیں نکلوا منگوائیں
اور جو گرہ کھولتے تھے بیماری میں خفت محسوس
ہوتی تھی۔ مقاتل اور کلبی کی روایت ہے کہ تانت
میں گیارہ گرہیں لگائی گئی تھیں۔ (بغوی فی المعالم)
جادو کا اثر کب تک رہا اس کے متعلق مختلف روایات
ہیں چالیس روز چھ ماہ ایک سال ان روایات
میں وجہ جامع یہ ہے کہ چالیس روز مرض کی شدت
رہی چھ ماہ تک خفت رہی ایک سال میں بالکل زوال
ہو گیا العیاذ تین روز تک تو مرض میں بہت
ہی خفت رہی۔ (مرقات)

نَفَادٌ: مصدر (س) انقطاع (مدارک ابن کثیر)
نَفَاذٌ اور نُفُوذٌ مصدر (س)، نابود ہو جانا
یعنی ختم ہو جانا چلا جانا۔ اِنْفَاذٌ (افعال) ختم کر دینا
بے توشہ ہو جانا۔ کنوئیں کا پانی ختم ہو جانا۔
مُنَافَذَةٌ (مفاعلہ) باہم جھگڑا کرنا۔ آپس کے جھگڑے
کو حاکم کے پاس لے جانا۔ اِنْتِفَادٌ (افتعال) ختم کر
دینا۔ دودھ پینا۔ اِسْتِنْفَادٌ (استفعال) ختم کر دینا
(تاج و قاموس)

اَلنِّفَاقِ: اسم معرف باللام (مفاعلہ) دو رخا

بن ۔ پ ۔ (دیکھو المنافقات)
نِفَاقًا : اسم منصوب نکرہ ۔ منافقت دو رخا
پن پ پ ۔
نَفْتِنَهُمْ ۔ جمع متکلم مضارع منصوب ہُمْ
ضمیر مفعول فِتْنَةٌ اور فُتُوْنٌ مصدر کہ ہم ان کا
امتحان لیں پ ۔ دیکھو فاتنین اور فتنا)
نَفَخَ : واحد مذکر غائب ماضی معروف نَفْخٌ مصدر
(نصر) اس نے پھونکا یعنی پہلے بے جان تھا
پھر اس کو زندہ حساس بنا دیا (کلی) پ ۔
نَفْخَةٌ اور نِفْخَةٌ ایک بار پھونکنا ۔ پیٹ پھولنا
نَفَخٌ بھرپور جوان نَفِیْخٌ دھونکنی وہ شخص جس کے
متعلق پھونکنے کی خدمت ہو ۔ نُفَاخٌ پیٹ
کا اپھارہ نَفْخَاءُ اونچی زمین ۔ بھربھری مٹی کا
ڈھیر ۔ نَفْخٌ مصدر (نصر) پھونکنا ۔ پھونک مارنا
دن چڑھنا ۔ تَنْفِیْخٌ (تفعیل) پھونک مارنا ۔ اِنْتِفَاخٌ
(افتعال) پھول جانا ۔
نُفِخَ ، واحد مذکر غائب ماضی مجہول نَفْخٌ مصدر
(نصر) ، پھونکا گیا یعنی یقینی طور پر پھونکا جائیگا
پ پ پ میں نفخۂ دوئم مراد ہے پ ۔
میں نفخۂ اول اور میں نفخۂ دوئم مراد ہے ۔
پ مختلف فیہ ہے حضرت ابن مسعود نے فرمایا

نفخۂ دوئم مراد ہے سعید بن جبیر کی روایت
میں حضرت ابن عباس کے نزدیک نفخۂ اول
اور عطاء کی روایت میں ابن عباس کے نزدیک
نفخۂ دوئم مراد ہے پ میں نفخۂ اول مراد ہے
نَفْخَةٌ ایک بار پھونکنا پ نفخۂ اول مراد ہے
نَفَخْتُ : واحد متکلم ماضی معروف نَفْخٌ
(نصر) میں پھونک دوں پ پ یعنی مستقبل
نَفَخْنَا ، جمع متکلم ماضی معروف نَفْخٌ سے ۔
نے پھونک دی پ پ ۔
نَفِدَ : واحد مذکر غائب ماضی معروف نَفَدٌ
اور نَفَادٌ مصدر (سمع) (ضرور) ختم ہو جائے
لکھتے لکھتے) پ ۔
نَفِدَتْ : واحد مؤنث غائب ماضی معروف
نفاد سے ختم (نہ) ہوں پ (دیکھو نفاد)
نَفَرَ ، واحد مذکر غائب ماضی معروف نَفْرٌ
نُفُوْرٌ اور نِفَارٌ مصدر (سمع وضرب) دیکھو
نکل کر جائے ۔ پ ۔
نَفَرٌ : اسم جمع ۔ جماعت ۔ متعدد افراد کی
پ طائف سے ناکام واپسی میں رسول اللہ
نخلستان میں اترے ۔ رات میں نماز پڑھ رہے
تو نصیبین (علاقہ یمن) کے چند جن (سات یا نو)

Marfat.com

اور وادی نخلہ میں قیام کیا۔ اور دہاں انہوں نے قرآن مجید سنا (محمد بن کعب قرظی) عکاظ کے بازار کو جاتے ہیں رسول اللہ صلعم ایک نخلستان میں اترے اور فجر کی نماز صحابہ کو پڑھا رہے تھے تو تہامہ کی طرف سے گذرنے والے جنات کی جماعت اتر پڑی اور قرآن سننے لگی (قول ابن عباس بروایت سعید بن جبیر) حضرت ابن مسعود کی ایک طویل روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کو حکم دیا گیا تھا کہ جنات کو تبلیغ قرآن کریں اسی غرض سے جنات کی ایک جماعت کو بھیجا گیا یہ لوگ نینوی (قریب کوفہ علاقہ عراق) کے رہنے والے تھے صحابیوں کی جماعت اگرچہ موجود تھی لیکن صرف میں حضور کے ساتھ نکلا ایک جگہ پہونچکر حضور والا نے میرے گرداگرد لکیر کا حصار کھینچدیا اور فرمایا یہاں سے نہ نکلنا اور خود ایک طرف تشریف لے گئے ایک جگہ پہونچکر قرآن شروع کیا میں نے دیکھا کہ گدھوں کی طرح کچھ (جانور) اوپر سے نیچے گرے پڑ رہے ہیں یہانتک کہ پھر میں نے حضور کی آواز نہیں سُنی کچھ دیر کے بعد بادلوں کی طرح چھٹنے لگے فجر تک حضور فارغ ہو گئے اس بیان کے آخر میں ہے کہ ابن مسعود نے کہا میں نے سفید کپڑے پہنے کچھ کالے آدمی دیکھے تھے حضور نے ارشاد فرمایا وہ نصیبین کے جنات تھے ایک مقتول کے قتل کے تعلق ان میں اختلاف تھا میرے پاس فیصلہ کروانے آئے تھے میں نے ان کا صحیح فیصلہ کر دیا۔ قتادہ کی روایت سے ثابت ہے کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا ایک رات کو حضور والا غائب ہو گئے ہم نے ہر چند تلاش کی لیکن ناکام رہے صبح کو حراء کی طرف سے تشریف لائے اور فرمایا جنات کا قاصد آیا تھا میں اس کے ساتھ گیا تھا میں نے جنات کو قرآن پڑھ کر سنایا اس کے بعد حضور صلعم کو ساتھ لے گئے اور جنات کے کچھ آثار اور آگ کے کچھ نشانات دکھائے (مسلم) شعبی نے اسی روایت میں کہا ہے وہ جزیرہ (علاقہ شام) کے جنات تھے (معالم) ابن عباس نے فرمایا نصیبین کے جنات کی تعداد سات تھی۔ زر بن حبیش نے فرمایا نو تھے۔ مختلف روایات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جنات کے قرآن سننے یا حضور سے ملاقات کرنے کے متعدد واقعات ہوئے اور کئی جگہ پر کئی جگہ کے جنات حاضر ہوئے۔

نَفَرًا ا اسم جمع منصوب جماعت متعدد افراد کی ٹولی ۲۶ جنات کی جماعت ۱۵ کنبہ خاندان

(دیکھو مُسْتَفِزَّۃٌ)

نَفْرُغُ : جمع متکلم مضارع ۔ فَرَاغٌ سے (نصر) ہم قصد کریں گے ۔ ہم متوجہ ہوں گے (حساب کی طرف) پ ۲۷/۱۲ (دیکھو فَارِغًا)

نُفَرِّقُ : جمع متکلم مضارع یعنی حال تَفْرِیْقٌ مصدر (تفعیل) فَرْقٌ مادہ ہم تفریق (نہیں) کرتے (کہ کسی پیغمبر کو سچا اور کسی کو جھوٹا کہیں بلکہ سب کو سچا کہتے ہیں) پ ۳/۱۶ پ ۳/۸،۱۷ (دیکھو الفارقات)

نَفْسٌ : اسم مفرد نکرہ مرفوع اَنْفُسٌ اور نُفُوْسٌ جمع ۔ جان، مراد جاندار یعنی شخص پ ۱/۱۵،۱۶ پ ۲/۱۴ پ ۷/۱۴ پ ۱۲/۹ پ ۱۷/۴ پ ۲۱/۱۳،۱۵ پ ۲۳/۳ پ ۲۴/۳ پ ۲۹/۹ ۔ پ ۳۰/۷،۱۶ نفس مطمئنہ پ ۳۰/۴ ۔

نَفْسٍ : اسم مفرد نکرہ مجرور ۔ جان ۔ مراد شخص پ ۱/۱۵،۱۶ پ ۳/۶،۱۱ پ ۴/۶،۸،۱۰،۱۱،۱۲ پ ۶/۹ پ ۷/۱۸ پ ۸/۷ پ ۹/۱۴ پ ۱۱/۸،۱۱،۱۵ پ ۱۳/۱۱،۱۲،۱۹ پ ۱۴/۲۱ پ ۱۵/۲۲ پ ۱۶/۱۰ پ ۱۷/۳ پ ۲۱/۲،۱۳،۱۵ پ ۲۳/۱۵ پ ۲۴/۴،۷ پ ۲۵/۱۹ پ ۲۶/۱۹ پ ۲۹/۱۹ پ ۳۰/۷،۱۱ قوت ممیزہ ۔ پ ۳۰/۱۶

نَفْسًا : اسم مفرد نکرہ منصوب جان ۔ مراد شخص پ ۱/۹ پ ۳/۸ پ ۶/۹ پ ۸/۶،۷،۱۲ پ ۱۵/۲۲ پ ۱۶/۱۱ پ ۱۸/۴ پ ۲۰/۵،۷ پ ۲۹/۱۲،۱۷ دل پ ۲۷/۱۲ ۔

اَلنَّفْسَ : اسم مفرد معرفہ منصوب جان مراد شخص ۔ پ ۶/۱۱ پ ۶/۹ پ ۱۵/۴ جی ۔ دل پ ۱۳/۴ نفس امارہ

پ ۱۳/۱ اس میں الف لام مضاف الیہ کے عوض میں آیا ہے یعنی حضرت یوسف کا نفس امارہ یا الف لام جنسی ہے یعنی عام نفس امارہ ۔

اَلنَّفْسِ : اسم مفرد مجرور جان، مراد شخص پ ۶/۱۱ نفس لوامہ پ ۲۹/۱۶ ۔

نَفْسِ : اسم مفرد مجرور مضاف جان، مراد دل، جی پ ۱۳/۳ ۔

اس تفصیل سے واضح ہو گیا کہ نفس کا معنی ہے جان لیکن اس سے مراد کبھی متنفس یعنی شخص کبھی جی دل کبھی نفس امارہ کبھی نفس لوامہ کبھی نفس مطمئنہ اور کبھی قوت ممیزہ ہوتی ہے مگر نفس کا عمومی بیشتر استعمال شخص ہی کے لئے کیا گیا ہے ان معانی کے علاوہ بھی قرآن نے دوسرے معانی کے لئے اس لفظ کا استعمال کیا ہے مثلاً مِنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا میں نفس سے مراد ہے جنس اور نوع (روح المعانی) اور فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ میں مراد ہیں بھائی بند ۔ اور لَا اَمْلِکُ اِلَّا نَفْسِیْ میں نفس سے مراد ہے ذات اور شخصیت اور یحذرکم اللہ نفسہ میں نفس سے مراد ہے ذات یعنی اس کا عذاب (تاج) باقی تنقیح کے لئے دیکھو المنافسون)

Marfat.com

نُفْسِدُ: جمع متکلم مضارع افساد، مصدر (افعال) ہم بگاڑ پیدا کریں۔ ہم فساد پھیلائیں گے ٢/٣٠۔

نَفْسَكَ: اسم منصوب مضاف ک ضمیر مضاف الیہ۔ اوس کا اوس کو اوس پر ١/١٦ ٢/١٣٩ ٣/٦ ٥/١٧ ہر جگہ نفس سے مراد ہے ذات شخصیت۔

نَفْسِهٖ: اسم مجرور مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ۔ ذات شخصیت ١/٢ ١١/١٦ ٧/١٣٨ ١٢/١٢ ١٥/١٦ ١٩/١٨ ٣٠/١٣ ٢١/١١ ٢٣/١٥ ٢٤/٣٠١ ٢٥/١٨ ٢٦/٩ دل ١٢/٢ ١٦/١٢ قوت شہوانیہ ٢٨/١٦۔

نَفْسُهٗ: اسم مرفوع مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ نفس امارہ ٥/٦ دل ٢٥/١٢۔

آیات ٣٢/٧ ٦/١ اور ٢٨/٣ میں اللہ کی ذات مراد ہے باقی آیات میں انسان کی ذات و شخصیت یا دل یا نفس امارہ یا قوت شہوانیہ حسب ذیل تفصیل مذکور۔

نَفْسِهَا: اسم مجرور مضاف ہا ضمیر واحد مؤنث مضاف الیہ اوسکی ذات۔ ١٣/١٢۔

نَفْسَهَا: اسم منصوب مضاف ہا ضمیر مضاف الیہ۔ اوس نے اپنی شخصیت اور ذات۔ ٢٣/٢۔

نَفْسُكَ: اسم مرفوع مضاف ک ضمیر خطاب مضاف الیہ ١٢/١٢ دم۔ جان۔ زندگی۔

نَفْسَكَ: اسم منصوب مضاف ک ضمیر خطاب مضاف الیہ ٥/٥ ١٥/١٦ ١٩/٥ ذات زندگی۔

نَفْسِكَ: اسم مجرور مضاف ک ضمیر خطاب مضاف الیہ ٥/٨ ٧/٩ ذات ٩/١٢ دل ٥/٢ ذات شخص ٢٢/٢ دل۔

نَفْسِیْ: اسم مضاف ی مجرور ضمیر متکلم مضاف الیہ اپنی ذات۔ اپنا آپ۔ ٧/٨ ٩/١٢ ١١/١٠ ١٢/١٣ ٢/١ ١٦/١١ ١٩/١٨ ٢٠/٥ ٢٢/١٢ دل ٦/٦ نفس شیطانی یعنی نفس امارہ۔ ١٦/١٢۔

نَفَشَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف نَفْشٌ مصدر (نصر) بکریوں نے کھیت کو بغیر چروا ہے کے رات کو چر لیا (محل) بکریاں کھیت میں رات کے وقت جا پڑیں (ترجمہ تھانوی) بجائے نَفْش کا معنی ہے دھنکا رات کو پھیلانا۔ (دیکھو المنفوش)

نُفَصِّلُ: جمع متکلم مضارع تفصیل مصدر (تفعیل) ہم تفصیل وار بیان کرتے ہیں۔ ہم کھول کر بیان کرتے ہیں۔ ٦/١٢ ٧/١١ ٩/١١ ١٠/٨ ١١/٦ ١٢/٧ (دیکھو مفصلین و فصل و تفصیلا)

نُفَضِّلُ: جمع متکلم مضارع تفضیل مصدر (تفعیل) ہم فوقیت دیتے ہیں۔ ہم فضیلت

Marfat.com

دیتے ہیں پ۔ (دیکھو فَضَّلَ اور فضل)

نَفْعًا : مصدر منصوب (فتح) فائدہ۔ فائدہ پہونچانا پ پ پ پ پ پ پ پ پ پ نَفْعٌ مَنْفَعَۃٌ مَنْفَعَۃٌ فائدہ (دیکھو منافع)

نَفَعَتِ : واحد مؤنث غائب نَفْعٌ مصدر (فتح) اصل میں تا ساکن تھی بعد کو آنے والے لفظ کے ساتھ ملانے کی وجہ سے متحرک ہو گئی۔ (اگر) مفید ہو (ماضی شرط کی وجہ سے بمعنی مستقبل ہے۔ (دیکھو منافع)

نَفْعَلُ : جمع متکلم مضارع مرفوع فَعْلٌ مصدر (فتح) ہم کریں گے پ ہم کرتے ہیں کریں گے۔ پ۔

نَفْعَلَ : جمع متکلم مضارع منصوب فِعْلٌ مصدر (فتح) کہ ہم کریں۔ کہ ہم تصرف کریں۔ پ

[illegible]

نَفْعِہٖ : اسم مجرور مضاف و ضمیر مضاف الیہ اوس کے فائدہ سے پ یعنی خیالی اور مفروضہ فائدہ سے۔ (دیکھو منافع)

نَفَعَہَا : ماضی واحد مذکر غائب نَفْعٌ سے ھا ضمیر مفعول کہ اوسکو نفع دیا ہوتا۔ مولانا تھانوی نے ترجمہ کیا ہے۔ اوسکو نفع ہوتا۔ پ

نَفْعِہِمَا :- اسم مجرور مضاف ھما مضاف الیہ اون دونوں کے منافع سے پ (دیکھو منافع)

نَفَقًا : اسم منصوب مفعول۔ سرنگ۔ پ (دیکھو المنافقات)

نَفَقَۃً : اسم منصوب خرچ یعنی اللہ کی راہ میں پ (دیکھو المنافقات)

نَفَقَۃٍ : اسم مجرور خرچ یعنی صدقہ خیرات زکوٰۃ پ۔ (دیکھو المنافقات)

نَفَقَاتُہُمْ : جمع مضاف نَفَقَۃٌ واحد ھم مضاف الیہ۔ اون کی خیر خیرات۔ پ (دیکھو المنافقات)

نَفْقِدُ : جمع متکلم مضارع فَقْدٌ و فقدان مصدر (ضرب) ہم گم پاتے ہیں۔ ہم کو نہیں ملتا۔ پ

فاقِدٌ وہ عورت جس کا شوہر یا بچہ مر گیا ہو یا گم ہو گیا ہو۔ ہر مادہ جس کا بچہ ضائع ہو گیا ہو۔

فَقِیدٌ اور مَفْقُودٌ گم شدہ کھویا ہوا محاورہ ہے مَاتَ غَیْرَ فَقِیدٍ یا غَیْرَ مَفْقُودٍ۔ یعنی وہ مر گیا اور کسی نے اوس کے مرنے کی پرواہ بھی کی۔

فَقْدٌ، فُقْدَانٌ، فِقْدَانٌ مصادر (ضرب) کھو دینا۔ نہ پانا فقود بھی مصدر آیا ہے۔

اِفْقَادٌ (افعال) گم کرانا یہ دو مفعول چاہتا ہے۔ تَفَقُّدٌ (تفعل) گم شدہ کو ڈھونڈنا

Marfat.com

تَغَافُدٌ (تفاعل) باہم ایک کا دوسرے
کو دینا نہ پانا۔ اِفْتِقَادٌ (افتعال) کھو دینا اور
کھوئی ہوئی چیز کو ڈھونڈھنا (قاموس و تاج)
نَفْقَهُ: جمع متکلم مضارع فِقْهٌ مصدر (سمع)
ہم (نہیں) سمجھتے۔ ۱۲
فِقْهٌ سمجھ، دانش، علم، فَقِهٌ: دانشمند۔ دین کا عالم
سمجھدار فَقِيهَةٌ دانشمند۔ دین کی عالم عورت فَقِيهٌ
عقلمند، عالم۔ دین کا عالم۔ سمجھدار فُقَهَاءُ جمع فَقِيهَةٌ
مؤنث فُقَهَاءُ اور فُقَهَاءُ جمع فِقْهٌ، مصدر (نصر)
علم فقہ میں مقابل پر غالب آنا (سمع) سمجھنا، جاننا
فَقَاهَةٌ مصدر (کرم) فقیہ ہونا۔ اگر مفعول پر باء
داخل کیا جائے مثلاً فَقِهَ بِالشَّيْءِ کہا جائے تو جاننے
اور سمجھنے کا معنی ہوتا ہے۔ اِفْقَاهٌ (افعال) اور تَفْقِيهٌ
(تفعیل) سکھانا۔ آگاہ کرنا، واقف بنانا تَفَقُّهٌ
(تفعل) سمجھنا، فقیہ بننا۔ مُسْتَفْقِهَةٌ وہ عورت
جو دوسری نوحہ کرنے والی عورت کے جواب
میں نوحہ کرتی ہے۔
نُفُوْرٍ: مصدر مجرور (نصر و ضرب) بھاگنا۔
دور ہونا۔ مراد حق سے دور ہونا (خازن) ۱۴
نُفُوْرًا: مصدر منصوب (نصر و ضرب) دور
ہونا، بھاگنا ۱۵ قرآن، اسلام اور حق سے دور
ہونا ۱۵ ایمان سے دور ہونا ۲۱ ہدایت سے
دور ہونا۔ (دیکھو مستنفرۃ)
اَلنُّفُوْسُ: جمع النفس واحد اشخاص
لوگ ۳۰ (دیکھو نفس)
نُفُوْسِكُمْ: جمع مجرور مضاف کم مضاف
الیہ (جو) تمہارے دلوں (میں ہے) ۱۵ (دیکھو
نفس)
نَفِيْرًا: صفت مشبہ یا جمع یا مصدر خاندان
کنبہ یا جہادی دستہ دشمنوں سے جنگ کرنے کے
لئے نکلنے والا یا نکلنا۔ ۱۵ لفظ نفیر یا بمعنی نافر
ہے یعنی صفت مشبہ بمعنی اسم فاعل ہے یعنی وہ
لوگ جو ضرورت کے وقت ساتھ نکل کر جاتے
ہیں قبیلہ یا کنبہ کے افراد یا نَفِيرٌ نَفَرٌ کی جمع ہے
جیسے عَبِيدٌ عَبْدٌ کی اس وقت وہ جہادی
دستہ مراد ہو گا جو دشمنوں سے مقابلہ کرنے کیلئے
جاتا ہے۔ یہ قول زجاج کا ہے یا نفیر مصدر
ہے یعنی خروج یا زیادہ نکلنے والے لیکن اس سے
زیادہ اس کی تشریح میں علامہ زمخشری نے کشاف
میں کہا ہے کہ بنسبت تمہارے زیادہ نکلنے والے
یعنی جو حالت تمہاری ہے اس سے زیادہ۔
مولانا تھانوی رحمۃ اللہ نے نفیرا کا ترجمہ جماعت

Marfat.com

کیا ہے۔ (دیکھو مستنفرۃ)

فَصلُ القاف

نُقَاتِلُ: جمع متکلم مضارع مجزوم۔ مُقَاتِلَۃٌ مصدر (مفاعلہ) ہم لڑیں ۲پ (دیکھو قَاتَلَ)

نُقَاتِلَ: جمع متکلم مضارع منصوب۔ مُقَاتِلَۃٌ مصدر (مفاعلۃ) ہم کیوں نہیں لڑینگے ۲پ۔ (دیکھو قَاتَلَ)

نَقْبًا: اسم منصوب۔ شگاف سوراخ ۱۶پ۔ نُقبٌ۔ پہاڑی راستہ۔ پراگندہ ٹکڑے

نُقُبٌ اور اَنْقَابٌ جمع۔ نِقْبَۃٌ موپنر پر نقاب ڈالنا۔ نُقْبَۃٌ رنگ۔ آواز۔ نَقِیبٌ ترازو کی زبان۔ قوم کا سردار۔ قوم کے نسبوں کا عالم نُقَبَاءُ۔ جمع نَقِیبَۃٌ نفس۔ عقل۔ مشورہ۔ سرشت کام۔ رائی کی تیزی نِقَابٌ عورت کے منہ اور پیٹ کو چھپانیوالا پردہ۔ نیک عقلمند تجربہ کار آدمی۔ سخت زمین کے اندر کا راستہ۔ مَنْقَبٌ پہاڑی راستہ۔ سوراخ کی جگہ۔ مَنْقَبَۃٌ پہاڑی راستہ۔ کسی کی بزرگی جو مایۂ ناز ہو۔ ہنر۔ تعریف دیوار۔ دو گھروں کے درمیان کا تنگ راستہ۔ مِنْقَبٌ نشتر

نِقَابَۃٌ مصدر (نصر) بوساطت علیٰ کسی قوم کا نقیب ہونا۔ بوساطت فِی، چکر لگانا، اندر گھومنا، بذریعہ معنیٰ کریدنا، انکوائری کرنا بحث کرنا کسی بات کو کھولنا۔ اگر مفعول پر کوئی حرف جر نہ ہو تو در پے ہونے اور ذلیل و بدبخت ہونے کا معنی آتا ہے۔ نَقْبٌ مصدر (نصر) دیوار وغیرہ میں سوراخ کرنا۔ نَقَبٌ مصدر (سمع) پھٹ جانا۔ نَقَبَ فِی الْبِلَادِ بستیوں میں دوڑتا ہوا گیا نِقَابَۃٌ مصدر (کرم وسمع) نقیب بن جانا۔ اِنْقَابٌ مصدر (افعال) زمین میں چلنا۔ دریان یا نقیب ہو جانا تَنْقِیبٌ (تفعیل) گھومنا گشت لگانا۔ نِقَابٌ مصدر مُفَاعَلَۃٌ کسی سے اچانک ملاقات کرنا اِنْتِقَابٌ مصدر (افتعال) نقاب پہننا۔ (لسان و تاج و قاموس)

نَقَّبُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف۔ تَنْقِیبٌ مصدر (تفعیل) وہ گھومے ۲۶پ (دیکھو نَقْبًا)

نَقْتَبِسْ: جمع متکلم مضارع۔ اِقْتِبَاسٌ مصدر (افتعال) ہم روشنی حاصل کر لیں۔ ۲۷پ (دیکھو قَبَسٌ)

نُقَتِّلُ: جمع متکلم مضارع تَقْتِیلٌ مصدر (تفعیل) مولانا تھانوی اور اکثر مترجمین نے ترجمہ کیا ہے ہم قتل

Marfat.com

کرنا شروع کردیں لیکن ان بزرگوں نے باب تفعیل کا لحاظ نہیں فرمایا یہ مفہوم تو نقتل کا ہے تفعیل کے مادہ میں تو مبالغہ ہونا چاہیے اسلئے زیادہ مناسب ترجمہ ہوگا ہم ٹکڑے ٹکڑے کردیں گے۔ پ (دیکھو قاتل)

نَقْدِرَ: جمع متکلم مضارع منصوب قَدْرٌ مصدر (ضرب) ہم تنگی نہیں کریں گے (لطف) ہم دارو گیر نہیں کرینگے (تھانوی) اسجگہ نَقْدِرَ قدرت سے مشتق نہیں کیونکہ اللہ کو عاجز تصور کرنا علم نبوت کے منافی ہے اس لئے قَدْرٌ سے مشتق ہے اور چونکہ اس کے بعد عَلَیٰ ہے اور عَلیٰ عربی کلام میں ضرر کے موقع پر بھی آتا ہے اسلئے مطلب یہ ہوا کہ ہم یونس کے خلاف کوئی مواخذہ نہیں کریں گے مولانا تھانوی نے حرف عَلیٰ کو سامنے رکھ کر ہی دارو گیر کرنے کا معنی بیان کیا ہے لیکن راغب نے لفظ قدر کے استعمال کو سامنے رکھا قَدَرَ عَلَیْہِ رِزْقَہٗ کا معنی ہے روزی کو تنگ کردیا اس لئے لَنْ نَقْدِرَ کا ترجمہ ہوا ہم یونس پر کوئی تنگی نہیں کریں گے حاصل دونوں کا ایک ہی ہے۔ (دیکھو قادر)

نُقَدِّسُ جمع متکلم مضارع۔ تَقْدِیْسٌ مصدر (تفعیل) ہم تجھے پاک جانتے ہیں تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ پ (دیکھو القدوس)

نَقْذِفُ: جمع متکلم مضارع قَذْفٌ مصدر (ضرب) ہم پھینک مارتے ہیں پ ۱۷/۲ (دیکھو قذف قذفنا)

نُقِرَ: واحد مذکر غائب ماضی مجہول نَقْرٌ مصدر (نصر) جب پھونکا جائیگا (ماضی بمعنی مستقبل) ۲۹/۱۵ نَقْرٌ کا معنی ہے کھٹ کھٹ کرنا اور کھٹ کھٹ کرنے سے آواز پیدا ہونا لازم ہے اور صور پھونکنے سے بھی آواز پیدا ہوگی اس مناسبت سے نقر کا ترجمہ پھونکنا کردیا گیا۔ (دیکھو الناقور)

نُقِرُّ: جمع متکلم مضارع اِقْرَارٌ مصدر (افعال) ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں (دیکھو قرار) پ ۱۷/۸۔

نَقْرَؤُہٗ: جمع متکلم مضارع قراءۃ مصدر (فتح) ہم پڑھ بھی لیں۔ پ ۱۵/۱ (دیکھو قَرَءَ اور قرآن)

نُقْرِئُکَ: جمع متکلم مضارع اِقْرَاءٌ مصدر (افعال) کَ ضمیر مفعول ہم آپ کو پڑھا دیا کریں گے ۳۰/۱۱ (دیکھو قَرَءَ اور قَرَّدْنَا)

نَقْصٌ: (مصدر) کم کرنا (اسم) کمی (نصر) یعنی آفات امراض اور ہلاکات بھیج کر۔ پ ۲/۲ پ۔ (دیکھو منقوص)

Marfat.com

نَقُصُّ: جمع متکلم مضارع مرفوع قَصَصٌ مصدر (نصر) ہم قصہ بیان کرتے ہیں۔ پ ۱۳ ۱۵ ۱۶ ۱۲ ۔ (دیکھو القصص اور قصصنا)

نَقْصُصْ: جمع متکلم مضارع مجزوم قصصٌ مصدر (نصر) (اور ان کا قصہ) ہم نے نہیں بیان کیا۔ پ ۶ ۲۴ ۔ (دیکھو القصص)

نَقُصَّنَّ: جمع متکلم مضارع بالنون تاکید ثقیلہ قصصٌ سے ہم ضرور ہی بیان کریں گے پ ۸ (حوالہ مذکورہ)

نَقُصُّہٗ: جمع متکلم مضارع ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مفعول قصصٌ مصدر (نصر) ہم اوسکو بیان کرتے ہیں۔ پ ۱۲ ۔ (حوالہ مذکورہ)

نَقَضَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف نَقْضٌ مصدر (نصر) اس عورت نے توڑ دیا۔ بل کو کھول دیا۔ پ ۱۴ (دیکھو انقض)

نَقْضِہِمْ: مصدر مجرور مضاف ہِمْ مضاف الیہ (نصر) اون کو توڑ دینے کی وجہ سے۔ پ ۶ (دیکھو انقض)

نَقْعًا: اسم منصوب۔ غبار۔ خاک۔ پ ۳۰ نَقْعٌ، شتر مرغ کی آواز۔ پانی پر جمع ہونے کی تنگ جگہ۔ کنویں میں جمع شدہ پانی۔ گرد وغبار

نقاعٌ و نقوعٌ جمع۔ نَقِیعٌ ٹھیرا ہوا خوش مزہ پانی ٹھنڈا میٹھا پانی۔ شراب۔ انگور کھجور اور ہر پھل کا بھگویا ہوا عرق۔ آواز فریاد۔ نَقِیعَۃٌ شب بھان نُقاعَۃٌ وہ پانی جس میں کوئی چیز بھگوئی جائے۔ اَنْقَعُ پیاس بجھانیوالی چیز۔ مُنْقَعٌ اور مُسْتَنْقَعٌ پانی جمع ہونے کی جگہ۔ مِنْقَعَۃٌ چھوٹا برتن جس میں دودھ اور کھجوریں ملا کر بچوں کو کھلاتے ہیں۔

نُقُوعٌ مصدر (نصر) کسی چیز کو پانی میں بھگونا۔ کہنا۔ پیچھے چلنا۔ پیاس بجھانا۔ چیخنا۔ پیٹنا۔ گریبان پھاڑنا۔ مسافر کی مہمانی کرنا۔ شفا پانا۔ اِنقاع (افعال) سیراب کر دینا۔ دوا یا پھل وغیرہ کو پانی میں بھگونا۔ چیخنا فریاد کرنا۔ پانی کا رنگ متغیر ہو مردہ کو دفن کرنا۔ سجانا۔

نَقْعُدُ: جمع متکلم مضارع۔ قُعُودٌ مصدر (نصر) ہم بیٹھتے تھے (حکایت حال ماضی) (دیکھو قاعدًا)

نُقَلِّبُ: جمع متکلم مضارع۔ تَقْلِیبٌ مصدر تفعیل، ہم (حق کی طرف) سے (پھیر) میں موڑ دیتے ہیں۔ پ ۱۹ (دیکھو قلب)

نُقَلِّبُہُمْ: جمع متکلم مضارع تَقْلِیبٌ (تفعیل) ہُمْ ضمیر غائب مفعول۔ ہم اونکو کروٹ

سبتے تھے۔ ۱۵-پ (دیکھو طلب)

نَقَمُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف نَقْمٌ، مصدر (ضرب) اونہوں نے برا (مانا) جانا اونہوں نے قابل عیب (جانا) سمجھا پ ۹-پ ۲۸ (دیکھو تنقمون)

نَقُوْلُ: جمع متکلم مضارع قَوْلٌ مصدر (نصر) ہم کہیں گے۔ پ ۱-پ ۹-پ ۱۱-پ ۱۲-پ ۱۶-ہم کہتے ہیں پ ۱۲-پ ۱۶-پ ۱۸-ہم کہہ رہے ہیں پ ۱۲-پ ۲۹-ہم حکم دیں گے پ ۱۶ (دیکھو قال) نوٹ: پ ۲۹ میں نَقُوْلُ ہے باقی آیات میں نَقُوْلُ۔

نَقُوْلَنَّ: جمع متکلم مضارع بانون تاکید ثقیلہ (نصر) ہم ضرور ہی کہیں گے۔ پ ۱۹-

نَقِیْبًا: اسم منصوب سردار۔ قوم کی طرف سے وفا عہد کا ذمہ دار (سیوطی) قوم کے حالات کی تفتیش کرنے والا۔ ہر ایک کی پوچھ گچھ کرنے والا (مدارک) پ ۶ (دیکھو نقبا)

نَقِیْرًا: اسم منصوب کھجور کی گٹھلی کے اوپر کا چھلکا مراد حقیر ترین چیز پ ۵ اردو میں کسی چیز کی بالکل نفی کرنی ہوتی ہے تو کہتے ہیں تل برابر بھی نہ ہوگا ذرا بھی نہیں جس معنی مفہوم کو ادا کرنے کے لئے عربی میں نقیر کہا جاتا ہے اسی لئے آیت پ ۵ کا مطلب تھا تو ترجمہ کیا ہے اور نیز ذرا بھی ظلم نہ ہوگا۔ دیکھو ان قوا

نُقَیِّضْ: جمع متکلم مضارع تَقْیِیْضٌ مصدر (تفعیل) قَیْضٌ مادہ۔ ہم مقدر کر دیتے ہیں ہم سبب بنا دیتے ہیں (قاموس و سیوطی) ہم اوس کے اور شیطان کے درمیان تخلیہ کر دیتے ہیں (قاموس وتاج ولسان) پ ۲۵

قَیْضٌ انڈے کا بیرونی چھلکا۔ ہٰذا قِیَاضٌ لَّہٗ اور ہٰذا قَیْضٌ لَّہٗ یہ اوس کے برابر ہے یہ اوس کی مثل ہے قَیْضَۃٌ ہڈی کے ریزے قَیْضٌ جمع ہٖ نُقَیْضَۃٌ وہ کنواں جس میں پانی بہت ہو۔

قَیْضٌ مصدر (ضرب) تبادلہ کرنا کسی چیز کے عوض اسی کی مثل لے آنا۔ پھاڑنا۔ اِنْقَاضَۃٌ پھاڑنا قَیَّضَ اللّٰہُ فُلَانًا بِفُلَانٍ اللہ فلاں شخص کو فلاں کی طرف لے آیا اوس کو آمادہ کر دے لیکن اگر باء کی جگہ لام ذکر کیا جائے تو مقدر کرنے مقرر کرنے سبب بنا دینے اور تخلیہ کر دینے کا معنی ہوتا ہے مثلاً قَیَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ ہم نے اون کے لئے ساتھی مقرر کر دیئے۔ ایسا سبب کر دیا کہ وہ ان کے ساتھی ہو گئے ان کے اور ان کے ساتھیوں کے درمیان تخلیہ کر دیا۔ آیت مندرجہ عنوان کا یہی مطلب ہے۔

مُقَایَضَۃٌ باہم سامان کا تبادلہ تَقَیَّضَ اَبَاہُ (تفعل) وہ اپنے باپ کی طرح ہو گیا۔ تَقَیُّضٌ کا معنی پھٹنا پھاڑنا ویران ہونا اور دیوار گر پڑنا بھی ہے۔ اِنْقِیَاضٌ جڑ سے اکھاڑ دینا۔

نُقِیْمُ: جمع متکلم مضارع اِقَامَۃٌ مصدر

Marfat.com

(افعال) ہم تمام (نہیں) کریں گے پ ۲۶ (دیکھو تم)

فصل الکاف

نَکُ: جمع متکلم مضارع فعل ناقص اصل میں نکون تھا۔ کَانَ ماضی۔ ہم نہیں تھے یعنی کھانا کھلایا نہیں کرتے تھے۔ پ ۲۹ (دیکھو کان)

اَلنِّکَاحَ: مصدر (ضرب و فتح) پ ۴ وقت نکاح یعنی سن بلوغ۔

اَلنِّکَاحِ: مصدر۔ ازدواج۔ عقد نکاح۔ پ ۲ پ ۱۵۔

نِکَاحًا: مصدر پ ۱۸ مقدور نکاح یعنی مہر نفقہ پ ۱۸ ازدواج۔

نَکْحٌ، شوہر۔ مُنْکَحٌ اور نِکْحٌ، عقد اور عقد باندھنے کے الفاظ۔ مَنَاکِحُ نکاحی عورتیں۔

نَکْحٌ، مصدر (نصر) غلبہ کرنا۔ نِکَاحٌ مصدر (فتح و ضرب) جماع کرنا، عقد باندھنا۔ اِنْکَاحٌ کسی کا نکاح کروانا۔ اِسْتِنْکَاحٌ (استفعال) بھی نکاح کا ہم معنی ہے۔

نِکَاحًا: اسم منصوب مضاف۔ ایسا عذاب جو باعث عبرت ہو۔ پ ۳۰

نَکَالًا: اسم منصوب نکرہ پ ۱ عبرت پ ۶ عذاب پ ۱

نِکْلٌ، قید سخت بندش۔ لگام۔ لگام کا لوہا۔ آگ کی بندش۔ نِکْلٌ وہ چیز جس سے سزا دیں۔ نَکَلَۃٌ عبرتناک سزا۔ نِکْلٌ رسی۔ طاقتور آدمی۔ بہادر۔ عقلمند۔ تجربہ کار۔ نَکَالٌ عبرتناک سزا۔ ناکِلٌ ڈرپوک ضعیف القلب۔ ناقص العمل۔ عہد سے پھر جانے والا مِنْکَلٌ سزا کا آلہ۔ نُکُولٌ مصدر (ضرب و سمع و نصر) اگر اس کے بعد عَنْ ہو تو ڈر سے سست پڑ جانے بزدل ہو جانے اور کسی چیز سے پھر جانے کا معنی ہوتا ہے۔ نَکْلٌ مصدر (سمع) سزا کو قبول کرنا۔ اِنْکَالٌ (افعال) دور کرنا۔ ہٹانا۔ کسی کو عہد شکنی پر ابھارنا تَنْکِیْلٌ (تفعیل) عبرتناک سزا دینا۔ رسوا کرنا۔ لوٹا دینا بھگا دینا۔ اپنے سے ایک طرف کو کر دینا۔

نَکْتُبُ: جمع متکلم مضارع کَتْبٌ مصدر (نصر) ہم لکھتے ہیں لکھیں گے۔ پ ۴ پ ۱۶ (دیکھو کاتب)

نَکْتَلْ: جمع متکلم مضارع مجزوم اکتیال مصدر (افتعال) ہم ناپ بھر غلہ لے لیں پ ۱۳۔ (دیکھو کالوا)

نَکْتُمُ: جمع متکلم مضارع کَتْمٌ مصدر (نصر) ہم نہیں چھپائیں گے پ ۲ (دیکھو کتم)

نَکَثَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف نَکْثٌ مصدر (ضرب و نصر) اس نے توڑا یعنی بیعت کو (خازن) پ ۲۶۔

نَکَثُوْا: جمع مذکر غائب ماضی معروف نَکْثٌ
مصدر (ضرب و نصر) انہوں نے توڑ دیا یعنی عہد کو
نَکْثٌ: عہد شکنی۔ جھوٹ۔ ایسا دشوار کام
جس میں لوگ عہد و پیمان توڑ ڈالیں۔ خصلت
نقض۔ نُکَاثَۃٌ: ٹوٹا ہوا۔ رسی کے سرے کے
سے ہوئے ریشے۔ حَبْلٌ اَنْکَاثٌ: ٹوٹی ہوئی۔
کھلی ہوئی رسی۔ نَکْثٌ مصدر (ضرب و نصر)
توڑ ڈالنا۔ رسی کے بل کو کھول دینا۔ نکث لاغر
انتکاث: پلٹ جانا رسی اور عہد کا فرسودہ
ہو جانا (تاج و مفردات)

نَکَحَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف نکاح
مصدر (فتح و ضرب) اس نے نکاح کیا ۲۳۰/۲
نَکَحْتُمْ: واحد مذکر حاضر ماضی معروف
نکاح مصدر (فتح و ضرب) تم نے
نکاح کر لیا۔ ۴۹/۳۳
(جمع حاضر)

نَکِدًا: اسم صفت منصوب بے فائدہ
قلیل النفع (کشاف) مشکل سے (سیوطی) ۵۸/۷
رَجُلٌ نَکِدٌ بدشگون منحوس آدمی۔ اَنْکَادٌ اور
مناکید جمع۔ نُکْدٌ، نَکَدٌ عطا کی کمی۔ انکد منحوس۔
سختی سے زندگی کاٹنے والا۔
نَکَدٌ مصدر (نصر) زور سے کھینچنا۔ روک
رکھنا۔ سائل کو مانگنے سے روک دینا۔ سائل کو
تھوڑا دینا۔ (سمع) زندگی کا دشوار اور ناخوش
ہو جانا۔ زندگی کی دشواری سختی۔

نُکَذِّبُ: جمع متکلم مضارع مرفوع و منصوب
تَکْذِیْبٌ مصدر (تفعیل) ۲۷/۶ منصوب اسم تکذیب
کریں ۲۹/۲۱ مرفوع (ہم جھوٹ قرار دیتے تھے
(دیکھو کَاذِبٌ)

نَکِرَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف (سمع)
یعنی نَکَرَ (روح) اس نے نہیں پہچانا۔ ۷۰/۱۱

نُکُرٌ: اسم نامرغوب۔ انجان چیز یعنی
منکر (کشاف) مراد حساب جس کی سختی اور
ہول کی وجہ سے لوگ اس کو نامرغوب
جانیں گے۔ (محلی) ۶/۵۴۔

نُکْرًا: اسم یعنی نُکُر نامرغوب شدید
سخت ۷۴/۱۸ ۸۷/۱۸ ۸/۶۵۔

نَکِّرُوْا: جمع مذکر حاضر امر معروف
حالت کو ایسا بدل دو کہ (ملکہ سبا)
پہچان نہ سکے (روح المعانی) ۴۱/۲۷۔

نَکْسُوْا: جمع متکلم مضارع کَسْوٌ سے (نصر) ہم
(ان پر) گوشت چڑھا دیتے ہیں (ترجمہ تھانوی)
ہم اس کو پہنا دیتے ہیں گوشت سے جیسا جسم

Marfat.com

کو باس سے چھپایا جاتا ہے (ابوالسعود۔ پ۔
(دیکھو کِسْوَۃً اور کَسَوْنَا) ہم (انکو) پہنا دیتے ہیں
(ترجمہ فقیر)

نُكِسُوْا: جمع مذکر غائب ماضی مجہول نَكْسٌ
مصدر (نصر) اپنے سروں کو جھکا لیا (تھانوی)
اور انکو سرنگوں کر دیا گیا (ترجمہ فقیر) یعنی انکو کفر
کی طرف لوٹا دیا گیا (محلی) کسی چیز کے زیریں حصہ
کو اونچا کر دینے سے باطل کی طرف لوٹنے کو تشبیہ
دی۔ (روح) پ۱۷ (دیکھو نَاكِسُوْا)

نَكَصَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف
نَكْصٌ اور نُكُوْصٌ مصدر (ضرب و نصر) الٹے پاؤں
بھاگا پ۹ يَنْكِصُ نَكْوْصٌ مُنْكَصٌ مصادر (ضرب و
نصر) الٹے پاؤں بھاگنا۔ بد دل ہونا۔
مُنْكِصٌ اور مُنْكَصٌ الگ ہو جانے والا۔
برطرف ہونیوالا۔ نَكْصٌ کا اصل معنی ہے جس کام
کے درپے ہو اوس سے لوٹ جانا پلٹ جانا۔
خیر سے لوٹ پڑنے کے لئے اس لفظ کا استعمال
عمومی ہے اور شر سے پلٹ جانے پر اطلاق
بہت ہی کم ہوتا ہے۔ (قاموس)

نَكْفُرُ: جمع متکلم مضارع مرفوع کفر (نصر)
ہم کفر کرتے ہیں ہم انکار کرتے ہیں ہم نہیں مانتے۔

پ (دیکھو کافر)

نَكْفُرَ: جمع متکلم مضارع منصوب كُفْرٌ (نصر
کہ ہم انکار کریں۔ پ۱۵ (دیکھو کافر)

نُكَفِّرْ: جمع متکلم مضارع تَكْفِيْرٌ مصدر (تفعی
ہم دور کر دیں گے۔ پ۵ (دیکھو کافر)

نُكَفِّرَنَّ: جمع متکلم مضارع بانون تا
ثقیلہ تکفیر سے ہم ضرور ہی دور کر دیں گے
(دیکھو کافر)

نُكَلِّفُ: جمع متکلم مضارع تَكْلِيْفٌ
(تفعیل) ہم حکم کا بار نہیں ڈالتے۔ ہم تکلیف
دیتے پ۸ پ۱۸ (دیکھو تَكَلَّفُ اور التَّكْلِيف

نُكَلِّمُ: جمع متکلم مضارع تَكْلِيْمٌ مص
(تفعیل) ہم (کیسے) بات کریں پ۱۶ (
تکلم اور کَلِّمْ)

نَكُنْ: جمع متکلم مضارع فعل ناقص
(کیا) ہم نہ (تھے تمہارے ساتھ دین او
میں) پ۵ کیا ہم نہ (تھے تمہارے
طاعت میں) پ۱۱ ہم (پوجتے نہ) (تھے
لم کی وجہ سے مضارع بمعنی ماضی ہے
ہو جائیں۔ نَكُنْ اصل میں نَكُوْنُ تھا (دیک

نَكُوْنَ: جمع متکلم مضارع فعل ناقص

Marfat.com

ہم ہو جائیں پ ۹/۵، پ ۹/۴، پ ۱۰/۱۲، پ ۹/۱۲، پ ۹/۱۶ (دیکھو کان)

نَکُوْنَنَّ ، جمع متکلم مضارع باقول تاکید ثقیلہ فعل ناقص (نصر) ہم ضرور ہی ہو جائیں گے پ ۱۲، پ ۹، پ ۸، ۱۴، پ ۱۶، پ ۸ -

نَکِیْر : مصدر بمعنی انکار (افعال) باب افعال سے نکیر بروزن فعیل مصدر غیر قیاسی ہے بجگہ نفی انکار سے مراد ہے ایسے انکار کی نفی جو نجات دے سکے (کرخی) یا نکیر سے مراد ہے مددگار (مجاہد) یا نکیر بمعنی منکر ہے یعنی قیامت کے دن عذاب کا انکار کرنے والا کوئی نہ ہوگا (کلبی) وروا ہ ابن حاتم تفرطبی - پ ۲۵ - (دیکھو منکر)

نَکِیْر : مصدر بمعنی انکار اصل میں نکیری تھا - انکار سے مراد ان آیات میں زبانی یا دلی انکار نہیں بلکہ ان کی حالت کو برعکس اور مخالف حالت سے بدل ڈالنا مراد ہے یعنی تغیر الضد بالضد مثلاً زندگی کو موت سے آبادی کو ویرانی سے بدل ڈالنا (جمل) کسی سخت دشوار ہیبت ناک مصیبت میں مبتلا کر دینا ہے - اللہ کی طرف سے انکار کرنے کا معنی ہے - (روح) (دیکھو منکر) پ ۱۴، ۱۱، پ ۲۳/۱۵، پ ۲۹/۲ -

فصل اللام

نُلْزِمُکُمُوْھَا ، جمع متکلم مضارع کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول اول ھا مفعول دوم اِلْزَام مصدر (افعال) ہم اوس کو تم سے چپکا دیں (ترجمہ فقیر) ہم اوس کو تمہارے گلے مڑھ دیں (مولانا تھانوی) پ ۱۲ (دیکھو لِزَامًا)

نَلْعَبُ ، جمع متکلم مضارع لَعْبٌ مصدر (سمع) ہم تفریح کر رہے تھے - ہم کھیل کرتے تھے - ہم خوش طبعی اور دل لگی کر رہے تھے پ ۱۲ (دیکھو لاعبین)

نَلْعَنُھُمْ : جمع متکلم مضارع لَعْنٌ مصدر (فتح) ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مفعول ہم اون پر لعنت کریں (تھانوی) ہم اون کو بندروں کی شکل پر کر دیں (سیوطی) پ ۵ (دیکھو لاعنون)

نُلْقِیْ - جمع متکلم مضارع اِلْقَاء مصدر (افعال) ہم ڈالے دیتے ہیں ہم ڈالنے کو ہیں پ ۲۹ (دیکھو ملاقی اور ملقون)

فصل المیم

نَمَارِقُ : جمع نُمْرُقَۃٌ واحد تکیے - پ ۳۰

Marfat.com

نُمْرُقُ اور نُمْرُوْقَةٌ چھوٹا تکیہ۔ زین۔ پالان تھوڑی بارش والا ابر (قاموس) گدے (تھانوی) سہارا لگانے کے لئے تکیے (ملی وروح)

نُمَتِّعُهُمْ: جمع متکلم مضارع تَمْتِيْعٌ مصدر (تفعیل) ہُمْ مفعول ہم ان کو فائدہ پہنچاتے ہیں یعنی دنیوی زندگی میں (سیوطی وخازن) ۱۲/۱۴ ۲۱/۱۲ (دیکھو متاع)

نُمِدُّ: جمع متکلم مضارع اِمْدَادٌ مصدر (افعال) ہم دیتے ہیں (سیوطی وملی) ہم مدد دیتے ہیں ہم سوت کھول دیتے ہیں۔ ۱۵/۲ ۱۸/۲ (دیکھو مَدَّ۔ مَدًّا۔ مدد۔ مددنا)

نَمُدُّ: جمع متکلم مضارع مَدٌّ مصدر (نصر) ہم بڑھاتے چلے جائینگے (تھانوی) (دیکھو مَدًّا۔ مَدًّا مدد کا)

نُمَكِّنْ: جمع متکلم مضارع مجزوم تَمْكِيْنٌ مصدر (تفعیل) کیا ہم نے جگہ عطا نہیں کی ہم نے قدرت عطا نہیں کی ۲۰/۲ (کیا ہم نے جگہ عطا نہیں کیا۔ کیا ہم نے جگہ نہیں دی۔ (دیکھو مکان)

نُمَكِّنَ: جمع متکلم مضارع منصوب تَمْكِيْنٌ مصدر (تفعیل) ہم جگہ عطا کریں ہم قدرت دیں ۲/۲ (دیکھو مکان)

تمکین کا لغوی معنی ہے کسی کو ایسی جگہ دینا کر دہ اور اس میں جماؤ کرسکے تو اس استعمال کے بعد مجازاً حکومت اور قدرت دینے کا معنی ہو گیا (بیضاوی)

اَلنَّمْلُ: جمع مرفوع النَّمْلَةُ واحد چیونٹیاں ۱۸/۱۹

اَلنَّمْلِ: جمع مجرور النَّمْلَةُ واحد چیونٹیاں ۱۸/۱۹۔

نَمْلَةٌ: واحد نَمْلٌ جمع ایک چیونٹی۔ ۱۸/۱۹۔

نَمْلَةٌ کی جمع نمال بھی ہے نَمْلَةٌ چیونٹی۔ پہلو کا زخم۔ سخن۔ جھوٹ چغل خوری نَمِلٌ چغل خور نَمْلَةٌ حرکت۔ فَرَسٌ نَمِلٌ ہر گردش میں رہنے والا گھوڑا۔ اَرْضٌ نَمِلَةٌ چیونٹیوں والی زمین۔ نَمِيْلَةٌ اور نَامِلٌ کا معنی بھی چغلخوری ہے۔

نَمَّالٌ بڑا چغل خور۔ نَامِلَةٌ عام راستہ جس پر آمد ورفت کی کثرت ہو۔ اِمْرَأَةٌ نَمِلَى ایک جگہ قرار سے نہ بیٹھنے والی عورت۔ اَنْمُلَةٌ انگلی کا پورا۔ انامل اور انملات جمع۔ مِنْمَلٌ زبان۔ مکان مَنْمُوْلٌ چیونٹیوں بھرا مکان۔ نَمْلٌ مصدر (سمع ونصر) چغلی کھانا۔ نَمَلَانٌ مصدر (نصر وسمع) بشرطیکہ اس کے بعد علیٰ ہو (قریب ہونا بغیر علی کے) لکھنا۔ نَمَلٌ مصدر (سمع) سست ہونا۔ کسلمند خواب آلود ہونا۔ ہلکا پن۔ چھچھوراپن۔ اِنْمَالٌ مصدر (افعال) چغلی کھانا۔ مُتَنَمِّلٌ خط نمل میں لکھا ہوا۔ تَنَمُّلٌ (تفعل) بلنا بھیڑ میں گھسنا۔ (تاج وقاموس)

Marfat.com

نُمْلِی: جمع متکلم مضارع اِمْلَاءٌ مصدر (افعال) ہم مہلت دینا بجلا ڈھیل دینا ۳ (دیکھو مَلاً۔ بَلاً۔ مَلِیًّا)

نَمُنُّ: جمع متکلم مضارع مَنٌّ مصدر (نصر) ہم احسان کریں۔ ۲۸ (دیکھو مَنّ)

نَمْنَعْکُمْ: جمع متکلم مضارع مجزوم مَنْعٌ مصدر (فتح) کُمْ ضمیر خطاب مفعول۔ (کیا) ہم نے تم کو (نہیں) بچا لیا (کیا) ہم نے تمہاری حفاظت (نہیں) کی۔ ۴ (دیکھو نَسْتَحْوِذ اور مَنْع)

نَمُوْتُ: جمع متکلم مضارع۔ مَوْتٌ مصدر (نصر) ہم مرتے ہیں یعنی ہم میں سے بعض مرتے ہیں ۲۳ ۲۵ (دیکھو مات اور مَمات)

نُمِیْتُ: جمع متکلم مضارع اِمَاتَۃٌ مصدر (افعال) ہم ہی موت بھیجتے ہیں ہم ہی مارتے ہیں ۲۶ ۲۷ (دیکھو مَاتَ۔ مَمَاتٌ اور حَیُوۃ)

نَمِیْرُ: جمع متکلم مضارع مَیْرٌ مصدر (ضرب) ہم رسد لائیں گے۔ ہم غلہ لائیں گے۔ ۱۳۔

مِیْرَۃٌ غلہ کی رسد ایک شہر سے دوسرے شہر میں غلہ لانا۔ مَیْرٌ مصدر (ضرب) غلہ کی رسد لانا کسی چیز کو گھسنا۔ اِمْتِیَارٌ (افتعال) رسد لانا۔

اِمَارَۃٌ (افعال) غلہ کی رسد لانا۔ پگھلانا۔ زعفران کو پانی میں گھول لنا۔ گھسنا۔ مُمَایَرَۃٌ (مفاعلۃ) کسی کے کردار کی نقل کرنا۔ تَمَایُرٌ (تفاعل) آپس میں فتنہ پیدا کرنا فساد اٹھانا۔

نَمِیْمٌ: مصدر و اسم چغلی کھانا اور چغلی ۲۹۔

نَمٌّ اور نَمَّامٌ صیغہ صفت چغلخور بغض۔ حرکت نَمِیْنٌ اور اَنْمَاءٌ جمع۔ نِمَّۃٌ چیونٹی۔ سر کی جوں۔ نُمِّیٌّ جھوٹ، مکر، عیب، دشمنی۔ نَمِیْمَۃٌ چغلخوری، آہستہ کلام کی آواز۔ لکھنے کی آواز۔ نَامَّۃٌ سخن۔ حرکت زندگی۔ نُمْنُمٌ نشان۔ نُمْنُمٌ ناخنوں پر سفید نشان جو نوجوانوں کے ہوتا ہے۔

نَمٌّ مصدر (نصر و ضرب) اچھی یا بری بُو کا پھیلنا۔ چغلی کھانا، ور غلانا۔ فساد پیدا کرنے کی غرض سے کسی بات کو پھیلانا۔ بات میں جھوٹ ملانا۔ نَمْنَمَۃٌ نقش کرنا (تاج و قاموس و بعض از مفردات)

فصل النون المعجمہ

نُنَبِّئُکُمْ: جمع متکلم مضارع تَنْبِئَۃٌ مصدر (تفعیل) کُمْ ضمیر مفعول۔ ہم آگاہ کر دیں گے ہم تم کو جتلا دیں گے یعنی جتلانے کے بعد سزا دیں گے ۸ ہم بتائیں ۱۶ (دیکھو نَبَاءٌ)

نُنَبِّئَنَّ: جمع متکلم مضارع با نون تاکید

ثقیلہ تَنْبِئَۃٌ: مصدر (تفعیل) ہم ضرور ہی بتائیں گے ہم ضرور ہی آگاہ کر دیں گے۔ ۲۵/۷ ب۔

نُنَبِّئُهُمْ: جمع متکلم مضارع ہُم مفعول ہم اونکو ضرور بتلا دیں گے جتلا دیں گے ۲/۱۲ پ (دیکھو نبأ)

نُنْجِیْ: جمع متکلم مضارع اِنْجَاءٌ مصدر (افعال) ہم نجات دیتے ہیں ہم رہائی دیتے ہیں۔ پ۔

نُنَجِّیْ: جمع متکلم مضارع۔ تَنْجِیَۃٌ مصدر (تفعیل) ۱۵/۱ پ ہم بچا لیتے تھے (حکایت حال ماضی) ۹/۱ پ ہم نجات دیں گے ہم بچا لیں گے۔ (دیکھو نجو)

نُنَجِّیْكَ: جمع متکلم مضارع تَنْجِیَۃٌ مصدر (تفعیل) ہم تجھ کو (یعنی تیری لاش کو) بچا لیں گے۔ (یعنی پانی میں ڈوبے رہنے سے نجات دینے کا مفہوم ہے بچا لینا اور فرعون کو غرق کر دیا گیا اس لئے فرعون کو نجات دینے سے مقصود ہے اوسکی لاش کو مچھلی کی خوراک ہونے سے بچا کر خشکی میں پھینک دینا۔ ۱۱/۱۲ پ (دیکھو نجو)

نُنَجِّیَنَّ: جمع متکلم مضارع بانون تاکید ثقیلہ تَنْجِیَۃٌ مصدر (تفعیل) ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مفعول ہم اوس کو ضرور ہی بچا لیں گے۔ ب

نُنْجِ: جمع متکلم مضارع اِنْجَاءٌ مصدر (افعال) اصل میں نُنْجِیْ تھا۔ ہم بچا لیتے ہیں۔ ۱۱/۱۵ پ (دیکھو نجو)

نَنْزِعَنَّ: جمع متکلم مضارع بانون تاکید ثقیلہ نَزْعٌ مصدر (ضرب) ہم ضرور کھینچ لیں گے ہم ضرور الگ کر دیں گے ۱۶ پ (دیکھو النازعات)

نُنَزِّلُ: جمع متکلم مضارع تَنْزِیْلٌ مصدر (تفعیل) ہم اتارتے ہیں ۱۶ ب ۱۵ پ (دیکھو مُنَزَّل اور نَزَّلَ)

نُنَزِّلُہٗ: جمع متکلم مضارع تَنْزِیْلٌ مصدر (تفعیل) ہٗ ضمیر مفعول ہم اوسکو (یعنی رزق کو) اتارتے ہیں ۱۴ پ (دیکھو مُنَزَّل اور نزل)

نَنْسَخْ: جمع متکلم مضارع مجزوم نَسْخٌ مصدر (فتح) جب ہم کسی آیت کی تلاوت کو یا اس کے حکم کو موقوف کر دیتے ہیں۔ مولانا تھانوی نے ترجمہ کیا ہم کسی آیت کا حکم جو موقوف کر دیتے ہیں ۱/۱۳ پ حضرت کے ترجمہ میں صرف نسخ حکم کی صراحت ہے نسخ تلاوت کو یہ ترجمہ شامل نہیں حالانکہ آیت میں نسخ حکم یا نسخ تلاوت کی کوئی تخصیص نہیں شاید اسی لئے علامہ سیوطی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔ اما مع لفظہا او لا یعنی حکم مع الفاظ کے منسوخ کر دیتے ہیں یا بغیر الفاظ کے لیکن حکم باقی ہو اور الفاظ منسوخ ہو جائیں اس شق کو

نہ سیوطی کی تفسیر شامل ہے نہ مولانا تھانوی کا ترجمہ
ہم اس کی کسی قدر تشریح کرنی چاہتے ہیں لغت
میں نسخ کا ایک معنی تو ہے نقل کرنا جیسے کتاب کا
نسخ اس معنی کے لحاظ سے تو پورا قرآن منسوخ
ہے یعنی لوح محفوظ کی نقل اور کاپی ہے آیت
میں یہ معنی مراد نہیں۔ دوسرا معنی ہے زائل کرنا
اٹھانا باطل کرنا جیسے نَسَخَتِ الشَّمْسُ الظِّلَّ سورج
نے سایہ کو زائل کر دیا اور رد کر دیا اس معنی کے لحاظ
سے قرآن کا بعض حصہ منسوخ ہے اور آیت
میں یہی نسخ مراد ہے۔ اس کی تین صورتیں ہیں۔
۱۔ الفاظ باقی حکم منسوخ جیسے اقرباء کیلئے وصیت
کو واجب قرار دینے والی آیت، ایک سال تک
عدت وفات بیان کرنیوالی آیت، سو کے مقابل دو
آدمیوں کو جہاد کا حکم دینے والی آیت۔ ان سب کا
حکم منسوخ ہو گیا، تلاوت باقی ہے دوسری آیات میں
ان سب احکام کے ناسخ احکام نازل کر دئے گئے ہیں مثلاً
آیت میراث اول کی ناسخ ہے، چار ماہ دس روز عدت
وفات بیان کرنیوالی آیت نمبر دو کی ناسخ ہے دگنی تعداد
سے مقابلہ کرنے کو واجب قرار دینے والی آیت سے نمبر ۳
منسوخ ہو گئی حضرت ابن عباس نے آیت مَا نَنْسَخْ
کا یہی مطلب بیان کیا ہے اور مولانا تھانوی نے بھی
اسی مطلب کو پیش نظر رکھ کر ترجمہ کیا ہے۔
۲۔ تلاوت منسوخ کر دی گئی اور حکم باقی رکھا گیا جیسے
آیت رجم۔ ۳۔ تلاوت اور حکم دونوں کو منسوخ کر دیا
گیا یہاں تک کہ صحابہ کے سینوں سے الفاظ بھی محو
کر دئے گئے جیسے علامہ بغوی کی نقل کردہ مندرجہ
ذیل روایت سے ثابت ہے حضرت ابو امامہ بن سہل
بن حنیف راوی ہیں کہ رات کو کچھ صحابی ایک
سورت پڑھنے کے لئے نماز میں کھڑے ہوئے لیکن
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے علاوہ کسی کو سورت کا کوئی
حصہ یاد نہ ہوا لوگوں نے آکر حضور سے واقعہ عرض
کیا فرمایا وہ سورت تلاوت و احکام سمیت اٹھالی گئی
بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ سورۂ احزاب
سورۂ بقرہ کی طرح طویل تھی لیکن اس کا اکثر حصہ
تلاوت و احکام سمیت اٹھالیا گیا (بغوی فی المعالم)
نسخ حکم کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ حکم منسوخ کر
دیا گیا لیکن اس کی جگہ کوئی دوسرا حکم نازل نہیں کیا گیا
جیسے آیت مُتعہ کا حکم منسوخ کر دیا گیا اور اس کی جگہ
کوئی دوسرا حکم نہیں اتارا گیا۔ آیت میں اس قسم کا نسخ
بھی مراد نہیں ہے۔ حاصل یہ کہ مکمل نقل بھی مراد نہیں
ہے اور بغیر قائم مقام کے حکم کو بالکل زائل کر دینا
بھی مراد نہیں ہے بلکہ نسخ حکم و

تلاوت مع بدل یا صرف نسخ حکم بدل یا صرف نسخ
الفاظ مع بقاء حکم مراد ہے۔ (لفظ نسخ کی پوری
تشریح کے لئے دیکھو نَنْسَخْ)

نَنْسِفَنَّہٗ: جمع متکلم مضارع نَسْفٌ مصدر (ض)
ہم ضرور ہی اوس کو بکھیر کر بہا دیں گے (سعد لا تا
تخالوزی) ہم ضرور ہی سمندر کی ہوائیں اوس کو
بکھیر کر اڑا دیں گے (مکمل) پ‍۱۶ (دیکھو نسفاً)

نُنْسِہَا: جمع متکلم مضارع اِنْسَاءٌ مصدر
(افعال) ھَا مفعول اصل میں نُنْسِیْہَا تھا۔ ہم
فراموش کرا دیتے ہیں یا اوسکو ترک کرنے
کا حکم دیتے ہیں اصل وجہ یہ ہے کہ نسیان (مجرد سے)
بمعنی ترک مستعمل ہے چنانچہ حضرت ابن عباس
نے نَنْسَاھَا کا نسیان سے ترجمہ کیا ہے ہم اوسکو
بالکل ترک کر دیتے ہیں اوسکو منسوخ نہیں کرتے
(یعنی صرف اوس کے حکم منسوخ نہیں کرتے بلکہ
عبارت کو بھی ترک کر دیتے ہیں) اب مزید میں
باب افعال سے ترجمہ ہوگا فراموش کرا دیتے ہیں یا
ترک کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ بقول بغوی یہ مطلب
ہوگا کہ ہم بالکل ترک کرا دیتے ہیں فراموش کرا دیتے
ہیں یا خود ترک کر دیتے ہیں یعنی منسوخ حکم کے
عوض کوئی جدید حکم بھی نازل نہیں کرتے اس

تقدیر پر نَنْسَخْ سے مراد ہوگا ایسا نسخ حکم جس کے
عوض کوئی جدید حکم نازل کیا گیا ہو اور نسیان یا
انساء سے مراد ہوگا ایسا نسخ جسکا عوض ہی نازل
نہیں کیا گیا ہو ہم نے اس مطلب سے اس لئے گریز
کیا کہ اگر انساء سے مراد نسخ بلا عوض ہو تو جواب شرط
میں جو نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْہَا اَوْ مِثْلِہَا آیا ہے اس کا مطلب صحیح
نہ ہوگا جواب شرط تو بتا رہا ہے کہ نسخ بلا عوض ہو
یا بالعوض دونوں صورتوں میں بدل آنا ضروری
ہے خواہ جدید قدیم سے بہتر ہو یا اسی کی طرح۔
بعض قراتوں میں نَنْسَاُھَا آیا ہے اس کا مادہ
نَسْءٌ ہے اور نَسْءٌ کا معنی ہے تاخیر نَسَأَ اللّٰہُ فِیْ اَجَلِہٖ
اللہ نے اوس کی اجل مؤخر کر دی یعنی عمر بڑھا دی
اس صورت میں توضیح مطلب دو طرح سے کی ہے
ما نسخ سے مراد ہے الفاظ اور حکم دونوں کا
اٹھا لینا اور نَسْءٌ سے مراد ہے صرف الفاظ کا اٹھا
لینا اور حکم کو منسوخ نہ کرنا بلکہ مؤخر کر دینا۔
ما سعید بن مسیب اور عطاء کا قول ہے کہ نسخ کا
معنی ہے نقل کرنا پورا قرآن لوح محفوظ کی نقل ہے
اور نَسْءٌ سے مراد ہے تاخیر یعنی ترک۔ لوح محفوظ
سے نقل نہ کرنا۔ یہ قول ناقابل فہم اور بعید از قیاس
ہے جمہور کی توضیح کے بھی خلاف ہے کسی نے

اس جگہ نسخ یعنی نقل نہیں لکھا اور مان بھی لیا جائے تو جواب شرط کا کوئی ربط اس سے نہ ہوگا۔

نَنْسَاکُمْ جمع متکلم مضارع نِسْیَانٌ مصدر (سمع) کُمْ ضمیر خطاب مفعول ہم تم کو بھلا دینگے یعنی بھولے بسرے کی طرح بالکل چھوڑ دینگے ۲۵/۳ (دیکھو نَسِیَ)

نَنْسَاهُمْ: جمع متکلم مضارع نِسْیَانٌ سے۔ ہم ان کو چھوڑ دیں گے (یعنی بھولے ہوئے کی طرح) یا بقول سیوطی ہم ان کو چھوڑ دیں گے دوزخ میں سیوطی کی اس تقلید کا ثبوت کسی نقلی شہادت سے نہیں ملتا اول توضیح امام راغب نے بلکہ اکثر مفسرین نے کی ہے۔ ۸/۱۲ (دیکھو نَسِیَ)

نُنْشِزُهَا: جمع متکلم مضارع اِنْشَازٌ مصدر (افعال) (کس طرح) ہم جوڑے دیتے ہیں (کس طرح) ہم حرکت دیتے اور اٹھا دیتے ہیں (یا مجازی معنی مراد ہے کس طرح) ہم اس کو زندہ کرتے ہیں۔ ۳/۲۔ (دیکھو نُشُوزٌ اور اَلنَّشْرُ وام)

نُنْشِئَکُمْ: جمع متکلم مضارع اِنْشَاءٌ مصدر (افعال) کُمْ ضمیر مفعول ہم تم کو پیدا کریں گے۔ ۱۰/۲۷ (دیکھو نَاشِئَۃ)

نَنْصُرُ: جمع متکلم مضارع نَصْرٌ مصدر (فَعَلَ یَفْعُلُ) ہم یقینی مدد کرتے ہیں ۲۴/۱۱ (دیکھو ناصر)

نَنْصُرَنَّکُمْ جمع متکلم مضارع با نون تاکید ثقیلہ ہم ضرور ہی تمہاری مدد کریں گے۔ ۲۸/۵ (دیکھو ناصر)

نَنْظُرَ: جمع متکلم مضارع نَظَرٌ سے (لنظر) تاکہ ظاہری طور پر ہم دیکھ لیں ۱۱/۶ (ترجمہ مولانا تھانوی)

نَنْظُرُ: جمع متکلم مضارع مرفوع نَظَرٌ سے نعرام دیکھیں گے۔ ۱۹/۱۴

نَنْظُرْ: جمع متکلم مضارع مجزوم نَظَرٌ سے۔ ہم دیکھیں۔ ۹/۱۸۔ (دیکھو ناظرۃ)

نَنْقُصُهَا: جمع متکلم مضارع نَقْصٌ مصدر (نصر) ھَا ضمیر مفعول ہم اوس کو کم کرتے چلے جاری ہیں ۱۳/۱۱ ۱۷/۴ یعنی اہل کفر کی زمینیں اہل ایمان کے قبضے میں دیر ہے ہیں اس طرح کافروں کی زمینیں گھٹ رہی ہیں اروح احضرت ابن عباس قتادہ اور جماعت اہل تفسیر نے یہی تشریح کی ہے مجاہد کا قول ہے کہ اس سے مراد ہے زمین کی ویرانی اور اہل زمین کی ہلاکت عکرمہ نے نقص زمین سے ساکنان زمین کی ہلاکت مراد لی ہے شعبی کا بھی یہی قول ہے عطا کا قول ہے کہ نقص ارض سے مراد ہے علماء کی موت۔ (دیکھو منقوص)

نُنَکِّسْ: جمع متکلم مضارع تَنْکِیْسٌ مصدر (تفعیل) ہم الٹا کر دیتے ہیں ہم کبڑا کر دیتے ہیں۔

پ۲۳ (دیکھو نَاکِسُوا)

نَنْهَلْتَ: نَنْہَ اصل میں نَنْہیٰ تھا جمع متکلم مضارع نہی مصدر (فتح) (کیا) ہم نے تجھے منع نہیں کر دیا تھا یعنی سارے جہان کی حمایت کرنے سے یا اپنے گھر کسی کو مہمان ٹھہرانے سے۔ پ۱۴ (دیکھو المنتہون)

فصل الواو

اَلنَّوَاصِیْ: جمع النَّاصِیَۃ واحد، پیشانیاں پیشانیوں کے بال پ۲۷ (دیکھو النَّاصِیَۃ)

نُؤْتِہٖ: متکلم مضارع معروف اِیْتَاءٌ مصدر (افعال) ہ ضمیر مفعول۔ ہم اوسکو عطا کریں گے پ۴ ہم اوسکو (نصیب کے موافق) دیدیں گے پ۲۵ نُؤْتِ اصل میں نُؤْتِی تھا۔ (دیکھو مُؤْتُوْنَ)

نُؤْتِہَا: جمع متکلم مضارع معروف اِیْتَاءٌ سے ھَا ضمیر مفعول ہم اس کو دیں گے پ۲۴ (دیکھو مُؤْتُوْنَ)

نُؤْتِیْہِ: جمع متکلم مضارع معروف اِیْتَاءٌ سے ہ ضمیر مفعول ہم اوسکو دیں گے پ۵ (دیکھو مُؤْتُوْنَ)

نُؤْتِیْہِمْ: جمع متکلم مضارع معروف اِیْتَاءٌ سے ہِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مفعول ہم اونکو دیں گے۔ پ۶ (دیکھو مُؤْتُوْنَ)

نُؤْتٰی: جمع متکلم مضارع مجہول اِیْتَاءٌ سے ہم کو دیجائے یعنی ہمارے پاس بھی وحی آ جائے (مدارک) پ۸۔ (دیکھو مُؤْتُوْنَ)

نُؤْثِرَ: جمع متکلم مضارع اِیْثَارٌ مصدر (افعال) ہم ہرگز مقدم قرار نہ دیں گے ہم ہرگز تجھے ترجیح نہ دیں گے یعنی تیری اطاعت کو ان دلائل سے مقدم نہ سمجھیں گے جو اللہ نے ہم کو عطا کر دی ہیں پ۱۶ (دیکھو اٰثَرَ اور تُؤْثِرُوْنَ)

نُوْحٌ: اسم معرفہ غیر منصرف وہم ورنوح بن مالک نینوی کے رہنے والے ایک قدیم ترین پیغمبر کا نام جن کی عمر ۹۵۰ برس سے زائد ہوئی اور ان کی بددعا سے عراق میں ایسا طوفان آیا کہ اون کے ساتھیوں کے علاوہ ہر جاندار غرق ہو گیا اور پھر آپ ہی کی نسل سے دنیا آباد ہوئی اسی لئے آپ کو آدم ثانی کہا جاتا ہے توریت کی صراحت کے بموجب نوح حضرت آدم کی دسویں نسل میں تھے (سلسلہ آدم، شیث، انوش، قینان، مہلائیل، یارد، ادریس، متوشالح، لامک، نوح)۔ پ۳ پ۵ پ۶ پ۷ پ۸ پ۹ پ۱۱ پ۱۲ پ۱۳ پ۱۴ پ۱۵ پ۱۶ پ۱۷ پ۱۸ پ۱۹ پ۲۱ پ۲۲ پ۲۳ پ۲۴ پ۲۶ پ۲۷ پ۲۸ پ۲۹۔

نُوْحًا: اسم معرفہ منصوب حضرت نوح پیغمبر پ۳ پ۷ پ۸ پ۱۲ پ۱۷ پ۱۸ پ۲۰ پ۲۵ پ۲۷۔

Marfat.com

نُوحِیْ : جمع متکلم مضارع ۔ اِیْحَاءٌ مصدر (افعال) وَحْیٌ مادہ ہم وحی بھیجتے ہیں ب ۱۲/۳ ب ۱۳/۲ ب ۱۶/۲۰ ۔

نُوحِیْہَا ، جمع متکلم مضارع اِیْحَاءٌ مصدر (افعال) وَحْیٌ مادہ ھَا ضمیر مفعول ہم وحی کے ذریعہ سے اس کو بھیجتے ہیں ۔ ب ۲/۳ ۔

وَحْیٌ مصدر (ضرب) اشارہ کرنا اشارہ سے بتانا (اسم) حکم اِیْحَاءٌ (افعال) اشارہ سے بتانا اشارہ سے بات کرنا دل میں بات ڈالنا بمعنی الہام سکھانا سمجھانا فرشتے کے ذریعہ سے یا غیبی آواز کے وساطت سے کسی پیغمبر کے پاس اللہ کا پیام بھیجنا ۔ دل میں وسوسہ ڈالنا ۔ ورغلانا ۔ اگر اس کے بعد فی مذکور ہو تو ودیعت کرنا مراد ہوتا ہے نقوشِ کتابت کو بھی وحیٌ اور وُحیٌ کہا جاتا ہے

(مزید تشریح کے لئے دیکھو وَحْیًا وَحْیٌ اَلْوَحْیِ وَحَیْنَا اَوْحٰی اَوْحَیْنَا یُوْحِیْ یُوْحٰی وغیرہ)

نُؤَخِّرُ : جمع متکلم مضارع تَاْخِیْرٌ مصدر (تفعیل) ہم تاخیر نہیں کرتے ہیں ہم پیچھے نہیں کرتے ہیں ۔ ب ۱۲/۳ (دیکھو المتاخرین)

نُوْدُوْا ، جمع مذکر غائب ماضی مجہول نِدَاءٌ مصدر (مفاعلۃ) ان کو پکارا جائیگا (ماضی بمعنی مستقبل) ب ۱۲/۸ (دیکھو المناد)

نُوْدِیَ : واحد مذکر غائب ماضی مجہول نِدَاءٌ سے اس کو پکارا گیا ب ۱۶/۱۹ ب ۲/۲۸ (حب) (اذان) (بجائے ماضی بمعنی مستقبل) ب ۱۲/۲۸ (دیکھو المناد)

نُوْرٌ نُوْرًا } اسم نکرہ مرفوع و منصوب و مجرور

نُوْرِ اَلنُّوْرِ نُوْرُ } و معرفہ معرف باللام مرفوع

و مجرور و معرفہ مضاف مرفوع و مجرور سب کا معنی روشنی لیکن مختلف آیات میں مراد مختلف ہے ب ۲/۱ اور ب ۱۱/۱۸ نمبر اول اور نمبر چہارم آگ کی روشنی ۔ ب ۳/۲

ب ۱۳/۱۳،۸ ب ۲/۳۳ ب ۱۵/۳۲ ب ۱۸/۲۷ ب ۱۸/۲۸ اور ب ۷/۶ میں دوسری جگہ ایمان کی روشنی ب ۶/۷ میں پہلی جگہ رسول اللہ کی ذات مبارک ۔ ب ۱۱/۶ میں احکام الٰہیہ کی روشنی ب ۲/۷ میں عام روشنی ب ۲/۹ ب ۱۵/۲۸ میں قرآن مجید کی روشنی ب ۱۱/۶ ب ۲/۲۸ میں شریعت اور براہین الٰہیہ کی روشنی ب ۱۱/۱۸ میں پانچویں جگہ اسلام کی روشنی ب ۱۲/۲۳ اور ب ۱۱/۱۹ میں چھٹی جگہ ہدایت کی روشنی ب ۲/۲۳ میں اللہ کی تجلی ب ۱۱/۷ اور ب ۲/۲۸ میں توحید و اعمال صالحہ کی روشنی مراد ہے ب ۱۱/۱۸ میں نور بمعنی مُنَوِّر ہے روشن کرنے والا دوسروں کو روشنی عطا کرنیوالا ۔

ب ۲/۶ میں قرآن ب ۱۱/۷ میں توریت ب ۲/۶ میں ایمان ب ۱۱/۱۸ میں ہدایت ب ۱۵/۲ میں سبب ہدایت ب ۱۸/۲۷ میں توحید و اعمال صالحہ ب ۱۲/۲۷ میں روز قیامت میں نور

Marfat.com

جس کی وجہ سے پل صراط پر چلنا سہل ہو جائیگا ۔

اور ۲۹ میں نور کا معنی نور والا ۔ ہم نے مراد دی معنی کی یہ توضیح اکثر تفسیر وں کی ورق گردانی کے بعد کی ہے اور بظاہر سیاق قرآنی سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے بعض جگہ اہل علم کے لئے اختلاف کی گنجائش ہے ۔ (النور کی لفظی تنقیح کے لئے دیکھو نار)

نُوَرِثُ : جمع متکلم مضارع ایراث مصدر (افعال) ہم وارث بنائیں گے ہم مالک بنا دیں گے ۲۶ (دیکھو میراث)

نُوَفِّ : جمع متکلم مضارع توفیۃ مصدر (تفعیل) ہم پورا پورا حق دیں گے (دیکھو الموفون)

(نُوَفِّ اصل میں نُوَفِّی تھا)

نُوَلِّہٖ : جمع متکلم مضارع تولیۃ مصدر (تفعیل) ہ ضمیر مفعول اصل میں نُوَلِّی تھا ۔ ہم اسکو مختار بنا دیتے ہیں ۔ علامہ سیوطی نے اسکی توضیح میں لکھا ہے نخلہ والیاتولاہ من الضلال بان نخلی بینہ وبینہ فی الدنیا جگمراہی کے وہ درپے ہوتا ہے ہم وہی اسکو دیدیتے ہیں یعنی گمراہی حاصل کرنیکی درمیانی رکاوٹ کو دور کر کے اس کے اور گمراہی کے درمیان تخلیہ کر دیتے ہیں صاحب معالم نے لکھا ہے نکلہ فی الاخرۃ الی ماتولی فی الدنیا یعنی دنیا میں جس چیز کے وہ درپے تھا ہم اسی پر قیامت کے دن اسکو مسلط کرینگے بغوی کی توضیح کے موافق نُوَلِّہٖ سے مراد ہے دنیوی گمراہی کی اخروی سزا دینا اور سیوطی کی تشریح کے مطابق گمراہ ہو جانیکا مختار بنا دینا اور گمراہی کی رکاوٹ کو دور کر دینا مراد ہے سیوطی کی تائید اکثر اہل تفسیر نے کی ہے ہم نے بھی اسی کو پسند کیا ہے ۔ ۱۴ ش

نُوَلِّی : جمع متکلم مضارع تولیۃ مصدر (تفعیل) ہم حاکم بنا دیتے ہیں مسلط کر دیتے ہیں ۔

صاحب مدارک نے اس لفظ کی تشریح میں لکھا ہے ای منتبع بعضہم بعضا فی النار او نسلط بعضہم علی بعض او نجعل بعضہم اولیاء بعض یعنی ہم بعض ظالموں کو بعض کے پیچھے دوزخ میں داخل کریں گے یا بعض کو بعض پر مسلط کرتے ہیں یا بعض کو بعض کا دوست اور مددگار بنا دیتے ہیں ۔ صاحب مدارک نے تین طور سے تشریح کی ۔

۱ ایک کو دوسرے کے پیچھے دوزخ میں داخل کرنا اس وقت نُوَلِّی کا ماخذ موالاۃ ہوگا کسی کام کا پیہم پے درپے کرنا یہ قول قتادہ کا ہے معمر اس کے راوی ہیں ۔

۲ ایک ظالم کو دوسرے ظالم پر مسلط کر دینا اس وقت نُوَلِّی کا ماخذ ولایۃ ہوگا حکومت غلبہ تسلط ۔ یہ قول عام اہل تفسیر کا ہے ۔

۳ ایک کو دوسرے کا دوست اور مددگار

بتا دیا اس وقت نُوَلِّیَنَّکَ کا ماخذ تَوَلِّیَۃٌ ہوگا دوستی مد مشہور روایات کے بموجب یہ قول قتادہ کا ہے حضرت ابن عباس کے اس قول سے جس کو ابو صالح نے نقل کیا ہے تشریح دوم مستفاد ہوتی ہے ہمارا ترجمہ بھی اسی پر مبنی ہے۔ پ ۲۔

نُوَلِّیَنَّکَ: جمع متکلم مضارع بالنون تاکید ثقیلہ تَوَلِّیَۃٌ مصدر کَ ضمیر مفعول ہم آپ کو ضرور پھیر دیں گے ب ۲ اس آیت میں تولیہ سے مراد تحویل قبلہ ہے جو بدر کی لڑائی سے دو ماہ پہلے ماہ رجب میں بر روایت براء بن عازب نزول کتاب کے بعد عصر کی نماز میں ہوئی اس سے پہلے سولہ یا سترہ مہینے تک رسول اللہ نے بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھی تھی مجاہد کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت رسول اللہ صحابہ کو ظہر کی نماز بنی سلمہ کی مسجد میں پڑھا رہے تھے اور دو رکعتیں پڑھ چکے تھے۔ تینوں الفاظ کیلئے دیکھو تَوَلَّیکُم اور تُوَلِّیَہَا)

نَوْمٌ: اسم۔ نیند پ ۳۔

اَلنَّوْمَ: اسم نیند یا مصدر سونا پ ۲۔

نَوْمَکُمْ: نَوْمَ اسم منصوب مضاف کُمْ مضاف الیہ تمہاری نیند کو پ ۲۱۔ (دیکھو نا المعان)

نُؤْمِنُ: جمع متکلم مضارع مرفوع ایمان مصدر پ ۱ رکیا ہم ایمان لے آئیں پ ۱ ہم ایمان رکھتے ہیں۔ پ ۳ ہم رکھتے ہیں تصدیق کرتے ہیں پ ۷ ہم ایمان رکھتے لائیں پ ۸ پ ۱۶ ہم تصدیق کریں۔ ہم مان لیں۔

نُؤْمِنُ:۔ جمع متکلم مضارع منصوب ایمان سے پ ۱ پ ۸ پ ۱۵ ہم ہرگز تصدیق نہیں کریں گے پ ۸ ہم ایمان نہ لائیں۔ پ ۳ ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے

نُؤْمِنَنَّ: جمع متکلم مضارع بالنون تاکید ثقیلہ ایمان سے ہم ضرور ایمان لائیں گے۔ پ ۹۔

نوٹ: ترجمہ میں جس جگہ لفظ ایمان آیا ہے اس سے مراد ہے ایمان شرعی اور جہاں لفظ تصدیق آیا ہے وہاں مراد ہے ایمان لغوی یعنی تقین اور جہاں دونوں لفظ مذکور ہیں وہاں دونوں معنی کا احتمال ہے۔ (دیکھو مؤمن)

اَلنُّوْنَ: مچھلی کا نام۔ ذوالنون۔ حضرت یونس پیغمبر علیہ السلام کا لقب تھا کیونکہ آپکو مچھلی نے نگل لیا تھا اور پھر کنارہ پر لاکر اگل دیا تھا۔ پ ۱۷۔

اَلنَّوٰی: جمع النّواۃ واحد کھجور کی گٹھلیاں پ ۷۔ نوی (اسم مفرد) وہ سمت جدھر کو رخ ہو۔ دوری۔ جدائی۔ نَوٰی اصل میں نَوْیٌ تھا جو بی کی وجہ سے نِیَّۃٌ ارادہ دوری۔ حاجتمندی۔ وہ

سمت جدھر مسافر کا رخ ہو نوی ہم ارادہ، شترک
قصد رکھنے والا آدمی۔ ناوِی موٹا اونٹ۔
نِیَّۃٌ اور نَوَاۃٌ مصدر (ضرب) ارادہ کرنا
حفاظت کرنا۔ مالک ہونا پھینکنا۔ نَیٌ اور
نَوَایَۃٌ (ضرب) فربہ ہونا۔ پھیر دینا پھرنا اِنْوَاءٌ
(افعال) دور ہونا بہت سفر کرنا۔ حاجت پوری
کرنا کھجور میں گٹھلی پڑجانا۔ تَنْوِیَۃٌ (تفعیل) حاجت
پوری کرنا۔ کسی کی نیت پر کام کو چھوڑ دینا مُنَاوَاۃٌ
(اصل میں مُنَاوَءَۃٌ تھا) باہم دشمنی کرنا۔ تَنَوِّی۔
(تفعل) نیت کرنا۔ اِنْتِوَاءٌ (افتعال) ارادہ کرنا۔
قیام کرنا۔ حاجت پوری کرنا۔

فصل الهاء

اَلنَّهَارِ: اسم جنس مجرور معرفہ۔ دن۔ بعض اہل
لغت نے نہار کی جمع اَنْهُرٌ اور نُهُرٌ لکھی ہے
شاید اس محقق کی نظر میں نَهَارٌ اسم مفرد ہے۔ ۲/۴
۳/۱۶،۱۷،۱۹ ۷/۱۲،۱۸ ۷/۱۲،۱۹ ۷/۱۰،۱۹ ۱۲/۱۰ ۱۳/۷ ۱۵/۲ ۱۶/۱۸ ۱۸/۱۵،۱۴
۱۹/۵ ۲۱/۱۲،۱۹ ۲۲/۱۰،۱۳،۱۱ ۲۳/۱۲،۱۵ ۲۴/۱۹ ۲۵/۱۴ ۲۶/۱۴ ۲۹/۱۳
۳۰/۱۴،۱۶۔

اَلنَّهَارَ: اسم جنس منصوب معرفہ۔ دن ۳/۱
۸/۱۲ ۷/۱۲ ۱۳/۱۸،۱۹ ۱۳/۸ ۱۵/۲ ۱۶/۱۲،۱۲،۱۵ ۱۹/۴
۳۰/۲۰،۱۰ ۲۱/۱۲ ۲۲/۱۲ ۲۳/۱۵ ۲۴/۱۲ ۲۹/۱۲ ۳۰/۱۔

نَهَارٍ: اسم جنس نکرہ مجرور۔ کوئی دن۔ کسی دن
نَهَارًا: اسم جنس نکرہ منصوب۔ دن
نَهَارٌ، نَاهِرٌ، نَهَائِرُ نُهُرٌ، نَهَارٌ، اَنْهُرٌ سب کا معنی
سے بہت زیادہ روشن دن۔ رَجُلٌ نَهِرٌ دن دھاڑ
لوٹ مار کرنے والا آدمی نَهَرٌ اور نَهْرٌ دریا اَنْهَارٌ نُهُور
اَنْهُرٌ جمع۔ نَهْرٌ لیجانا۔ خواندگی۔ نَهْرٌ فراخی کشادگی
نَهِرٌ سفید انگور نَهِیْرٌ بہت۔ زیادہ۔ نَهَارٌ بینائی
پھیل جانا بستر سوجانا مَنْهُوْرٌ مَنْهَرٌ (اصل) پانی بہنے کا گڑھا
نَهْرٌ مصدر (فتح) نہر کا پانی جاری کرنا۔ پانی
کا زمین پر چلنا۔ جھڑکنا اِنْهَارٌ (افعال) پانی خون
وغیرہ کا جاری کرنا جاری ہونا۔ نہر کو چوڑا کرنا
زخم کو کشادہ کرنا۔ عورت کا فربہ ہونا۔ آہستہ دوڑنا
دن میں لوٹ مار کرنا۔ اِنْتِهَارٌ (افتعال) جھڑکنا
خون نہ رکنا اسہال جاری ہونا (تاج المصادر وغیرہ)
نَهَرٍ: اسم مفرد مجرور نکرہ دریا اور ان کا در
کے درمیان کوئی دریا تھا وہی مراد ہے ۲۷/۱ کو
نہر ۲۷/۱ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ اس
جگہ نہر سے مراد دریا نہیں بلکہ فضا اور وسعت
مراد ہے (مدارک) یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نَهَرٌ نہار
جمع ہو اور مراد یہ ہو کہ جنت میں دن ہی دن

Marfat.com

سے رات اور تاریکی نہیں ہے۔ (کنخ)

نَهَرًا: اسم مفرد منصوب نکرہ۔ دریا ۵۴/۵۴ -
(دیکھو بخار)

نَهْتَدِيْ: جمع متکلم مضارع اِہْتِدَاءٌ
مصدر (افتعال) ہماری کبھی رسائی (یہاں تک)
نہ ہوتی (تھانوی) ۷/۴۳ (دیکھو مہتدین)

نَهْدِيْ: جمع متکلم مضارع ہُدًی ہدایۃٌ
مصدر (ضرب) ہم ہدایت کرتے ہیں ہم راستہ
دکھا دیتے ہیں۔ ۵۲/۴۲۔

نَهْدِيَنَّهُمْ: جمع متکلم مضارع بانون تاکید
ثقیلہ ہدایۃٌ سے ہُمْ ضمیر مفعول ہم ان کو ضرور
بتا دیں گے ۶۹/۲۹ (دیکھو مہتدین)

نُهْلِكَ: جمع متکلم مضارع منصوب اہلاک
مصدر (افعال) کہ ہم تباہ کر دیں ۵۹/۱۵۔

نُهْلِكْ: جمع متکلم مضارع مجزوم
مصدر (افعال) (کیا) ہم تباہ نہیں کر چکے ۲۶/۳۲

نُهْلِكَنَّ: جمع متکلم مضارع بانون
تاکید ثقیلہ ہلاکٌ سے ہم ضرور ہی ہلاک
کر دیں گے ۱۳/۱۴۔

نُهُوْا: جمع مذکر غائب ماضی مجہول نہیٌ سے
وہ روکے گئے ان کو منع کیا گیا ۶/۲۸ ۴/۱۶۱ ۵۸/۸

(دیکھو منتہون)

نَهٰى: واحد مذکر غائب ماضی معروف نہیٌ
سے اس نے روکا۔ باز داشت کی۔ ۷۹/۴۰۔ (دیکھو
منتہون)

اَلنُّهٰى: جمع النُّھْیَۃُ واحد بری باتوں سے
روکنے والی عقلیں۔ ۲۰/۵۴، ۱۲۸۔

نُهِيْتُ: واحد متکلم ماضی مجہول نہیٌ سے
مجھے روکا گیا ہے مجھے ممانعت کر دی گئی ہے ۶/۵۶ ۴۰/۶۶

نَهَاكُمْ: واحد مذکر غائب ماضی معروف
نہیٌ مصدر۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر مخاطب مفعول اس نے
تم کو منع کر دیا روک دیا۔ ۵۹/۷ -

نَهَاكُمَا: واحد مذکر غائب ماضی معروف
کُمَا ضمیر تثنیہ مخاطب مفعول تم دونوں کو اس نے
منع کیا نہیں روکا۔ ۷/۲۰ (دیکھو منتہون)

فصل الیاء المثناۃ

نُيَسِّرُ: جمع متکلم مضارع تَیْسِیْرٌ مصدر
(تفعیل) یُسر مادہ۔ ہم آسان کر دیتے ہیں ہم سہولت
پیدا کر دیتے ہیں ۹۲/۷، ۱۰، ۱۹/۹۷ -

یُسْرٌ ضد عُسر۔ آسانی سہولت۔ یُسْرٰی۔
یَسِیْرٌ مَیْسُوْرٌ سہل۔ یَسِیْرٌ تھوڑا قلیل

Marfat.com

یُسریٰ بائیں جہت۔ یُسْرَۃٌ آسانی فراخی حال مَیْسَرَۃٌ و یَسارٌ فراخ حالی آسانی۔ فراخ دستی یَسارٌ الٹا ہاتھ بائیں سمت بعض اہل لغت کا خیال ہے کہ بائیں جہت کے لئے یسارٌ بولا جاتا ہے مَیْسِرٌ جوا جس میں آسانی سے مال ہاتھ آجاتا ہے۔ یَسَراتٌ ہلکی ٹانگیں سبک پاؤں۔

تَیَسُّرٌ (تفعل) اِسْتِیْسارٌ (استفعال) آسان اور سہل ہونا تَیْسِیْرٌ (تفعیل) آسانی کر دینا۔ سہل کر دینا۔ اِیْسارٌ (افعال) مال دار ہو جانا فراخ دست ہو جانا۔ (المفردات)

نَیْلاً: مصدر منصوب (سمع) پانا کامیاب ہونا مراد کو پہونچنا۔ یہاں مراد ہے دشمن پر کامیابی خواہ قتل کر کے ہو یا قید کر کے یا اوس کا مال لوٹ کے ۱۲ (مدارک)

نَیْلٌ اور نَیْلَۃٌ عطیہ بخشش۔ نائِلٌ عطیہ نالَہٗ الدار مکان کا کشادہ صحن۔ نَیْلٌ نالٌ نالَۃٌ مصادر (سمع و ضرب) پانا پہونچنا کامیاب ہونا نالَ مِنْہُ اس پر قابو پایا اس کو ضرر پہونچایا نالَ مِنْ عِرْضِہٖ اوس کی آبرو ریزی کی اوسکو گالی دی نِلْتُہٗ میں نے اوسکو پایا میں نے اوس کو دیا۔ اِنالَۃٌ (افعال) دینا۔ (متعدی بنفسہٖ بھی ہے اور باللام بھی) (راغب و قاموس)

بابُ الواو

فصل الالف

و: واؤ عطف دو چیزوں کو ایک حکم میں جمع کرنے کے لئے آتا ہے خواہ اول چیز دوسری چیز کی ہم زمانہ اور ساتھی ہو جیسے فَاَنْجَیْنٰہُ وَ اَصْحابَ السَّفِیْنَۃِ یا دوسری چیز پہلی چیز سے پہلے ہو جیسے کَذٰلِکَ یُوْحِیْ اِلَیْکَ وَ اِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ یا دوسری چیز پہلی چیز کے بعد ہو جیسے اَرْسَلْنا نُوْحًا وَّ اِبْرٰہِیْمَ۔ اول مثال میں معطوف اور معطوف علیہ ایک زمانہ میں باہم ساتھی تھے

حضرت نوح اور دوسرے اہلِ کشتی اور سب کو ساتھ ساتھ ایک وقت میں اللہ نے طوفان سے بچایا تھا۔ دوسری مثال میں معطوف کا زمانہ معطوف علیہ سے مقدم ہے یعنی رسول اللہ سے دوسرے انبیاء سابق تھے اور ان کے پاس وحی آنے کا زمانہ بھی پہلے تھا تیسری مثال میں معطوف علیہ کا زمانہ معطوف سے پہلے تھا یعنی حضرت نوح حضرت ابراہیم کے پہلے تھے

ابن مالک کا قول ہے کہ واؤ کا معیت (جمعیت زمانیہ) کیلئے ہونا راجح ہے۔ ترتیب یعنی تقدم و تاخر زمانی کے لئے ہونا بہت زیادہ ہے اور عدم ترتیب کے لئے ہونا بالکل نادر۔ انتہی۔

اگر معطوف و معطوف علیہ میں ترتیب ہو تو کبھی تقارب زمانی ہوتا ہے یعنی معطوف علیہ کے بعد فوراً ہی معطوف کا زمانہ شروع ہوجاتا ہے یا دونوں میں فصل زمانی اور تراخی ہوتی ہے اول سے دوسرا بہت بعد ہوتا ہے اول کی مثال کے لئے آیت فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ سے بعض اہلِ فقہ کے نزدیک وضوء کے ارکان میں فوری ترتیب مستفاد ہوتی ہے دوسرے کی مثال کیلئے آیت اِنَّا رَادُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ پر غور کرو حضرت موسیٰ کا دریا سے نکل کر ان کے پاس پہنچا اور نبوت عطا ہونا دونوں میں چالیس سال کا فصل تھا

سیرافی نے لکھا ہے کہ اہلِ نحو اور اہلِ لغت کا اتفاق ہے اس امر پر کہ واؤ عطف ترتیب کیلئے نہیں آتا مگر ابنِ ہشام نے مغنی اللبیب میں صراحت کی ہے کہ سیرافی کا یہ قول غلط ہے کیونکہ قطرب ربعی، فراء، ثعلب ابو عمر و ہشام اور امام شافعی واؤ کو مفید ترتیب کہتے ہیں۔ امام الحرمین ضیاء الدین نے برہان میں صراحت کی ہے کہ بعض حنفیہ کے نزدیک واؤ معیت کے لئے آتا ہے یعنی معطوف و معطوف علیہ میں ترتیب نہیں ہوتی۔

مجازاً واؤ مندرجۂ ذیل معانی کے لئے بھی مستعمل ہے۔

۱۔ اَوْ کا ہم معنی۔ اس کی تین صورتیں ہیں اول یہ کہ واؤ اَوْ کی طرح تقسیم کا فائدہ دیتا ہے جیسے الکلمۃ اسم و فعل و حرف یا جیسے آیت فمنہم سابق بالخیرات ومنہم مقتصد ومنہم ظالم لنفسہ۔ (ذکرہ ابن مالک فی التحفۃ) عام اہلِ نحو اس واؤ کو تقسیم کا واؤ نہیں کہتے بلکہ جمعیت کے لئے ہی کہتے ہیں اور عام مفہوم جنسی میں مشمول خاص انواع کو مجتمع قرار دیتے ہیں۔ دوئم یہ کہ واؤ اَوْ کی طرح اباحت کا فائدہ دیتا ہے

جالس الحسن وابن سیرین کا معنی ہے کہ دونوں میں سے ہر ایک کے ساتھ مجالست مباح ہے اسی لئے قرآن مجید میں ثلاثۃ وسبعۃ کے بعد تلک عشرۃ کاملۃ فرمایا کہ ثلاثۃ وسبعۃ سے جو یہ مفہوم مستفاد ہوتا تھا کہ تین اور سات روزوں میں سے صرف ایک شق کافی ہے تین یا سات اس خیال کا ازالہ ہو جائے اور یہ سمجھ لیا جائے کہ ثلاثۃ اور سبعۃ کے درمیان واؤ بمعنی اَوْ نہیں ہے بلکہ اصلی معنی کے لئے ہے یعنی پورے دس روزے تین اور سات ا رکھنے ضروری ہیں یہ قول زمخشری کا ہے عام اہل نحو اس کے قائل نہیں۔

تیسری صورت یہ ہے کہ واؤ اَوْ کی طرح تخییر کا فائدہ دیتا ہے یہ قول بھی حسب صراحت ابو ہشام بعض اہل نحو کا ہے جمہور علماء تخییر کے قائل نہیں۔ قرآن مجید میں اسکی کوئی مثال نہیں۔

۲ بارحرف جر کا ہم معنی۔ جیسے اَنْتَ اَعْلَمُ وَمَالِکَ اے بمالک یعنی تو ہی اپنے مال کی حالت خوب جانتا ہے۔ یا جیسے اشْتَرَیْتُ الشَّاۃَ شَاۃً وَدِرْھَمًا میں نے بکریاں خریدیں ایک بکری ایک درہم یعنی فی بکری ایک درہم کو۔ قرآن میں اس کی مثال نہیں۔

۳ لام تعلیل کا ہم معنی۔ فعل مضارع منصوب پر جو واؤ آتا ہے وہ لام تعلیل ہی کے معنی میں ہوتا ہے جیسے وَیَعْفُ عَنْ کَثِیْرٍ وَیَعْلَمَ الَّذِیْنَ یا وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ جَاھَدُوْا مِنْکُمْ وَیَعْلَمَ الصّٰبِرِیْنَ یا لَیْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُکَذِّبَ بِاٰیٰتِ رَبِّنَا وَنَکُوْنَ (بقرأت نصب) ابن ہشام کے نزدیک یہ واؤ معیت کے لئے ہے۔

۴ واوِ استیناف جس کے بعد فعل مضارع مرفوع ہوتا ہے جیسے لِنُبَیِّنَ لَکُمْ وَنُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ، یا مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَیَذَرُھُمْ (بقراءت رفع) یا وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ۔

۵ واوِ حال جس کو واؤ ابتداء بھی کہا جاتا ہے۔ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے۔ سیبویہ اور متقدمین اہل نحو اس واؤ کو مع اس کے مابعد کے اذ کے فعل سابق کی قید قرار دیتے ہیں۔ جیسے اِھْبِطُوْا بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَکُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ ابوالبقاء کہا آیت وَطَائِفَۃٌ قَدْ اَھَمَّتْھُمْ اَنْفُسُھُمْ

میں بھی واؤ حال ہے ۔

۳ واؤ مفعول معہ ۔ صرف امام عبدالقاہر جرجانی قائل ہیں کہ مفعول معہ پر نصب اس واؤ کی وجہ سے ہوتا ہے ۔ قرآن مجید میں اسکی کوئی یقینی مثال نہیں ۔ ہاں آیت اَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ میں بروایت سبعہ بہمزۂ قطعیہ و نصب شرکاءکم شرکاء منصوب ہے ممکن ہے کہ یہ نصب مفعول معہ ہونے کی بناء پر ہو اور ہو سکتا ہے کہ یہ فعل محذوف کا مفعول ہو اس لئے یقینی طور پر اس کو مفعول معہ نہیں کہا جا سکتا ۔

۴ واؤ قسم حرف جر ہے صرف اسم ظاہر پر آتا ہے اور اس کا متعلق ہمیشہ محذوف ہوتا ہے جیسے وَالتِّيْنِ ۔ وَالْقَلَمِ ۔ وَالضُّحٰى لیکن اس کے بعد دوبارہ واؤ آئے تو دوسرا واؤ عاطفہ ہوگا جیسے وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ میں اول واؤ قسمیہ اور دوسرا عاطفہ ہے ۔

۵ واؤ بمعنی رُبَّ ۔ صرف نکرہ پر آتا ہے اور اس کا متعلق ہمیشہ بعد کو آتا ہے (علماء کوفہ و مبرد) قرآن مجید میں اس کی مثال نہیں ۔

۶ واؤ زائدہ نہ ذکر سے خاص فائدہ نہ حذف سے نقصان (علماء کوفہ و اخفش وغیرہ) جیسے حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا میں اول یا دوسرا واؤ زائدہ ہے یا آیت فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ وَنَادَيْنٰهُ میں دونوں میں کوئی واؤ زائدہ ہے ۔

۷ واؤ ثمانیہ ۔ علماء ادب میں سے حریری وغیرہ علماء نحو میں سے ابن خالویہ وغیرہ اور مفسرین میں سے ثعلبی وغیرہ اس کے قائل ہیں جب سات چیزیں پیہم بغیر عطف کے ذکر کر دی جائیں تو آٹھویں چیز پر واؤ آجاتا ہے یا عدد سبعہ کے ذکر کے ثامن (آٹھویں) پر واؤ آجاتا ہے مؤخر الذکر کی مثال میں اس آیت کو پیش کیا گیا ہے سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ دیکھو ثلاثۃ اور رابعہم کے درمیان حرف عطف نہیں اسی طرح خمسۃ اور سادسہم کے درمیان بھی نہیں ۔ لیکن سبعۃ اور ثامنہم کے درمیان واؤ ہے اس لئے کہ اہل عرب ایک سے لیکر سات تک کسی کو عدد کامل نہیں کہتے صرف سات کو عدد تام کہتے ہیں اسی کو ظاہر کرنے کے لئے آٹھویں معدود یا عدد پر واؤ لاتے ہیں ۔ بعض لوگ اس کو واؤ حال کہتے ہیں ۔

Marfat.com

اول الذکر کی شکل کے لئے وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ پر غور کرو اس سے پہلے سات صفات مذکور ہیں کسی پر واؤ نہیں یہ آٹھویں صفت ہے اس لئے اس پر واؤ ہے۔

ثعلبی اور قاضی عبدالرحمن عسقلانی مصری نے آیت ثَيِّبَاتٍ وَّاَبْكَارًا کے واؤ کو بھی واؤ ثمانیہ کہا ہے کیونکہ یہ بھی آٹھویں صفت ہے اگر خیرًا کو صفت اول نہ کہا جائے اپر آیا ہے ابن ہشام نے اس کی تغلیط کی ہے کیونکہ یہ واؤ بمعنی اَوْ ہے جو محض ثَيِّبَاتٍ کے مقابلہ کے لئے آیا ہے اس کے علاوہ اَبْكَارًا آٹھویں صفت بھی نہیں ہے نویں ہے اگر خیرًا کو صفت اول کہا جائے۔

۱۰ علامہ زمخشری اور ان کے مقلد کہتے ہیں کہ اگر کوئی جملہ ماقبل کی صفت ہو تو اس کے جملہ کی وصفیت کو پختہ اور مؤکد کرنے کیلئے اس پر واؤ لے آتے ہیں جیسے وَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ یا اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا یا وَمَا اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ عام علمائے نحو اس واؤ کو واؤ حال کہتے ہیں۔

۱۱۔ واؤ ضمیر جمع مذکر جیسے اَلرِّجَالُ قَامُوْا یہ واؤ اسم ہے اور فاعل پر دلالت کرتا ہے اخفش اور مازنی کے نزدیک حرف ہے فاعل ضمیر مستتر ہے قرآن مجید میں اس کی مثالیں بکثرت ہیں۔

۱۲ واؤ علامت مذکر (صرف بنی طے یا قبائل ازدشنوءہ کے محاورہ میں) سیبویہ کا قول ہے کہ جس طرح قَالَتْ میں تا حرف تانیث ہے اسی طرح یہ واؤ حرف تذکیر ہے جو جمعیت پر دلالت کرتا ہے جیسے وَاَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَسَرُّوْا میں واؤ جمع مذکر کی علامت حرفیہ ہے اور اَلَّذِيْنَ فاعل ہے یا ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ میں كَثِيْرٌ فاعل ہے اور عَمُوْا اور صَمُّوْا کا واؤ حرف تذکیر جمع۔ جمہور اہل نحو کے نزدیک اَلَّذِيْنَ اور كَثِيْرٌ فاعل نہیں۔ فاعل کی ضمیر سے بدل ہیں۔ فاعل ضمیر مستتر ہے۔

۱۳ واؤ قوافی (اشباعی) شعر کے آخر میں صرف آواز کو بڑھانے کیلئے آتا ہے جیسے ؎

سُقِيْتِ الْغَيْثَ اَيَّتُهَا الْخِيَامُو

اے خیمو تم کو بارش سے سیرابی حاصل ہو۔

قرآن شعر نہیں اس لئے یہ واؤ بھی قرآن میں نہیں۔

۱۴ واؤ تذکر۔ مثلاً کوئی شخص يَقُوْمُ زَيْدٌ

کہنا چاہتا ہے جاور اَلْقَوْم کہتے کہتے زید کو بھول جاتا ہے اس لئے زید کو یاد کرنے کے لئے اَلْقَوْمُوْ زَیْدٌ میم کو کھینچکر کہتا ہے کہ واوٗ کا تلفظ پیدا ہو جاتا ہے یہ واوٗ بھی قرآن میں نہیں کیونکہ اللہ بھولتا نہیں ہے اس کے علاوہ یہ واوٗ محض عارضی طور پر لوقت استداد تلفظ پیدا ہو جاتا ہے مستقل حیثیت نہیں رکھتا اسی لئے کتابت میں نہیں آتا۔

۱۶ اگر ہمزۂ استفہام کا ما قبل مضموم ہو تو استفہامی ہمزہ کو واؤ سے بدل دیتے ہیں جیسے قنبل کی قراءت میں ہے قَالَ فِرْعَوْنُ وَاٰمَنْتُمْ ۷/۱۲۳ اور اِلَیْہِ النُّشُوْرُ وَاَمِنْتُمْ ۶۷/۱۵-۱۶ اصل میں ءَاٰمَنْتُمْ اور ءَاَمِنْتُمْ تھا۔ ہمزہ کو واؤ سے بدل دیا۔

وَابِلٌ: اسم سخت بارش موسلا دھار بارش ۲/۲۶۴۔ وَبْلٌ بڑے بڑے قطروں کی بارش۔ وَبْلَۃٌ اور اُبْلَۃٌ کھانے کی ناخوشگواری۔ وَبِیْلٌ سخت اور دشوار کام ناگوار امر سخت لٹھ۔ نرم شاخ۔ ناخوش گوار چراگاہ۔ وُبُلٌ جمع۔ وَبِیْلَۃٌ اینڈھن کا گٹھا مضبوط لاٹھی۔ اَرْضٌ وَبِیْلَۃٌ ناخوشگوار چراگاہ والی زمین وُبُلٌ جمع۔ وَابِلَۃٌ بازو۔ زانو کی نوک ہوبل سخت لاٹھی مِیْبَلَۃٌ۔ دُرّہ۔ کوڑہ مُبِیْلٌ مضبوط لاٹھی۔

وَبْلٌ وَبَالَۃٌ وَبَالٌ وُبُوْلٌ مصادر ہیں۔ (کرم) کسی چیز کا ناگوار اور گراں ہونا۔ وَبْلٌ مصدر (ضرب) موٹے قطروں کی بارش ہونا۔ سخت ہانکنا، مارنا۔ مُوَابَلَۃٌ (مفاعلۃ) مداومت۔ اِسْتِیْبَالٌ (استفعال) کسی چیز کو ناگوار سمجھنا۔

وَاثَقَکُمْ: واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ مُوَاثَقَۃٌ اور وِثَاقٌ مصدر (مفاعلۃ) اُس نے تم سے مضبوط عہد لیا تھا ۵/۷ (دیکھو مِّیْثَاقَہُمْ)

وَاجِفَۃٌ: اسم فاعل واحد مؤنث وَجْفٌ مصدر (ضرب) ترساں لرزاں (محلی) ۷۹/۸۔ وَجْفٌ وَجِیْفٌ وُجُوْفٌ مصادر ہیں (ضرب) اونٹ یا گھوڑے کا قدم قدم چلنا۔ کسی کا بے قرار ہونا اِیْجَافٌ (افعال) قدم قدم چلانا۔ اِسْتِیْجَافٌ (استفعال) دل کو محبت میں وارفتہ بنا دینا۔

وَاحِدٌ: اسم فاعل واحد مذکر مرفوع نکرہ۔ وَحْدٌ اور وُحُوْدٌ مصدر (سمع و کرم) اکیلا۔ یکتا ۲/۱۶۳ ۴/۱۷۱ ۶/۱۹ ۱۳/۱۶ ۱۴/۴۸ ۱۶/۲۲ ۱۸/۱۱۰ ۲۱/۱۰۸ ۳۷/۴ ۳۸/۶۵ ۴۱/۶ -

وَاحِدٌ: اسم گنتی کا سب سے پہلا عدد یعنی ایک ۲/۱۳۳ ۱۲/۶۷ ۱۸/۱۹ ایک قسم ۲/۶۱ ۱۳/۴ -

Marfat.com

وَاحِدًا : اسم فاعل واحد مذکر منصوب نکرہ اکیلا ۱/۱۶ ۱۱/۱ ۳۰/۱۱ ایک ۲۷/۹ ایک اور ایک طرح ۱۹/۱۷ ۔

اَلْوَاحِدُ : اسم فاعل واحد مذکر مرفوع معرفہ اکیلا ۔ یگانہ ۔ ۱۲/۱۵ ۱۳/۸ ۲۳/۱۴ و ۱۵ ۔

اَلْوَاحِدِ : اسم فاعل واحد مذکر مجرور معرفہ اکیلا ۔ یگانہ ۲۴/۷ ۔

وَاحِدَةً : اسم فاعل واحد مؤنث منصوب نکرہ ایک ۔ اکیلی ۲/۱۰ ۴/۱۲ و ۱۳ ۶/۱۱ ۱۱/۶ ۱۲/۱۰ ۱۳/۱۹ ۱۷/۶ ۱۹/۴ ۲۳/۱ و ۲ و ۳ و ۱۰ و ۱۱ ۲۵/۹ و ۱۲ ۲۷/۹ ایک دم ۵/۱۲ ۱۹/۱ ۲۹/۵ ۔

وَاحِدَةٍ : اسم فاعل واحد مؤنث مجرور نکرہ ایک اکیلی ۴/۱۲ ۷/۱۸ ۹/۱۴ ۱۲/۱۳ ۲۱/۱۲ ۲۲/۱۲ ۲۳/۱۵ ۔

وَاحِدَةٌ : اسم فاعل واحد مؤنث مرفوع نکرہ ایک اکیلی ۲۳/۵ ۲۹/۵ ۳۰/۳ ایک بار یا ایک بات ۲۷/۱۰ اس جگہ موصوف محذوف ہے یعنی مَرَّةٌ وَاحِدَةٌ یا کَلِمَةٌ وَاحِدَةٌ (معالم)

اَلْوَادِ : اسم مفرد اَلْاَوْدِیَةُ جمع اصل میں اَلْوَادِیْ تھا دو پہاڑوں کے درمیان کا میدان مراد وادی طور ۱۶/۸ ۲۰/۱ ۳۰/۳ یہ مفعول معرف باللام میں یہاں ۱۹/۱۲ میں مجرور مضاف ہے جس سے مراد کعب کے نزدیک طائف ہے اور قتادہ کے نزدیک شام کی ایک وادی ۳۰/۱۳ میں وادی القریٰ مراد ہے جو مدینہ کے قریب بجانب شام ہے یا وہ پہاڑی وادی مراد ہے جہاں پتھروں کو تراش کر مکان نما غار بنا کر قوم ثمود رہتی تھی ۔ (قرطبی)

وَادٍ : اسم مفرد نکرہ دو پہاڑوں کے درمیان کا میدان مراد مکہ ۱۳/۱۹ البتہ ۱۹/۱۵ میں وہ خیالی وادی مراد ہے جس میں شعراء دوڑ لگاتے پھرتے ہیں اور ہر متخیلہ تخیل پر غور و خوض کرتے ہیں جیسے جنگل میں کوئی حیران پریشان ٹکریں مارتا پھرتا ہو واقعیت سے اس کا دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا زمین کو سات اور آسمان کو گنبد بنا دینا ان بھٹکے ہوئے سرگردانوں کا شیوہ ہوتا ہے (ملخص از تفسیر قرطبی)

وَادِيًا : اسم منصوب نکرہ ۔ دو پہاڑوں کے درمیان کا میدان ۱۰/۴ ۔

دِیَةٌ خون بہا ۔ دِیَاتٌ جمع وَدِیٌ ہلاک ۔ وَادِی دو پہاڑوں کے درمیان کا نالہ یا میدان دِیَةٌ مصدر اصل میں وَدْیٌ تھا (ضرب) خون بہا دینا ۔ کام کو قریب کر دینا ۔ اِیْدَاءٌ (افعال) ہلاک ہونا ۔ ہلاکت کے قریب پہونچ جانا ۔ مُوْدِیٌ شیر ۔ اور ہلاک ہونے والا ۔

اَلْوَارِثِ : اسم فاعل واحد مذکر مجرور

وہ شخص جو کسی کے مرنے کے بعد اوس کے ترکہ کا حصہ دار ہوتا ہے ۲/۱۴ (دیکھو میراث)

اَلْوَارِثُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع الوارث واحد ۲/۲۸ باقی رہنے والے ۱/۳ مالک (دیکھو میراث)

اَلْوَارِثِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر منصوب ومجرور۔ الوارث واحد۔ باقی رہنے والے ۱۶/۱۷ ۹/۲۰ مالک جانشین ۱۴/۲ (دیکھو میراث)

وَارِدُ: اسم فاعل واحد مذکر مرفوع مضاف وُرُوْدٌ مصدر (ضرب) سامنے پہونچ جانیوالا یا اترنے والا ۱۶ ۔

" اکثر قدماء مفسرین کے نزدیک اس جگہ وُرُوْدٌ مراد ہے پلصراط سے گذرنا۔ علامہ نووی شارح صحیح مسلم نے اسی کو ترجیح دی ہے حضرت انس حضرت ابوہریرہ حضرت جابر حضرت ابوسعید کی روایات اسکی تائید کرتی ہیں لیکن ابن ابی حاتم نے حضرت ابن مسعود کا قول نقل کیا ہو کہ اس جگہ ورود سے مراد ہے جہنم کے پاس کھڑا ہونا۔

وَارِدُهُمْ: اسم فاعل منصوب مضاف۔ ہم مضاف الیہ۔ (اونہوں نے بھیجا) اپنے واردکو یعنی پانی پر اترنیوالے کو تاکہ کنویں (یا چشمہ وغیرہ) سے پانی لیکر آئے ۱۲/۱۹ (دیکھو الْوُرُوْدُ)

وَارِدُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مرفوع۔ وارِدٌ واحد تم (اوس پر) اترنے والے ہو یا اس میں داخل ہونیوالے ہو ۱۷/۷ (دیکھو للورود)

وَازِرَةٌ: اسم فاعل واحد مؤنث وِزْرٌ مصدر (ضرب) پشت پر بوجھ اٹھانے والا نفس یعنی شخص ۸ ۲/۹ ۱۵/۲۲ ۱۵/۲۳ ۷/۲۷ یعنی کوئی شخص دوسرے کا گناہ اپنے اوپر نہ اٹھا سکے گا۔

وِزْرٌ بوجھ۔ کپڑوں کا بقچہ۔ ہتھیار۔ ساز۔ اَوْزَارٌ جمع وَزَرٌ بلند پہاڑ۔ پناہ گاہ۔ وَزِیْرٌ مشیر سلطنت بادشاہ کا مددگار۔ حکومت کا بوجھ اٹھانے والا بادشاہ کی پشت کو مضبوط کرنے والا۔ مَوْزُوْرٌ وہ شخص جسکی پشت پر بوجھ لدا ہو۔ وَزْرٌ وِزْرٌ اور وِزْرَةٌ مصادر ہیں (ضرب وسمع) بوجھل ہونا بوجھ اٹھانا۔ اِیْزَارٌ (افعال) پناہ میں لانا۔ مضبوط کرنا۔ لیجانا۔ کسی پر بوجھ لاد دینا۔ چھپانا مُوَازَرَةٌ (مفاعلہ) باہم امداد۔ تَوَزُّرٌ (تفعل) وزیر ہونا۔ اِتِّزَارٌ (افتعال) گناہ کرنا۔ گناہ کا بوجھ اٹھانا۔ (تاج)

وَاسِعٌ: اسم فاعل واحد مذکر نکرہ مرفوع سَعَةٌ مصدر (سمع) وسیع فضل والا۔ کشادہ بخشش والا ۱۴/۱ ۱۶/۲ ۱۶،۵،۴/۳ ۱۲/۶ ۱۰/۱۸ ۔

وَاسِعٌ: اسم فاعل واحد مذکر معرفہ مضاف وسیع مغفرت والا جس کے گناہ معاف کرنا چاہیگا بغیر توبہ کے معاف کر دیگا (رازی) ۵۳/۳۲ ۔

وَاسِعًا: اسم فاعل واحد مذکر منصوب نکرہ وسیع الفضل کثیر العطاء ۴/۱۳۰ ۔

وَاسِعَۃٍ: اسم فاعل واحد مؤنث مجرور۔ وسیع (رحمت) بڑی (مہربانی) ۶/۱۴۷ ۔

وَاسِعَۃً: اسم فاعل واحد مؤنث منصوب فراخ کشادہ بڑی لمبی چوڑی ۴/۹۷ ۔

وَاسِعَۃٌ: اسم فاعل واحد مؤنث مرفوع فراخ کشادہ بڑی لمبی چوڑی ۳۹/۱۰ (دیکھو الموسع)

وَاصِبٌ: اسم فاعل واحد مذکر مرفوع وُصُوبٌ مصدر (ضرب) جم جانے والا۔ قائم رہنے والا جاودانی، لازوال ۳۷/۹ ۔

وَصَبٌ بیماری اوصاب جمع وَجِبٌ بیمار وِصَابٌ اور وَصَابیٰ جمع مَفَازَۃٌ وَاصِبَۃٌ دور دراز لمبا چوڑا صحرا، وصوبٌ مصدر (ضرب) جم جانا۔ زائل نہ ہونا۔ ہمیشہ رہنا۔ (بذریعہ علیٰ) وَصَبٌ مصدر (سمع) بیمار ہونا۔ اِیصَابٌ (افعال) بیمار ہونا۔ بیمار کر دینا کسی چیز پر ہمیشہ جمارہنا قائم رہنا (بذریعہ علی) تَوصِیبٌ (تفعیل) بیمار کرنا۔ تَوَصُّبٌ بیمار ہونا۔

وَاصِبًا: اسم فاعل واحد مذکر منصوب دوامی ہمیشہ۔ ۱۶/۵۲ ۔

وَاعَدْنَا: جمع متکلم ماضی معروف مُوَاعَدَۃٌ مصدر (مفاعلۃ) ہم نے میعاد مقرر کر دی ۲/۵۱ (دیکھو موعدۃ)

اَلْوَاعِظِیْنَ: اسم فاعل جمع مذکر مجرور وَعْظٌ مصدر (ضرب) نصیحت کرنے والا ۲۶/۱۳۶ ۔ (دیکھو الموعظۃ)

وَاعِیَۃٌ: اسم فاعل واحد مؤنث وَعْیٌ مصدر (ضرب) یاد رکھنے والے۔ ۶۹/۱۲ ۔

وَعْیٌ اور وَعًی شور و غل فریاد خصوصاً کتے کی آواز۔ مالی عنہ وعی مجھے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ فرس وَعْیٌ مضبوط گھوڑا۔ وِعَاءٌ اور اِعَاءٌ برتن اَوْعِیَۃٌ اور اَوْعَاءٌ جمع۔ واعی الیتیم۔ یتیم کی دیکھ بھال رکھنے والا سرپرست مُوْعِیٌّ مضبوط۔ وَعْیٌ مصدر (ضرب) یاد رکھنا۔ اِیعَاءٌ (افعال) برتن میں بھرنا۔ یاد رکھنا۔ اکٹھا کر لینا خرچ کو تنگ رکھنا۔ درخت کو جڑ سے اکھاڑنا۔

Marfat.com

وَاقٍ: - اسم فاعل واحد مذکر اصل میں وَاقِی تھا وَقْیٌ اور وِقَایَۃٌ مصدر (ضرب) بچانے والا۔ حفاظت کرنے والا ۱۳/۱۱ ، ۲۱/۸ ۔

تَقِیٌّ تُقَاۃً تَقِیَّۃٌ پرہیزگاری تَقِیَّۃٌ بچاؤ وُقِیٌّ بچاؤ وُقِیٌّ بچاؤ حفاظت نگاہداشت وِقَایَۃٌ وہ چیز جس سے حفاظت کی جائے۔ وِقَایَۃٌ وَقَایَۃٌ بچاؤ کا ذریعہ وقایۃ اور بمعنی تقویٰ پرہیزگاری اُوْقِیَّۃٌ ایک باٹ جس کا وزن سات مثقال ہوتا ہے وَقِیَّۃٌ بمعنی اُوْقِیَّۃٌ چالیس درہم کو بھی وَقِیَّۃٌ کہتے ہیں۔

وَقْیٌ وِقَایَۃٌ اور وَاقِیَۃٌ مصادر ہیں (ضرب) بچانا حفاظت کرنا تُقًی تَقِیَّۃٌ تِقَاءٌ مصادر (ضرب) پرہیزگاری کرنا تَوْقِیَۃٌ (تفعیل) بچانا حفاظت کرنا تَوَقِّیْ (تفعل) بچنا اِتِّقَاءٌ (افتعال) پرہیزگاری کرنا ڈر کر بچنا (دیکھو متقون اور متقین)

وَاقِعٌ - اسم فاعل واحد مذکر وَقْعٌ مصدر (فتح) ۹/۱۱ واں پر آگر پڑنے والا ۳۴/۲ اترنے والا نازل ہونیوالا۔ ۲۵/۴ ، ۲۶/۱۸ ، ۲۹/۲۱ ، ہونیوالا۔ لازمی ہو جانیوالا (دیکھو مواقع)

اَلْوَاقِعَۃُ - اسم فاعل واحد مؤنث وَقْعٌ مصدر (فتح) لازمی ہونیوالی مراد قیامت ۲۷/۱۴ ، ۲۹/۵ (دیکھو مواقع)

وَاصِبًا - اسم فاعل واحد مذکر اصل میں وَالِیٌ تھا وَلَایَۃٌ مصدر (ضرب) مددگار۔ حامی امداد پر قادر ۱۳/۸۔ (دیکھو موالیکم)

وَالِدٍ: - اسم فاعل واحد مذکر مرفوع مجرور وِلَادَۃٌ مصدر (ضرب) جننے والا۔ باپ ۳۱/۱۳ ، ۳۰/۱۵ موخر الذکر آیت میں حضرت آدم یا حضرت ابراہیم مراد ہیں۔

اَلْوَالِدَاتُ: اسم فاعل جمع مؤنث اَلْوَالِدَۃُ واحد وِلَادَۃٌ سے۔ مائیں ۲/۱۴ یعنی وہ عورتیں جن کو طلاق ہو چکی ہو اور طلاق دینے والے شوہروں کے بچے ان کے پیٹ کے ان کے پاس ہوں تو اپنی رضامندی سے زیادہ سے زیادہ دو سال تک ان بچوں کو دودھ پلا سکتی ہیں لیکن رضاعت کی یہ حد بندی ان بچوں کیلئے جو چھ ماہ میں پیدا ہوتے ہوں اگر سات ماہ میں پیدا ہوئے ہوں تو ۲۳ ماہ اور مدت حمل ۹ ماہ ہو تو ۲۱ ماہ اور مدت حمل دس ماہ ہو تو مدت رضاعت ۲۰ ماہ ہوگی بروایت عکرمہ حضرت ابن عباس کا یہی قول ہے بہر حال حمل اور رضاعت کی مدت ملا کر ۳۰ ماہ ہو جانی چاہیے۔ ابن جریج اور سفیان ثوری کا قول ہے

Marfat.com

کہ جب تک والدین کا اتفاق رائے نہ ہو جائے دو سال سے کم کسی بچہ کو دودھ نہ پلایا جائے۔ یہ روایت والبی حضرت ابن عباس کا یہی قول ہے۔ قتادہ نے کہا اول دو سال دودھ پلانے کا حکم نازل ہوا اس کے بعد تخفیف کردی گئی اور لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ سے اتمام رضاعت کے ارادہ کو دو سال تک دودھ پلانے کے لیے شرط کر دیا گیا اس کا مطلب یہ نکلا کہ دو سال انتہائی مدت رضاعت ہے اور کم کی کوئی حد بندی نہیں جب والدین بچہ کی مصلحت کو دیکھتے ہوئے متفق ہوں دودھ چھڑا دیں (بغوی فی المعالم) چونکہ اس آیت سے پہلے اور پیچھے دونوں جگہ مطلقہ عورتوں کا ہی بیان ہے اس لیے سیاق و سباق کا لحاظ کرتے ہوئے والدات سے مراد مطلقہ عورتیں ہی ہیں اور انہی کے لیے رضاعت کی یہ مدت بیان کی گئی ہے۔ عمومی رضاعت کا اس میں ذکر نہیں۔ اس کے لیے حملہ وفصالہ ثلثون شہرا والی آیت ہے۔

اَلْوَالِدَانِ: تثنیہ مرفوع۔ ماں باپ $\frac{۱۲}{۴}$ $\frac{۵}{۲}$

وَالِدَتِكَ ۔ اسم فاعل واحد مؤنث مضاف ك ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ۔ تیری ماں (پہ)۔ $\frac{۵}{۵}$

وَالِدَتِي ۔ اسم فاعل واحد مؤنث مضاف ي ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ۔ میری ماں۔ $\frac{۱۶}{۵}$

وَالِدَةٌ ۔ اسم فاعل واحد مؤنث بچہ کو جننے والی ماں۔ $\frac{۲}{۱۴}$

وَالِدَيَّ ۔ وَالِدَيْنِ تثنیہ ی متکلم مضاف الیہ اضافت کی وجہ سے نون گرا کر یا کو یا میں ادغام کرکے وَالِدَيَّ کر لیا گیا میرے ماں باپ۔ $\frac{۱۳}{۱۸}$ میں حضرت ابراہیم کے والدین $\frac{۹}{۱۱}$ میں حضرت سلیمان کے والدین $\frac{۲۹}{۱۰}$ میں حضرت نوح کے والدین مراد ہیں کیونکہ ان آیات میں انہی بزرگوں کے قول کی نقل کی گئی ہے $\frac{۲۶}{۲}$ میں کسی کی تخصیص نہیں لیکن سدی اور ضحاک نے آیت کا نزول حضرت سعد بن ابی وقاص کے متعلق بیان کیا ہے اس لیے حضرت سعد کے والدین مراد ہوں گے لیکن دوسرے اہل روایت نے سورۃ نزول حضرت ابوبکر صدیق کو قرار دیا ہے اس لیے آپ کے باپ ابو قحافہ عثمان بن عمرو اور آپ کی ماں ام الخیر بنت صخر بن عمرو مراد ہوں گے حضرت علی نے بھی حضرت ابوبکر ہی کے متعلق آیت کا نزول مانا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ابوبکر اور ان کے والدین سب اسلام لائے تھے کسی مہاجر کو یہ فضیلت حاصل نہیں ہوئی۔ جب حضرت ابوبکر کی عمر ۱۸ سال تھی اس وقت سے سفر شام میں

حضور کے ساتھ رہے اس وقت سرکار والا کی عمر ۲۰ سال تھی اور چالیس سال کی عمر میں جب رسول اللہ کو نبوت ملی تو حضرت ابوبکرؓ ایمان لے آئے (معالم)

وَالِدَیْكَ:- اسم فاعل تثنیہ مضاف۔ كَ ضمیر مضاف الیہ۔ نون تثنیہ کو اضافت کی وجہ سے ساقط کر دیا گیا تیرے والدین $\frac{۲۱}{۱۱}$

اَلْوَالِدَیْنِ:- اسم فاعل تثنیہ مجرور الوالد واحد۔ ماں باپ۔ $\frac{۲}{۱۰}$ $\frac{۲}{۱۰،۹}$ $\frac{۵}{۱۸،۳}$ $\frac{۸}{۶}$ $\frac{۱۵}{۴}$

وَالِدَیْہِ:- اسم فاعل تثنیہ مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ اس کے ماں باپ $\frac{۱۶}{۴}$ $\frac{۲۰}{۱۲}$ $\frac{۲۱}{۱۱}$ $\frac{۲۶}{۲}$ (تمام الفاظ کے لیے دیکھو المولود)

وَاهِیَةٌ:- اسم فاعل واحد مؤنث وَهْیٌ مصدر (فتح۔ سمع) کمزور۔ بوسیدہ پھٹا ہوا۔ $\frac{۲۹}{۵}$ فراء نے کہا وَهْیُہَا لِتَشَقُّقِہَا آسمان کی بوسیدگی اس کا پھٹنا ہے اس قول کا معنی دو طرح سے ہو سکتا ہے ایک یہ کہ آسمان کی بوسیدگی سے مراد ہے اس کا پھٹنا دوسرا یہ کہ بوسیدہ ہونے کی وجہ سے ہی آسمان پھٹے گا اول معنی زیادہ صحیح ہے وَهْیٌ۔ شگاف وَهْیَةٌ چمڑے کی پھٹن وَهِیَةٌ موتی وَهْیٌ مصدر (فتح سمع) مشک پھٹ جانا، رسی کا بند۔ کمزور اور ڈھیلا پڑ جانا۔ ابر کا ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا گر پڑنا کمزور ہو جانا۔ دیوار گرنے کے قریب ہو جانا اِیْہَاءٌ (افعال) پھاڑ دینا توڑ دینا۔ (تاج و بعض از قاموس)

فَصْلُ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَۃِ

وَبَالَ:- اسم منصوب مضاف (کَرُمَ) سختی ناگواری (کبیر) بوجہ گرانی (تفسیر زاہدی) ثِقَل شدت (قاموس) بہر حال مراد۔ بد اعمالی کی سخت سزا۔ $\frac{۷}{۳}$ $\frac{۲۸}{۱۸،۱۵،۵}$

وَبِیْلًا: اسم فاعل منصوب وَبْلٌ اور وُبُوْلٌ مصدر (کرم) سخت۔ ناخوش گوار $\frac{۲۹}{۱۲}$ (دیکھو وابل)

فَصْلُ التَّاءِ الْمُثَنَّاۃ

اَلْوَتْرِ:- اسم۔ طاق۔ جفت کا مقابل $\frac{۳۰}{۱۴}$ وتر سے مراد کیا ہے تعیین مختلف فیہ ہے۔

۱۔ تمام مخلوق شفع (جوڑا) جوڑا ہی جیسے کفر و ایمان ہدایت و گمراہی سعادت و شقاوت۔ رات و دن آسمان و زمین۔ بر و بحر شمس و قمر جن و انس اور وتر تنہا اللہ ہے۔ (ابو سعید خدری عطیہ۔ مجاہد مسروق)

۲۔ شفع و وتر سب مخلوق ہی ہے کوئی جوڑ (جوڑا)

Marfat.com

ہے کوئی طاق۔ (حسن اللہ ابن زید)

۳ قتادہ نے حسن بصری کا قول نقل کیا ہے کہ جفت و طاق دونوں سے مراد عدد ہے۔

۴ قتادہ کا قول ہے کہ اس سے مراد جفت اور طاق نمازیں ہیں حضرت عمران بن حصین سے بھی یہ قول مرفوعاً مروی ہے۔

۵ شفع فجر کی نماز اور وتر مغرب کی نماز (قول ابن عباس بروایت عطیہ)

۶ مقاتل بن حیان نے کہا دنیا کے تمام دن رات شفع ہیں لیکن قیامت کا دن وتر ہوگا جس کے بعد رات نہ ہوگی۔

۷ حسین بن فضل نے کہا درجات جنت آٹھ ہیں اور طبقات دوزخ سات اول شفع اور دوم وتر ہیں

۸ ابوبکر وراق نے کہا مخلوق کی صفات میں تضاد ہے عزت ذلت، قدرت عجز۔ قوت ضعف علم جہالت۔ بینائی نابینائی۔ زندگی اور موت یہ سب شفع ہیں لیکن اللہ کی صفات وتر ہیں۔ عزت بغیر ذلت کے قدرت بغیر عجز کے قوت بغیر ضعف کے علم بغیر جہالت کے اور زندگی بغیر موت کے اللہ اعلم۔

اَلْوَتِیْنَ۔ اسم منصوب۔ زندگی کی رگ۔ دل کی ڈوری۔ بجلی نے لکھا ہے دل سے کنکشن رکھنے والی ایک رگ ہے اگر کٹ جائے تو آدمی مر جاتا ہے۔ مجاہد نے کہا پشت میں ایک رگ ہے لغت میں وتین کا ترجمہ دل کی رگ کیا گیا ہے وُتُنٌ اور اَوْتِنَۃٌ جمع۔ $\frac{۲۹}{۲}$

وَتْنَۃٌ خلاف ورزی۔ وَاتِنٌ اپنی جگہ پر ثابت اور قائم رہنے والا۔ بہنے والا پانی وَتْنٌ اور وَتْنَۃٌ مصدر (ضرب) دل کی رگ پر مارنا۔ پیہم جاری رہنا سلسلہ منقطع نہ ہونا۔ مُوَاتَنَۃٌ (مفاعلۃ) کسی کام کی ملازمت۔

فَصْلُ الثَّاءِ الْمُثَلَّثَۃِ

اَلْوَثَاقَ:۔ اسم۔ بندھن۔ بندش۔ $\frac{۲۶}{۵}$

وَثَاقَہٗ:۔ اسم منصوب مضاف مفعول مطلق ہٗ ضمیر مضاف الیہ اس کی جیسی بندش جکڑ۔ $\frac{۳۰}{۱۴}$

اَلْوُثْقٰی:۔ اسم تفضیل مؤنث اَوْثَقُ مذکر وَثِیْقٌ اسم فاعل وَثَاقَۃٌ مصدر (کرم) بہت مضبوط۔ مراد محکم عقد ایمان۔ یا ایسا مضبوط وسیلہ جو ناقابل شکست ہو اور اس کے ذریعہ سے اللہ کی رضامندی حاصل ہو جائے (بغوی) $\frac{۲}{۲}$ $\frac{۲۱}{۱۲}$ (دیکھو مَوْثِقَہُمْ)

فَصْلُ الْجِيْمِ الْمُعْجَمَة

وَجَبَتْ: ۔ واحد مؤنث غائب ماضی معروف وَجْبَۃٌ مصدر (ضرب) جب گر پڑیں یعنی نحر کے بعد جب زمین پر گر پڑیں (محل) اگر دیوار گر پڑے تو وَجَبَ الحائط کہا جاتا یَجِبُ مضارع اور وَجْبَۃٌ مصدر سے (روح) وجوب جنوب سے زمین پر گر پڑنا مراد ہے کیونکہ یہ لفظ وجب الحائط وَجْبَۃٌ سے ماخوذ ہے وجب الحائط کا معنی ہے دیوار گر پڑی (کبیر) ۱۶/۱۲

وَجَدَ: ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف وَجْدٌ اور وُجُودٌ مصدر (ضرب) اس نے پایا۔ ۳/۱۲ ۱۶/۲ ۱۹/۱۱ ۲۰/۵،۶ ۳۰/۱۸ (دیکھو نَجِدُ)

وُجِدَ: ۔ واحد مذکر غائب ماضی مجہول وُجُودٌ سے وہ پایا گیا یعنی پایا جاتا ہے۔ ۱۲/۳

وُجْدِ: ۔ اسم مجرور مضاف۔ تمہاری وسعت تمہاری طاقت۔ ۶/۶۵

وَجَدَا: ۔ تثنیہ مذکر غائب ماضی معروف ان دونوں نے پایا ۱۵/۲۱ ۱۶/۱

وَجَدْتُ: ۔ واحد متکلم ماضی معروف میں نے پایا۔ ۱۹/۱۴

وَجَدْتُمْ: ۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف ۴۴/۱۲ (کیا) تم نے پالیا ۲۵/۸ تم نے پایا۔

وَجَدْتُمُوْهُمْ: ۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف هُمْ ضمیر مفعول ان کو (جہاں) پاؤ۔ ۵/۹ ۱/۴

وَجَدْتُّهَا: ۔ واحد متکلم ماضی معروف ھا ضمیر مفعول میں نے اس کو پایا۔ ۱۹/۱۴

وَجَدْنَا: ۔ جمع متکلم ماضی معروف ہم نے پایا ہم نے پالیا ۲۸/۷ ۸/۱۰،۱۲ ۹/۳ ۱۱/۱۳ ۱۳/۳ ۱۶/۵ ۱۹/۹ ۲۱/۱۲ ۲۳/۱۳ ۲۵/۸ ۲۷/۱ ۲۹/۱۱

وَجَدُوْهَا: ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف انہوں نے پایا ۵/۸،۶ ۳/۲ ۱۵/۱۸ (دیکھو یَجِدُ)

وَجِلَتْ: ۔ واحد مؤنث غائب وَجَلٌ مصدر (سمع) ڈر جاتے ہیں (ان کے دل) ۹/۵ ۱۷/۱۲
وَجِلٌ نشیبی گڑھا۔ مَوْجِلٌ نشیبی گڑھا اور خوف کی جگہ۔ وُجُولٌ بڈھے لوگ وَجَلٌ مصدر (نصر) ڈر کے مقابلہ میں جیت جانا وَجَلٌ اور مَوْجِلٌ (سمع) ڈرنا، ڈر گیا اس سے مضارع چار طرح آتا ہے یَاجَلُ یَوْجَلُ یَیْجَلُ یِیْجَلُ وَجَالَۃٌ (کرم) بڑا ہو جانا مُوَاجَلَۃٌ مقابلۂ خوف۔

وَجِلُوْنَ: ۔ صفت مشبہ جمع مذکر وَجِلٌ واحد وَجَلٌ مصدر (سمع) خوف زدہ ڈرنے والا ۶۰/۲۳

Marfat.com

وَجِلَةٌ ۔ صفت مشبہ واحد مؤنث وَجِلٌ مذکر وَجَلٌ مصدر سمع (خوف زدہ۔ ڈرنے والے۔ ڈرتے رہتے ہیں۔ 18/4

وُجُوْهٌ : ۔ جمع مرفوع نکرہ وَجْهٌ واحد چہرے 4/2 29/11 30/13،5

وُجُوْهٌ : ۔ جمع مرفوع مضاف وَجْهٌ واحد چہرے 29/2

وُجُوْهِ : جمع مجرور مضاف وَجْهٌ واحد چہرے 11/12

اَلْوُجُوْهُ : ۔ جمع مرفوع معرف باللام چہرے 16/15

اَلْوُجُوْهَ : ۔ جمع منصوب معرف باللام چہروں کو 15/16

وُجُوْهًا : ۔ جمع منصوب نکرہ چہرے 5/4

وُجُوْهَكُمْ : ۔ جمع منصوب مضاف کُمْ ضمیر مضاف الیہ۔ تم اپنے منہ اپنے چہرے اپنے رخ 2/1،2،3،6 6/6 تمہارے چہروں کو۔ 15/1

وُجُوْهِكُمْ : ۔ جمع مجرور مضاف کُمْ ضمیر مضاف الیہ تم اپنے چہروں پر۔ 5/4

وُجُوْهَهُمْ ۔ جمع منصوب مضاف هُمْ ضمیر مضاف الیہ ان کے چہروں پر 10/3 11/8 13/19 26/7 ان کے چہروں کو 18/9

وُجُوْهُهُمْ : ۔ جمع مرفوع مضاف هُمْ ضمیر مضاف الیہ۔ ان کے چہرے۔ 4/2 20/3 22/5 24/3،2 ۔

وُجُوْهِهِمْ : ۔ جمع مجرور مضاف هِمْ ضمیر مضاف الیہ۔ ان کے منہ کے بل 15/11 19/1 24/10 وہ اپنے چہروں سے 17/4 ان کے چہروں میں 26/12 30/8 ۔

وَجْهُهٗ : ۔ اسم مفرد مضاف مرفوع وُجُوْهٌ جمع 1/14 اللہ کا پسندیدہ قبلہ 12/12 رخ۔ توجہ۔ 27/12 اللہ کی ذات ۔

وَجْهَ : ۔ اسم مفرد مضاف منصوب 3/16 دن کا شروع حصہ 21/7 اللہ کی رضا۔ اللہ کا ثواب ۔

وَجْهِ : ۔ اسم مفرد مضاف مجرور اللہ کی خوشنودی ثواب۔ 3/5 13/9 29/19 30/17 ۔

وَجَّهْتُ ۔ واحد متکلم ماضی معروف تَوْجِیْہ مصدر (تفعیل) میں نے اپنا منہ پھیر دیا میں نے اپنی عبادت کا رخ کر دیا ۔

وَجْهَكَ : ۔ اسم منصوب مضاف كَ ضمیر مضاف الیہ۔ تو اپنا منہ اپنا رخ 2/1،2 11/16 21/8،7

وَجْهِكَ : ۔ اسم مجرور مضاف۔ كَ ضمیر مضاف الیہ۔ تیرے چہرہ کے لوٹانے کو، تیرے منہ پھیرنے کو

وِجْهَةٌ : ۔ مصدر بمعنی قبلہ یا اسم مکان یعنی وہ سمت جس کی طرف رخ کیا جائے اصل صورت میں واو کا موجود غیر قیاسی ہے۔ قیاس کا تقاضا ہے کہ اس کو حذف کر دیا جاتا ہے صرف اصل پہ تنبیہ کرنے کے لیے با

Marfat.com

رکھا گیا ہے دوسری صورت میں واو کا ابقاء قیاسی ہے
مراد دونوں صورتوں میں وہ سمت ہے جس کی طرف رُخ
کیا جاتا ہے ۲/۲

وَجْهَهُ: ۔ اسم منصوب مضاف ہٗ ضمیر واحد غائب
مضاف الیہ اپنا رخ ۱/۱۳ ۵/۱۵ ۲۱/۱۲ اللہ کی خوشنودی
اللہ کا دیا ہوا ثواب ۷/۱۲ ۱۵/۱۶ اللہ کی ذات ۲۰/۱۲

وَجْهُهُ: ۔ اسم مرفوع مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ
اس کا چہرہ اس کا منہ ۱۲/۱۲ ۲۵/۸

وَجْهِهٖ: ۔ اسم مجرور مضاف ہٖ ضمیر مضاف الیہ
۱۲/۵ اس کے منہ پر ۱۱/۹ اپنا منہ پھیر کر ۲۳/۱۷ اپنے رخ
سے ۲۹/۲ اوندھے منہ۔

وَجْهَهَا: ۔ اسم مفرد منصوب مضاف ھا ضمیر واحد
مؤنث غائب اس نے اپنے منہ پر، اپنے منہ کو ۲۶/۱۹

وَجْهِيَ: ۔ اسم مفرد مضاف۔ ی ساکن ضمیر واحد
متکلم مضاف الیہ۔ میں نے اپنا رخ اپنی عبادت
کا رخ ۲/۷ ۶/۱۵ ۔

وَجِيْهًا: ۔ صیغہ صفت منصوب وَجَاهَةٌ
مصدر (کرم) وجاہت والا۔ قدر و منزلت والا ۳/۱۲ ۲۲/۶

فَصْلُ الْحَاءِ الْمُهْمَلَة

وَحْدَهٗ: ۔ مصدر منصوب مضاف ہٗ ضمیر واحد
مذکر غائب مضاف الیہ یعنی ذات و صفات میں یگانہ تنہا
بے ہمتا وَحْدَهٗ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے
یا فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے ۸/۱۶ ۱۵/۵
۲۴/۱۴،۲،۲،۲ ۲۸/۴ ۔

الْوُحُوْشُ: ۔ جمع الْوَحْشُ واحد صحرائی جانور
(الوالسعود) ۳۰/۶

وَحْشٌ صحرائی جانور وحوش اور وُحْشَانٌ
جمع وَحْشِيٌّ جنگلی جانور۔ ہر چیز کی دائیں جانب لیکن
بقول اصمعی ہر چیز کی بائیں جانب وَحْشَةٌ غم غم
کرنا۔ ڈر۔ تنہائی۔ خشک زمین وَحْشِيَّةٌ وہ ہوا جو
تیزی کی وجہ سے کپڑوں میں گھس جائے وَحِيْشٌ
جنگلی جانور وَحْشَانٌ غم آگیں وَحَاشِي جمع
ارضٌ مَوْحُوْشَةٌ وہ زمین جہاں وحشی جانور بہت
ہوں اِيْحَاشٌ (افعال) زمین میں سبزہ نہ ہونا شہر
ویران اور گھر اجاڑ ہونا۔ غم کرنا۔ بھوکا ہونا خورد و نوش
کا سامان نہ ہونا۔ تَوَحُّشٌ (تفعیل) بھاگتے میں
اپنے ہتھیار اور کپڑے پھینک دینا۔
تَوَحُّشٌ (تفعل) گھر کا ویران اور اجاڑ ہو جانا۔
پیٹ خالی ہونا۔ پیٹ خالی کرنا اِسْتِيْحَاشٌ (استفعال)
غمگین ہونا۔ وحشت محسوس کرنا۔ ارضٌ مُسْتَوْحِشَةٌ
وحشت سے بھری ہوئی زمین۔

Marfat.com

وَحِيْدًا : صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ تنہا۔ منفرد $\frac{11}{74}$

اَلْوَحْيِ : مصدر مجرور معرفہ۔ وحی وہ کلام خفی ہے جو فوراً سمجھ لیا جاتا ہے (بیضاوی) وہ کلام الٰہی جس کا القاء انبیاء اور اولیاء کو ہوتا ہے وحی ہے (راغب) بیضاوی کی لکھی ہوئی تعریف اگرچہ وحی شیطانی کو شامل ہے لیکن اس جگہ وحی الٰہی مراد ہے۔ بیضاوی نے لفظ وحی کی توضیح کی ہے مرادی معنی نہیں بیان کیے ہیں اسی لیے اہلِ تفسیر نے بالوحی کی تشریح میں من اللہ لامن قبل نفسی کے الفاظ بصورت قید زیادہ کیے ہیں۔ امام راغب نے وحی اصطلاحی کی توضیح کی ہے لغوی معنی نہیں بیان کیا $\frac{11}{4}$ لفظ وحی کی مفصل توضیح کے لیے دیکھو نُوْحِيْهَا)

وَحْيٌ : مصدر مرفوع نکرہ۔ مراد کلام الٰہی جو بصورت القاء یا تعلیم جبرئیل کے ذریعہ سے حاصل ہو $\frac{27}{5}$

وَحْيًا : مصدر منصوب نکرہ القاء قلبی یا تعلیم جبرئیل۔ $\frac{25}{6}$ ۔

وَحْيِنَا : مصدر مجرور مضاف نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ ہمارے حکم سے۔ $\frac{12}{4}$ $\frac{15}{2}$

وَحْيُهٗ : مصدر مرفوع مضاف ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ اس کا القاء یا تعلیم جبرئیل $\frac{16}{15}$ ۔

فصل الدال المہملہ

وَدَّ : واحد مذکر غائب ماضی وُدٌّ مَوَدَّۃٌ مصدر (سمع) اس نے دل سے چاہا۔ دل سے خواہش کی $\frac{1}{12}$ $\frac{5}{12}$ (دیکھو المودۃ اور تَوَدُّ)

وَدًّا : علم معرفہ حضرت نوح کی قوم کے ایک بت کا نام ہے $\frac{29}{10}$

وُدًّا : (اسم) محبت، چاہت۔ دوستی یعنی اللہ بھی ان سے محبت کریگا اور وہ آپس میں بھی محبت کریں گے۔ $\frac{16}{9}$

وَدَّتْ : واحد مؤنث غائب ماضی معروف وُدٌّ مَوَدَّۃٌ مصدر (سمع) اس نے دل سے چاہا دل سے رغبت کی $\frac{3}{15}$ ۔

وَدَّعَكَ : واحد مذکر غائب ماضی معروف تَوْدِيْعٌ مصدر (تفعیل) كَ ضمیر خطاب مفعول اس نے تجھکو (نہیں) چھوڑ دیا $\frac{30}{18}$ (دیکھو مستودع)

اَلْوَدْقَ : اسم۔ بارش۔ سخت بارش $\frac{18}{4}$ $\frac{21}{8}$

وَدْقٌ ۔ بارش۔ سخت بارش وَدِيْقَۃٌ گرمی کی شدت۔ تروتازہ مقام۔ سبزہ کی جگہ۔ وَادِقٌ تیز تلوار مَوْدِقٌ بارش کی جگہ وَدْقٌ مصدر (ضرب) (بذر لعیالی) قریب سونا رتا

ہونا اور بذریعہ (بعبارہ) آرام پانا کسی سے مانوس ہونا اگر
اس کے بعد کوئی حرف جار نہ ہو تو معنی ہوگا ٹپکنا
برسانا۔ جاری ہونا۔ فراخ ہونا۔ تلوار کا تیز ہونا۔ اِیْدَاقٌ
(افعال) مینہ برسانا۔

وَدُّوْا: ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف وُدٌّ
اور مَوَدَّةٌ مصدر (سمع) انہوں نے تمنا کی انہوں
نے دل سے چاہا ۲/۱۰۹ ۴/۸۹ ۵/۲۸ ۳/۶۹ اور دیکھو

وَدُوْدٌ: صیغہ مبالغہ نکرہ محبت کرنے والا یعنی
ثواب دینے والا ۸/۱۲

اَلْوَدُوْدُ: ۔ صیغہ مبالغہ معرفہ محبت کرنے والا
یعنی ثواب دینے والا ۱۰/۳۰

فصل الرّاء المهملہ

وَرَاءَ: ۔ ۱۱، ۱۲/۱ ۱۰/۴۲ ۱/۵ ۱۷/۶ ۸/۱۲ ۱/۱۶
۱/۱۸ ۱۸/۲۷ ۲۰، ۷/۲۹ ۹/۳۰

وَرَآءِ: ۔ ۷/۱۲ ۴/۲۲ ۶/۲۵ ۱۲/۲۶ ۵/۲۸

علامہ بیضاوی نے ذکر کیا ہے کہ وراء
اصل میں مصدر ہے جس کو بطور ظرف استعمال کیا
جاتا ہے اس کی اضافت فاعل کی طرف بھی ہوتی ہے
اور مفعول کی طرف بھی اول صورت میں مراد ہوتی
ہے چھپانے والی چیز یعنی ایسی چیز جس کی آڑ میں
کوئی ہو جائے ظاہر ہے کہ اس وقت وہ چیز آگے ہوگی
اور چھپنے والا شخص پیچھے اور صورت ثانی اسکے برعکس
ہے آدمی اس چیز سے آگے ہوگا اور وہ چیز پیچھے اسلئے
وراء کا معنی آگے پیچھے دونوں ہے لیکن قاضی صاحب
نے اسکی توجیہ نہیں بیان کی کہ وراء کا معنی علاوہ اور
سوا کیوں آتا ہے ممکن ہے ضعیف توجیہ کر لی جائے
کہ جو چیز کسی کے علاوہ ہوتی ہے وہ آگے ہوتی ہے یا پیچھے۔

اصل وجہ یہ ہے کہ وراء مصدر ہے لیکن
اس کا معنی ہے آڑ۔ حد فاصل۔ کسی چیز کا آگے ہونا
پیچھے ہونا علاوہ اور سوا ہونا۔ فصل اور حد بندی
پر دلالت کرتا ہے اس لیے سب معنی میں
مستعمل ہے اسی لیے باب فَتَحَ سے وَرَأَهٗ
کا معنی ہے اس کو دور کر دیا وَرَأَ مِنَ الطَّعَامِ
کھانے سے سیر ہو گیا۔

ما ورثت الا ما ورثت میں نہیں سمجھا تَوَرَّأَتْ
عَلَيْهِ الْأَرْضُ اس پر زمین تنگ ہو گئی۔
(حکاہ ابن جنی۔ لسان العرب) وراء کا استعمال
معلوم کرنے کے لیے مندرجہ ذیل تفصیل
پڑھو ۱۱/۱۔ ۱/۵ ۱/۱۸ ۷/۲۹ علاوہ۔ سوا
۱۲/۱ ۱۰/۴ پس پشت ڈال دیا یعنی اس پر
عمل نہیں کیا ۸/۱۲ اس کو ناقابل لحاظ

Marfat.com

خیال کیا۔ اعتبار کے ناقابل۔ ۷/۱۷ ۱۲/۷ ۲۲/۴ ۲۵/۹ ۲۶/۱۲
۲۷/۱۸ ۲۸/۵ ۳۰/۹ پیچھے ۱۲/۱ ۲۹/۲۰ آگے (دیکھو الموریات)

وَرَآءَکُمْ: ۔ تمہارے پیچھے ۵/۱۲

وَرَآءَ: ۔ اس کے علاوہ یا اس کے بعد ۱۳/۱۵

وَرَآءِهِمْ ۔ ان کے آگے ان کے سامنے ۱۸/۶ ۲۵/۱۷ ان کے آگے پیچھے ہر طرف سے ۳۰/۱۰

وَرَآءِیْ: ۔ میرے بعد میرے مرنے کے پیچھے ۱۶/۴

وَرِثَ: ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف (حسب) قائم مقام ہوا علم کا وارث ہوا۔ ۱۹/۱۷

وَرِثُوْا: ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف وِرَاثَةٌ اور میراث مصدر (حسب) انہوں نے بطور وراثت کتاب حاصل کی، ۹/۱۱

وَرِثَهٗ: ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف ہٗ ضمیر مفعول اس کے وارث ہوتے ۴/۱۳

وَارِثِیْنَ: ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور مضاف وارث واحد مالک حصہ دار۔ ۱۹/۹ (دیکھو میراث)

اَلْوِرْدُ: ۔ اسم۔ گھاٹ۔ گھاٹ کا پانی۔ اترنے کی جگہ۔ اس جگہ آخری معنی مراد ہے ۱۲/۹ .

وِرْدًا: ۔ جمع وارِدٌ واحد۔ پیاسے وارد پانی پر پہنچنے والے کو کہتے ہیں اور پانی لینے یا پینے کے لیے پانی پر پہنچنے والا پیاسا ہوتا ہے اس لیے وارد کا ترجمہ ہو گیا پیاسا ۱۶/۹

وَرَدُوْا: ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف وُرُوْدٌ مصدر (ضرب) وہ (نہیں) آگئے (نہیں) داخل ہوتے ۱۷/۷

وَرْدَةً: ۔ اسم جنس۔ گلاب کا پھول یعنی سرخ ۲۷/۱۲ (دیکھو مَوْرُوْد)

وَرِقِ: ۔ اسم جنس مضاف اَوْرَاقٌ جمع پتے ۸/۹ ۱۶/۱۶ ۔

وَرِقِکُمْ: ۔ اسم جنس مضاف کُمْ ضمیر مضاف الیہ تمہارا چاندی کا سکہ۔ ۱۵/۱۵

وَرَقَةٍ: ۔ اسم مفرد نکرہ تارہ وحدت کوئی ایک پتہ ۴/۱۲

وَرَقَةٌ عیب دُرْقَةٌ خاکستری رنگ وَرِقٌ
وَرَقٌ وَرِقٌ چاندی کا سکہ وَرَقٌ پتہ کتاب ہو
کاغذ وَرَقَةٌ ایک پتہ۔ جانوروں کے بالوں
روندا ہوا ریزہ ریزہ چورا۔ ہر زندہ جانور ہر ق
کا مال۔ قوم کے نوجوان، لوگوں کی نیکیاں اور خوشیا
دنیا کی رونق اور خوشی۔ کمینہ اور نالائق آدمی۔ با
اور جوانمرد (اضداد) وَرَاقٌ زمین کی سبزی
وِرَاقٌ درختوں کی پتیاں نکلنے کا وقت وِرَاقٌ
کاغذ تراشی۔ کتاب نویسی وَرْقَاءُ بھیڑیا۔ کبوتر

Marfat.com

فاختہ۔ وَرَّاقٌ بہت روپیہ والا۔ کاغذ پھاڑنے والا
ورق ساز۔ لکھنے والا۔

وَرْقٌ مصدر (ضرب) درخت کا سبز ہو جانا
اِیْرَاقٌ درخت کا با ورق ہو جانا کسی کا مالدار ہو جانا
ہر صاحب مقصد کا ناکام واپس ہونا۔ تَوْرِیْقٌ درخت
کا پتی دار ہو جانا تَوَرُّقٌ جانور کا پتے کھانا۔

وُوْرِیَ: ۔ واحد مذکر غائب ماضی مجہول مُوَارَاۃٌ
مصدر (مفاعلۃ) وہ چھپایا گیا۔ وہ چھپا رہا۔ ۸/۹
(دیکھو المواریات)

اَلْوَرِیْدِ۔ گردن کی رگ۔ شہ رگ اَوْرِدَۃٌ
جمع۔ ۲۶/۱۲

فَصْلُ الزَّاءِ الْمُعْجَمَۃِ

وَزَرَ: ۔ اسم منصوب۔ پناہ گاہ۔ زمخشری نے
کشاف میں لکھا ہے کل ما التجات الیہ من جبل
وغیرہ وتخلصت فیہ فہو وزر واشتقاقہ
من الوزر وھو الثقل یعنی لفظ وَزَرَ کا ماخذ
وِزْرٌ ہے وِزْرٌ کا معنی بوجھ پہاڑ ہو یا کچھ اور جس
چیز کی پناہ لی جائے وہ وَزَرٌ ہے۔ ۲۹/۱۴ دیکھو وازرۃ)

وِزْرَ: ۔ اسم مفرد منصوب مضاف گناہ کا بوجھ
اَوْزَارٌ جمع ۳/۸ ۱۵/۲ ۲۳/۱۵ ۱۳/۱۵ ۲۷/۴ (دیکھو وَازِرَۃٌ)

وِزْرَکَ: ۔ اسم مفرد منصوب مضاف کَ ضمیر
مضاف الیہ تیرا بوجھ۔ ۳۰/۱۹ وِزْر سے مراد سبکہ وہ
لغزشیں ہیں جو نبوت سے پہلے رسول اللہ سے
ہوئی تھیں مطلب یہ کہ دور جاہلیت کی لغزشیں ہم
نے معاف کر دیں (حسن، مجاہد، قتادہ، ضحاک یا
سہو وخطا (حسین بن فضل) نبوت کا بار ہم نے
تمہارے لیے ہلکا کر دیا (ابو عبیدہ اور عبد العزیز بن یحییٰ)

وِزْرًا: ۔ اسم مفرد نکرہ۔ گناہوں کا بھاری بوجھ ۱۶/۱۴
(دیکھو وَازِرَۃٌ)

اَلْوَزْنُ: ۔ مصدر (ضرب) تولنا۔ جانچنا
اندازہ کرنا مراد وزن اعمال ۸/۸

اَلْوَزْنُ: ۔ مصدر (ضرب) تولنا۔ جانچنا۔
مراد غلہ وغیرہ کی وزن کشی ۲۷/۱۱ (دیکھو الموازین)

وَزْنًا: ۔ اسم مصدر۔ قدر و منزلت ۱۶/۲ علامہ
ابو السعود نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے ولا نجعل
لہم مقدارا واعتبار الان مدارہ الاعمال
الصالحۃ وقد حبطت بالمرۃ یعنی ہم ان کی کوئی قدر و
منزلت نہیں کریں گے کیونکہ قدر و منزلت کا مدار اعمال صالحہ
پر ہے اور ان کے اعمال صالحہ نابود ہوں گے (دیکھو الموازین)

وَزَنُوْا: ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف وَزْنٌ
اور زِنَۃٌ مصدر (ضرب) انہوں نے تول کر دیا۔

Marfat.com

پ ۳۰/۸ (دیکھو الموازین)

وَزِيْرًا :۔ صیغہ صفت وَزْرٌ سے مددگار ناصر معین ۱۶/۱۱ ۱۹/۲ (دیکھو وَازِرَةٌ)

فصل السّين المهملة

وَسَطًا :۔ صیغہ صفت وَسْطٌ مصدر (ضرا) ٹھیک درمیانی یعنی برگزیدہ عادل ۲/۱ (مدارک و بیضاوی)

وَسْطٌ ہر چیز کا ٹھیک درمیانی حصہ بالکل درست وَسِيْطٌ وہ شخص جو نسبی اعتبار سے درمیانی اور مرتبہ کے اعتبار سے بہت بڑا ہو وَسَاطَةٌ درمیانی ذریعہ وُسُوْطٌ کسی کی چھولداری وَاسِطٌ دانت اَوْسَطُ درمیانی وُسْطٰی: بیچ والی بیچ کی انگلی وَسْطٌ اور سِطَةٌ مصدر (ضرب) بیچ میں ہونا۔ بیچ میں بیٹھنا تَوَسِيْطٌ کسی چیز کو بیچ میں لانا۔ کسی چیز کو دو برابر کے حصوں میں بانٹ دینا تَوَسُّطٌ درمیان میں واقع ہونا درمیانی چیز لینا جو نہ سب سے اعلیٰ ہو نہ ادنیٰ: بیچ میں بیٹھنا۔

وَسَطْنَ ۔ جمع مؤنث غائب ماضی معروف سِطَةٌ اور وَسْطٌ مصدر (ضرب) درمیان میں گھس گئے۔ بیچ میں آ گئے۔ پ ۳۰/۲۵

اَلْوُسْطٰى ۔ اسم تفضیل مؤنث اَلْاَوْسَطُ مذکر درمیانی نماز ۲/۱۵ مراد نماز فجر (عمر۔ عبداللہ بن عمر۔ ابن عباس۔ معاذ بن جبل۔ جابر۔ عطاء۔ عکرمہ۔ مجاہد مالک، شافعی) نماز ظہر (زید بن ثابت ابو سعید خدری اسامہ بن زید) نماز عصر (ابن مسعود ابو ایوب انصا[ری] ابوہریرہ، عائشہ۔ قتادہ حسن بصری ابراہیم نخعی) نماز مغرب (قبیصہ بن ذویب و لم ینقل عن احد من السلف بعض متاخرین نے بغیر کسی روایتی ثبوت کے نماز عشاء کہا ہے بعض علماء کا فیصلہ یہ پانچوں میں سے کوئی نماز مراد ہے اللہ نے مبہم رکھا تا کہ سب کی پابندی کی جائے

وَسِعَ : ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف مصدر (سمع) اس نے سما لیا یعنی اس کا علم یا قدرت ہر چیز کو محیط ہے ۳/۲ اس کے علم نے ہر چیز کو اپنے اندر سما لیا ہے۔ ۷/۱۵ ۱۶/۱۴ ۔

وَسِعَتْ ۔ واحد مؤنث غائب ماضی معروف سِعَةٌ سے اس نے سما لیا یعنی ہر چیز کو عام ہے

وَسِعْتَ ۔ واحد مذکر حاضر ماضی معروف سے تو نے سما لیا یعنی تیری رحمت اور علم ہر چیز کو محیط

وُسْعَهَا ۔ اسم مضاف هَا مضاف الیہ

Marfat.com

طاقت اس کی سمائی اس کی قدرت (کے بقدر ۲/۱۴ ۳/۸ پ ۳ ۱۲۶ پ ۱۵/۴ (دیکھو موسعون)

وَسَقَ: ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف وَسْقٌ مصدر (ضرب) سمیٹ کر جمع کر لیا یعنی سمیٹ کر جمع کرتی ہے چھپاتی ہے۔ آدمی پرند سب کو رات سمیٹ کر ہر ایک کے ٹھکانے پر پہنچا دیتی ہے (محلی) ۳۰/۹ ۔ (دیکھو اِتَّسَقَ)

اَلْوَسْوَاسِ: ۔ مصدر وَسْوَسَةٌ بھی مصدر ہے اور باعنی مجرد کسی بُری چیز کا دل میں پیدا کرنا۔ اندرونی اغوا۔ وِسْوَاس کا بھی یہی معنی ہے وسواس شیطان کو بھی کہتے ہیں کہتے ازشکاری کی ہلکی آواز۔ ہوا کے جھونکے سے درخت کی خفیف سرسراہٹ ۳۰/۲۹

وَسْوَسَ: ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف وَسْوَسَةٌ مصدر (فَعْلَلَةٌ) دل میں برا خیال پیدا کیا اغوا طلبی کیا۔ پ ۹ ۱۶/۱۶

اَلْوَسِيْلَةَ: ۔ اسم قرب۔ نزدیکی۔ قرب کا ذریعہ خطیب فی السراج (یعنی طاعت (سیوطی) امام رازی نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے الوسیلۃ فعیلۃ من وصل الیہ اذا تقرب الیہ۔ یعنی وسیلہ صفت کا صیغہ بروزن فعیلہ ہے وصل الیہ سے ماخوذ ہے وَسَلَ کا معنی ہے تَقَرَّبَ قرب ہو گیا سیوطی نے آیت ۱۰/۶ کی تفسیر میں اَلْوَسِيْلَة کی تشریح کی ہے ما یقربکم الیہ من الطاعۃ وسیلہ وہ چیز ہے جو اللہ کے قریب تم کو پہنچا دے یعنی طاعت۔ اور آیت ۱۵/۶ کی تفسیر میں الوسیلۃ کی تشریح کی ہے القربۃ بالطاعۃ طاعت کے ذریعہ سے قرب۔ حاصل اختلاف یہ نکلا کہ خطیب اور رازی کے نزدیک وسیلہ بروزن فعیلہ صفت کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے قرب کا ذریعہ۔ قریب کر دینے والا۔ اور سیوطی نے وسیلہ کو صیغہ صفت بھی قرار دیا ہے اور مصدر بھی۔ ذریعہ قرب کو بھی وسیلہ کہتے ہیں یعنی طاعت کو اور قرب کو بھی جو طاعت کے ذریعے سے حاصل ہوتا ہے۔ وجہ جامع یہ ہو سکتی ہے کہ وسیلۃ اصل میں مصدر ہے لیکن صفتی معنی میں مستعمل ہے۔ صاحب قاموس نے لکھا ہے وَسِيْلَةٌ سبب دستاویز۔ نزدیکی مرتبہ بادشاہ کے نزدیک منزلت وَسِيْلٌ اور وَسَائِلُ جمع وَاسِلٌ لازم اللہ کی طرف راغب وَاسِلَةٌ بمعنی وَسِيْلَةٌ، تَوْسِيْلٌ (تفعیل) قرب ڈھونڈھنا ایسا کام کرنا جس سے قرب حاصل ہو تَوَسُّلٌ بمعنی تَوْسِيْلٌ تَوَسُّلٌ چوری کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ پ ۶/۱۰ ۱۵/۶

فَصْلُ الصَّادِ الْمُهْمَلَةِ

وَصْفُهُمْ: ۔ مصدر مضاف هُمْ مضاف الیہ

ان کے بیان (کی) ۳۰/۶ بیان سے مراد ہے بیان کی غلطی (مولانا تھانوی)

وَصْفٌ اور صِفَۃٌ کسی حالت کا بیان۔

وَصَافَۃٌ خدمت گاری وَصَّافٌ وصف شناس

وَصْفٌ اور صِفَۃٌ حالت کو بیان کرنا (ضرب)

وَصَافَۃٌ مصدر (کرم) خدمت گار ہو جانا۔ خدمتگاری کرنا اِیْصَافٌ (افعال) خدمتگاری کرنا اور خدمتگاری

اِتِّصَافٌ (افتعال) کسی حالت کا حامل ہونا آپس میں کسی چیز کی تعریف کرنا۔ اِسْتِیْصَافٌ (استفعال) طبیب سے علاج معلوم کرنا۔

وَصَّلْنَا:۔ جمع متکلم ماضی معروف تَوْصِیْلٌ مصدر (تفعیل) ہم نے پے در پے بھیجا۔ ہم نے کھول کر بیان کر دیا۔ ۲۰/۹

وَصْلٌ جوڑ۔ بند وِصْلٌ اور وُصْلٌ وہ ہڈی جو دوسری ہڈی سے وابستہ نہ ہو اَوْصَالٌ جمع وُصْلَۃٌ ملاپ وَاصِلَۃٌ اصلی بالوں میں دوسرے اصلی یا مصنوعی بال جوڑنے والی عورت مُسْتَوْصِلَۃٌ اصلی بالوں میں دوسرے بال جڑوانے والی عورت

مَوْصِلٌ جائے اتصال۔ جوڑ کی جگہ۔

وَصْلٌ اور صِلَۃٌ مصدر (ضرب) جوڑنا۔ جڑنا پہنچنا۔ خالص دوستی کرنا۔ عطیہ دینا ایصال مصدر (افعال) پہنچانا جوڑ دینا۔ اِتِّصَالٌ (افتعال) پہونچنا جڑنا کسی کام کا مسلسل ہوتے رہنا تَوَاصُلٌ (تفاعل) وِصَالٌ اور مُوَاصَلَۃٌ (مفاعلۃ) کسی کام پر دوام اور تسلسل۔

وَصّٰی:۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف تَوْصِیَۃٌ مصدر (تفعیل) حکم دیا ۱/۱۲ ۲۵/۲۔ (دیکھو مُوْصٍ)

اَلْوَصِیْدُ:۔ اسم۔ گھر کی دہلیز گھر کا صحن۔ مراد غار کی دہلیز ۱۵/۱۵ وَصَدَ بننا وَصَّادٌ بننے والا وَصْدٌ مصدر (ضرب) قائم رہنا باقی تنقیح کے لیے دیکھو مُؤْصَدَۃٌ اور کَہْفٌ)

وَصّٰکُمْ:۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف تَوْصِیَۃٌ مصدر (تفعیل) کُمْ ضمیر مفعول۔ اس نے تم کو حکم دیا ۸/۱۲،۶ (دیکھو مُوْصٍ)۔

وَصِیْلَۃٌ:۔ وہ نوخیز اونٹنی جس کے سب سے پہلے حمل میں مادہ بچہ ہو اور دوسری مرتبہ گابھن ہو تب بھی مادہ بچہ ہو چونکہ دونوں مرتبہ کے گابھن میں مسلسل مادہ بچہ پیدا ہوتا تھا بیچ میں کوئی نر بچہ فاصل نہ ہوتا تھا اس لیے اس کو وصیلۃ کہا جاتا تھا ایسی اونٹنی کو عرب کے مشرک بتوں کے نام پر سانڈ کی طرح چھوڑ دیتے تھے اسکا دودھ نہیں دو

تھے (آل عمران) ۷/۴

وَصَّيْنَا: ۔ جمع متکلم ماضی معروف تَوْصِيَةٌ سے ہم نے حکم دیا (ترجمہ تھانوی) ۵/۱۶ ۲۰/۱۳ ۲۱/۱۱ ۲۵/۳ ۲۶/۲

وَصِيَّةً: ۔ وصیّت مصدر ہے (سمع) یعنی مرے کا وہ حکم جو مرنے سے پہلے بعض لوگوں کے متعلق وہ دے کر مرتا ہے کہ میرے ترکہ میں سے اتنا مال فلاں فلاں شخص کو دینا زیادہ سے زیادہ کل مال کے ایک تہائی حصہ میں وصیت میت واجب النفاذ ہے تفصیل فقہ میں مذکور ہے ۲/۱۵ ۴/۱۲ ۔

جاہلیت کے زمانہ میں مردہ شوہر کی عدت کی میعاد ایک سال تھی اسی لیے ابتداء اسلام میں فرض کر دیا گیا تھا کہ ایک سال تک بیوہ کو شوہر کے مکان سے نہ نکالا جائے اور اس کے نان نفقہ کی خبرگیری کی جائے لیکن پھر چار ماہ دس دن کی عدت مقرر کر دی گئی اور یہ حکم منسوخ ہوگیا ۔

وَصِيَّةٌ: ۔ مصدر (سمع) وصیت کے بعد ۴/۱۲

اَلْوَصِيَّةُ: ۔ مصدر (سمع) وصیت ابتداء اسلام میں والدین اور دوسرے اقربا کے لیے مال دینے کی وصیت کرنی فرض تھی آیت میراث سے اس حکم کا نسخ ہوگیا ۲/۴

اَلْوَصِيَّةُ: ۔ مصدر (سمع) وصیت کرنا ۔ ۷/۴

فصل الضَّادِ المُعْجَمَة

وَضَعَ: ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف وَضْعٌ مصدر (فتح) اس نے قائم کیا اس نے رکھا ۲۷/۱۱ (دیکھو مَوَاضِعِهٖ)

وُضِعَ: ۔ واحد مذکر غائب ماضی مجہول ۴/۱ بنایا گیا یعنی عبادت خانہ بنایا گیا ۱۵/۱۸ رکھا جائیگا (ماضی بمعنی مستقبل یقینی) ۲۴/۴ (کھول کر رکھی جائیگی) (دیکھو مواضِع ۱)

وَضَعَتْ: ۔ واحد مؤنث غائب ماضی وَضْعٌ سے اس نے جنا ۳/۱۲ (مواضع ۱)

وَضَعَتْهُ: ۔ واحد مؤنث غائب ماضی سے ہٗ ضمیر مذکر مفعول ۔ اس نے اس کو جنا ۲۶/۲ (مواضع ۱)

وَضَعَتْهَا: ۔ واحد مؤنث غائب ماضی وَضْعٌ سے هَا ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول اس نے اس (لڑکی) کو جنا ۳/۱۲ (مواضع ۱)

وَضَعْتُهَا: ۔ واحد متکلم ماضی وَضْعٌ سے ۔ میں نے اس کو جنا ۔ ۳/۱۲ (مواضع ۱)

وَضَعْنَا: ۔ جمع متکلم ماضی معروف وَضْعٌ سے

Marfat.com

ہم نے آتار دیا۔ ہم نے ہلکا کر دیا ۱۹/۳۰ (دیکھو وِزرَكَ اور موضعہ)

وَضَعۡنَا: ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف سے ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول اس نے اس کو بنایا۔ اس کو اس کی جگہ رکھا ۱۱/۲۷ (دیکھو مَوَاضِعِهٖ

فَصۡلُ الطَّاءِ المُهۡمَلَة

وَطۡأً: ۔ اسم۔ تکلیف مشقت دشواری۔ ایک قرأت میں وِطَاءً ہے وِطَاءً مصدر ہے بمعنی مُوَاطَاةٌ (مفاعلۃ) موافقت یعنی سننے کی سمجھنے سے موافقت کانوں کی دل کے ساتھ موافقت مراد یہ ہے کہ قرآن سنکر سمجھنا بہت دشوار ہے۔ ۲۹/۱۲ (دیکھو تُوَاطِئُوا)

وَطَرًا: ۔ اسم مفرد، حاجت۔ ضرورت اَوۡطَارٌ جمع ۲۲/۲ وَطَرٌ کے معنی نیاز مند اور قابل توجہ ضرورت کے بھی ہیں۔ اس سے فعل مشتق نہیں ہوتا۔

فَصۡلُ العَيۡنِ المُهۡمَلَة

وِعَاءِ: ۔ اسم مفرد مضاف اَوۡعِيَةٌ جمع۔ برتن تھیلا۔ ۱۳/۳ (دیکھو اَوۡعِيَةٌ)

وَعَدَ: ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف وَعۡدٌ مصدر ض اس نے وعدہ کیا ۵/۱۰ ۶/۶ ۸/۱۲ ۱۰/۱۵

۱۳/۱۶ ۱۶/۷ ۱۷/۱۶ ۱۸/۱۳ ۲۳/۲ ۲۶/۱۱،۱۲ ۲۷/۱۴ دیکھو مَوۡعِدَةٍ)

وُعِدَ: ۔ واحد مذکر غائب ماضی مجہول وَعۡدٌ [...] سے۔ وعدہ کیا گیا ۱۳/۱۱ ۱۸/۱۴ ۲۶/۹ (مَوۡعِدَةٍ)

وَعۡدَ: ۔ اسم اور مصدر منصوب مضاف وَعۡدٌ [...] اور وعدہ کرنا (ض) ۱۴/۱۵ ۱۵/۱۵،۷ ۱۱/۱۱،۱۶ ۱۲/۴ ۱۳/۱۶

۱۵/۱۵ ۱۶/۱۲ ۲۰/۴ ۲۱/۴،۹،۱۰،۱۲ ۲۲/۱۲ ۲۳/۱۶ ۲۴/۵،۱۱،۱۲ ۲۵/۲۰ ۲۶/۲ ۔ (دیکھو موعدۃ)

وَعۡدُ: ۔ اسم اور مصدر مرفوع مضاف وعدہ اور [...] وعدہ کرنا۔ ۱۳/۱۰ ۱۵/۱،۲۰ ۱۶/۲،۷ ۲۹/۱۳ ۔ (دیکھو موعدۃ)

وَعۡدِ: ۔ اسم و مصدر مجرور مضاف وعدہ اور [...] وعدہ کرنا۔ ۱۳/۱۹ (دیکھو موعدۃ)

اَلۡوَعۡدُ: ۔ اسم و مصدر مرفوع معرف باللام وعدہ [...] اور وعدہ کرنا راحت کا یا تکلیف دینے کا اکثر [...] جگہ روز قیامت مراد ہوتا ہے۔ ۱۱/۱۰ ۱۷/۲،۷ [...] ۱۲/۹ ۲۳/۲ ۲۹/۲ ۔ (دیکھو موعدۃ)

اَلۡوَعۡدَ: ۔ اسم و مصدر منصوب معرف باللام [...] وعدہ اور وعدہ کرنا۔ ۱۴/۱ (دیکھو موعدۃ)

اَلۡوَعۡدِ: ۔ اسم و مصدر مجرور معرف باللام [...] وعدہ اور وعدہ کرنا۔ ۱۶/۷ (دیکھو موعدۃ)

وَعۡدٌ: ۔ اسم و مصدر مرفوع نکرہ۔ وعدہ [...]

Marfat.com

اور وعدہ کرنا۔ ۱۶/۷

وَعْدٌ :۔ اسم ومصدر مرفوع نکرہ۔ وعدہ اور وعدہ کرنا۔ ۱۲/۶ (دیکھو موعدۃ)

وَعْدًا :۔ اسم ومصدر منصوب نکرہ۔ وعدہ اور وعدہ کرنا۔ ۱۱/۲ ۱۴/۱۱ ۱۵/۱ ۱۲/۱۳ ۱۶/۷ ۱۸/۱۶ ۲۰/۱۰ (دیکھو موعدۃ)

وَعَدْتُكُمْ :۔ واحد متکلم ماضی معروف وَعْدٌ مصدر (ضرب) کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول میں نے تم سے وعدہ کیا۔ ۱۳/۱۶ (دیکھو موعدۃ)

وَعَدْتَنَا :۔ واحد مذکر حاضر ماضی معروف وَعْدٌ سے نا ضمیر جمع متکلم مفعول۔ تو نے ہم سے وعدہ کیا۔ ۴/۱۱ (دیکھو موعدۃ)

وَعَدْتَهُمْ :۔ واحد مذکر حاضر ماضی معروف وَعْدٌ سے هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب تو نے ان سے وعدہ کیا۔ ۲۴/۹ (دیکھو موعدۃ)

وَعَدْنَا :۔ جمع متکلم ماضی معروف وَعْدٌ سے۔ ہم نے وعدہ کیا ۲۰/۱۱ ۲۵/۱۰ (دیکھو موعدۃ)

وُعِدْنَا :۔ جمع متکلم ماضی مجہول وَعْدٌ سے۔ ہم سے وعدہ کیا گیا ۱۸/۵ ۲۰/۲ (دیکھو موعدۃ)

وَعَدَنَا :۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف نا ضمیر جمع متکلم مفعول اس نے ہم سے وعدہ کیا۔ ۲۱/۱۸،۱۹ (دیکھو موعدۃ)

وَعَدُوْا :۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف وَعْدٌ سے۔ انہوں نے وعدہ کیا۔ ۱۰/۱۶ (دیکھو موعدۃ)

وَعِيْدِ :۔ مصدر مضاف مجرور اصل میں وعیدی تھا۔ میرا وعدۂ عذاب۔ میری طرف سے ڈراوا ۱۳/۱۵ ۲۶/۵، ۱۶ (دیکھو موعدۃ)

اَلْوَعِيْدِ :۔ مصدر معرف باللام۔ وعدۂ عذاب ڈراوا۔ ۱۶/۵ ۲۶/۱۱ (دیکھو موعدۃ)

وَعَظْتَ :۔ واحد مذکر حاضر۔ ماضی معروف وَعْظٌ مصدر (ضرب) (خواہ) تو نصیحت کرے ۱۹/۱۱ (دیکھو اَلْمَوْعِظَةُ)

فَصْلُ الْفَاءِ

وِفَاقًا :۔ مصدر (مفاعلۃ) بمعنی موافق یعنی مصدر بمعنی اسم فاعل۔ جتنا جرم اتنی ہی سزا۔ ۳۰/۱

وَفْقٌ موافق پسند وَفْقٌ ہمراہ وِفْقٌ مصدر (حسب) موافق پانا اِيْفَاقٌ (افعال) نزدیک ہونا۔ موافق ہونا ملاقات ہونا۔ اَوْفَقَ السَّهْمَ اور بِالسَّهْمِ تیر کو کمان پر چڑھا لیا۔ تَوْفِيْقٌ (تفعیل) کسی کو کسی کام میں مدد دینا۔ مُوَافَقَةٌ اور وِفَاقٌ موافق پانا اور موافقت کرنا۔ تَوَفُّقٌ (تفعل) کسی کام پر قابو پانا۔ تَوَافُقٌ

Marfat.com

(تفاعل) باہم مدد کرنا ایک رائے ہونا۔ اِتِّفَاقٌ
(افتعال) باہم ایک رائے ہونا موافقت کرنا۔
آپس میں نزدیک ہونا۔ (قاموس صحاح)

وَفْدًا ۔ مصدر مہمانی۔ جمع وَافِدٌ واحد
مہمان یا کسی قوم کا نمایندہ یا قاصد اِس آیت
میں مہمان کا معنی ہے۔ ۱۶/۹

وَفْدٌ پہاڑ کی بلندی۔ ریت کا اونچا ٹیلہ
آنے والا۔ قاصد یا نمائندہ بن کر آنے والا
آنیوالا مہمان وُفُوْد، وَفْد اوفاد وُفَّد
جمع وَفْدٌ وُفُوْدٌ وِفَادَۃٌ اور افادۃ مصادر
(ضرب) اگر مفعول پر اِلٰی یا عَلٰی ہو تو نمایندہ
یا مہمان بنکر آنے کو کہتے ہیں اِیْفَادٌ (افعال)
کسی کو نمائندہ یا قاصد بنا کر بھیجنا تَوْفِیْدٌ
(تفعیل) کا بھی یہی معنی ہے۔

وَفّٰی ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف تَوْفِیَۃٌ
۔ مصدر (تفعیل) اُس نے پورا کیا۔ ۳۷/۲
وُفِّیَتْ ۔ واحد مذکر غائب ماضی مجہول۔
تَوْفِیَۃٌ مصدر (تفعیل) پورا پورا دیا جائیگا
(ماضی بمعنی مستقبل) ۳۰/۱۱ ۲۴/۳ ۔
وَفّٰهُ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف تَوْفِیَۃٌ
مصدر (تفعیل) ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مفعول
اس کو پورا دے دیا۔ ۳۹/۲۴ (دیکھو الموفون)

فَصْلُ الْقَافِ

وَقَارًا :۔ اسم و مصدر (کَرُمَ) عزت عظمت
۲۹/۹ ابن عباس، مجاہد، کلبی، اور سعید بن جبیر نے
اس آیت میں وقار کا ترجمہ عظمت ہی کیا ہے توقیر
کا اسم وقار ہے (بغوی) یعنی تم اللہ کی عظمت سے
نہیں ڈرتے اللہ کی عزت و برتری کا لحاظ نہیں
کرتے۔

وَقْرٌ کان کی گرانی۔ سنائی جاتی رہنا۔ کینہ وَقْرَۃٌ
بکریوں کا گلہ۔ آدمیوں کا کنبہ۔ کان کی گرانی۔ بوڑھا
وِقْرٌ بوجھ وَقَرَاتٌ آثار نشانیاں وُقُرٌ بردبار
بھاری بھرکم وَقَارٌ بردباری عزت عظمت وُقُوْرٌ
بردبار سنجیدہ وَقْرٌ مصدر (ضرب) گراں گوش
ہونا قِرَۃٌ مصدر (ضرب) بردبار ہونا وُقُوْرٌ
اور وَقْرٌ (ضرب) پنڈلی کی ہڈی پھٹ جانا وَقْرٌ
مصدر (ضرب و سمع) بہرا ہو جانا وَقَارَۃٌ اور وَقَارٌ
(کَرُمَ) بردبار ہونا۔ بھاری بھرکم ہونا۔ ایقارٌ
(افعال) لادنا۔ بوجھل ہو جانا تَوْقِیْرٌ (تفعیل)
تعظیم تکریم کرنا۔ آزمانا۔ بھاری کر دینا۔ نشان اور
علامت بنا دینا تَوَقُّرٌ (تفعل) بردبار بننا با عزت

Marfat.com

ہونا (تاج وصحاح وقاموس)

وَقَبَ :- واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ وُقُوبٌ مصدر (ضرب) (جب داخل ہو جائے چھا جائے غائب ہو جائے۔ $\frac{30}{28}$

محلی نے لکھا ہے اللیل اذا اظلم او القمر اذا غاب یعنی غاسق سے مراد رات ہو تو وَقَبَ کا معنی ہوگا تاریک ہو جانا۔ اندھیری ہو جانا اور غاسق سے مراد چاند ہو تو وَقَبَ کا معنی ہوگا ڈوب جانا غائب ہو جانا۔

غسق کا معنی ہے تاریکی اور وقوب کا معنی ہے داخل ہونا اور رات کے داخل ہونے سے مراد ہے سورج کا ڈوب جانا۔ (بغوی) گویا بغوی کے نزدیک غاسق سے مراد اندھیری رات ہے اور اندھیری کے داخل ہونے کا مطلب ہے سورج کا ڈوب جانا۔ لیکن ترمذی کی صحیح روایت ہے حضور اقدس صلعم نے ارشاد فرمایا تھا استعیذ باللہ من القمر فانہ الغاسق اذا وقب ای غاب الخ یعنی میں چاند سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جب وہ غائب ہو جائے چاند ہی غاسق ہے۔ اس حدیث میں وَقَبَ کا ترجمہ غاب ہے۔

خفاجی نے لکھا ہے وَقْبٌ کا اصل معنی ہے گڑھا معنی مناسبت کی وجہ سے غائب ہونے اور اندھیرا ہو جانے کے لیے مستعمل ہے۔ قاموس میں ہے الوقب نقرۃ یجتمع فیہا الماء یعنی پتھر میں جو گڑھا ہوتا ہے اور اس میں پانی جمع ہو جاتا ہے اس کو وقب کہا جاتا ہے۔

اَوْقَابٌ احمق ارگ وَقْبٌ بیوقوفوں کی صحبت کا دلدادہ مِیْقَابٌ بہت پانی پینے والا بے وقوف عورت وقب الظلام اور وُقُوبٌ الظلام۔ تاریکی چھا جانا وَقْبٌ سورج ڈوب جانا چاند چھپ جانا۔ چاند گرہن ہونا داخل ہونا الیقاب (افعال) بھوکا ہونا۔

اَلْوَقْتُ :- اسم جنس۔ اوقات اور وُقُوتٌ جمع $\frac{14}{2}$ $\frac{23}{14}$ (دیکھو مواقیت)

وَقْتِہَا :- اسم مجرور مضاف ھا ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ۔ اس کے وقت (میں) $\frac{9}{12}$ (دیکھو مواقیت)

وَقْرٌ :- اسم مصدر مرفوع۔ ثقل گرانی بہرہ پن $\frac{24}{15 ، 19}$

وَقْرًا :- اسم مصدر منصوب بمعنی مذکور $\frac{7}{9}$ $\frac{15}{5 ، 20}$ (دیکھو وقارًا)

وِقْرًا: - اسم مفرد اوقار جمع بوجھ یعنی پانی کا پ ۲۶/۱۸ (دیکھو وَقَارًا)

وَقَعَ: - واحد مذکر غائب ماضی معروف وَقْعٌ اور وُقُوْعٌ مصدر (فتح) پ ۵/۱۱ ثابت ہوگیا اللہ کے ذمے میں ہوگیا پ ۹/۱۶ واجب ہوگیا لازم ہوگیا پ ۹/۴ ثابت ہوگیا۔ ظاہر ہوگیا پ ۹/۶ اور پ ۱۱/۱۰ نازل ہوگیا پ ۲۰/۲۲ محقق ہوگیا ثابت ہوگیا۔ عذاب نازل ہونے کا حق ہوگیا۔ (دیکھو واقع۔ اور مواقع)

وَقَعَتْ: - واحد مؤنث غائب ماضی معروف وُقُوْعٌ سے (جب) بپا ہو جائے گی۔ قائم ہو جائیگی (ماضی بمعنی مستقبل) اصل میں تاء ساکن تھی مابعد کے ساتھ ملانے کی وجہ سے مکسور ہوگئی پ ۲۷/۱۴ پ ۲۹/۵

وُقُعِہَا: - مصدر مجرور مضاف ھَا ضمیر مضاف الیہ اس کے واقع ہونے میں پ ۲۷/۱۴ (دیکھو مواقع)

وُقِفُوْا: - جمع مذکر غائب ماضی مجہول وَقْفٌ اور وُقُوْفٌ مصدر (ضرب) جب ان کو روک کر کھڑا کیا جائے گا (ماضی بمعنی مستقبل) پ ۷/۹ (دیکھو مَوْقُوْفُوْنَ)

وَقُوْدُ: - اسم مرفوع مضاف۔ ایندھن جس سے آگ جلائی جاتی ہے پ ۱/۲ پ ۳/۱۰ پ ۲۸/۱۹ (دیکھو الموقدۃ)

الْوَقُوْدِ: - اسم مجرور معرف باللام یا مصدر ایندھن۔ بھڑکنا۔ پ ۳۰/۱ (دیکھو الموقدۃ)

وَقَانَا: - واحد مذکر غائب وِقَایَۃٌ مصدر (ضرب) نَا ضمیر جمع متکلم مفعول۔ اس نے ہم کو بچا لیا۔ پ ۲۷/۳

وَقَاہُ: - واحد مذکر غائب وِقَایَۃٌ مصدر ہُ ضمیر واحد مذکر غائب مفعول اس نے اس کو محفوظ رکھا۔ پ ۲۴/۱۰

وَقَاہُمْ: - واحد مذکر غائب وِقَایَۃٌ مصدر (ضرب) ہُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بچائے گا محفوظ رکھے گا۔ پ ۲۵/۱۶ پ ۲۷/۳ پ ۲۹/۱۹ (دیکھو واق)

فَصْلُ الْکَاف

وَکَزَ: - واحد مذکر غائب ماضی معروف وَکْزٌ مصدر (ضرب) گھونسا مارا۔ مکا مارا۔ پ ۲۰/۵

وَکْزٌ (ضرب) دور کرنا۔ مکا مارنا۔ نیزہ مارنا چبھونا۔ بھرنا۔ دوڑنا۔ خَمر الفکر کے معنی میں فعل لازم ہے باقی تمام معانی میں متعدی تَوَکُّزٌ (تفعل) بدی پر آمادہ ہونا۔ تکیہ لگانا۔ بھر جانا۔

وُکِّلَ: - واحد مذکر غائب ماضی مجہول۔ تَوْکِیْلٌ مصدر تفعیل۔ مقرر کر دیا گیا۔ ذمہ دار بنا دیا گیا پ ۲۱/۱۱

وَکَّلْنَا: - جمع متکلم ماضی معروف تَوْکِیْلٌ مصدر

تفعیل ہم نے مقرر کر دیا۔ ۶/۱۲ (دیکھو المتوکلون)

اَلْوَکِیْلُ۔ صفت مشبہ معرف باللام وَکْلٌ مصدر (ضرب) کارساز ۴/۹ (دیکھو المتوکلون)

وَکِیْلٌ۔ صفت مشبہ نکرہ مرفوع وَکْلٌ سے ۶/۱۹ ۲۲/۳ نگراں ۱۲/۳ نگراں نگہبان ۱۳/۱۹ ۲۰/۶ ضامن۔ گواہ۔ (دیکھو المتوکلون)

وَکِیْلٍ: صفت مشبہ نکرہ مجرور وَکْلٌ سے ۷/۱۲ ۱۱/۱۶ ۲۲/۱ ۲۵/۲ ذمہ دار۔

وَکِیْلًا۔ صفت مشبہ نکرہ منصوب وَکْلٌ سے ۵/۱۲،۸ ۶/۳ ۱۵/۱،۷ ۲۱/۱۷ ۲۲/۲ ۲۹/۱۲ کارساز۔ ۵/۱۳ کارساز، ذمہ دار۔ ۱۵/۶ ذمہ دار ۱۵/۱۰ حمایتی مددگار۔ ۱۹/۳ نگہبان۔ (دیکھو المتوکلون)

فَصْلُ اللَّامْ

وَلِّ۔ واحد مذکر حاضر امر معروف اصل میں وَلِّیْ تھا تَوْلِیَۃٌ مصدر (تفعیل) سو تو پھیر ۲/۲،۱

وِلَایَتِہِمْ: مصدر مضاف (سمع) ہم ضمیر مضاف الیہ۔ انکی مدد (زمخشری) اور بقول اکثر مفسرین، میراث۔ زمخشری نے لکھا ہے وِلَایَۃٌ حکومت اقتدار ملک اور وَلَایت نصرت، مدد (کشاف)

اَلْوَلَایَۃُ: مصدر (سمع) نصرت۔ مدد۔ ۱۵/۱۷ (دیکھو موالیکم)

وَلَدَ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف وِلَادَۃٌ مصدر (ضرب) وہ جنا۔ باپ ہوا۔ ۲۳/۹ ۳۰/۱۵

وُلِدَ: واحد مذکر غائب ماضی مجہول وِلَادَۃٌ سے وہ جنا گیا۔ پیدا کیا گیا۔ ۱۶/۶

وَلَدٌ۔ اسم جنس نکرہ مرفوع کوئی بچہ ایک ہو یا چند لڑکا ہو یا لڑکی۔ اولاد جمع۔ ۳/۱۲ ۴/۱۲ ۶/۳،۴ ۷/۱۹ ۲۵/۱۲

وَلَدٍ: اسم جنس نکرہ مجرور کوئی بچہ ہو یا چند لڑکا ہو یا لڑکی۔ اولاد جمع۔ ۱۶/۵ ۱۸/۵

وَلَدًا۔ اسم جنس نکرہ منصوب کوئی بچہ ہو یا چند لڑکا ہو یا لڑکی۔ اولاد جمع۔ ۳/۱۴ ۱۱/۱۲ ۱۲/۱۳ ۱۵/۱۲،۱۳،۱۷ ۱۶/۹،۸ ۱۷/۲ ۱۸/۱۶ ۲۰/۴ ۲۳/۱۵ ۲۹/۱۱

وَلَدِ۔ اسم مضاف مجرور اس کا بچہ۔ اولاد جمع ۲/۱۴ ۲۱/۱۳

وَلَدُہٗ: اسم مضاف مرفوع۔ اس کا بچہ ۲۹/۱۰

اَلْوِلْدَانِ۔ جمع مجرور معرفہ بچے۔ لڑکے لڑکیاں۔ ۵/۱۸،۱۱،۱۶

اَلْوِلْدَانَ۔ جمع منصوب معرفہ بچے ۲۹/۱۹

وِلْدَانٌ۔ جمع مرفوع نکرہ جنت کے

غلمان ۔ ۲۷/۱۴ ۲۹/۱۳ ۔

وَلِدْتُ: ۔ واحد متکلم ماضی مجہول وِلَادَةٌ
سے۔ مجھے جنا گیا میں پیدا ہوا۔ ۱۶/۵

وَلَدْنَهُمْ ۔ جمع مؤنث غائب ماضی معروف
وَلَادَة سے هُمْ ضمیر مفعول جنہوں نے انکو جنا ۲۸/۱
(دیکھو مَوْلُوْد)

وَلّٰى: ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف تَوْلِيَةٌ
مصدر (تفعیل) منہ موڑ کر پیٹھ دے کر بھاگا۔ ۱۹/۱۲ ۲۰/۷
۲۱/۱۰ ۔ (دیکھو موالیکم)

وَلَّوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف تَوْلِيَةٌ سے
وہ منہ پھیر کر پیٹھ دیکر بھاگ جائیں ۱/۱۲ ۱۵/۵ منہ موڑ کر پیٹھ
پھیر کر چل دیتے ہیں ۲/۲ ۲۱/۸ منہ موڑ کر چلے جائیں
۲۶/۴ لوٹے۔ رخ کیا۔

وَلُّوْا ۔ جمع مذکر حاضر امر معروف تَوْلِيَةٌ سے
منہ پھیرو۔ رُخ کرو۔ ۲/۲،۱

وَلِيٌّ: ۔ صیغہ صفت مضاف بروزن فعیلٌ وَلَايَةٌ
سے (ضرب) ۳/۱۵،۲ ۲۵/۱۸ مددگار ۔

اَلْوَلِيُّ ۔ صیغہ صفت معرف باللام بروزن
فعیلٌ ولایۃٌ سے (ضرب) ۲۵/۴ کارساز۔

وَلِيٌّ: ۔ صیغہ صفت مشبہ مرفوع نکرہ بروزن
فعیل ولایۃ سے ۷/۱۴،۱۲ ۱۵/۱۲ ۲۴/۱۹ مؤخر الذکر
میں دوست اور باقی تینوں آیات میں مددگار۔

وَلِيٍّ: صفت مشبہ مجرور نکرہ تفصیل مذکور ۱/۱۴،۱۲
۱۰/۱۲ ۱۱/۳ ۲۰/۱۴ ۲۵/۵،۲ محافظ۔ نگہبان بچانے والا۔
۱۳/۱۱ ۱۵/۱۲ ۲۱/۱۴ مددگار۔

وَلِيًّا صفت مشبہ منصوب نکرہ تفصیل مذکور
۵/۱۵،۷،۴ ۶/۴ ۲۲/۵ ۲۶/۱۱ ۲۱/۱۸ محافظ حامی، بچانیوالا
۱۵/۱۴ کارساز۔ مددگار ۵/۹ دوست رفیق ۸/۴ کارساز
۱۲/۴ ساتھی مراد بیٹا ۱۶/۶ ساتھی رفیق۔

وَلَّيْتَ، واحد مذکر حاضر ماضی معروف تَوْلِيَةٌ
سے تو منہ پھیر کر بھاگتا۔ ۱۵/۱۵

وَلَّيْتُمْ ۔ جمع مذکر حاضر ماضی معروف تَوْلِيَةٌ
سے تم پیٹھ دے کر بھاگ نکلے ۱/۱۰ (دیکھو وَلَّوْا
سے وَلَّيْتُمْ تک مَوَالِيكُمْ)

وَلِيْجَةً وُلُوْجٌ بمعنی دخول سے بنا گیا۔
(صاوی) گھر کے دوست اندرونی دوست۔
(معالم و کبیر) ۱۶/۱۰ (دیکھو تُوْلِجُ)

وَلِيْدًا ۔ صیغہ صفت وَلَادَةٌ سے نوزائ
بچہ بچہ۔ لقول محلی ولید کا اطلاق بچہ پر دودھ چھڑانے
کے بعد ہوتا ہے کیونکہ اس لفظ کی تشریح میں انہوں
لکھا ہے صغیرا قریبا من الولادۃ بعد
فطامہ یعنی ولید کا اطلاق بچہ پر دودھ چھڑانے کی

Marfat.com

بعد ہوتا ہے لیکن چونکہ زمانہ ولادت سے اسکو قرب حاصل ہوتا ہے اس لیے اس کو ولید کہا جاتا ہے امام رازی نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے الولید الصبی تقرب عہدہ من الولادۃ یعنی ولید کا ترجمہ ہے صبی (بچہ) چونکہ زمانہ ولادت سے اس کو قرب ہوتا ہے اس لیے ولید کہا جاتا ہے۔ ۱۹/۶ (دیکھو مولود)

وَلِيُّكُمْ: صیغہ صفت مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ۔ تمہارا دوست ۶/۱۲۔

وَلِيُّنَا: صیغہ صفت مضاف نا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ ہمارا حامی۔ خبرگیراں۔ ۹/۹ ہمارا دوست کارساز ۲۲/۱۱۔ (دیکھو موالیکم)

وَلِيُّهٗ: صیغہ صفت مضاف مرفوع وَلَايَةٌ سے ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ اس کا سرپرست۔ نمائندہ۔ وکیل ۲/۲۔ (دیکھو موالیکم)

وَلِيِّهٖ: صیغہ صفت مضاف مجرور وَلَايَةٌ سے ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ اس کے وارث۔ ۱۵/۴ ۱۹/۱۹۔ (دیکھو موالیکم)

وَلّٰهُمْ: واحد مذکر غائب ماضی معروف تَوْلِيَةٌ سے هُمْ ضمیر مفعول (کس نے) پھیر دیا۔ موڑ دیا ان کو۔ ۲/۱ (دیکھو موالیکم)

وَلِيُّهُمْ: صیغہ صفت مضاف مرفوع سے هُمْ ضمیر مضاف الیہ۔ ان سے محبت کرنے والا ان کا دوست۔ ۱۴/۱۴ کارساز (دیکھو موالیکم)

وَلِيُّهُمَا: صیغہ صفت مضاف مرفوع وَلَايَةٌ سے هُمَا ضمیر تثنیہ غائب مضاف الیہ ان دونوں کا مددگار ہے۔ ۴/۴ (دیکھو موالیکم)

وَلِيِّيَ: وَلِيّ مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ۔ میرا کارساز ۹/۴ ۱۳/۵ (دیکھو موالیکم)

فَصْلُ الْهَاءِ الْهَوَّز

اَلْوَهَّابُ: صیغہ مبالغہ مرفوع وَهْبٌ اور مصدر (فتح) بہت عطا کرنے والا ۲/۹ ۲۳/۱۲

اَلْوَهَّابِ: صیغہ مبالغہ مجرور وَهْبٌ اور هِبَةٌ مصدر (فتح) بہت عطا کرنے والا ۲۳/۳

وَهْبٌ: بخشش مَوْهِبٌ اور مَوْهِبَةٌ بخشش کرنا مَوْهِبَةٌ بخشش۔ وہ ابر جو ہر جگہ برسے وَاهِبٌ بخشنے والا۔ وَهُوبٌ بخشش والا وَهْبٌ اور هِبَةٌ مصدر (فتح) بخشش کرنا وَهْبٌ مصدر فتح حسب الہرائی میں غالب کا اِنْهَابٌ (افعال) کسی کو بخشش پر آمادہ کرنا کسی چیز کا حاصل ہونا کسی چیز کا میسر ہونا مُوَاهَبَةٌ بخشش میں مقابلہ

Marfat.com

وَهَّاجًا: صیغہ مبالغہ۔ بہت روشن وَهْجٌ سے (ضرب) ۳۰/۱ اہل تفسیر کی کثیر جماعت نے لکھا ہے کہ سراجاً وهّاجاً سے مراد سورج ہے۔

وَهْجٌ بھڑک، بھڑکنا۔ وَهِيْجٌ بروزن فعیل روشن۔ وَهْجٌ اور وَهَجَان مصدر (ضرب) آگ بھڑکنا۔ اِيْهَاجٌ (افعال) آگ روشن کرنا۔ تَوَهُّجٌ (تفعل) آگ بھڑکنا، خوشبو کا پھیلنا، موتی کا چمکنا۔

وَهَبَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف وَهْبٌ اور هِبَةٌ مصدر (فتح) اس نے بخشش کی۔ اس نے بخشا۔ ۱۳/۱۸ ۱۹/۶

وَهَبَتْ: ۔ واحد مؤنث غائب ماضی معروف وَهْبٌ اور هِبَةٌ مصدر (فتح) اس عورت نے بخشا۔ ۲۲/۳

وَهَبْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف وَهْبٌ اور هِبَةٌ مصدر (فتح) ہم نے بخشا۔ ۷/۱۲ ۱۶/۶، ۷ ۱۶/۶، ۵ ۲۰/۱۵ ۲۳/۱۲ ۱۳، ۱۲

(دیکھو الوھّاب)

وَهَنَ: ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف وَهْنٌ مصدر (ضرب) کمزور ہو گئی۔ ۱۶/۴

وَهْنٍ: ۔ اسم اور مصدر (ضرب)، کمزوری، کمزور ہونا۔ ۲۱/۱۱

وَهْنًا: ۔ اسم اور مصدر (ضرب) کمزور ہونا۔ ۲۱/۱۱

وَهَنُوْا: ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف وَهْنٌ سے وہ کمزور نہیں پڑے یعنی انہوں نے بزدلی نہیں کی۔ ۴/۴ (دیکھو اَوْهَنَ اور تَهِنُوْا)

فصل الیاء المثنّاة

وَيْكَاَنَّ: ۔ وَا۔ اسم ہے جو تعجب پر دلالت کرتا ہے جیسے ؎

وَا بِاَبِیْ اَنْتَ وَ فُوْكِ الْاَشْنَبُ
كَاَنَّمَا ذُرَّ عَلَيْهِ الذَّرْنَبُ

ارے تجھ پر میرا باپ قربان اور تیرے چمکدار دانتوں والے منہ پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ منہ میں ذرنب چھڑکا گیا ہے۔

اس وا کے بعد کبھی ھا بڑھا دیتے ہیں مگر معنی تعجب کا ہی رہتا ہے جیسے واھا لسلمی ثم واھا واھا ۔ (واہ سلمی واہ واہ)

کبھی اسی کو وَیْ پڑھتے ہیں اور اس کے بعد کَاَنَّ ذکر کرتے ہیں جیسے :۔

وَیْكَاَنْ مَنْ يَّكُنْ لَّهٗ نَشَبٌ
يُحْبَبْ وَمَنْ يَّفْتَقِرْ يَعِشْ عَيْشَ ضُرٍّ

ارے جس کے پاس کثیر مال ہوتا ہے اس سے

محبت کی جاتی ہے اور جو محتاج ہوتا ہے وہ دکھ کی زندگی سے جیتا ہے۔

اسی لیے خلیل نے کہا کہ وَیْكَاَنَّ مرکب ہے وَیْ اور کَاَنَّ سے وَیْ اسم تعجبی ہے جیسے وَیْ لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ ارے! تو نے ایسا کیوں کیا اور کَاَنَّ متکلم کے ظن خیال اور اندازہ کو ظاہر کرتا ہے لیکن قرآنی استعمال اس قول کی شہادت نہیں دیتا قرآن نے دونوں آیتوں میں وَیْكَاَنَّ کو مقام یقین میں استعمال کیا ہے۔ مؤلف۔

ابن ہشام مؤلف مغنی اللبیب نے قول خلیل کی ترجمانی کرتے ہوئے کَاَنَّ کو حرف تحقیق کہا ہے جیسے ؎

كَاَنَّنِيْ حِيْنَ اُمْسِيْ لَا تُكَلِّمُنِيْ
مُتَيَّمٌ يَشْتَهِيْ مَا لَيْسَ مَوْجُوْدًا

جب شام تک وہ مجھ سے بات نہیں کرتی تو بلا شبہ میں ایسا سرگرداں ہوتا ہوں جو کھوئی ہوئی چیز یا غیر موجود چیز کا طلب گار ہو۔

قطرب نے کہا وَیْكَاَنَّ دو لفظوں سے مرکب ہے وَیْكَ اور اَنَّ، وَیْكَ بمعنی وَیْلَكَ مستقل کلمہ ہے جیسے وَلَقَدْ شَفَا نَفْسِيْ وَاَبْرَءَ سُقْمَهَا قِيْلُ الْفَوَارِسِ وَيْكَ عَنْتَرَةُ

اَقْدِمِ (حماسی)

سواروں نے جب یہ کہا کہ ارے عنترہ آگے بڑھ تو اس بات نے میرے دل کو تندرست کر دیا اور اس کی بیماری کو دور کر دیا اور بقول قطرب اَنَّ سے پہلے اِعْلَمْ محذوف ہے ابن ہشام نے لام کو محذوف قرار دیا ہے لیکن بیشتر علماء وَیْكَاَنَّ کو ایک لفظ کہتے ہیں جس کا معنی بقول مجاہد اَلَمْ يَعْلَمْ (کیا وہ نہیں جانتا ہے) اور بقول قتادہ اَلَمْ يَرَوْا (کیا انہوں نے نہیں دیکھا)

فراہی نے کہا یہ کلمہ تقریر ہے اَمَا تَرٰى کی طرح اس کی معنوی حیثیت ہے ایک اعرابی عورت سے اس کے شوہر نے پوچھا تیرا بیٹا کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا وَیْكَاَنَّهٗ وَرَاءَ الْبَيْتِ کیا تم نے نہیں دیکھا وہ تو گھر کے ادھر موجود ہے۔

حسن بصری نے کہا وَیْكَاَنَّ اِنَّ کی طرح کلمہ ابتداء ہے وَیْكَاَنَّ اللّٰهَ کا معنی ہے اِنَّ اللّٰهَ

بعض لوگوں نے اس کو اَلَا کی طرح کلمہ تنبیہ قرار دیا ہے۔

جو علماء وَیْكَاَنَّ کو کلمہ تنبیہ یا کلمہ ابتداء یا کلمہ تقریر کہتے ہیں ان میں سے کسی نے اس کی وجہ

نہیں بیان کی کہ اس کے بعد ذکر ہونے والا اسم منصوب کیوں ہوتا ہے۔ ٢٠/١١

وَیْلٌ - اسم مرفوع۔ ہلاکت۔ عذاب دوزخ کی ایک وادی۔ عذاب کی شدت۔ ١/٩ ١٣/١٣ ١٦/٥ ١٧/٢ ٢٣/١٢، ١٧ ٢٤/١٥ ٢٥/١٣، ١٧ ٢٧/٢، ٣ ٢٩/٢١، ٢٢ ٣٠/٨، ٢٩، ٣٢ -

ویل کے مختلف معانی ہیں۔ شر اور بدی میں داخل ہونا۔ درد مند کرنا۔ مصیبت زدہ بنانا (ان معانی میں وَیْلٌ مصدر ہے) افسوس سختی کلمۂ وعید و زجر کلمۂ عذاب۔ عذاب۔ شدت۔ عذاب جہنم کی ایک وادی کا نام جہنم کے ایک کنویں کا نام جہنم کے ایک دروازہ کا نام کلمۂ حسرت و ندامت۔ وَیْلَۃٌ رسوائی تباہی وَیْلٌ اور وَیْلَۃٌ کی اضافت اگر ضمیر کی جانب ہو تو غیبت خطاب اور تکلم کی علامات بدلتی رہتی ہیں اور ویل پر ہمیشہ نصب رہتا ہے۔ ہاں یاء متکلم کی جانب اضافت ہو تو یاء کی وجہ سے مجبوراً ویل کے لام کو کسرہ دیا جاتا ہے نصب کی وجہ علماء ادب نے یہ فرض کی ہے کہ ویل اور ویلۃ بصورت اضافت فعل محذوف کے مصدر (یعنی مفعول مطلق) ہوتے ہیں اور اگر حرف ندا ہو تو منادیٰ ہوتے ہیں۔

وَیْلَتَنَا: مضاف و مضاف الیہ۔ ہائے ہماری ہلاکت۔ ویلتنا اس جگہ کلمۂ حسرت و ندامت ہے ١٥/١٨ -

وَیْلَتٰی مضاف و مضاف الیہ اصل میں وَیْلَتِیْ تھا افسوس و حسرت کی آواز کھینچنے کیلئے یاء کو الف سے بدل کر وَیْلَتِیْ کو ویلتا کر دیا۔ ہائے افسوس۔ ٦/٩ ١٢/٤ ١٩/١ -

وَیْلَکَ: مضاف و مضاف الیہ تو مرے۔ ارے۔ ٢٦/٢

وَیْلَکُمْ: کلمۂ زجر و عذاب۔ ارے کیوں تمہ ١٧/١٢ ٢٠/١١

وَیْلَنَا: کلمۂ تحسر و ندامت۔ ہائے ہماری موت۔ ١٧/٢، ٤، ١٠ ٢٣/٣، ٥ ٢٩/٣ -

بَابُ الھَاء

فَصْلُ الْاَلِف

ہ ۔ ۱۔ ہٗ ہٖ اور ہٖ ضمیر غائب واحد مذکر ہے جو مجرور یا منصوب متصل آتی ہے جیسے قَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ وَھُوَ یُحَاوِرُہٗ میں ہٗ لام کی وجہ سے مجرور ہے صَاحِبُہٗ میں ہٗ مضاف الیہ ہونے کے سبب مجرور ہے یُحَاوِرُہٗ میں ہٗ مفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

ہٗ حرف حَاشَا۔ عَدَا۔ خَلَا۔ مِنْ اور عَنْ کے بعد آتی ہے ہٖ حرف عَلٰی۔ فِیْ اور اِلٰی کے بعد آتی ہے۔ ابوالعباس مبرد (ابن کثیر نے) فِیْہِمُهَانًا میں ہٖ کو اشباع کے ساتھ پڑھا ہے۔

۲۔ ہٗ حرف حرفِ غیبت ہے جو ضمیر منصوب منفصل کے ساتھ آتی ہے جیسے اِیَّاہُ باوجود اختلاف اہلِ نحو کے بقول ابنِ ہشام صحیح رائے یہی ہے کہ اِیَّا ضمیر منصوب منفصل ہے اور ہٗ علامت غیبت اسی لیے حالتِ خطاب میں اِیَّاكَ اور حالت تکلم میں اِیَّایَ اور اِیَّانَا آتا ہے تثنیہ کے لیے اِیَّاھُمَا جمع مؤنث کے لیے اِیَّاھُنَّ اور اِیَّاکُنَّ جمع مذکر کے لیے اِیَّاھُمْ اور اِیَّاکُمْ کہا جاتا ہے یعنی ضمیر بہرحال قائم رہتی ہے اور خطاب غیبت تکلم تذکیر تانیث اور تثنیہ جمع کی علامات بدلتی رہتی ہیں۔

۳۔ ھاءِ سکتہ ساکنہ جو عموماً حالت وقف میں ماقبل کی حرکت کے اظہار کے لیے آتی ہے جیسے مَاھِیَہْ۔ حِسَابِیَہْ۔ کِتَابِیَہْ۔

۴۔ ہمزہ کے عوض ھا جیسے اَتوا کو ھاتوا کہا جاتا ہے یا جیسے مندرجہ ذیل شعر میں اِذا کی جگہ ھذا آیا ہے ؎

وَاَتٰی صَوَاحِبُھَا فَقُلْنَ ھٰذَا الَّذِیْ
مَنَحَ الْمَوَدَّۃَ غَیْرَنَا وَجَفَانَا

وہ اس کی ساتھ والیوں کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا کیا یہ وہی شخص ہے جو ہم سے الگ رہتا اور دوسروں کو محبت بخشتا ہے۔

۵۔ ھاءِ تانیث جیسے حالتِ وقف میں

Marfat.com

رَحْمَۃٌ کو رَحْمَتْ کہا جاتا ہے۔ علماء کوفہ کے نزدیک یہ ھَاء اصلی ہے جو وصل کی حالت میں تاء سے بدل جاتی ہے اہل بصرہ کہتے ہیں کہ تاء اصلی ہے جو حالت وقف میں ھَاء سے بدل جاتی ہے۔ صاحب مغنی اللبیب نے کہا کہ یہ ھَاء مستقل کلمہ نہیں بلکہ جزو کلمہ ہے اس لیے اہل کوفہ کے قول پر بھی ھاء کے مستقل اقسام میں اس کا شمار نہیں ہو سکتا۔

شیخ رضی نے صراحت کی ہے کہ یاء نسبت کی طرح یہ ھَاء مستقل کلمہ تھی لیکن امتزاج اور انضمام کے بعد اس کی حیثیت جزو کلمہ کی ہو گئی اس لیے اس کو اقسام خمسہ میں سے ایک مستقل قسم قرار دینا ہی مناسب ہے۔

ھَا: تین طرح آتا ہے ۱۔ اسم فعل یا اسم بمعنی فعل امر۔ لے۔ لو۔ اس وقت الف کو ممدودہ پڑھنا بھی جائز ہے اور دونوں شکلوں میں اس کے بعد کبھی کاف خطاب تمام حالات میں آتا ہے جیسے ھَاكَ۔ ھَاكِ۔ ھَاكُمَا۔ ھَاكُمْ۔ ھَاكُنَّ کبھی نہیں آتا۔ اگر ممدودہ کے بعد کاف خطاب نہ ہو تو ہمزہ کے اعراب کو تذکیر، تانیث، افراد، تثنیہ اور جمع کے مختلف احوال کو ظاہر کرنے کے لیے بدلتے ہیں مثلاً واحد مذکر میں ھَاءَ واحد مؤنث میں ھَاءِ تثنیہ مشترک میں ھَاؤُمَا جمع مؤنث میں ھَاؤُنَّ اور جمع مذکر میں ھَاؤُمْ کہا جاتا ہے آخری لفظ قرآن میں آیا ہے جیسے ھَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ لو میرا اعمالنامہ پڑھو۔ ۲۔ ضمیر واحد مؤنث غائب متصل بحالت نصب و جر جیسے فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا پہلا ضمیر منصوب اور آخری دونوں مجرور ہیں۔

۳۔ ھاء تنبیہ کے لیے یہ ھَا چار طرح مستعمل ہے ۱۔ اسم اشارہ قریب پر آتی ہے جیسے ھٰذَا ھٰذَانِ ھَاتِیْ ھَاتَانِ ھٰؤُلَاءِ ۲۔ اس ضمیر مرفوع پر آتی ہے جس کی خبر اسم اشارہ ہو جیسے ھَا اَنْتُمْ اُولَاءِ، انتم ضمیر مرفوع مبتدا اور اُولَاءِ خبر ہے ۳۔ نداء کی صورت میں اَیُّ کی لغت بر قول ابن ہشام ا ہوتی ہے جیسے یَا اَیُّهَا الرَّجُلُ۔ یَا اَیُّهَا النَّاسُ۔ اَیُّهَا السَّاحِرُ اَیُّهَا الثَّقَلَانِ ۴۔ اگر حرف قسم حذف کر دیا گیا ہو اور اللہ کی قسم کھانا ہو تو لفظ اللہ پر ھا کو لے آتے ہیں اور اللہ کی ہمزہ کو باقی رکھتے ہیں یا حذف کر دیتے ہیں جیسے ھَا اَللّٰهِ اور ھَا اللّٰهِ اللہ کی قسم کھاتا ہوں۔ استعمال نمبر ۴ قرآن مجید میں نہیں ہے۔ یا میں نے کہیں نہیں پایا۔

ھَا اَنْتُمْ۔ ھا حرف تنبیہ انتم ضمیر جمع مذکر

Marfat.com

حاضر مرفوع مبتدا۔ آگاہ ہو جاؤ تم۔ ۳/۱۵ ۴/۳ ۵/۱۲
۲۶/پ (دیکھو ھا)

ھَاتُوْا ۔ اسم بمعنی فعل امر جمع مذکر حاضر (لاؤ)
اصل میں اٰتُوْا تھا اِیْتَاءٌ مصدر (افعال) سے جمع
مذکر حاضر امر معروف کا صیغہ اٰتُوْا ہے اٰتِ
واحد مذکر امر حاضر اٰتِی واحد مؤنث حاضر امر اٰتِیَا
تثنیہ حاضر مشترک اٰتِیْنَ جمع مؤنث حاضر امر
ہمزہ کو ھا سے بدل کر ھَاتِ ھَاتِی ھَاتِیَا
ھَاتُوا ھَاتِیْنَ کر لیا گیا۔ مُہَاتَاۃٌ کوئی چیز کسی کو
دینا۔ ۱/۱۲ ۱۴/۲ ۲۰/۱۰۱،۱ ۔

ھَاتَیْنِ : ھَا حرف تنبیہ تَیْنِ اسم اشارہ
تثنیہ مؤنث مجرور۔ یہ دونوں عورتیں۔ ۲۰/۶ (دیکھو)

ھَاجَرْنَ ۔ جمع مؤنث غائب ماضی معروف
مُہَاجَرَۃٌ مصدر (مُفَاعَلَۃٌ)، ان عورتوں نے
ہجرت کی۔ ۲۲/۲ ۔

ھَجْرٌ اور ھِجْرَانٌ (نصر) چھوڑ دینا۔ جُدا
ہو جانا۔ جسمانی طور پر یا زبانی یا دل سے۔ مُہَاجَرَۃٌ
قطع تعلق۔ دار الکفر چھوڑ دینا اخلاق ذمیمہ کو
چھوڑ دینا۔ (دیکھو مُہَاجِرٌ)

ھَاجَرُوْا ۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف
مُہَاجَرَۃٌ مصدر (مفاعلۃ)، اللہ کی خوشنودی
حاصل کرنے کے لیے وطن چھوڑا۔ انہوں نے
دار الکفر سے ہجرت کی۔ ۲/۱۱ ۴/۱۱ ۱۰/۹،۶ ۱۴/۱۲،۱۱،۲۰ ۱۶/۱۵
(دیکھو مُہَاجِرٌ اور ھَاجَرْنَ)

ھَادٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر ھدایۃ مصدر
(ضرب) اصل میں ھادی تھا۔ ۱۳/ے راستہ بتانے والا
ہدایت کرنے والا پیغمبر ۱۳/۱ ۲۳/۱۰ ۲۴/۹،۱ ہدایت یاب
کرنے والا (دیکھو المُہْتَدِیْن)

ھَادُوْا : جمع مذکر غائب ماضی معروف ھَوْدٌ
مصدر (نصر) یہودی ہوئے۔ مراد یہودی ہیں بچھڑے
کی پوجا سے انہوں نے توبہ کی تھی اس لئے یہود کہلائے
(صادی وعالم) ۱/۸ ۵/۴ ۶/۱۰۰۲،۱۱،۱۴ ش/۵ ۱۴/۲۱
۱۷/۹ ۲۸/۱۱ ۔

ھَوْدٌ مصدر (نصر) پشیمان ہونا حق کی طرف
لوٹنا یہودی ہونا۔ ھُوْدٌ یہودیوں کی جماعت
ھَوْدَۃٌ کوہان ھَوَادَۃٌ نرمی۔ نرم رفتار۔ وہ
چیز جس سے بھلائی اور نیکی کی امید ہے رخصت
اجازت۔ صلح کرنا۔ میل کرنا۔ ھَائِدٌ توبہ کرنے والا
حق کی طرف لوٹنے والا۔ ھُوْدٌ جمع۔ تَہْوِیْدٌ
(تفعیل) یہودی بنانا۔ نرمی سے آواز نکالنا۔ گانا
سننے میں مشغول ہونا۔ شراب کے نشہ میں مست
کر دینا۔ تَہَوُّدٌ (تفعل) بات میں نرمی کرنا۔

Marfat.com

سیودی ہوجانا۔ توبہ کرنا۔ نیک کام کرنا۔ مُهَاوَدَةٌ
(مفاعلہ) باہم صلح کرنا۔ باہم وعدہ کرنا۔ (تاج و
قاموس)

هَادِیْ ۔ اسم فاعل واحد مذکر هُدَاةٌ
جمع۔ هدایۃ یاب کرنیوالا ١٦/١٤ ٢١/٨ ۔

هَادِیَ ۔ اسم فاعل واحد مذکر هُدَاةٌ جمع
ہدایت یاب کرنیوالا۔ سیدھا راستہ دکھانیوالا ٩/١٣

هَادِیًا ۔ اسم فاعل واحد مذکر هُدَاةٌ جمع ہدایت
یاب کرنیوالا۔ ١٩/١ (دیکھو المھتدین)

هَارٍ : ۔ اسم فاعل مجرور۔ هَوْرٌ مادہ۔ گرنیکے
قریب۔ قریب السقوط۔ ١١/٢

هَارٍ کی اصل هَاوِرٌ یا هَائِرٌ تھی اوّل
هاوِر کے واؤ یا هائِر کے ہمزہ کو قلب مکانی کرکے
راء سے آخر میں کردیا یعنی راء کو مقدم کردیا اور
واؤ یا ہمزہ کو مؤخر کردیا هَارِوٌ اور هَارِءٌ ہوگیا
پھر واؤ یا ہمزہ کو یا سے بدل کر هاری کردیا اور حالت
جر کی وجہ سے یاء کو ساقط کردیا اس طرح هارٍ ہوگیا
یہ بھی کہا گیا ہے کہ هَاوِرٌ کے واؤ اور هائِرٌ کے ہمزہ
کو بغیر قلب مکانی کے تخفیفاً حذف کردیا اس صورت
میں راء پر مختلف حالات میں تینوں اعراب آسکتے
ہیں بعض اہل لغت نے کہا ہے کہ هارٍ اسم فاعل کا

صیغہ نہیں ہے نہ کوئی حرف محذوف ہے بلکہ اس کی اصل
هَوْرٌ یا هَیْرٌ تھی واؤ اور یاء کو ماقبل مفتوح ہونے کی
وجہ سے الف سے بدل دیا گیا اس صورت میں بھی
راء پر مختلف حالات میں تینوں اعراب آئینگے ۔
(لغوی تشریح کے لیے دیکھو هَارٌ اور اِنْهَارَ)

هَارُوْتَ ۔ فرشتے یا شہزادے یا کسی جادوگر
کا نام۔ (دیکھو ماروت) ١/١٢

هَارُوْنَ ۔ حضرت موسیٰ کے بڑے بھائی جو
حضرت موسیٰ کی دعاء سے آپکی مدد کرنے کے لیے
پیغمبر بنائے گئے ٢/١٦ ٦/٣ ١٤/١٩ ٩/٤ ١١/١٣ ١٦/...
١٢/١٤ ١٤/٤ ١٨/٣ ١٩/... ٢٠/٧ ٢٣/٨ آیت ١٦/٥
میں سدی کے نزدیک ہارون پیغمبر ہی مراد ہیں اہل
مریم کو اخت هٰرون کہنے کی وجہ یہ ہے کہ مریم ہارون کی
نسل سے تھیں اہل عرب خاندان کے مورث اعلیٰ کی
طرف نسبت کرنے کے لیے جس طرح یاء نسبتی لگاتے
ہیں اسی طرح مورث اعلیٰ پر لفظ اَخ یا اُخت
لاکر خاندانی نسبت کو ظاہر کرتے ہیں جیسے تمیم
کی نسل والوں کو تمیمی بھی کہا جاتا ہے اور
اخا تمیم بھی (موخرالذکر صورت میں تمیم سے
مورث اعلیٰ مراد نہیں ہوتا بلکہ خاندان اور قبیلہ مراد
ہوتا ہے اور چونکہ ہر تمیمی دوسرے کا برادر ہو

Marfat.com

ہے اس لیے ہر فرد قبیلہ کو اخا تمیم کہا جاتا ہے موٴلف کلبی نے کہا حضرت مریم کا ایک علاتی بھائی تھا جسکا نام ہارون تھا وہ بڑا نیک آدمی تھا وہی مراد ہے۔ قتادہ نے کہا بنی اسرائیل میں ایک نیک آدمی ہارون تھا جو نیکی میں ضرب المثل تھا وہی مراد ہے۔ اس قول کی تائید حضرت مغیرہ بن شعبہ کی اس روایت سے ہوتی ہے جس کو بغوی نے معالم میں نقل کیا ہے کہ حضور اقدس نے مغیرہ کے استفسار کے جواب میں فرمایا وہ لوگ اپنے انبیاء اور صالحین کے ناموں پر اپنے نام رکھتے تھے مراد یہ کہ آیت میں ہارون پیغمبر مراد نہیں ہیں بلکہ کوئی دوسرا شخص مراد ہے جس کا نام ہارون تھا۔ ایک ضعیف قول یہ بھی ہے کہ ہارون ایک بڑا بدچلن آدمی تھا حضرت مریم کو اس کی طرف نسبت کرنے سے مراد ہے بدچلنی میں تشبیہ دینا۔ عام اہل تفسیر نے لکھا ہے کہ اخت ہارون کہنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ حضرت مریم پاکدامنی اور نیکی میں مشہور تھیں اس لیے ان کو ہارون کی بہن قرار دیا یعنی نیکی میں ہارون کی طرح۔

هَالِكٌ:۔ اسم فاعل واحد مذکر هَـلَكَ ہلاک ہوگیا۔ هَلَاكٌ مصدر (ضرب۔ سمع۔ فتح) ہلاک ہونے والا۔ فنا ہونے والا (۲۸) (دیکھو مُهْلِكٌ)

اَلْهَالِكِيْنَ ۔ اسم فاعل جمع مذکر مجرور۔ اَلْهَالِكُ واحد (ضرب سمع فتح) ہلاک ہونیوالے مرنیوالے۔ ۱۲/۴ (مُهْلِكٌ)

هَامَانَ:۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے فرعونِ مصر کا وزیرِ اعظم جو حضرت موسیٰ کا سخت ترین دشمن تھا۔ اور فرعون کا بڑا معتمد ۲۰/۱۶،۷،۲ ۲۴/۹،۸ -

هَامِدَةٌ:۔ اسم فاعل واحد موٴنث هُمُوْدٌ مصدر خشک جس میں سبزہ نہ ہو ۱۷/۴ هَامِدَةٌ کا لفظ هَمَدَتِ النَّارُ سے ماخوذ ہے۔

هَاؤُمُ ۔ اسم فعل جمع مذکر حاضر بمعنی امر هَاءَ واحد مذکر۔ لو۔ ۲۹/۵ (دیکھو هَا)

هَاوِيَةٌ ۔ دوزخ کے ایک درجہ کا نام ۳۰/۹

هُوَّةٌ گڑھا نشیبی زمین۔ آسمان و زمین کا درمیانی خلا هَوَاءٌ خلا۔ ہر خالی چیز هَاوٍ مذی۔

هَوًى۔ خواہش میلان عشق هَيَا هَيَا کلمہ زجر هَيَاةٌ کام هَوِيَّةٌ بہت گہرا کنواں هُوَّاةٌ غار نشیبی زمین هَوَاهِيُّ جھوٹی بیہودہ باتیں۔ مَهْوَاةٌ اور مَهْوًى زمین اور آسمان کا درمیانی خلا

هُوِیٌّ اور هَوِیٌّ مصدر (ضرب) منہ کھولنا۔ اتر آنا۔ گر پڑنا هَوِیٌّ مصدر (ضرب) اوپر کو ابھر آنا هُوَّۃٌ اوپر کو اٹھ جانا۔

هَوًی مصدر (سمع) خواہش کرنا مائل ہونا محبت کرنا اِنْهِوَاءٌ مصدر (انفعال) گر پڑنا کسی چیز کی طرف ہاتھ بڑھانا۔ ہاتھ سے اشارہ کرنا مُهَاوَاۃٌ (مفاعلۃ) باہم مصالحت اِسْتِهْوَارَۃٌ (استفعال) بے عقل اور سرگرداں ہونا۔ مدہوش کر دینا۔

فَصْلُ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَۃِ

هَبْ :۔ واحد مذکر امر حاضر معروف وَهْبٌ اور هِبَۃٌ مصدر (فتح) عطا کر۔ بخش کر ۳/۱۲۹ ۱۲/۴ ۱۹/۴،۹ ۲۳/۱۲،۱۰ (دیکھو الوہاب)

هَبَاءً :۔ اسم مفرد۔ باریک خاک۔ گرد غبار باریک ذرات خاک جو سورج کے رخ پر کیواڑ کے سوراخوں سے دکھتے ہیں۔ اَهْبَاءٌ جمع ۱۹/۱ ۲۶/۱۴

هَبْوَۃٌ تاریکی۔ ریت مٹی هَابِی قبر کی مٹی وہ مٹی جو غبار کی طرح ہو نُجُوم هُبَّتٌ چھپے ہوئے ستارے۔ هُبُوٌّ مصدر (نصر) غبار اٹھنا۔ بھاگنا مرنا اِهْبَاءٌ (افعال) غبار اٹھنا۔ تَهَبِّیٌّ (تفعل) ہاتھ جھاڑنا کسی کام سے فارغ ہونا۔

فَصْلُ الْجِیْمِ الْمُعْجَمَۃِ

هَجْرًا ۔ مصدر منصوب (نصر) چھوڑ دینا الگ ہو جانا ۲۹/۱۲ (دیکھو مُهَاجِرٌ اور هَاجَرَ)

فَصْلُ الدَّالِ الْمُهْمَلَۃِ

هَدًّا :۔ مصدر بمعنی اسم مفعول منہدم ڈھیا ہوا (لغوی و محلی) ابو جعفر نے کہا مصدر اپنی اصل پر ہے مفعول مطلق ہے تَخِرُّ اس کا فعل عامل ہے لفظ دونوں الگ الگ ہیں معنی دونوں کے ایک ہیں۔ ۱۶/۹

هَدٌّ اور هُدُوْدٌ مصدر (ضرب و سمع) گر جانا ڈھانا۔ بڑھاپا۔ بوڑھا ہونا۔ کمزور ہو جانا۔ هَدَّۃٌ اور هَدٌّ ڈھینے کی آواز هَدِیْدٌ دراز قد آدمی دیوار وغیرہ کے گرنے کی آواز (ضرب) هَادَّۃٌ گرش رو۔ ابر کے برسنے کی آواز رَجُلٌ هَدٌّ بکواسی آدمی هَدْهَدَۃٌ کبوتر کی آواز شتر مرغ کی آواز۔ بچہ کو سلانے کے لیے تھپکی دینا۔ کسی چیز کو بلند جگہ سے نیچے کی طرف دھکیلنا هُدْهُدٌ مشہور پرندہ۔ ہر وہ پرندہ جس کی آواز فریادی کی طرح ہو هَدَاهِدُ اور هَدَاهِیْدُ جمع

Marfat.com

ھِدٌّ بمعنی ھدو ذٌ ضعیف۔ بزدل تَہۡدِیۡدٌ (تفعیل) دھمکانا۔ گائے کو ذبح کے لیے زمین پر گرانا۔ اِھۡدَادٌ (افعال) قوی ہونا۔ تَہَدُّدٌ (تفعل) ڈرانا اِنۡھِدَادٌ (انفعال) شکستہ ہونا۔ ڈھے جانا۔

ھَدَانِ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف نِ اصل میں نِیۡ تھا۔ ضمیر واحد متکلم ھِدَایَۃٌ مصدر (ضرب) اس نے مجھے ہدایت کی اس نے مجھے ہدایت یافتہ کیا ۱/۱۵ ۶ (دیکھو مھتدین)

ھُدَایَ: مصدر مضاف (ضرب) یَ ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ۔ میری ہدایت۔ یعنی انبیاء اور اللہ کی کتابیں ۱/۴ ۱۶/۱۲ (دیکھو مھتدین)

ھُدِّمَتۡ۔ واحد مؤنث غائب ماضی مجہول تَہۡدِیۡمٌ مصدر (تفعیل) منہدم کر دیئے جاتے۔ ۱۷/۱۲۔

ھَدَمٌ رائیگاں۔ وہ خون جسکا نہ قصاص ہو نہ دیت۔ بیکار ھَدۡمَۃٌ ہلکی بارش ھِدۡمٌ پرانے بوسیدہ کپڑے۔ بہت بوڑھا اَھۡدَامٌ جمع ھَدَمٌ رائگاں خون ھَدِمٌ مخنث ہیجڑا ھُدَامٌ جہاز وغیرہ کی سواری سے پیدا ہونیوالا دوران سر۔ ھَدۡمٌ (ضرب) ڈھانا۔ پیٹھ توڑنا تَہۡدِیۡمٌ (تفعیل) ڈھانا تَہَدُّمٌ (تفعل) ڈھے جانا ویران ہونا۔ غصہ زیادہ ہونا۔ ڈرانا اِنۡھِدَامٌ (انفعال) ویران ہونا۔ ڈھے جانا (تاج و مفردات)

ھُدۡنَا: جمع متکلم ماضی معروف ھَوۡدٌ مصدر (نصر) ہم نے توبہ کی ہم نے تیری طرف رجوع کیا ۷/۹ (دیکھو ھَادُوۡا)

ھُدُوۡا۔ جمع مذکر غائب ماضی مجہول ھدایۃ مصدر ضرب۔ انکو ہدایت کی گئی ان کو راستہ بتایا گیا ۱/۱۷۔ (مھتدین)

ھُدًی اور اَلۡھُدٰی } اسم و مصدر (ضرب) ہدایت ہدایت کرنا۔ انبیاء۔ اللہ کی کتابیں اور صحیفے۔ دلائل فطریہ۔ براہین عقلیہ۔ ایمان یہ سب چیزیں بجائے خود ہدایت بھی ہیں اور ہادی بھی مختلف قرائن سے مختلف معانی کی تعیین کی جاسکتی ہے ۱/۱،۲،۴،۲،۱۲،۱۴ ۲/۳،۵،۷ ۳/۹،۱۶ ۴/۱،۵ ۵/۱۴ ۶/۱۱ ۷/۵،۱۶،۱۷ ۸/۶،۷،۱۳ ۹/۹،۱۴ ۱۰/۱۱ ۱۱/۱۱ ۱۳/۶ ۱۴/۷،۱۸،۲۰ ۱۵/۱،۱۱،۱۴،۲۰ ۱۶/۸،۹،۱۰،۱۴،۱۶ ۱۷/۸،۱۶ ۱۹/۱۶ ۲۰/۲،۷،۸،۹،۱۲ ۲۱/۱۰،۱۲،۱۶ ۲۲/۹،۱۰ ۲۳/۱۷ ۲۴/۱۱،۱۲،۱۹ ۲۵/۱۷،۱۸ ۲۶/۷،۸،۱۲ ۲۷/۵ ۲۸/۹ ۲۹/۱۱ ۳۰/۱۷،۱۱،۲ -

اَلْھُدْھُدُ : مشہور پرندہ اہل تعبیر کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان کا قاصد تھا اسم مفرد ہے۔ ہدا ہد بھی مفرد ہے (مفردات)، ھَدَاھِدُ جمع ہے ۱۹/۲۷ علماء اسرائیلیات نے لکھا ہے کہ بیت المقدس کی تعمیر کے بعد حضرت سلیمان مع خیل و خدم اور لاؤ لشکر کے حجاز کو گئے مکہ میں قیام کیا اور جو مناسک ضروری سمجھے ادا کئے واپسی میں یمن کی طرف رخ کیا وقت زوال تک صنعاً کے قریب پہنچ گئے ایک جگہ اتر پڑے سب ساتھیوں نے بھی قیام کیا ھُدْھُدُ جو منجملہ دوسرے پرندوں کے ہمرکاب تھا غائب ہو گیا اور ملکہ سبا کی جا کر خبر لایا کہا جاتا ہے کہ اس ہدہد کا نام یعفور تھا لورا واجب الوثوق قصہ قرآن مجید میں موجود ہے بعض فلسفہ زدہ کوردانش لوگوں نے کہا ہے کہ ہدہد حضرت سلیمان کے کسی جاسوس کا نام تھا یہ محض بے دانشی ہے اور معجزات نبوت کے انکار پر مبنی ہے۔ روایات صحیحہ میں کہیں بھی کسی جاسوس کا نام ہدہد منقول نہیں۔

ھَدٰی: واحد مذکر غائب ماضی معروف (ضرب) ہدایت یاب کیا۔ راستہ بتا دیا ہدایت کی ۲/۱۰،۱ ۷/۱۶ ۸/۱۰ ۱۴/۱۱ ۱۶/۱۳،۱۶ ۲۰/۱۸ ہدایت یاب کر دیتا ہے ۲۳/۱ طبعی حوائج اور ان کے حصول کے طریقے بتاتے ہیں ۱۶/۱۱ مقدرہ بھلائی برائی کے حصول کے فطری راستے بتا دیئے ۳۰/۱۲ (مھتدین)

اَلْھَدْیَ ۔ اسم معرف باللام قربانی کا جانور جو ماہ حُرُم میں حرم کے اندر ذبح ہونے کے لیے بھیجا جاتا ہے ۶/۵ ۷/۳ ۲۶/۱۱ (دیکھو مھتدین)

اَلْھَدْیِ : ۔اسم معرف باللام قربانی کا جانور جو ماہ حُرُم میں حرم کے اندر ذبح ہونے کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ ۲/۸ (دیکھو مھتدین)

ھَدْیًا : ۔اسم نکرہ منصوب۔ قربانی کا جانور جو ماہ حُرُم میں حرم کے اندر ذبح ہونے کیلئے بھیجا جاتا ہے۔ ۷/۲ (دیکھو مھتدین)

ھَدِیَّتِکُمْ : ۔ ھَدِیَّۃٌ بروزن فَعِیْلَۃٌ صیغہ صفت مشبہ بمعنی اسم مفعول تمہارا بھیجا ہوا یعنی تمہارا تحفہ۔ ۱۹/۱۸ (دیکھو مھتدین)

ھَدَیْتَنَا : ۔واحد مذکر حاضر ماضی معروف ہدایۃ (ضرب) نا ضمیر جمع متکلم مفعول تو نے ہم کو ہدایت کی صحیح راستہ دکھایا ہدایت یاب کیا ۳/۹ (دیکھو مھتدین)

ھَدَاکُمْ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف ہدایۃ سے کُمْ ضمیر جمع مذکر (دیکھو مھتدین)

حامنز ۲/۹ ۱۶/۱۲ تم کو اس نے راستہ بتا دیا۔ بتادے
۳/۱۲ ہدایت کی۔ ایمان لانے کی توفیق دی ۸/۵ ۱۴/۶
تم کو ہدایت یاب بنا دیتا۔ (دیکھو مھتدین)

ھَدَیْنَا ۔ جمع متکلم ماضی معروف ھِدَایَۃٌ
سے ۶/۱۲ ۱۶/۶ ہم نے ہدایت یاب بنا دیا ۱۲/۱۵ تو
ہم تم کو صحیح راستہ دکھا دیتے ۲۳/۸
ہم نے چلایا ۲۴/۱۶ ۲۹/۱۹ ہم نے حق کا راستہ
بتا دیا ۳۰/۱۵ ہم نے حق و باطل دونوں کے
راستے دکھا دیئے (دیکھو مھتدین)

ھَدَانَا ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف
ھِدَایَۃٌ سے ۶/۵ ہم کو ہدایت یاب کر دیا ۸/۱۲
(اگر ہم کو ہدایت نہ کرتا ہدایت یاب ہونے کی
توفیق نہ دیتا۔ ۱۳/۱۴ اس نے ہم کو حق کے راستے
بتا دیئے ۱۳/۱۵ (اگر) وہ ہم کو ہدایت یاب
کرتا۔ (دیکھو مھتدین)

ھَدَانِیْ ۔ واحد مذکر غائب ماضی
معروف ھِدَایَۃٌ سے ۸/۲ اس نے
مجھے سیدھا راستہ دکھا دیا۔
یعنی راہ حق پر ڈال دیا ۲۴/۳ (اگر) وہ مجھے
صحیح راستہ بتا دیتا۔ (دیکھو مھتدین)

ھَدَاہُ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف
اس نے اس کو صحیح راستہ دکھا دیا یعنی حق کے
راستہ پر چلایا ۱۴/۲۲ ۔ (دیکھو مھتدین)

ھَدِیَّۃٍ ۔ صفت مشبہ بمعنی مَھْدِیَّۃٌ
(اسم مفعول) مخفف ۱۹/۱۸ (دیکھو مھتدین)

ھُدَاھَا ۔ اسم مضاف ھا ضمیر واحد
مؤنث غائب مضاف الیہ۔ اس کی ہدایت
یابی ۲۱/۱۵ ۔ (دیکھو مھتدین)

ھُدَاھُمْ ۔ اسم مضاف ھم ضمیر واحد
مؤنث غائب مضاف الیہ۔ اس کی ہدایت یابی ۲/۵ (۶
ھَدَاھُمْ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف
ھُمْ ضمیر مفعول۔ اس نے ان کو ہدایت یاب بنا دیا
۱۱/۳ ۲۳/۱۲ ان کے طریقے اور رفتار تبلیغ کی ۶/۱۶
(دیکھو مھتدین)

فَصْلُ الذَّالِ الْمُعْجَمَۃِ

ھٰذَا ۔ ھا حرف تنبیہ ذا اسم اشارہ قریب واحد
مذکر۔ بہ (دیکھو ھا) ۱/۲، ۸، ۱۵ ۳/۱۲، ۱۳، ۱۵ ۴/۲، ۵، ۸، ۱۱
۶/۹، ۱۰، ۱۵ ۷/۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۵، ۱۷ ۸/۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۱۲، ۱۳ ۹/۳، ۱۱، ۱۲
۹/۳، ۸، ۱۲ ۱۰/۱۰، ۱۱ ۱۱/۶، ۷، ۹، ۱۰، ۱۲، ۲۰ ۱۲/۱، ۳، ۶، ۷، ۱۱، ۱۲
۱۲/۱۳، ۱۴ ۱۳/۴، ۵، ۸، ۱۹ ۱۴/۳، ۲۰، ۲۱ ۱۵/۱، ۵، ۶، ۱۰، ۱۳، ۲۱
۱۵/۲۰، ۲۲ ۱۶/۱، ۲، ۳، ۵، ۱۳، ۱۶ ۱۷/۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۷، ۱۲ ۱۸/۲، ۳، ۴
۱۸/۵، ۸، ۹ ۱۹/۱، ۲، ۳

Marfat.com

ب ۱۹/۳،۲،۷،۱۱،۱۲،۱۳،۱۸ ب ۲۰/۲،۵،۷ ب ۲۱/۹،۱۰،۱۵،۱۶،۱۹ ب ۲۲/۹،۱۲،۱۳،۱۶
ب ۲۳/۲،۳،۵،۶،۷،۱۰،۱۱،۱۲،۱۳،۱۶ ب ۲۴/۵،۸ ب ۲۵/۱،۷،۹،۱۱،۲۰،۲۱
ب ۲۵/۱۴،۱۶،۱۷،۱۸،۲۰ ب ۲۶/۱،۲،۳،۴،۱۴،۱۶،۱۸
ب ۲۷/۳،۴،۷،۸،۱۵،۱۶ ب ۲۸/۶،۹،۱۹ ب ۲۹/۲،۳،۱۵،۱۹،۲۱
ب ۳۰/۸،۱۲،۱۵،۲۰،۲۱ -

هٰذٰنِ :- ھا حرف تنبیہ ذان اسم اشارہ قریب تثنیہ مذکر مرفوع۔ یہ دونوں ب ۱۶/۱۲ ب ۱۷/۹ (دیکھو ھا)

هٰذِهٖ - ھا حرف تنبیہ ذہ اسم اشارہ قریب واحد مؤنث حاضر۔ یہ (دیکھو ھا) ب ۱/۴،۵ ب ۳/۳ ب ۴/۳
ب ۵/۷،۸ ب ۷/۱۴ ب ۸/۳،۹،۱۷ ب ۹/۶،۹،۱۰ ب ۱۱/۵،۸ ب ۱۲/۵،۶،۹،۱۰
ب ۱۳/۲،۶ ب ۱۴/۱۰ ب ۱۵/۸،۱۵،۱۷ ب ۱۶/۱۲ ب ۱۷/۵،۶ ب ۱۸/۴ ب ۱۹/۱۲
ب ۲۰/۳،۷،۱۶ ب ۲۱/۳ ب ۲۳/۳،۱۶ ب ۲۴/۱۰ ب ۲۵/۱۱ ب ۲۶/۱۱
ب ۲۷/۳،۱۲ ب ۲۹/۱۳،۲۰ -

فصل الرّاء المهملة

هَرَبًا :- مصدر (نصر) یا بمعنی مصدر رہے یا بمعنی فاعلی یعنی بھاگ کر ب ۲۹/۱۱

هَرْبٌ آنت کے اوپر کی چربی هَرَبٌ مَهْرَبٌ هَرَبَانٌ مصادر ہیں (نصر) بھاگنا۔ هَارِبٌ بھاگنے والا هَرَبٌ (سمع) بہت زیادہ بوڑھا ہونا۔ اِهْتِرَابٌ (افتعال) کسی کام میں مستغرق ہو جانا۔ ڈرتے بھاگتے کوشش کرنا ہوا کا خاک کو اڑا لیجانا۔ کسی کو بھاگنے پر مجبور یا آمادہ کرنا۔ تَهْرِيْبٌ (تفعیل) بھگانا۔

فصل الزاء المعجمة

اَلْهَزْلِ : کھیل، باطل ب ۳۰/۱۱ هَزْلٌ بیہودگی هَزِلٌ بیہودہ کام هُزَالٌ لاغری هَزَالَةٌ اچھی عادت، عقلمندی هَازِلٌ بیہودہ۔ کھیل کرنے والا غیر سنجیدہ هَيْزَلَةٌ چوپائے مَهَازِلُ قحط سالیاں مَهْزُوْلٌ لاغر۔

هَزْلٌ هُزَالٌ مصدر (نصر) لاغر ہونا هَزْلٌ مصدر (سمع و ضرب) بیہودگی کرنا۔ کھیل کرنا هَزْلٌ مصدر (ضرب) لاغر کر دینا اِهْزَالٌ (افعال) دُبلے جانوروں کا مالک ہونا۔ کسی کو بیہودہ قرار دینا تَهْزِيْلٌ (تفعیل) دبلا کر دینا۔ مُهَازَلَةٌ (مفاعلة) بیہودگی اور کھیل کرنا۔

هَزَمُوْا - جمع مذکر غائب ماضی معروف هَزْمٌ (ضرب) انہوں نے شکست دی ب ۲/۱۳ (دیکھو مَهْزُوْمٌ)

هُزُوًا - مصدر (فتح) بمعنی اسم مفعول مسخرا

وہ جس کا مذاق اڑایا جائے چھچھورا ہلکا (دیکھو مستہزئون)

۱/۸ ، ۲/۱۳ ، ۶/۱۳ ، ۱۵/۲۰ ، ۱۶/۳ ، ۱۷/۳ ، ۱۹/۲ ، ۲۱/۱۰ ، ۱۷/۱۷ ، ۲۵/۲۰

هُزِّيْ ۔ واحد مؤنث حاضر امر معروف هَزٌّ مصدر (نصر) تو ہلا۔ ۱۶/۵

هِزَّةٌ خوشی، خوش مزاجی۔ دل کی شگفتگی۔ ہانڈی کے ابال کی آواز هَزِيْزٌ آواز هُزْهُزٌ اور هَزْهَازٌ خوب جاری پانی هَزٌّ مصدر (نصر) متعدی بنفسہ اور بالباء۔ ہلانا هَزَّهٗ اور هَزَّ بِهٖ اس کو ہلایا هَزِيْزٌ مصدر (نصر) کسی کو ایسا خوش کرنا کہ وہ خوش ہو کر جھومنے لگے شعر ہے۔

اَهُزُّ بِهٖ فِيْ نَدْوَةِ الْحَيِّ عِطْفَهٗ

كَمَا هَزَّ عِطْفِيْ بِالْهِجَانِ الْاَوَارِكِ

هَزْهَزَةٌ فتنہ بپا کرنا لوگوں میں شورش اور لڑائی پیدا کرنا۔ ذلیل کر دینا تَهَزُّزٌ ہلانا تَهَزْهُزٌ ہلنا اِهْتِزَازٌ ہلنا جھومنا۔ (تاج و صحاح)

فَصْلُ الشِّيْنِ الْمُعْجَمَہ

هَشِيْمٌ : صفت مشبہ مضاف مجرور بمعنی اسم مفعول سوکھے جھانکڑ اور کانٹے ٹوٹے ہوئے ریزہ ریزہ۔ ۲۴/۹ ۔

هَشِيْمًا : صفت مشبہ منصوب بمعنی اسم مفعول شکستہ ریزہ ریزہ۔ بھوسہ۔ ۱۵/۱۸ ۔

هَشْمٌ مصدر (ضرب) ہڈی، سوکھی روٹی، سر مثلاً ناک اور ہر خشک چیز کو ریزہ ریزہ کر دینا کسی کی عزت و تعظیم کرنا۔ ہوا کا درخت کے سوکھے پتوں کو توڑنا هَشِمَةٌ جنگلی بکری هَشِمٌ جوان مرد هَشِيْمٌ شکستہ ریزہ ریزہ۔ چورا تَهْشِيْمٌ (تفعیل) تعظیم کرنا۔

تَهَشُّمٌ (تفعل) ٹوٹنا توڑنا مہربان ہونا کسی کو مہربان بنانے کی خواہش کرنا۔ ذلیل ہو جانا اِهْتِشَامٌ (افتعال) خوار ذلیل کر دینا اِنْهِشَامٌ (انفعال) شکستہ ہونا۔

فَصْلُ الضَّادُ الْمُعْجَمَہ

هَضْمًا ۔ مصدر (ضرب) کم کرنا توڑنا یعنی شکست حق نیکیوں کی کمی۔ ۱۶/۱۵

هَضْمٌ اور هَضَمٌ پست اور ہموار زمین۔

هَضِيْمٌ مظلوم ستم رسیدہ۔ پتلی کمر پتلے پیٹ کا آدمی غنچہ سربستہ هَضِيْمَةٌ ستم غصہ هَضُوْمٌ آسانی سے ہضم ہونیوالی دوا خوشگوار بہت خرچ کرنے والا۔ شیر اَهْضَمُ پتلی کمر پتلے پیٹ کا آدمی۔

Marfat.com

هَضْمٌ مصدر (ضرب) ہضم کرنا۔ اترنا۔ معدہ میں غذا کی توڑ پھوڑ۔ ظلم کرنا۔ غصہ کرنا۔ کسی حق میں سے کچھ کم کرنا۔ هَضَمٌ (سمع) کمر اور پیٹ کا تپلا ہونا۔ تَهَضُّمٌ (تفعل) ظلم کرنا۔ غصہ کرنا۔ مطیع ہونا۔ اِهْتِضَامٌ بمعنی تَهَضُّمٌ۔ اِنْهِضَامٌ ہضم ہو جانا۔

فَصْلُ الْكَاف

هٰكَذَا۔ ھا حرف تنبیہ کاف حرف تشبیہ ذا اسم اشارہ قریب مذکر۔ ایسا ہی۔ اس کی طرح [۱۹/۱۱]

فَصْلُ اللَّام

هَلْ۔ حرف ہے تصدیق ایجابی کی طلب کے لیے اس کی وضع ہے دوسرے تمام اسماء استفہام اور ام متصلہ کی وضع طلب تصور کے لیے ہے۔

هَل اور همزه کا فرق

ہل اور ہمزہ کے درمیان وجوہ ممیزہ مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ ھل صرف تصدیق کی طلب کے لیے آتا ہے اور ہمزہ طلب تصور کے لیے بھی اور طلب تصدیق کے لیے بھی۔

۲۔ ھل تصدیق ایجابی کے ساتھ خاص ہے یعنی جملہ موجبہ پر آتا ہے اور ہمزہ تصدیق ایجابی و سلبی دونوں کے لیے آتی ہے جیسے هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ۔ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ۔ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ۔ ءَاِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ۔ آللّٰهُ خَيْرٌ۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ۔ اَلَنْ يَكْفِيَكُمْ۔

۳۔ ھل مضارع پر آتا ہے تو اس کو مستقبل کے معنی کے لیے مخصوص کر دیتا ہے۔ ابن سیدہ نے شرح الجمل میں لکھا ہے کہ ھل فعل مستقبل کے ساتھ مخصوص ہے مگر یہ غلط ہے ھل ماضی پر بھی آتا ہے۔ جیسے فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ زہیر کا شعر ہے ؎

فَمَنْ مُبْلِغُ الْاَحْلَافِ عَنِّيْ رِسَالَةً
وَذُبْيَانَ هَلْ اَقْسَمْتُمْ كُلَّ مُقْسَمٍ

میری جانب سے تمام اہل معاہدہ اور بنی ذبیان کو یہ پیام کوئی پہنچا دے کہ کیا تم نے بڑی پختہ قسمیں کھائی تھیں۔

۴۔ ھل شرط پر نہیں آتا ہمزہ شرط پر آتا ہے اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ۔ اَفَاِنْ مِتَّ۔

۵۔ ھل اِنَّ پر نہیں آتا ہمزہ اِنَّ پر آتا ہے اَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ۔

۶۔ ھل ایسے اسم پر نہیں آتا جس کے بعد

فعل اختیار ہو ہمزہ آتا ہے اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗ۔

ذ ہمزہ حرفِ عطف سے پہلے آتی ہے جیسے اَفَاِنْ مَّاتَ۔ اَوَلَمْ یَاْنِ اور ھَلْ حرفِ عطف کے بعد جیسے فَھَلْ یُھْلَکُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ رسول اللہ نے فرمایا تھا وَھَلْ تَرَکَ لَنَا عَقِیْلٌ مِّنْ رِّبَاعٍ کیا عقیل نے کوئی مکان ہمارے لیے چھوڑا ہے ایک شعر ہے ؎

لَیْتَ شِعْرِیْ ھَلْ ثُمَّ ھَلْ اٰتِیَنَّھُمْ

اَوْ یَحُوْلَنَّ دُوْنَ ذَاكَ حِمَامٌ

کاش مجھے معلوم ہوتا کہ کیا میں ان تک پہنچ جاؤنگا یا اس میں موت حائل ہو جائیگی یعنی پہنچنے سے پہلے مر جاؤں گا۔

ث ہمزہ اَمْ کے بعد نہیں آتی ھَلْ آتا ہے جیسے اَمْ ھَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ

ؤ ھَلْ میں استفہام سے مقصود کبھی نفی ہوتی ہے سی لیے اس کی خبر پر اِلَّا بھی آ سکتا ہے جیسے ھَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ اور باء بھی آ سکتی ہے ھَلْ اَخُوْ عَیْشٍ لَذِیْذٍ بِدَائِمٍ کیا مزے کی زندگی والا ہمیشہ رہتا ہے اور باوجود استفہامی ہونے کے حالانکہ استفہام انشاء کی قسم ہے، خبر پر اس کا عطف جائز ہوتا ہے کیونکہ جب استفہام سے مقصود ہی نفی ہوتی ہے تو جملہ انشائیہ نہیں رہتا خبر کا معنی ہو جاتا ہے جیسے ؎

وَاِنَّ شِفَائِیْ عَبْرَةٌ مُّھْرَاقَةٌ

فَھَلْ عِنْدَ رَسْمٍ دَارِسٍ مِّنْ مُّعَوَّلٍ

میرے لیے باعثِ شفا بہتے ہوئے آنسو ہیں تو کیا فرسودہ کھنڈروں کے پاس کوئی رونے کی جگہ ہے ہمزہ سے استفہام کا مقصود نفی نہیں ہوتی بلکہ استفہام انکاری سے نفی لازم آتی ہے۔

ظ ھَلْ کبھی بمعنی قَدْ بیشک ہوتا ہے ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ بیشک انسان پر ایک وقت آیا ہے ابن عباس کسائی اور فراء سے یہی تفسیر منقول ہے مبرد نے مقتضب میں کہا ہے ھَلْ للاستفھام نحو ھَلْ جَآءَ زَیْدٌ وقد تکون بمنزلۃ قد نحو قولہ جل اسمہ ھل اتی علی الانسانِ ھَلْ استفہام کے لیے آتا ہے جیسے ھَلْ جَآءَ زَیْد اور کبھی قد کی بجائے ہوتا ہے جیسے ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ۔ میں۔

زمخشری نے تو مفصل میں یہاں تک لکھا ہے کہ ھَلْ ہمیشہ بمعنی قد ہوتا ہے اور استفہام جو ھَلْ سے

مستفاد ہوتا ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہمزہ صرف استفہام کے لئے آتی ہے اور ھل بمعنی قد بھی، ھل سے پہلے ہمزہ کا استعمال بھی وارد ہے جیسے اس شعر میں

سائلْ فوارسَ یربوعٍ بشدّتنا

اَھَلْ رَأَوْنَا بِسَفْحِ الْقَاعِ ذِی الْاَکَمِ

بنی یربوع کے سواروں سے ہمارے حملہ کی حالت پوچھو کہ کیا ٹیلوں والے میدانوں کے دامن میں انہوں نے ہم کو قطعی طور پر دیکھا تھا

لیکن علامہ زمخشری کو غلط فہمی ہوئی سیبویہ نے اپنی کتاب میں ام متصلہ کے باب میں بلاشبہ مذکور کو بالاصراحت کی ہے لیکن اس کا مطلب وہی ہے جو ہم نے بین القوسین جملہ بڑھا کر ظاہر کر دیا ہے کہ ھل بمعنی قد بھی آتا ہے کیونکہ اسی کتاب کے باب عدۃ ما یکون علیہ الکلم میں سیبویہ نے یہ بھی لکھا ہے وھل وھی للاستفہام معلوم ہوا کہ سیبویہ کے نزدیک ھل استفہام کیلئے بھی آتا ہے اور بمعنی قد بھی۔ اس لئے زمخشری کا اس سے یہ استنباط کرنا کہ ھل ہمیشہ بمعنی قد آتا ہے غلط ہے زمخشری نے کشاف میں لکھا ہے کہ آیت ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ میں ھَلْ بمعنی قد تحقیق اور تقریب دونوں مفہوموں پر دلالت کر رہا ہے ترجمہ یہ ہے

"بلاشبہ قریب ہی ایک طویل زمانہ گذرا کہ آدمی قابل ذکر چیز نہ تھا"

عام اہل تفسیر نے لکھا ہے کہ اس آیت میں ھَلْ صرف تحقیق کیلئے ہے تقریب کیلئے نہیں ہے۔ ابن مالک نے تسہیل میں لکھا ہے کہ اگر ھل پر ہمزۂ استفہام داخل ہو تو ھل کا مرادف قد ہونا متعین ہے جس طرح شعر اَھل رأونا بسفح القا ذی الاکم میں ہے۔ اس قول کا مطلب یہ ہے کہ اگر ھل پر ہمزہ نہ ہو تو یقینی طور پر ہر جگہ قد کے معنی میں نہیں آتا کبھی آتا ہے جیسے آیت ھل اتی علی الانسان میں کبھی نہیں آتا جیسے ھل عندکم من علمٍ میں۔

بعض اہل علم قائل ہیں کہ ھل قد کے معنی میں آتا ہی نہیں ہے ابن ہشام مؤلف مغنی اللبیب کا یہی پسندیدہ مسلک ہے حضرت ابن عباس، کسا فراء اور مبرد وغیرہم نے آیت ھل اتی علی الان میں ھل کو جو بمعنی قد کہا ہے تو ان بزرگوں کا مطلب یہ ہے کہ اس جگہ ھل استفہام حقیق کے لئے نہیں ہے بلکہ استفہام تقریری کے لئے ہے جس سے تحقیق کا معنی پیدا ہو گیا رہا شعر تو وہ ضرور قابل توجہ ہے کیوں کہ ھل

Marfat.com

بھی جب استفہام کے لیے ہو تو اس پر ہمزہ استفہام
کس طرح داخل ہوا کوئی حرف اپنے مثل پر کس طرح
داخل ہو سکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ سیرافی
کی روایت میں اَهَلْ رَاَدْنَا کی بجائے اَمْ هَلْ
رَاَدْنَا منقول ہے ہمزہ هل پر داخل ہی نہیں ہے
اور بر تقدیر صحت روایت مشہور شعر شاذ ہے
هل ہمزہ کی تاکید کے لیے آیا ہے جیسے
وَلَا لِلِمَا بِهِمْ اَبَدًا دَوَاءٌ میں لام جارہ کی
تاکید دوسرے لام سے کر دی گئی اصل عبارت ہے
وَلَا لِمَا بِهِمْ اَبَدًا دَوَاءٌ جو مرض ان میں ہے
اس کا علاج کبھی نہیں ہو سکتا یا جیسے اس
شعر میں ہے فَاَصْبَحْنَ لَا يَسْاَلْنَهُ عَنْ بِمَا بِهِ
عَنْ کے بعد ب زائد ہے اصل میں عَنْ مَا
(عمّا) تھا یعنی اس نے ایسی حالت میں صبح
کی کہ عورتیں اس کی کیفیت پوچھتی ہی نہیں۔
پ ۲/۹ پ ۷/۷ پ ۸/۵،۱۵ پ ۹/۷ پ ۱۲/۲ پ ۱۳/۸ پ ۱۴/۱۶ پ ۱۵/۱۰ پ ۱۶/۹ پ ۱۹/۹
پ ۲۱/۷ پ ۲۲/۱۰،۱۷ پ ۲۳/۱۵،۱۷ پ ۲۴/۱ پ ۲۵/۱۲ پ ۲۶/۲ پ ۲۷/۳ پ ۲۹/۱،۵
استفہام بمعنی نفی۔ پ ۲/۹ استفہام شکی بمعنی شاید
پ ۷/۱۳ پ ۸/۱۲ پ ۱۶/۳،۱۱،۱۶ پ ۱۹/۷ پ ۲۲/۷ پ ۲۷/۸،۹،۱۰
استفہام تقریری۔ پ ۷/۵ پ ۱۱/۵ پ ۱۵/۲۱ پ ۲۴/۱۰ استفہام
حقیقی یعنی سوال محض۔ پ ۱۹/۱۵ تمنا پ ۱۶/۲ پ ۲۳/۱۱

پ ۳۰/۱ بمعنی قد۔ تحقیق۔

هَلَكَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی هَلَاكٌ اور
تَهْلُكَةٌ مصدر (ضرب) وہ مر گیا پ ۲۴/۹ گیا گزرا
جاتا رہا۔ پ ۲۹/۵ (دیکھو مُهْلِكٌ)

هَلُمَّ : اسم فعل بمعنی امر۔ واحد تثنیہ جمع سب کے
لیے آتا ہے (لغوی) اسم فعل ہے اس کی گردان
اہل حجاز کے نزدیک نہیں آتی تذکیر تانیث واحد
جمع ہر حالت میں هَلُمَّ ہی آتا ہے لیکن بنی تمیم
کے محاورہ میں فعل ہے مذکر مؤنث اور واحد جمع
کے لیے فعل کی طرح الگ الگ صیغے آتے
ہیں (بیضاوی) لازم بھی ہے اور متعدی بھی لاؤ
حاضر کرو پ ۸/۵ آؤ پ ۲۱/۱۸
هُلُمٌ پہاڑی ہرن هِلَّمٌ لٹکا ہوا ڈھیلا
سست۔ هَلِيمٌ ہر چٹنے والی چیز هَلْمَةٌ اور
اِهْلَامٌ هَلُمَّ کہہ کر بلانا اِهْلِيلَامٌ لیجانا (تاج و صحاح)

هَلُوعًا : صیغہ مبالغہ هَلَعٌ مصدر (سمع)
بہت بے صبرا تھوڑ دلا۔ پ ۲۹/۷
هَلِعٌ بے صبری سے شور کرنیوالا هُلَعٌ
بہت عاجز هُلَعَةٌ بے صبرا جلد جھکا ہونیوالا هَلُوعٌ
بہت بے صبرا۔ ڈرپوک۔ عاجز۔ بخیل مصیبت پر
صبر نہ کرنے والا تھوڑ دلا۔ رو پڑنے والا هَالِعٌ

Marfat.com

ڈر کر بھاگنے والا۔ ھَوْلَعٌ ڈر کر بھاگنے والا ھُلَاعٌ تھوڑدلاپن۔ بددلی۔ ھَلُوْعَۃٌ ڈر کر بھاگن ھَنْلَعٌ کمزور سست ھِلْیَاعٌ درندہ ھِلْوَاعَۃٌ عاجز آدمی۔ بھاگنے والا، تیز اور بہت چلنے والی اونٹنی۔

فَصْلُ الْمِیْم

ھَمَّ ۔ واحد مذکر غائب ماضی معروف ھَمٌّ مصدر (نصر) اس نے ارادہ کیا[6] اس نے ارادہ کر ہی لیا تھا[12/13] ۔

ھَمٌّ غم ھُمُوْمٌ جمع۔ ارادہ۔ وہ چیز جس کا ارادہ کیا جائے یعنی مراد ھِمَّۃٌ اور ھِمَّۃٌ پر خانی اَھْمَامٌ جمع ھِمَمٌ اور ھَمَّۃٌ ارادہ۔ مراد مقصود ھِمَمٌ جمع ھَمِیْمٌ ہلکی بارش ھُمَامٌ سوار بہادر۔ بلند ہمت۔ پگھلے ہوئے برف کا پانی شیر لاھِمَام اس لفظ میں ھَمَامٌ اسم فعل ہے یعنی میرا ارادہ نہیں ہے ھُمُوْمٌ خوش رفتار اونٹنی۔ برسنے والا ابر ھَامَّۃٌ گھسنے والا درندہ۔ چوپایہ ھَمَّامٌ چغل خور۔ ھَامُوْمٌ پگھلی ہوئی چربی ھَمْھَامٌ اور ھُمْھُوْمٌ بہادر آدمی۔ شیر۔

ھَمَّ مصدر (ضرب) نرم رفتار سے چلنا گھس جانا ھُمُوْمَۃٌ اور ھَمَامَۃٌ مصدر۔ بوڑھا ہونا ھَمٌّ مصدر (نصر) غمگین کرنا پگھلانا۔ دبلا کرنا آماز نکالنا۔ ارادہ کرنا۔ بیمار کر دینا۔ مُہِمٌّ دشوار کام اَھَمَّ اَھْمَامٌ (افعال) غمگین کرنا بے آرام کر دینا بہت بوڑھا ہونا۔ تَہَمَّمٌ (تفعل) کسی چیز کو ڈھونڈنا۔ اِھْتِمَامٌ (افتعال) غمگین ہونا۔ غمخوار کرنا۔

ھُمْ : ۔ ضمیر جمع مذکر غائب۔ وہ سب ھُمَا ھُوَ اور باقی ضمائر مرفوعہ منفصلہ اسماء میں لیکن اگر بصورت ضمیر فصل کے مستعمل ہوں جیسے زَیْدٌ ھُوَ اَلنَّاصِلُ یا اَلرِّجَالُ ھُمُ النَّاجُوْنَ تو ان کو حرف کہا گیا ہے بعض لوگ کہتے ہیں اس صورت میں بھی اسم ہیں لیکن ان کا کوئی محل اعراب نہیں ہے بعض کا قول ہے کہ ماقبل اور مابعد لحاظ کرتے ہوئے ان کا محل اعرابی متعین ہو ہے۔

1. ۱ ر ۲ ر ۳ ر ۴ ر ۶ ر ۸ ر ۹ ر ۱۰ ر ۱۱ ر ۱۲ ر ۱۳ ر ۱۴ و ۱۵ ر
2. ۱ ر ۲ ر ۳ و ۴ و ۵ و ۶ ر ۸ ر ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ ر ۱۶ ر ۱۷
3. ۱ و ۲ ر ۴ ر ۵ ر ۶ ر ۱۰ ر ۱۱ و ۱۴ ر ۱۶ ر ۱۷ -
4. ۱ و ۲ ر ۳ ر ۴ و ۵ ر ۸ ر ۹ و ۱۰ ر ۱۱ ر ۱۲ ر ۱۴ ر ۵/۴ ر ۳ ر

Marfat.com

۵، ۶، ۸، ۹، ۱۲، ۱۵، ۱۷، ۲۰ پ۶ ۲، ۳، ۴، ۵، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱
۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷ پ۷ ۴، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۴، ۱۵
۱۶، ۱۷، ۱۹ - پ۸ ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۹، ۱۰، ۱۱
۱۲، ۱۳، ۱۶، ۱۷، ۱۸ پ۹ ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۹، ۱۰
۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹ پ۱۰ ۱، ۲
۳، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۷، ۱۸ پ۱۱ ۲، ۵
۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۷ پ۱۲ ۲، ۳
۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۲، ۱۵ پ۱۳ ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷
۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۹ پ۱۴ ۱
۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۸، ۹، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۱۷
۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲ پ۱۵ ۵، ۶، ۷، ۱۱، ۱۲
۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۸، ۱۹، ۲۰۔ پ۱۶ ۱، ۲، ۳، ۵، ۷
۸، ۹، ۱۲، ۱۳، ۱۷ پ۱۷ ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷
۸، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۶ پ۱۸ ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷
۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، پ۱۹
۲، ۳، ۵، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۸، ۱۷
۱۸، ۱۹، پ۲۰ ۱، ۲، ۳، ۴، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۳، ۱۴
۱۲ پ۲۱ ۱، ۲، ۳، ۴، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۵، ۱۶، ۱۷
۱۲، پ۲۲ ۲، ۸، ۱۱، ۱۴، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹ پ۲۳
۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۵
۱۶، ۱۷، پ۲۴ ۱، ۲، ۳، ۴، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱

۱۲، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۹، پ۲۵ ۳، ۴، ۵، ۸، ۹، ۱۰
۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۸، ۱۹، ۲۰ پ۲۶ ۱، ۲، ۳
۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۸
پ۲۷ ۱، ۳، ۴، ۵، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۸، ۲۰ پ۲۸
۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۸، ۹، ۱۰، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۹، ۲۰
پ۲۹ ۳، ۴، ۵، ۷، ۹، ۱۰، ۱۷، ۱۳، ۱۹، ۲۰ -
پ۳۰ ۱، ۳، ۵، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۵، ۲۳، ۳۰ -

هُمَا ۔ضمیر تثنیہ مذکر و مؤنث غائب وہ دو (دونوں)
۴/۴ ۶/۹ ۸/۵ ۱۰/۱۲ ۱۲/۱۵ ۱۴/۱۶ ۱۵/۲، ۱۰، ۱۷، ۲۱ ۱۶/۱ ۱۷/۳
۱۸/۸ ۲۰/۴ ۲۲/۱۹ ۲۳/۸ ۲۵/۱۵ ۲۶/۲ ۲۸/۲۰

هَمَّازٍ ۔صیغہ مبالغہ هَمْزٌ مصدر (نصر و ضرب) بڑا عیب گو۔ طعن کرنے والا (مدارک) ۲۹/۲
هَمْزٌ (نصر و ضرب) بطور طعن آنکھ سے اشارہ کرنا۔ نچوڑنا چبھونا عیب گوئی کرنا۔ دور کرنا۔ مارنا۔ کاٹنا توڑنا (صرف نصر سے) زمین میں ٹپکنا
هَمْزُ الشَّيْطَان۔ شیطانی وسوسہ۔ دیوانگی۔
هَمَزَات جمع هُمَزَةٌ لوگوں کے عیب ڈھونڈنے والا چغل خور (یا) بمعنی هَمَزِیٰ سخت آواز والی ہوا
قَوْسٌ هَمَزَىٰ سخت کمان هَامِزٌ عیب چین چغل خور هُمَيْزٌ اور مِهْمَازٌ سوار کے جوتے کی ایڑی پر جو لوہا نکلا ہوتا ہے اور اس سے

گھوڑے کے پہلو پر مارتا ہے۔

مِهْمَزٌ کوڑا، کوبہ، سندان، لاٹھی وہ لکڑی جس کے سرے پر کیل لگی ہوتی ہے اور اس سے جانور کے آر چبھوئی جاتی ہے اِنْهِمَازٌ (انفعال) نچوڑا جانا۔

هَمَّتْ - واحد مؤنث غائب ماضی معروف هَمٌّ مصدر (نصر) اس نے ارادہ کیا۔ ارادہ کرلیا۔ ۴/۴ ۵/۱۴ ۱۲/۱۲ ۲۴/۶ (دیکھو هَمَّ)

هَمَزَاتِ - جمع مجرور مضاف واحد شیطانی وسوسے خطرات نفسانی وہ بُرے خیالات جو شیطان دل کے اندر چبھتا ہے هَمْزٌ کا معنی چبھونا۔ ۱۸/۹ (دیکھو هَمَّازٍ)

هُمَزَةٍ : صیغہ مبالغہ۔ بڑا عیب گو۔ کثیر الغیبۃ۔ ۳۰/۲۹ (دیکھو هَمَّازٍ)

هَمْسًا :- اسم مصدر منصوب (ضرب) قدم کی چاپ۔ آہٹ ۱۶/۱۵

هَمْسٌ آہٹ۔ قدم کی چاپ، پوشیدہ چیز منہ سے نکلنے والی ایسی ہلکی آواز جس میں سینہ کی آواز شامل نہ ہو۔ نچوڑنا۔ توڑنا۔ کھانے کو ہونٹ بند کر کے چبانا هَمِيْسٌ اونٹ کے پاؤں کی چاپ هَمَّاسٌ شیر درندہ هَمُوْسٌ رات

کو چلنے والا مُهَامَسَةٌ (مفاعلة) باہم چپکے چپکے بات کہنی۔

هَمُّوْا :- جمع مذکر غائب ماضی معروف هَمٌّ مصدر (نصر) انہوں نے ارادہ کرلیا تھا۔ انہوں نے قصد کیا۔ ۱۰/۸، ۱۶ - (دیکھو هَمَّ)

فَصْلُ النُّوْنِ الْمُعْجَمَة

هُنَّ : ضمیر جمع مؤنث غائب هِيَ واحد هُمَا تثنیہ۔ وہ سب عورتیں۔ (دیکھو هُمْ)
۲/۷، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵ ۳/۳، ۹ ۴/۱۴ ۵/۱، ۳، ۱۶ ۶/۵
۱۲/۷، ۱۴، ۱۶ ۱۶/۵ ۱۸/۱۰، ۱۴ ۲۲/۳، ۴ ۲۴/۱ ۲۶/۱۴
۲۸/۱، ۸، ۱۶ -

هُنَالِكَ - اسم ظرف مکان و زمان۔ وہاں اس جگہ۔ اس وقت۔ ۳/۱۲ ۹/۴ ۱۱/۸ ۱۵/۱۶ ۱۸/۱۶
۲۱/۱۸ ۲۳/۱۰ ۲۴/۱۳، ۱۴

هَنِيْئًا صیغہ صفت مشبہ هَنَاءٌ مصدر (فتح و نصر و ضرب) خوش مزہ۔ پاکیزہ چونکہ وزن فعیل واحد جمع سب کے لیے آتا ہے اس لیے ۴/۱۲ میں ضمیر واحد غائب سے حال ہے اور ۲۶/۳ اور ۲۹/۵، ۲۲ میں فاعل کی ضمیر جمع سے حال ہے (محل)

Marfat.com

...ھنأ عطا۔ بخشش۔ رات کا ایک حصہ
...ھنیئ خوشگوار۔ مبارک۔ وہ چیز جو بغیر محنت
...کے مل جائے ھُنَیئۃ تھوڑی چیز ھانِئ نوکر
...خادم ھَنَأ مصدر (فتح ونصر وضرب) خوشگوار
...ہونا مدد کرنا۔ ھَنَأ مصدر (فتح وضرب) خوشگوار
...کھانا کھلانا خوشگوار کھانا دینا ھَنَأ اور ھِنأ اور ھَنأ (فتح)
...کسی سے کہنا کہ تم کو یہ چیز خوشگوار ہو مبارک
...ھَنَارۃ ھَنأ ھُنأ (کرم) ناگواری کے بعد گوارا
...ہوجانا ھَنُأ اور ھَنَأ (سمع) کسی بات کا گوارا
...ہوجانا خوش ہوجانا۔ ھَنَارۃ (فتح سمع کرم) بغیر
...مشقت کے کسی چیز کا حاصل ہوجانا۔ اِھنَاء
...(افعال) خوشگوار کھانا کھلانا خوشگوار کھانا دینا
...تھنیئۃ (تفعیل) اور تھنیئ (تفعیل) مبارک دینا۔
...تھنّو (تفعل) گوارا ہونا۔ اِستِھنَاء
...(استفعال) مدد چاہنا بخشش چاہنا۔

فصل الواو

ھُوَ۔ ضمیر واحد مذکر غائب۔ وہ (دیکھو ھُم)
...پ ۳ ۴، ۶، ۷، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۶ پ۲ ۲، ۳
...۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۶ پ۳ ۲، ۳، ۷، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۶
...۱۷ پ۴ ۷، ۸، ۹ پ۵ ۸، ۱۰، ۱۳، ۱۵
...۱۸۔

پ ۴، ۵، ۶، ۷، ۱۴ پ۷ ۶، ۷، ۸، ۱۳، ۱۴
۱۵، ۱۸، ۱۹ پ۸ ۲، ۴، ۷، ۱۰، ۱۴، ۱۸ پ۹
۲، ۱۰، ۱۳، ۱۴، ۱۸ پ۱۰ ۴، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۵ پ۱۱
۱، ۳، ۵، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۶، ۱۷ پ۱۲ ۱، ۲، ۳
۵، ۶، ۸، ۱۳، ۱۴ پ۱۳ ۲، ۴، ۵، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱
۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۹ پ۱۴ ۲، ۴، ۶، ۷، ۸، ۱۳، ۱
۱۶، ۱۷، ۱۹، ۲۲۔ پ۱۵ ۱، ۲، ۵، ۹، ۱۷ پ۱۶ ۴، ۵
۸، ۱۰، ۱۴، ۱۵ پ۱۷ ۱، ۲، ۳، ۷، ۸، ۹، ۱۵، ۱۶
۱۷ پ۱۸ ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۸، ۹، ۱۰ پ۱۹ ۳، ۴
۹، ۱۵، ۱۷، ۱۸، پ۲۰ ۲، ۵، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱
۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۶، پ۲۱ ۱، ۲، ۴، ۶، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱
۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۱۷، پ۲۲ ۳، ۷، ۸، ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۳
۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، پ۲۳ ۴، ۹، ۱۴، ۱۵، ۱۶ پ۲۴
۳، ۴، ۶، ۷، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۶، ۱۷، ۱۹ پ۲۵ ۱، ۲
۲، ۳، ۴، ۸، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۲۰ پ۲۶ ۱، ۲
۳، ۶، ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۷، ۱۹ پ۲۷ ۱، ۵، ۶، ۷، ۹
۱۲، ۱۷، ۱۸، ۱۹ پ۲۸ ۲، ۴، ۶، ۷ ۱۱، ۱۵، ۱۶
۱، پ۲۹ ۱، ۲، ۳، ۴، ۶، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶۔ پ۳۰
۵، ۶، ۱۰، ۱۱، ۳۳، ۳۷ ۔

ھَوَاءٌ۔ اسم۔ خالی ۱۳/۱۹ خوف کے سبب سمجھ
سے خالی (سیوطی) گھبراہٹ کی وجہ سے ہر

Marfat.com

جبلانیؐ سے خالی۔ اصل میں ھواء اس فضا اور خلاء کو کہتے ہیں جو آسمان و زمین کے درمیان ہے لیکن محاورہ میں قلب کی صفت واقع ہوتی ہے اور جو دل ڈرپوک ہو جرأت مند نہ ہو اس کو قَلْبٌ ہوا کہتے ہیں۔ (مدارک) (دیکھو ھاویۃ)

هُوْدٌ ۔ عَلَم مرفوع ‎١٩/١١‏ } ھود بن عبداللہ بن

هُوْدٍ ۔ عَلَم مجرور ‎١٢/٥٨‏ } ریاح بن خلود بن علا

بن عوض (بغوی) عوض بن شالح بن ارفخشد بن سام بن نوح مشہور پیغمبر تھے جن کو قوم عاد بن عوض بن ارم بن سام بن نوح کی ہدایت کے لیے بھیجا گیا تھا حضرت ھود کی قوم عاد کو ہی عادِ اولیٰ کہا جاتا ہے۔ (بغوی)

توراۃ میں عاد بن عوض بن آرام بن سام بن نوح کہا گیا ہے توراۃ اور اسلامی تاریخوں میں اگرچہ مسلسل نسب نامہ بتایا گیا ہے لیکن قابل یقین نہیں غالباً یہ نام صرف مشاہیر کے ہیں مسلسل نسب نامہ نہیں دو مشہور آدمیوں کے درمیان غیر مشہور لوگوں کے نام ذکر نہیں کئے گئے۔ عادِ اولیٰ یا عاد ارم یا عاد ثمینوں سے مراد قرآنی الفاظ میں ایک ہی قوم ہے یعنی Adramitai

یا Hadramotes اس کی مختلف شاخوں کا تذکرہ
روایات عرب میں عمالقہ کے مشترک نام سے
اور بقول علامہ سید سلیمان ندوی یونانی اور رومی
تاریخوں میں سامیوں کے مشترک نام سے یا
اغادیوں، عموریوں، اشوریوں، خالدیوں، آرامیو
اور فنیقیوں کے مختلف ناموں سے آتا ہے یہ
عاد اولیٰ ہی کی شاخیں ہیں۔
عاد کی حکومت متوسط ایشیا کے مختلف حصوں
میں ٤٠٠٠ قبل مسیح سے قائم ہوئی یا شاید ا
سے بھی پہلے بہرحال عراق یا ارخ یا ارک میں
کو عاد کی ایک شاخ آغاد نے ٢٨٠٠ ق م میں
دیگر حکومت کی بنیاد رکھی اور شہر آغاد بن شرغو
اول ٣٠٠٠ ق م میں اور پھر اس کا بیٹا نرام س
٢٧٥٠ میں برسر اقتدار تھا آغادی حکومت کا اق
ایران تک میں تھا جو وہاں ایک ہزار بر
تک رہنے کے بعد ٢٧٥٠ ق م میں ختم ہوا یہی
ہے جب عاد کی دوسری شاخ یعنی عاد ارم
مشرقی عرب کے علاقہ احقاف (بشمول
حضر موت اور عربی سواحل خلیج فارس) میں
دراز تک برسر اقتدار رہنے کے بعد حضرت
کی نافرمانی کی بنا پر ایسی تباہ ہوئی کہ نافرمانو

Marfat.com

کی نسل بھی باقی نہیں رہی۔

حضرت ہود ۲۰۵۰ ق م میں نزول عذاب سے پہلے عاد کی آبادی سے نکلکر حجاز چلے گئے تھے اس کے بعد حضرموت آکر آپ نے وفات پائی آپ کے خلفاء مدت دراز تک آپ کی شریعت کو چلاتے رہے، حضرت لقمان جو لقمان حکیم کے نام سے مشہور ہیں آپ ہی کے خلفاء میں سے ایک تھے، حضرموت کے قریب حصن غراب کے کھنڈروں سے ۱۸۳۴ء میں عادِ ثانیہ کا ایک کتبہ برآمد ہوا تھا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عادِ ثانیہ حضرت ہود کی شریعت پر تھی (ارض القرآن جلد اوّل ص ۱۸۳)

هُوْدًا ۔ پ ۱/۱۶،۱۲ یہودی ۸/۱۶ پ ۱۲/۵ حضرت ہود پیغمبر (لفظ هود کی لغوی تشریح کے لئے دیکھو هَادُوْا)

هٰٓؤُلَاۗءِ ۔ اسم اشارہ جمع یہ سب پ ۱/۱۰،۱۴ پ ۳/۱۵ پ ۵/۴،۵،۸،۱۳،۱۸ پ ۶/۱۲ پ ۷/۱۲،۱۵ پ ۸/۱۱،۱۳ پ ۹/۴ پ ۱۰/۳ پ ۱۱/۷ پ ۱۲/۳،۶،۹ پ ۱۴/۵،۱۸ پ ۱۵/۲،۳،۱۳،۱۴ پ ۱۷/۴،۵،۷ پ ۱۸/۱۷ پ ۱۹/۸ پ ۲۰/۱۰ پ ۲۱/۱ پ ۲۲/۱۱ پ ۲۳/۱۱ پ ۲۴/۲ پ ۲۵/۹،۱۳،۱۴،۱۵ پ ۲۶/۸ پ ۲۹/۲ پ ۳۰/۸

اَلْهُوْنِ ۔ اسم ذلت۔ رسوائی۔ خواری پ ۷/۱۴ پ ۲۴/۱۶ پ ۲۶/۲ ۔

هُوْنٍ ۔ اسم۔ ذلت۔ رسوائی۔ خواری پ ۱۴/۱۲

هَوْنًا ۔ اسم اور مصدر۔ نرم چال۔ نرم چال سے چلنا یعنی اکڑ کر شیخی کے ساتھ نہ چلنا پ ۱۹/۴ هَيْنٌ۔ هَيِّنٌ اَهْوَنُ آسان۔ نرم۔ (دیکھو مُهَانًا)

هَوٰى ۔ ماضی واحد مذکر غائب هَوِيَ مصدر (ضرب) پ ۱۶/۱۲ گر پڑا یعنی دوزخ میں پ ۲۷/۵ غائب ہوگیا یعنی جب غائب ہو جاتے۔

اَلْهَوٰى ۔ اسم و مصدر (سمع) ناجائز نفسانی خواہش۔ ناجائز رغبت پ ۵/۱۴ پ ۲۳/۱۱ پ ۳۰/۴ ۔ (دیکھو هَاوِيَة)

هَوَاهُ : اسم مضاف۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ اس کی ناجائز خواہش اپنی ناجائز خواہش پ ۹/۱۱ پ ۱۵/۱۶ پ ۱۲/۱۰ پ ۱۹/۲ پ ۲۰/۸ پ ۲۵/۱۹ تمام آیات میں هَوٰى بمعنی مَهْوِى ہے یعنی وہ چیز جس کی خواہش نفس ناجائز طور پر کرتا ہے۔

هٰهُنَا ۔ ها۔ حرف تنبیہ هُنَا اسم ظرف قریب کے لیے یہاں۔ اس جگہ۔ پ ۴/۸ پ ۶/۸ پ ۱۹/۱۲ پ ۲۹/۵ ۔

Marfat.com

فصل الیاء المثناة

ھِیَ۔ ضمیر واحد مؤنث غائب مرفوع وہ (دیکھو ھُم) ۱/۸ ، ۲/۸ ، ۳/۱۳،۵ ، ۴/۹ ، ۸/۹ ، ۹/۳،۶،۹ ، ۱۰/۱۲،۱۵ ، ۱۲/۶،۷،۹،۱۲ ، ۱۴/۱۹،۲۲ ، ۱۵/۱،۳،۴،۱۶ ، ۱۶/۱۰ ، ۱۷/۱۳،۷ ، ۱۸/۳،۶ ، ۱۹/۶،۷ ، ۲۰/۳ ، ۲۱/۱،۱۸ ، ۲۳/۳،۵ ، ۲۴/۳،۱۲،۱۶،۱۷ ، ۲۵/۱۱،۱۵،۱۹ ، ۲۷/۵،۱۸ ، ۲۹/۱،۲،۳،۱۵ ، ۳۰/۳،۴،۲۲ ۔

ھَیْتَ لَکَ۔ دو لفظوں سے مرکب ہے ھَیْتَ اور لَکَ ھَیْتَ اسم فعل بمعنی امر۔ آ۔ لَکَ میں لام حرف جار۔ کَ مجرور محذوف سے متعلق ہے یعنی لکَ اَقُولُ میں تجھ سے کہتی ہوں جلدی آ (روح) تفسیر سراج میں خطیب نے لکھا ہے واحدی کا قول ہے کہ ھَیْتَ لَکَ پورا اسم فعل ہے جیسے رُوَیْدَ۔ صہ۔ مہ، اس کا معنی ہے ھَلُمَّ آ اور لا۔ ۱۲/۱۲

ھِیْتٌ پست زمین۔ ھَاتِ اسم فعل لاتَہْیِیْتٌ آواز دینا۔ بلانا۔

اَلْھِیْمِ۔ جمع اَھْیَمُ واحد مذکر ھَیْمَاءُ واحد مؤنث ھُیَامٌ اونٹ کا مرض استسقا پیاسے اونٹ (عکرمہ قتادہ) یا نرم ریتلی زمین جس میں جتنا پانی گرا لا جائے سما جائے (ضحاک اور ابن عُیَیْنَہ) ۲۷/۱۵ ۔ (لغوی)

ھَیْمُ اللّٰہِ یعنی اَیْمُ اللّٰہِ اللہ کی قسم

ھَامَۃٌ سر۔ سردار۔ گھوڑا ھَامٌ اور ھَامَاتٌ جمع ھِیَامٌ ریگ رواں۔ خشک ریگستان ھُیَامٌ جمع ھُیَامٌ شوریدگی عشق۔ شیفتگی۔ وارفتگی۔ سخت پیاس۔ ھُیُوْمٌ سرگرداں۔ پیاسا۔ ھُیَّامٌ عاشق سرگرداں۔ وسوسہ زدہ ھَیْمَانٌ پیاسا۔ شیفتہ سرگشتہ۔ ھَیْمٰی مؤنث ھَیْمَاءُ صحرائے بے آب بیابان بے راہ ریگستان۔ اونٹ کا ایک خاص مرض

ھَیْمٌ اور ھَیَمَانٌ مصدر (ضرب)، سرگرداں شیفتہ فریفتہ ہونا مُسْتَھَامٌ عشق کی وجہ سے حیران سرگرداں۔ بیمارِ عشق لَا یَھْتَامُ لِنَفْسِہٖ وہ حیلے نہیں کرتا اپنے نفس کو فریب نہیں دیتا

ھَیِّنٌ: صفت مشبہ مرفوع ھَوْنٌ سے (لغت) آسان ۱۶/۳،۵ (دیکھو مُھَانًا اور ھَوْنًا)

ھَیِّنًا: صفت مشبہ منصوب ھَوْنٌ سے آسان ۱۸/۸ (دیکھو مُھَانًا اور ھَوْنًا)

ھِیَہْ:۔ ھِیَ ضمیر واحد مؤنث غائب ھا سکنہ سکتہ۔ وہ۔ ۳۰/۲۶

ھَیْھَاتَ کلمہ بُعد ہے یعنی بُعْدٌ بعید

بہت دور ہے (ابن عباس) محلی نے لکھا ہے کہ
هیهات اسم فعل بمعنی ماضی بھی ہے یعنی بَعُدَ
اور بمعنی مصدر بھی یعنی بُعْدًا ابو جعفر نے اسمیں
اور هَؤُلَاءِ کی طرح هَيْهَاتِ پڑھا ہے بغیر بن
عاصم نے مُنْذُ قَطُّ اور حَيْثُ کی طرح هَيْهَاتُ
کہا ہے اکثر اہل علم اَيْنَ اور كَيْفَ کی طرح
هَيْهَاتَ کہتے ہیں۔ ۱۵/۳

هِيَّنْ وہ شخص جس کو لوگ میلے کچیلے کپڑے
پہنے کی وجہ سے دور دور رکھیں۔

هِيْهِيْ اور اور یہ کلمہ زیادتی طلب پر
دلالت کرتا ہے کسی کو دور دور رکھنے کے
لیے بھی یہ لفظ کہا جاتا ہے۔

هَيْتَ۔ واحد مذکر حاضر امر معروف۔
تَهْيِئَةٌ اور تَهْيِيءٌ مصدر تفعیل از دست
کر۔ ۱۵/۱۲ ۔

هَيْئَةٍ :۔ اسم مضاف صورت شکل ۳/۱۲
۔ ۷/۵ ۔

هَيْئَ اور هِيْئَ کھانے پینے کیلئے بلانا
هَيْئَتٌ صورت شکل حالت کیفیت۔

رَجُلٌ هَيِّئٌ اور هَيِّئٌ خوبصورت آدمی
هَاءَ لَہٗ (فتح و ضرب) اس کام کے لیے وہ
آمادہ ہو گیا۔ اس کی صورت بنادی۔

هَاءَ اليه هَيْأَةً (فتح) اس چیز کا آرزو مند
ہوا هَاءَ (فتح کرم ضرب) خوبصورت ہو گیا
مُهَايَاةٌ (مفاعلہ) کسی چیز پر باہم موافقت کرنی
تَهَيَّأَ لَہٗ (تفعل) اس کے لیے وہ آمادہ ہو گیا
تَهَايُؤٌ (تفاعل) باہم موافقت۔

Marfat.com

بَابُ الْيَاءِ

فصل الالف

ی : (تمہاری) حرف ضمیر مؤنث ہے جیسے تَقُوْلِيْنَ اور قُوْلِیْ اخفش اور مازنی کا قول ہے کہ واحد مؤنث حاضر مضارع اور امر میں یاء حرف تانیث ہے اسم ضمیر نہیں ہے فاعل ضمیر مستتر ہے۔ کچھ اہل لسان نے یاء کے مختلف اقسام بیان کئے ہیں۔ مثلاً حرف انکار، حرف تذکار یاء تصغیر، یا علامت مضارع۔ یا اطلاق یا اشباع وغیرہ لیکن صحیح یہ ہے کہ سوائے ضمیر مؤنث کے یاء کی کوئی اور قسم نہیں ہے۔ مندرجہ بالا ہر یاء مستقل کلمہ نہیں بلکہ ایک کلمہ جزء ہے (کبھی یاء ساکن اور مفتوح جو مجرور متکلم کی علامت ہے بحالت جر آتی ہے جیسے بِیْ اور قَوْلِیْ)

یَا : حرف نداء ہے جو بقول صاحب مغنی اللبیب نداء بعید کے لیے آتا ہے خواہ بعید حقیقۃً ہو یا حکماً لیکن نحویوں کا مشہور قول یہ ہے کہ یاء حرف نداء ہے جو قریب و بعید اور متوسط سب کی نداء کے لیے موضوع ہے منادیٰ کا بعید ہونا ضروری نہیں۔

عربی میں نداء کے لیے سب سے زیادہ کثیر الاستعمال یہی حرف ہے۔

لفظ اللہ۔ اسم مستغاث۔ اور لفظ اَيُّهَا اور اَيَّتُهَا پر تو سوائے اس کے کوئی دوسرا حرف نداء آتا ہی نہیں ہے ہاں اسم مندوب پر یا بھی آتا ہے اور وَا بھی۔

اگر منادیٰ مذکور ہو اور حرف نداء محذوف تو سوائے یاء کے کوئی دوسرا حرف ندا حذف نہیں کیا جا سکتا جیسے يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا

یا ہمیشہ اسم پر آتا ہے یعنی منادیٰ ہمیشہ اسم ہوتا ہے لیکن۔

Marfat.com

اگر کہیں فعل پر داخل ہو جیسے اَلَا یَا اسْجُدُوْا آلا یا اسقیانِی یا، یا حرف پر داخل ہو جیسے یا لَیْتَنِی کُنْتُ مَعَهُمْ۔ یا لَعْنَۃَ اللّٰہِ وَالْاَقْوَامِ کُلِّهِمْ وَالصَّالِحِیْنَ عَلٰی سَمْعَانَ مِنْ جَارٍ اور یَا رُبَّ کَاسِیَۃٍ فِی الدُّنْیَا تو ان سب صورتوں میں منادی فعل یا حرف نہیں ہوتا ہے بلکہ منادی محذوف ہوتا ہے بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان صورتوں میں یا تنبیہ کے لیے ہوتا ہے نداء کے لیے ہوتا ہے نہیں ہے۔ ابن مالک نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر یا کے بعد فعل دعا یا امر ہو تو منادی محذوف ہوتا ہے اور اس کے علاوہ کوئی فعل ہو یا حرف ہو تو صرف تنبیہ کے لیے ہوتا ہے۔

یَأْبَ ۔ واحد مذکر غائب نہی معروف اِبَاءٌ مصدر (فتح) اصل میں یأبی تھا نہی میں یاء کو ساقط کر دیا۔ نہ انکار کرے نہ باز رہے ۲/۲ (دیکھو اَبَی)

یَأْبٰی ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف منفی اِبَاءٌ مصدر (فتح) وہ نہیں مانے گا ۹/۸ (دیکھو اَبَی)

یَابِسٍ ۔ اسم فاعل واحد مذکر یُبْسٌ مصدر (سمع) یَیْبَسُ اور یَابِسُ مضارع خشک چیز ۶/۵۹ یَبُوْسَۃٌ خشکی یَبْسٌ تری کے بعد خشکی یَبَسٌ اصلاً خشک چیز جو کبھی تر نہ ہوئی ہو اِمْرَأَۃٌ یَبَسٌ بے ہنری عورت شَاۃٌ یُبْسٌ بے دودھ کی بکری یَبِسٌ اور یَابِسٌ خشک چیز یَبِیْسٌ خشک گھاس یُبْسٌ مصدر خشک ہونا (سمع) سے کثیر الاستعمال اور حَسِبَ سے نادر اِیْبَاسٌ (افعال) زمین کا سبزہ خشک ہو جانا۔ کسی چیز کو خشک کر دینا، پیدل چلنا۔ اَیْبِسْ (امر) جب رہیں تَیْبِیْسٌ (تفعیل) خشک کر دینا۔ اِتِّبَاسٌ (افتعال) خشک ہونا۔

یَابِسَاتٍ ۔ اسم فاعل جمع مؤنث یَابِسَۃٌ واحد مؤنث یُبْسٌ سے (سمع) سوکھی ہوئی جو سبز اور تر و تازہ نہ ہوں۔ ۱۲/۴۶ (دیکھو یَابِسٍ)

یَأْتِ ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِتْیَانٌ مصدر (ضرب) اصل میں یَأْتِیْ تھا جزا یا شرط کے مقام میں واقع ہونے یا مجزوم ہونے کی بنا پر یاء کو حذف کر دیا گیا۔ اگر اس سے پہلے لَمْ یا لَمَّا نافیہ ہو تو ماضی منفی کا معنی ہوگا نہیں آیا اگر اس کے بعد مفعول پر باء نہ ہو تو لازم ہوگا۔ آئیگا۔ آتا ہے اگر مفعول پر باء ہو تو متعدی ہوگا۔ لائیگا۔ لاتا ہے ۲/۱۰۶ ۲/۱۴۸

پ ۵/۱۶ پ ۱۲/۹ پ ۱۳/۱۴ و ۱۵ پ ۱۴/۱۶ پ ۱۶/۱۲ پ ۲۸/۴ پ ۲۱/۱۱ و ۱۸ و ۲۰ پ ۲۲/۱۵ پ ۲۷/۴۔ آیت پ ۲۱/۲۰ میں لانے سے مراد ہے کر نا دیکھواتی اور رسالموتون اور زناتی)

یَاْتِكَ :۔ واحد مذکر غائب مضارع بمعنی ماضی منفی لازم۔ كَ ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول اِتْیَانٌ مصدر۔ تیرے پاس نہیں آیا۔ پ ۱۶/۶۔

يَاْتِكُمْ :۔ واحد مذکر غائب مضارع بمعنی ماضی منفی لازم۔ كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول۔ تمہارے پاس نہیں آیا۔ آیت ۱۵/۱۲ میں امر غائب مثبت متعدی ہے وہ لے آئے۔ پ ۲/۱۰ پ ۱۳/۱۴ پ ۱۵/۱۵ پ ۲۴/۵ پ ۲۸/۱۵ پ ۲۹/۱ ۔

يَاْتَلِ ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِیْتِلَاءٌ مصدر (افتعال) اصل میں یَاْتَلِیْ تھا۔ نہ قسم کھائیں پ ۱۸/۹ ۔

اَلْوَةٌ اَلِيَّةٌ اور اِلْيٌ قسم اَلِيٌّ بہت قسمیں کھانے والا اَلِيَّةٌ کا معنی باز رہنا اور کمی کرنا بھی ہے محاورہ ہے اِلَّا حَظِيَّةٌ فَلَا اَلِيَّةٌ اگر میں کامیاب نہ بھی ہوا تب بھی اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں کمی نہیں کروں گا۔

اَلْوٌ اُلُوٌّ اُلِيٌّ مصادر اَلٰی ماضی یَاْلُوْ نہ رہنا۔ تکبر کرنا۔ دیر کرنا۔ کمی کرنا۔ اِیْلَاءٌ (افعال) قسم کھانا۔ تَاْلِيَةٌ (تفعیل) بمعنی اَلْوٌ۔ تَاَلِّیْ (تفعل) قسم کھانا۔

يَاْتَمِرُوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع اِیْتِمَارٌ مصدر (افتعال) اَمْرٌ مادہ وہ باہم مشورہ کر رہے ہیں پ ۲۰/۵ ۔

اِیْتِمَارٌ کے صلے میں اگر باء مذکور ہو جیسا اس آیت میں ہے تو کسی کے متعلق باہم مشورہ کرنے اور قصد کرنے کا معنی ہوتا ہے۔ اگر صلے میں باء نہ ہو تو فرماں برداری کرنے اور اپنی رائے سے کام کرنے کا معنی ہوتا ہے۔ مُؤْتَمِرٌ فرمانبردار۔ فرماں پذیر کسی کام کا ارادہ کرنے والا۔ مشورہ کرنیوالا تَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ ان پر مسلط ہو گیا۔ اِسْتِئْمَارٌ (استفعال) اور تَاٰمُرٌ (تفاعل) باہم مشورہ کرنا۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھو امر اور تَاْمُرُوْنَهٗ

يَاْتِنَا :۔ اصل میں یَاْتِیْنَا تھا۔ واحد مذکر غائب مضارع نا ضمیر متکلم مفعول۔ وہ لے آتے ہمارے پاس۔ پ ۱۴/۱

يَاْتُوْا :۔ جمع مذکر غائب مضارع اِتْیَانٌ سے وہ آئیں آ جائیں۔ لائیں لے آئیں۔ آ جاتے ہیں وہ (نہیں) آتے۔ وہ (نہیں) لا سکے۔ پ ۱/۱ پ ۴/۴ پ ۶/۱۰ پ ۷/۴ پ ۹/۴ پ ۱۵/۱۰ پ ۱۷/۱۱ پ ۱۸/۷ و ۸ و ۱۲ پ ۱۹/۷ و ۱۸ پ ۲۷/۴ پ ۲۹/۴

Marfat.com

یَاتُوْنَ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی اِتْیَانٌ سے (نہیں) آتے ہیں (نہیں) ادا کرتے ہیں (نہیں) لاتے ہیں ۱۰/۱۲ ۱۵/۱۴،۱۰ ۲۱/۱۸ ۔

یَاتُوْنَکَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی اِتْیَانٌ سے کَ ضمیر مفعول وہ تیرے پاس نہیں آئیں گے ۱۹/۱

یَاتُوْنَنَا ۔ جمع مذکر غائب مضارع مثبت اِتْیَان سے نَا ضمیر مفعول ۔ وہ ہمارے پاس آئیں گے ۔ ۱۶/۵

یَاتِہٖ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم ہٗ ضمیر مفعول ۔ اس کے پاس آئیگا ۔ ۱۶/۱۲ ۔

یَاتِہِمْ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم ہِمْ ضمیر مفعول ۔ ۹/۱۱ (اگر) ان کے پاس آجائے ۱۰/۱۵ ۱۱/۹ ان کے پاس نہیں آیا ۔

یَاتِیَ: واحد مذکر غائب مضارع منصوب اِتْیَانٌ سے (ضرب) آجائے ۔ لے آئے ۔ ۱/۱۲

۳/۲ ۶/۱۲ ۶/۷ ۱۰/۹ ۱۳/۱۰،۱۲،۱۴ ۱۴/۱۰ ۲۱/۸ ۲۴/۱۳ ۲۵/۶ ۲۸/۱۴ ۔

یَاتِیْ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِتْیَانٌ سے (ضرب) ہلاتا ہے آئیگا ۔ آجائیگا ۔ آتا ہے ۳/۲ ۸/۱۲ ۱۲/۱۶ ۲۴/۱۹ ۲۵/۹ ۔

یَاتِیَانِہَا: تثنیہ مضارع غائب ھَا ضمیر مفعول جو دونوں (مرد و عورت) اس کو کریں ۔ ۴/۱۴

یَاتِیَکَ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب کَ ضمیر مفعول ۔ تجھے آجائے ۔ ۱۴/۶

یَاتِیَکُمْ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب کُمْ ضمیر مفعول ۔ تمہارے پاس آجائیگا تم پر آجائے ۷/۱۱ ۲۲/۳ ۔

یَاتِکُمْ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم کُمْ ضمیر مفعول ۔ تمہارے پاس لے آئے ۔ لے آئیگا (لاتا) ہے ۔ لائیگا ۔ ۷/۱۱ ۱۲/۳ ۲۰/۱۰ ۲۹/۲ ۔

یَاتِیَکُمَا: ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم منفی کُمَا ضمیر تثنیہ مفعول ۔ تم دونوں کے پاس (نہیں) آئے گا ۔ ۱۲/۱۵ ۔

یَاتِیَکُمَا ۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب مثبت کُمَا ضمیر تثنیہ مفعول ۔ تم دونوں کے پاس آنے سے (پہلے) ۱۲/۱۵ ۔

یَاتِیْنَ ۔ جمع مؤنث غائب مضارع (جو) عورتیں کریں ۔ آتی ہیں (زنا) لائیں ۔ ۴/۱۴ ۱۶/۱۱ ۲۸/۸،۱۶ ۔

یَاتِیَنَا: ۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب نَا ضمیر جمع متکلم مفعول ۔ ہمارے پاس لائے ۔ ۲/۱۰

یَاتِنَا: ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم نَا ضمیر جمع متکلم مفعول ۱۶/۲ ۔ وہ ہمارے پاس آئیگا ۱۶/۱۶ وہ ہمارے

Marfat.com

پاس کیوں نہیں لاتا۔

یَاتِیَنَّكَ: ۔جمع مؤنث غائب مضارع كَ ضمیر مفعول۔ وہ تیرے پاس آجائیں گے۔ ۳/۲۔

یَاتِیَنَّكُمْ: ۔واحد مذکر غائب مضارع بانون تاکید ثقیلہ۔ كُمْ ضمیر مفعول (اگر) تمہارے پاس آئے ۱/۴ ۸/۱۱ ۱۶/۱۲۔

یَاتِیَنَّهُمْ: ۔واحد مذکر غائب مضارع بانون تاکید ثقیلہ هُمْ ضمیر مفعول ان پر ضرور ہی آجائیگا ۲۱/۲

یَاتِیَنِیْ: واحد مذکر غائب منصوب مضارع نِیْ مفعول میرے پاس لے آئے گا۔ ۱۳/۴۔

یَاتِیْنِیْ: ۔واحد مذکر غائب مضارع مجزوم نِیْ مفعول میرے پاس لے آئیگا۔ ۱۹/۱۸۔

یَاتِیَنِّیْ: ۔واحد مذکر غائب مضارع بانون تاکید ثقیلہ نِیْ مفعول۔ وہ میرے پاس ضرور لائے۔ ۱۹/۱۴

یَاتِیْهِ: ۔واحد مذکر غائب مضارع ہِ ضمیر واحد مذکر غائب مفعول اس پر آتا ہے۔ آئیگا۔ ۱۲/۴۲ ۱۳/۱۵ ۲۳/۱ اس پر نہیں آتا ۲۴/۱۹۔

یَاْتِیْهَا: ۔واحد مذکر غائب مضارع ھا ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول اسکو پہنچیگا اس کے پاس آئیگا۔ ۱۴/۲۱۔

یَاتِیْهِمْ: ۔واحد مذکر غائب مضارع منفی هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مفعول ان پر آجائے ۲/۹ ۹/۲ ۱۴/۱۲ ۱۵/۲۰ ۱۰/۱۴ ۱۹/۱۵ ۲۹/۹۔

یَاتِهِمْ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب مفعول انکے پاس آجائینگی ۶/۲ ۱۹/۵ ان پر آجائے گا ۱۲/۱ ۱۳/۱۹ ان کے پاس نہیں آتا تھا (مضارع بمعنی ماضی استمراری۔ ابن کثیر) ۱۴/۱ ۲۳/۱۱ ان کے پاس نہیں آتا ہے ۱۶/۱ ۱۹/۵ ان کے پاس نہیں آیا (مضارع بمعنی ماضی) ۲۵/۷ (دیکھو اَتٰی یَاتِی اور المؤتون)

یَاجُوْجَ ۲۶/۴
یَاْجُوْجُ ۱۷/۴
} یاجوج اور ماجوج الگ الگ گروہ ہیں مروی عن حذیفۃ مرفوعاً۔ معالم۔ دونوں لفظ غیر عربی ہیں بقول ضحاک ترکوں کی نسل سے ہیں اور بقول سدی ترک ان کی ہی ایک جماعت تھی۔ تمام اہل تاریخ نے انکو یافث بن نوح کی نسل سے مانا ہے بعض لوگ کہتے ہیں یہ تاتاری ترک ہیں جو تاتار میں آباد ہیں۔ تورات کتاب پیدائش (باب ۱۰ : ۲) میں یافث کے ایک بیٹے کا نام ماغوغ آیا ہے عبری زبان میں غین کا تلفظ گ کی آواز سے ہوتا ہے اس لیے ماغوغ کو ماگوگ کہتے ہیں عربی میں گ کو جیم سے بدل لیتے ہیں اس لیے ماگوگ کو ماجوج

Marfat.com

کہتے ہیں گویا یاجوج ماجوج اصل میں گوگ ماگوگ
تھے کتاب حزقیل نبی (باب ۳۸ ؍ ۲) میں گوگ
کا لفظ قوم اور میگوگ کا لفظ ملک پر بولا گیا ہے
مگر استعمال میں یہ دونوں لفظ ساتھ ساتھ بولے
جاتے ہیں ایک کا اطلاق دوسرے پر بھی ہوتا
ہے عربی میں بھی یاجوج ماجوج ساتھ ساتھ ہی
بولے جاتے ہیں یہانتک کہ بعض لوگوں کو ایک
لفظ کے متبوع اور دوسرے کے تابع بے معنی
ہونیکا دھوکہ ہو گیا ہے اگر کتاب حزقیل کے باب ۳۹: ۲
کے استعمال کو پیش نظر رکھا جاتے تو ممکن ہے ان
اقوام پر ان الفاظ کے اطلاق کی وجہ یہ ہو کہ انہوں
نے انفرادیت کو ہر صورت سے تباہ کر دیا
اور اجتماعیت و اشتراکیت کو ہی اپنے فہم و دانش
کی آماجگاہ قرار دیا اس لیے بجائے اصحاب جوج و
ماجوج اور علمبرداران قوم و ملک ہونے کے انہی
کو مبالغۃً یاجوج و ماجوج یا گوگ میگوگ کہا
جانے لگا۔ (مزید لفظی تحقیق کیلئے دیکھو ماجوج)

یَاْخُذَ: واحد مذکر غائب مضارع منصوب
اَخْذٌ مصدر (نصر) پکڑے پکڑ لیگا ۸/۱۴ ۱۲/۲
۲/۱۱ ۱۹/۱۲ ۳۳/۳ آیت ۱۲/۲ کا ترجمہ ہے کہ پکڑ لے کہ
لیلے کو قبضہ کرلے۔

یَاْخُذُ: واحد مذکر غائب مضارع مرفوع اَخْذٌ
سے ۱۱/۲ لے لیتا ہے قبول کرلیتا ہے ۱/۲ پکڑ لیتا
تھا بمعنی ماضی استمراری)

یَاْخُذْ: واحد مذکر غائب مضارع مجزوم اَخْذٌ
سے لیلے قبضہ میں لیلے ۱۶/۱۱ (دیکھو اَخَذَ اور
مُتَّخِذَ)

یَاْخُذُوْا: جمع مذکر غائب باب امر و مضارع مجزوم
اَخْذٌ سے۔ وہ لے لیں ۵/۲ ۹/۲ وہ لے لیتے ہیں
۹/۱۱ وہ پکڑ لیں قابو میں کرلیں یعنی قتل کردیں ۲۴/۲

یَاْخُذُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع وہ
لیتے ہیں ۹/۱۱۔

یَاْخُذُوْنَهَا: جمع مذکر غائب مضارع ھا
ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول وہ اسکو لے لیں گے
۲۶/۱۱ (دیکھو اَخَذَ۔ مُتَّخِذَ)

یَاْذَنَ: واحد مذکر غائب مضارع منصوب
اِذْنٌ مصدر (سمع) اجازت دے ۱۳/۴ ۲۷/۲

یَاْذَنْ: واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بمعنی
ماضی منفی اِذْنٌ سے اجازت نہیں دی ۲۵/۴ (دیکھو
اُذِنَ مُؤْذِنٌ)

یَاْفِکُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع اِفْكٌ
سے (ضرب) جس کو وہ پلٹ رہے تھے جس کو

Marfat.com

وہ جھوٹے طور پر بنا رہے تھے۔

اِفْکٌ جھوٹ اِفْکٌ اَفْکٌ اَفُوْکٌ

جھوٹ بولنا (ضرب و سمع)، اَفَکَ عَنْ (ضرب) اس کو لوٹا دیا۔ اَفَکَہٗ (ضرب) اس کو جھوٹ بولنے پر لوٹا دیا مقصد سے محروم کر دیا۔ اَرْضٌ مَاْکُوْفَۃٌ وہ زمین جس پر بارش نہ ہوئی ہو ب ۹/۴ ب ۱۹/۴ (دیکھو المؤتفکۃ اور اَفَّاکٍ)

اَلْیَاقُوْتُ:۔ فارسی لفظ ہے، عربی میں اسم جنس ہے یَاقُوْتَۃٌ واحد یواقیت جمع۔ ایک قیمتی معدنی سرخ جوہر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آگ کا کوئی اثر اس پر نہیں ہوتا (خطیب فی السراج) ب ۲۷/۱۱

یَاْکُلُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع اَکْلٌ مصدر (نصر) کھاتے ہیں، کھاتا ہے ب ۱۱/۸ ب ۱۸/۳، ۱۶

یَاْکُلْ :۔ واحد مذکر امر غائب اَکْلٌ سے اس کو کھا لینا چاہیئے یعنی کھا لینے کی اجازت ہے۔ ب ۴/۱۲

یَاْکُلَ ۔ واحد مذکر غائب مضارع اَکْلٌ سے کر کھائے۔ ب ۲۶/۱۴ ۔

یَاْکُلَانِ ۔ تثنیہ مذکر غائب مضارع اَکْلٌ سے وہ دونوں (عیسیٰ اور مریم) کھاتے تھے ب ۶/۱۴

یَاْکُلْنَ ۔ جمع مؤنث غائب مضارع اَکْلٌ سے کھا لینگی ب ۱۲/۱۲ یعنی ان میں جمع شدہ ذخیرہ کھا لیا جائے گا۔ (کبیر)

یَاْکُلُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجزوم (تا کہ) وہ کھاتے رہیں، وہ کھائیں۔ ب ۱۴/۱ ب ۲۳/۲

یَاْکُلُوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع وہ کھاتے ہیں ب ۲/۶ ب ۳/۶ ب ۴/۱۲ ب ۱۰/۱۱ ب ۱۷/۱ ب ۱۸/۱۷ ب ۲۳/۲، ۴ ب ۲۶/۶

یَاْکُلُہٗ :۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب ہٗ ضمیر مفعول کہ اس کو کھا لے گا۔ ب ۱۲/۱۲

یَاْکُلُہٗ :۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع منفی ہٗ ضمیر مفعول اس کو نہیں کھائیں گے۔ ب ۲۹/۵

یَاْکُلُہُنَّ ۔ واحد مذکر غائب مضارع بمعنی حکایت حال ماضی۔ ان کو کھا رہی تھیں۔ ب ۱۲/۱۶ (دیکھو کُلُوْا)

یَاْلَمُوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع اَلَمٌ مصدر (سمع) وہ دکھ پاتے ہیں۔ ب ۵/۱۲

اَلُوْمَۃٌ بخل، خست، کمینہ پن اَلَمٌ دکھ پانیوالا اَلِیْمٌ دکھ پانے والا لیکن مبالغۃً دردرسان اور دکھ دینے والی چیز کو الیم کہہ دیا جاتا ہے۔ اِیْلَامٌ (افعال) دکھ پہنچانا تَاَلُّمٌ (تفعل) دکھ پانا (دیکھو اَلِیْمٌ اور تَاْلَمُوْنَ)

یَاْلُوْنَکُمْ :۔ جمع مذکر غائب مضارع اَلْوٌ اور اُلُوٌّ اور اَلِیٌّ مصادر (نصر) وہ تمہارے لیے

کمی نہیں کریں گے پ ۲/۲ - (دیکھو یاتل)،

یَاْمُرُ - واحد مذکر غائب مضارع اَمْرٌ مصدر (نصر) وہ حکم دیتا ہے۔ پ ۱/۸،۱۱ پ ۲/۵ پ ۳/۱۶،۵ ۵/۵ پ ۸/۱۰ پ ۹/۹ پ ۱۴/۱۶،۱۹ پ ۱۶/۷ پ ۱۸/۹ -

یَاْمُرُوْنَ - جمع مذکر غائب مضارع اَمْرٌ سے وہ حکم دیتے ہیں پ ۳/۱۱ پ ۴/۲،۳ پ ۵/۳ پ ۱۰/۱۵ ۲۷/۹

اَمْرٌ کام اُمُور جمع حکم اَوَامِرُ جمع اِمْرٌ عجیب اور برا۔ اَمْرَۃٌ ایک بار حکم دینا اِمْرَۃٌ حکومت فرمانروائی۔ اَمَرٌ کوئی شخص مَا فِی الدَّارِ اَمَرٌ گھر میں کوئی شخص نہیں ہے، اَمِرٌ بڑا مالدار اَمِرٌ کامل۔پورا۔حاکم اَمِرَۃ حکم آوامر۔جمع اِمَارٌ اور اِئتِمَارٌ حکم اِمَارَۃٌ حکومت ۔اَمَارَۃٌ وعدہ کی جگہ. وقت علامت ۔اَمَارٌ علامت . رَجُلٌ اِمَّرٌ اور اِمَّرَۃٌ وہ شخص جس کی خود کچھ سوجھ بوجھ نہ ہو دوسروں کے کہنے پر چلے ۔

اَمَرَہٗ (نصر) اس کو حکم دیا - اس کو اولاد و مال میں برکت عطا کی. صاحب قاموس نے لکھا ہے یہ لغت غیر فصیح ہے کثیر الاستعمال اَمَرَہٗ ہے اَمِرَ علینا (نصر۔سمع۔کرم) وہ ہم پر حاکم ہوگیا۔اَمِرٌ اور اَمَرَۃٌ مصدر (سمع) بہت ہوجانا اَمِرَ الرَّجُلُ وہ آدمی بڑا مالدار اور بہت کنبہ والا ہوگیا - اَمِرَ الْاَمْرُ کام سخت ہوگیا -

اَمَرَہٗ (افعال) اس کو حکم دیا اس کو مال و اولاد میں برکت عطا کی۔ایک حدیث میں آیا ہے . خَیْرُ الْمَالِ مُہْرَۃٌ مَاْمُوْرَۃٌ بہترین مال وہ بچھیری ہے جس کی نسل بہت ہو مبرد نے کامل میں لکھا ہے کہ قیاساً مَاْمُوْرَۃ کی جگہ مُؤْمَرَۃٌ (باب افعال سے) ہونا چاہیئے لیکن اس سے آگے فقرہ ہے وَسِکَّۃٌ مَاْبُوْرَۃٌ لفظ مَاْبُوْرَۃ کی مناسبت سے مُؤْمَرَۃٌ کی جگہ مَاْمُوْرَۃٌ فرمایا لیکن ہم اوپر لکھ چکے ہیں کہ باب نصر سے بھی اس معنی میں آتا ہے اس لیے حدیث کے لفظ کو غیر قیاسی قرار دیکر پھر اس کی تاویل کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے (باقی تشریح کے لیے دیکھو یاتمرون)

یَاْمَنُ - واحد مذکر غائب مضارع منفی اَمْنٌ مصدر (سمع) نہیں بے خوف ہوتا ہے. پ ۹/۲ (دیکھو مومنین اور تُؤْمِنُ)

یَاْمَنُوْا :- جمع مذکر غائب مضارع منفی اَمْنٌ سے بے خوف ہوجانا. وہ بے خوف ہوجائیں پ ۵/۹

یَاْنِ :- واحد مذکر غائب مضارع مجزوم منفی

اصل میں یَأْنِی تھا اَنْیٌ ۔ اِنًی ۔ اِنًی مصادر (ضرب)
کیا وقت نہیں آیا ۔
اَنَی الرَّحِیْلُ کوچ کا وقت آگیا ۔ اَنَی الْحَمِیْمُ
گرم پانی اپنی آخری حدِ حرارت پر پہنچ گیا یعنی
کھولنے اور اُبلنے لگا اسی سے آنٍ کا معنی ہے
کھولتا پانی ۔
اُنْیٌ اور اِنًی مصدر (ضرب و سمع) آہستگی
کرنا دیر کرنا ۔ اَنِیَ الرَّجُلُ (صرف سمع سے)
بردبار ہو گیا اس باب سے آنٍ (اسم فاعل)
کا معنی ہو گا بردبار ۔
اِیْنَاءٌ (افعال) باز رکھنا مہلت دینا
تَانِیَۃٌ (تفعیل) سستی کرنا ۔ دیر کرنا ۔ تَاَنِّی
(تفعل) دیر کرنا ۔ سستی کرنا ۔ آہستگی کرنا ۔ انتظار
کرنا تَاَنَّیْتُکَ حَتّٰی لَا اَنَاۃَ بِیْ میں نے تیرا
انتظار اس حد تک کیا کہ مجھ میں تحمل نہیں رہا ۔
اِسْتِیْنَاءٌ (استفعال) دیر کرنا ۔ انتظار کرنا ۔
اَنْیٌ اور اِنْیٌ رات کی ساعت ۔ اِنًی
اور اَنًی پورا دن ۔ وقت ۔ کسی چیز کی انتہا
کسی پھل کے پختہ ہونے کا وقت ۔

فَصْلُ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَۃِ

یُبَایِعْنَ : ۔ جمع مؤنث غائب ۔ مضارع
مُبَایَعَۃٌ مصدر (مفاعلۃ) وہ عورتیں عہد و پیمان
کریں بیعت کریں ۔ $\frac{۲۸}{۸}$ ۔
یُبَایِعُوْنَ : ۔ جمع مذکر غائب مضارع مُبَایَعَۃٌ
مصدر (مفاعلۃ) وہ جو بیعت کر رہے تھے $\frac{۲۶}{۱۰ و ۱۱}$
بَیْعَۃٌ عہد پیمان ۔ بِیْعَۃٌ گرجا ۔ بِیَاعَۃٌ
بیچنے کا سامان ۔ بَائِعٌ خریدنے والا ۔ بیچنے والا ۔
چلغوزہ بَیِّعٌ ۔ بیچنے والا ۔ خریدنے والا بھاؤ کرنے والا
بَیَّاعٌ خرید و فروخت کا دلال ۔
بَیْعٌ بَیْعَۃٌ مَبِیْعٌ مصادر ہیں (ضرب) ...
بیچنا خریدنا مُبَایَعَۃٌ باہم خرید ۔ فروخت کرنا
بیعت کرنا ۔
اِبْتِیَاعٌ (افتعال) خریدنا (دیکھو بَیْعٌ اور بَیْعُکُمْ) ...
یَبْتَغِ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم ۔
اصل میں یَبْتَغِیْ تھا اِبْتِغَاءٌ مصدر (افتعال) چاہے
طلب کرے ڈھونڈے $\frac{۳}{۱۷}$ (دیکھو اِبْتِغَاءَ اللّٰہ ...
بِغَاءٌ بَغَتْ ۔ بَغَوْا ۔ نَبْغِیْ وغیرہ)
یَبْتَغُوْنَ : ۔ جمع مذکر غائب مضارع اِبْتِغَاءٌ ...
سے طلب کرتے ہیں ۔ ڈھونڈتے ہیں چاہتے
ہیں $\frac{۵}{۱۱}$ $\frac{۶}{۵}$ $\frac{۱۵}{۶}$ $\frac{۱۸}{۱۰}$ $\frac{۲۶}{۱۲}$ $\frac{۲۸}{۴}$ $\frac{۲۹}{۱۴}$ (دیکھو حوالہ
مذکورہ اور تَبْتَغِیْ اور تَبْتَغُوْنَ اور نَبْغِ

یُبَتِّکُنَّ :۔ جمع مذکر غائب مضارع بانون تاکید ثقیلہ۔ تَبْتِیْکٌ مصدر (تفعیل) بَتْکٌ مادہ وہ خوب کاٹا کریں گے۔ ۵/۱۵

بَتْکٌ کسی چیز کا کاٹنا ٹکڑے کرنا۔ بَاتِکٌ اور بَتُوْکٌ قاطع۔ بَتْکٌ مصدر (ضرب و سمع) کاٹنا۔ تراشنا۔ جانور وغیرہ کے مٹھی بھر کر بال یہ اکھاڑنا۔ تَبْتِیْکٌ (تفعیل) خوب کاٹنا۔ کاٹ کر ٹکڑے کر دینا۔

یَبْتَلِیْ :۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب اِبْتِلَاءٌ مصدر (افتعال) تاکہ وہ جانچے آزمائش کرے۔ ۳/۴

بِلْوَۃٌ کسی چیز کی دریافت۔ آزمائش بَلْوٰی بمعنی بَلْوٰی بمعنی بِلْوَۃٌ۔ اِبْتَلَیْتُہٗ متعدی بنفسہٖ میں نے اس کی آزمائش کی اس کی حقیقت جانچی۔ اس کی خبر لوچھی۔ اِبْتِلَاءٌ کا معنی اختیار کرنا بھی ہے۔ حضرت حذیفہؓ کی روایت کردہ حدیث میں ہے لَتُبْتَلُنَّ لَهَا اِمَامًا تم ضرور اس کے لیے امام انتخاب کرو گے ورنہ اکیلے اکیلے نمازیں پڑھو گے۔ (دیکھو مُبْتَلِیْکُمْ)

یَبُثُّ ۔ واحد مذکر غائب مضارع بَثٌّ مصدر (نصر) پھیلاتا ہے۔ متفرق اور منتشر کرنا ہے۔ ۲/۴۵ (دیکھو المبثوث)

یَبْحَثُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع بَحْثٌ مصدر (فتح) کریدتا تھا۔ پنجوں سے زمین اکھاڑ کر دوسرے کوے پر ڈالتا تھا۔ ۶/۵ بَحْثٌ کریدنا کھودنا اس مادہ سے باب فتح اور تفعل اور افتعال اور استفعال سب ہم معنی ہیں اگر ان کے بعد عَنْ مذکور ہوتا ہے۔ جیسے بَحَثَ عَنْہُ یا تَبَحَّثَ عَنْہُ تو تفتیش تحقیق اور چھان بین کرنے کا معنی ہوتا ہے مُبَاحَثَۃٌ (مفاعلۃ) باہم کسی مسئلہ کی تنقیح کرنی۔ آپس میں بحث کرنا۔ بَاحِثٌ اسم فاعل بَحَّاثٌ اور بَحُوْثٌ مبالغہ کے صیغے ہیں

یَبْخَسْ :۔ واحد مذکر غائب نہی بَخْسٌ مصدر (فتح) وہ کم نہ کرے۔ ۲/۳

یُبْخَسُوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی بَخْسٌ سے ان کے اعمال کے عوض میں کمی نہیں کی جاتی ہے۔ ۱۲/۲

بَخْسٌ کم۔ تھوڑا۔ وہ زمین جس میں بغیر پانی دیئے کھیتی پیدا ہو جائے اسی لیے بے پانی کی کھیتی کو بَخْسِیٌّ کہا جاتا ہے۔ ترہ بازاری کا محصول زکوٰۃ وصول کرنے والے۔ وصول زکوٰۃ کے بعد جو اپنی مزدوری کے بہانہ سے صاحب زکوٰۃ سے

Marfat.com

وصول کرے اس کو بھی بخس کہا جاتا ایک حدیث ہے یاتی علی الناس زمان یستحل فیہ الربوا بالبیع والخمر بالنبیذ والبخس بالزکوٰۃ ایک زمانہ ایسا آئیگا جس میں بیع کے نام سے سود اور نبیذ کے نام سے شراب اور زکوٰۃ کے نام سے اُپر ان کو حلال سمجھا جائیگا۔ باخِسٌ دوسروں کے حق میں کمی کر دینے والا اگر کوئی شخص کسی کے حق میں کچھ خورد برد کرے تو بولا جاتا ہے تحسبہا حمقاً وھی باخسٌ تم اسے بیوقوف سمجھتے ہو وہ حالانکہ وہ دوسروں کا حق کاٹتا ہے۔ اگر لاغری کی وجہ سے ہڈیوں کی مینگ بھی کھلجائے تو کہا جاتا ہے تَبَخَّسَ المُخُ۔ باب تفعل کا استعمال بھی اسی معنی میں ہے۔

یَبْخَلُ اور یَبْخَلْ } واحد مذکر غائب مضارع (سمع) بخل کرتا ہے۔ بخل کریگا۔ بخل کرے ۲۹/۸

بَخَلٌ بُخْلٌ بُخُلٌ کنجوسی بَخِلٌ بڑا کنجوس باخِلٌ کنجوس باخِلٌ کنجوس بُخَّلٌ جمع بخیل کنجوس بُخَلَاءُ جمع مبخلۃ سبب بخل بَخِلَ اور بَخُلَ (سمع اور کرم) کے مفعول اول پر علی یا عَنْ آتا ہے (سلوطی) اور دوسرے مفعول پر اگر مذکور ہو تو باء آتی ہے جیسے بَخِلَ عَلَیْہِ بِہٖ اس کو وہ چیز دینے میں کنجوسی کی (قاموس)

اِبْخَالٌ (افعال) کسی کو بخیل پانا۔ تَبْخِیْلٌ (تفعیل) کسی کی طرف بخیل ہونے کی نسبت کرنا۔

یُبْدِ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم۔ بمعنی ماضی منفی اصل میں یُبْدِی تھا اِبْدَاءٌ مصدر (افعال) اس نے ظاہر نہیں کیا۔ 13/2 (دیکھو مُبْدِیْہِ)

یُبَدِّلْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم تَبْدِیْلٌ مصدر (تفعیل) (جو) بدل ڈالے یعنی بجائے شکر کے کفر کرے ۲/۲

یُبَدِّلُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع معروف تَبْدِیْلٌ سے بدل ڈالیگا۔ 19/4

یُبَدِّلَ ؛ ۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب معروف تَبْدِیْلٌ سے۔ کہ بدل ڈالیگا یعنی بجائے دے گا 24/8 (دیکھو مُبَدِّلَ)

یُبَدَّلُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول منفی تَبْدِیْلٌ سے۔ بدلی نہیں جاتی۔ 26/12

یُبْدِلَنَا : ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف نَا ضمیر مفعول اوّل اِبْدَالٌ مصدر (افعال) وہ ہم کو بدلہ میں دے دے۔ 29/2

یُبَدِّلَنَّہُمْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع بانون تاکید ثقیلہ۔ تَبْدِیْلٌ مصدر (تفعیل) ھُمْ ضمیر مفعول اوّل انکو ضرور ہی بدلہ میں دیگا۔ 18/12

Marfat.com

یُبَدِّلُوْا :۔ جمع مذکر غائب مضارع منصوب تَبْدِیْلٌ سے کہ وہ بدل ڈالیں۔ پ ۲۶/۱

یُبَدِّلُوْنَہٗ :۔ جمع مذکر غائب مضارع تَبْدِیْلٌ سے ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر اس کو تبدیل کریں گے پ ۲/۶

یُبْدِلَکَ :۔ واحد مذکر غائب مضارع اِبْدَالٌ سے وہ اس کو تمہارے بدلہ میں دے دیگا۔ پ ۲۸/۱۹

یُبْدِلَہُمَا :۔ واحد مذکر غائب مضارع اِبْدَالٌ سے ھُمَا ضمیر تثنیہ مفعول اول کہ اُن دونوں کو بدلہ میں دیدے۔ پ ۱۶/۱ (دیکھو مُبَدِّلٌ)

یَبْدَؤُ :۔ واحد مذکر غائب مضارع بَدْءٌ مصدر (فتح) پ ۱۱/۹ (مضارع بمعنی ماضی) تخلیق اوّل اوہی کی پ ۱۱/۹ پ ۲۰/۱ پ ۲۱/۶،۵ ابتدائی تخلیق کرتا ہے یعنی عدم سے وجود میں لاتا ہے نیست سے ہست کرتا ہے (دیکھو مُبْدِیٌ)

یُبْدُوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی اِبْدَاءٌ مصدر (افعال) وہ چیز جس کو وہ ظاہر نہیں کرتے ہیں۔ پ ۴/۷

یُبْدِیْ :۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی اِبْدَاءٌ سے کہ ظاہر کردے، کھول دے، نمایاں کردے۔ پ ۹/۴

یُبْدِیْ :۔ واحد مذکر غائب مضارع مثبت پ ۲۰/۱۴ پ ۳۰/۱۰ وہ ایجاد کرتا ہے تخلیق اول کرتا ہے پ ۲۲/۱۲ مضارع منفی ایجاد نہیں کرتا۔

یُبْدِیْنَ :۔ جمع مؤنث غائب نہی اِبْدَاءٌ سے نہ نمودار کریں نہ ظاہر کریں پ ۱۸/۱۰ (دیکھو مُبْدِیْہِ)

یَبَسًا :۔ مصدر بمعنی اسم فاعل خشک (تفسیر زاہدی) پ ۱۶/۳۔ (دیکھو یابسٌ)

یَبْسُطُ :۔ واحد مذکر غائب مضارع بَسْطٌ مصدر (نصر) کشادہ کرتا ہے فراخ کرتا ہے وسیع کرتا ہے پ ۲/۱۶ پ ۱۳/۹ پ ۱۵/۳ پ ۲۰/۱۱ پ ۲۱/۲،۷ پ ۲۲/۱۰،۱۱ پ ۲۴/۲ پ ۲۵/۳ بَسْطٌ اور بُسْطَۃٌ فضیلت۔ قدرت۔ جسم کی لمبائی۔ علم کی وسعت۔ کمال کی افزونی بِسَاطٌ فرش بَسَاطٌ کشادہ ہموار زمین۔ بڑی دیگ۔ بَسِیْطٌ بچھا بچھایا فرش۔ خالص بلا آمیزش چیز فراخ زمین۔ تیز زبان آدمی بَسِیْطُ الْجِسْمِ بَسِیْطُ الْبَاعِ تناور۔ طاقتور بَسِیْطُ الْوَجْہِ خوشی کی وجہ شگفتہ رو بَسِیْطُ الْیَدَیْنِ کشادہ دست یعنی سخی۔ بَسِیْطَۃٌ فراخ ہموار زمین مُنْبَسَطٌ فراخ جگہ بَسَطَہٗ (نصر) اس کو بچھایا۔ اس کے اتنے کوڑے مارے کہ بچھادیا بَسَطَ یَدَہٗ اپنا ہاتھ پھیلایا بَسَطَ نِیْ زَیْدٌ زید کو خوش

کیا. حدیث میں ہے فَاطِمَۃُ یَبْسُطُنِی مَا یَبْسُطُہَا جو چیز فاطمہ کو خوش کرتی ہے مجھے بھی خوش کرتی ہے بَسَطَہٗ عَلَیٰ اسکو مجھ پر فضیلت دی بَسَطَ مِنْہُ اس سے گستاخی کی بَسَطَ الْعُذْرَ عذر کو قبول کیا بُسِطَتْ یَدُہٗ وہ مجھ پر مسلط ہو گیا. بَسُطَ (کرم) تیز زبان ہو گیا تَبَسَّطَ (تفعل) بچھایا پھیلایا. تَبَسَّطَ فِی الْبِلَادِ ملک میں ہر طرف پھرا اِنْبَسَطَ بچھ گیا. اِنْبَسَطَ النَّہَارُ دن لمبا ہو گیا اِنْبَسَطَ زَیْدٌ. زید کشادہ رو.

یَبْسُطُوْا: جمع مذکر غائب مضارع (نصر) کہ بڑھائیں (یعنی بارادہ قتل بغوی) ۶/۶ بڑھائینگے (بارادہ ضرب و قتل) ۲۸/۲ (دیکھو یَبْسُطُ اور مَبْسُوْطَتَانِ اور بَسَطْتَ)

یَبْسُطُ. واحد مذکر غائب مضارع ہ ضمیر مفعول. اس کو پھیلاتا ہے. ۲۱/۸

یُبَشِّرُ. واحد مذکر غائب مضارع تَبْشِیْرٌ مصدر (تفعیل) وہ خوشخبری دیتا ہے ۳/۱۲،۱۳ ۱۰/۹ ۱۵/۱ و ۱۳ ۲۵/۴. (دیکھو مُبَشِّرٌ اور مُبَشِّرَاتٍ)

یُبْصِرُ. واحد مذکر غائب مضارع منفی اِبْصَارٌ مصدر (افعال) نہیں دیکھتا ۱۶/۶ (دیکھو مُبْصِرٌ اور مُبْصِرَۃٌ)

یُبْصِرُوْا: جمع مذکر غائب مضارع مجزوم منفی بمعنی ماضی. بَصُرَ مصدر (کرم) انہوں نے نہیں دیکھا. ۱۶/۱۴.

یُبْصِرُوْنَ. جمع مذکر غائب مضارع اِبْصَار سے ۱/۲ ۹/۱۲ وہ نہیں دیکھتے ۱۱/۱۰ نہیں دیکھتے ہوں ۱۲/۲ نہیں دیکھتے تھے ۲۱/۱۱ کیا وہ نہیں دیکھتے ۲۲/۱۸ وہ کچھ نہیں دیکھتے ان سب آیات میں مضارع منفی ہے. ۹/۱۴ وہ دیکھتے ہوں. ۲۳/۲ دیکھے دیکھیں ۲۳/۹ ۲۹/۲ وہ دیکھیں گے. ان سب آیات میں مضارع مثبت ہے.

یُبَصَّرُوْنَہُمْ. جمع مذکر غائب مضارع مجہول تَبْصِیْرٌ مصدر (تفعیل) ہُمْ ضمیر مفعول. وہ انکو دکھائے جائینگے ۲۹/۲ (دیکھو بَصُرَتْ بَصِیْرٌ مُبْصِرًا اور مُبْصِرَۃٌ)

یَبْطِشَ: واحد مذکر غائب مضارع بَطْشٌ مصدر (ضرب) کہ پکڑ لے ۲۰/۵ (دیکھو بَطَشَ اور بَطَشْتُمْ)

یُبْطِلَ: واحد مذکر غائب مضارع اِبْطَالٌ مصدر (افعال) وہ بے حقیقت قرار دے مٹا دے. ۹/۱۵.

یُبْطِلُ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِبطالٌ سے ہٗ ضمیر مفعول اس کو مٹا دیگا (سیوطی) اس کے جھوٹ کو ظاہر کر دیگا (مدارک) پ ۱۱/۱۱ بَطَلاتٌ بے ہودہ باتیں۔ بُطُولَۃٌ بہادری بطالۃ دلیری بیکاری بیہودگی بَطَّال بیکار آدمی ناکارہ۔ بہادر۔ باطل بے حقیقت۔ جھوٹ۔ خلاف حق بُطْل بُطلان بُطُولٌ (نصر) ناچیز ہونا بَطَالَۃٌ (نصر) مذاق کرنا بَطَالَۃٌ و بُطُولَۃٌ (کرم) دلیر ہونا ابطال (افعال) بغیر مفعول جھوٹ کہنا۔ مفعول کے ساتھ جھوٹ قرار دینا بے حقیقت بنا دینا۔ بواسطہ فِیْ: مذاق کرنا جیسے اَبْطَلَ فِیْ حدیثہٖ اس نے اپنی بات میں مذاق کیا۔ (دیکھو مبطلون)

یُبَطِّئَنَّ ۔ واحد مذکر غائب مضارع بانون تاکید ثقیلہ تَبْطِیْئٌ مصدر (تفعیل) بُطْؤٌ مادہ۔ ضرور دیر لگاتا ہے۔ پ ۵۔

بُطْأٌ دیر، آہستگی۔ بُطْآنٌ اسم فعل بمعنی ماضی اس نے دیر کی بَطِیْئٌ سست رو۔ بُطْأٌ مصدر (کرم) دیر لگانا آہستگی کرنا۔ اِبْطَاءٌ (افعال) کا بھی یہی معنی ہے تَبْطِیْئٌ (تفعیل) پیچھے کر دینا مؤخر کر دینا ایک حدیث میں ہے مَنْ بَطَّأَ بِہٖ عَمَلُہٗ لَمْ یَنْفَعْہُ نَسَبُہٗ جس کو عمل پیچھے کر دے اس کو نسب مفید نہیں ہوتا

یَبْعَثُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف بَعْثٌ مصدر (فتح) پ ۱۴/۱۱ مضارع منفی نہیں اٹھائیگا پ ۱۷/۸ مضارع مثبت اٹھائیگا۔

یَبْعَثَ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب بَعْثٌ سے۔ پ ۷/۱۴ کہ بھیجدے پ ۲۰/۹ یہاں تک کہ بھیجدے پ ۲۴/۹ ہرگز نہیں بھیجیگا پ ۲۹/۱۱ ہرگز نہیں اٹھائیگا۔

یُبْعَثُ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول بَعْثٌ سے (فتح) اٹھایا جائیگا۔ پ ۱۲/۶

یَبْعَثَکَ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف منصوب۔ کَ ضمیر مفعول تم کو قائم کریگا۔ پ ۱۵/۹

یَبْعَثُکُمْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع کُمْ ضمیر مفعول تم کو اٹھائیگا تم کو زندہ کرے گا۔ پ ۷/۱۲

یَبْعَثَنَّ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع بانون تاکید ثقیلہ بعث سے وہ ضرور ہی بھیجے گا۔ پ ۹/۱۱

یُبْعَثُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجہول منصوب منفی انکو ہرگز نہیں اٹھایا جائیگا۔ پ ۲۸/۱۵ ۔

یُبْعَثُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجہول مثبت۔ بعث سے۔ وہ اٹھائے جائیں گے پ ۸/۹
پ ۱۴/۳، ۸ پ ۱۸/۲ پ ۱۹/۹ پ ۲۰/۱ پ ۲۳، ۹/۱۴

یَبْعَثُہُمْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع بَعْثٌ

مصدر۔ ھُمْ ضمیر مفعول۔ ان کو اٹھائیگا ۔ ۱۰ ب
۲۸ ب ۳/۱۱ (دیکھو مَبْعُوثُوْن)

یَبْغُوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع مثبت
بَغْیٌ مصدر (ضرب) وہ چاہتے ہیں وہ طلب
کرتے ہیں ۲/۱۷ ب ۶/۱۱ مضارع منفی۔ وہ نہیں جائینگے
۱۶/۲ ب وہ زیادتی کرتے ہیں ظلم کرتے ہیں۔ حد سے
تجاوز کرتے ہیں ۱۱/۸ ۲۵/۵ ب (دیکھو تَبْغِ بَغَتْ بَغَوْا
بَغْیٌ ۔)

یَبْغُوْنَکُمْ ۔ جمع مذکر غائب مضارع بَغْیٌ
سے کُمْ ضمیر منصوب بنزع خافض یعنی لَکُمْ
(مدارک کبیر) وہ تمہارے لیے چاہتے ہیں ۱۰/۱۳ ب

یَبْغُوْنَہَا :۔ جمع مذکر غائب مضارع بَغْیٌ
سے ھَا ضمیر مفعول وہ اسکو چاہتے ہیں (سیوطی)
۸/۱۲ ب ۱۲/۲ ۱۳/۳ ۔

یَبْغِیْ :۔ واحد مذکر غائب مضارع بَغْیٌ مصدر
وہ ظلم کرتا ہے زیادتی کرتا ہے ۲۳/۱۱ ب (دیکھو حوالہ جات
مذکورہ)

یَبْغِیَانِ :۔ تثنیہ مذکر غائب مضارع۔ وہ
دونوں اپنی حدود سے آگے نہیں بڑھتے ۲۷/۱۱ ب
(دیکھو حوالہ جات مذکورہ)

یَبْقٰی ۔ واحد مذکر غائب مضارع بَقَاءٌ
مصدر (سمع) باقی رہے گا۔ فنا نہ ہوگا۔ ۲۷/۱۲ ب
بَقْوٰی زندگانی رحمت۔ بُقْیَا بھی بَقْوٰی
کا ہم معنی ہے بَقِیَّۃٌ کسی چیز کا باقی ماندہ حصہ
زندگانی۔ رحمت۔ اصلاح قوم فہم۔ دانشمندی
اطاعت۔ انتظار ثواب بَقَاءٌ یَبْقٰی بَقْیٌ مصادر
(سمع) زندہ رہنا۔ باقی رہنا ضد فنا۔ بَقْیٌ (ضرب)
انتظار کرنا کسی کی طرف تکنا حدیث میں ہے
بَقَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔ ہم نے رسول صلعم کا انتظار
کیا۔ اِبْقَاءٌ (افعال) باقی اور زندہ رکھنا متعدی
بَعَلٰی ۔ رحم کرنا۔ اگر اس کے بعد مَا بَیْنَ ہو صلح
کرانا مراد ہوتا ہے جیسے اَبْقَیْتُ مَا بَیْنَنَا میں نے
آپس میں صلح کرادی۔ اپنے باہم اصلاح کی
تَبْقِیَۃٌ (تفعیل) باقی چھوڑنا حفاظت کرنا جیسے
بَقِّ نَعْلَیْکَ وَابْذُلْ قَدَمَیْکَ اپنے جوتے
بچاؤ اور پاؤں کو کام میں لاؤ۔ یعنی مال کی حفاظت
میں نفس کو قربان کرو۔
تَبَقِّیْ (تفعل) زندہ اور باقی چھوڑنا۔ (دیکھو
باقٍ اور باقیۃ)

یَبْکُوْا ۔ جمع مذکر غائب امر بُکَاءٌ مصدر
(ضرب) انکو رونا چاہیئے۔ ۱۰/۱۱ ب
بُکَاءٌ اور بُکیٌ رونا اور گانا۔ اگر متعدی بنفسہٖ

ہو یا مفعول پر عَلٰی ہو تو اوصاف بیان کر کے
نوحہ کرنے کا معنی ہوتا ہے جیسے بَکَاہُ اسکو رویا
بَکَا عَلَیْہِ اس پر نوحہ کیا۔ باکی اسم فاعل بُکَاۃٌ اور بُکِیٌّ
جمع تَبکَاۃ اور تِبکاءٌ خوب رونا۔ اِبْکَاءٌ (افعال)
رلانا۔ تَبکِیَۃٌ (تفعیل متعدی بنفسہٖ اور متعدی بہ
علٰی) نوحہ کرنا تعریف کر کر کے رونا۔

یَبْکُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع بُکَاءٌ سے
پ ۱۲/۱۱ روتے ہوئے پ ۱۵/۱۲ وہ روتے ہیں۔

یُبْلِسُ: واحد مذکر غائب مضارع اِبلاس
مصدر (افعال) ناامید ہونگے (قتادہ وکلبی)
چپ ہونگے (فراء) رسوا ہونگے (مجاہد) پ ۲۱/۵
(دیکھو مُبْلِسُوْنَ)

یَبْلُغَ: واحد مذکر غائب مضارع بلوغ مصدر
(نصر) پہنچ جائے پ ۲/۸ پ ۲۹/۱۱ قربانی کا جانور اپنے
محل تک پ ۲/۱۴ عدت ختم مدت تک پ ۸/۶ پ ۱۵/۴
یتیم جوانی کی عمر کو پ ۱۵/۴ پانی منہ تک۔
(دیکھو مَبْلَغُہُمْ)

یَبْلُغَا: تثنیہ مذکر مضارع بلوغ سے وہ
دونوں پہنچ جائیں۔ بالغ ہو جائیں پ ۱۶/۱۔

یَبْلُغَنَّ: واحد مذکر غائب مضارع بانون
تاکید ثقیلہ۔ بلوغ سے (اگر پہنچ جائے پ ۱۵/۳۔

یَبْلُغُوْا: جمع مذکر غائب مضارع منفی بمعنی ماضی
بلوغ سے۔ نہیں پہنچے۔ بالغ نہیں ہوئے پ ۱۸/۱۴

یُبَلِّغُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع تبلیغ مصدر
(تفعیل) وہ پہنچاتے ہیں پ ۲۲/۲ (دیکھو مُبَلِّغُہُم
اور اَلبَلاغ اور بَلَّغَ اور بَالِغِہٖ)

یَبْلُوْ: واحد مذکر غائب مضارع بلاءٌ سے
(نصر) وہ آزمائش کرتا ہے پ ۱۴/۱۹۔

یَبْلُوَ: واحد مذکر غائب مضارع منصوب
بَلَاءٌ سے کہ وہ آزمائش کرے الگ الگ چھانٹ
دے پ ۶/۱۱ پ ۸/۷ پ ۱۲/۱ پ ۱۹/۱۸ پ ۲۶/۵ پ ۱۹/۱۔

یَبْلُوَنَّکُمْ: واحد مذکر غائب مضارع بانون تاکید
ثقیلہ کُمْ ضمیر مفعول وہ ضرور ہی تمہاری جانچ کریگا

یَبْلٰی: واحد مذکر غائب مضارع منفی بِلًی مصدر
(سمع) فنا نہیں ہوگا۔ پ ۱۶/۱۶ (دیکھو بَلَاءٌ نَبْلُوْ نَبْلُوَنَّ
بِلْوُ اَسْفَارٍ سفر آزمودہ سفر میں عمر گزارے
ہوئے بِلْوُ شَرٍّ بدی آزمودہ۔ شریر غالب
بِلْیُ مَالٍ مالی تجربہ رکھنے والا۔ مالی مصالح کو خوب
جاننے والا۔ بَلِیَّۃٌ سختی مصیبت بَلَایَا جمع۔
بِلًی اور بَلَاءٌ مصدر (سمع) پرانا ہونا گھس جانا
فنا ہو جانا۔ اِبْلَاءٌ (افعال) بلی مادہ۔ پرانا کرنا
فرسودہ کرنا۔

Marfat.com

يُبْلِىَ : واحد مذکر غائب مضارع اِبْلَاءٌ مصدر (افعال) تو مادہ نعمت دیکھ چاہئے ایک حدیث میں آیا ہے مَنْ اُبْلِىَ فَذَكَرَهٗ فَقَدْ شَكَرَهٗ جس کو نعمت دیکر جانچا گیا اور اس نے یاد رکھا تو بلا شبہ اس نے شکر ادا کیا اِبْلَاءٌ کا معنی خبر دینا اور ظاہر کرنا بھی ہے جیسے اَبْلَاهُ عُذْرًا اس نے اس کے سامنے عذر ظاہر کیا. قسم کھانا اور قسم دینا بھی معنی ہے جیسے اَبْلَى الرَّجُلَ اس کو قسم دی اس کے لئے قسم کھائی

يَبُوْرُ : واحد مذکر غائب مضارع بُوْرٌ اور بَوَارٌ مصدر (نصر) ہلاک ہو جائے گا تباہ ہو جائیگا ۳۲/۱۴ (دیکھو اَلْبَوَارِ اور بُوْرًا)

يُبَيِّتُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع تَبْيِيْتٌ مصدر (تفعیل) ۵/۴ رات کو سوچتے ہیں ۵/۱۴ چھپاتے ہیں (سیوطی) باتیں بناتے ہیں (معالم) تَبْيِيْتٌ کا معنی ہے رات گذارنا. کسی کام کا ارادہ رات سے کرنا. رات کو سوچنا. تدبیر کرنا. یہاں موخر الذکر معنی مراد ہے اول معنی کے لئے حدیث میں آیا ہے اِنَّهٗ كَانَ لَا يُبَيِّتُ مَالًا وَلَا يَقِيْلُهٗ یعنی پچھلے دن میں جو مال آتا تھا حضور والا اس پر رات نہیں گزرنے دیتے تھے اور اول دن میں آئے ہوئے مال پر دوپہر نہیں گذرنے دیتے تھے رات اور دوپہر آنے سے پہلے ہی تقسیم کر دیتے تھے تَبْيِيْتٌ رات میں دشمن پر حملہ کرنے کو بھی کہتے ہیں بَيَّتَ الْعَدُوَّ اس نے دشمن پر شبخون مارا.

يَبِيْتُوْنَ: جمع مذکر فعل مضارع بَاتَ ماضی بَيْتُوْتَةٌ مصدر (ضرب) رات گذارتے ہیں ۱۹/۴ بَيْتٌ بَيَاتٌ مَبِيْتٌ بَيْتُوْتَةٌ مصادر (ضرب وسمع) رات میں کسی کام کو کرنا. بَاتَ ظَلَّ کی ضد ہے دونوں افعال ناقصہ میں سے ہیں.

يُبَيِّنُ : واحد مذکر غائب مضارع تَبْيِيْنٌ مصدر (تفعیل) کھول کر بیان کرتا ہے ۲/۵، ۱۱، ۱۲ ۳/۴ ۴/۲ ۶/۴،۷ ۷/۲ ۸/۱۲،۸ (دیکھو مُبَيِّنًا اور تَبْيِيْنٌ)

يُبَيِّنَ : واحد مذکر غائب مضارع منصوب تَبْيِيْنٌ سے ۲/۳ یہاں تک کہ کھول کر بیان کر دے ۵/۲ ۱۳/۱۳ ۱۴/۱۱ تا کہ کھول کر بیان کر دے

يُبَيِّنْ : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم تبیین سے کھول کر بیان کر دے ۱/۸ (دیکھو تَبْيِيْنٌ)

يُبِيْنُ : واحد مذکر غائب مضارع اِبَانَةٌ مصدر (افعال) ۲۵/۱۱ ظاہر نہیں کر سکتا بیان

Marfat.com

نہیں کرسکتا (دیکھو مبیناً اور مبین)

يُبَيِّنَنَّ: واحد مذکر غائب مضارع بانون تاکید ثقیلہ تَبْيِيْنٌ مصدر (تفعیل) وہ ضرور بے کھول کر بیان کریگا۔ ۱۴/۱۹

يُبَيِّنُهَا: واحد مذکر غائب مضارع سے ہا ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول وہ اس کو کھول کر بیان کرتا ہے ۲/۱۲ (دیکھو بیّن)

فصل التاء المثناة

يَتَأَخَّرَ: واحد مذکر غائب مضارع تَأَخُّرٌ مصدر (تفعل) ان ناصبہ کی وجہ سے مضارع بمعنی مصدر ہوگیا۔ پیچھے رہنا ۲۹/۱۶ (دیکھو مستأخرین)

اَلْيَتَامٰى جمع معرف باللام اَلْيَتِيْم واحد وہ بچے جن کے باپ مرگئے ہوں لڑکیاں ہوں یا لڑکے۔ ۱/۱۰ ۳/۱۱،۱۰،۶ ۴/۱۲ ۵/۳ ۲۸،۱۰/۱،۴

يَتِمَ يُتْمٌ يَتَمٌ نابالغ بچوں کا بن باپ کے رہ جانا۔ جانور کے چھوٹے بچوں کا بن ماں کے رہ جانا یَتَمٌ کوتاہ ہونا۔ سست ہونا عاجز ہونا آہستگی اور دیر کرنا (سمع) یُتْمٌ اکیلا ہوجانا۔ یتیم ہوجانا (ضرب و سمع) الیتیم صیغہ صفت بن باپ کا آدمی کا بچہ بن ماں کا جانور کا

بچہ۔ گوہر بے مثال یکتا۔ اکیلا۔ ہر بے نظیر چیز

اَيْتَامٌ يَتَامٰى يَتَمَةٌ جمع يَتْمَانُ يَتِيْمَةٌ مُوْتِمَةٌ وہ عورت جس کے بچے یتیم ہوں۔

اِيْتَامٌ (افعال) یتیموں والی ہونا۔

تَيْتِيْمٌ (تفعیل) یتیم کر دینا۔

يَتَامٰى: جمع معرفہ مضاف يَتِيْمَةٌ واحد یتیم لڑکیاں۔ ۵/۱۶

يَتُبْ: واحد مذکر غائب مضارع منفی اصل میں يَتُوْبُ تھا۔ تَابَ ماضی تَوْبٌ مصدر (نصر) (جو) نہیں لوٹا جس نے توبہ نہیں کی ۲۶/۱۴ (دیکھو متاب)

يَتَبَدَّلِ: واحد مذکر غائب مضارع شرط کی وجہ سے مضارع مجزوم ہوگیا اور وصل کی وجہ سے مجزوم کو مکسور کردیا تَبَدُّلٌ مصدر (تفعل) (جو) بدلہ میں لیگا ایمان کے کفر کو جو ایمان چھوڑ کر کفر لے گا ۱/۱۲ (دیکھو مُتَبَدِّل)

يُتَبِّرُوْا: جمع مذکر غائب تَتْبِيْرٌ مصدر (تفعیل) تباہ کر دیں۔ ۱۵/۱

تَبْرٌ توڑنا۔ ہلاک کرنا (ضرب) ہلاک ہونا (سمع) تِبْرٌ سونے چاندی کے کچے ذرے اور بلور زجاج۔ بر معنی دھات (ضرب) باقی نتیجہ کیلئے

Marfat.com

مُتَبَّرٌ، اور تَبَارًا۔

يَتَّبِعْ: واحد مذکر غائب مضارع مجزوم اِتِّبَاعٌ مصدر افتعال (رجو) پیچھے چلیگا۔ پیروی کریگا اتباع کرے گا۔ ۵/۱۴ ۱۸/۹۔

يَتَّبِعُ: واحد مذکر غائب مضارع معروف مثبت اِتِّبَاعٌ مصدر افتعال (پیچھے چلتا ہے پیروی کرتا ہے اتباع کرتا ہے۔ ۲/۱ ۵/۸ مضارع منفی نہیں پیروی کرتا ہے۔ ۱۱/۱۲،۹۔

يُتَّبَعُ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول اِتِّبَاعٌ سے اتباع کیا جاتا ہے اس کی پیروی کیجاتی ہے؟ ۱۱/۹

يَتَّبِعُوا: جمع مذکر غائب مضارع منفی مجزوم اِتِّبَاعٌ وہ اتباع نہیں کریں گے۔ ۹/۱۴۔

يَتَّبِعُونَ: جمع مذکر غائب مضارع مثبت اتباع سے پیروی کرتے ہیں اتباع کرتے ہیں ۳/۹ ۵/۲ ۹/۶ ۳۰/۸ ۲۳/۱۶ پیچھے چلینگے ۱۶/۱۵ مضارع منفی۔ نہیں اتباع کرتے ہیں ۳/۱ ۱۱/۱۲ ۲۷/۲۵ (دیکھو مُتَّبِعُونَ اور تَتَّبِعُ)۔

يُتْبِعُونَ: جمع مذکر غائب مضارع منفی۔ اِتْبَاعٌ مصدر افعال (نہیں پیچھے کرتے ۳/۱۴ (دیکھو نُتْبِعُهُمْ)۔

يَتْبَعُهَا: واحد مذکر غائب مضارع۔ تَبْعٌ مصدر (سمع) ها ضمیر مفعول اس کے پیچھے آئے گی ۳۰/۲ (دیکھو تَتْبَعُهَا اور تَبِعُوا)

يَتَّبِعُهُمْ: واحد مذکر غائب اتباع سے هُمْ ضمیر مفعول۔ ان کا اتباع کرتے ہیں ان کے پیچھے چلتے ہیں۔ ۱۹/۱۵

يَتَبَوَّأُ: واحد مذکر غائب مضارع تَبَوُّءٌ مصدر (تفعل) اترے۔ رہے جگہ پکڑے ۱۳/۱ دیکھو مُبَوَّءًا اور تَبَوَّءُوا

يَتَبَيَّنَ: واحد مذکر غائب مضارع تَبَيُّنٌ مصدر تفعل (ظاہر ہوجائے کھلجائے ۱/۱۳ ۲۵/۱ (دیکھو تَبَيَّنَ اور نُبَيِّنَ)

يَتَجَرَّعُهُ: واحد مذکر غائب مضارع تَجَرُّعٌ مصدر (تفعل) ہُ ضمیر مفعول اسکو گھونٹ گھونٹ کرکے پیئے گا۔ ۱۳/۱۵۔

جَرْعٌ مصدر (سمع) گھونٹ گھونٹ پینا

جَرْعٌ مصدر (نصر و سمع) غٹ غٹ پانی پینا جُرْعَۃ گھونٹ تَجْرِيعٌ (تفعیل) کسی کو غصہ یا کوئی چیز پلانا تَجَرُّعٌ (تفعل) غصہ یا کوئی چیز گھونٹ گھونٹ کرکے پینا اِجْتِرَاعٌ (افتعال) کسی چیز کو پانی میں غرق کرنا۔

يَتَجَنَّبُهَا: واحد مذکر غائب مضارع تَجَنُّبٌ

Marfat.com

مصدر (تفعل) ہا ضمیر مفعول۔ اس کو ترک کرتا ہے اس سے دور ہوتا ہے یعنی اس کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ ۳۰/۱۲ -

جَنْبٌ مصدر (نصر) کسی چیز کو کسی سے دور کرنا دفع کرنا کسی کے پہلو پر مارنا۔ گھوڑے کو کوتل بنانا۔ جَنَابَةٌ مصدر (نصر) آرزومند ہونا غریب الوطن ہونا۔ (الضکرم سمع) جنب ہونا دور ہونا جَنَبَ اِلَیْہِ (نصر سمع) کسی کے لئے بے قرار ہوا اَجْنَبَہٗ اِیَّاہُ (افعال) اسکو اس سے دور رکھا جَنَّبَہٗ (تفعیل) اس سے دور ہوا اور دور کیا تَجَنَّبَ (تفعل) اسکو دور کیا اس سے دور ہوا یا اِجْتَنَبَ (افتعال) دور ہوا پرہیز کیا۔ کنارہ پر ہو گیا مُجَانَبَۃٌ (مفاعلۃ) ہم پہلو ہونا اور دور رہونا۔

یَتَحَاجُّوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع تَحَاجُجٌ مصدر (تفاعل) باہم جھگڑا کریں گے ۲۴/۱۰ (دیکھو تُحَاجُّوْنَ اور حَاجَجْتُمْ)

یَتَحَاکَمُوْا: جمع مذکر غائب مضارع تَحَاکُمٌ مصدر (تفاعل) فیصلہ کرانے کے لئے وہ باہمی جھگڑے لے جائیں ۵/۴ (دیکھو حَکَمْتُمْ، حُکْمٌ تَحْکُمُوْا)

یَتَخَافَتُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع تَخَافُتٌ مصدر (تفاعل) چپکے چپکے باتیں کرتے ہوئے ۱۶/۱۴ چپکے چپکے کہیں گے ۲۹/۳ -

خَفْتٌ مصدر (نصر) چپکے چپکے خفیہ بات کرنی خُفُوْتٌ (نصر) آرام کرنا اور چپ ہو جانا خُفَاتٌ (نصر) اچانک مر جانا۔ مُخَافَاۃٌ (مفاعلۃ) اور تَخَافُتٌ (تفاعل) خفیہ چپکے چپکے بات کہنا خَافِتٌ بغیر پانی کا ابر خَفُوْتٌ لاغر عورت تنہائی پسند عورت۔

یَتَخَبَّطُہٗ: واحد مذکر غائب مضارع تَخَبُّطٌ مصدر (تفعل) ہٗ ضمیر مفعول۔ اسکو پاگل بنا دیتا ہے ۳/۲ خَبْطَۃٌ زکام۔ تھوڑی چیز بچا ہوا خبطۃ خِبْطَۃٌ ٹکڑے ٹکڑے گروہ گروہ خباط غبار خُبَاطٌ خبطی ہونے کی بیماری یعنی ایک قسم کا پاگل پن مَخْبُوْطٌ زکام زدہ۔

خَبَطَ الشَّجَرَۃَ (ضرب) لاٹھی سے درخت کے پتے توڑے خَبَطَہٗ اس کو خوب مارا خَبَطَ الْقَوْمَ بِسَیْفِہٖ تلوار سے قوم کو کاٹ دیا۔ خَبَطَ الشَّیْطَانُ جن نے اسکو پاگل کر دیا خَبَطَ زَیْدٌ زید کھڑا ہو گیا خَبَطَ نَہٗ نَیْئًا زید کے ساتھ احسان کیا۔ خَبَطَ کے معنی کسی کام کو اندھا دھند کرنے کے

Marfat.com

بھی ہیں تَخَبُّطٌ (تفعل) پاگل کی طرح بنا دینا کہ اٹھنے کا ارادہ کرے پھر گر پڑے پھر اٹھے پھر گر پڑے آیت میں یہی معنی مراد ہے۔

یَتَّخِذْ: واحد مذکر غائب مجزوم مضارع اِتِّخَاذٌ مصدر (افتعال) پ ۵/۱۵ مثبت بنا لیگا پ ۵/۱۲ پ ۱۸/۱۶ منفی نہیں بنا لیا۔

یَتَّخِذَ: واحد مذکر غائب نہی اِتِّخَاذٌ مصدر (افتعال) پ ۳/۱۱ نہ بنائیں اصل میں لَا یَتَّخِذْ تھا وصل کی وجہ سے ذال کو مکسور کر دیا۔

یَتَّخِذَ: واحد مذکر غائب منصوب مضارع اِتِّخَاذٌ (افتعال) پ ۳/۱۵ منفی نہیں بنائینگے پ ۵/۵ بنائے پ ۱۶/۵،۹ کہ بنا لے پ ۱۹/۲ کہ اختیار کرے پ ۲۱/۱۰ بنائے پ ۲۳/۱۵ پ ۲۵/۹ کہ بنا لے ان تمام آیات میں مثبت ہے

یَتَّخِذُ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع اِتِّخَاذٌ سے۔ پ ۲/۴ پ ۱۱/۱ بناتا ہے قرار دیتا ہے۔ (دیکھو مُتَّخِذَ)

یَتَّخِذُوا: جمع مذکر غائب مضارع مجزوم و منصوب اِتِّخَاذٌ سے۔ پ ۶/۱ کہ بنا لیں اور اختیار کر لیں پ ۹/۷ نہیں بنا لیتے ہیں پ ۹/۷ بنا لیتے ہیں پ ۱۰/۸ نہ بنایا پ ۱۶/۳ کہ بنا لیں گے۔

یَتَّخِذُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مرفوع۔ اِتِّخَاذٌ سے پ ۵/۱۷ وہ بناتے ہیں۔

یَتَّخِذُوْنَكَ: جمع مذکر غائب مضارع منفی كَ ضمیر مفعول پ ۱۷/۲ پ ۱۹/۳ وہ تجھے نہیں بناتے ہیں۔ (دیکھو مُتَّخِذَ)

یَتَخَطَّفُ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول تَخَطُّفٌ مصدر (تفعل) جھپٹ لئے جاتے ہیں اچک لئے جاتے ہیں۔ پ ۲۱/۲۔

یَتَخَطَّفَكُمُ: واحد مذکر غائب مضارع معروف تَخَطُّفٌ مصدر (تفعل) كُمْ ضمیر مفعول کہ تم کو اچک لیں جھپٹ لیں۔ پ ۹/۱۷۔

خُطْفٌ بیماری کا زوال مَا مِنْ مَرِیْضٍ اِلَّا وَلَہٗ خُطْفٌ ہر بیماری کی شفا ہے بَرْقٌ خَاطِفٌ نگاہ کو خیرہ کر دینے والی بجلی رَجُلٌ مَخْطُوْفُ الْحَشَا اور اَخْطَفَ الْحَشَا لگے ہوئے پیٹ والا آدمی خَطْفٌ مصدر متعدی (سمع سے زیادہ ضرب سے کم یا غیر فصیح) جھپٹ لینا بجلی کا نظر کو خیرہ کر دینا خَطَفَانٌ مصدر لازم (سمع) تیز جانا تَخَطُّفٌ (تفعل) اِخْتِطَافٌ (افتعال) جھپٹ لینا اچک لینا اِخْتَطَفَتْہُ الْحُمّٰی اسکو بخار نے چھوڑ دیا (دیکھو خَطِفَ خَطْفَۃٌ تَخَطَّفَ)

یَتَخَطَّفُوْا: جمع مذکر غائب مضارع تَخَطُّفٌ

مصدر (تفعل) کہ پیچھے رہجاتے پ ۱۱/۴ (دیکھو مُخَلَّفُ)
یَتَخَیَّرُونَ جمع مذکر غائب مضارع تَخَیُّرٌ
مصدر (تفعل) وہ پسند کریں گے پ ۲۷/۱۴ -
تَخَیُّرٌ (تفعل) پسند کرنا۔ انتخاب کر لینا۔
تَخْیِیرٌ (تفعیل) اختیار دینا فضیلت دینا
اِخْتِیَارٌ (افتعال) پسند کرنا انتخاب کرنا اپنی مرضی
سے کسی چیز کو لے لینا۔
خَارَ الشَّیءَ (ضرب) اس چیز کو اختیار کیا۔
اگر دوسرے مفعول پر عَلیٰ ہو تو فضیلت دینے کا
معنی ہوتا ہے جیسے خَارَ الرَّجُلَ عَلیٰ غَیْرِہٖ
اس آدمی کو دوسروں پر فضیلت دی۔
خیرۃ خیرۃ ...... اور خَیْرٌ مصدر ہیں
(باقی دیکھو خیر، الخیرۃ، یختار)
یَتَدَبَّرُونَ: جمع مذکر غائب مضارع منفی
تَدَبُّرٌ مصدر (تفعل) (کیا) وہ غور نہیں
کرتے پ ۵/۷ پ ۲۶/۷ (دیکھو مدبرا اور المدبرات)
یَتَذَکَّرُ: واحد مذکر غائب مضارع تَذَکُّرٌ مصدر
(تفعل) نصیحت پکڑتا ہے پ ۱۳/۹ پ ۱۶/۱۱ پ ۲۲/۱۶ پ ۲۳/۱۲،۱۵
پ ۲۴/۷ پ ۳۰/۴،۱۴ (دیکھو ذِکر، ذِکریٰ، مُذَکِّرٌ، مذکورا)
یَتَذَکَّرُونَ: جمع مذکر غائب مضارع
تَذَکُّرٌ مصدر۔ وہ نصیحت پکڑتے ہیں پ ۲/۱۱ پ ۱۳/۱۶

پ ۲۰/۸،۹ پ ۲۳/۱۷ پ ۲۵/۱۶ -
یَتِرَ: واحد مذکر مضارع منصوب منفی وَتْرٌ
مصدر (ضرب) وہ ہرگز کم نہ دیگا کمی نہیں
کریگا نہیں کاٹے گا۔ پ ۲۶/۸ (دیکھو الْوَتْرِ)
یَتَرَاجَعَا: تثنیہ مذکر غائب مضارع تَرَاجُعٌ
مصدر (تفاعل) کہ (عدت کے بعد نکاح کی طرف)
لوٹ جائیں پ ۲/۱۳ (دیکھو مَرْجِعُکُم)
یَتَرَبَّصُ: واحد مذکر غائب مضارع
تَرَبُّصٌ مصدر (تفعل) وہ انتظار کرتا ہے وہ
راہ دیکھتا ہے پ ۱۱/۱ (دیکھو مُتَرَبِّص)
یَتَرَبَّصْنَ: جمع مؤنث غائب مضارع
بمعنی امر غائب تَرَبُّصٌ سے (نکاح سے) رکے
رہیں، منتظر رہیں پ ۲/۱۲،۱۴ -
یَتَرَبَّصُونَ: جمع مذکر غائب مضارع تَرَبُّصٌ
سے منتظر رہتے ہیں۔ پ ۵/۱۷ -
یَتَرَدَّدُونَ: جمع مذکر غائب مضارع تَرَدُّدٌ
مصدر (تفعل) ڈانواں ڈول ہوتے ہیں پ ۱۰/۱۳
(دیکھو مَرَدٌّ)
یَتَرَقَّبُ: واحد مذکر غائب مضارع
تَرَقُّبٌ مصدر (تفعل) خفیہ ٹوہ لگاتا ہوا
پ ۲۰/۵ (دیکھو مُتَرَقِّبُونَ)

Marfat.com

یُتْرَکُ : واحد مذکر غائب مضارع مجہول
تَرْکٌ سے (نصر) کہ وہ چھوڑ دیا جائیگا پ ۲۹/۱۸
(دیکھو نَتْرُکُ)
یُتْرَکُوْا : جمع مذکر غائب مضارع مجہول
تَرْکٌ سے (نصر) کہ وہ چھوڑ دیئے جائینگے۔
پ ۳۰/۱۳ ۔(دیکھو مَتْرُوْکٌ)
یَتَزَکّٰی : واحد مذکر غائب مضارع تَزَکِّیْ
مصدر (تفعل) پاک ہوتا ہے پ ۲۲/۱۵ پاک ہوجائے
پ ۳۰/۱۷ (دیکھو تَزَکّٰی اور زَکّٰهَا)
یَتَسَاءَلُوْا : جمع مذکر غائب مضارع منصوب
تَسَاؤُلٌ مصدر (تفعل) کہ باہم پوچھ گچھ کریں
پ ۱۵/۱۵ (دیکھو مَسْئُوْلًا اور نُسْاَلُ)
یَتَسَاءَلُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع تَسَاؤُلٌ
مصدر (تفعل) پ ۱۸/۹ پ ۲۰/۱۰ باہم پریشان حال ہونگے
پ ۲۳/۶ پ ۲۶/۳ پ ۲۹/۱۶ پ ۳۰/۱ باہم ایک دوسرے سے پوچھیگا
(دیکھو مَسْئُوْلًا اور نُسْاَلُ)
یَتَسَلَّلُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع تَسَلُّلٌ
مصدر (تفعل) وہ کھسک جاتے ہیں پ ۱۸/۱۵
(نصر) اِسْتِلَالٌ (افتعال) تلوار سونتنا اِنْسِلَالٌ
(انفعال) اور تَسَلُّلٌ (تفعل) چپکے سے کھسک جانا
سرک جانا۔ سلیل بچہ سلیلۃ لڑکی سَلَالَۃٌ

نسل۔ خلاصہ۔
یَتَسَنَّہْ : واحد مذکر غائب مضارع باب تفعل
باوجود برسیں گزر جانے کے وہ خراب نہیں ہوا
حمزہ، کسائی اور یعقوب نے یَتَسَنَّہْ کی ھ
کو ھاء سکتہ قرار دیتے ہوئے وصل کی حالت میں
حذف کرنا ضروری قرار دیا ہے ان علماء کے
نزدیک اصل لفظ یَتَسَنَّ ہے جس کی اصل یَتَسَنّٰی تھی
جزم میں یَتَسَنَّ ہو گیا اس قول پر یہ لفظ سَ
سے ماخوذ ہوگا جس کی اصل سَنَوٌ تھی۔
ابوعمرو نے کہا تَسَنِّیْ (تفعل) کی اصل تَسَ
تھی اور تَسَنُّنٌ کا معنی ہے تغیر اسی مادہ
مَسْنُوْنٌ آیا ہے۔ آیت میں ہے حَمَاٍ مَّسْنُ
دوسرے علماء قائل ہیں کہ ھاء اصلی ہے فقط
وصل ہر حالت میں باقی رہتی ہے اس قول پر
یہ لفظ سنت سے ماخوذ ہوگا لیکن سَنَۃٌ کی ا
سَنَهَۃٌ تھی کیونکہ تصغیر میں سُنَیْهَۃٌ کہا
ہے اسی مادہ سے سَنِہَ (ماضی سمع) اور سَا
(ماضی مفاعلۃ) آتی ہے (معالم و روح
(باقی تشریح کے لئے مَسْنُوْنٌ)
یَتَضَرَّعُوْنَ : جمع مذکر غائب مضا
تَضَرُّعٌ مصدر تفعل) پ ۱۱ عاجزی کرتے

۱۸ گڑگڑاتے ہیں۔ (دیکھو تَضَرُّعًا اور تَضَرُّعًا)

یَتَطَهَّرُوْا: جمع مذکر غائب مضارع تَطَهُّرٌ مصدر (تفعّل) اَنْ ناصبہ کی وجہ سے مضارع بمعنی مصدر ہو گیا۔ پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں پ ۱۱/۲ (دیکھو

یَتَطَهَّرُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع تَطَهُّرٌ مصدر پاک صاف بنتے ہیں پ ۱۹/۱۹

یَتَعَارَفُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع تَعَارُفٌ مصدر (تفاعل) باہم ایک دوسرے کو پہچانے گا پ ۱۱/۱۰۔

(دیکھو معروف تعرف عَرَّفَهَا)

یَتَعَدَّ: واحد مذکر غائب مضارع اصل میں یَتَعَدّٰی تھا (جو) حدود (الٰہیہ) سے تجاوز کریگا پ ۲/۱۴ پ ۴/۱۲ پ ۲۸/۱۰ (دیکھو عُدْوَان)

یَتَعَلَّمُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع تَعَلُّمٌ مصدر (تفعّل) وہ سیکھتے تھے پ ۱/۱۲ (دیکھو عِلْمٌ عَلَّمَ مُعَلَّمٌ مَعْلُوْمٌ تَعَلُّمٌ)

یَتَغَامَزُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع تَغَامُزٌ مصدر (تفعل) آنکھوں سے اشارہ کرتے ہیں۔ پ ۳۰۔

یَتَغَيَّرْ: واحد مذکر غائب مضارع منفی بمعنی ماضی منفی تَغَيُّرٌ مصدر (تفعّل) نہیں بگڑا ہو گا پ ۲۶/۶ (دیکھو مُغَيِّرًا اور غَيَّرَ)

یَتَفَجَّرُ: واحد مذکر غائب مضارع تَفَجُّرٌ مصدر تفعّل، پھوٹ کر نکلتی ہیں پ ۱۔

(دیکھو فَاجِرًا۔ الفجر)

یَتَفَرَّقَا: تثنیہ مذکر غائب مضارع تَفَرُّقٌ مصدر (تفعّل) دونوں الگ الگ ہو جائیں گے پ ۵/۱۶۔

یَتَفَرَّقُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع تَفَرُّقٌ مصدر (تفعّل) وہ الگ الگ ہو جائیں گے (مومن الگ کافر الگ) پ ۲۱/۵ (دیکھو مُتَفَرِّقُوْنَ تُفَرِّقُ اور مادہ فرق)

یَتَفَضَّلَ: واحد مذکر غائب مضارع اَنْ کی وجہ سے بمعنی مصدر (تفعّل) وہ (تم سے) بڑا ہونا چاہتا ہے) پ ۲۸/۲ (دیکھو فَضَّلَ فَضَّلْنَا)

یَتَفَطَّرْنَ: جمع مؤنث غائب مضارع تَفَطُّرٌ مصدر پھٹ جائیں (ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں) پ ۱۶/۶ پ ۲۵/۲ (دیکھو فاطر اور مُنْفَطِر)

یَتَفَقَّهُوْا: جمع مذکر غائب مضارع منصوب تَفَقُّهٌ مصدر (تفعّل) تاکہ سمجھ حاصل کرتے رہیں یعنی دین کے مسائل سیکھتے رہیں پ ۱۱/۴ (دیکھو نَفْقَهُ)

Marfat.com

يَتَفَكَّرُوْا : جمع مذکر غائب مضارع منفی بمعنی مصدر می تَفَكَّرٌ مصدر (کیا) انھوں نے غور نہیں کیا پ ۹/۱۳ پ ۲۱/۲ (دیکھو فَكَّرَ)

يَتَفَكَّرُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع تَفَكَّرٌ سے وہ غور کرتے ہیں، پ ۲/۲ پ ۹/۱۱ پ ۱۱/۸ پ ۱۳/۸ پ ۱۴/۸، ۱۲، ۱۵ پ ۲۱/۶ پ ۲۴/۲ پ ۲۵/۱۸ پ ۲۸/۶۔

يَتَفَيَّؤُا : واحد مذکر غائب مضارع تَفَيُّؤٌ مصدر (تفعل) فَيْئٌ مادہ جھکے جاتے ہیں (تھانوی) پ ۱۴/۱۲۔ (دیکھو اَفَاءَ)

يَتَّقِ : اصل میں يَتَّقِيْ تھا اِتِّقَاءٌ مصدر (افتعال) پ ۳/۷ امر غائب واحد مذکر، وہ ڈرے پ ۱۳/۴ پ ۲۸/۷ واحد مذکر غائب مضارع (جو) ڈریگا۔ (دیکھو مُتَّقُوْنَ)

يَتَقَبَّلُ : واحد مذکر غائب مضارع معروف تَقَبُّلٌ مصدر (تفعل) قبول کرتا ہے۔ پ ۶/۹

يُتَقَبَّلُ : واحد مذکر غائب مضارع مجہول مجزوم تَقَبُّلٌ سے قبول نہیں کیا گیا۔ پ ۶/۹

يُتَقَبَّلَ : واحد مذکر غائب مضارع مجہول منصوب۔ ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا پ ۱۰/۱۳ (دیکھو تُقُبِّلَ تَقَبَّلَهَا۔ قَابِلٌ)

يَتَّقُوْا : جمع مذکر غائب امر اِتِّقَاءٌ سے وہ ڈرتے رہیں پ ۴/۱۲ (دیکھو مُتَّقُوْن)

يَتَّقُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع اِتِّقَاءٌ سے وہ بچتے ہیں پرہیز رکھتے ہیں (یعنی کفر و معصیت سے) پ ۲/۷ پ ۱۶/۱۵ پ ۱۹/۱۹ پ ۲۳/۱۷ بچتے ہیں (یعنی سنیچر کے دن شکار کھیلنے سے) پ ۹/۱۶ ڈرتے ہیں اللہ سے پ ۱۲/۱۲، ۱۴ پ ۹/۹، ۱۱ پ ۱۱/۳، ۶، ۱۲ پ ۳/۱ پ ۲۴/۱۶ نہیں ڈرتے نہیں بچتے پ ۱/۳۔ (دیکھو مُتَّقُوْن)

يَتَّقْهِ : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم اِتِّ... سے ہٖ ضمیر مفعول۔ اللہ سے ڈرتا ہے ڈریگا

يَتَّقِيْ : واحد مذکر غائب مضارع اِتِّقَا... سے (کیا) جو کفر و معصیت سے بچتا ہے پ ۲/۱۴ (دیکھو مُتَّقُوْن)

يَتَكَبَّرُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع تَكَبُّرٌ سے تکبر کرتے ہیں پ ۹/۲ (دیکھو مُتَكَبِّ...

يَتَكَلَّمُ : واحد مذکر غائب مضارع تَكَلُّمٌ سے وہ بولتا ہے یعنی تعلیم دیتا ہے کہہ رہا ہے پ ۲۱/۱۷۔ (دیکھو تَكَلَّمُ)

يَتَكَلَّمُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع منفی تَكَلُّمٌ سے وہ بات نہیں کرینگے۔ ... (دیکھو مُكَلِّمٌ)

يَتَّكِئُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع اِتِّکَا... سے (افتعال) وہ تکیہ لگائیں گے پ ۲۵/۹ (دیکھ...

Marfat.com

مُتَکِئُونَ)

یَتَلَاوَمُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع تَلَاوُمٌ مصدر (تفاعل) وہ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور بقول مولانا تھانویؒ الزام دینے لگے پ ۲۹/۲ (دیکھو لَائِمٍ لَوْمَۃً لَوَّامَۃٌ)

یَتَلَطَّفْ: واحد مذکر غائب امر غائب تَلَطُّفٌ مصدر (تفعل) حسنِ تدبیر سے کام کرے ۔ مخفی دانش سے کام لے ۔ پ ۱۵/۱۵ (دیکھو لطیف)

یَتَلَقّٰی: واحد مذکر غائب مضارع تَلَقِّیْ مصدر (تفعل) لے لیتے ہیں پ ۲۶/۱۶ (دیکھو لاقیہ اور المتلقیان)

یَتْلُوْا: واحد مذکر غائب مضارع معروف تِلَاوَۃٌ مصدر (نصر) تلاوت کرے پڑھے پ ۱/۱۵ پ ۴/۹ پ ۲۱/۲۳ تلاوت کرتا ہے پڑھتا ہے پ ۲/۲ پ ۷/۸ تَلْوٌ مصدر (نصر) پیچھے چلتا ہے ساتھ ساتھ رہتا ہے بیضاوی پ ۱۲/۹ اگر شاہد سے مراد جبریل ہوں جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ علقمہؒ ابراہیم نخعیؒ ۔ مجاہدؒ عکرمہؒ ضحاکؒ ۔ وغیرہم کا قول ہے تو یَتْلُوْا کا مصدر تَلْوٌ ہوگا (پیچھے چلنے یا ساتھ ساتھ چلنے کا ترجمہ ہوگا اور اگر شاہد سے مراد رسول اللہ کی زبان مبارک ہو جیسا کہ حسن بصریؒ اور قتادہ کا قول ہے تو اس جگہ بھی یَتْلُوْا کا مصدر تِلَاوَۃٌ اور ترجمہ دوسری آیات کی طرح پڑھنے کا ہوگا ۔ (معالم مع بعض زیادات)

یَتْلُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع معروف تِلَاوَۃٌ سے وہ پڑھتے ہیں پ ۱/۱۴ پ ۴/۳ پ ۱۷/۱۶ پ ۲۲/۱۶ پ ۲۴/۵

یُتْلٰی: واحد مذکر غائب مضارع مجہول تِلَاوَۃٌ سے پڑھا جاتا ہے اس کی تلاوت کی جاتی ہے پ ۵/۱۴ پ ۶/۵ پ ۱۵/۱۲ پ ۱۷/۱۱ پ ۲۰/۹ پ ۲۱/۱ پ ۲۶/۱ تینوں الفاظ کی تنقیح کے لئے دیکھو نَتْلُوْا)

یُتِمَّ: واحد مذکر غائب مضارع اِتْمَامٌ مصدر (افعال) اَنْ مصدری کی وجہ سے بمعنی مصدر پورا کرنا ۔ انتہا کو پہنچا دینا پ ۲/۱۴ پ ۶/۶ پ ۱۰/۱۱ پ ۱۲/۱۱ پ ۱۳/۱۷ پ ۲۶/۹ (دیکھو مُتِمٌّ)

یَتَمَاسَّا: تثنیہ مذکر غائب مضارع اَنْ کی وجہ سے بتاویل مصدر تَمَاسٌّ مصدر (تفاعل) مَسٌّ مادہ دونوں کے مس کرنے سے پہلے (دونوں کے ملنے یا چھونے سے پہلے) امام شافعی کے نزدیک مس کرنے سے مراد ہے جماع کرنا امام اعظم کے نزدیک ہر قسم کا لگاؤ مراد ہے ۔ جماع ہو یا صرف ہاتھ سے چھونا یا باشتہار صنفی شرمگاہ کو دیکھنا (مدارک) پ ۲۸/۱ ۔

یَتَمَتَّعُوْا: جمع مذکر غائب مضارع مجزوم

Marfat.com

تَمَتُّعٌ مصدر (تفعل) مزہ اڑاتے رہیں (دنیا میں) فائدہ حاصل کرتے رہیں۔ ۲۱/۳ (دیکھو تَمَتُّعٌ اور تَمَتَّعْنَا اور مَتَاعٌ)

يَتَمَتَّعُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع تَمَتُّعٌ سے (تفعل) فائدہ حاصل کرتے ہیں (دنیا میں) مزہ اڑاتے ہیں ۲۶/۲ (دیکھو تَمَتُّعٌ مثلہ تَمَتَّعْنَا)

يَتَمَطّٰى: واحد مذکر غائب مضارع تمطی مصدر (تفعل) غرور سے اکڑتا ہوا۔ ناز سے مٹکتا ہوا۔ ۲۹/۱۸ ۔

مَطَايَاتٌ اَمْطَاءٌ جمع مَطِيَّۃٌ سواری بوجھ مَطَايَا اور مَطِيٌّ اور اَمْطَاءٌ جمع مَطْوًا اور تناؤ، اکڑ مَطْیٌ اور مِطَاءٌ مصدر (نصر) تناؤ کرنا۔ زور سے چلنا جلد چلنا۔ آنکھ کھولنا ٹہلنا۔ آہستہ خرامی کرنا اِمْطَاءٌ جانور پر بوجھ لادھنا تَمَطِّیْ اکڑنا۔ اینٹھ کر چلنا، کھیلنا۔ ٹہلنا اِمْتِطَاءٌ (افتعال) جانور پر بوجھ لادھنا

يَتَمَنَّوْا: جمع مذکر غائب مضارع منفی۔ منصوب تَمَنِّیْ مصدر (تفعل) وہ ہرگز اسکو نہیں کرینگے ۱/۱ (دیکھو تمنی تَمَنَّوْا)

يَتَمَنَّوْنَہٗ: جمع مذکر غائب مضارع منفی تَمَنِّیْ مصدر (تفعل) ہٗ ضمیر مفعول وہ اسکی تمنا نہیں کرینگے وہ اسکو دل سے نہیں چاہیں گے (حوالہ مذکورہ) ۲۸/۱۱

يَتَنَاجَوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع تَنَاجِیْ مصدر (تفاعل) وہ آپس میں سرگوشی کرتے ہیں ۲۸/۲ (دیکھو تاج)

يَتَنَازَعُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع تَنَازُعٌ مصدر (تفاعل) ۱۵/۱۵ باہم اختلاف کرتے تھے یعنی انکے گرد اگرد عمارت بنانے کے سلسلہ میں کافروں اور مومنوں کی رائے میں اختلاف تھا مومن اس جگہ مسجد بنانا چاہتے تھے اور کافر کوئی دوسری عمارت (ابن عباسؓ) عکرمہؓ کے نزدیک یہ مطلب ہے کہ وہ لوگ مرنے کے بعد حشر اور بعث کے متعلق مختلف رائے رکھتے تھے کوئی کہتا تھا بعث صرف روحانی ہوگا دوبارہ جسم نہیں دیا جائیگا کوئی حشر جسمانی کا بھی قائل تھا اللہ نے انکو آنکھوں سے دکھا دیا کہ حشر جسمانی ہوگا۔

ایک ضعیف قول یہ بھی ہے کہ تنازع سے مراد ہے غار میں سوتا رہنے کی مدت میں اختلاف (بغوی و بعض اندارک و روح) ۲۳/۲ باہم (لطف) تفریح چھین جھپٹ کرینگے ایک دوسرے کو دیگا۔ (دیکھو النازعات نَزْعٌ نَزَعَ نزاعت)

یَتَنَافَسِ : واحد مذکر غائب امر غائب وصل کی وجہ سے مکسور کردیا گیا۔ تَنَافُسٌ مصدر (تفاعل) ایک دوسرے سے بڑھ کر حرص کریں پ ۳۰/۸۔ (دیکھو اَلْمُتَنَافِسُوْنَ)

یَتَنَاهَوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع منفی تَنَاهِی مصدر تفاعل آپس میں ایک دوسرے کو نہیں روکتے تھے پ ۶/۱۵۔ دیکھو اَلنَّاهُوْنَ اور نَهَوْا)

یَتَنَزَّلُ : واحد مذکر غائب مضارع تَنَزُّلٌ مصدر (تفعل) اترتا ہے نازل ہوتا ہے پ ۲۸/۱۸ (دیکھو نَزَلَ اور مُنَزَّلٌ اور تَتَنَزَّلُ)

یَتَوَارٰی : واحد مذکر غائب مضارع تَوَارِی مصدر (تفاعل) چھپتا ہے، چھپا جاتا ہے۔ پ ۱۴/۱۲ - (دیکھو الموریات اور وراء)

یَتُوْبَ اور یَتُوْبُ } واحد مذکر غائب مضارع تَوْبٌ مصدر (نصر) پ ۴/۳ پ ۲/۸ پ ۱۰/۱۰ پ ۱۱/۲ اللہ اپنی طرف لوٹنے کی توفیق دیدے پ ۴/۱۴ پ ۶/۱۰ پ ۲۱/۱۹ پ ۲۲/۶ توبہ قبول فرماتا ہے، بندہ کے حال پر رحمت کیساتھ رجوع فرماتا ہے پ ۵/۲ تم پر رحم کرے یعنی گناہ سے طاعت کی طرف لوٹادے پ ۱۹/۴ لوٹتا ہے رجوع کرتا ہے (دیکھو مَتَاب)

یَتُوْبُوْا : جمع مذکر غائب مضارع تَوْبٌ سے (اگر) وہ توبہ کرلیں پ ۱/۱۶ کہ وہ توبہ کرلیں پ ۱۱/۴ توبہ نہیں کی۔ پ ۳۰/۱۰۔

یَتُوْبُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع۔ تَوْبٌ سے توبہ کرلیں۔ پ ۴/۱۴ وہ کیوں توبہ نہیں کرتے پ ۶/۱۴ توبہ نہیں کرتے۔ پ ۱۱/۵ (دیکھو مَتَاب)

یَتَوَفَّوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع مجہول تَوَفِّیْ مصدر (تفعل) مرجائیں۔ وفات پائیں پ ۲/۱۴،۱۵ (دیکھو المتوفون متوفیک)

یَتَوَفّٰهُمُ : جمع مذکر غائب مضارع معروف تَوَفِّیْ مصدر (تفعل) ھُمْ ضمیر مفعول انکی جان لینے کے لئے۔ پ ۵/۱۱۔

یَتَوَفّٰی : واحد مذکر غائب مضارع معروف تَوَفِّیْ مصدر تفعل پ ۱۰/۲ جان نکالتے ہیں پ ۲۴/۲ لے لیتا ہے۔ قبضہ کرلیتا ہے۔

یُتَوَفّٰی : واحد مذکر غائب مضارع مجہول تَوَفِّیْ مصدر (تفعل) مرجاتا ہے یعنی جوانی سے پہلے وفات پاجاتا ہے۔ پ ۱۷/۸ پ ۲۴/۱۲ -

یَتَوَفّٰکُمْ : واحد مذکر غائب مضارع معروف تَوَفِّیْ مصدر (تفعل) کُمْ ضمیر مفعول۔ تمہاری جانوں کو لے لیتا ہے لے لیگا۔ پ ۷/۱۳ پ ۱۱/۱۶ پ ۱۳/۱۵ پ ۲۱/۱۴ (دیکھو

Marfat.com

المومنون اور متوفیک)

یَتَوَفّٰهُنَّ : واحد مذکر غائب مضارع معروف تَوَفِّی مصدر (تفعل) ھُنَّ ضمیر مفعول انکی جانوں کو موت کے فرشتے لے لیں۔ پ۴/۱۲۔ (دیکھو المومنون اور متوفیک)

یَتَوَکَّلْ : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم تَوَکُّل سے جو بھروسہ کرتا ہے پ۱۰/۳، ۲۸/۱۷ امر غائب بھروسہ کرے پ۴/۸،۱۴ پ۶/۶ پ۱۰/۱۳ پ۱۳/۱۴،۲ پ۲۸/۱۶،۲۔

یَتَوَکَّلُ : واحد مذکر غائب مضارع مرفوع بھروسہ کرتا ہے پ۲۴/۱۔ (دیکھو المتوکلون)

یَتَوَکَّلُوْنَ، جمع مذکر غائب مضارع توکل سے بھروسہ کرتے ہیں۔ توکل کرتے ہیں پ۹/۱۵ پ۱۴/۱۹،۱۱۲ پ۲۱/۲ پ۲۵/۵ (دیکھو اَلْمُتَوَکِّلُوْنَ)

یَتَوَلَّ : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم تَوَلِّی سے (تفعل) اصل میں یَتَوَلّٰی تھا۔ پ۶/۱۲ جو محبت کرتا ہے دوستی کرتا ہے پ۲۶/۱۰ پ۲۷/۱۹ پ۲۸/۷ جو منہ موڑیگا اعراض کریگا پیٹھ پھیریگا۔

یَتَوَلَّوْا : جمع مذکر غائب مضارع مجزوم تَوَلِّی سے منہ موڑتے ہیں۔ پیٹھ پھیر لیتے ہیں پ۱/۱۳

یَتَوَلَّوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع مرفوع تَوَلِّی سے پ۶/۱ منہ موڑ لیتے ہیں (رجم کے حکم سے اعراض کرتے ہیں) پ۶/۱۵ دوستی رکھتے ہیں (یعنی مکہ کے کافروں سے)

یَتَوَلَّوْنَہٗ: جمع مذکر غائب مضارع تَوَلِّی سے ہٗ ضمیر مفعول اس سے دوستی رکھتے ہیں پ۱۴/۱۹ (دیکھو تَوَلّٰی، تُوَلِّہٖ، مُوَلِّیھَا)

یَتَوَلَّھُمْ : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم ھُمْ ضمیر مفعول جو ان سے دوستی کریگا پ۶/۱۲ پ۱۰/۹ پ۲۸/۸

یَتَوَلّٰی : واحد مذکر غائب مضارع تَوَلِّی سے پیٹھ پھیر لیتا ہے پ۳/۱۱ پ۱۸/۱۲ پسند کرتا ہے۔ دوست رکھتا ہے۔ پ۹/۱۴۔ (دیکھو حوالہ ذلکم)

اَلْیَتِیْمَ : صیغہ صفت منصوب معرفہ واحد الیتامٰی جمع وہ نابالغ بچہ جس کا باپ مر گیا ہو پ۳۰/۱۸،۱۶،۳۲

اَلْیَتِیْمِ: صیغہ صفت مجرور معرفہ واحد اَلْیَتَامٰی جمع۔ وہ نابالغ بچہ جسکا باپ مر گیا ہو پ۶/۸ پ۱۵/۴

یَتِیْمًا: صیغہ صفت منصوب نکرہ یَتَامٰی جمع وہ نابالغ بچہ جسکا باپ مر گیا ہو پ۳۰/۱۵، ۱۸

یَتِیْمَیْنِ: صیغہ صفت تثنیہ مجرور یَتَامٰی جمع دو یتیم (لڑکے) پ۱۶/۱ (دیکھو الیتامی)

یَتِیْھُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع تَیْہٌ مصدر (ضرب) سرگرداں گھومتے رہینگے پ۶/۸

تیہٌ شیخٌ بلندی حوصلہ خرافت طبع۔ تَیْہٌ دقٌ بیابان گمراہی اَتْیَاہٌ اور اَتَاوِیْہُ جمع اَرْضٌ تَیْہٌ وہ زمین جس میں مسافر گم ہو جائے تَیْہَاءُ مَتِیْہَۃٌ اور مُتِیْہَۃٌ کا بھی یہی معنی ہے تاہ قَصْرُہٗ اس کا محل اونچا ہو گیا۔ تِیْہٌ مصدر (ضرب) شیخی ملنا تَائِہٌ تَیْھَانٌ تَیَّاہٌ شیخی مار نیوالا تَیْہٌ تِیْہٌ تَیْھَانٌ مصادر (ضرب) راستہ بھول جانا سرگردان گھومنا تَیَّاہٌ تَیْھَانٌ سرگردان تَتْیِیْہٌ (تفعیل) سرگردان کر دینا۔

فصل الثاء المثلثۃ

یُثَبِّتْ: واحد مذکر غائب مضارع مجزوم تَثْبِیْتٌ مصدر (تفعیل) جمائے رکھیگا ۲۶/۵

یُثَبِّتُ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع تَثْبِیْتٌ سے جمائے رکھتا ہے مضبوط رکھتا ہے ۱۳/۱۲

یُثَبِّتَ واحد مذکر غائب مضارع منصوب تَثْبِیْتٌ سے جما دے ۹/۱۶ ثابت قدم رکھے ۱۲/۲

(دیکھو تثبیت)

یُثْبِتُوْكَ: جمع مذکر غائب مضارع اثبات مصدر (افعال) تا کہ تم کو قید کر لیں۔ گرفتار کر لیں باندھ لیں۔ ۹/۱۸

یُثْبِتُ: واحد مذکر غائب مضارع اِثْبَاتٌ سے باقی رکھتا ہے قائم رکھتا ہے۔ برقرار رکھتا ہے۔ ۱۳/۱۲ (دیکھو نُثَبِّتُ)

یُثْخِنَ: واحد مذکر غائب مضارع اِثْخَانٌ مصدر (افعال) کثرت سے خون بہاوے ۱۰/۵ ثَخِیْنٌ بردبار۔ بھاری بھرکم آدمی ثَخِیْنُ السِّلَاحِ ہتھیار بند مسلح ثَوْبٌ ثَخِیْنُ النَّسْجِ گھنی بناوٹ کا کپڑا ثُخُوْنَۃٌ ثَخَانَۃٌ ثَخِنَ مصادر (کرم) موٹا سخت ہونا مُثْخَنَۃٌ موٹی عورت اِثْخَانٌ فی کسی فعل میں خوب زیادتی کرنا۔ مثلاً اِثْخَانٌ فِی الْقَتْلِ قتل میں زیادتی کرنا اَثْخَنَتْہُ الْجِرَاحَۃُ زخم نے اس کو کمزور کر دیا اِسْتَثْخَنَ مِنْہُ النَّوْمُ (استفعال) نیند اس پر غالب آگئی۔ (دیکھو اَثْخَنْتُمُوْھُمْ)

یَثْقَفُوْا: جمع مذکر غائب مضارع (سمع) اگر وہ تم پر کامیاب ہو جائیں۔ قابو پالیں ۲۸/۷ (دیکھو ثَقِفْتُمُ)

یَثْنُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع ثَنْیٌ مصدر (ضرب) وہ دُہرا کئے دیتے ہیں۔ ۱۱/۲ (دیکھو ثَانِیَ) (مَثَانِیَ)

فَصْلُ الْجِیْم المعجمۃ

یُجَادِلُ: واحد مذکر غائب مضارع مُجَادَلَۃٌ وجِدَالٌ مصدر (مفاعلۃ) وہ جھگڑا کرتا ہے ۵/۱۴ ۲۵/۳ ۱۷/۸ ۲۱/۱۲ ۲۴/۶۔

یُجَادِلُ: واحد مذکر غائب مضارع مُجَادَلَۃٌ و جِدَالٌ مصدر (مفاعلۃ) نا ضمیر مفعول وہ ہم سے (یعنی ہمارے فرشتوں سے) جھگڑا کرنے لگا ۱۲/۷

یُجَادِلُوکُمْ: جمع مذکر غائب مضارع منصوب مُجَادَلَۃٌ سے کُمْ ضمیر مفعول کہ وہ تم سے جھگڑا کریں ۳/۷ (دیکھو جَادِلْھُمْ)

یُجَادِلُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مرفوع مُجَادَلَۃٌ سے وہ جھگڑا کرتے ہیں ۹/۶ ۹/۱۵ ۱۳/۸ ۲۴/۹، ۱۱، ۱۳ ۲۵/۵ (دیکھو جَادِلْھُمْ)

یُجَارُ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول منفی اِجَارَۃٌ مصدر (افعال) اسکے خلاف۔ پناہ نہیں دی جاسکتی ۱۸/۵۔

جَوْرٌ اور جَائِرٌ ظالم کجراہ، ٹیڑھا جَارٌ ہمسایہ، پناہ دینے والا، پناہ مانگنے والا، پناہ دیا ہوا شریک تجارت، شوہر، معاہد، مددگار جِیْرَانٌ اَجْوَارٌ اور جِیْرَۃٌ جمع جوارٌ کاشتکار جَارَ (الضر) پناہ مانگی جَارَ عَنِ الطَّرِیْقِ راستہ سے ٹیڑھا ہوگیا جَارَ عَلَیْہِ اس پر ظلم کیا۔ اِجَارَۃٌ (افعال) پناہ دینا، رہائی دینا (متعدی بنفسہٖ) موڑ دینا۔ پھیر دینا (بواسطہ عن) تَجْوِیْزٌ (تفعیل) مار کر زمین پر گرا دینا، کسی کو ظالم قرار دینا۔ تَجَوُّزٌ (تفعل) گر جانا، منہدم ہوجانا۔ ایک پہلو پر لیٹ کر سو جانا اِجْتِوَارٌ (افتعال) ہمسایہ ہوجانا۔ مُجَاوَرَۃٌ جُوَارٌ جِوَارٌ (مفاعلہ) ہمسایہ ہوجانا۔ کسی کی پناہ میں ہوجانا جُوَارٌ پناہ۔ امان۔ کسی کو پناہ دینا مُجَاوَرَۃٌ اعتکاف میں بیٹھنا تَجَاوُرٌ ہمسایہ ہوجانا۔ باہم ایک دوسرے کی پناہ پکڑنا اِسْتِجَارَۃٌ (استفعال) پناہ چاہنا

یَجْئَرُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع جَئْرٌ اور جُؤَارٌ مصدر (فتح) بے قرار ہوکر فریاد کرنا۔ گائے بیل کا چلانا (سمع) غمگین اور دل گرفتہ ہوجانا جَئِیْزٌ کبیدگی قلب۔ حلق بند ہونا۔ خراش گلو

یُجَاوِرُوْنَکَ: جمع مذکر مضارع منفی مُجَاوَرَۃٌ مصدر (مفاعلہ) کَ مفعول۔ وہ تمہارے پڑوس میں (یعنی) (مدینہ میں) نہ رہ سکینگے ۲۲/۵

یُجَاھِدُ: واحد مذکر غائب مضارع مُجَاھَدَۃٌ اور جِہَادٌ مصدر (مفاعلہ) وہ کوشش کرتا ہے

یُجَاھِدُوْا: جمع مذکر غائب مضارع منصوب

Marfat.com

جہادٌ سے جہاد کرنے سے مضارع تباویل مصدر۔ ب ۱۰/۱۲،۱۴

یُجَاهِدُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع جِهَادٌ سے وہ جہاد کرتے ہیں ب ۲/۱۱ (دیکھو المجاهدون)

یُجِیْبُ: واحد مذکر غائب مضارع اِجَابَةٌ مصدر (افعال) (رجو) دعوت قبول نہیں کرے گا ب ۲۶/۴ (دیکھو مُجِیْب)

یُجْبٰی: واحد مذکر غائب مضارع مجہول جَبْیٌ جِبَایَةٌ جَبَاوَةٌ جُبْوَةٌ مصادر ہیں (ضرب فتح) کھینچکر لائے مولانا تھانوی نے ترجمہ کیا ہے کھنچے چلے آتے ہیں۔ ب ۲۰/۹۔

جَبَا جَبْیٌ جِبْوَةٌ جِبَاوَةٌ اونٹوں کے پینے کے لئے حوض میں جمع کیا ہوا پانی جَبْیٌ وصول کر کے جمع کیا ہوا مال۔ جَابِیَةٌ۔

جِبْوَةٌ جِبَایَةٌ جِبَاوَةٌ جَبْیٌ مصادر (ضرب و فتح) خراج وصول کرنا جَبًا اور جَبْیٌ (ضرب و فتح) حوض میں پانی جمع کرنا اِجْبَاءٌ کچی کھیتی فروخت کرنا۔ حدیث میں آیا ہے مَنْ اَجْبٰی فَقَدْ اَرْبٰی جس نے کچی کھیتی بیچی اس نے سودی کام کیا تَجْبِیَةٌ (تفعیل) رکوع کی شکل پہ جھک کر کھڑا ہونا اِجْتِبَاءٌ چن لینا۔ منتخب کر لینا مال وصول کرنا

حضرت مولانا تھانوی نے یُجْبٰی کا جو ترجمہ کیا ہے اس فقیر کی سمجھ اسکو سمجھنے سے قاصر رہی مولانا کے ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جَبَا یَجْبِیْ یا جَبٰی یَجْبَا فعل لازم ہے لیکن مجھے لغت کی شہادت اسکے متعلق نہیں ملی شاید مولانا نے حاصل مطلب لکھا یا ترجمہ کو بامحاورہ بنانے کی کوشش فرمائی۔

یَجْتَبِیْ: واحد مذکر فعل مضارع اِجْتِبَاءٌ مصدر (افتعال) چن لیتا ہے انتخاب کر لیتا ہے منتخب کر کے لیجاتا ہے۔ ب ۴/۵ ب ۲۵/۳۔

یَجْتَبِیْكَ: واحد مذکر غائب مضارع اِجْتِبَاءٌ سے كَ ضمیر مفعول تجھے منتخب کر رہا ہے ب ۱۲/۱۱ (دیکھو یُجْبٰی اور اِجْتَبَیْتَهَا)

یَجْتَنِبُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع اِجْتِنَابٌ مصدر افتعال) پرہیز رکھتے ہیں بچتے ہیں ب ۲۵/۵ ب ۲۷/۶ یَتَجَنَّبُهَا)

یَجْحَدُ: واحد مذکر غائب مضارع منفی جَحْدٌ وجُحُودٌ مصدر (فتح) نہیں انکار کرتا ب ۲۱/۱۱،۱۳

یَجْحَدُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع جَحْدٌ وجُحُودٌ مصدر (فتح) انکار کرتے ہیں ب ۷/۱۰ ش ۱۳/۱۲ ب ۱۴/۱۶ ب ۲۴/۱۲،۱۶،۱۸ ب ۲۶/۳ - (دیکھو جَحَدُوْا)

یَجِدُ: واحد مذکر غائب مضارع منفی بمعنی

Marfat.com

ماضی اس نے نہیں پایا پ ۸/۱۰ پ ۲/۵ پ ۸/۱۱ پ ۲۹/۱ پ ۳۰/۱۸

مثبت جزا پائیگا پ ۵/۱۱،۱۳ پ ۲۹/۱۱ دیکھو نجد)

یَجِدُوْا: جمع مذکر غائب نہی نہ پائیں پ ۵/۶ پ ۱۰/۱۸

امر غائب انکو پانا چاہیئے پ ۱۱/۵ مضارع منفی بمعنی

ماضی انہوں نے نہیں پایا پ ۱۵/۱۹ پ ۲۹/۱۰ مستقبل

منفی ہرگز نہیں پائینگے. پ ۱۵/۲۰ -

یَجِدُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع منفی -

نہیں پائینگے پ ۵/۱۵ پ ۶/۴ پ ۲۱/۱۸ پ ۲۲/۵ پ ۲۶/۱۱ نہیں پاتے

ہیں پ ۱۰/۱۶،۱۸ پ ۲۸/۴ نہ پائیں پ ۱۸/۱۰ مثبت شرط اگر

پالیں پ ۱۰/۱۳ مثبت بلا شرط اسکو پاتے ہیں پ ۹/۹

(دیکھو نجد)

یُجِرْکُمْ: واحد مذکر غائب مضارع اجارۃ

مصدر (افعال) کُمْ ضمیر مفعول تم کو بچائیگا پ ۲۶/۴ دیکھو

یَجُرُّہٗ: واحد مذکر غائب مضارع جَرٌّ مصدر

(نصر) ہٗ ضمیر مفعول اسکو کھینچتے ہوئے پ ۹/۸

جَرٌّ مصدر (نصر) کھینچنا. گھوڑے کو آہستہ

ہنکانا جَرَّ عَلٰی (نصر و سمع) کسی پر جرم کھیلانا اَجَرَّہٗ

الدَّیْنَ (افعال) کسی کو ادائے قرض کی مہلت دی

مُجَارَّۃٌ (مفاعلہ) کسی کے ساتھ برابری کرنا کسی

کے حق کی ادائیگی میں تاخیر کرنا کسی پر جرم لگانا

تَجْرِیْرٌ (تفعیل) خوب کھینچنا اِجْتِرَارٌ (افتعال) کھینچا

اِنْجِرَارٌ (انفعال) کھنچنا اِسْتِجْرَارٌ (استفعال) کسی

کو اپنے پر قابو دینا، تابعدار ہونا، کھنچا چلا جانا

یَجْرِمَنَّکُمْ: واحد مذکر غائب نہی بانون تاکید

ثقیلہ جَرْمٌ مصدر (ضرب) کُمْ ضمیر مفعول باعث

نہ بنجائے پ ۶/۵،۶ پ ۱۲/۸ (دیکھو المجرم اور مجرمون)

یَجْرِیْ: واحد مذکر غائب مضارع جَرْیٌ جَرَیَانٌ

مصدر (ضرب) چلتا ہے پ ۱۳/۷ پ ۲۱/۱۲ پ ۲۲/۱۴ پ ۲۳/۱۵ -

(دیکھو مجریہا)

یُجْزَ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول جزا مصدر

(ضرب) اصل میں یُجْزٰی تھا. اسکو سزا دیجائیگی پ ۵/۱۴

یُجْزَوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مجہول اَلْجَزَاءُ

سے انکو بدلہ دیا جائیگا پ ۵/۱۲ پ ۹/۱ انکو جزا دیجائیگی

گی پ ۱۹/۴ انکو بدلہ نہیں دیا جائے گا مضارع

منفی پ ۹/۷ پ ۱۲/۱۰ -

یَجْزِیْ: واحد مذکر غائب مضارع مثبت جزا سے

پ ۲۱ وہ بدلہ دیگا پ ۴/۱۰ پ ۱۳/۴ پ ۱۲/۶ مضارع منفی نہیں بدلہ دیگا

یَجْزِیَ: واحد مذکر غائب مضارع منصوب

تاکہ بدلہ دے پ ۱۳/۱۹ پ ۱۱/۶ پ ۲۱/۸،۱۹ پ ۲۲/۷ پ ۲۵/۱۸ -

یُجْزٰی: واحد مذکر غائب مضارع مجہول منفی

نہیں بدلہ دیا جائیگا پ ۲/۱۲ پ ۱۲/۱۰

یُجْزَاہُ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول۔ ہٗ

Marfat.com

ضمیر منصوب۔ بحذف حرفِ جر یعنی بہ مراد بِسَعْیِہٖ
یجزی کی ضمیر نائب فاعل الجزاء الاوفیٰ مفعول
اسکو اسکی کوشش کی پوری پوری جزادی جائیگی پ ۲۷/۷
یُجْزِیْہِمْ: واحد مذکر غائب مجزوم ہُمْ مفعول
انکو جزادیگا پ ۳۔
یُجْزِیَہُمْ: واحد مذکر غائب منصوب ھُمْ
مفعول تاکہ ان کو بدلہ دے پ ۱۱/۱۴ پ ۱۸/۱۱ پ ۲۴/۱۔
(تمام الفاظ کے لئے دیکھو یُجَازِیْ)
یَجْعَلَ: واحد مذکر غائب مضارع منصوب
مثبت جَعْلٌ مصدر (فتح) پ ۳/۸ پ ۱۷/۱۴ تاکہ کردے پ ۶/۶
کہ کردے پ ۲/۱۴ کردے پ ۴/۹ مضارع منفی کہ نکرے پ ۵/۱۷
ہرگز نہیں کریگا پ ۸/۱ کہ کردے۔ بتاویل مصدر
یَجْعَلُ: واحد مذکر غائب مضارع مرفوع
مثبت جَعْلٌ سے پ ۳/۲ مقرر کرتا ہے پ ۱۱/۱۵ پ ۲۰/۶
پ ۱۹/۱۱ کرتا ہے پ ۲۹/۱۳ کردیگا پ ۶/۹ عنقریب کردیگا
یَجْعَلْ: واحد مذکر غائب مضارع مجزوم
مثبت پ ۹/۱۸ پ ۲۷/۲۰ پ ۲۸/۶ کردیگا پ ۱۸/۱۴ مقرر کردے بنادے
منفی بمعنی ماضی پ ۱۵/۱۴ پ ۱۸/۱۱ پ ۳۰/۲ نہیں کیا
یَجْعَلْکُمْ: وا[حد] مذکر غائب مضارع جَعْلٌ سے
کُمْ ضمیر مفعول وہ تم کو بنائیگا۔ کریگا۔ پ ۲۰/۱
یَجْعَلْنِیْ: واحد مذکر غائب مضارع منفی بمعنی

ماضی نِیْ مفعول اس نے مجھے نہیں کیا پ ۱۶/۵۔
یَجْعَلُوْہُ: جمع مذکر غائب مضارع منصوب
ہٗ ضمیر مفعول کہ اس کو ڈالدیں۔ پ ۱۲/۱۲۔
یَجْعَلُوْنَ: جمع مذکر غائب۔ مضارع مرفوع
کرتے ہیں قرار دیتے ہیں ٹھیراتے ہیں پ ۲/۱، پ ۱۴/۱۴
یَجْعَلْہُ: واحد مذکر مضارع مجزوم ہٗ ضمیر
مفعول اس کو کردے۔ پ ۷/۱۰۔
یَجْعَلَہٗ: واحد مذکر مضارع منصوب ہٗ ضمیر
مفعول اس کو کردے۔ پ ۹/۱۸۔
یَجْعَلُہٗ: واحد مذکر غائب مضارع مرفوع ہٗ
ضمیر مفعول اسکو کرتا ہے کردیتا ہے پ ۱۸/۱۲ پ ۲۱/۸
پ ۲۳/۱۶۔ (دیکھو یَجْعَلُہُمَا جَعَلَ، یَجْعَلُوْنَ)
یُجَلِّیْہَا: واحد مذکر غائب مضارع منفی
تَجْلِیَۃٌ مصدر (تفعیل) ہَا ضمیر مفعول اسکو نہیں
کھولیگا نہیں نمودار کریگا پ ۹/۱۲ (دیکھو جَلّٰہَا)
یَجْمَحُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع (فتح)
سرپٹ دوڑتے ہوئے بھاگتے ہوئے پ ۱۰/۱۲۔
جَمْحٌ جِمَاحٌ جُمُوْحٌ مصدر (فتح) گھوڑے کا
سرکشی کرنا جَمُوْحٌ موتہ زور گھوڑا جَمَحَتِ الْمَرْأَۃُ
زَوْجَہَا شوہر کی اجازت کے بغیر عورت اسکے گھر
سے نکل کر کہیں چلی گئی جَمَحَ الرَّجُلُ وہ آدمی

Marfat.com

خود رائے ہوگیا۔ سرپٹ قوت کیساتھ دوڑا آیت میں آخرالذکر معنی مراد ہے۔

یَجْمَعُ: واحد مذکر غائب مضارع جمع مصدر (فتح) وہ جمع کریگا اکٹھا کریگا۔ ۵/۶ ۹/۲۲ ۱۹،۳/۲۵ ۱۵/۲۸

یَجْمَعَنَّکُمْ: واحد مذکر غائب مضارع بانون ثقیلہ کُمْ ضمیر مفعول وہ تم کو ضرور ہی جمع کریگا ۸/۵ ۸/۶

یَجْمَعُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع جَمْعٌ سے جمع کرتے ہیں ۸/۴ ۱۱/۱۱ ۹/۲۹۔ (دیکھو مجتمعون مُجْتَمِع۔ جَمَع۔ جامع)

یُجَنَّبُهَا: واحد مذکر غائب مضارع مجہول ھا ضمیر مفعول تَجْنِیْبٌ مصدر (تفعیل) اس سے بچایا جائیگا۔ اس سے محفوظ رکھا جائیگا ۱۷/۳۰۔ (دیکھو یَتَجَنَّبُهَا)

یَجْهَلُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع جہل اور جہالۃ مصدر (سمع) وہ نہیں جانتے وہ جاہل ہیں وہ جہالت کرتے ہیں ۱/۸ (دیکھو جہالۃ جاھلون۔ تجھلون)

یُجِیْبُ: واحد مذکر غائب اِجَابَةٌ مصدر (افعال) دعا قبول کرے۔ دعا قبول کریگا ۱/۲۰ (دیکھو مُجِیْبٌ)

یُجِیْرُ: واحد مذکر غائب مضارع معروف مثبت اِجَارَةٌ سے وہ پناہ دیتا ہے ۵/۱۸ ۲/۱۹ (دیکھو یُجَارُ)

یُجِیْرُ: واحد مذکر غائب مضارع منفی اِجَارَةٌ سے مجھے ہرگز پناہ نہیں دیگا ۱/۲۹ (دیکھو یُجَارُ)

فصل الحاء المھملۃ

یُحَاجُّوْا: جمع مذکر غائب مضارع منصوب حِجَاجٌ اور مُحَاجَّةٌ مصدر مفاعلہ ۹/۳ تاکہ وہ تم سے جھگڑا ۱۶/۳ دلیل میں تم پر غالب آجائیں۔ (دیکھو حَآجَّنَا یُحَاجُّوْنَ۔ حَاجَّكَ۔ حَاجَجْتُمْ)

یُحَاجُّوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مُحَاجَّةٌ سے وہ جھگڑا کرتے ہیں بحث کرتے ہیں ۴/۲۵ (دیکھو حوالہ مذکورۂ بالا)

یُحَادِدِ: واحد مذکر مضارع مجزوم۔ وصل کی وجہ سے مکسور کردیا گیا مُحَادَّةٌ مصدر (مفاعلۃ) مخالفت کرتا ہے ۱۴/۱۰۔

حَدٌّ ہر چیز کی انتہا۔ حد فاصل۔ تیزی، دھار، درجہ اللہ کا قائم کردہ ضابطہ کبھی حد بمعنی گناہ اور سزائے گناہ کے بھی آتا ہے جیسے حدیث میں ہے اِنِّی اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَیَّ میں نے ایک حد کو پالیا تو وہ حد مجھ پر قائم کردیجئے یعنی مجھ سے گناہ ہوگیا اسکی سزا دیجئے حُدْثُ ہر خیر و سعادت سے

محروم بدنصیب حُدَّةٌ ہر چیز کا لکنا حِدَّةٌ تیزی حَدَدٌ چارہ کار، روک دعوت حَدَدٌ دعوت باطلہ اَمْرٌ حَدٌّ امر حرام حَـدَادٌ منتہا حِدَادٌ سوگ کے سیاہ کپڑے حَدَادَةٌ بیوی حُدَّادٌ تیز چھری تیز فہم، چرب زبان، سریع الغضب آدمی حَدَّادٌ لوہار جیل کا محافظ دربان حَدِیْدٌ لوہار تیز تلوار تیز چھری تیز فہم تیز زبان تیز غضب آدمی تَحَدِیْدٌ حَدِیْدٌ بکر زید بکر کا ہم سوانہ ہے یعنی زید کی زمین بکر کی زمین سے ملی ہوئی ہے مُحَدٌّ چارہ کار مَحْدُوْدٌ حد بستہ حَدٌّ مصدر (نصر) تیز کرنا اگر مفعول پر علی ہو تو کسی پر غصہ کرنا اور بواسطہ عَنْ دفع کرنا، روکنا۔

حِدَّةٌ مصدر (ضرب) تیز ہونا اور مفعول پر علی ہو تو کسی پر غصہ کرنا۔

اَحَدَّ السِّکِّیْنَ (اِحْدَاد مصدر افعال) چھری تیز کی اَحَدَّ النَّظَرَ اِلَیْہِ اس کی طرف تیز نظر کی اَحَدَّتِ الْمَرْأَۃُ عورت نے سوگ کا لباس پہن لیا حَدَّدَ تَحْدِیْدٌ تفعیل، تیز کیا حَدَّدَ اِلَیْہِ اور حَدَّدَ لَہٗ اس کا ارادہ کیا مُحَادَّةٌ (مفاعلۃ) کسی سے لڑائی کرنا، مخالفت کرنا، غصہ کرنا دشمنی کرنا مُحْتَدٌّ چارہ کار اِحْتِدَادٌ تیز ہونا (بواسطہ علی)

کسی پر غصہ کرنا۔ اِسْتِحْدَادٌ تیز کرنا سخت غضبناک ہونا۔

يُحَادُّوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مُحَادَّةٌ سے وہ مخالفت کرتے ہیں۔ پ ۲۸ ۳:۱

يُحَارِبُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مُحَارَبَةٌ مصدر (مفاعلۃ) جو لڑتے ہیں پ ۶ ۹ (دیکھو حَرْبٌ اور مُحَارِبٌ)

يُحَاسَبُ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول۔ مُحَاسَبَةٌ مصدر (مفاعلۃ) اس سے اعمال کا حساب لیا جائیگا۔ پ ۳۰ ۹

يُحَاسِبْكُمْ: واحد مذکر غائب مضارع مُحَاسَبَةٌ سے کُمْ ضمیر مفعول وہ تمہارا حساب لیگا تم سے تمہارے اعمال کا حساب لیگا تمہارے اچھے برے اعمال کی گنتی کریگا پ ۳ ۸ (دیکھو حَسِیْبًا)

يُحَاطُ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول اِحَاطَۃٌ سے گھیر لیا جائے احاطہ کر لیا جائے یعنی تم کو بے بس کر دیا جائے پ ۱۳ ۲۔ (دیکھو مُحِیْطٌ)

يُحَافِظُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مُحَافَظَۃٌ مصدر (مفاعلۃ) نگرانی رکھتے ہیں پابندی کرتے ہیں پ ۷ ۱۷ پ ۱۸ ۱ پ ۲۹ ۷ (دیکھو حفوظ، تحفظ)

يُحَاوِرُ: واحد مذکر غائب مضارع مُحَاوَرَۃٌ

Marfat.com

حِوَارٌ مصدر (مفاعلۃ) گفتگو کر رہا تھا جواب دے رہا تھا. صاحب کمالین نے کہا یہ لفظ حار یحور سے ماخوذ ہے محاورہ کا معنی ہے گفتگو مگر قرینہ مقام کی وجہ سے شیخی اور فخر جتانا مراد ہے اسی لئے سیوطی نے اسی رکوع میں اول جگہ محاورہ کا ترجمہ یفاخرہ کیا ہے لیکن دوسری جگہ بدستور یخاطبہ لکھا ہے معالم، مدارک، خازن اور عام اہل تفسیر نے دونوں جگہ گفتگو کرنے کا ہی معنی کیا ہے۔

حَوْرٌ مُحَارٌ مَحَارَةٌ اور حُؤُورٌ (نصر) لوٹانا، گھٹنا، کم ہونا، کپڑوں کو دھو کر سفید کر دینا باب افعال میں اِحَارَۃٌ کا معنی جواب دینا، لوٹانا" تحویرٌ (تفعیل) کپڑوں کو دھو کر سفید کر دینا، لوٹانا، ناکام بنا دینا مُحَاوَرَۃٌ (مفاعلۃ) جواب دینا۔ بات کہنا. گفتگو کرنا۔ تَحَاوُرٌ (تفاعل) گفتگو کرنا اِسْتِحَارَۃٌ (استفعال) جواب مانگنا مَحُورَۃٌ جواب

یُحِبُّ، واحد مذکر غائب مضارع منفی اِحْبَابٌ مصدر (افعال) پسند نہیں کرتا محبت نہیں کرتا دوست نہیں رکھتا۔ پ۲ ۸،۹ پ۳ ۶،۱۲،۱۴ پ۴ ۵ پ۵ ۳،۱۳ پ۶ ۱۳ پ۸ ۴،۹،۱۴ پ۱۰ ۳ پ۱۴ ۹ پ۱۷ ۱۲ پ۲۰ ۱۱ پ۲۱ ۸،۱۱ پ۲۵ ۵ پ۲۷ ۱۹ مضارع مثبت پسند کرتا ہے دوست رکھتا ہے محبت کرتا ہے پ۲ ۱۲ پ۳ ۱۶ پ۴ ۵،۶،۸،۱۰ پ۶ ۲ پ۱۰ ۷،۸

پ۱۱ ۲ پ۲۶ ۱۳ پ۲۸ ۸،۹ کیا پسند کریگا پ۲۶ ۱۴۔

یُحْبِبْکُمُ، واحد مذکر غائب مضارع مجزوم اِحْبَابٌ سے اللہ تم سے محبت کریگا پ۳ ۱۲۔ (دیکھو مَحَبَّۃٌ)

(نوٹ) یاد رکھو کہ محبت، نفرت، تقاضا نفسانی کی شاخیں ہیں اس لئے محبت، بغض، عداوت وغیرہ کی نسبت جب اللہ کی طرف کی جاتی ہے تو حقیقی معنی مراد نہیں ہوتا بلکہ ثواب دینا انعام دینا یا عذاب اور سزا دینا مراد ہوتا ہے کیونکہ محبت کا تقاضا لحوق رسانی اور عداوت کا تقاضا اذیت رسی ہے علاقہ مجاز کا لحاظ کر کے سبب سے نتیجہ مراد لینا جائز ہے

یُحْبَرُوْنَ، جمع مذکر غائب مضارع مجہول حَبْرٌ مصدر (نصر) انکو خوش کیا جائیگا (الجلالین) انکی عزت کیجائیگی (ابن عباس) انکو آرام دیا جائیگا نعمیں دیجائینگی (مجاہد) جنت میں نغمات سنائے جائینگے (یحیی بن ابی کثیر بروایت اوزاعی) پ۲۱ ۵

حَبْرٌ حَبْرَۃٌ حُبُرٌ حُبُوْرٌ مصادر (نصر) خوش کرنا حَبْرٌ (نصر) کپڑوں کو آراستہ کرنا کسی چیز کو خوبصورت کرنا حَبَرٌ (سمع) اچھا ہونے کے بعد زخم کا نشان باقی رہنا۔ دانتوں کا زرد ہو جانا تَحْبِیْرٌ (تفعیل) خوبصورت بنانا۔ آراستہ کرنا

Marfat.com

خوش خطی سے لکھنا۔ حَبْر یہودی عالم، بڑا عالم خوشی، نعمت حَبْرَۃ نعمت خوشی خوشحالی اچھا نغمہ، بہشتی نغمہ۔ حَبَر خوشی نشان۔

یَحْبِسُ: واحد مذکر غائب مضارع حَبْسٌ مصدر (ضرب) ہٗ مفعول (کیا چیز) اسکے لئے مانع ہے (کون چیز) اسکو اترنے سے روکتی ہے پ ۱۲/۱ (دیکھو تَحْبِسُوْنَھُمَا)

یَحْبِطُ: واحد مذکر غائب مضارع اِحْبَاطٌ مصدر (افعال) وہ باطل کردے گا، بیکار کرنے گا ضائع کردے گا۔ پ ۲۶/۸ ۔

یَحْبَطَنَّ: واحد مذکر غائب مضارع بانون تاکید ثقیلہ حَبْطٌ مصدر (سمع) ضرور بیکار جائیگا ضائع ہوجائیگا پ ۲۴/۴

حَبْطٌ حُبُوْطٌ مصدر (سمع وضرب) بیکار اور رائگاں جانا۔ حَبَطَ دَمُ الْقَتِیْل مقتول کا خون رائگاں گیا اِحْبَاطٌ (افعال) باطل اور رائگاں کردینا اَحْبَطَ عَنْہُ اس سے اعراض کیا۔

یُحِبُّوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع اِحْبَابٌ سے وہ پسند کرتے ہیں دوست رکھتے ہیں پ ۳/۱۰ پ ۱۱/۲ پ ۱۰/۸ پ ۲۸/۴ پ ۲۹/۳۰ ۔

یُحِبُّوْنَکُمْ: جمع مذکر غائب مضارع اِحْبَابٌ سے وہ تم سے محبت کرتے ہیں وہ تمکو دوست رکھتے ہیں پ ۴/۳

یُحِبُّوْنَہٗ: جمع مذکر غائب مضارع اِحْبَابٌ سے وہ اس سے محبت کرتے ہیں وہ اس کو دوست رکھتے ہیں۔ پ ۶/۱۲ ۔

یُحِبُّوْنَھُمْ: جمع مذکر غائب مضارع اِحْبَابٌ وہ ان سے محبت کرتے ہیں وہ ان کو دوست رکھتے ہیں۔ پ ۲/۴ (دیکھو مَحَبَّۃٌ)

یَحْتَسِبُ: واحد مذکر غائب مضارع منفی اِحْتِسَابٌ مصدر (افتعال) وہ گمان بھی نہیں کرتا اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔ پ ۲۸/۱۷ ۔

یَحْتَسِبُوْا: جمع مذکر غائب مضارع مجزوم منفی بمعنی ماضی احتساب سے انہوں نے گمان بھی نہیں کیا تھا پ ۲۸/۴ ۔

یَحْتَسِبُوْنَ جمع مذکر غائب مضارع منفی بمعنی ماضی احتسابٌ سے۔ انہوں نے گمان بھی نہیں کیا تھا پ ۲۴/۲۔ (دیکھو حَسِبَ تَحْسَبُ تَحْسَبَنَّ)

یُحْدِثُ: واحد مذکر غائب مضارع اِحْدَاثٌ مصدر (افعال) وہ پیدا کردے پ ۱۶/۱۵ پ ۲۸/۱۷ ۔ (دیکھو مُحْدَثٌ)

یَحْذَرُ: واحد مذکر غائب مضارع حَذَرٌ مصدر

Marfat.com

(سمع) ڈرتے ہیں پ۱۴ ڈرتا ہے پ۳۰ ۱۵ (دیکھو یحذروا)

یَحْذَرِ: واحد مذکر غائب امر حَذْرٌ مصدر (سمع) ڈریں ان کو ڈرنا چاہیے پ۱۸ ۱۵ (دیکھو یحذروا)

یُحَذِّرُ: واحد مذکر غائب مضارع تَحْذِیْرٌ مصدر (تفعیل) ڈراتا ہے پ۳ ۱۱ (دیکھو یحذروا)

یَحْذَرُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع حَذَرٌ سے وہ ڈریں۔ ڈر جائیں پ۴ ڈرتے تھے (دیکھو یحذرلم)

یُحَرِّفُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع تَحْرِیْفٌ مصدر (تفعیل) پ۵ ۴ بگاڑ دیتے ہیں بدل دیتے ہیں عام اہل تفسیر نے لکھا ہے کہ یہودی توریت میں تحریف کرتے تھے رسول اللہ کی صفات جو توریت میں بیان کی گئی تھیں انکو یہودیوں نے بدل ڈالا تھا زانی کیلئے رجم کی آیت اگرچہ باقی رکھی تھی مگر لفظی بعض اس میں بڑھا دیے تھے بعض دوسرے احکام میں معنوی تحریف کی تھی خود ساختہ مطلب کو آیت پر چسپاں کرتے تھے اور اللہ کے بھیجے ہوئے احکام کو بگاڑ دیتے تھے اسجگہ یہی تحریف مراد ہے لیکن بغوی نے حضرت ابن عباسؓ کا قول اسجگہ نقل کیا ہے کہ یہودی خدمت گرامی میں حاضر ہو کر کوئی مسئلہ پوچھتے تھے حضور انکو بتا دیتے تھے اور خیال فرماتے تھے کہ یہودیوں نے مان لیا وہ اس کے مطابق عمل کرینگے لیکن یہودی واپس جاکر حضور کے کلام کو بگاڑ کر بیان کرتے تھے اس قول پر آیت میں تحریف سے مراد رسول اللہ صلعم کے کلام میں تحریف کرنا ہوگی۔ پ۶ ۱۰ اسجگہ مراد توریت کے الفاظ و معانی کی تحریف ہے مثلاً صفات رسول اللہ اور حکم رجم وغیرہ کی تحریف۔ (دیکھو متحرفا)

یُحَرِّفُوْنَهٗ: جمع مذکر غائب مضارع تَحْرِیْفٌ سے ہٗ مفعول۔ وہ اسکو بدل ڈالتے ہیں اسجگہ تحریف معنوی مراد ہے پ۱ (دیکھو متحرفا)

یُحَرِّمُ: واحد مذکر غائب مضارع تَحْرِیْمٌ مصدر (تفعیل) وہ حرام کرتا ہے ممنوع قرار دیتا ہے پ۹

یُحَرِّمُوْنَ جمع مذکر غائب مضارع منفی تحریم سے وہ حرام نہیں قرار دیتے۔ پ۱۰۔

یُحَرِّمُوْنَهٗ: جمع مذکر غائب مضارع تحریم سے ہٗ ضمیر مفعول وہ اسکو حرام بنا دیتے ہیں پ۱۱۔ (دیکھو مُحَرَّم)

یَحْزُنُ: واحد مذکر غائب مضارع حُزْنٌ مصدر (نصر) تاکہ غمگین کر دے۔ پ۲۸ ۲ حَزْنٌ اور حَزْنَةٌ سخت زمین حُزْنٌ اور حَزَنٌ غم حُزُوْنَةٌ زمین کی سختی حَزْنَانٌ حَزِنٌ حَزُنٌ حَزِیْنٌ مَحْزُوْنٌ مَحْزَانٌ غمگین۔

Marfat.com

حُزْنٌ مصدر متعدی (نصر) غمگین کرنا حُزْنٌ اور حَزَنٌ مصدر لازم (سمع) غمگین ہونا حُزُوْنَۃٌ مصدر (کرم) زمین یا جگہ کا سخت ہو جانا اِحْزَانٌ (افعال) تَحْزِیْنٌ (تفعیل) غمگین کرنا تَحْزِیْنٌ دردناک آواز سے پڑھنا تَحَزُّنٌ (تفعل) اِحْتِزَانٌ (افتعال) غمگین ہونا۔

یَحْزَنَّ: جمع مذکر غائب نہی بانون تاکید حُزْنٌ مصدر (سمع) وہ عورتیں غمگین نہ ہوں۔ پ ۲۲/۴

یَحْزُنْکَ: واحد مذکر غائب نہی کَ ضمیر مفعول حُزْنٌ سے (نصر) تجھے غمگین نہ کرے پ ۴/۹ پ ۶/۱۰ پ ۱۱/۱۲ پ ۲۱/۱۲ پ ۲۳/۴۔

یَحْزُنُ: واحد مذکر غائب مضارع حُزْنٌ سے (نصر) رنج پہنچاتی ہیں غمگین کرتی ہیں۔ پ ۷/۱۰

یَحْزُنُنِیْ: واحد مذکر غائب مضارع حُزْنٌ سے (نصر) نِیْ مفعول مجھے غمگین کرتا ہے پ ۱۲/۱۲

یَحْزَنُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع منفی حُزْنٌ سے (سمع) نہ وہ غمگین ہونگے پ ۱/۴،۸،۱۳،۱۴،۶۲ پ ۳ پ ۸/۱۴ پ ۶/۱۴ پ ۷/۱۱ پ ۹/۱۱ پ ۱۱/۱۲۔

یَحْزُنُھُمْ: واحد مذکر غائب مضارع منفی حُزْنٌ سے (نصر) ھُمْ ضمیر مفعول۔ انکو غمگین نہ کریگا۔ پ ۱۷/۱ (دیکھو یَحْزُنُ)

یَحْسَبُ: واحد مذکر غائب مضارع حُسْبَانٌ سے (سمع) (کیا) خیال کرتا ہے پ ۲۹/۱۷،۱۸ پ ۳۰/۱۵ گمان کرتا ہے پ ۳۰/۲۹۔

یَحْسَبَنَّ: واحد مذکر غائب نہی غائب بانون تاکید ثقیلہ (سمع) وہ ہرگز خیال کرے پ ۴/۹ پ ۱۰/۴

یَحْسَبُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع (سمع) وہ گمان کرتے خیال کرتے ہیں پ ۱ پ ۱۶/۳ پ ۱۸/۴ پ ۲۱/۱۸ پ ۲۵/۱۰،۱۳ پ ۲۸/۳،۴۔

یَحْسَبُ: واحد مذکر غائب مضارع (سمع) اسکو گمان کرتا ہے خیال کرتا ہے پ ۱۸/۱۱۔

یَحْسَبُھُمْ: جمع مذکر غائب مضارع (سمع) ھُمْ ضمیر جمع مفعول انکو خیال کرتا ہے گمان کرتا ہے۔ پ ۳/۵۔

(دیکھو حسب تحسب تحسبن)

یَحْسُدُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع حَسَدٌ مصدر (نصر) وہ حسد کرتے ہیں۔ وہ جلے جاتے ہیں۔ پ ۵/۵۔ (دیکھو حاسد حسد)

یُحْسِنُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع اِحْسَانٌ مصدر (افعال) وہ اچھا کرتے ہیں۔ پ ۱۶/۱۳۔

(دیکھو مُحْسِنٌ)

یَحْشُرُ: واحد مذکر غائب مضارع معروف

Marfat.com

حَشْرٌ مصدر (نصر) وہ جمع کریگا۔ پ ۱۱/۱۰ ۶/۲ ۸/۲

پ ۱۸/۲ پ ۸/۱۸ پ ۲۲/۱۱ (دیکھو مَحْشُوْرَۃً اور یُحْشَرُ)

یُحْشَرُ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول حَشْرٌ سے (نصر) جمع کئے جائیں پ ۱۷/۱۲ جمع کرکے لیجائے جائیں گے۔ پ ۲۴/۱۷۔

یُحْشَرُوْا: جمع مذکر غائب مضارع مجہول منصوب حَشْرٌ سے۔ انکو سمیٹ کر لیجایا جائیگا۔ پ ۱۲۔

یُحْشَرُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مجہول حَشْرٌ سے انکو جمع کیا جائیگا۔ پ ۱۰ انکو سمیٹ کر لیجایا جائیگا۔ پ ۹/۱۸ پ ۱۹/۱۔

دیکھو مَحْشُوْرَۃً اور یُحْشَرُ

یَحُضُّ: واحد مذکر غائب مضارع منفی حَضٌّ مصدر (نصر) وہ آمادہ نہیں کرتا۔ ترغیب نہیں دیتا نہیں ابھارتا۔ پ ۲۹/۵ پ ۳۰/۳۲ (دیکھو تَحٰٓضُّوْنَ)

یُحْضَرُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع حضورٌ مصدر (نصر) اصل میں یَحْضُرُوْنِیْ تھا۔ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔ میرے پاس آکر میرے کاموں میں دخل دیں۔ پ ۱۸/۶ (دیکھو مُحْضَرًا)

یَحِضْنَ: جمع مؤنث غائب مضارع منفی بمعنی ماضی حَیْضٌ سے (ضرب) جو حائضہ نہ ہوئی ہوں جنکو حیض شروع نہ ہوا ہو۔ پ ۲۸/۱۷۔ (دیکھو

یَحْطِمَنَّکُمْ: واحد مذکر غائب نہی بانون تاکید کُمْ مفعول۔ حَطْمٌ مصدر (ضرب) تمہارا چورا نہ کردے تمکو روند نہ ڈالے۔ پ ۱۹/۱۷۔

حَطْمٌ مصدر (ضرب) توڑنا (سمع) جانور کا بوڑھا اور کمزور ہوجانا تَحْطِیْمٌ (تفعیل) ریزہ ریزہ کردینا اِنْحِطَامٌ (انفعال) اور تَحَطُّمٌ (تفعل) ٹوٹ جانا تَحَطَّمَ غَیْظًا غصہ سے جل گیا (دیکھو حُطَامًا اور حُطَمَۃٌ)

یَحْفَظْنَ: جمع مؤنث غائب مضارع بمعنی امر حِفْظٌ مصدر (سمع) وہ حرام سے بچائے رکھیں نگہداشت رکھیں۔ پ ۱۸/۱۰۔ (دیکھو محفوظ)

یَحْفَظُوْا: جمع مذکر غائب مضارع بمعنی امر حِفْظٌ سے (سمع) (وہ حرام سے) وہ حرام سے بچائے رکھیں پ ۱۸/۱۰۔ (دیکھو محفوظ)

یَحْفَظُوْنَہٗ: جمع مذکر غائب مضارع حفظ سے ہٗ ضمیر مفعول۔ اسکی حفاظت کرتے ہیں پ ۱۳/۸ (دیکھو حوالہ مذکورہ بالا)

یُحْفِکُمْ: واحد مذکر غائب مضارع مجزوم احفاءٌ مصدر (افعال) اصل میں یُحْفِیْ تھا۔ کُمْ ضمیر مفعول پ ۲۶/۸۔ تم سے مانگنے میں زیادتی کرے۔

حَفَا حُفُوَۃً حِفْوَۃً حِفْیَۃً: ننگے پاؤں ہونا

سُم اور کھر گھس جانا حَفُوٌ متعدی بالباء مصدر (نصر) نوازنا متعدی بنفسہ۔ دینا بخشش کرنا اور بخشش سے روکنا (از اضداد) حَفًا اور حِفْوَۃٌ مصدر لازم (سمع) ننگے پاؤں ہونا سُم اور کھر گھس جانا مصدر متعدی بالباء (سمع) کسی کام میں زیادتی کرنا بہت زیادہ پرسش احوال کرنا خوشی ظاہر کرنا، مہربانی کرنا، نوازنا، اِحْفَاءٌ (افعال) کسی کام میں زیادتی کرنا مثلاً اَحْفٰی شَارِبَہٗ اس نے اپنی لبوں کے بال بہت زیادہ تراشے اَحْفَی السُّوَالَ بار بار سوال کیا اَحْفٰی زَیْدًا زید سے سوال میں زیادتی کی اور سوال کرنے پر اڑ گیا۔ اگر اِحْفَاءٌ کے مفعول پر بار ہو تو مہربانی کرنے اور عیب لگانیکا معنی ہوتا ہے۔ اِحْفَاءٌ لازم بھی ہے ننگے پاؤں ہونا، سُم گھس جانا۔

یُحِقُّ ، واحد مذکر غائب مضارع اِحْقَاقٌ مصدر (افعال) حق ظاہر کر دیگا ثابت کر دے گا۔ قائم کر دے گا ۱۱/۱۴۔

یُحِقَّ : واحد مذکر غائب مضارع منصوب اِحْقَاقٌ سے سچ کو سچ کر دکھائے حق کو قائم کر دے ثابت کر دے۔ ۹/۱۵

یَحِقَّ : واحد مذکر غائب مضارع منصوب حَقٌّ سے (ضرب) واجب ہو جائے ثابت ہو جائے (خطیب) واقع ہو جائے بات پوری ہو جائے پ ۳/۴ حَقَّ (نصر) حق کیساتھ غالب آ گیا حَقَّ الشَّیْءَ اس چیز کو واجب کر دیا حَقَّ الطَّرِیْقَ وسط راہ میں چلا حَقَقْتُ الْاَمْرَ میں نے وہ کام ٹھیک کر دیا اسکو صحیح سمجھا اس پر یقین کر لیا حَقَّ الْاَمْرُ (نصر و ضرب) وہ امر واجب ہو گیا واقع ہو گیا حَقَّ الْاَمْرَ (نصر و ضرب) واجب کر دیا۔ واقع کر دیا اِحْقَاقٌ (افعال) حق بات کہنا اَحَقَّ الشَّیْءَ کسی چیز کو واجب کرنا ثابت کرنا درست اور سچ کر دینا۔ درست سمجھنا یقین کر لینا حَقَّقَہٗ (تحقیق تفعیل) اسکو واجب کر دیا اسکی تصدیق کی اس کو جان لیا اس کو صحیح قرار دیا تَحَقَّقَ الْخَبَرُ خبر سچی ہو گئی۔ (دیکھو الحق۔ الحاقۃ)

یَحْکُمَ : واحد مذکر غائب مضارع منصوب حُکْمٌ، مصدر (نصر) کہ فیصلہ کر دے پ ۲/۱۰ ۳/۱۱ ۱۸/۱۲،۱۳۰ یہاں تک کہ فیصلہ کرے ث ۱۸/۱ پ ۱۱/۱۲ حکم دیدے ۱۳/۴

یَحْکُمْ ، واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بمعنی ماضی حُکْمٌ سے نہیں حکم دیا (تین جگہ) ۶/۱۱ امر (ایک جگہ) حکم دیں ۶/۱۱۔

یَحْکُمُ : واحد مذکر غائب مضارع مرفوع حُکْمٌ،

Marfat.com

سے حکم دیتا ہے دیگا فیصلہ کر دیگا ۱/۱۴ ۵/۱۷

۶/۵ ۶/۱۱ ۶/۱ ۶/۳ ۱۳/۱۲ ۱۴/۲۲ ۱۷/۱۴،۱۶ ۲۳/۱۵ ۲۸/۸ ۔

یُحْکِمُ : واحد مذکر غائب مضارع اِحکامٌ

مصدر (افعال) ثابت رکھتا ہے مضبوط کر دیتا ہے ۱۷/۱۴

یَحْکُمَانِ تثنیہ مذکر غائب مضارع حکمٌ سے

وہ دونوں فیصلہ کرنے لگے فیصلہ کر رہے تھے ۱۷/۶

یُحَکِّمُوْكَ : جمع مذکر غائب مضارع

منصوب تَحْکِیْمٌ مصدر (تفعیل) یہاں تک کہ

آپ کو منصف بنائیں۔ ۵/۶۔

یَحْکُمُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع

مرفوع حکمٌ سے وہ فیصلہ کرتے ہیں ۳/۴ وہ تجویز

کرتے ہیں ۱۳/۱۳ وہ خیال کرتے ہیں ۲۰/۱۳ رائے

رکھتے ہیں۔ ۲۵/۱۸۔

یُحَکِّمُوْنَكَ : جمع مذکر غائب مضارع تَحْکِیْمٌ

مصدر (تفعیل) كَ ضمیر مفعول آپ کو منصف

بناتے ہیں آپ سے فیصلہ کراتے ہیں ۶/۱۰

(دیکھو محکمات محکمۃ محکم وغیرہ)

یَحِلَّ : واحد مذکر غائب مضارع منصوب

حُلُوْلٌ سے (ضرب) نازل ہوگا اتریگا ۱۶/۱۳۔

یَحِلُّ : واحد مذکر غائب مضارع مرفوع

حلولٌ سے (ضرب) نازل ہوگا اتریگا ۱۲/۴ ۲/۱ امید

نہی حِلٌّ سے حلال نہیں جائز نہیں ۲/۱۲،۱۳،۱۴ ۲۶/۳

یُحِلُّ : واحد مذکر غائب مضارع اِحلال مصدر

(افعال) حلال کرتا ہے جائز بتاتا ہے ۹/۹

(دیکھو مُحِلِّي اور مَحِلَّۃ)

یَحْلِفُنَّ : جمع مذکر غائب مضارع بانون تاکید ثقیلہ

حَلْفٌ مصدر (ضرب) وہ ضرور بالضرور قسمیں کھائینگے ۱۱/۲

یَحْلِفُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع حَلْفٌ

سے (ضرب) وہ قسمیں کھاتے ہیں کھائیں گے

۵/۶ ۱۰/۱۲،۱۳،۱۴،۱۶ ۲/۱ ۲۸/۳ (دیکھو حَلَفْتُمْ)

یَحْلِلْ : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم حلول

سے (ضرب) اترے اتر آئے نازل ہو نازل ہو جائے ۱۶/۴

یُحِلُّوْا : جمع مذکر غائب مضارع اِحلالٌ سے

(افعال) حلال کر لیتے ہیں۔ ۱۰/۱۱

یَحِلُّوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع منفی حِلٌّ

سے (ضرب) وہ حلال نہیں ہیں۔ ۲۸/۸۔

یُحِلُّوْنَهٗ : جمع مذکر غائب مضارع اِحلالٌ

سے (افعال) ہٗ ضمیر مفعول اسکو حلال کر

لیتے ہیں۔ ۱۰/۱۱۔ (دیکھو مَحِلَّۃ اور مُحِلِّي)

یُحَلَّوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع مجہول۔

تَحْلِیَۃٌ مصدر (تفعیل) وہ زیور پہنائے

جائینگے ۱۵/۱۶ ۱۷/۱۰ ۲۲/۱۶ (دیکھو حِلْیَۃ)

یُحْمَدُوْا: جمع مذکر غائب مضارع مجہول حَمْدٌ مصدر (سمع) انکی تعریف کی جائے وہ تعریف کئے جائیں پ۴/۱۰ (دیکھو الحمد - محمد)

یَحْمِلُ: واحد مذکر غائب مضارع معروف حَمْلٌ مصدر (ضرب) اٹھائیگا پ۱۶/۴ اٹھائے ہوئے پ۲۸/۱۱ اٹھائے ہونگے پ۲۹/۵۔

یُحْمَلُ، واحد مذکر غائب مضارع مجہول منفی حَمْلٌ سے نہ اٹھایا جائیگا پ۲۲/۱۵ ۔ (دیکھو تحمل)

یَحْمِلُنَّ جمع مذکر غائب مضارع بانون تاکید ثقیلہ حَمْلٌ سے۔ وہ ضرور ضرور اٹھائینگے پ۲۰/۱۴

یَحْمِلْنَهَا، جمع مؤنث غائب مضارع منصوب حَمْلٌ سے۔ ھا ضمیر مفعول۔ ان کی وجہ سے مصدری معنی ہوگیا پ۲۲/۶ اسکو اٹھانے سے

یَحْمِلُوْا: جمع مذکر غائب مضارع منصوب پ۱۴/۹ تاکہ اٹھائیں پ۲۸/۱۱ مجزوم منفی بمعنی ماضی انہوں نے نہیں اٹھایا یعنی عمل نہیں کیا۔

یَحْمِلُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع پ۷ وہ اٹھائینگے۔ پ۱۴/۶ وہ اٹھائے ہونگے۔ (دیکھو تحمل)

یُحْمٰی: واحد مذکر غائب مضارع مجہول اِحْمَاءٌ مصدر افعال تپایا جائیگا خوب گرم کیا جائیگا پ۱۰

حَمْیٌ حِمَایَةٌ مَحْمِیَةٌ مصادر (ضرب) محفوظ رکھنا، بچانا، حمایت کرنا حَمِیَّةٌ تَحْمِیَةٌ (سمع) عار سمجھنا حَمْیٌ حُمِیٌّ حُمُوٌّ مصادر (سمع) دھوپ کا آگ کا لوہے کا تنور کا خوب گرم ہوجانا تپ جانا حَمِیَ الفرسُ دوڑنے میں گھوڑا گرما گیا حَمِیَ الوَحْیُ وحی گرماگرم ہوگئی یعنی جلد جلد آنے لگی۔ اِحْمَاءٌ خوب گرم کرنا تپانا۔ اَحْمَی الْحَدِیْدَ اس نے لوہے کو تپایا تَحَمَّی المریضُ (تفعل) بیمار نے پرہیز کیا۔ اِحْتِمَاءٌ پرہیز اور پرہیز کرنا

یَحْمُوْمٌ: اسم۔ سیاہ دھواں پ۲۷/۱۵ اس لفظ کا مادہ حَمَمٌ ہے حَمَمٌ سے مختلف مشتقات مستعمل ہیں اور اکثر الفاظ کے مفہوم میں سیاہی گرمی یا صرف سیاہی یا صرف گرمی کا ہونا ضروری ہے جیسے حُمُّ الظَّهِيْرَةِ دوپہر کی سخت گرمی حُمَّةُ الحَرِّ گرمی کی شدت حُمَمٌ سیاہی۔ حَمَّامٌ گرمابہ حَمِیْمٌ قریبی رشتہ دار، گہرا دوست جس کے دل میں محبت کی گرمی ہو گرم پانی حَمِیْمَةٌ گرم پانی حُمَمَةٌ انگارا حُمْتُی بخار شَفَةٌ حَمَّاءُ سیاہ رنگ کے ہونٹ مَحَمَّةٌ بخار پیدا کرنے والی زمین۔

حَتْمٌ (نصر) پختہ ارادہ کرنا، گرم کرنا، پگھلانا بصورت مجہول اللہ کیطرف سے کسی بات کا مقدر ہونا

خَمَرٌ (سمع) سیاہ ہوجانا۔ گرم ہوجانا
کوئلہ ہوجانا وغیرہ۔

يَحُوْرَ: واحد مذکر غائب مضارع منفی منصوب
حَوْرٌ مصدر (نصر) وہ ہرگز نہیں لوٹے گا
پ ۳۰/۹ (دیکھو یُحَاوِرُهٗ)

يَحُوْلُ: واحد مذکر غائب مضارع منصوب
حَوْلٌ مصدر (نصر) اللہ آڑے آجاتا ہے (تھانوی)
پ ۹/۱۷ اسی لئے بغیر ارادہ الٰہیہ کے نہ کوئی مومن
ہوسکتا ہے نہ کافر (سیوطی) (دیکھو تحویلا)
حول۔ حیل۔ المحال۔

يُحِيْطُوْا: جمع مذکر غائب مضارع منفی بمعنی
ماضی اِحَاطَۃٌ مصدر (افعال) انہوں نے
نہیں گھیر لیا نہیں احاطہ کیا پ ۱۱/۹۔

يُحِيْطُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع منفی
اِحَاطَۃٌ سے نہیں گھیرتے نہیں گھیر سکتے اسکا
علمی احاطہ نہیں کرتے۔ پ ۳/۲، ۱۶/۱۵ (دیکھو محیط)

يَحِيْفَ: واحد مذکر غائب مضارع حَيْفٌ
مصدر (ضرب) ظلم کریگا۔ پ ۱۸/۱۲۔

يَحِيْقُ: واحد مذکر غائب مضارع منفی حُيُوْقٌ
حَيَقَانٌ مصادر متعدی بالباء (ضرب)
نہیں گھیرتا ہے۔ نہیں پڑتا ہے پ ۲۲/۱۷۔

حَيْقٌ برے کام کا برا انجام حاق بہٖ (ضرب)
اسکو گھیر لیا۔ اس پہ پڑ گیا۔ اس پہ لازم ہوگیا
حاق بہٖ السَّيْفُ تلوار کارگر پڑ گئی اَحَاقَ
اللّٰہُ بِہِمْ مَكْرَهُمْ اللہ نے انہی پر انکے مکر
کو محیط کردیا۔ انکی مکاری کا برا نتیجہ انہی پر الٹا

يُحَيِّكَ: واحد مذکر غائب مضارع تَحِيَّۃٌ مصدر
(تفعیل) كَ ضمیر مفعول اصل میں يُحَيِّيْكَ تھا
(ولیا) سلام اللہ نے آپکو نہیں فرمایا یعنی آپکے
لئے ولیسا سلام کرنیکا اللہ نے کسی کو حکم نہیں دیا
یہودی بجائے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اور السَّامُ
عَلَيْكَ کہتے تھے سام کا معنی ہے ہلاکت موت
بجائے دعائے سلامتی کے وہ موت کی بددعا
دیتے تھے۔ پ ۲۸/۲۔

يُحْيِيْ: واحد مذکر غائب مضارع اِحْيَاءٌ
مصدر (افعال) زندگی دیتا ہے دیگا جان ڈالتا
ہے یعنی سرسبز کرتا ہے پ ۲۱/۵، ۶، ۸، ۱۸ پ ۲۷ زندگی دیتا
ہے پ ۱/۹، ۲/۸، ۹/۱۰، ۱۱/۳، ۱۴/۱۱، ۱۴/۸، ۱۸/۵، ۲۴/۱۲، ۲۵/۱۴
پ ۲۷/۱۷ زندگی دیگا پ ۲/۳، ۲۳/۴، ۲۵/۲۔

يُحْيِيَ: واحد مذکر غائب مضارع بمعنی مصدر
زندہ کرنے پر پ ۲۶/۴، ۲۹/۱۸۔

يَحْيٰى: واحد مذکر غائب مضارع مثبت حَيَاةٌ

Marfat.com

سے (سمع) جیتا ہے۔ پ ۱۶ مضارع منفی نہ جیئے گا۔ پ ۱۲

پ ۱۴ حضرت مریم کے خالہ زاد بھائی حضرت زکریاؑ

کے بیٹے مشہور پیغمبر جو زکریا کے بڑھاپے کے

زمانہ میں محض عنایت الٰہی سے بغیر ظاہری اسباب

کے پیدا ہوئے۔ پ ۳ ۱۲ پ ۱۶ ۱۶ پ ۱۶ ۴ پ ۱۶ ۶۔

یُحْیِیْکُمْ: واحد مذکر غائب مضارع اِحیاءٌ

سے کُمْ ضمیر مفعول وہ تم کو زندگی دیگا پ ۱ ۳

پ ۹ ۱۷ پ ۱۷ ۶ پ ۲۱ ۷ پ ۲۵ ۱۹۔

یُحْیِیْنِ: واحد مذکر غائب مضارع اِحیاءٌ

سے اصل میں یُحْیِیْنِیْ تھا نِیْ مفعول وہ مجھے

زندگی دیگا زندہ کریگا۔ پ ۱۹ ۹۔

یُحْیِیْہَا: واحد مذکر غائب مضارع اِحیاءٌ

سے ھا ضمیر مفعول۔ وہ اس کو زندہ کرے گا

زندہ کر دیگا۔ پ ۲۳ ۴۔ (دیکھو محیا اور رمات)

فصل الخاء المعجمہ

یُخَادِعُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع

مُخَادَعَۃٌ مصدر (مفاعلۃ) وہ فریب کرتے ہیں

وہ دھوکہ دیتے ہیں۔ پ ۱ ۲ پ ۵ ۱۸ (دیکھو خادعہم)

یُخَالِفُ: واحد مذکر غائب مضارع خَوْفٌ

مصدر (سمع) مثبت۔ ڈرے پ ۲۹ ۱۷ منفی نہیں

ڈریگا۔ اندیشہ نہیں کریگا اسکو خوف نہ ہوگا پ ۱۶ ۱۵

پ ۱۹ ۱۱ نہیں ڈرتے پ ۱۹ ۱۶ اسکو خوف نہیں۔ وہ

اندیشہ نہیں کرتا وہ نہیں ڈرتا پ ۳۰ ۱۶ (دیکھو تخاف)

یَخَافَا: تثنیہ مذکر غائب مضارع خَوْفٌ سے

وہ دونوں ڈرتے ہیں ان دونوں کو اندیشہ

ہو پ ۲ ۱۳ (دیکھو تخاف)

یَخَافُوْا: جمع مذکر غائب مضارع خوف

سے۔ وہ ڈر جائیں پ ۴۔

یَخَافُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مثبت

خوف سے۔ وہ ڈرتے ہیں ان کو خوف لگا رہتا ہے

پ ۷ ۱۲ پ ۱۳ ۱۲ پ ۱۴ ۹ پ ۱۵ ۱۲ پ ۱۸ ۶ پ ۲۰ ۱۱،۱۲ پ ۲۹ ۱ وہ ڈرتے ہیں ۱۹

تھے پ ۶ منفی سو وہ نہیں ڈرتے پ ۷ ۱۲ پ ۲۹ ۱۶ (دیکھو تخاف)

یَخَافُہٗ: واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر مفعول وہ

اس سے ڈرتا ہے پ ۵ ۲۰ (دیکھو تخاف)

یُخَالِفُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مُخَالَفَۃٌ

مصدر (مفاعلۃ) جو مخالفت کرتے ہیں پ ۱۸ ۱۵۔

(دیکھو مُخْتَلِفٌ اور مختلف

یَخْتَارُ: واحد مذکر غائب مضارع اختیارٌ

سے (افتعال) پسند کرتا ہے انتخاب کرتا

ہے اختیار رکھتا ہے پ ۲۰ ۱۰۔

اِخْتِیَارٌ کا معنی ہے اپنی مرضی میں آزاد ہونا

اور مرضی کے مطابق قدرت رکھنا۔ پسند کرنا
چھانٹ لینا۔ ترجیح اور فضیلت دینا مثلاً اِخْتَرْتُهُ
میں نے اسکو پسند کیا۔ اختیار کیا اِخْتَرْتُهُ مِنْهُمْ
ان میں سے میں نے اسکو چھانٹ لیا انتخاب
کرلیا۔ اِخْتَرْتُهُ عَلَيْهِمْ میں نے اسکو ان پر
فضیلت دی۔ مفہوم کا یہ اختلاف صلہ کے
اختلاف کی وجہ سے ہوجاتا ہے۔ مختار صاحب
اختیار۔ چھانٹنے والا۔ منتخب۔ (باقی دیکھو
خیر اور خیرۃ)

یَخْتَانُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع اِخْتِیَانٌ
مصدر (افتعال) بمعنی مجرد۔ جو خیانت کرتے ہیں
۴/۱۰۷ یعنی گناہ کرکے اپنے نفسوں کو ضرر پہنچاتے
ہیں۔ (دیکھو تختانون۔ خائنین)

یُخَادِعُوْنَكَ : جمع مذکر غائب مضارع
بمعنی مصدر خَدْعٌ مصدر (فتح) کَ ضمیر
مفعول۔ آپ کو دھوکا دینا۔ آپ سے فریب
کرنا ۸/۶۲

یُخَادِعُوْنَ ، جمع مذکر غائب مضارع
منفی خَدْعٌ سے (فتح) وہ نہیں دھوکہ
دیتے ہیں ۲/۹ (دیکھو خادعہم)

یَخْذُلْكُمْ : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم
خَذْلَانٌ مصدر (نصر) کُمْ ضمیر مفعول (اگر) وہ
تم کو بے مدد چھوڑ دے تمہاری مدد نہ کرے
۳/۱۶۰ (دیکھو مَخْذُوْلًا)

یُخْرِبُوْنَ ، جمع مذکر غائب مضارع اِخْرَابٌ
مصدر (افعال) وہ اجاڑتے تھے۔ ویران
کرتے تھے۔ ڈھاتے تھے ۵۹/۲۔

خِرْبَةٌ خَرِبَةٌ خَرَابٌ ویران جگہ۔ غیر آباد
خَرِبَ (نصر) لازم۔ وہ چیز ہو گیا متعدی بنفسہ
ویران کر دیا۔ متعدی بالباء چیر لیا۔ مصدر خَرَابَةٌ
خِرَابَةٌ خَرْبٌ خُرُوْبٌ۔ خَرَبَ (ن) زَيْدًا زید کے
کان میں سوراخ کر دیا۔ اس کا کان کاٹ دیا خَرِبَ
مصدر (سمع) ویران ہونا اِخْرَابٌ (افعال) تَخْرِيْبٌ
(تفعیل) ویران کرنا اِخْتِرَابٌ (افتعال) چوری کرنا

یَخْرُجُ : واحد مذکر غائب مضارع مرفوع
خُرُوْجٌ مصدر (نصر) نکلتا ہے پیدا ہوتا ہے ۹/۱
۱۴/۳ ۱۵/۱۳ ۱۲/۶ ۸/۲۱ ۷/۱۴ ۱۷/۲۷ ۱۱/۳۰ نکل جائے ۱۱/۵۔

یُخْرِجُ : واحد مذکر غائب مضارع اِخْرَاجٌ
مصدر (افعال) نکالتا ہے پیدا کرتا ہے ۱۸/۷
۹/۱۱ ۱۷/۱۹ ۵/۲۱ ۱۶/۲۳۔

یُخْرِجْ ، واحد مذکر غائب مضارع مجزوم اِخْرَاجٌ
سے پیدا کرے ۲/۱ نکال دے۔ ظاہر کر دے ۸/۲۶

Marfat.com

یُخْرِجُ: واحد مذکر غائب مضارع منصوب منفی (اخراج سے) کہ ہرگز ظاہر نہیں کریگا پ ۲۶/۸ مثبت۔ کہ نکالدے پ ۲۸/۱۸۔

یُخْرِجَاکُمْ: تثنیہ مذکر مضارع اخراج سے کُمْ مفعول کہ تم کو وہ دونوں نکالدیں۔ پ ۱۶/۱۲۔

یُخْرِجَکُمْ: واحد مذکر مضارع منصوب اخراج سے کُمْ ضمیر مفعول تم کو نکالدینا پ ۹/۴ پ ۱۹/۷ کہ تم کو نکالدے پ ۲۲/۳ پ ۲۷/۱۷۔

یُخْرِجُکُمْ: واحد مذکر مضارع مرفوع اخراج سے۔ تم کو پیدا کرتا ہے پ ۲۴/۱۲ تم کو پیدا کریگا، نکال کھڑا کردیگا۔ پ ۲۹/۹۔

یَخْرُجْنَ: جمع مؤنث غائب نہی خروج سے۔ وہ عورتیں نہ نکلیں۔ پ ۲۸/۱۷۔

یَخْرُجُنَّ: جمع مذکر غائب مضارع بانون تاکید خُرُوْج سے وہ ضرور ہی نکلینگے۔ پ ۱۸/۱۳

یُخْرِجَنَّ: واحد مذکر غائب مضارع بانون تاکید اخراج سے ضرور نکالدیگا۔ پ ۲۸/۱۳۔

یُخْرِجَنَّکُمَا: واحد مذکر غائب نہی بانون تاکید اخراج سے کُمَا ضمیر تثنیہ مفعول وہ تم کو نہ نکال دے۔ پ ۱۶/۱۶۔

یَخْرُجُوْا: جمع مذکر غائب مضارع خُرُوْج سے کہ نکلیں پ ۶/۱۰ پ ۹/۱۰ پ ۲۱/۱۵ پ ۲۸/۴ یہاں تک کہ نکلیں۔ پ ۶/۸۔

یُخْرِجُوْا: جمع مذکر غائب مضارع مثبت اِخْرَاج سے وہ نکالدیں پ ۹/۱۸ پ ۱۵/۸ (منفی بمعنی ماضی) انہوں نے نہیں نکالا۔ پ ۲۸/۸۔

یَخْرُجُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع خُرُوْج سے وہ نکلینگے (یعنی قبروں سے) پ ۲۷/۸ پ ۲۹/۸ وہ نکلینگے (یعنی جہاد کے لئے) پ ۲۸/۵۔

یُخْرِجُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع معروف اِخْرَاج سے۔ وہ نکالدینگے۔ پ ۲۸/۷۔

یُخْرَجُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مجہول منفی اِخْرَاج سے وہ نہیں نکالے جائینگے پ ۲۵/۲۰

یُخْرِجُهُمْ: واحد مذکر غائب مضارع اِخْرَاج سے هُمْ ضمیر مفعول۔ وہ انکو نکال کر لیجائیگا پ ۳/۲ پ ۶/۷ (دیکھو مخرج)

یَخْرُصُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع خَرْصٌ مصدر (نصر) وہ قیاسی باتیں کہتے ہیں پ ۸/۱ پ ۱۱/۱۲ پ ۲۵/۸ (دیکھو تخرصون)

یَخِرُّوْا: جمع مذکر غائب مضارع منفی مجزوم بمعنی ماضی خُرُوْرٌ مصدر (ضرب) وہ نہیں گر پڑے۔ پ ۱۹/۴ (دیکھو خَرَّ)

يَخِرُّوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع خُرُوْرٌ سے (ضرب) وہ گر پڑتے ہیں۔ پ ۱۵/۱۲ (دیکھو خَرَّ)

يُخْزِهِمْ: واحد مذکر غائب مضارع اِخْزَاءٌ مصدر (افعال) اصل میں يُخْزِيهِم تھا۔ ان کو ذلیل کریگا رسوا کریگا۔ پ ۱۰/۸

يُخْزِيْ: واحد مذکر غائب مضارع منفی اِخْزَاءٌ سے۔ ذلیل نہیں کریگا، رسوا نہیں کرے گا پ ۲۸/۲۰،۱۴ (دیکھو مُخْزِی)

يُخْزِيْهِ: واحد مذکر غائب مضارع اِخْزَاءٌ سے ہ ضمیر مفعول۔ اسکو رسوا کریگا کرتا ہوگا پ ۱۲/۱۴،۸ پ ۲۳/۱ ۔ (دیکھو مخزی)

يُخْزِيْهِمْ: واحد مذکر غائب مضارع اخزاءٌ سے ہم ضمیر مفعول انکو رسوا اور ذلیل کریگا۔ پ ۱۴/۱۰۔ (دیکھو مخزی)

يَخْسَرُ: واحد مذکر غائب مضارع خُسْرَانٌ مصدر (سمع) ناکام ہوں گے نقصان اٹھائینگے گھاٹا پائینگے۔ پ ۲۵/۴۔

يُخْسِرُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع اِخْسَارٌ مصدر (افعال) کم دیتے ہیں۔ پ ۳۰/۸
(دیکھو المخسرین)

يَخْسِفَ: واحد مذکر غائب مضارع منصوب خَسْفٌ مصدر (ضرب) کہ دھنسا دینے سے۔ پ ۱۴/۱۲ پ ۵/۷ پ ۱۹/۲ (دیکھو نَخْسِفُ)

يَخْشَ: واحد مذکر غائب امر خَشْيَةٌ مصدر (سمع) اسکو ڈرنا چاہیئے وہ ڈرتا ہے پ ۴/۱۲ مضارع مجزوم منفی وہ نہیں ڈرا پ ۱/۹ (دیکھو تَخْشٰى)

يَخْشَوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مثبت خَشْيَةٌ سے وہ ڈرتے ہیں پ ۵/۸ پ ۳/۹ پ ۱۱/۴ پ ۲۲/۱۵ پ ۲۳/۱۷ پ ۱۹/۱ منفی۔ وہ نہیں ڈرتے پ ۲۲/۲۔

يَخْشَوْنَهٗ: جمع مذکر غائب مضارع مثبت وہ اس سے ڈرتے ہیں پ ۲۲/۲۔

يَخْشٰى: واحد مذکر غائب مضارع خَشْيَةٌ سے (وہ) ڈرتا ہے۔ پ ۱۶ پ ۲۲ / ۱۰،۱۱،۱۶ پ ۳۰/۳،۵،۱۲

يَخْشَاهَا: واحد مذکر غائب مضارع خَشْيَةٌ ھا ضمیر مفعول۔ وہ اس سے ڈرتا ہے پ ۳۰/۴
(دیکھو تَخْشٰى)

يَخْصِفَانِ: تثنیہ مذکر غائب مضارع خَصْفٌ مصدر (ضرب) وہ دونوں چپکانے لگے پ ۸/۹ پ ۱۶/۱۶

يَخِصِّمُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع اصل میں يَخْتَصِمُوْنَ تھا اِخْتِصَامٌ مصدر (افتعال) وہ اپنے معاملات میں جھگڑتے ہونگے پ ۲۳/۲
(دیکھو تختصمون)

Marfat.com

یَخْطَفُ: واحد مذکر غائب مضارع خَطْفٌ مصدر (سمع) اچک لے جھپٹ لیجائے پ ۱/۲۔ (دیکھو تتخطف)

یُخَفِّفْ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم تَخْفِیفٌ مصدر (تفعیل) ہلکا کردے تاکہ شدت میں کمی کردے جزم

یُخَفِّفَ: واحد مذکر غائب مضارع منصوب تخفیف مصدر (تفعیل بمعنی مصدر۔ بار کم کرنا۔ آسانی کرنا پ ۵/۲ (دیکھو خَفَّفَ خفافاً)

یُخَفَّفُ: واحد مذکر غائب مضارع منفی تخفیف سے ہلکا نہیں کیا جائیگا۔ عذاب میں کمی نہیں کی جائیگی پ ۱/۳ پ ۲/۳ پ ۳/۱۷ پ ۱۴/۱۸ پ ۲۲/۱۶۔ (حوالہ مذکورہ بالا)

یَخْفَوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع منفی خفاء مصدر (سمع) پوشیدہ نہیں رہینگے پ ۲۴/۱۹ (دیکھو تخفی)

یُخْفُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مثبت اِخْفَاءٌ مصدر (افعال) وہ چھپاتے تھے پ ۷ پ ۹ (دیکھو تخفی)

یَخْفٰی: واحد مذکر غائب مضارع منفی اخفاء مصدر (افعال) پوشیدہ نہیں ہے پ ۳/۹ پ ۱۳/۱۸ پ ۱۴/۷ مثبت۔ جو چیز چھپی ہے پ ۳۰/۱۲ (دیکھو تخفی)

یُخْفِیْنَ: جمع مؤنث غائب اِخْفَاءٌ سے (جو چیز) وہ پوشیدہ رکھتی ہیں پ ۱۸/۱۰۔ (دیکھو تخفی)

یَخْلُ: واحد مذکر غائب مضارع خُلُوٌّ اور خَلَاءٌ مصدر (نصر) تنہا رہ جائے خالص رہ جائے صرف تمہارے لئے ہو جائے پ ۱۲/۱۲ خَلْوَةٌ تنہائی۔ خالی ہونا خِلْوٌ خالی تنہا خَلَاءٌ خالی جگہ۔ تنہا ہونا۔ خلالک افنی لحیائک تیرا گھر کے اندر تنہا رہنا حیا کا زیادہ محافظ ہے خلا ماضی خلو اور خلاء مصدر تنہا خالی مکان میں ہو گیا۔ گذر گیا بیت گیا جگہ خالی ہو گئی۔

خلا علی بعض الطعام بعض کھانوں پر اکتفا کیا خَلَا بِہٖ اور اِلَیْہِ اور مَعَہٗ اسکے ساتھ اکیلا ہو گیا یعنی تیسرا کوئی نہیں رہا خَلَا عَنِ الامر اور مِنَ الْاَمْرِ اس کام سے علیحدہ ہو گیا خَلَا بِزَیْدٍ زید سے مذاق کیا جَاوَنِیْ خُلُوٌّ مِّنْ زَیْدٍ زید سے علیحدہ وہ میرے پاس آئے اَخْلَاءٌ (افعال) خالی ہونا۔ خالی کرنا۔ خالی پانا اَخْلَاہُ اور اَخْلَا بِہٖ

اسس کے ساتھ خلوت میں ہوگیا اَخْلَاہُ
مَعَ زَیْدٍ اسکو زید کے ساتھ تنہائی میں چھوڑا
دیا تَخْلِیَۃ (تفعیل) چھوڑ دینا۔ خالی کر دینا
عَنْہُ اس سے فارغ ہو جانا تخلّی عنہ اور مِنْہُ
(تفعل) اسکو چھوڑ دیا۔

یَخْلُدْ: واحد مذکر غائب مضارع مجزوم
خُلُوْدٌ مصدر (نصر) وہ ہمیشہ رہیگا۔ پ ۱۹/۴
(دیکھو مُخَلَّدُوْنَ)

یُخْلِفُ: واحد مذکر غائب مضارع منفی
اِخْلَافٌ مصدر (افعال) وہ خلاف نہیں
کریگا۔ پ ۳/۹ پ ۱۳/۱۰ پ ۲۱/۴ پ ۲۲/۱۶

یُخْلِفَ: واحد مذکر غائب مضارع منفی مؤکد
مستقبل اِخْلَافٌ سے وہ ہرگز خلاف نہیں کریگا
پ ۱۷/۱۲ (دیکھو مُخْلِفَ اور مُخْتَلِفٌ)

یَخْلُفُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع خَلْفٌ
مصدر (نصر) یکے بعد دیگرے رہا کرتے (تمہاری
تمہاری بجائے رہتے۔ پ ۲۵/۱۲ -

یُخْلِفُہٗ: واحد مذکر غائب مضارع اِخْلَافٌ
---- مصدر ہٗ ضمیر مفعول۔ وہ اسکو
اچھا بدل دیگا پ ۲۲/۱۱ -

یَخْلُقُ: واحد مذکر غائب مضارع مثبت
خَلْقٌ مصدر (نصر) وہ پیدا کرتا۔ پیدا کریگا۔ پ ۳/۱۳
پ ۶/۷ پ ۱۴/۷، ۸ پ ۱۸/۱۲ پ ۲۰/۱۰ پ ۲۱/۹ پ ۲۳/۱۵ پ ۲۵/۶، ۸ منفی
نہیں پیدا کرتا ہے پ ۹/۱۴ پ ۱۴/۸ -

یَخْلُقَ: واحد مذکر غائب مضارع منصوب
بمعنی مصدر خَلْقٌ سے۔ پیدا کرنا پ ۱۵/۱۱ پ ۲۳/۴ -
(دیکھو مُخَلَّقَۃٌ)

یُخْلَقْ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول
منفی خَلْقٌ سے نہیں پیدا کیا گیا پ ۳۰/۱۴ ۔

یَخْلُقُکُمْ: واحد مذکر غائب مضارع معروف
مثبت خَلْقٌ سے تم کو اندازہ کیساتھ بناتا
رہتا ہے پ ۲۳/۱۵ -

یَخْلُقُوْا: جمع مذکر غائب مضارع منصوب بانفی
مؤکد بمعنی استقبال۔ خلق سے۔ وہ ہرگز پیدا
نہیں کر سکینگے نہیں بنا سکینگے۔ پ ۱۷/۱۲ -

یَخْلُقُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مرفوع
منفی۔ وہ نہیں پیدا کرتے ہیں پ ۱۴/۸ پ ۱۸/۱۶ -

یُخْلَقُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مرفوع
مجہول مثبت۔ وہ پیدا کیے جاتے ہیں پ ۹/۱۴
پ ۱۴/۸ پ ۱۸/۱۶ (دیکھو مخلقۃ)

یَخُوْضُوْا: جمع مذکر غائب مضارع منصوب
مجزوم خَوْضٌ مصدر (نصر) وہ مشغول ہوں

Marfat.com

مشغول رہیں. پ ۵/۱۰ پ ۲۵/۱۳، ۱۴ پ ۲۹/۸ -

یَخُوضُونَ: جمع مذکر غائب مضارع مرفوع خَوض سے وہ مشغول ہوتے ہیں. (دل لگی اور طعن کے لئے کبیر) پ ۱۰/۱۴ (دیکھو خوض)

یُخَوِّفُ: واحد مذکر غائب مضارع تخویفٌ مصدر (تفعیل) وہ ڈراتا ہے خوف دلاتا ہے پ ۴/۹ پ ۲۳/۱۶ (دیکھو خاف)

یُخَوِّفُوْنَكَ: جمع مذکر غائب مضارع تَخْوِیفٌ سے كَ ضمیر مفعول. وہ تجھے ڈراتے ہیں پ ۲۴/۱ (دیکھو خاف)

یُخَیَّلُ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول تَخْیِیْلٌ مصدر (تفعیل) اسکو محسوس ہوتا تھا اس کے خیال میں ڈالا جاتا تھا پ ۱۶/۱۲ (دیکھو مُخْتَالٍ)

فصل الدال المهملہ

یَدُ: پ ۶/۱۳ پ ۲۶/۹ یَدَ پ ۹/۳ پ ۱۵/۳ پ ۱۶/۱۰ پ ۱۸/۱۱ پ ۱۹/۶ پ ۱۹/۱۶ پ ۳۰/۷ یَدِ پ ۲/۱۵، ۱۷ پ ۳/۱۱، ۱۶ پ ۶/۹ پ ۲۳/۱۳ پ ۲۴/۲۰ پ ۲۹/۱ یَدِ پ ۱/۱۰ -

آیت پ ۲۶/۹ میں یَد سے مراد ہاتھ ہی ہے لیکن رسول اللہ کے ہاتھ کو مجازاً اللہ کا ہاتھ کہا گیا ہے. آیات پ ۲/۱۵ پ ۳/۱۱، ۱۶ پ ۱۸/۵ پ ۲۷/۲۰ پ ۲۹/۱ میں ید کا معنی ہے قبضہ قدرت تصرف باقی آیات میں ید کا معنی ہاتھ -

یَدَا: تثنیہ مضاف ید واحد اضافت کی وجہ سے نون گرا دیا گیا اصل میں یَدَان تھا دونوں ہاتھ. پ ۶/۱۳ میں بہت زیادہ جود و کرم مراد ہے پ ۱۵/۲۰ پ ۱۶/۸ پ ۳۰/۲، ۳۶ ذات، شخص

لغت عرب میں ید کے معانی مختلف ہیں ہاتھ، اقتدار، قابو، غلبہ، ملک، قبضہ، تصرف، روکنا برکت، سخاوت، احسان، ذلت، بھلائی، ندامت وغیرہ حقیقت میں اول الذکر معنی حقیقی وضعی ہے باقی معانی کسی قرینہ مقام سیاق یا اختلاف صلات کی وجہ سے مراد لے لئے جاتے ہیں جیسے یَدَیْتُ اِلَیْہِ میں نے اس کے ساتھ احسان کیا مَالِیْ بِہٖ یَدٌ مجھ میں اسکی طاقت نہیں ایک شعر ہے.

فَاعْمَدْ لِمَا تَعْلُوْ فَمَا لَكَ بِالَّذِیْ
لَا تَسْتَطِیْعُ مِنَ الْاُمُوْرِ یَدَانِ

جس چیز پر تو غالب آسکے اسکا ارادہ کر کیونکہ جس کام کی تجھ میں طاقت نہ ہو اس میں تصرف نہیں کر سکتا.

Marfat.com

زَیْدٌ دَخَمَ یَدَہٗ فِی کَذَا زید نے اس کام
کو شروع کر دیا یدہٗ مُطْلَقَۃٌ اسکا ہاتھ کھلا ہوا
ہے یعنی وہ سخی ہے یا جس طرح چاہتا ہے تصرف
کرتا ہے نَفَضْتُ یَدِیْ عَنْ کذا اس سے
میں نے اپنا ہاتھ جھاڑ لیا ہاتھ جھاڑ کر کھڑا ہو گیا
یعنی چھوڑ دیا کَتَبَتْ اَیْدِیْہِمْ انکے ہاتھوں نے
لکھا یعنی اپنی طرف سے انہوں نے جھوٹی تحریر لکھ
لی تائیدٌ ہاتھ لگا دینا یعنی مدد کرنا قوی کر دینا
ذُوالاَیْد طاقتور اُولِی الْاَیْدِ ہاتھوں والے
یعنی طاقتور ایدٌ یَدُ عَمْرٍو زید عمر کا ہاتھ ہے یعنی
اسکا دوست اور مددگار یَدُ اللّٰہ اللہ کی مدد
نصرت احسان انعام قوت۔ اَیْدِی اللّٰہ
اللہ کے اولیاء دوست رَجُلٌ یَدِیٌّ ہاتھ
والا مرد یعنی کاریگر اِمْرَاَۃٌ یَدِیَّۃٌ ہنر دار عورت
سُقِطَ فِی اَیْدِیْہِمْ وہ نادم ہوئے بجائے
سُقِطَ کے اُسْقِطَ فِی یَدَیْہِ بھی مستعمل ہے
شرمندہ اور پشیمان ہوا تَرِبَتْ یَدَاہُ اسکے
ہاتھ خاک آلود ہوں یعنی ذلیل ہو فی یَدِیْ
میری ملک میں میرے قبضہ میں ھُمْ عَلَیْہِ یَدٌ
وہ سب اس پر متفق ہیں مَا اَیْدِیْ فُلَانٍ
اس کے کیسے اچھے ہاتھ ہیں یعنی کیسا اچھا کاریگر

ہے یَدُ الطَّائِرِ پرندہ کا بازو یَدُ الفَاسِ
کلہاڑی کا دستہ یَدُ الرِّیْحِ ہوا کا زور
یَدُ الدَّھْرِ زمانہ کی طاقت اور ظلم۔
یَد کی جمع ایدی ہے جیسے وَلَا تُلْقُوْا
بِاَیْدِیْکُمْ اور رَدَّ یَدَہٗ فِی فَمِہٖ یعنی چپ ہو گیا
جواب نہیں دیا۔ کسی کام سے باز رہا ٹوٹ دیا ایدی بھی
ہے جیسے فَاِنَّ لَہٗ عِنْدِیْ یَدِیًّا وَانْعُمًا اسکے
مجھ پر بڑے احسانات اور انعامات ہیں۔
یَدْیٌ مصدر (سمع) یَدِیَ اس نے
سبقت کی نیکی اور بھلائی کی۔ اسکا ہاتھ سوکھ
جائے اِیْدَاءٌ (افعال) کسی سے نیکی کرنا احسان
کرنا یَادَاہُ مُیَادَاۃٌ مصدر مفاعلہ اس کو
ہاتھ کے ہاتھ سزا دی۔ اَعْطَاہُ مُیَادَاۃً اسکو
دست بدست دیا (المفردات۔ تاج۔ لسان
مغرب۔ قاموس)
یُدَبِّرُ: واحد مذکر غائب مضارع تَدْبِیْرٌ
مصدر (تفعیل) وہ انتظام کرتا ہے پ۱۱ ۹/۶ پ۱۳
پ۲۱ (دیکھو المدبرات اور مدبرًا)
یَدَّبَّرُوْا: جمع مذکر غائب تَدَبُّرٌ مصدر
(تفعل) اصل میں یَتَدَبَّرُوْا تھا۔ پ۱۸ مضارع
منفی مؤکد بمعنی ماضی۔ کیا انہوں نے غور نہیں

کیا پ ۲۴/۱۲ امر غائب اسکو غور کرنا چاہیئے۔
(دیکھو المدبرات اور مدبرًا)

یُدْحِضُوْا: جمع مذکر غائب منصوب بمعنی مصدر اِدْحَاضٌ مصدر (افعال) باطل کرنے کے لئے زائل کرنے کے لئے پ ۱۳/۲۰ پ ۲۴/۶۔
دَحْضٌ دُحُوْضٌ مُدْحَضَۃٌ پھسلنے کی جگہ دَحْضٌ مصدر (فتح) پھسلنا۔ سورج کا ڈھلنا دُحُوْضٌ مصدر باطل ہوا۔ زائل ہوا۔ دیکھو الْمُدْحَضِیْن

یَدْخُلَ: واحد مذکر غائب مضارع منصوب منفی موکد مستقبل پ ۱/۱۴ ہرگز داخل نہوگا پ ۱/۱۴ مجزوم بمعنی ماضی ابھی داخل نہیں ہوا۔
یُدْخَلَ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول اِدخالٌ مصدر (افعال) کہ اسکو داخل کیا جائے۔ داخل کئے جانے کی۔ پ ۲۹/۸
یُدْخِلُ، واحد مذکر غائب مضارع معروف اِدْخالٌ مصدر (افعال) وہ داخل کریگا داخل کرتا ہے پ ۱۷/۱۰،۹ پ ۲۶/۶ پ ۲۹/۲۰
یُدْخِلَ، واحد مذکر غائب مضارع معروف اِدْخالٌ مصدر (افعال) کہ وہ داخل کر دے پ ۲۶/۱۱،۹
یُدْخِلْکُمْ: واحد مذکر غائب مضارع معروف مجزوم ادخالٌ مصدر (افعال) کُمْ ضمیر مفعول۔ وہ تم کو داخل کریگا پ ۲۸/۱۰
یُدْخِلَکُمْ: واحد مذکر غائب مضارع معروف منصوب ادخالٌ مصدر (افعال) کُمْ مفعول کہ تم کو داخل کرے پ ۲۸/۲۰۔
یُدْخِلَنَا: واحد مذکر غائب مضارع معروف منصوب اِدْخالٌ مصدر (افعال) نا ضمیر مفعول کہ وہ ہم کو داخل کرے گا۔ پ ۶/۱۔
یَدْخُلَنَّہَا: واحد مذکر غائب نہی بانون تاکید دُخُولٌ مصدر (نصر) کہ اُسمیں ہرگز داخل نہو نہ آنے پائے۔ پ ۲۹/۳
یُدْخِلَنَّہُمْ: واحد مذکر غائب بانون تاکید ادخالٌ مصدر ہُمْ ضمیر مفعول۔ انکو ضرور داخل کریگا۔ پ ۱۷/۱۵
یَدْخُلُوْا: جمع مذکر غائب مضارع مثبت دُخُولٌ سے کہ داخل ہوں پ ۱/۱۴ تاکہ داخل ہوجائیں پ ۵/۱ منفی داخل نہیں ہوئے ہونگے پ ۲/۱۲
یَدْخُلُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مثبت دُخُولٌ سے۔ وہ داخل ہونگے پ ۵/۱۵ پ ۱۳/۹ پ ۱۶/۷ پ ۲۳/۱۰،۱۱ داخل ہوتے ہوئے پ ۳۰/۳۵ منفی۔ نہیں داخل ہونگے۔ پ ۲/۱۲۔

Marfat.com

یَدۡخُلُوۡنَہَا : جمع مذکر غائب مضارع مثبت دُخُولٌ سے وہ اسمیں داخل ہوں گے پ ۱۳/۹ پ ۱۴/۱۰ پ ۲۲/۱۶ -

یُدۡخِلۡہُمۡ : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم اِدۡخَالٌ سے ہُ ضمیر مفعول - وہ انکو داخل کریگا پ ۴/۱۳ پ ۲۸/۱۵، ۱۸ پ ۲۶/۱۰ -

یُدۡخِلُہُمۡ : واحد مذکر غائب مضارع ہُمۡ ضمیر مفعول وہ انکو داخل کریگا پ ۶/۴ پ ۱۱/۱ پ ۲۵/۲۰ پ ۲۶/۵ پ ۲۸/۲ - (دیکھو مُدۡخَلَ)

یَدۡرُسُوۡنَہَا : جمع مذکر غائب مضارع دَرۡسٌ دَرَاسۃٌ مصدر (نصر) ھَا ضمیر مفعول انکو پڑھتے پڑھاتے ہوں - پ ۲۲/۱۱ (دیکھو درست)

یُدۡرِکُ : واحد مذکر غائب مضارع اِدۡرَاکٌ مصدر (افعال) ادراک سے مراد ہے - ادراکِ بصر یعنی دیکھنا - وہ نگاہوں کو دیکھتا ہے (سیوطی) یا مراد ہے احاطۂ علمی اس کا علم سب کو محیط ہے (عام اہلِ تفسیر)

اول معنیٰ وضع لغوی کے قریب ہے اور اپنے اندر ایک خاص حسن رکھتا ہے عموماً قانون فطرت اور ضابطۂ تخلیق کا تقاضا ہے کہ جو چیز جس قدر لطیف ہوگی اتنی ہی مخفی ہوگی یہاں تک کہ

دماغی تصورات کی لہریں بہت ہی زیادہ مخفی ہیں مادی چیزوں میں نور نظر بہت ہی زیادہ لطیف ہے اسی لئے تمام بیرونی چیزوں کو اس کے ذریعے سے دیکھا جا سکتا ہے لیکن اسکو کسی کی نظر نہیں دیکھتی باری تعالیٰ کی ہستی نور نظر سے بھی زیادہ لطیف ہے اس لئے وہ تو ہر نگاہ کو دیکھتی ہے اور خود ہر چشم بینا سے مخفی ہے - واللّٰہ اعلم - پ ۷/۱۹ -

سعید بن مسیب کے نزدیک احاطۂ علمی مراد ہے عطاء نے بھی اسی کی تائید میں کہا کلّت ابصار المخلوقین عن الاحاطۃ بہٖ مخلوق کی نظر اسکو احاطہ کرنے سے عاجز ہے (اور وہ سب کو محیط ہے)

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا دنیا میں اسکے ادراک کوئی نگاہ نہیں کر سکتی لیکن قیامت کے دن اسکو دیکھا جا سکے گا مقاتل کا قول بھی اسی کا مؤید ہے عام اہل تفسیر کے نزدیک احاطۂ علمی مراد ہے بغوی نے لکھا ہے ادراک اور رویت میں فرق ہے رویت بغیر ادراک کے ہو سکتی جیسے بنی اسرائیل کے تعاقب میں جب فرعون کا لشکر آیا اور بنی اسرائیل نے انکو آتے دیکھا تو کہا اِنَّا لَمُدۡرَکُوۡنَ حضرت موسیٰ نے ا

جواب میں فرمایا کَلَّا ہرگز نہیں دیکھا وجود رویت کے ادراک کی نفی کی۔ بات یہ ہے کہ ادراک کا مفہوم ہے کسی چیز کی کنہ اور حقیقت کو پالینا اور اسکا احاطہ کر لینا اور رویت کا معنی ہے سادہ معائنہ اس لئے اثبات رویت کے باوجود نفی ادراک صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

یُدْرِکْکُمُ: واحد مذکر غائب مضارع مجزوم ادراک سے کُمْ ضمیر مفعول۔ تم کو آئے گی۔ تم کو پہنچے گی۔ ۵/۸ پ۔

یُدْرِکْہُ: واحد مذکر غائب مضارع مجزوم ادراک سے ہٗ ضمیر مفعول اسکو (موت) آپکڑے۔ ۵/۱۱ پ۔ (دیکھو درک، تُدْرِکُ، مُدْرَکُوْنَ)

یَدْرَءُ: واحد مذکر غائب مضارع دَرْءٌ مصدر (فتح) دور کرتا ہے۔ دور کردیگا، ٹال دیگا ٹال سکتا ہے۔ ۱۸/۲ پ۔

یَدْرَءُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع دَرْءٌ مصدر (فتح) دور کرتے ہیں۔ دفع کرتے ہیں ۱۳/۹ پ ۲۰/۹ پ۔

دَرْءٌ کجی۔ پہاڑ پر سے کسی چیز کا نیچے کو گرنا۔ دوسرے تیزی کے ساتھ سیلاب آجانا تَدْرِءَۃٌ اور تُدْرَءَۃٌ دفع کرنا دَرْءٌ اور دَرْءَۃٌ مصدر متعدی (فتح) دفع کرنا حدیث میں ہے ادرءوا الحدود بالشبہات شبہات رہوں تو شرعی سزا کو ساقط کردو دُرُوْءٌ مصدر لازم (فتح) اچانک آجانا آگ یا ستارہ کا روشن ہوجانا آخری معنی کے لئے باب نَصَرَ بھی مستعمل ہے (دیکھو درءا)

یُدْرِیْکَ: واحد مذکر غائب مضارع ادراءٌ مصدر (درى مادہ۔ مجرد ضرب سے آتا ہے) کَ ضمیر مفعول تم کو کون بتائے کون چیز اطلاع دے یعنی تم کو کیا معلوم۔ ۲۲/۵ پ ۲۵/۳ پ ۳۰/۵ پ۔ (دیکھو ادراك)

یَدُسُّ: واحد مذکر غائب مضارع دَسٌّ مصدر (نصر) اور اسکو چھپا دے۔ اسکو دفن کردے ۱۴/۴ پ دِسِّیْسٰی بھی مصدر ہے دسیس جاسوس تَدْسِیْسٌ (تفعیل) چھپانا اِنْدِسَاسٌ (انفعال) مٹی میں چھپنا۔ (دیکھو دَسّٰھَا)

یَدْعُ: واحد مذکر غائب امر دُعَاءٌ مصدر (نصر) اسکو دعا کرنی چاہیئے ۶/۱۸ پ مضارع مجزوم پکارتا ہے پکاریگا یعنی مدد اور عبادت کیلئے ۲/۱۵ پ مانگتا ہے دعا کرتا ہے ۸/۲۴ پ پکاریگا ۲۱/۳۰ پ امر غائب اسکو پکارنا چاہیئے اسکو بلانا چاہیئے

(دیکھو نَدُعُّ)

يَدُعُّ : واحد مذکر غائب مضارع دَعٌّ مصدر (نصر) وہ دھکے دیتا ہے پ۳۰/۳۲۔

يَدْعُنَا : واحد مذکر غائب مضارع دَعْوَةٌ دعاۃٌ مصدر نا ضمیر مفعول۔ اس نے ہم سے دعا نہیں کی تھی۔ پ۱۱/۷

يَدْعُوْ : واحد مذکر غائب مضارع دَعْوَةٌ سے وہ بلاتا ہے پکارتا ہے۔ بلائیگا پکاریگا دعا کرتا ہے پ۲/۱۱ پ۴/۷ پ۱۱/۸ پ۱۳/۱۳ پ۱۵/۵ پ۱۷/۹ پ۲۰/۶ پ۲۱/۱۲ پ۲۲/۱۳ پ۲۳/۱۵ پ۲۶/۱ پ۲۷/۱۷ پ۲۹/۱۱ پ۳۰/۹۔
آیات پ۱۷/۹ پ۲۶/۱ پ۲۹/۱۱ میں پکارنے سے مراد عبادت کرنا پوجنا پ۲۳/۱۵ میں عاجزی کیساتھ دعا کرنا اور گڑگڑانا مراد ہے پ۱۵/۵ میں دعوت اسرافیل مراد ہے۔ باقی آیات میں اسلام یا کفر یا جنت یا دوزخ یا کسی اور کام کیلئے بلانا مراد ہے البتہ پ۳۰/۹ میں موت کو پکارنا مراد ہے۔
(دیکھو نَدْعُ)

يَدْعُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع دَعْوَةٌ اور دُعَاءٌ (نصر) وہ بلاتے ہیں طلب کرتے ہیں بلائینگے پ۲/۱۱ پ۴/۲ پ۲۰/۷ پ۲۳/۱۳ پ۱۵/۱۶ پوجتے ہیں پکارتے ہیں پ۵/۱۵ پ۷/۱۲،۱۹ پ۱۱/۱۲ پ۱۲/۹ پ۱۳/۸ پ۱۴/۸ پ۱۵/۱۶،۶ پ۱۷/۱۵ پ۱۹/۴ پ۲۰/۱۶ پ۲۱/۱۲،۱۵ پ۲۴/۷ پ۲۵/۱۳،۱۔

يُدْعَوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع مجہول دَعْوَةٌ سے بلائے جائیں گے۔ بلائے جاتے ہیں۔ پ۳۰/۱۱ پ۲۹/۴۔

يَدْعُوْنَنَا : جمع مذکر غائب مضارع معروف دَعْوَةٌ سے نا مفعول وہ ہم کو پکارتے ہیں ہم سے دعا کرتے ہیں۔ پ۱۷/۶

يَدْعُوْنَنِيْ : جمع مؤنث غائب مضارع دَعْوَةٌ سے نی مفعول وہ مجھے بلاتی ہیں۔ پ۱۲/۱۴

يَدْعُوْنَهٗ : جمع مذکر غائب مضارع دعوۃ سے ہٗ مفعول وہ اسے بلاتے ہیں پ۷/۱۵

يُدْعٰى : واحد مذکر غائب مضارع مجہول دعو[ة] سے اسکو بلایا جاتا ہے اسکو دعوت دیجاتی ہے پ۲۸/۹۔ (دیکھو ندع)

يُدَعُّوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع مجہول سے اسکو دھکے دیکر بلایا جائیگا۔ پ۲۷/۲

يَدَّعُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع ادعا[ء] مصدر (افتعال) وہ طلب کریں گے خواہش کرینگے پ۲۳/۲ (دیکھو نَدْعُ)

يَدْمَغُهٗ : واحد مذکر غائب مضارع دَمْغٌ مصدر (فتح) اس کے دماغ پر مارتا ہے۔ دماغ کی

چوٹ بے ہوش کرتی ہے اور زیادہ قوی ہو تو موجب
ہلاک ہوجاتی ہے اور دَمْغ کا معنی ہے ایسی
قوی ضرب جس سے بھیجا ٹوٹ جائے اس لئے
آیت میں دماغ پر مارنے سے مراد ہوا ہلاک کر دینا
نابود کر دینا۔ پ ۱۷/۲

دِمَاغ بھیجہ اور بھیجہ کا غلاف دامغ
دماغ شکن پتھر دَمِیغ اور مدموغ دماغ زدہ
آدمی مُدَمَّغ احمق۔ اَدْمَغَ اِلیٰ کسی کو کسی
چیز کا محتاج بنا دیا۔

یُدْنِیْنَ: جمع مؤنث غائب مضارع
اِدْنَاءٌ مصدر۔ وہ نیچے کر لیا کریں پ ۲۲/۵۔

ادناءٌ کا مادہ د ن و ہے دُنُوٌّ اور دَنَارَۃٌ
کا معنی ہے قریب ہونا اور دَنَائَۃٌ کا معنی ہے
کمینہ اور نچلا ہونا (نصر) باب افعال لازم
بھی ہے اور متعدی بھی۔ قریب ہونا قریب
کرنا اور نیچا کر لینا یا کر دینا۔ دَنِیٌّ حقیر کمینہ نالائق
ادنیٰ قریب تر۔ کمتر۔ کمینہ۔ (دیکھو دانیۃ
اَدْنیٰ، دُنْیا۔

یُدْهِنُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع ادہانٌ
(افعال) وہ مکھن لگائیں یعنی نرمی کریں ڈھیلے
پڑ جائیں پ ۲۹/۳ (دیکھو مدہنون)

یَدَیَّ: تثنیہ مجرور مضاف یاء متکلم مضاف الیہ
یَدٌ واحد اپنے دونوں ہاتھوں سے یعنی بذات
خاص پ ۲۳/۱۴ بین یَدَیَّ مجھ سے پہلے پ ۳/۱۲ پ ۲۸/۹

یَدَیِ: تثنیہ مجرور۔ اصل میں یَدَیْنِ تھا
اضافت کی وجہ سے نون گرا دیا گیا یَدٌ واحد
پہلے پیشتر پ ۸/۱۴ پ ۱۹/۳ پ ۲۰/۱ پ ۲۲/۱۲ پ ۲۶/۱۳ پ ۲۸/۲ آیت پ ۲۶/۱۳
میں یاء ساکن کو وصل کی وجہ سے مکسور کر دیا گیا

یَدَیْهِ: تثنیہ مجرور مضاف ہٖ ضمیر مضاف الیہ
پ ۳/۹ پ ۱۲/۸ پ ۲۴/۱۹ پ ۲۹/۱۲ اس کے آگے سامنے موجود
پ ۱/۱۲ پ ۶/۱۱ پ ۷/۱۶ پ ۱۱/۹ پ ۱۳/۸،۶ پ ۲۲/۱۶،۱۰،۱ پ ۲۶/۳،۲۰ اس
سے پہلے پیشتر۔ اپنے ہاتھوں کو پ ۱۹/۱۔

یَدَیْهَا: تثنیہ مجرور مضاف ھا ضمیر مضاف
الیہ۔ اس کے سامنے۔ اس کے زمانہ میں
پ ۱/۸ (دیکھو یَدَا)

فصل الذال المعجمہ

یُذَبِّحُ: واحد مذکر غائب مضارع تَذْبِیْحٌ مصدر
(تفعیل) وہ بہت ذبح کیا کرتا تھا۔ (حکایت
حال ماضی) پ ۲۰/۴۔

یُذَبِّحُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع تَذْبِیْحٌ
مصدر (تفعیل) وہ بہت ذبح کیا کرتے تھے (حکایت

Marfat.com

حال ماضی) پ۶ ۱۳/۱۳ -

ذِبْحٌ ذبح ہونیوالا ذبیح اور مذبوح وہ جانور جسکو ذبح کیا گیا ہو ذَبْحٌ اور ذَبَاحٌ مصدر (فتح) پھاڑنا۔ کاٹ دینا۔ گلا کاٹ دینا ذَبَحَ الدَّنَّ مٹکے میں سوراخ کردیا ذَبَح اللحیۃ فُلَانًا فلاں شخص کی ڈاڑھی لمبی ہوگئی لٹک آئی ذَبَحَ الملح او الشمس الخمر نمک یا دھوپ نے شراب کو پاک کردیا تَذْبِیْحٌ (تفعیل) اشت زمین پر بچھا دینا اور سر کو نیچے کردینا مراد ذبح کرنا اِذَّبَاحٌ (افتعال) ذبح کرنا۔

یَذَرُ: واحد مذکر غائب مضارع وَذْرٌ مصدر اصل میں یَوْذِرُ تھا (ضرب) عموماً تلفظ مضارع کا سَمِعَ سے کیا جاتا ہے (قاموس) چھوڑ دینا ہے۔ پ۹ ۱۲/۱۵۔ (دیکھو نَذَرُ)

یَذَرَ: واحد مذکر غائب مضارع منصوب وَذْرٌ سے۔ کہ چھوڑ دے پ۴ پ۹/۵ (دیکھو نَذَرُ)

یَذَرُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع وَذْرٌ سے وہ چھوڑ دیں۔ چھوڑ جائیں پ۲/۱۴، ۱۵ چھوڑ دیتے ہیں پ۲۹/۲ (دیکھو نَذَرُ)

یَذْرَءُ: واحد مذکر غائب مضارع ذَرْءٌ مصدر (فتح) وہ پیدا کرتا ہے۔ پ۲۵/۳

ذَرَأٌ کسی چیز کی قلیل تعداد ذُرْءَۃٌ بالوں کی ابتدائی سفیدی ذُرْآءُ بوڑھی عورت ذَرْءٌ مصدر (فتح) پیدا کرنا۔ کسی چیز میں نیا دتی کرنا زمین میں بیج بکھیرنا (سمع اور فتح) بالوں کا سفید ہوجانا۔ اِذْرَاءٌ (افعال) ڈرانا۔ غصہ دلانا۔ جلدی کرنا۔ اَذْرَاہُ بِالشَّیْءِ اسکو کسی چیز کی رغبت دی اور کسی چیز کو اختیار کرنے پر مجبور کردیا۔

(دیکھو ذَرَءَ اور ذُرِّیَّۃٌ)

یَذْکُرُ: واحد مذکر غائب مضارع مثبت معروف ذکر مصدر (نصر) ذکر کرتا تھا یعنی برا کہتا تھا پ۱۷/۵، ۳ منفی کیا نصیحت حاصل نہیں کرتا۔ پ۱۶/۸ -

یُذْکَرُ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول یاد کیا جائے۔ پ۱۷/۱۳ -

یُذْکَرَ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول منصوب کہ یاد کیا جائے پ۱/۱۴ ۱۸/۱۳ -

یُذْکَرِ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول مجزوم منفی۔ وصل کی وجہ سے مکسور کردیا گیا۔ نہیں یاد کیا گیا پ۴/۱ -

یَذَّکَّرَ: واحد مذکر غائب مضارع منصوب

Marfat.com

تَذَکُّرٌ مصدر (تفعل) اصل میں یَتَذَکَّرُ تھا
تاکہ نصیحت حاصل کرے پ ۱۳/۱۹ کہ نصیحت حاصل
کرے پ ۱۹/۴۔

یَذَّکَّرُ: واحد مذکر غائب مضارع مرفوع منفی
نہیں نصیحت حاصل کرتا ہے پ ۳/۵،۹ مثبت یا
نصیحت پکڑے پ ۳۰/۵ نصیحت پکڑے گا پ ۳۰/۱۲۔

یَذْکُرُوْا: جمع مذکر غائب مضارع منصوب
ذِکْرٌ سے۔ کہ ذکر کریں۔ یاد کریں پ ۱۷/۱۱،۱۲۔

یَذَّکَّرُوْا: جمع مذکر غائب مضارع منصوب
تَذَکُّرٌ سے کہ نصیحت پکڑیں پ ۱۵/۵ پ ۱۹/۳۔

یَذْکُرُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مرفوع
مثبت ذکر کرتے ہیں پ ۴/۱۱ منفی نہیں یاد کرتے ہیں
نہیں ذکر کرتے ہیں پ ۵/۱۸ پ ۳/۴ نہیں نصیحت پکڑتے
ہیں۔ پ ۲۳/۵ پ ۲۹/۱۶۔

یَذَّکَّرُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مرفوع
مثبت تَذَکُّرٌ سے نصیحت پکڑتے ہیں پ ۸/۱۰،۱۲
پ ۹/۶ پ ۱۰/۳ پ ۱۳/۸ منفی نصیحت نہیں حاصل کرتے
پ ۱۱/۵ (دیکھو مُذَّکِرٌ، مُذَّکِرٌ۔ مَذْکُوْرًا)

یَذُوْقَ: واحد مذکر غائب مضارع منصوب
ذَوْقٌ مصدر (نصر) تاکہ وہ چکھے پ ۳/۔

یَذُوْقُوْا: جمع مذکر غائب مضارع منصوب
مثبت ذَوْقٌ سے کہ وہ چکھیں پ ۵/۵ مجزوم منفی ابھی
انہوں نے نہیں چکھا پ ۲۳/۱ امر غائب چاہیئے
کہ چکھیں۔ پ ۲۳/۱۳۔

یَذُوْقُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع منفی
ذَوْقٌ سے۔ وہ نہیں چکھیں گے پ ۲۵/۱۶ پ ۳۰/۱۔
(دیکھو نُذِیْقَنَّ اور نُذِیْقُہٗ)

یَذْهَبُ: واحد مذکر غائب مضارع مرفوع
ذِهَابٌ مصدر۔ متعدی بالباء (فتح) لیجائے
پ ۱/۱۲ لازم جاتا رہتا ہے۔ پ ۱۳/۸۔

یُذْهِبَ: واحد مذکر غائب مضارع منصوب
اِذْهَابٌ مصدر (افعال) کہ لیجائے زائل کردے
دور کردے پ ۹/۱۶ پ ۲۲/۱۔

یُذْهِبْ: واحد مذکر غائب مضارع مجزوم
اِذْهَابٌ مصدر (افعال) دور کریگا: زائل کریگا پ ۸/۔

یَذْهَبَا: تثنیہ مذکر غائب مضارع ذِهَابٌ
سے متعدی بالباء وہ دونوں لیجائیں۔ زائل
کردیں۔ پ ۱۶/۱۲۔

یُذْهِبْکُمْ: واحد مذکر غائب مضارع مجزوم
اِذْهَابٌ سے کُمْ ضمیر مفعول۔ تم کو لیجائے ہلاک
کردے پ ۵/۱۵ پ ۱۵/ پ ۱۳/۳ پ ۲۲/۱۶۔

یُذْهِبْنَ: جمع مؤنث غائب مضارع

Marfat.com

اِذْهَابٌ سے ۔ دور کر دیتی ہیں دور کردینگی پ۱۲/۱ ۔

یُذْهِبَنَّ : واحد مذکر غائب مضارع بانون تاکید ثقیلہ اذھاب سے ۔ کیا دور کردیگا ۔ کیا زائل کر دیگا پ۱۴/۹ ۔

یَذْهَبُوْا : جمع مذکر غائب مضارع منفی مؤکد بمعنی ماضی ذھابٌ سے لیکن جواب شرط میں واقع ہونیکی وجہ سے ماضی پھر بمعنی حال ہو گیا وہ نہیں جاتے ہیں پ۱۸/۱۵ بمعنی ماضی کہ وہ نہیں گئے پ۲۱/۱۸ ۔ (دیکھو لَنَذْهَبَنَّ)

یُذِیْقَ : واحد مذکر غائب مضارع منصوب اِذَاقَةٌ مصدر (افعال) وہ چکھائے پ۱۴ پ۲۱/۸ (دیکھو نُذِیْقَنَّ اور نُذِقْهُ)

فصل الراء المهملة

یَرَ : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم رُؤْیَةٌ سے (فتح) منفی بمعنی ماضی (کیا) نہیں دیکھا پ۱۷/۳ پ۲۳/۴ (کہ اسکو) نہیں دیکھا ۔ پ۳۰/۱۵ مثبت وہ دیکھیگا پ۳۰/۲۴ ۔ (دیکھو تَرَیٰ)

یُرَادُ : واحد مذکر غائب مضارع مجہول اِرَادَةٌ مصدر (افعال) مقصود ہے ارادہ کی جاتی ہے پ۲۳/۱ (دیکھو نُرِیْدُ)

یُرَاءُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع مُرَاءَاةٌ مصدر (مُفَاعَلَةٌ) وہ دکھاوٹ کرتے ہیں ریاکاری کرتے ہیں پ۵/۱۸ پ۳۰/۳۲ (دیکھو نُرِیَ)

یَرْبِطَ : واحد مذکر غائب مضارع رَبْطٌ مصدر (ضرب) وہ مضبوط کردے پ۹/۱۶ ۔

رَبْطٌ مصدر متعدی بنفسہٖ (ضرب و نصر) باندھنا رَبَاطَةٌ مصدر لازم مضبوط اور بہادر ہونا رَبَطَ جَاشُہٗ وہ قوی دل ہوگیا رَبَطَ عَلٰی قَلْبِہٖ (متعدی بہ علیٰ) اسکے دل کو مضبوط کر دیا اسکو قوی دل کردیا رابط الجاش اور رَبِیْطُ الجاش میدانِ جنگ میں اپنی جگہ سے نہ ہٹنے والا بہادر رَابِطٌ تارک الدنیا درویش زاہد ۔ گوشہ نشین جنش رَابِطَةٌ بھاری لشکر (دیکھو رَابِطُوْا)

یَرْبُوْ : واحد مذکر غائب مضارع منفی رُبُوٌّ رَبَاءٌ مصادر (نصر) نہیں بڑھتا ہے پ۲۱/۷ مثبت منصوب کہ بڑھ جائے پ۲۱/۷ ۔

یُرْبِیْ : واحد مذکر غائب مضارع اِرْبَاءٌ مصدر (افعال) وہ بڑھاتا ہے ۔ پ۳/۶ ۔

رُبُوٌّ رَبْوَةٌ رُبَاةٌ رِبَاوَةٌ ٹیلہ ۔ بلندی رِبَا سود رَبَارٌ احسان رکھنا ۔

رَبَا رَابِیَۃٌ ٹیلہ کے اوپر پہنچ گیا رَبَا السَّوِیْقُ ستو میں پانی ڈالا جسکی وجہ سے ستو پھول گئے رَبَوْتُ رُبُوًّا اور رُبُوًّا میں نے پرورش پائی (نصر) رَبِیْتُ رَبَاءً اور رُبِیًّا میں نے پرورش پائی۔ (نصر اول واوی ہے اور دوسرا یائی) اِرْبَاءٌ (افعال) زیادہ دینا اور زیادہ لینا۔

یَرْتَابَ: واحد مذکر غائب مضارع منفی منصوب اِرْتِیَابٌ مصدر (افتعال) شک میں نہ پڑیں۔ پ ۲۹/۱۵۔

یَرْتَابُوْا: جمع مذکر غائب مضارع منفی مجزوم ارتیابٌ سے شک میں نہ پڑے۔ پ ۲۶/۱۴ (دیکھو مُرْتَابٌ)

یَرْتَدُّ: واحد مذکر غائب مضارع مجزوم مثبت اِرْتِدَادٌ مصدر (افتعال) لوٹ جائیگا مرتد ہو جائیگا پ ۶/۱۲ مرفوع منفی نہیں لوٹے گی پ ۱۳/۱۹ منصوب مثبت کہ لوٹے لوٹ کر آئے پ ۱۹/۸

یَرْتَدِدْ: واحد مذکر غائب مضارع ارتدادٌ سے لوٹ جائیگا مرتد ہو جائیگا پ ۲/۱۱ (دیکھو مُرْتَدٌّ۔ ر ت د)

یَرْتَعْ: واحد مذکر غائب مضارع رَتْعٌ مصدر (فتح) پھل کھائے مزہ اڑائے پ ۱۲/۱۲

رَتْعَۃٌ فراخی ارزانی رَاتِعٌ چرنیوالا رُتَّعٌ اور رُتُوْعٌ جمع مَرْتَعٌ چراگاہ۔ رَتْعٌ رُتُوْعٌ اور رِتَاعٌ مصادر (فتح) چرنا چرتے پھرنا مُرْتِعٌ فراخ حال۔ وسیع الرزق اِرْتَاعٌ (افعال) چرانا۔ سبزہ اگانا۔

یَرْتَقُوْا: جمع مذکر غائب امر اِرْتِقَاءٌ مصدر (افتعال) تو انکو چڑھ جانا چاہیئے پ ۲۳/۱۰۔ اِرْتِقَاءٌ (افتعال) اور تَرَقِّی (تفعل) زینہ بزینہ چڑھنا رَقٰی رُقِیًّا رُقْیَۃً (ضرب) منتر پڑھکر دم کرنا رَقِیَ اور رُقِیًّا (بواسطہ فی) سیڑھی پر چڑھنا (سمع) (بواسطہ الی) چڑھکر کسی کے پاس جا پہنچنا۔ اِرْقَ عَلٰی ظَلْعِکَ اپنی طاقت کے موافق چڑھو۔ ناقابل برداشت بوجھ نہ اٹھاؤ مِرْقَاۃٌ اور مَرْقَاۃٌ زینہ مَرَاقِی جمع۔

یَرِثُ: واحد مذکر غائب مضارع وِرَاثَۃٌ مصدر (حسب) وارث ہو حاصل ہو مالک ہو پ ۱۶/۴

یَرِثُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع وراثۃٌ مصدر (حسب) وارث ہوتے ہیں جانشین ہوتے ہیں پ ۹/۳ وارث ہونگے مالک ہونگے پ ۱۸/۱۔

یَرِثُهَا: واحد مذکر غائب مضارع وراثۃٌ سے ھا ضمیر مفعول وہ اسکا وارث ہوگا پ ۶/۴

Marfat.com

وارث ہونگے۔ پ ۱۷/۷ (دیکھو میراث)

یَرْجِعُ : واحد مذکر غائب مضارع منفی مرفوع رَجْعٌ مَرْجِعٌ مَرْجَعٌ مصادر (ضرب) نہیں جواب دیتا تھا۔ لوٹا کر بات نہیں کرتا تھا پ ۱۶/۱۴ مثبت۔ لوٹینگے۔ لوٹتے ہیں پ ۱۹/۱۸ باہم ملامت کرتے ہونگے۔ ایک دوسرے پر بات لوٹتا ہوگا۔ پ ۲۲/۱۰۔

یَرْجِعَ : واحد مذکر غائب مضارع منصوب رُجُوْعٌ اور رَجْعٌ مصدر (ضرب) لوٹ آئے پ ۲۶/۱۴

یُرْجَعُ : واحد مذکر غائب مضارع مجہول رَجْعٌ مصدر (ضرب) اِرْجَاعٌ مصدر (افعال) لوٹایا جاتا ہے لوٹایا جائیگا پ ۱۲/۱۰۔

یَرْجِعُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع منفی رَجْعٌ اور رُجُوْعٌ مصدر (ضرب) نہیں لوٹینگے پ ۱/۲ پ ۱۷/۷ پ ۲۳/۲۰،۲۶،۱ ثبت پ ۳/۱۶ برگشتہ ہوجائیں لوٹ پڑیں، پ ۹/۳،۲،۱ پ ۲۱/۱۵،۸ پ ۲۵/۱۱ پ ۲۶/۴ تو بکر لیں باز آجائیں پ ۱۳/۲ وہ واپس آجائیں پ ۱۷/۵ اسکی طرف) رجوع کریں (اس سے) پوچھیں پ ۱۹/۱۴۔ جواب دیتے ہیں پ ۲۵/۹ وہ (اللہ کیطرف) رجوع رکھیں۔

یُرْجَعُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع رَجْعٌ سے یا اِرْجَاعٌ سے منفی نہیں لوٹائے جائینگے پ ۲۰/۷ ثبت۔ لوٹائے جائینگے پ ۳/۱۷ پ ۱۰ پ ۱۶/۵ پ ۱۸/۱۵ پ ۲۴/۱۲۔ (دیکھو مرجعکم)

یَرْجُمُوْا : جمع مذکر غائب مضارع مجزوم رَجْمٌ مصدر (نصر) تمکو پتھر مار کر ہلاک دینگے پ ۱۵/۱۵ (دیکھو المرجومین)

یَرْجُوْ : واحد مذکر غائب مضارع رجاءٌ مصد (نصر) امید کرتا ہے امید رکھتا ہے پ ۱۶/۳ پ ۲۳/۱۵ ڈرتا ہے اندیشہ رکھتا ہے پ ۲۰/۱۳ پ ۲۱/۱۹ پ ۲۸/۷۔

یَرْجُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع رجا سے منفی۔ اندیشہ نہیں کرتے ہیں پ ۱۱/۶،۷ پ ۱۹/۲۰،۱ پ ۵/۱۸ نہیں ڈرتے تھے یقین نہیں رکھتے تھے پ ۳۰/۱ وہ امید نہیں رکھتے پ ۵/۱۲ ثبت۔ وہ امید رکھتے ہیں پ ۲/۱۶ پ ۵/۶ پ ۲۱/۱۲ جمع مؤنث غائب مضارع منفی وہ امید نہیں رکھتی ہیں پ ۱۸/۱۴ (دیکھو مرجوًّا)

یَرْحَمُ : واحد مذکر غائب مضارع مرفوع ثبت رَحْمٌ مصدر (سمع) رحم کریگا بخشدیگا پ ۲۰/۱۴ منصوب ثبت کہ تم پر رحم کرے پ ۱۵/۱ مثبت مجزوم وہ تم پر رحم کریگا منفی مجزوم (اگر) ہم پر رحم نہ کرے پ ۹/۸ (دیکھو اَرْحَمُ۔ راحمین۔ رحمۃ)

یُرِدْ : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم اِراد

مصدر (افعال) چاہے۔ چاہتا ہے ارادہ کرے۔
ارادہ کرتا ہے۔ ۴/۶ ۶/۱۰ ۸/۲ ۱۱/۱۲ ۱۴/۱۰ ۲۶/۹ ۔
(دیکھو یُرَادِدُ)

یُرَدُّ :۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول۔ رَدٌّ مصدر (نصر) منفی نہیں لوٹایا جائیگا ۱۳/۵ مثبت لوٹایا جاتا ہے ۱۲/۱۵ ۱۶/۸ ۲۵/۱ لوٹایا جائیگا۔ ۲۶/۲ (دیکھو مَرَدَّ اور نَرَدَّ)

یُرِدْنِ :۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم اِرَادَۃٌ سے اصل میں یُرِدْنِی تھا۔ نون وقایہ یاء متکلم مفعول (اگر) وہ مجھے (دکھ پہنچانا) چاہے ۲۳/۱۔ (دیکھو تُرَادِدُ)

یَرُدُّوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع منصوب رَدٌّ سے۔ لوٹا کر کر دیں ۳/۱۱ لوٹا کر کر دیں گے۔ ۴/۱۲،۱ (دیکھو مَرَدَّ)

یُرْدُوْا :۔ جمع مذکر غائب مضارع اِرْدَاءٌ مصدر (افعال) رَدْیٌ مادہ۔ کہ وہ ہلاکت میں ڈال دیں۔ ہلاک کر دیں۔ یہ لفظ مہموز اللام نہیں ہے۔ ناقص یائی ہے۔ ۸/۳
رَدِیٌّ ہلاک۔ رَدْیٌ اور رَدَیَانٌ مصدر لازم (ضرب) کود کر چلنا۔ لڑکنا۔ متعدی ریزہ ریزہ، چورا کر دینا۔ کوٹنا۔ رَدْیٌ مصدر (سمع) ہلاک ہونا۔ اِرْدَاءٌ (افعال) ہلاک کرنا مشقت میں ڈال دینا تَرْدِیَۃٌ (تفعیل) کنویں میں ڈال دینا رَدَاہُ بِالْحِجَارَۃِ پتھروں سے مار کر اس کو گرا دیا۔
رَدٰی ہلاکت۔ رَدَاۃٌ بڑا پتھر۔ مِرْدَاۃٌ اور مِرْدٰی پتھر شکن آلہ۔ رِدَا۔ رِدَاءٌ۔ رِدَۃٌ چادر۔ تلوار۔ عقل۔ جہالت۔ ہر وہ چیز جو موجب زینت یا سبب عیب ہو۔ غَمْرُ الرِّدَاءِ وسیع چادر والا یعنی بڑا سخی۔ خفیف الرداء۔ کم عیال آدمی۔ اور وہ شخص جس پر قرض کم ہو۔

یُرَدُّوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع مجہول رَدٌّ مصدر (نصر) وہ لوٹائے جائیں گے ۱/۱۰ ۱۱/۲۔ (دیکھو مَرَدَّ)

یَرُدُّوْنَکُمْ ۔ جمع مذکر غائب مضارع معروف رَدٌّ مصدر (نصر) کُمْ مفعول کہ وہ تم کو لوٹا دیں مرتد بنا دیں ۱/۱۲ (دیکھو مَرَدَّ)

یَرْزُقُ :۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع رِزْقٌ مصدر (نصر) وہ رزق دیتا ہے دیگا ۲/۱۰ ۳/۱۲ ۱۱/۹ ۱۸/۱۱ ۲۰/۱ ۲۱/۲ ۲۲/۱۳،۹ ۲۵/۳ ۲۹/۲۔
(دیکھو رَزَقَکَ)

یَرْزُقَنَّھُمْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع بانون

تاکید۔ رِزْقٌ سے۔ ھُمْ ضمیر مفعول۔ وہ ان کو ضرور ہی روزی کرے گا۔ دیگا۔ پ ۱۷/۱۵ ۔

یُرْزَقُوْنَ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجہول رِزْقٌ سے وہ دیے جائیں گے۔ ان کو دیا جائیگا پ ۴/۸ ۲۴/۱۰ ۔

یَرْزُقْہُ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم رِزْقٌ سے۔ ہٗ ضمیر مفعول۔ وہ اس کو رزق دیگا پ ۲۸/۱۷ (دیکھو مَرْزُقْ)

یُرْسِلُ } ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف
یُرْسِلَ } اِرْسَالٌ مصدر (افعال) مرفوع
یُرْسِلِ } بھیجتا ہے پ ۷/۱۴ پ ۸/۱۴ پ ۱۳/۸ پ ۲۰/۱ پ ۲۴/۲
منصوب بھیجے پ ۱۵/۱۷ پ ۲۵/۲ پ ۲۹/۲ بمعنی مصدر بھیجنا پ ۲۱/۸ مجزوم مکسور بالوصل بھیجیگا پ ۱۲/۵ پ ۲۹/۹ ۔

یُرْسَلُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول اِرْسَالٌ سے چھوڑا جائیگا بھیجا جائیگا پ ۲۷/۱۲ (دیکھو مُرْسِلٌ)

یَرْشُدُوْنَ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع رُشْدٌ مصدر (نصر) وہ سیدھے راستہ پر جائیں ہدایت پا جائیں پ ۲ (دیکھو مَرْشَدٌ)

یُرْضِعْنَ: ۔ جمع مؤنث غائب مضارع بمعنی امر استحبابی (معالم) اِرْضَاعٌ مصدر (افعال)

ودودھ پلائیں پ ۲/۱۴ (دیکھو مَرَاضِعُ اور مُرْضِعَۃٌ)

یَرْضَوْہُ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع رِضَیٌ مصدر (سمع) کہ اس کو وہ پسند کریں پ ۸/۱ ۔

یُرْضُوْکُمْ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع اِرْضَاءٌ مصدر (افعال) کہ تم کو وہ راضی کر دیں خوش کر دیں راضی رکھیں پ ۱۰/۱۴ ۔

یُرْضُوْنَکُمْ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع اِرْضَاءٌ مصدر (افعال) تم کو خوش کرتے ہیں پ ۱/۷ ۔

یَرْضَوْنَہٗ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع رِضَیٌ سے (سمع) وہ اس کو پسند کرتے ہیں کریں گے پ ۱۵/۱۵

یَرْضَہُ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم اصل میں یَرْضٰی تھا رِضَیٌ مصدر ہٗ ضمیر مفعول وہ اس کو پسند کرتا ہے۔ پ ۲۳/۱۵ ۔

یَرْضٰی: ۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع رِضَیٌ سے منفی غیر پسندیدہ پ ۵/۱۲ راضی نہیں ہوتا خوش نہیں ہوتا پ ۱۱/۱ پسند نہیں کرتا پ ۲۳/۱۵ مثبت پسند کرے۔ راضی ہو جاتے پ ۲۷/۶ خوش ہو جائیگا پ ۳۰/۱۱

یَرْضَیْنَ: ۔ جمع مؤنث غائب مضارع رِضَیٌ سے۔ راضی رہیں گی پ ۲۲/۲ (دیکھو مَرْضَاۃٌ مَرْضِیًّا رَاضِیَۃٌ)

یَرْغَبُ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع رَغْبٌ

مصدر (سمع) روگردانی کریگا۔ منہ موڑیگا۔ پ ۱/۲۶ ۔

یَرْغَبُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی رَغْبٌ مصدر (سمع) نہ عزیز سمجھیں پ ۱۱/۴ (دیکھو تَرْغَبُوْنَ، رَاغِبٌ)

یَرْفَعُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع بمعنی حکایت حال ماضی۔ رَفْعٌ مصدر (فتح) اونچا کر رہا تھا۔ اشعار ہا تھا پ ۱/۱۵ اونچا کرتا ہے بلند کرتا ہے اٹھاتا ہے ۲۳/۱۳ ۔

یَرْفَعِ ۔ واحد مذکر غائب مضارع رَفْعٌ سے اونچا کرے گا۔ بلند کرے گا۔ پ ۳۵/۲ ۔

یَرْقُبُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی مجزوم رَقْبٌ (نصر) پاس لحاظ نہ کریں گے، رعایت نہیں کریں گے۔ پ ۱/۸

یَرْقُبُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع رَقْبٌ (نصر) پاس لحاظ نہ کریں پ ۱/۸ (دیکھو یَتَرَقَّبُ۔ مُرْتَقِبُوْنَ)

یَرْکَبُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع رَکِبَ رکوبٌ مصدر (سمع) وہ سوار ہوتے ہیں پ ۲۳/۲ (دیکھو رَکِبُوْا اِرْکَبْ)

یَرْکُضُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع رَکْضٌ مصدر (نصر) تیزی کے ساتھ بھاگنے لگے پ ۱۷/۲ (دیکھو تَرْکُضُوْا اُرْکُضْ)

تَرْکَعُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع منفی رُکُوْعٌ مصدر (فتح) نہیں جھکتے یعنی نماز نہیں پڑھتے (اطلاق جزء علی الکل۔ مدارک و معالم و کبیر)

حضرت ابن عباس نے فرمایا یہ بات اُن سے قیامت کے دن کہی جائے گی جبکہ وہ سجدہ کرنا چاہیں گے مگر نہ کرسکیں گے گویا ابن عباس کے نزدیک اس آیت میں رکوع سے مراد سجدہ ہے۔ ۲۹/۲۲ (دیکھو ارکعوا۔ ارکعی۔ راکعین)

یَرْکُمَہٗ ۔ واحد مذکر غائب مضارع رَکْمٌ مصدر (نصر) ہٗ ضمیر مفعول۔ اس کو تہ بر تہ کر کے ڈھیر لگا دیتے پ ۹/۱۸ ۔ (دیکھو مَرْکُوْمٌ)

یَرْمِ ۔ واحد مذکر غائب مضارع رَمْیٌ مصدر (ضرب) اصل میں یَرْمِیْ تھا شرط کی وجہ سے یا کو گرادیا۔ تہمت لگاتا ہے الزام لگاتا ہے ۵/۱۴

یَرْمُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع رَمْیٌ سے۔ تہمت لگاتے ہیں۔ ۱۸/۹، ۱۰ ۔

رَمَاءٌ ۔ سود۔ یعنی حضرت عمر نے فرمایا تھا

لَا تَشْتَرُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا يَدًا بِيَدٍ هَا وَهَا إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمُ الرِّمَا

Marfat.com

رَمِیٌّ ایک چھوٹے چھوٹے ٹکڑے رَمِیَّۃٌ تیر سے گرایا ہوا شکار۔ حدیث میں آیا ہے کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ جس تیر شکار کے پار ہو جاتا ہے۔ اصل میں رَمِیْیَۃٌ بروزن فعیلۃ صفت مشبہ کا صیغہ ہے جو مَرْمِیَّۃٌ کے معنی میں مستعمل ہے۔ مَرَامَاۃ جانور کی کھری۔ مَرْمِیٰ مقصد لَیْسَ وَرَاءَ اللّٰہِ مَرْمِیٰ اللہ کے سوا کوئی مقصد نہیں۔ الحدیث۔ رَمَی الشَّیْءَ اور رَمٰی بِہٖ اس کو ہاتھ سے پھینکدیا۔ رَمٰی عَلَی الْخَمْسِیْنَ وہ پچاس سے زائد ہے۔ رَمٰی لَہٗ۔ دعا ہے اللہ اس کی مدد کرے۔ رَمٰی فِیْ مَدْعَاہ ہے خدا اس کو مارے رَمَاہُ بِہٖ اس کو متہم کیا۔ گالی دی رَمٰی السَّھْمَ عَنِ الْقَوْسِ کمان سے تیر مارا۔ ابن سکیت کے نزدیک علی القوس کہنا بھی جائز ہے اِرْمَاءٌ ہاتھ سے پھینکنا تیر مار کر گرا دینا۔ سود دینا۔ ھُمَا تَمِیْ نگراں

یَرَوْا :۔ جمع مذکر غائب مضارع مجزوم رؤیتہ (م) مثبت وہ دیکھ لیں پ ۷/۷ پ ۹/۴ پ ۲۷/۸، ۴، ۲ منفی بمعنی ماضی انہوں نے نہیں دیکھا کیا ان کو نہیں معلوم رویت کبھی عینی ہوتی ہے کبھی دماغی اسی لیے دیکھنے اور کہیں جاننے کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ پ ۷

پ ۹/۸ پ ۱۳/۱۲ پ ۱۴/۱۲، ۱۷، ۱۶ پ ۱۵/۱۱ پ ۱۹/۵ پ ۲۰/۱۴، ۱۳ پ ۲۱/۲، ۷، ۱۶ پ ۲۲/۷ پ ۲۳/۱، ۴ پ ۲۴/۱۶ پ ۲۶/۴ پ ۲۹/۲ ۔

یَرَوْا :۔ جمع مذکر غائب مضارع منصوب رؤیۃ سے یہاں تک کہ وہ دیکھ لیں۔ پ ۹/۴ پ ۱۱/۱۵ پ ۱۹/۱۵ ۔

(دیکھو تَرٰی)

یُرَوْا :۔ جمع مذکر غائب مضارع مجہول رُؤْیَۃٌ سے کہاں کو دکھائے جائیں۔ پ ۳۰/۲۴ ۔

یَرَوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع معروف رؤیتہ سے منفی۔ کیا وہ نہیں دیکھتے ہیں پ ۱۱/۵ پ ۱۴/۴ کیا وہ نہیں دیکھتے تھے حکایت حال ماضی پ ۱۶/۱۲ وہ نہیں دیکھیں گے پ ۲۹/۱۹ کیا وہ دیکھتے نہ تھے پ ۱۹/۲ مثبت۔ وہ دیکھیں گے پ ۲/۴ پ ۱۹/۱ پ ۲۶/۴ پ ۳۰/۴۔ وہ جانتے ہیں وہ اس کو (دور) سمجھتے ہیں۔ ان کی نظر میں وہ (دور ہے) پ ۲۹/۷ وہ انکو دیکھ رہے تھے پ ۳/۱

یَرْھَبُوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع رَھَبٌ مصدر (فتح) وہ ڈرتے ہیں پ ۹ (دیکھو رَھَبًا اور رھبانیۃ)

یَرْھَقُ :۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی رَھَقٌ مصدر (سمع) نہیں چھائے گی۔ پ ۱۱/۸

(دیکھو تَرْھَقُھُمْ)

یُرْهِقَ:۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب مثبت ارهاقٌ مصدر (افعال) کہ ان پر ڈال دے چڑھا دے۔ مبتلا کردے یا مکلف اور مجبور کردے ابن عباس. ۱۲/۱۔

رُھَاقٌ مقدار رَہِیْق شراب۔ رَھَقَاً تیز رفتار رَھَقٌ حماقت۔ بدی ظلم۔ فتنہ انگیزی نافرمانی ارتکاب حرام جھوٹ، ناقابل برداشت کام پر مجبور کرنا، رَھَقٌ مصدر (سمع) چھا جانا، پالینا، پہنچ جانا۔ اِرْهَاقٌ (افعال) برانگیختہ کرنا، کسی چیز کو دوسری چیز سے ملا دینا، ناقابل برداشت کام پر مجبور کرنا کسی کام میں دشواری پیدا کرنا۔ تَرْهِیْقٌ کسی پر کسی برائی کا الزام رکھنا۔ مُرَاهِقٌ قریب بلوغ لڑکا۔

یَرٰی:۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف رُؤْیَةٌ سے۔ دیکھ لیتے ۲/۴ دیکھیں گے ۱۱/۲۱ جانتے ہیں ۲۲/۲ دیکھتا ہے ۲۷/۵ دیکھ رہا ہے ۲۷/۲ ۳۰/۲۱ دیکھے ۳۰/۴۔

یُرٰی:۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول منفی نہ دکھائی دیتا تھا۔ حکایت حال ماضی ۲۶/۴ مثبت دیکھی جائیگی۔ ۲۷/۲ (دیکھو تَرٰی)

یُرِیْدُ:۔ واحد مذکر غائب مضارع اِرَادَةٌ مصدر (افعال) منفی وہ نہیں چاہتا ارادہ نہیں کرتا ۲/۲۰۸ ۲/۲ ۶/۱۲۶ ۲۲/۹ مثبت چاہتا ہے ارادہ کرتا ہے ۲۸/۱۰۶ ۳/۱ ۴/۱۶۷،۲ ۵/۱۹،۳،۲ ۶/۵ ۶/۹ ۲۶/۱۱ ۷/۲ ۹/۱۵،۴ ۱۰/۱۷،۱۳،۵ ۱۲/۹،۳،۲ ۱۵/۲ ۱۶/۱ ۱۷/۹ ۱۸/۲ ۱۹/۷ ۲۲/۱۳،۱۱ ۲۵/۴ ۲۹/۱۷،۱۶ ۳۰/۱۰ (دیکھو تُرِیْدُ)

یُرِیْدَا:۔ تثنیہ مذکر مضارع مجزوم اِرَادَةٌ سے وہ دونوں چاہیں گے۔ ۵/۲۔

یُرِیْدَانِ:۔ تثنیہ مذکر مضارع مرفوع اِرَادَةٌ سے۔ وہ دونوں چاہتے ہیں۔ ۱۶/۱۲

یُرِیْدُوْا۔ جمع مذکر مضارع مجزوم اِرَادَةٌ وہ چاہیں گے ۱۰/۶،۴۔

یُرِیْدُوْنَ:۔ جمع مذکر مضارع مرفوع اِرَادَةٌ سے منفی وہ نہیں چاہتے ۲۰/۱۲ ۲۱/۱۸ مثبت وہ چاہتے ہیں ۵/۹،۶،۴ ۶/۱ ۷/۱۲ ۱۰/۱۱ ۱۵/۱۶ ۲۰/۱۱ ۲۱/۷ ۲۶/۱۰ ۲۷/۴ ۲۸/۹ وہ آرزو کرتے ہیں ۶/۱۰ (دیکھو تُرِیْدُ)

یَرَاكَ:۔ واحد مذکر غائب مضارع ك مفعول تجھے دیکھتا ہے۔ دیکھ رہا ہوتا ہے۔ ۱۹/۱۵

یَرَاكُمْ:۔ واحد مذکر غائب مضارع رُؤْیَةٌ سے کُمْ ضمیر مفعول ۔ وہ تم کو دیکھتا ہے ۸/۱ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ ۱۱/۵۔

یُرِیْكُمْ۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع۔

Marfat.com

اِرَاءَةٌ مصدر (افعال) وہ تم کو دکھاتا ہے۔ پ ۱/۹
پ ۳/۸ پ ۲۱/۱ پ ۲۲/۱۲ وہ تم کو دکھائے گا۔ پ ۲۰/۲

يُرِيَكُمْ: واحد مذکر غائب مضارع منصوب اِرَاءَةٌ سے۔ تاکہ وہ تم کو دکھا دے۔ پ ۲۱/۱۳

يُرِيكُمُوهُمْ: واحد مذکر غائب مرفوع اِرَاءَةٌ سے كُمُو مفعول اول هُمْ مفعول دوم۔ كُمْ اور كُمُو میں صرف املائی اور اشباعی فرق ہے معنی دونوں کے ایک ہیں وہ دکھا رہا تھا تمہاری نظروں میں اُن کو۔ پ ۱۰۔

يُرِيكَهُمْ: واحد مذکر غائب مضارع اِرَاءَةٌ سے كَ مفعول اول هُمْ مفعول دوم۔ وہ دکھا رہا تھا تجھے ان کو۔ پ ۱۰

يُرِيَهٗ: واحد مذکر غائب مضارع منصوب اِرَاءَةٌ سے ہٗ مفعول اول۔ تاکہ اس کو دکھا دے پ ۶/۹ (دیکھو ن ی ل)

يَرَاهَا: واحد مذکر غائب مضارع منفی رُؤْيَةٌ سے۔ نہ دیکھ سکے اس کو۔ پ ۱۸/۱۱ -

يُرِيهِمْ: واحد مذکر غائب مضارع اِرَاءَةٌ سے هُمْ ضمیر مفعول۔ وہ ان کو دکھائیگا۔ پ ۲/۴

يُرِيَهُمَا: واحد مذکر غائب مضارع منصوب اِرَاءَةٌ سے۔ هُمَا ضمیر تثنیہ مفعول۔ تاکہ وہ اُن دونوں کو دکھائے پ ۸ (دیکھو ن ی ل)

فَصْلُ الزَّاءِ الْمُعْجَمَةِ

يَزَالُ: واحد مذکر غائب مضارع منفی زَوَالٌ مصدر۔ فعل ناقص ہمیشہ رہے گا۔ پ ۱۱/۲ پ ۱۳/۱۰ پ ۱۷/۱۴

زَوَالٌ مصدر۔ جگہ سے ہٹ جانا۔ اس کے مشتقات باب نَصَرَ سے آتے ہیں بو علی نے کہا باب سَمِعَ سے بھی کبھی آتے ہیں زُؤُولٌ زَدِيلٌ زَوْلٌ زَوَلَانٌ بھی مصادر آتے ہیں زَالَ النَّہار دن چڑھ گیا۔ زَالَ زَوَالُہٗ بددعا ہے وہ ہلاک ہو جائے۔ زَالَتِ الشَّمْسُ سورج ڈھل گیا زَالَتِ الْخَيْلُ بِرُكْبَانِهَا گھوڑے اپنے سواروں کو لیکر چل دیئے۔ زَالَ زَائِلُ الظِّلِّ دوپہر ٹھہر گئی۔ زَالَ متعدی بھی ہے اس وقت سَمِعَ اور ضَرَبَ سے آتا ہے جیسے زَالَهٗ اس کو جگہ سے ہٹا دیا۔ اگر زَالَ پر حرف نفی آ جاتا ہے تو فعل ناقص بن جاتا ہے اور دوام و تسلسل کا معنی ہو جاتا ہے کیونکہ عدم زوال کیلئے کسی کام کا پیہم کرنا یا ہونا لازم ہے زوال نام ہے انقطاع کا اور عدم انقطاع کا معنی ہے دوام۔

اِزَالَةٌ (افعال) اور تَزْيِيلٌ (تفعیل)

Marfat.com

متعدی ہیں کسی کو جگہ سے ہٹا دینا۔ باب افتعال سے اِزدیال بھی متعدی ہے۔ مُزَادلتہ اُوْ زِوَلُ (مفاعلۃ) کسی کام کا ارادہ کرنا استعمال کرنا اور استعمال کرنے میں مشقت اٹھانا تَزَاوُلٌ (تفاعل) کسی کام میں مشغول ہونا تَزَوُّلٌ (تفعل) متعدی۔ اصلاح اور درستی کرنا لازم۔ بہت چالاک ہو جانا۔

یَزَالُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع منفی فعل ناقص وہ برابر رہیں گے۔ ہمیشہ رہیں گے پ ۱۲/۱۰ ۱۱ -

یُزْجِیْ: واحد مذکر غائب مضارع اِزْجَاءٌ مصدر (افعال) چلاتا ہے ہنکاتا ہے (دیکھو مُزْجَاۃٍ)

یَزِیْدُ: واحد مذکر غائب مضارع۔ زِیَادَۃٌ مصدر (ضرب) مثبت بڑھائیگا پ ۱۲/۵ منفی نہیں بڑھایا۔ پ ۲۹/۱۰ ۹ -

یَزْدَادَ: واحد مذکر غائب مضارع منصوب اِزْدِیَادٌ مصدر (افتعال) تاکہ بڑھ جائے زیادہ ہو جائے پ ۲۹/۱۵ -

یَزْدَادُوْا - جمع مذکر غائب مضارع منصوب اِزْدِیَادٌ مصدر (افتعال) تاکہ بڑھ جائیں پ ۴

پ ۲۶ (دیکھو مَزِیْد۔ نَزِد۔ نزداد)

یَزِدُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مرفوع دِرْزُرٌ مصدر (ضرب) وہ اٹھائیں گے اپنے اوپر لادیں گے بک پ ۱۴ (دیکھو وَازِرَۃٌ)

یَزْعُمُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مرفوع زُعْمٌ مصدر (نصر) وہ گمان کرتے ہیں دعوی کرتے ہیں۔ پ ۵ (دیکھو تَزْعُمون۔ زعمتم زعیمٌ)

یَزِغْ: واحد مذکر غائب مضارع مجزوم زَیْغٌ مصدر (ضرب) مڑ جائیگا پھر جائیگا۔ عدول کریگا پ ۲۲/۸ (دیکھو زاغ۔ زَیْغٌ)

یَزِفُّوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مرفوع زَفٌّ۔ زَفِیْفٌ زُفُوْفٌ (ضرب) دوڑتے ہوئے پ ۲۳/۷۔ زَفٌّ اور زِفَافٌ مصدر (نصر) بھیجنا۔ زَفَّ الْعَرُوْسَ اِلٰی زَوْجِہَا دلہن کو شوہر کے پاس بھیجیا۔ زَفٌّ زَفِیْفٌ زُفُوْفٌ (ضرب) دوڑنا۔ تیزی سے گزرجانا۔ زَفَّ الظَّلِیْمُ شتر مرغ دوڑا زَفَّ الرِّیْحُ ہوا تیز چلی زَفَّ الْبَرْقُ بجلی چمکی -

اِزْفَافٌ (افعال) برانگیختہ کرنا۔ تیز ہنکانا بھیجنا۔ تیز چلنا۔ دوڑنا -

Marfat.com

یُزَکُّوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع
تَزْکِیَۃٌ مصدر (تفعیل) پاک قرار دیتے ہیں ۵/۴
(دیکھو تَزَکّٰی۔ تَزَکُّوْا۔ زکوٰۃ)

یُزَکِّیْ :۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع تَزْکِیَۃٌ
مصدر (تفعیل) پاک کرتا ہے پاک قرار دیتا ہے
۵/۴ ۱۸/۹ ۔

یَزَّکّٰی :۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع تَزَکِّیْ
مصدر (تفعل) اصل میں یَتَزَکّٰی تھا۔ پاکیزگی حاصل
کرنا۔ پاک ہو جانا۔ ۳۰/۵ ۔

یُزَکِّیْکُمْ :۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع تَزْکِیَۃٌ
مصدر (تفعیل) کُمْ ضمیر مفعول۔ تم کو پاکیزہ کرتا
ہے۔ پاک بناتا ہے۔ ۲/۲ ۔

یُزَکِّیْہِمْ :۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع تَزْکِیَۃٌ
مصدر (تفعیل) ہِمْ ضمیر مفعول منفی ان کو پاک
نہیں کرے گا ۵/۲ ۱۲/۲ ۔

نصبت۔ پاک کر دے۔ پاک بنا دے ۱۵
پاک بناتا ہے پاکیزہ کر دیتا ہے ۸ ۲۸/۱۱ (دیکھو
تَزَکّٰی۔ تَزَکُّوْا۔ زکوٰۃ۔ زَکَاۃً ۔

یُزْلِقُوْنَکَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع ازلاق
مصدر (افعال) کَ ضمیر مفعول۔ تجھے وہ پھسلا دیں گے
گرا دیں۔ ۲۹/۴ تجھے وہ غضبناک نظروں سے

گھور کر دیکھتے ہیں۔ زَلِقٌ۔ زَلَقٌ زَلَاقَۃٌ پھسلن
پھسلنے کی جگہ۔ زَلَقٌ چکنی صاف زمین چٹیل زَلِقَ
مصدر (سمع ونصر) پھسلنا۔ زَلِقَ بِمَکَانِہٖ (نصر)
دل تنگ ہو کر کسی جگہ کو چھوڑ دیا۔ زَلْقٌ مصدر
(ضرب) پھسلا دینا۔ ہٹا دینا ایک طرف کر دینا
زَلَقَ رَأْسَہٗ۔ اس کا سر مونڈ دیا۔ اِزْلَاقٌ (افعال)
پھسلانا۔ اَزْلَقَہٗ بِالْبَصَرِ غضبناک نظر سے گھور کر
دیکھنا صاحب قاموس نے لکھا ہے۔ اَزْلَقَ فُلَانًا
بِبَصَرِہٖ اِذَا نَظَرَ اِلَیْہِ نَظَرَ مُتَسَخِّطٍ۔ تَزْلِیْقٌ
(تفعیل) پھسلانا۔ بدن پر اتنا تیل ملنا کہ ہاتھ پھسل جائے

یَزْنُوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی زِنَاءٌ
مصدر (ضرب) وہ زنا نہیں کرتے۔ ۱۹/۴

یَزْنِیْنَ :۔ جمع مؤنث غائب مضارع منفی
زِنَاءٌ مصدر (ضرب) وہ زنا نہیں کریں گی۔ ۲۸

زِنًی اور زِنَاءٌ مصدر (ضرب) زنا کرنا۔ زنی
فُلَانًا اور زَنّٰی فُلَانًا (تفعیل) کسی پر زنا کا الزام
لگایا زانی کہا۔ زَنْیَۃٌ آخری بیٹا۔ زَنْیَۃٌ اور زِنْیَۃٌ
بمعنی زنا۔ ہُوَ زِنْیَۃٌ اولادِ حرام۔

یہ مادہ ناقص یائی ہے۔ اگر مہموز اللام ہو تو
معنی میں بکثرت اختلاف ہو جائیگا۔ مثلاً زَنَاءٌ
وہ شخص جس کو پیشاب یا پاخانہ کی سخت ضرورت

Marfat.com

ہو حدیث میں ہے نُھِیَ اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ وَ ھُوَ زَنَاءٌ
زَنَاءٌ یعنی اس کی پیشاب پکڑی۔ زَنَأَ اور زُنُوْءٌ کے معنے
زَنَأَ اِلَیْہِ کا معنی قریب ہونے کا بھی ہے
زَنَأَ الظِّلُّ سایہ کم ہو گیا۔ زَنَأَ فُلَانٌ وہ خوش ہوا
دوڑا۔ زَنَأَ بَوْلُہٗ اس کا پیشاب بند ہو گیا
اَزْنَأَہٗ (افعال) مجبور کر دینا۔ روک دینا
تَزْنِئَۃٌ (تفعیل) تنگ کر دینا۔ یہ تمام معانی
اس مادہ سے تعلق رکھتے ہیں جو مہموز اللام ہے

یُزَوِّجُھُمْ۔ واحد مذکر غائب مضارع
تَزْوِیْجٌ مصدر (تفعیل) ان کو جمع کر دیتا ہے (مولانا
تھانوی) جوڑے جوڑے بنا دیتا ہے۔ ۴۲/۵۰ (دیکھو
زوج۔ زوجاً۔ ازواج)

یَزِیْدُ: واحد مذکر غائب مضارع مرفوع
زِیَادَۃٌ سے متعدی مثبت وہ بڑھاتا ہے بڑھائے
گا۔ ۲/۶ ۱۲/۱۵ ۸/۱۶ ۱۳/۲۲ ۴/۲۵ منفی وہ نہیں
بڑھاتا ہے ۹،۶،۵/۱۵ ۱۷/۲۲ ۔

یَزِیْدَ۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب
زِیَادَۃٌ سے متعدی کہ وہ بڑھا دے ۱۱/۱۸ ۱۶/۴۲
(دیکھو مَزِیْد)

یَزِیْدَنَّ۔ واحد مذکر غائب مضارع بانون
تاکید ثقیلہ۔ زِیَادَۃٌ سے متعدی بلا شبہ بڑھا دے گا

۱۲،۱۳/۱۷ ۔

یَزِیْدُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع
زِیَادَۃٌ سے لازم بحکایت حال ماضی۔ وہ زیادہ
تھے۔ ۹/۲۳ ۔

یَزِیْغُ: واحد مذکر غائب مضارع زَیْغٌ
(ضرب) پھرنے لگے تھے۔ پھر جانے کے قریب
ہو گئے تھے ۲/۱۱ (دیکھو زیغ)

فصل السین المہملہ

یُسَارِعُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع
مُسَارَعَۃٌ مصدر (مفاعلۃ) وہ جلدی کرتے
ہیں۔ تیزی کے ساتھ داخل ہوتے ہیں ۹،۱۲/۴
۱۲،۱۳/۶ ۶/۱۷ ۴/۱۸ (دیکھو سرعاً)۔

یُسَاقُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مُسَاوَقَۃٌ
مصدر (مفاعلۃ) وہ ہنکائے جا رہے ہیں ۱۵/۹
دیکھو اَلْمَسَاقُ)

یَسْئَلُ: واحد مذکر غائب مضارع معروف
مرفوع سُؤَالٌ مصدر (فتح) منفی نہیں پوچھے گا ۲۹/ب
مثبت۔ پوچھتا ہے ۱۶/۲۹ منصوب: تاکہ پوچھے
۱۶/۲۱ ۔

یُسْئَلُ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول منفی۔

Marfat.com

نہیں پوچھا جائیگا ۱۱/۲ ۲۰/۱۱ ۲۷/۱۲

یعنی اس غرض سے ان سے سوال نہیں کیا جائیگا کہ اُن کے جواب دینے کے بعد اللہ کو انکے اعمال کا علم ہو جائیگا کیونکہ انکے اعمال نامے پہلے ہی لکھے ہوئے موجود ہوں گے اور اللہ کو ان کے اعمال پہلے ہی معلوم ہوں گے (مجاہد و قتادہ۔ عوفی کی ایک روایت ابنِ عباس سے بھی یہی ہے) دوسری روایت سے ابنِ عباس کا قول مروی ہے کہ فرشتے ان سے اعمال نہیں پوچھیں گے بلکہ پیشانیاں دیکھ کر مجرموں کی شناخت کریں گے (و ہذا قول مجاہد)

حضرت ابن عباس کا مشہور قول یہ ہے کہ مجرموں سے سوال یہ ہوگا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ یہ نہ ہوگا کہ بتاؤ تم نے کیا کیا کیا؟

اس طرح آیت النسألنهم اجمعين اور اس آیت کا ظاہری تضاد دور ہو گیا۔ عکرمہ نے کہا نفی سوال اور ایجاب سوال دونوں کا مقام جُدا جُدا ہوگا ایک جگہ اور ایک وقت سوال ہوگا دوسری جگہ اور دوسرے وقت نہ ہوگا۔ ابو العالیہ نے کہا مطلب یہ ہے کہ غیر مجرم سے مجرم کے متعلق بازپرس نہ ہوگی۔ معالم۔ زیادہ قوی حضرت ابنِ عباس کا مشہور قول ہے۔

يَسْأَلُكَ :- واحد مذکر غائب مضارع كَ ضمیر مفعول۔ آپ سے پوچھتے ہیں ۲/۱۲ آپ سے درخواست کرتے ہیں۔ ۶/۲

يَسْأَلُكُمْ :- واحد مذکر غائب مضارع مرفوع منفی کُم ضمیر مفعول۔ وہ تم سے نہیں مانگتا ہے ۲۲/۱۱

يَسْأَلْكُمْ :- واحد مذکر غائب مضارع مجزوم منفی کم ضمیر مفعول۔ وہ تم سے طلب نہیں کریگا۔ ۲۶/۸

يَسْأَلْكُمُوْهَا :- واحد مذکر غائب مضارع مجزوم مثبت کُمُو ضمیر مفعول (اگر) وہ تم سے طلب کرے ۲۶/۸ کمو اور کم کا معنی ایک ہے صرف املائی اور اشباعی فرق ہے

يَسْأَلُوْا - جمع مذکر غائب امر غائب۔ ان کو طلب کرنا چاہیئے ۲۸/۸ -

يَسْأَلُوْنَ :- جمع مذکر غائب مضارع منفی معروف وہ نہیں مانگتے ہیں ۲/۵ مثبت وہ پوچھتے ہیں ۲/۱۲،۱۱،۱۰،۸ ۶/۵ ۹/۱۲،۱۵ ۱۶/۱۲،۱۵ ۲۱/۸ ۲۶/۸ ۳۰/۴ وہ مانگتے ہیں۔ وہ سوال کرتے ہیں۔ ۵/۱۰ -

يُسْأَلُوْنَ :- جمع مذکر غائب مضارع مثبت مجہول۔ ان سے بازپرس کی جائے گی ۱۶/۲ ۲۵/۸

يُسْأَلُنَّ :- واحد مذکر غائب مضارع بالنون تاکید مجہول۔ ضرور بازپرس کی جائے گی۔ ۲۰/۱۲

يَسْأَلُهُ :- واحد مذکر غائب مضارع ہٗ ضمیر مفعول

Marfat.com

اس سے اکتاتا ہے پ ۲۴/۱۹ (دیکھو سئمًا اور تسئلُ)

یَسْأَمُ - واحد مذکر غائب مضارع منفی سَآمَۃٌ مصدر (سمع) نہیں اکتاتا ہے کبیدہ خاطر نہیں ہوتا۔ پ ۲۵/۱ -

سَئِمٌ اور سَأْمٌ موت - رَجُلٌ سَئُوْمٌ اور سَئِیْمٌ اکتا جانیوالا کبیدہ خاطر۔ دل برداشتہ۔ آدمی سَأمٌ سَئَمٌ سَآمَۃٌ سَأْمٌ سَآمَۃٌ مصادر ہیں (سمع) کسی کام سے اکتا جانا کبیدہ خاطر ہو جانا۔ دل برداشتہ ہو جانا۔ اِسْاَمٌ (افعال) کبیدہ خاطر اور دل برداشتہ بنا دینا۔

یَسْأَمُوْنَ - جمع مذکر غائب مضارع منفی (سمع) وہ نہیں اکتاتے ہیں پ ۲۴/۱۹ - (دیکھو یَسْاَمُ)

یَسْبِتُوْنَ - جمع مذکر غائب مضارع منفی سَبْتٌ سے بنایا گیا ہے وہ سنیچر نہیں کرتے یعنی سنیچر نہ ہوتا تھا۔ ۹/۱۱ -

سُبْتٌ آسائش۔ سرگردانی بے ہوشی مدت زمانہ سنیچر کا دن کبھی پورا ہفتہ بھی مراد لے لیا جاتا ہے جیسے مَارَاَیْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا میں نے ہفتہ بھر سورج نہیں دیکھا۔ یعنی سنیچر سے سنیچر تک۔

سَبْتٌ مصدر سر مونڈنا لمبے بال لٹکانا۔ گردن مارنا سنیچر کا دن منانا۔ (نصر و ضرب)

سُبَاتٌ مصدر (نصر) سو جانا۔ مَسْبُوْتٌ مُردہ بیہوش۔ اِنْسِبَاتٌ (افعال) سنیچر کے دن میں داخل ہونا سنیچر منانا۔ آرام کرنا اِنْسِبَاتٌ۔ (انفعال) لمبا لمبا اور لمبا ہونا۔ (دیکھو اَلسَّبْتِ سُبَاتًا)

یُسَبِّحُ : - واحد مذکر غائب مضارع تَسْبِیْحٌ مصدر (تفعیل) وہ پاکی بیان کرتا ہے۔ پاک ہونیکا اقرار کرتا ہے۔ پ ۱۳/۸ ۱۵/۵ ۱۸/۱۲ ۲۸/(۱۵،۱۱،۱) آیت ۱۸/۱۱ کی تفسیر میں عام اہل تفسیر نے تفصیل لکھا ہے یعنی نماز پڑھتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس کا قول مروی ہے۔ اَلتَّسْبِیْحُ بِالْغُدُوِّ صَلٰوۃُ الضُّحٰی یعنی صبح کی تسبیح سے صلوٰۃ چاشت یا نماز اشراق مراد ہے۔ اس قول کے علاوہ تمام اہل تفسیر نے فرض نمازیں مراد لی ہیں۔

یُسَبِّحْنَ - جمع مؤنث غائب مضارع تسبیح سے اللہ کی پاکی بیان کرتے تھے پ ۱۷/۶ ۲۳/۱۱

یُسَبِّحُوْنَ - جمع مذکر غائب مضارع تسبیح سے۔ وہ پاکی بیان کرتے ہیں۔ پ ۹/۱۲ ۱۴/۲ ۲۴/(۵،۲،۱۹) ۲۵/۲ -

Marfat.com

يُسَبِّحُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع تَسْبِيْحٌ
مصدر (فتح) تیرتے ہیں۔ تیزی اور ہموار رفتار
سے چلتے ہیں۔ (لغوی) ۱۶/۲ ۲۲/۲ ۔

يَسْبِقُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی
سَبْقٌ (ضرب) اس سے وہ سبقت نہیں کرتے
پ۲ (دیکھو سَبَقًا اور نَسْتَبِقُ)

يَسُبُّوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجزوم
سَبٌّ مصدر (نصر) وہ گالی دیں گے۔ برا کہیں گے ۷/۱۹
اَسْبُوْبَۃٌ گالی۔ سَبَّۃٌ مقعد۔ مدت۔ مَسَبَّۃٌ
عار کی بات۔ برا گالی خورا۔ سُبَیْبَۃٌ۔ مُسَبَّبَۃٌ
مِسَبٌّ بہت گالیاں دینے والا۔ سَبٌّ اور
سِبِّیْبٰی مصدر (نصر) گالیاں دینا۔

يَسْتَاْخِرُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع
منفی (استفعال) وہ دیر نہیں کر سکتے ۸/۱۱ ۱۱/۱۰
۱۴/۱۴۰۱ ۱۸/۳ (دیکھو اَلْمُسْتَاْخِرِيْنَ)

يَسْتَاْذِنُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع
بمعنی حکایت حال ماضی اِسْتِيْذَانٌ مصدر۔
(استفعال) مثبت اجازت مانگنے لگا۔ ۲۱/۱۸ اجازت
مانگتے ہیں ۱۰/۱۲ منفی۔ اجازت نہیں مانگتے ہیں
۱۰/۱۳ ۔ (دیکھو مُؤَذِّنٌ)

يَسْتَاْذِنْكُمْ ۔ واحد مذکر غائب امر۔ کُمْ
مفعول۔ اِسْتِيْذَانٌ مصدر۔ تم سے اجازت
لے لیا کریں ۱۸/۱۴ ۔

يَسْتَاْذِنُوْا ۔ جمع مذکر غائب۔ امر اِسْتِيْذَانٌ
مصدر۔ اجازت مانگ لیا کریں ۱۸/۱۴ مضارع منفی
یہاں تک کہ اجازت مانگ لیتے ہیں۔
۱۸/۱۵ ۔

يَسْتَاْذِنُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع
اِسْتِيْذَانٌ مصدر۔ وہ اجازت طلب کرتے ہیں
۱۰/۱۸ ۱۸/۱۵ (دیکھو مُؤَذِّنٌ)

يَسْتَبْدِلْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم
اِسْتِبْدَالٌ مصدر تمہاری جگہ لے آئیگا۔ تمہارے
عوض بنا دیگا ۱۰/۱۲ ۲۶/۸ ۔ (دیکھو مُبَدِّلَ)

يَسْتَبْشِرُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع
اِسْتِبْشَارٌ مصدر۔ خوش ہو رہے ہیں ۴/۷ خوش
ہوتے ہیں ۱۱/۵ خوش خوش۔ کھلے پڑتے تھے ۱۴/۵
خوش ہو جاتے ہیں ۲۱/۸ ۲۴/۲ (دیکھو مُبَشِّرًا)

يَسْتَثْنُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی
اِسْتِثْنَاءٌ مصدر (حکایت حال ماضی۔ انہوں نے
انشاء اللہ نہیں کہا۔ ۲۹/۳

اِسْتِثْنَاءٌ (استفعال) چھانٹ لینا باہر
نکال لینا۔ انشاء اللہ کہنا۔ ثَنْيٌ مادہ (مادہ کی

Marfat.com

ثنتیم کے لئے دیکھو مثنیٰ اور ثمٰنون)
یَسْتَجِیْبُ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِسْتِجَابَۃٌ
مصدر۔ مثبت۔ دعوت قبول کرتے ہیں ۱/۲۰ دعا
قبول کرتا ہے ۲۵/۴ منفی۔ جواب نہ دے سکے۔ نہ دے
سکے گا۔ ۲۶/۱ (دیکھو مجیب)
یَسْتَجِیْبُوْا۔ جمع مذکر غائب امر اِسْتِجَابَۃٌ
سے۔ ان کو میرا حکم قبول کرنا چاہیئے ۲/۲ انکو
جواب دینا چاہیئے ۹/۱۴۔ مضارع منفی۔ انہوں نے
قبول نہیں کیا ۱۲/۲ ۱۳/۸ ۲۰/۸ جواب نہیں
دیں گے ۱۵/۱۹ ۲۰/۱۰۔
یَسْتَجِیْبُوْنَ۔ جمع مذکر غائب مضارع
منفی اِسْتِجَابَۃٌ سے وہ قبول نہیں کریں گے۔
۱۲/۵ (دیکھو مجیب)
یَسْتَحِبُّوْنَ۔ جمع مذکر غائب مضارع
اِسْتِحْبَابٌ مصدر (استفعال) وہ ترجیح دیتے
ہیں۔ پسند کرتے ہیں ۱۳/۱۲ (دیکھو یُحِبُّ)
یَسْتَحْسِرُوْنَ۔ جمع مذکر غائب مضارع
منفی اِسْتِحْسَارٌ مصدر (استفعال) وہ نہیں
تھکتے ہیں ۱۷/۲ (دیکھو محسورًا)
یَسْتَحْیُوْنَ۔ جمع مذکر غائب مضارع
اِسْتِحْیَاءٌ مصدر (استفعال) وہ جیتا رہنے

دیتے تھے۔ ۱/۶ ۹/۶ ۱۳/۱۱ (دیکھو محیا)
یَسْتَحْیِیْ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِسْتِحْیَاءٌ
مصدر (استفعال) منفی۔ وہ نہیں جھجکتا۔ وہ نہیں
باز رہتا ۱/۲ ۲۲/۳ مثبت۔ وہ شرم کرتا ہے
۲۲/۴ وہ زندہ رہنے دیتا تھا۔ ۲۰/۴ (دیکھو محیا)
یَسْتَخْرِجَا۔ تثنیہ مذکر غائب مضارع منصوب
ان کے ذیل میں آنے کی وجہ سے نون اعرابی
ساقط ہو گیا اصل میں یستخرجان تھا اِسْتِخْرَاجٌ
مصدر (استفعال) وہ دونوں نکال لیں ۱۶/۱۔
(دیکھو مُخْرِجٌ)
یَسْتَخِفَّنَّکَ۔ واحد مذکر غائب نہی با
نون تاکید اِسْتِخْفَافٌ مصدر (استفعال)
وہ تم کو اوچھا نہ بنا دیں سریع الغضب کر دیں ۲۱/۹
خِفَّۃٌ ہلکا پن خِفَافٌ اور خَفِیْفٌ ہلکا خَفَّ خِفًّا
خِفَّۃً مصادر ہلکا کرنا (ضرب) خَفَّ القوم
قوم جلد کوچ کر گئی۔
خُفُوْفٌ مصدر (ضرب) کم ہو جانا۔ اخفاف
کسی کی قوت برداشت کو زائل کر دینا۔ سبکی
کا باعث ہو جانا۔ اِسْتِخْفَافٌ کسی کو ہلکا اور حقیر
سمجھنا۔ کسی کی بردباری دور کر کے ایسا بنا دینا
کہ وہ جہالت اور اوچھا پن کر [illegible] گے۔

Marfat.com

یَسْتَخْفُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع منصوب استخفاءٌ مصدر کہ وہ پردہ کریں۔ آڑ کرلیں ۱۱/۱۱ (دیکھو مستخف)

یَسْتَخْفُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع استخفاءٌ مصدر مثبت ۔ وہ چھپے رہ سکتے ہیں ۵/۲ منفی نہیں چھپ سکتے پوشیدہ نہیں رہ سکتے ۵/۳ (دیکھو مستخف)

یَسْتَخْلِفُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع استخلافٌ مصدر مجزوم ۔ جانشین بنادے ۳/۸ مرفوع جانشین بنادیگا ۵/۲ منصوب کہ تم کو خلیفہ بنائے اس کی جگہ تم کو قائم کردے ۵/۹ (دیکھو مستخلفین)

یَسْتَسْخِرُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع استسخارٌ مصدر ۔ مذاق بناتے ہیں ۔ مذاق اڑاتے

وہ طاقت نہ رکھتا ہو وسعت نہ رکھتا ہو ۔ استطاعت نہ رکھتا ہو ، نہ کر سکے ۵/۱ ۲۸ (دیکھو نطیع)

یَسْتَصْرِخُہٗ ۔ واحد مذکر غائب مضارع استصراخٌ مصدر (استفعال) صرخ مادہ ۔ ہٗ ضمیر مفعول ۔ وہ اس کو چیخ کر بلا رہا تھا ۔ اس کو زور سے آواز دے رہا تھا ۔ اس سے پکار کر فریاد کر رہا تھا ۔ ۲۰/۵ (دیکھو صرخ)

مصر کے بازار میں ایک اسرائیلی اور قبطی کا جھگڑا ہو رہا تھا حضرت موسیٰ ادھر سے گذرے قبطی نے نہ مانا حضرت نے اس کے تھپڑ مار دیا اتفاقاً وہ مر گیا دوسرے روز وہی اسرائیلی پھر کسی قبطی سے الجھ رہا تھا اسرائیلی نے حضرت موسیٰ کو دیکھ کر آواز دی اور مدد کے لیے بلایا ۔

یَسْتَضْعِفُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع بمعنی حکایت حال ماضی ۔ استضعافٌ مصدر اس نے کمزور کر رکھا تھا اس نے زور گھٹا رکھا تھا وہ کمزور پاتا تھا ۲/۴ (دیکھو مستضعفین)

یَسْتَضْعَفُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجہول استضعاف سے وہ کمزور بنا کے جارہے تھے وہ کمزور سمجھے جاتے تھے ۹/۶ (دیکھو مستضعفین)

یَسْتَطِعْ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بالشرط منفی ۔ استطاعت مصدر (استفعال) وہ طاقت نہ رکھتا ہو ۔ استطاعت نہ رکھتا ہو ، نہ کر سکے ۵/۱ ۲۸ (دیکھو نطیع)

یَسْتَطِیْعُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع استطاعت سے منفی ۔ طاقت نہ رکھتا ہو ۔ استطاعت نہ رکھتا ہو ، نہ کر سکے ۷/۳ مثبت کیا طاقت رکھتا ہے کیا کر دیگا ۵/۷ (دیکھو نطیع)

یَسْتَطِیْعُوْنَ :- جمع مذکر غائب مضارع منفی، استطاعت سے۔ وہ طاقت نہیں رکھتے وہ قدرت نہیں رکھتے ۳/۵ ۵/۱۱ ۹/۱۴ ۱۴/۱۶ ۱۵/۵ ۱۲/۲ ۱۷/۴۳،۳۲ ۱۸/۱۶ ۱۹/۱۵ ۲۳/۴۰،۲ ۲۹/۴ وہ نہیں قدرت رکھتے تھے ۱۲/۲ (دیکھو نطیع)

یُسْتَعْتَبُوْنَ :- جمع مذکر غائب مضارع منفی اِسْتِعْتَابٌ مصدر (استفعال) ان سے اللہ کو رضامند کرنے کی خواہش نہیں کی جائیگی، بعض مفسرین نے ترجمہ کیا ہے کہ ان کے عذر قبول کئے جائینگے۔ محلی نے اس لفظ کی تشریح میں لکھا ہے لا یُطلب منہم اَن یُرضوا ربہم بالتوبۃ والطاعۃ لانہا لا تنفع یومئذ ان سے اس بات کی طلب نہیں کی جائے گی کہ توبہ اور طاعت کر کے اپنے رب کو رضامند کرلیں کیوں کہ اس روز یہ چیزیں مفید نہ ہونگی۔ بغوی نے معالم میں لکھا ہے لا یکلف ان یرضوا ربہم لان الاخرۃ لیست بدار التکلیف (قیامت کے دن وہ اللہ کو رضامند بنانے کے مکلف نہ ہوں گے کیونکہ دار آخرت دار تکلیف نہیں ہے بلکہ دار الجزاء ہے مقام عمل نہیں)۔ زمخشری نے کشاف میں لکھا ہے ولا ہم یستعتبون ای لا یقال لہم ارضوا ربکم من العتبیٰ وہی الرضا یعنی لا یستعتبون کا معنی ہے لا یسترضون مطلب یہ کہ ان سے یہ نہیں کہا جائے گا کہ اپنے رب کو رضامند کرلو۔ اس لفظ کا ماخذ عتبیٰ ہے اور عتبیٰ کا معنی ہے رضامندی۔ زمخشری کا کلام غیر واضح ہے کیونکہ جب لا یُسْتَعْتَبُوْنَ کا ماخذ عتبیٰ ہے اور عتبیٰ کا معنی ہے رضامندی تو استعتاب کا معنی ہوا طلب رضا۔ اس صورت میں بظاہر یہ مطلب نکلیگا کہ ان کی رضامندی طلب نہیں کی جائیگی یعنی انکی ناراضگی کی پرواہ نہیں کی جائیگی عتبیٰ کا معنی رضامند بنانا اور ناراضگی کو دور کرنا نہیں ہے کہ زمخشری کا بیان کیا ہوا مطلب۔ ای لا یقال لہم ارضوا ربکم مستفاد ہو سکے۔ اس لیے صاحب روح البیان نے لکھا ہے الاعتاب ازالۃ العَتَب ای الغضب والغلظۃ والاستعتاب طلب ذلک یعنی اعتاب کا معنی ہے ناراضگی کو دور کرنا اور استعتاب کا معنی ہے طلب اعتاب یعنی ناراضگی کو دور کرنے کی طلب یعنی کسی سے خواہش کرنا کہ وہ تیری ناراضگی کو دور کردے اور تجھے رضامند بنا لے۔ کرمانی نے اس سے زیادہ واضح طور پر لکھا ہے مشتق من الاستعتاب الذی ہو طلب الاعتاب اسے

Marfat.com

لا یطلبون ازالۃ العتب وھو علی غیر القیاس فالا ستفعال انما یبنی من الثلاثی (المجرد) لا من المزید۔ لا یستعتبون کا مصدر استعتاب ہے۔ استعتاب کا معنی ہے طلب الاعتاب۔ اعتاب ازالۂ ناراضگی کو کہتے ہیں یعنی ان سے (اللہ کی) ناراضگی کو دور کرنے کی طلب نہیں کی جائے گی۔ اعتاب (ثلاثی مزید) سے استعتاب کا بنانا غیر قیاسی ہے کیونکہ قیاساً استفعال کو ثلاثی مجرد سے بنایا جاتا ہے ثلاثی مزید سے نہیں بنایا جاتا۔

غالباً زمخشری کے پیشِ نظر یہی ضابطہ تھا کہ انہوں نے عتبیٰ (ثلاثی مجرد) سے استعتاب کو ماخوذ قرار دیا اس سے قیاس کی موافقت تو ہو گئی مگر مطلب غلط ہو گیا کیونکہ عتبیٰ اور اعتاب کا معنی ایک نہیں ہے اول لازم ہے رضامند ہونا دوسرا متعدی ہے رضامند بنانا اور آیت میں موخر الذکر معنی ہی مراد ہے ۱۴/۱۰ ۲۱/۹ ۲۵/۲۰

یَسْتَعْتِبُوْا۔ جمع مذکر غائب مضارع مجزوم استعتاب سے۔ اگر وہ (اللہ کو) رضامند بنانے کی استدعا۔ کریں گے ۲۴/۱۰

اس جگہ صاحبِ کشاف کی تفسیر زیادہ واضح ہے جس کو محلی نے بھی نقل کیا ہے کہ اگر وہ اللہ کے رضامند ہونے کی طلب کریں گے یعنی اس جگہ استعتاب عتبیٰ (رضامندی) سے بنایا گیا اعتاب سے نہیں بنایا گیا کیونکہ وہ لوگ اللہ کو رضامند بنانے کی طلب کسی اور سے نہیں کریں گے بلکہ اللہ ہی سے اسکی رضامندی طلب کریں گے۔ واللہ اعلم (دیکھو معتبین)

یَسْتَعْجِلُ۔ واحد مذکر غائب مضارع استعجال مصدر (استفعال) جلدی مانگتے ہیں ۱۱/۱۰ تقاضا کرنے میں۔ ۲۵/۲ ـ

یَسْتَعْجِلُوْنِ۔ جمع مذکر غائب نہی استعجال مصدر (استفعال) نون وقایہ یا متکلم اصل میں یَسْتَعْجِلُوْنِیْ تھا۔ وہ مجھ سے جلدی طلب نہ کریں۔ ۲۷/۲ ـ

یَسْتَعْجِلُوْنَ۔ جمع مذکر غائب مضارع استعجال سے۔ وہ جلدی مانگتے ہیں تعجیل چاہتے ہیں ۳/۱ ۶/۱۳ ۱۹/۱۵ ۲۱/۲ ۲۳/۹ (دیکھو استعجلتم۔ تستعجلون)

یَسْتَعْفِفْ۔ واحد مذکر غائب امر۔ استعفاف مصدر (استفعال) وہ بچتا رہے (یتیم کے مال سے) ۴/۱۲ وہ پاکدامن رہے

Marfat.com

بچارہے (زناء سے) ۱۸/۱ ۔

یَسْتَعْفِفْنَ ۔ جمع مؤنث غائب مضارع
استعفاف سے۔ اُن کی وجہ سے بمعنی مصدر ان کا
بچا رہنا (یعنی چادر کے بغیر پھرنے سے) ۱۸/۱۴ ۔
عَفَّ عَفِیفٌ پاک دامن عِفَّۃٌ عَفَافٌ عَفَافَۃٌ
عِفَّۃٌ بچا رہنا حرام سے۔ پاک دامن ہونا (ضرب)
اِعْفَافٌ (افعال) پاک دامن کر دینا اور حرام
سے باز رکھنا۔ تَعَفُّفٌ (تفعل) زنا اور بھیک
سے بچا رہنا۔ بناوٹی پاک دامن ہونا۔ اِسْتِعْفَافٌ
(استفعال) حرام سے باز رہنا اور بچتے رہنے کی
خواہش کرنا اور بچا رہنا۔

یَسْتَغْشُوْنَ : ۔ جمع مذکر غائب مضارع
اِسْتِغْشَاءٌ مصدر (استفعال) وہ اوڑھے
ہوتے ہیں ۱۱/۱ (دیکھو غاشیۃ)

یَسْتَغْفِرْ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم
استغفار مصدر (استفعال) وصل کی وجہ سے
مکسور۔ معافی مانگے گا ۱۲/۵ معافی مانگیں گے
۱۲/۲۸ ۔

یَسْتَغْفِرُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع
منصوب۔ اُن کی وجہ سے بمعنی مصدر معافی
مانگنا ۱۱/۳ معافی مانگنے سے ۲۰/۱۵ ۔

یَسْتَغْفِرُوْنَ : ۔ جمع مذکر غائب مضارع
مثبت۔ استغفار سے۔ معافی مانگتے ہیں۔ ۱۸/۹
۲۴/۶ ۲۵/۴ ۲۶/۱۸ منفی۔ (کیوں) معافی نہیں مانگتے
کیوں استغفار نہیں کرتے ۱۴/۷ (دیکھو غافر)

یَسْتَغِیْثَانِ ۔ تثنیہ مذکر غائب مضارع
اِسْتِغَاثَۃٌ مصدر (استفعال) وہ دونوں (اللہ
سے) فریاد کر رہے تھے۔ ۲/۲۶ ۔

یَسْتَغِیْثُوْا : جمع مذکر غائب مضارع مجزوم
اِسْتِغَاثَۃٌ مصدر (استفعال) اگر وہ پانی مانگیں
گے ۱۶/۱۵ (دیکھو غیث)

یَسْتَفْتِحُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع
اِسْتِفْتَاحٌ مصدر (استفعال) وہ فتح کی دعا کرتے
تھے فتح مانگتے تھے ۱۱/۱ (دیکھو الفاتحین اور فتح)

یَسْتَفْتُوْنَکَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع
اِسْتِفْتَاءٌ مصدر (استفعال) کَ ضمیر مفعول۔ وہ
آپ سے حکم پوچھتے ہیں مسئلہ معلوم کرتے ہیں۔
۱۲/۵ ۴/۶ اِسْتِفْتَاءٌ کسی مشکل بات کا حل دریافت
کرنا۔ اِفْتَاءٌ کسی مشکل مسئلہ کو حل کرنا۔
(دیکھو تستفت اور تستفتیان)

یَسْتَفِزَّھُمْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع
منصوب بمعنی مصدر اِسْتِفْزَازٌ مصدر (استفعال)

Marfat.com

کہ ان کے قدم وہ اکھاڑ دے۔ ان کے قدم اکھاڑ دینا ۱۵/۱۲ ۔

یَسْتَفِزُّوْنَكَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع اِسْتِفْزَازٌ مصدر کَ ضمیر مفعول۔ تمہارے قدم اکھاڑ دیں۔ تمہارے قدم اکھاڑنے لگے تھے۔ ۱۵/۸ ۔

فَزٌّ مصدر (لغفر) بواسطہ عَنْ ۔ منہ پھیر لینا لوٹ جانا۔ جدا ہو جانا۔ فَزَّ الظَّبْیُ (بغیر عَنْ) ہرن ڈر گیا۔ فَزَازَةٌ اور فَزُوْزَةٌ مصدر (ضرب) لازم، غضب ناک ہو جانا۔ غصہ سے بھڑک اٹھنا۔ متعدی کسی کو جگہ سے اکھاڑ دینا۔ بے آرام کر دینا۔ فَزْفَزَةٌ ہنکا دینا دور بھگا دینا۔ اِفْزَازٌ (افعال) ڈرانا۔ اِفْتِزَازٌ (افتعال) غالب آنا استفزازٌ۔ استفعال، کسی کو ہلکا اور حقیر سمجھنا۔ ڈرانا۔ کسی کو اس کی جگہ اکھاڑ دینا گھر سے باہر نکال دینا۔ آیات میں متذکرہ الذکر دونوں معنی مراد ہیں۔

یَسْتَقْدِمُوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی اِسْتِقْدَامٌ مصدر۔ وہ اول نہیں ہو سکتے وہ آگے نہیں بڑھ سکتے ۱۱/۳ ۱۰/۱۱ ۱۴/۱۴ (دیکھو المستقدمین)

یَسْتَقِیْمَ : واحد مذکر غائب مضارع منصو

بمعنی مصدر اِسْتِقَامَةٌ مصدر (استفعال) سیدھا چلنا ۶/۳۰ (دیکھو المستقیم)

یَسْتَكْبِرْ :۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم باشرط۔ اِسْتِكْبَارٌ مصدر تکبر کریگا۔ اپنے کو بڑا سمجھ کر عبادت کو ترک کریگا ۴/۶ (دیکھو مستکبراً)

یَسْتَكْبِرُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع مرفوع۔ استکبارٌ سے۔ منفی وہ تکبر نہیں کرتے ہیں۔ بندگی سے سرتابی نہیں کرتے ہیں ۱۵/۶ ۱۴/۹ ۱۲/۱۴ مثبت: تکبر کرتے ہیں، سرتابی کرتے ہیں ۱۵/۲۱ ۲/۱۷ ۶/۲۳ ۱۱/۲۴ (دیکھو مستکبراً)

یَسْتَمِعُ :۔ واحد مذکر غائب مضارع استماع مصدر (افتعال) مرفوع۔ وہ سنتا ہے کان لگا ہے۔ ۶/۶ ۹/۲۶ مجزوم مکسور بالوصل جو سنت ہے ۱۱/۲۹ ۔

یَسْتَمِعُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع اِسْتِمَاعٌ سے۔ وہ سنتے ہیں ۱/۱۱ ۵/۱۵ وہ کان لگا کر سنتے ہیں ۱۶/۲۳ وہ سن رہے تھے ۴/۲ سنتے ہیں ۴/۲۷ (دیکھو مستمعم اور مستمعون)

یَسْتَنْبِطُوْنَهٗ : جمع مذکر غائب مضارع اِسْتِنْبَاطٌ مصدر۔ ہٗ ضمیر مفعول (جو) اسکی تحقیق کرتے ہیں۔ ۸/۵ ۔

Marfat.com

نَبْطَۃٌ اور نَبْطٌ وہ پانی جو کنوئیں کی گہرائی میں سے پہلی بار نکلتا ہے نَبْطٌ اور نُبُوْطٌ مصدر (ضرب) کنوئیں یا زمین سے پانی نکلنا۔ اِنْبَاطٌ (افعال) کنواں کھودنے والے کا پانی تک پہنچ جانا اور پانی نکالنا۔ کسی چیز پر اثر ڈالنا۔ تَنْبِیْطٌ (تفعیل) کنواں کھودنے کے بعد پانی نکالنا۔ اِسْتِنْبَاطٌ کنواں کھود کر پانی تک پہنچنا اور پانی نکالنا۔ کسی چیز کو کاوش کے بعد برآمد کرنا مثلاً اِسْتَنْبَطَ الْفَقِیْہُ فقیہ نے استنباط کیا یعنی اجتہاد سے کسی مسئلہ کا استخراج کیا۔

یَسْتَنْبِئُوْنَکَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع اِسْتِنْبَاءٌ مصدر (استفعال) ک ضمیر مفعول۔ وہ آپ سے خبر پوچھتے ہیں (دیکھو نبأ اور نَبِّئُوْنِیْ)

یَسْتَنْقِذُوْا ۔ جمع مذکر غائب۔ مضارع اِسْتِنْقَاذٌ مصدر (استفعال) منفی۔ وہ نہیں چھڑا سکتے نہیں واپس لے سکتے۔ ۲۲/۷۳ ۔

نَقْذٌ آرام۔ سلامتی چھڑانا۔ ایک طرف کر دینا (نصر) نَقَذٌ چھوٹنا۔ چھڑائی ہوئی چیز (سمع)۔ اِنْقَاذٌ، تَنْقِیْذٌ، تَنَقُّذٌ چھڑانا۔ اِسْتِنْقَاذٌ چھڑانا۔ چھڑا سکنا۔ (دیکھو اَنْقَذَکُمْ۔ مُنْقِذُ)

یَسْتَنْکِحَہَا ۔ واحد مذکر غائب مضارع بمعنی مصدر ہا اِسْتِنْکَاحٌ مصدر ھا ضمیر مفعول۔ اس کو نکاح میں لانے کی خواہش کرنا۔ اس سے نکاح کرنے کی خواہش کرنا۔ کہ اس سے نکاح کرنا چاہئے ۳۳/۵۰ ۔ (دیکھو نِکَاحٌ)

یَسْتَنْکِفْ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بالشرط۔ اِسْتِنْکَافٌ مصدر (استفعال) جو عار کرے گا حقیر سمجھ کر سرتابی کرے گا ۴/۱۷۲ نَکَفَ الدَّمْعَ (نصر) ہاتھ سے آنسو پونچھے۔ نَکَفَ عنہ اس سے پھر گیا لوٹ گیا۔ نَصَرَ سے نَکْفٌ کا معنی ختم کر دینا۔ نقش قدم گم کر دینا بھی ہے غَیْثٌ لَا یُنْکَفُ غیر منقطع بارش۔ بَحْرٌ لَا یُنْکَفُ بے کنار سمندر۔ جَیْشٌ لَا یُنْکَفُ بے شمار لشکر۔ نَکِفَ (سمع و نصر) بواسطہ عن کسی کام سے باز رہنا۔ نَکِفَ (سمع) بواسطہ من کسی سے بیزار ہونا۔ بغیر واسطہ من، دکھی اور دردمند ہونا۔

اِنْکَافٌ (افعال) عار دور کرنا۔ اللہ کی تنزیہ و تقدیس کرنا۔ اِنْتِکَافٌ (افتعال) ختم ہو جانا۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا جانا۔ عہد ٹوٹ جانا۔ اِسْتِنْکَافٌ کسی بات کو حقیر سمجھ کر غرور کے ساتھ اس سے سرتابی کرنا۔ قابل عار سمجھنا۔

یَسْتَوْفُوْنَ : ۔ جمع مذکر غائب مضارع

اِسْتِیفَاءٌ مصدر۔ پورا پورا لیتے ہیں ب ۳۰/۲ (دیکھو اَلْمُوفُوْنَ)

یَسْتَوُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع اِسْتَوٰا مصدر (افتعال) منفی وہ برابر نہیں ہیں ب ۹/۱۰ ۲۱/۱۵ مثبت۔ استفہام انکاری۔ کیا وہ برابر ہیں یعنی برابر نہیں ہیں۔ ۱۴/۱۶ (دیکھو تَسْتَوِی اور اِسْتَوٰی)

یَسْتَوِیْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِسْتِوَاءٌ مصدر۔ منفی۔ وہ برابر نہیں ہے ب ۵/۱۰ ب ۲/۳ ۲۲/۱۴،۱۵ ۲۴/۱۱ ب ۲۷/۱۴ ۲۸/۲ مثبت۔ استفہام انکاری۔ کیا برابر ہے یعنی برابر نہیں ہے۔ ب ۷/۱۱ ۱۲/۸ ۱۴/۶ ۲۳/۱۵ ۔

یَسْتَوِیَانِ : ۔ تثنیہ مذکر غائب مضارع مثبت استفہام انکاری۔ اِسْتِوَاءٌ سے۔ کیا وہ دونوں برابر ہیں ب ۱۲/۲ ۱۳/۱۴ (دیکھو حوالہ مندرجہ بالا)

یَسْتَهْزِءُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع اِسْتِهْزَاءٌ مصدر (استفعال) وہ مذاق بناتے تھے ہلکا سمجھ کر ہنسی اڑاتے تھے ب ۷/۷ ۱۳/۱ ۱۴/۱۰،۱۱ ۱۷/۳ ۱۹/۵ ۲۱/۴ ب ۲۳/۱ ۲۴/۲،۱۴ ۲۵/۲۰،۷ ۲۶/۳ (دیکھو یَسْتَهْزِءُوْنَ)

یَسْتَهْزِئُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف اِسْتِهْزَاءٌ سے اللہ انکا استہزاء کی سزا دے گا۔ ب ۱/۲ ۔

یُسْتَهْزَءُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول اِستہزاءٌ سے مذاق بنایا جا رہا ہو ۱۵/۱۷ ۔

یَسْتَیْقِنُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب۔ اِسْتِیْقَانٌ مصدر (استفعال) تاکہ وہ بالکل طور پر جان لیں ب ۲۹/۱۵ (دیکھو مُسْتَیْقِنِیْن)

یَسْجُدُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع سُجُوْدٌ مصدر (نصر) وہ سجدہ کرتا ہے جھکتا ہے۔ فرماں پذیر ہے ب ۱۳/۸ ۱۴/۱۲ ۱۷/۹ ۔

یَسْجُدَانِ : ۔ تثنیہ مذکر غائب مضارع سُجُوْدٌ مصدر (نصر) وہ دونوں سجدہ کرتے ہیں فرماں پذیر ہیں۔ ۲۷/۱۱ ۔

یَسْجُدُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع منصوب سجود مصدر (نصر) کہ وہ سجدہ کریں۔ بظاہر فعل منفی ہے لیکن اس میں لَا زائدہ ہے۔ ب ۱۹/۱۷

یَسْجُدُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع سجودٌ مصدر منفی۔ وہ سجدہ نہیں کرتے فرمان پر نہیں چلتے ب ۳۰/۹ مثبت۔ وہ سجدہ کرتے ہیں ب ۱۹/۱۷ ۹/۱۴ وہ سجدہ کرتے ہیں یعنی نماز پڑھتے ہیں۔ کیوں کہ سجدہ میں تلاوت نہیں ہوتی ہے ۴/۳ (دیکھو مَسَاجِد اور سُجَّدًا)

یُسْجَرُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجہول سَجْرٌ

مصدر (نصر) تپائے جائیں گے جھونکے جائیں گے ۲۴/۱۲

(دیکھو المسجور)

یُسْجَنَ - واحد مذکر غائب مضارع منصوب (نصر) کہ اس کو قید کر دیا جائے ۱۲/۱۲ -

یَسْجُنُنَّہٗ - جمع مذکر غائب مضارع بانون تاکید (نصر) ہٗ ضمیر مفعول مذکر ہے وہ اس کو قید کر دیں گے ۱۲/۱۲ (دیکھو سجونین)

یُسْحَبُوْنَ - جمع مذکر غائب مضارع مجہول سَحْبٌ مصدر (فتح) گھسیٹے جائیں گے ۲۴/۱۳ ۲۷/۱۰ سَحْبٌ مصدر (فتح) زمین پر گھسیٹنا۔ بہت کھانا بہت پینا۔ بچھانا۔ جاری ہونا۔ تَسَحُّبٌ (تفعل۔ بواسطہ علیٰ) ناز کرنا۔ اِنْسِحَاب (انفعال) کھینچنا۔ اَسْحُوْبٌ بسیار خور بسیار نوش (دیکھو سحاب)

یُسْحِتَ - واحد مذکر غائب مضارع اِسْحَاتٌ مصدر (افعال) وہ ہلاک کر دیگا۔ تباہ کر دے گا۔ ۱۶/۱۱ سَحْتٌ مصدر (فتح) جڑ سے اکھاڑ دینا حرام چیز لینا (بواسطہ عن) الگ کر دینا۔ اکھاڑ دینا سُحُوْتٌ اور سُحُتٌ مال حرام۔ اِسْحَاتٌ (افعال) حرام چیز لینا۔ جڑ سے اکھاڑ دینا۔ مال حرام کمانا (دیکھو سُحُت)۔

یَسْخَرْ - واحد مذکر غائب نہی سُخْرٌ مصدر (سمع) مذاق نہ بنائے ۲۶/۱۴ -

یَسْخَرُوْنَ : - جمع مذکر غائب مضارع (سمع) وہ مذاق بناتے ہیں ٹھٹھا کرتے ہیں پ ۲/۱۰ پ ۲۳/۵ ۱/۱۲ (دیکھو سُخْرٌ اور سُخْرٌ)

یَسْخَطُوْنَ : - جمع مذکر غائب مضارع (سمع) وہ ناراض ہو جاتے ہیں پ ۱۰/۱۳ (دیکھو سَخَطٌ اور سَخِطَ)

یَسْرِ : - واحد مذکر غائب مضارع۔ سَرْیٌ مصدر (ضرب) اصل میں یَسْرِیْ تھا۔ وہ چلنے لگے پ ۳۰/۱۴ -

سُرٰی شب روی۔ سَارِیَۃٌ رات کو آنیوالا ابر۔ سُرِیٌّ پانی کی چھوٹی گولی۔ سَرِیَّۃٌ وہ فوجی دستہ جس میں کم سے کم تین اور زیادہ سے زیادہ چار سو آدمی ہوں۔ سَرَایَۃٌ مصدر (ضرب) سَرَی عِرْقُہٗ اس درخت کی جڑیں زمین میں بیٹھ گئیں اور پھیل گئیں۔ سُرًی سُرْیَۃٌ سَرْیَۃٌ سِرَایَۃٌ مصادر۔ رات میں چلنا۔ اگر متعدی بالباء ہو تو رات کو سیر کرانے کا معنی ہوگا۔ (ربانی کے لیے دیکھو اَسْرٰی)

یَسْتَتِرُ : - واحد مذکر حاضر اِسْتِتَارٌ مصدر

(تفعیل)، آسان بنا دے ۳/۱۲ (دیکھو میسورا)

یَسَّرَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی تَیْسِیْرٌ مصدر (تفعیل) اس نے آسان کر دیا ۱۱/۲۶ (دیکھو میسورا)

یُسْرٌ :۔ مصدر معرف باللام آسانی کرنا ۲/۲ (دیکھو)

یُسْرًا :۔ اسم نکرہ۔ آسانی۔ سہولت ۲/۱۲ ۱۸/۲۶ ۱۹/۳۰ ۱۷/۲۸ (دیکھو میسورا)

یُسْرِفْ ۔ واحد مذکر غائب نہی اِسْرَافٌ مصدر (افعال) وہ حد شرعی سے تجاوز نہ کرے ۴/۵

یُسْرِفُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجزوم بمعنی ماضی اسراف سے۔ انہوں نے اسراف نہیں کیا شرعی فضول خرچی نہیں کی ۴/۱۹ دیکھو میسورا)

یَسْرِقْ ۔ واحد مذکر غائب (مضارع مجزوم بالشرط۔ سَرِقَۃٌ مصدر (ضرب) اگر وہ چوری کرتا ہے یعنی اس نے چوری کی ۲/۱۳ ۔

یَسْرِقْنَ ۔ جمع مؤنث غائب مضارع منفی سَرِقَۃٌ سے وہ چوری نہیں کریں گی ۸/۲۸ (دیکھو سارِق اور سَرِقَ)

یَسَّرْنَا ۔ جمع متکلم ماضی تَیْسِیْرٌ سے ہم نے آسان کر دیا ۹/۲۷، ۸ ۔

یُسِرُّوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع اِسْرَارٌ مصدر (افعال) جو کچھ۔ وہ چھپاتے ہیں ۹/۱

۱۱/۹ ۱۲/۹ ۴/۲۳ (دیکھو سُرُوْرٌ)

یُسْرٰی ۔ واحد مؤنث اسم تفضیل معرف باللام۔ اَلْیُسْرٰی واحد مذکر یُسْرٌ مصدر ۱۲/۳۰ آسان (شریعت)، یا عملِ جنت یعنی عمل خیر (ابن عباس ۱۸/۳۰ آسان طریقہ یعنی وہ عمل جو رضاء الٰہی کے حصول کا سبب ہو (معالم) (دیکھو یُسُوْرًا)

یَسْطُرُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب (مضارع سَطْرٌ سے (نصر) وہ لکھتے ہیں ۲/۲۹ (دیکھو مُسْتَطَرٌ)

یَسْطُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع سُطُوَّۃٌ مصدر (نصر) وہ حملہ کر دیں ۱۶/۱۷ ۔

سَطْوٌ اور سَطْوَۃٌ مصدر متعدی (نصر) لوا سطا عَلٰی (وبا) کسی پر حملہ کرنا کسی کو مغلوب کر لینا سخت پکڑنا (لازم) سَطَا الْمَاءُ (نصر) پانی حد سے بڑھ گیا سَطَا الْفَرَسُ گھوڑا اپنی رفتار پر خود رائی کے ساتھ چلا۔

یَسَعَ :۔ اصل میں یُسَیّع ہے۔ ایک مشہور اسرائیلی شامی پیغمبر جن کا دور بعثت حضرت الیاس کے بعد اور حضرت ذوالکفل سے پہلے تھا ایک مرتبہ سخت کال پڑا اور ان کی دعا سے بنی اسرائیل کے سر سے وہ مصیبت دفع ہوئی حضرت الیاس نے اپنی زندگی کے آخر زمانہ میں

Marfat.com

آپ ہی کی والدہ کے گھر قیام کیا تھا آپ کے والد کا نام اُخطوب بن العجوز تھا ۶/۱۲ ۲۳/۱۳ -

یَسْعَوْنَ - جمع مذکر غائب مضارع سَعْیٌ مصدر (فتح) دوڑتے پھرتے ہیں ۶/۱۳ و کوشش کرتے ہیں ۲۲/۱۱ -

یَسْعٰی - واحد مذکر غائب مضارع سعی مصدر (فتح) دوڑتا ہوا ۲۰/۵ ۲۲/۱۹ ۳۰/۵ تیزی سے چلتا ہوگا چل رہا ہوگا ۲۷/۱۸ ۲۸/۲۰ تدبیریں کرنے لگا - ۳۰/۲

یَسْفِكُ - واحد مذکر غائب مضارع سَفْكٌ مصدر (ضرب) وہ خون بہائیگا ۱/۴ -

سَفْكَةٌ ایک لمحہ سَفْكَةٌ اور سَفْكٌ مصدر (ضرب) خون بہانا سَفَكَ الْكَلَام بہت باتیں کیں - اِنْسِفَاكٌ (انفعال) خون اور آنسو بہنا - سَفَّاكٌ بڑا خون ریز - بڑا قادر الکلام بڑا باتونی مِسْفَكٌ بڑا بکواسی -

سَفِيكٌ بمعنی مَسْفُوكٌ وہ جس کا خون بہایا گیا ہو سَفُوكٌ نفس - بڑا جھوٹا -

یَسْقُوْنَ :- جمع مذکر غائب مضارع معروف - سَقْیٌ مصدر (ضرب) (جانوروں کو) وہ پانی پلا رہے تھے ۲۰/۳ (دیکھو نُسْقِی)

یُسْقَوْنَ :- جمع مذکر غائب مضارع مجہول سَقْیٌ مصدر (ضرب) وہ پلائے جائیں گے - ان کو پلائی جائیگی ۲۹/۱۹ ۳۰/۸ (دیکھو نُسْقِی)

یَسْقِیْ :- واحد مذکر غائب مضارع معروف سَقْیٌ مصدر (ضرب) وہ پلائیگا ۱۲/۵ - دیکھو

یُسْقٰی - واحد مذکر غائب مضارع مجہول سَقْیٌ مصدر (ضرب) وہ پلایا جائیگا اسکو پلایا جائیگا ۱۳/۱۵ سینچا جاتا ہے ۱۳/۴ - (دیکھو نُسْقِی)

یَسْتَیْقِنَ - واحد مذکر غائب مضارع اصل میں تُسْقِیْنِیْ تھا نون وقایہ یا متکلم مفعول وہ مجھے پلاتا ہے ۱۹/۹ -

یَسْکُنَ :- واحد مذکر غائب مضارع منصوب سکن و سُکُوْنٌ مصدر (نصر) تاکہ سکون حاصل کرے تاکہ راحت پائے ۹/۱۴ (دیکھو مَسَاكِن)

یُسْکِنِ :- واحد مذکر غائب مضارع مجزوم - مکسور بالوصل - اِسْکَانٌ مصدر (افعال) وہ روک دے، ساکن کردے ۲۵/۵ (دیکھو مَسَاكِن)

یَسْکُنُوْا - جمع مذکر غائب مضارع منصوب سکونٌ مصدر (نصر) تاکہ آرام حاصل کریں ۲۰/۴ - (دیکھو مَسَاكِن)

یَسْلُبْهُمُ :- واحد مذکر غائب مضارع مجزوم

بالشرط۔ سَلْبٌ مصدر (نصر) ہُمْ ضمیر مفعول۔ ان سے چھین لے۔ پ ۱۷/۱ ۔

سَلَبٌ (اسم) ہلکی رفتار، جلدی۔ سَلْبٌ اور سَلِيْبٌ (چھینی ہوئی چیز) مَسْلُوْبٌ (چھینی ہوئی چیز اور مست مارا ہوا آدمی۔ سِلَابٌ ماتمی لباس سُلُوبٌ اور سَلَّابَةٌ چھیننے والا۔ اُسْلُوْبٌ طریقہ، قسم، روش۔ سَلْبٌ مصدر (نصر) چھیننا لیجانا (سمع) ماتمی لباس پہننا۔ اِسْلَابُ الشَّجَرِ (افعال) درخت کے پتے اور پھل گرجانا تَسْلِيْبٌ (تفعیل) ماتمی لباس پہنانا۔ اِسْتِلَابٌ (افتعال) چھین لینا۔ تَسَلُّبٌ (تفعل) ماتمی لباس پہننا۔ انسلابٌ بہت جلدی چلنا۔

يُسَلِّطُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع تسلیط مصدر (تفعیل) وہ مسلط کرتا ہے وہ قابو یافتہ کر دیتا ہے پ ۲۸/۴ (دیکھو سَلَّطَهُمْ)

يَسْلُكُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع سُلُوكٌ مصدر (نصر) وہ مقرر کرتا ہے چلاتا ہے پ ۲۹/۱۲ (دیکھو نَسْلُكْهُ)

يَسْلُكْهُ :۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم ہ ضمیر مفعول۔ وہ اسکو داخل کریگا پ ۲۹/۱۱ (دیکھو نَسْلُكْهُ)

يُسْلِمْ :۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بالشرط اِسْلَامٌ مصدر (افعال) تابعدار کر دے فرماں بردار بنادے ۲۱/۱۲ ۔ (دیکھو مُسْتَسْلِمُوْنَ اور تُسْلِمُ)

يُسَلِّمُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع منصوب تَسْلِيْمٌ مصدر (تفعیل) وہ مان لیں فرماں پذیر ہو جائیں پ ۵/۶ (دیکھو مُسْتَسْلِمُوْنَ اور تُسْلِمُ)

يُسْلِمُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع اِسْلَامٌ سے۔ وہ مطیع ہو جائیں پ ۲۶/۱ (دیکھو مُسْتَسْلِمُوْنَ اور تُسْلِمُ)

يَسْمَعُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع مثبت سَمْعٌ سے (فَعِلَ يَفْعَلُ) سنتا ہے پ ۲۵/۱ سن رہا تھا پ ۲۸/۱ منصوب۔ کہ سن لے پ ۱۰/۱ منفی نہیں سنتا ہے پ ۲/۵ نہیں سنتے ہیں پ ۱۷/۴ (دیکھو مُسْتَمِعُوْنَ اور تُسْمِعُ)

يُسْمِعُ :۔ واحد مذکر غائب مضارع اِسْمَاعٌ مصدر (افعال) وہ سناتا ہے یعنی سنا کر دل کر میں بٹھا دیتا ہے ۲۲/۱۵ (دیکھو مُسْمِعٌ اور مُسْتَمِعُوْنَ)

يَسْمَعُوْا :۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی مجزوم سَمْعٌ سے نہ سن سکیں، نہیں سنیں گے ۹/۱۴ ۲۲/۱۴ (دیکھو

يَسْمَعُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع مثبت۔ سَمْعٌ سے وہ سنتے ہیں پ ۱/۵ ۹/۱۴ ۱۷/۱۲ ۱۹/۲ ۲۶/۱۴ وہ گوش ہوش سے سنتے ہیں پ ۷/۱۰ ۸/۱۲ ۱۴/۱۳ منفی۔ وہ بگوش قبول نہیں (دیکھو مُسْتَمِعُوْنَ اور تُسْمِعُ) پ ۲۱/۲

سنتے ۹/۱۵ ۲۱/۱۶ ۲۲/۱۷ وہ نہیں سنیں گے ۱۶/۱۶ ۱۷/۱۷
۲۷/۱۲ ۳۰/۲ ۔ (دیکھو ستمعون اور سَمْعٌ)

يَسْتَمِعُوْنَ : ۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی۔
اصل میں يَتَسَمَّعُوْنَ تھا۔ تَسَمُّعٌ مصدر (تفعل) وہ کان
نہیں لگا سکتے ۸/۲۳ ۔ (دیکھو ستمعون اور سَمْعٌ)

يَسْمَعُوْنَكُمْ : یعنی يَسْمَعُوْنَ لَكُمْ جمع مذکر غائب
مضارع سَمْعٌ سے ۔ وہ تمہاری سنتے ہیں ۔
۱۹/۹ ۔ دیکھو ستمعون اور سَمْعٌ)

يَسْمَعْهَا : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم
بمعنی ماضی ھا ضمیر واحد مونث مفعول
اس نے اس کو سنا ہی نہیں
۲۱/۷ ۲۵/۱۷ (دیکھو ستمعون اور سَمْعٌ)

يُسْمِنُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی
اِسْمَانٌ مصدر (افعال) فربہ نہیں کریگا ۳۰/۱۲
سَمْنٌ گھی سَمِیْنٌ موٹا۔ سِمَنٌ پیدائشی
موٹاپا سَمَانَۃٌ موٹا ہونا (سمع) سَمْنٌ مصدر (نصر)
کھانے کو مرغن کرنا۔ مرغن کھانا کھلانا۔ سُمْنَۃٌ
مرغن کھانا۔ اِسْمَانٌ (افعال) پیدائشی موٹا ہونا فربہ
کرنا کھانے کو مرغن کرنا۔ تَسْمِیْنٌ (تفعیل) فربہ کرنا
کھانے کو مرغن کرنا۔ تَسَمُّنٌ (تفعل)
موٹا ہونا ۔

يُسَمُّوْنَ : ۔ جمع مذکر غائب مضارع تَسْمِيَۃٌ
مصدر (تفعیل) وہ نام رکھتے ہیں۔ نامزد کرتے
ہیں ۲۷/۹ (دیکھو سُمّٰی)

يَسُوْءُوْا : ۔ جمع مذکر غائب مضارع منصوب
سوء مصدر (نصر) تاکہ وہ بگاڑ دیں ۱۵/۱ (دیکھو
سَاءَ ۔ اَسَاءَ ۔ سوء ۔ السُّوْئٰی ۔)

يَسُوْمُوْنَكُمْ : ۔ جمع مذکر غائب مضارع سَوْمٌ
مصدر (نصر) کُمْ ضمیر مفعول ۔ وہ تم کو تکلیف دیتے
تھے مجبور کرتے تھے ۱/۹ ۹/۹ ۱۳/۱۳ ۔
(دیکھو مُسَوَّمَۃ)

يَسُوْمُهُمْ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع سَوْمٌ
مصدر (نصر) ھُمْ ضمیر مفعول ۔ وہ ان کو تکلیف
دیتا تھا ۔ ۹/۱۱ ۔

يُسَيِّرُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع تَسْيِيْرٌ مصدر
(تفعیل) وہ چلاتا ہے لیے لیے پھرتا ہے ۱۱/۸
(دیکھو تُسَيِّرُ)

يَسِيْرٌ : ۔ صفت مشبہ واحد مذکر مرفوع
يُسْرٌ مادہ ۔ آسان سہل ۲/۳ ۱۶/۱۶ ۲۰/۱۲ ۲۲/۱۲ ۲۶/۱۲
۲۷/۱۹ ۲۸/۱۵ ۔ (دیکھو میسورا)

يَسِيْرٍ : ۔ صفت مشبہ واحد مذکر مجرور
يُسْرٌ مادہ آسان سہل ۔ ۲۹/۱۵ (دیکھو میسورا)

Marfat.com

يَسِيْرًا : صفت مشبہ واحد مذکر منصوب يَسِيْرٌ
مادہ یسر آسان سہل پ ۵/۲ پ ۶/۳ پ ۲۱/۲۰ پ ۳۰/۹ آہستہ
غیر محسوس پ ۱۹/۳ تھوڑا پ ۲۱/۱۸ ۔ (دیکھو مَيْسُوْرًا)

يَسِيْرُوْا : ۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی۔
بمعنی ماضی سَيْرٌ مصدر (ضرب) کیا۔ وہ چلے
پھرے نہیں۔ کیا انہوں نے چل پھر کر نہیں
دیکھا پ ۱۳/۲ پ ۱۷/۱۳ پ ۲۱/۴ پ ۲۲/۱۷ پ ۲۴/۸ و ۱۴ پ ۲۶/۵ (دیکھو
نَسِيْرُ)

يُسِيْغُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی
اساغۃٌ مصدر (افعال) ہٗ ضمیر مفعول۔ اسکو
وہ نہیں نگل سکے گا (آسانی کے ساتھ) گلے سے
نہیں اتار سکیگا۔ پ ۱۳/۱۵ يَسُوْغُ مجرد (ضرب)
آسانی کے ساتھ پینا (دیکھو سَائِغًا)

فصل الشین المعجمہ

يَشَأْ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم اصل
میں يَشَاءُ تھا شرط کی وجہ سے ہمزہ کو ساکن کرنے
کے بعد گرا دیا گیا۔ مَشِيْئَةٌ مصدر (فتح) وہ
چاہے پ ۵/۱۶ پ ۸/۳ پ ۳/۱۵ پ ۱۵/۶ پ ۲۲/۱۵ پ ۲۵/۵ مکسور
بالوصل وہ چاہے پ ۲۵/۴ ۔

يَشَاءُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع
مَشِيْئَةٌ مصدر وہ چاہتا ہے پ ۱/۱۱و۱۳ پ ۲/۱۰و۱۲و۱۴و۱۶
پ ۳/۴و۵و۸و۹و۱۰و۱۲و۱۳و۱۶ پ ۴/۴و۹ پ ۵/۴و۱۵ پ ۶/۷و۱۰و
پ ۶/۱۲و۱۳ پ ۷/۱۶ پ ۸/۳ پ ۹/۵ پ ۱۰/۱۰ پ ۱۱/۸و۱۲ پ ۱۳/۱۱و۵و۸و۹و
پ ۱۳/۱۰و۱۲و۱۳و۱۴و۱۶ پ ۱۴/۷و۱۹ پ ۱۵/۳ پ ۱۶/۹ پ ۱۸/۹و۱۱و۱۵
پ ۲۰/۹و۱۰و۱۱و۱۴ پ ۲۱/۲و۴و۶و۷و۸و۹ پ ۲۲/۸و۱۰و۱۳و۱۴و۱۵
پ ۲۳/۱۵و۱۶ پ ۲۴/۲و۷ پ ۲۵/۲و۳و۴و۶ پ ۲۶/۵و۱۰و۱۱
پ ۲۷/۶و۱۹و۲۰ پ ۲۸/۴و۱۱ پ ۲۹/۱۵

يَشَاءَ : واحد مذکر غائب مضارع منصوب
کر وہ چاہے پ ۷/۶و۱۵ پ ۸/۱ پ ۹/۱ پ ۱۳/۳ پ ۱۵/۱۶ پ ۲۹/۱۲و۲۰
پ ۳۰/۶ (دیکھو نَشَاءُ۔ نَشَاءُ)

يُشَاقِّ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم مکسور
بالوصل۔ شِقَاقٌ مصدر (مفاعلۃ) جو مخالفت
کرتا ہے پ ۲۸/۴ ۔ اصل میں يُشَاقِقْ
تھا۔ قاف کا ادغام کر دیا گیا۔

يُشَاقِقِ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم
مکسور بالوصل۔ جو مخالفت کرتا ہے پ ۵/۱۴ پ ۹/۱۶
(دیکھو شِقَاقٌ اور شَاقُّوْا)

يَشَاءُوْنَ : ۔ جمع مذکر غائب مضارع
مَشِيْئَةٌ سے (فتح)، وہ چاہیں گے پ ۱۴/۱۰ پ ۱۸/۱۶ پ ۲۴/۱
پ ۲۵/۴ پ ۳۶/۱۶ (دیکھو نَشَاءُ)

يَشْتَرُوْا : جمع مذکر غائب مضارع منصوب

اِشْتِرَاءٌ مصدر (افتعال) کر (اس کے عوض) وہ حاصل کریں ۱/۴ ۔

یَشْتَرُوْنَ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع مثبت اِشْتِرَاءٌ مصدر (افتعال) وہ بدلہ میں لیتے ہیں حاصل کرتے ہیں ۲/۵ ۱۲/۱۶ ۴/۱۰ ۵/۴ منفی نہیں حاصل کرتے عوض میں نہیں لیتے ۴/۱۱

یَشْتَرِیْ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِشْتِرَاءٌ سے وہ خریدتا ہے ۲/۱۰ (دیکھو اِشْتَرٰی)

یَشْتَهُوْنَ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع اِشْتِهَاءٌ مصدر (افتعال) وہ چاہتے تھے ۲۲/۱۲ چاہتے ہیں۔ خواہش کرتے ہیں ۲۱/۱۳ خواہش کریں گے۔ چاہیں گے ۲۰/۱۴،۲ ۲۹/۲۲ ۔

شَهْوَةٌ مصدر (سمع و لفر) پسند کرنا خواہش کرنا۔ آرزومند ہونا۔ اِشْهَاءٌ (افعال) کسی کو اس کی مطلوب چیز دینا۔ شَهَاهُ بالعین اس کو نظر لگا دی۔ تَشْهِیَةٌ (تفعیل) کسی چیز کی خواہش پیدا کرنا۔ اِشْتِهَاءٌ (افتعال) بمعنی شَهْوَةٌ۔ مُشْتَهًی مرغوب مطلوب (دیکھو تَشْتَهِیْ اور یَشْتَهُوْنَ)

یَشْرَبُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع شُرْبٌ مصدر (سمع) وہ پیتا ہے ۱۸/۲ پئیں گے ۲۹/۱۹ ۳۰/۸ (دیکھو شَارِبٌ)

یَشْرَبُوْنَ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع شُرْبٌ مصدر (سمع) وہ پئیں گے ۲۹/۱۹ (دیکھو شَارِبٌ)

یَشْرَحْ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم شَرْحٌ مصدر (فتح) وہ کھول دیتا ہے ۸/۲ ۔ (دیکھو نَشْرَحْ)

یُشْرِكُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف منفی مرفوع اِشْرَاكٌ مصدر (افعال) وہ شریک نہیں بناتا ہے ۱۵/۱۶ مثبت مجزوم (جو) شریک قرار دیتا ہے (جس نے) شریک قرار دیا ۵/۱۵،۱۴ ۱۴/۱۱ نہی مجزوم۔ نہ شریک بنائے ۔ ۱۶/۲ (دیکھو مُشْرِکُوْنَ اور نُشْرِكُ)

یُشْرَكَ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول منصوب۔ اِشْرَاكٌ مصدر۔ کہ شریک قرار دیا جائے ۵/۱۵،۱۴ مجہول مجزوم۔ شریک قرار دیا جاتا ہے ۲۴/۷ ۔

یُشْرِكْنَ: ۔ جمع مؤنث غائب مضارع منفی اِشْرَاكٌ مصدر شریک نہیں قرار دیں گی ۲۸/۸ ۔

یُشْرِكُوْنَ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی اِشْرَاكٌ مصدر وہ شریک نہیں بناتے

Marfat.com

ہیں ۱۸/۴ وہ شریک نہیں قرار دیں گے ۱۸/۱۳ مثبت وہ شریک بناتے ہیں ۱۹/۱۴،۲۰ ۲۹/۲۰ وہ شریک قرار دینے لگتے ہیں ۱۲/۱۳ ۲۱/۳ شریک بنانے سے شرک سے ہر جگہ تا مصدر ہی ہے اور مضارع بمعنی مصدر ۹/۱۴ ۱۰/۱۱ ۱۱/۷ ۱۲/۷ ۱۸/۵ ۲۰/۱۰،۱ ۲۱/۷ ۲۲/۴ ۲۷/۴ ۲۸/۶ (دیکھو مشترکون، مشرکون، بُشرکُ)

یَشْرُوْنَ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع شَرِیً مصدر (ضرب) وہ بیچتے ہیں ۴/۵ (دیکھو شَرَوْہُ اور نَشْتَرِی)

یَشْرِیْ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع شَرِیٌ مصدر (ضرب) وہ فروخت کرتا ہے یعنی اطاعت الٰہیہ کے لیے وقف کر دیتا ہے ۔ ۲/۹ (دیکھو حوالہ مندرجہ بالا)

یُشْعِرُ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِشْعَارٌ مصدر (افعال) آگاہ کرے۔ واقف بنائے ۱۹/۱ اِشعارٌ کو شعور سے بھی بنا گیا اور شِعار سے بھی۔ شعور کا معنی جاننا اس لیے اشعار کا معنی ہوا آگاہ کرنا۔ واقف بنانا شعار اس اندرونی لباس کو کہتے ہیں جو کپڑے سے نیچے بدن سے متصل ہوتا ہے جیسے بنیان یا پائجامہ لنگی اور کسی قوم کی خصوصی علامت اور مخصوص نشان کو بھی شعار کہا جاتا ہے اس صورت میں اِشعارٌ کا معنی ہوگا شعار پہننا کسی چیز کا شعار کی طرح چسپاں اور لازم بن جانا۔ قومی نشان ظاہر کرنا مثلاً اَشْعَرَہٗ اس کو آگاہ کیا اَشْعَرَ الْہَمُّ قَلْبِیْ میرے دل کے لیے غم شعار بن گیا اَشْعَرَ الْقَوْمُ قوم نے اپنا شعار ظاہر کیا۔ آیت میں اِشْعَارٌ شعور سے ماخوذ ہے یعنی تم کو کیا چیز واقف بناتی ہے تم کو کون بتائے تم کو کیا معلوم۔ مَا یُشْعِرُکُمْ۔ کا استعمال ایسا ہی ہے جیسا۔ مَا یُدْرِیْکَ کا۔ ایک ہی ترکیب۔ ایک ہی ترجمہ اور ایک ہی مراد ہوتی ہے (دیکھو اَلْمَشْعَرُ)

یُشْعِرَنَّ: ۔ واحد مذکر غائب نہی بالنون تاکید ثقیلہ اِشعارٌ مصدر (افعال) وہ تمہاری اطلاع نہ دے وہ تمہاری خبر نہ ہونے دے (تعالوی ۱۵/۱۵)

یَشْعُرُوْنَ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی شعورٌ مصدر (نصر) وہ شعور نہیں رکھتے وہ نہیں سمجھتے۔ ۱/۲ ۳/۱۵ ۷/۹ ۸/۲ ۹/۲ ۱۲/۱۲ ۱۳/۶ ۱۴/۸،۱۰،۱۲ ۱۸/۴ ۱۹/۱۰،۱۷،۱۹ ۲۰/۱،۴ ۲۱/۲ ۲۳/۱۷ ۲۵/۱۲ (دیکھو اَلْمَشْعَرُ)

یَشْفِ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم اصل

ہیں۔ شَفَیٰ تھا۔ شِفَاءٌ مصدر (ضرب) شفا دیگا ۵۷۔ شَفَا مقدار قلیل۔ کنارہ۔ ہلاکت۔ گوشہ کسی چیز کا بقیہ حصہ۔ شِفَاءٌ اور شُفَاءٌ بیماری کے بعد صحت شِفَاءٌ مصدر (ضرب) صحت دینا دوا کرنا صحت چاہنا۔ شَفَا الشَّمْسُ (ضرب دسمع) سورج ڈوب گیا۔ اِشْفَاءٌ (افعال) کسی بری بات کے قریب پہنچ جانا۔ مثلاً اَشْفَى الْمَرِيْضُ عَلَى الْهَلَاكِ بیمار موت کے قریب پہنچ گیا صحت دینا کسی کے لیے صحت چاہنا اَشْفَى الشَّيْءَ اِيَّاهُ اسکو ایسی چیز دی جو اس کے لیے باعث شفا ہو اَشْفَى اللّٰهُ فُلَانًا عَسَلًا شہد کو اللہ نے اس کے لیے باعث شفا کر دیا اِسْتِشْفَاءٌ (استفعال) اور تَشَفِّیْ (تفعل) شفا پانا۔

يَشْفَعْ :- واحد مذکر غائب مضارع شَفَاعَةٌ مصدر (فتح) مرفوع شفاعت کرے۔ ۲/۴ مجزوم ۸۵ جو شفاعت کرے۔ سفارش کرے (مجاہد) ابن عباس نے فرمایا آیت میں شفاعت حسنہ سے مراد ہے لوگوں میں صلح کرانا اور شفاعت سیئہ سے مراد ہے چغلیاں کھاتے پھرنا بعض لوگوں نے کہا اول سے مراد ہے ہر اچھی بات جس سے ثواب حاصل ہوتا ہے

اور دوم سے مراد ہے غیبت اور وہ بری بات جس سے لوگوں میں شر پھیلتا ہے۔ (معالم) مؤخر الذکر قول اور ابن عباس کی تشریح کا مفہوم یہ ہے کہ آیت ۸۵ میں سفارش مراد نہیں ہے صاحب قاموس نے لکھا ہے کسی چیز پر دوسری چیز کا اضافہ کرنے کو بھی شفاعت کہتے ہیں (دمنہ قولہ تعالیٰ وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً یعنی مَنْ يَزِدْ عَمَلًا اِلٰى عَمَلٍ۔ مولانا تھانوی نے مجاہد کے قول کو قابل ترجیح قرار دیتے ہوئے اس آیت میں بھی شفاعت کا ترجمہ سفارش سے کیا ہے۔

شَفْعٌ مصدر (فتح) کسی چیز کو جوڑا بنا دینا شَفَاعَةٌ مصدر (فتح) خواہش کرنا سفارش کرنا کسی چیز کا دوسری چیز پر اضافہ کرنا۔ تَشَفُّعٌ (تفعل) سفارش کرنا۔ اِسْتِشْفَاعٌ (استفعال) سفارش کرنے کی خواہش کرنا۔ تَشْفِيْعٌ سفارش کرنا سفارش قبول کرنا۔ (دیکھو شفاعة الشفع۔ شفيع۔ الشافعين)

يَشْفَعُوْا : جمع مذکر غائب مضارع مجزوم شَفَاعَةٌ سے کہ وہ سفارش کر دیں ۱۸/۱۳ (دیکھو تَشْفَعُ)

يَشْفَعُوْنَ :- جمع مذکر غائب مضارع

Marfat.com

منفی شفاعۃٌ سے۔ وہ سفارش نہیں کریں گے ۱۵/۲
(دیکھو یشفع)

یَشْفِیْنِ :۔ واحد مذکر غائب مضارع شِفَاءٌ سے اصل میں یَشْفِیُنِیْ تھا۔ نِیْ مفعول۔ وہ مجھے شفا دیتا ہے ۱۹/۹ (دیکھو یَشْفِ)

یَشَّقَّقُ :۔ واحد مذکر غائب مضارع تَشَقُّقٌ مصدر (تفعّل) اصل میں یَتَشَقَّقُ تھا۔ وہ شق ہو جاتا ہے ۱/۹ (دیکھو تَشَقَّقُ)

یَشْقٰی :۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی شَقْوَۃٌ اور شَقَاوَۃٌ مصدر (سمع) وہ بدنصیب نہیں ہوگا ۱۶/۱۶۔

شَقَا شَقْوَۃٌ شِقْوَۃٌ شَقَاوَۃٌ سختی تنگی بدنصیبی۔ شَقَاءٌ شَقَا شَقْوَۃٌ شِقْوَۃٌ شَقَاوَۃٌ مصادر (سمع) بدنصیب ہونا۔ (نصر) بدبخت کر دینا۔

یَشْکُرُ :۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع شُکْرٌ مصدر (نصر) شکر کریگا ۱۹/۱۸ ۲۱/۱۱ مجزوم شکر کرتا ہے ۲۱/۱۱۔

یَشْکُرُوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی شکر مصدر (نصر) وہ شکر نہیں کرتے ۲/۱۲ ۱۱/۱۱ ۱۲/۱۵ ۲۰/۲ ۲۳/۲،۳ ۲۴/۱۲ شستہ وہ شکر کرتے ہیں۔ شکر کریں ۱۴/۶ شکر کریں ۱۳/۱۸ (دونوں لفظوں کی تشریح دیکھو شاکر، تشکر)

یَشْوِیْ : واحد مذکر غائب مضارع شَیٌّ مصدر (ضرب) وہ بھون ڈالے گا ۱۵/۱۶۔

شَوٰی (اسم) آسان کام۔ تھوڑی چیز۔ سر کی کھال۔ ہاتھ پاؤں۔ شَوَی اللَّحْمَ گوشت کو بھونا۔ شَوَی الْمَاءَ پانی کو ابالا۔ اِشْتِوَاءٌ (افعال) تَشْوِیَۃٌ (تفعیل) بھنی ہوئی چیز کھلانا۔ بھوننے کے لیے کچھ دینا۔ اِنْشِوَاءٌ (انفعال) بھننا اِشْتِوَاءٌ (افتعال) بھوننا۔ بھن جانا۔

یَشْھَدْ :۔ واحد مذکر غائب امر شُھُوْدٌ مصدر (سمع) موجود ہونا چاہیے ۱۸/۲

یَشْھَدَ :۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب شَھَادَۃٌ مصدر (سمع) کہ شہادت دیں گے ۲۴/۱۱

یَشْھَدُ :۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع شَھَادَۃٌ مصدر (سمع) کھول کر بیان کرتا ہے ۲/۲ گواہی دیتا ہے ۱۱/۲ ۲۵/۵ جانتا ہے ۲۸/۱۲ شُھُوْدٌ مصدر (سمع) سے۔ حاضر ہوتے ہیں موجود ہوتے ہیں ۳۰/۲۸ شہود کا معنی حاضر ہونا شہادت کا معنی گواہی دینا بیان کرنا۔ جاننا۔ فعل اور باب ایک ہی ہے مصادر جدا ہیں۔ (دیکھو شہد)

Marfat.com

يُشْهِدُ :۔ واحد مذکر غائب مضارع اِشْہَادٌ مصدر (افعال) وہ گواہ بناتا ہے۔ ۲/۹ ۔

يَشْهَدُوْا :۔ جمع مذکر غائب مضارع شہود مصدر (سمع) تاکہ وہ حاضر ہوں ۱۴/۱۱ ۔

يَشْهَدُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع مثبت، شَہادۃٌ مصدر (سمع) وہ شہادت دیتے ہیں ۶/۲ وہ شہادت دیں۔ دے رہے ہوں ۸/۵ وہ گواہ رہیں ۱۴/۵ منفی۔ وہ شہادت نہیں دیتے ۱۹/۴ (دیکھو شَہِیْد)

فصل الصاد المهملة

يُصَبُّ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول صَبٌّ مصدر (نصر) بہایا جائیگا ۱۴/۹ (دیکھو صَبَبْنَا صَبًّا)

يُصْبِحَ ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِصْبَاحٌ مصدر (افعال) فعل ناقص یعنی صَیْرُوْرَۃٌ ہو جائے ۱۵/۱ (دیکھو مُصْبِحِیْنَ)

يُصْبِحُنَّ ۔ جمع مذکر غائب مضارع بانون تاکید۔ اِصْبَاحٌ مصدر (افعال) فعل ناقص وہ ضرور ہی ہو جائیں گے ۱۸/۲ (دیکھو مُصْبِحِیْنَ)

يُصْبِحُوْا :۔ جمع مذکر غائب مضارع بالنون تاکید اِصْبَاحٌ مصدر (افعال) فعل ناقص وہ ہو جائیں گے۔ ۶/۱۲ (دیکھو مُصْبِحِیْنَ)

يَصْبِرْ :۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم صَبْرٌ مصدر (ضرب) صبر رکھتا ہے۔ صبر رکھے ۱۳/۴ (دیکھو نَصْبِرَ)

يَصْبِرُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجزوم صَبْرٌ مصدر (ضرب) اگر وہ صبر کریں گے۔ ۲۴/۱۱ (دیکھو نَصْبِرَ)

يُصِبْكُمْ :۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم اِصَابَۃٌ مصدر (افعال) کُمْ ضمیر مفعول۔ تم کو وہ پہنچ جائے گا۔ تم پر پڑیگا ۱۴/۹ (دیکھو مُصِیْبَۃٌ)

يُصِبْهَا :۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی مجزوم اِصَابَۃٌ سے۔ ھَا ضمیر مفعول۔ اگر اس کو نہیں پہنچا اگر اس پر نہیں پڑا ۳/۴ ۔ (دیکھو مُصِیْبَۃٌ)

يُصْحَبُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی مجہول صَحَابَۃٌ مصدر (سمع) ان کا ساتھ نہیں دیا جائیگا۔ وہ بچائے نہیں جائیں گے۔ ۱۷/۴ مُصْحَبٌ بغیر کسی طرف مڑے ہوئے بلا توقف سیدھا چلنے والا۔ مُصْحَبٌ دیوانہ۔ اصحاب حفاظت کرنا۔ فاسق لوٹانا۔ روکنا فرمانبردار ہونا۔ مصاحبۃٌ (مفاعلۃ) باہم رفیق

Marfat.com

اور ساتھی ہونا۔ اِصْطِحَابٌ (افتعال) باہم یار ہونا، حفاظت کرنا۔ تَصَحُّبٌ (تفعل) شرم کرنا۔

يَصُدَّ يَصُدُّ : - واحد مذکر غائب مضارع صَدٌّ مصدر (نصر) تم کو روک دے تم کو روکتا ہے ۲۲/۱۱۔ صَدَدٌ قربت۔ آمنا سامنا۔ صِدَادٌ پردہ آڑ۔ صَدُودٌ فریبی حیلہ باز۔

صُدُودٌ مصدر (بواسطہ من) (نصر) منہ پھیر لینا۔ اعراض کرنا۔ صَدٌّ مصدر (نصر بواسطہ من) روک دینا۔ پھیر دینا۔ صَدِيدٌ مصدر (ضرب و نصر) رونا۔ پیٹنا۔ چیخنا۔ تَصْدِيَةٌ (تفعیل) تالی بجانا۔ تَصَدُّدٌ اور تَصَدِّي (تفعل) درپے ہونا۔

يَصْدُرُ : - واحد مذکر غائب مضارع۔ صَدَرٌ مصدر (نصر) واپس لوٹیں گے۔ ۳۰/۲۴ -

صَدْرٌ سینہ۔ ہر چیز کا اگلا حصہ۔ سامنے کا حصہ (مصدر نصر و ضرب) لوٹنا۔ لوٹانا۔ سینہ پر مارنا۔ پانی پی کر گھاٹ میں سے واپس آنا۔ صَادِرٌ پانی پی کر چشمہ سے واپس آنیوالا۔ وَارِدٌ کا مقابل۔ مَصْدَرٌ وہ اسم جس سے تمام افعال اور صفت کے صیغے مشتق ہوتے ہیں۔ اِصْدَارٌ لوٹانا

تَصْدِيرٌ (تفعیل) خط کا عنوان لکھنا۔ لوٹانا۔

مُصَادَرَةٌ (مفاعلۃ) جرمانہ کرنا۔ مال لے کر خون معاف کر دینا۔

يُصْدِرَ : - واحد مذکر غائب مضارع اِصْدَارٌ مصدر (افعال) پانی پلا کر واپس نکال لائیں ۲/۲

(دیکھو يَصْدُرُ)

يَصَّدَّعُونَ : - جمع مذکر غائب مضارع اصل میں يَتَصَدَّعُونَ تھا۔ تَصَدُّعٌ مصدر (تفعل) وہ منتشر ہو جائیں گے (یعنی حساب کے بعد جنت اور دوزخ کی طرف الگ الگ چلے جائیں گے) ۲۱/۸ -

يُصَدَّعُونَ : - جمع مذکر غائب مضارع مجہول منفی تَصْدِيعٌ مصدر (تفعیل) ان کو دوران سر نہ ہوگا ان کے سر نہیں چکرائیں گے ۲۷/۴

صُدَاعٌ درد سر۔ مَصْدُوعٌ دوران سر میں مبتلا۔ صَدْعٌ مصدر (فتح) پھاڑنا دو ٹکڑے کر دینا۔ الگ الگ کر دینا۔ ارادہ کرنا۔ اگر متعدی بالباء ہو تو کسی کام کو علی الاعلان کھلم کھلا کرنا۔ صُدُوعٌ مصدر (فتح) بواسطہ الی، مائل ہونا (بواسطہ عن) روگرداں کرنا اور لوٹا دینا۔

تَصْدِيعٌ (تفعیل) الگ الگ کر دینا

Marfat.com

...درد سر میں مبتلا ہونا اور مبتلا کرنا۔ تَصَدُّعٌ (تفعل)
منتشر اور متفرق ہو جانا پھٹ جانا۔ اِنْصِدَاعٌ
(انفعال) پھٹ جانا۔

یَصْدِفُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع
صَدْفٌ مصدر (ضرب) اعراض کرتے ہیں ۱۱/۷ اعراض
کرتے تھے ۸/۸ صَدَفٌ مصدر (ضرب) لازم بواسطہ
عَنْ، روگرداں ہونا۔ متعدی بنفسہٖ پھیر دینا لوٹا دینا
صَدْفٌ اور صُدُوْفٌ مصدر (نصر و ضرب)
بواسطہ عَنْ روگرداں ہونا۔ بواسطہ اِلٰی۔ مائل ہونا
اِصْدَافٌ (افعال) مائل کرنا۔ بواسطہ اِلٰی
لوٹا دینا پھیر دینا بواسطہ عن مُصَادِفَۃٌ (مفاعلہ) پانا

یُصَدِّقُنِیْ: واحد مذکر غائب مضارع۔
تَصْدِیْقٌ مصدر (تفعیل) نون وقایہ یاء متکلم
مفعول وہ میری تصدیق کرے ۲۰/۲ (التصدیق)

یَصَّدَّقُوْا: جمع مذکر غائب مضارع۔ تَصَدُّقٌ
مصدر (تفعل) اصل میں یَتَصَدَّقُوْا تھا۔ وہ
معاف کر دیں۔ ۵/۴ (دیکھو المتصدقات)

یُصَدِّقُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع
تصدیق مصدر (تفعیل) وہ تصدیق کرتے ہیں
سچ جانتے ہیں ۲۹/۲ (دیکھو المتصدقات)

یَصُدَّنَّکَ: واحد مذکر غائب نہی بانون
تاکید، صَدٌّ سے کَ ضمیر مفعول تجھے نہ روک دے
۱۶/۱۰ ، ۲۰/۱۲۔

یَصُدَّنَّکُمْ: واحد مذکر غائب نہی بالنون
تاکید صَدٌّ سے کُمْ ضمیر مفعول تم کو نہ روک دے ۲۵/۱۲

یَصُدُّوْا: جمع مذکر غائب مضارع منصوب
بمعنی مصدر، صَدٌّ سے روک دینے کے لیے
کہ وہ روک دیں ۹/۱۸۔

یَصُدُّوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مرفوع
صَدٌّ مصدر (نصر) وہ اعراض کرتے ہیں۔ باز رہتے
ہیں ۵/۶ ، ۲۸/۱۳ وہ روکتے ہیں ۸/۱۲ ، ۹/۱۸ ، ۱۰/۱۱ ، ۱۲/۲
۱۳/۱۳ ، ۱۷/۱۰ ، ۲۵/۱۰۔

یَصِدُّوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع
صَدِیْدٌ مصدر (ضرب) وہ چیختے چلاتے ہیں ۲۵/۱۲
(دیکھو یَصُدُّ)

یُصِرُّ: واحد مذکر غائب مضارع اِصْرَارٌ
مصدر (افعال) وہ اصرار کرتا ہے۔ ضد کرتا ہے
جم جاتا ہے ۲۵/۱۱ (دیکھو اَصَرُّوْا)

یُصْرَفْ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول
مجزوم صَرْفٌ مصدر (ضرب) وہ ہٹا لیا جائیگا
۶/۶ (دیکھو مَصْرِفًا)

یُصْرَفُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مجہول۔

Marfat.com

ضَرْبٌ سے۔ وہ پھیرے جاتے ہیں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ پ۲۲/۱۲ (دیکھو مُصْرِفًا)

یَصْرِفُ:۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف صَرْفٌ سے ہٗ ضمیر مفعول وہ اس کو پھیر دیتا ہے ہٹا دیتا ہے۔ (دیکھو مَصْرِفًا)

یَصْرِمُنَّهَا:۔ جمع مذکر غائب مضارع با نون تاکید۔ صَرْمٌ مصدر (ضرب) ھَا ضمیر مفعول وہ ضرور ہی اس کے پھل توڑ لیں گے پ۲۹/۴ (دیکھو الصَّرِیم اور صارمین)

یُصِرُّوْا:۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی بمعنی ماضی اِصْرَارٌ مصدر (افعال) انہوں نے اصرار نہیں کیا جمے نہیں رہے۔ پ۴/۵۔ (دیکھو لُغیتر)

یُصِرُّوْنَ:۔ جمع مذکر غائب مضارع اِصْرَارٌ سے۔ وہ اڑے ہوتے تھے پ۲۷/۱۵ (دیکھو لُغیتر)

یَصْطَرِخُوْنَ:۔ جمع مذکر غائب مضارع اِصْطِرَاخٌ مصدر (افتعال) افتعال کی تاء کو طاء سے بدلا گیا ہے۔ وہ چیخیں گے وہ چلائیں گے وہ فریاد کریں گے پ۲۲/۱۶ (دیکھو مُصْرِخٌ)

یَصْطَفِی:۔ واحد مذکر غائب مضارع اصطفا مصدر (افعال) وہ منتخب کر لیتا ہے برگزیدہ بنا لیتا ہے۔ پ۱۷/۱۴ (دیکھو المصطفین)

یَصْعَدُ:۔ واحد مذکر غائب مضارع صُعُوْدٌ مصدر (سمع) چڑھتا ہے پہونچتا ہے پ۲۲/۱۴۔

یَصَّعَّدُ:۔ واحد مذکر غائب مضارع تَصَعُّدٌ مصدر (تفعل) اصل میں یَتَصَعَّدُ تھا وہ چڑھکر پہنچنا چاہتا ہے پ۸/۲۔

اِصْعَادٌ (افعال) چلنا سیر کرنا پہونچنا مفعول پر فی کا ناضروری ہے جیسے اَصْعَدَ فِی الْاَرْضِ زمین پر چلا سیر کی اَصْعَدَ فِی الْوَادِی وغیرہ تَصْعِیْدٌ تفعیل (چڑھکر اوپر پہنچ جانا۔ مفعول پر فی یا علٰی آتا ہے جیسے صَعَّدَ فِی الْجَبَلِ یا عَلَی الْجَبَلِ۔ اس معنی میں اِصْعَادٌ بھی مستعمل ہے تَصْعِیْدٌ کے بعد اگر فی ہو تو اترکر کسی چیز میں داخل ہونے کو بھی کہتے ہیں جیسے صَعَّدَ فِی الْوَادِی اترکر وادی میں داخل ہو گیا صُعُوْدٌ (سمع) کے بعد بھی فی آتا ہے مگر مفعول پر نہیں آتا بلکہ چڑھنے کے آلہ کو ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے صَعِدَ فِی الْاَرْضِ نہیں بولا جاتا بلکہ صَعِدَ فِی السُّلَّمِ کہا جاتا ہے۔ تَصَعُّدٌ (تفعل) کے مفعول پر حرف جر نہیں آتا اور اور دشوار گزرنا اور شاق ہونے کا معنی ہوتا ہے تَصَعَّدَ فِی الشَّیءِ

وہ چیز مجھ پر شاق گذری لیکن اگر باب تفعل کی تاء کو صاد میں ادغام کر کے اِصَّعَّدَ بنا لیا جائے جس سے مضارع آیت ۲ میں آیا ہے تو چڑھ کر پہنچ جانے کا معنی ہوتا ہے اور مفعول پر فِی آتا ہے۔

يُصْعَقُونَ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجہول صعقٌ مصدر (سمع) مولانا تھانوی نے ترجمہ کیا ہے یعنی قیامت سے جس میں اُن کے ہوش اُڑ جائیں گے۔ گویا مولانا کی نظر میں یَوْمُہُمْ سے روزِ قیامت اور صعق سے بے ہوش ہونا مراد ہے لیکن عموماً اہل تفسیر نے جن میں صاحب مدارک و معالم و جلالین و در منثور و ابوالسعود وغیرہم داخل ہیں یُصْعَقُونَ کا ترجمہ یموتون یا یہلکون کیا ہے صعق لغت میں چیخ سے بے ہوش ہونے کو بھی کہتے ہیں اور مرنے کو بھی (قاموس ولسان و تاج وغیرہ)

اس آیت میں عَذَابًا دُونَ ذٰلِكَ سے ابن عباس کے نزدیک قتل یوم بدر مجاہد کے نزدیک بھوک اور ہفت سالہ قحط اور براء بن عازب کے نزدیک عذابِ قبر مراد ہے (بغوی)

عام مفسرین نے دنیا کا کوئی عذاب مراد لیا ہے کسی کی تعیین نہیں کی گویا حضرت براء کے قول کا کوئی مؤید نہیں حضرت ابن عباس کا بیان کردہ قتل اور مجاہد کا بیان کردہ قحط دونوں دنیوی عذاب کی ہی مختلف صورتیں تھیں۔ اس کے بعد حتیٰ یلاقوا یومہم الذی فیہ یصعقون سے مرنے کے بعد یا مرنے کے وقت عذاب نمودار ہونا ہی مراد ہو سکتا ہے بے ہوشی کوئی عذاب نہیں نہ بے ہوشی میں کوئی تفصیل مروی ہے کہ نیکوں کی بے ہوشی عذاب نہ ہوگی اور کافروں کی بیہوشی عذاب ہوگی اس کے علاوہ رسول اللہ کے زمانہ کے کافروں کو اوّل صور اسرافیل سننے کا موقع ہی نہیں ملا کہ وہ بیہوش ہو جاتے اسلئے یصعقون کا نائب فاعل انکو قرار نہیں دیا جا سکتا۔ نائب فاعل اس زمانہ کے لوگ ہوں گے جو اول صور سننے کے وقت موجود ہوں گے ظاہر شہادت سے اس جگہ صعق سے موت و ہلاکت مراد لینے ہی کی تائید ہوتی ہے واللہ اعلم

مجاہد نے صاعقہ ہر عذاب کو کہا ہے۔ (بغوی) لغت میں بھی صاعقہ ہر عذاب کو کہا گیا ہے اس لیے قول مجاہد کی روشنی میں اگر یصعقون کا ترجمہ یُعَذَّبُون کیا

جائے تو بظاہر کوئی خرابی نہیں پیدا ہوتی اور مطلب زیادہ واضح ہو جائیگا یعنی ایک عذاب مرنے کے وقت یا مرنے کے بعد اور اس سے پہلے دو کا عذاب قتل بدر یا قحط و بھوک وغیرہ۔

یَصْفَحُوْا: جمع مذکر غائب مضارع صَفْحٌ مصدر (فتح) وہ درگذر کریں (دیکھو اِصْفَحْ، صَفْحٌ)

یَصِفُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع وصفٌ مصدر (ضرب) جو وہ بیان کرتے ہیں۔ ان کے بیان سے یعنی مصدر۔ ۱۷/۱۸و۲ ب ۱۸/۵و۶ ب ۲۳/۹ ب ۲۵/۱۳ (دیکھو وصفهم)

یَصِلُ: واحد مذکر غائب مضارع منفی و مثبت وَصْلٌ مصدر (ضرب) وہ نہیں پہنچتا، وہ پہنچتا ہے ۱/۲ ب ۳/۲ و ۴ ب (دیکھو وَصَلْنَا)

یُصْلَبُ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول صَلْبٌ مصدر (ضرب) وہ سولی دیا جائیگا۔ ۱۲/۱۵ صَلَبٌ و صَلْبٌ سخت پتھریلی زمین پلوری پشت کی ہڈیاں۔ صَلِیْبٌ سخت مضبوط۔ مَصْلُوْبٌ اور مَصْلُوْبٌ سولی دیا ہوا۔ صَلَابَۃٌ سخت ہونا (سمع و نصر)۔ صَلْبٌ مصدر (ضرب) سولی دینا۔ صَلَبَ اللَّحْمَ گوشت کو بھونا۔ صَلَبَ العِظَامَ اُبال کر ہڈیوں کا روغن نکالا۔ صُلِبَ عَلَیْہِ حُمَّاہٗ اس کا بخار دوامی اور سخت ہو گیا۔ تَصْلِیْبٌ (تفعیل) سخت اور مضبوط کر دینا سولی دینا۔

یُصَلَّبُوْا: جمع مذکر غائب مضارع مجہول تَصْلِیْبٌ مصدر (تفعیل) ان کو سولی دی جائے ۶/۹

یُصْلِحُ: واحد مذکر غائب مضارع مجزوم مثبت اِصْلَاحٌ مصدر (افعال) وہ درست کر دیگا ۲۲/۶ ع مرفوع مثبت۔ وہ درست کر دیگا ۲۶/۵ مرفوع منفی وہ نہیں سنوارتا ۱۱/۱۳ (دیکھو المُصْلِح)

یُصْلِحَا: تثنیہ مذکر غائب مضارع منصوب اِصْلَاحٌ سے۔ کہ وہ دونوں صلح کریں ۵/۱۶ (دیکھو المُصْلِح)

یُصْلِحُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع منفی اِصْلَاحٌ سے۔ وہ سنوارتے نہیں ہیں (دیکھو المُصْلِح)

یَصِلُوْا: جمع مذکر غائب مضارع منفی مجزوم بمعنی مستقبل۔ وَصْلٌ مصدر (ضرب)، وہ ہرگز نہیں پہنچیں گے۔ ۱۲/ب (دیکھو وصلنا)

یُصَلُّوْا: جمع مذکر غائب امر غائب تَصْلِیَۃٌ مصدر (تفعیل) انکو نماز پڑھنی چاہیئے وہ نماز پڑھیں۔ ۵/۱۲ ب (دیکھو مُصَلًّی)

یَصِلُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مثبت

تو مَلٌ سے۔ وہ پناہ پکڑیں یا جائیں پ ۵/۹ جوڑتے ہیں جوڑے رکھتے ہیں پ ۱۳/۹ منفی۔ وہ نہ پہنچیں گے ان کا رسائی نہ ہو گی۔ پ ۲۰ (دیکھو وَصَّلْنَا)

يَصْلَوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع۔ صَلِیَ مصدر (سمع) وہ داخل ہوں گے پ ۴/۱۲ پ ۱۳/۱۶ پ ۲۳/۱۳ پ ۲۸/۲ پ ۳۰۔ (دیکھو تُصْلِیَہ)

يُصَلُّوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع تَصْلِیَۃٌ مصدر (تفعیل) وہ رحمت بھیجتے ہیں پ ۲۲/۴ - (دیکھو مُصَلّٰی)

يَصْلٰى: واحد مذکر غائب مضارع صُلِیٌّ مصدر (سمع) وہ داخل ہوگا پ ۱۵/۲ پ ۳۰/۹، ۱۲، ۱۷، ۳۶ (دیکھو تُصْلِیَہ)

يُصَلِّيْ: واحد مذکر غائب مضارع تَصْلِیَۃٌ سے۔ وہ نماز پڑھ رہا تھا پ ۳/۱۲ وہ رحمت بھیجتا ہے پ ۲۲/۲ (دیکھو مُصَلّٰے)

يَصُمْهُ: واحد مذکر غائب امر صَوْمٌ مصدر (نصر) ہ ضمیر مفعول فیہ۔ اس کے روزے رکھے پ ۲ (دیکھو الصّیام اور تصوموا)

يَصْنَعُ: واحد مذکر غائب مضارع۔ صُنْعٌ (فتح) وہ بناتا تھا پ ۱۲/۴ (دیکھو مصانع)

يَصْنَعُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع صُنْعٌ (فتح) وہ بناتے تھے پ ۶/۱۳، ۲۱ پ ۱۴ وہ بناتے ہیں، کرتے ہیں۔ پ ۱۸/۱ پ ۲۲/۱۶ (دیکھو مصانع)

يُصَوِّرُ: واحد مذکر غائب مضارع تصویر مصدر (تفعیل) وہ صورتیں بناتا ہے پ ۳ - (دیکھو المُصَوِّرُ)

يُصْهَرُ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول صَهْرٌ مصدر (فتح) پگھلا دیا جائیگا۔ گلا دیا جائیگا پ ۱۷/۹ -

صِہْرٌ گرم چیز۔ صِہْرٌ رشتہ داری۔ اپنایت سسرالی رشتہ دار۔ صِہْرَۃٌ خوش دامن۔ صُہَارَۃٌ پگھلی ہوئی چیز۔ صُہُورٌ چربی پگھلانیوالا۔ صَہِیْرٌ پگھلی ہوئی چیز۔

صَہْرٌ مصدر (فتح) پگھلانا۔ صَہَرَتْہُ الشَّمْسُ اس کو دھوپ نے پگھلا دیا، جلا دیا۔ اِصْہَارٌ (افعال) داماد بنانا، نکاح یا نسب کے ساتھ ملا لینا۔ مُصَاہَرَۃٌ دامادی اور سمدھیانہ۔ اِصْطِہَارٌ (افتعال) پگھلانا۔ اِنْصِہَارٌ (انفعال) پگھلنا

يُصِيْبُ: واحد مذکر غائب مضارع اِصَابَۃٌ مصدر (افعال) پہنچے گا پ ۳/۲ پ ۱/۱۸ وہ پہنچاتا ہے یعنی عطا فرماتا ہے پ ۱۱/۱۶ وہ پہنچاتا ہے یعنی برساتا ہے پ ۱۵/۱۲ -

Marfat.com

یُصِیْبَکُمْ - واحد مذکر غائب مضارع منصوب۔ کُمْ ضمیر مفعول۔ اِصَابَۃٌ سے کہ وہ تم پر مصیبت ڈال دے ۱۰/۱۲ کہ تم کو مصیبت پہنچ جائے ۱۲/۷ -

یُصِیْبَنَا :- واحد مذکر غائب مضارع منفی۔ نا ضمیر مفعول اِصَابَۃٌ سے ہم کو ہرگز نہیں پہنچیگا ۱۰/۱۴

یُصِیْبُہُمْ : - واحد مذکر غائب مضارع مرفوع ہُم ضمیر مفعول۔ اِصَابَۃٌ سے مثبت۔ انکو پہنچیگی ۲۳/۲ منفی۔ انکو نہیں پہنچے گی۔ ۱۱/۴ -

یُصِیْبَہُمْ :- واحد مذکر غائب مضارع منصوب ہُم ضمیر مفعول۔ اِصَابَۃٌ سے انکو پہنچ جائے ۱۸/۱۵ (یُصِیْبُ کی تنقیح کے لیے دیکھو مُصِیْبَۃٌ)

فصل الضَّادُ المُعجمہ

یُضَآرَّ : - واحد مذکر غائب نہی ضِرَارٌ مصدر (مفاعلہ) نہ تکلیف دی جائے اور نہ دکھ پہنچایا جائے ۳/۲ (دیکھو مُضَارٌّ)

یُضَاعِفُ - واحد مذکر غائب مضارع معروف مُضَاعَفَۃٌ مصدر (مفاعلۃ) بڑھاتا ہے بڑھائیگا ۳/۲۔

یُضَاعَفُ واحد مذکر غائب مضارع مجہول مُضَاعَفَۃٌ مصدر (مفاعلہ) بڑھا کر دیا جائیگا ۲۱/۱۸

یُضَاعَفْ واحد مذکر غائب مضارع مجہول مجزوم مُضَاعَفَۃٌ مصدر (مفاعلۃ) دوگنا کیا جائیگا ۱۹/۴ دوگنی سزا دی جائے گی ۲۱/۳۰ -

یُضَاعِفْہُ :- واحد مذکر غائب مضارع معروف مجزوم مُضَاعَفَۃٌ مصدر (مفاعلۃ) ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مفعول وہ اس کو بڑھا کر دیگا۔ ۲۸/۱۶ -

یُضَاعِفْہَا :- واحد مذکر غائب مضارع معروف مجزوم مُضَاعَفَۃٌ مصدر (مفاعلۃ) ہَا ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول۔ وہ اس کو بڑھا کر دیگا ۵/۴

یُضَاعِفَہٗ :- واحد مذکر غائب مضارع معروف منصوب مُضَاعَفَۃٌ مصدر (مفاعلہ) ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب مفعول کہ وہ اسکو بڑھا کر دے ۲/۱۶ ۲۷/۱۸ (یُضَاعِفُ کی تنقیح کے لیے دیکھو مضاعفۃ)

یُضَاہِئُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع مُضَاہَاۃٌ مصدر (مفاعلۃ) مشابہت پیدا کر رہے ہیں۔ ۱۰/۱۱ -

ضَہِیٌّ مثل۔ مانند۔ شبیہ۔ ضَہْیٌ مصدر ناقص یائی (سمع) عورت کا مرد کی طرح ہو جانا کہ حیض ہو نہ حمل زپستان ضَہْیَاءُ عورت مردنما۔ مضاہاۃ مشابہت۔

یَضْحَکُوْا : جمع مذکر غائب امر ضِحْکٌ مصدر (سمع) وہ ہنسیں۔ انکو ہنسنا چاہیے۔ ۱۰/۱۷

ضَحِکٌ، ضِحْکٌ و ضَحِکٌ مصادر (سمع) بواسطہ مِنْ و بِاءٍ کسی سے ہنسنا۔ راضی ہونا۔ قبول کرنا (بغیر واسطہ) لازم۔ ہنسنا تعجب کرنا خوفناک ہونا چمکنا حیض آنا۔ اِضْحَاکٌ (افعال) ہنسانا تعجب میں ڈالنا۔ تَضَحُّکٌ (تفعل) ہنسنا۔ تَضَاحُکٌ (تفاعل) آپس میں ہنسنا ضُحُوکَۃٌ اور ضُحَکَۃٌ ہر شخص کا مسخرا۔ مَضْحَکَۃٌ ٹھٹھا سنسور ضَحِکٌ برف۔ دودھ کے جھاگ۔ تعجب۔ سفید دانت۔

یَضْحَکُوْنَ:۔ جمع مذکر غائب مضارع ضحک سے۔ وہ ہنستے ہیں پ ۲۵/۱۱ پ ۳۰/۸۔

یَضُرَّ:۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی مؤکد منصوب بمعنی مستقبل۔ ضَرٌّ مصدر (نصر) وہ ہرگز ضرر نہیں پہنچائیگا۔ ہرگز نقصان نہیں کرے گا۔ پ ۴/۶۔

یَضُرُّ:۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع۔ ضَرٌّ سے مثبت وہ نقصان رساں تھا۔ نقصان پہنچاتا تھا پ ۱/۱۲ منفی مرفوع نہ نقصان پہنچا سکے وہ نہیں نقصان پہنچائیگا پ ۳/۳، پ ۷/۱۵،۴، ۱۱/۱۲،۷، ۱۷/۹،۵، ۱۹/۲ (دیکھو مضارع)

یَضْرِبُ:۔ واحد مذکر غائب مضارع ضَرْبٌ

مصدر (فعل یفعل) منصوب۔ کردے۔ بیان کرے پ ۱/۲ مرفوع وہ بیان کرتا ہے پ ۱۳/۱۶،۸ پ ۱۸/۱۱ پ ۲۶/۵۔

یَضْرِبْنَ:۔ جمع مؤنث غائب امر ضَرْبٌ چاہیے کہ وہ عورتیں ڈال لیں۔ ان عورتوں کو چھپا لینا چاہیے پ ۱۸/۱۰

یَضْرِبُوْنَ:۔ جمع مذکر غائب مضارع ضَرْبٌ سے۔ وہ مارتے ہیں پ ۱۰/۳ پ ۲۷/۷ وہ چلتے ہیں۔ سفر کرتے ہیں پ ۲۹/۱۲ (دیکھو نصر بہا)

یَضَّرَّعُوْنَ:۔ جمع مذکر غائب مضارع تَضَرُّعٌ مصدر (تفعل) اصل میں یَتَضَرَّعُوْنَ تھا۔ تاکہ وہ زاری کریں۔ وہ عاجزی کریں۔ پ ۹/۲ (دیکھو تَضَرُّعًا اور تَضَرَّعُوْا)

یَضُرُّوْا:۔ جمع مذکر مضارع منفی ضَرٌّ سے (نصر) وہ ہرگز نقصان نہ پہنچائیگے نہ پہونچا سکیں گے پ ۴/۹،۳ پ ۶/۱۰ پ ۲۶/۸ (دیکھو مضارع)

یَضُرُّوْنَکَ:۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی ضَرٌّ سے (نصر) وہ تجھے نقصان نہیں پہنچائیں گے وہ تیرا بگاڑ نہیں کریں گے پ ۵/۴ (دیکھو مضارع)

یَضُرُّوْنَ:۔ جمع مذکر غائب مضارع ضَرٌّ سے (نصر) کیا۔ وہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ نقصان

Marfat.com

پہنچائیں گے۔ $\frac{19}{9}$ ۔ (دیکھو مُضَآرٍ)

یَضَعُ :۔ واحد مذکر غائب مضارع۔ وَضْعٌ مصدر (فتح) وہ اتارتا ہے۔ دور کرتا ہے۔ $\frac{9}{9}$

یَضَعْنَ :۔ جمع مؤنث غائب مضارع منصوب وَضْعٌ سے (فتح) کہ وہ اتار دیں کہ الگ کر دیں $\frac{18}{14}$ کہ پیدا کر دیں کہ جن چکیں۔ ان کے بچہ پیدا ہو جائے $\frac{25}{17}$ ۔ (دیکھو مَوَاضِعِہٖ)

یَضِلُّ ۔ واحد مذکر غائب مضارع۔ ضَلَالٌ مصدر (ضرب) منفی نہیں چوکتا ہے نہیں بہکتا ہے $\frac{16}{11}$ نہیں گمراہ ہوگا۔ $\frac{16}{16}$ ۔ مثبت وہ بھٹکتا ہے۔ وہ گمراہ ہوتا ہے۔ $\frac{8}{1}$ $\frac{17}{16}$ $\frac{15}{2}$ $\frac{24}{1}$ ۔ (دیکھو مُضِلٌّ)

یُضِلَّ ۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب اِضْلَالٌ مصدر (افعال) مثبت۔ کہ گمراہ کر دے کہ بہکا دے $\frac{8}{4}$ $\frac{11}{3}$ $\frac{21}{10}$ $\frac{23}{15}$ منفی مؤکد مستقبل ہرگز اکارت نہیں کریگا۔ ہرگز رائگاں نہیں کریگا $\frac{26}{5}$

یُضِلُّ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع اِضْلَالٌ سے وہ گمراہ کرتا ہے وہ گمراہ چھوڑتا ہے $\frac{1}{2}$ $\frac{13}{16،13،8}$ $\frac{14}{19،11}$ $\frac{14}{8}$ $\frac{22}{14}$ $\frac{24}{13،9}$ $\frac{29}{15}$

یُضَلُّ :۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول اِضْلَالٌ سے۔ گمراہ کئے جاتے ہیں $\frac{10}{11}$ ۔

یُضِلَّکَ ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف اِضْلَالٌ سے کَ ضمیر مفعول۔ وہ تجھے گمراہ کر دیگا $\frac{23}{11}$

یُضْلِلْ :۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بالشرط اِضْلَالٌ سے (جس کو) وہ گمراہ کر دے (جس کو) وہ گمراہ چھوڑ دے (جس کو) وہ گمراہ کر دیتا ہے گمراہ چھوڑ دیتا ہے $\frac{5}{18،9}$ $\frac{9}{13،12}$ $\frac{13}{11}$ $\frac{15}{14،11}$ $\frac{23}{16}$ $\frac{24}{9،1}$ $\frac{25}{6}$ ۔

یُضْلِلْہُ :۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بالشرط اِضْلَالٌ سے۔ اسکو وہ گمراہ کر دیتا ہے گمراہ چھوڑ دیتا ہے۔ $\frac{8}{10}$ ۔

یُضِلَّنَا :۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع اِضْلَالٌ سے نا ضمیر مفعول وہ (ضرور) ہمکو گمراہ کر ہی دیتا $\frac{19}{2}$

یُضِلُّوْا :۔ جمع مذکر غائب مضارع منصوب۔ اِضْلَال سے۔ تم کو گمراہ کر دیں گے $\frac{5}{14}$ کہ وہ بہکا دیں $\frac{11}{14}$ $\frac{13}{17}$ مجزوم وہ بھٹکا دینگے $\frac{8}{1}$ وہ بہکاتے رہیں گے $\frac{29}{10}$

یَضِلُّوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع ضَلَالٌ سے (ضرب) بھٹکتے ہیں بہکتے ہیں $\frac{23}{11}$

یُضِلُّوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع اِضْلَالٌ (افعال) منفی۔ وہ نہیں بہکاتے ہیں۔ نہیں گمراہ کرتے ہیں $\frac{3}{15}$ $\frac{5}{12}$ ۔ مثبت۔ کہ وہ تم کو گمراہ کر دیں $\frac{3}{5}$ بلاشبہ وہ گمراہ کرتے ہیں $\frac{8}{1}$ جنکو وہ گمراہ کرتے تھے۔ $\frac{14}{9}$ ۔

Marfat.com

يُضِلُّ: واحد مذکر غائب مضارع منصوب یعنی مصدر (اِضلال) مصدر، اسکو گمراہ کردینا۔ پھر مرفوع وہ اسکو گمراہ کرتا ہے۔ ۸/۱۶

يُضِلُّهُمْ: کہ وہ ان کو گمراہ کردے۔ انکو گمراہ کردینے کا ۴/۵ (مادہ ضلال کی تشریح کے لیے دیکھو تُضِلُّ)

يُضِيعُ: واحد مذکر غائب مضارع منفی مرفوع۔ اضاعۃ مصدر (افعال) وہ نہیں ضائع کرے گا۔ رائگاں نہیں کرےگا۔ ۲/۲ ۴/۱۱ ۱۰/۱۲ ۲/۱۳ منفی منصوب کہ ضائع کردے کہ اکارت کردے ۲/۳ (دیکھو تُضِيعُ)

يُضَيِّفُوا: جمع مذکر غائب مضارع منصوب تَضْيِيفٌ مصدر (تفعیل) کہ وہ ان کی مہمانی کریں۔ مہمان بنانے سے ۱۶/۱ (دیکھو ضَيْفٌ)

يَضِيقُ: واحد مذکر غائب مضارع ضِيقٌ مصدر (ضرب) تنگ ہوتا ہے ۱۲/۱۴ ۶/۱۹ (دیکھو تَضِيقُوا۔ ضَيِّقًا۔ ضَائِقٌ)

يُضِيءُ: واحد مذکر غائب مضارع اِضَاءَةٌ مصدر (افعال) وہ روشن ہو جائے جل اٹھے ۱۱/۲۴۔ (دیکھو اَضَاءَ)

فصل الطاء المهملة

يُطَاعُ: واحد مذکر غائب مضارع مرفوع اِطَاعَةٌ مصدر (افعال) کہ اس کا قول مانا جائے یعنی ان کے لیے کوئی سفارشی ہی نہیں ہوگا ہے ۲۴/۱۶ منصوب کہ اسکا حکم مانا جائے اسکی اطاعت کی جائے۔ ۵/۶ (دیکھو مُطَاعٌ۔ نُطِيعُ)

يُطَافُ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول اِطَافَةٌ مصدر (افعال) دور چلایا جائیگا ۲۳/۶ ۲۵/۱۲ ۲۹/۱۹ - (دیکھو لِيَطَّوَّفُوا)

يَطْبَعُ: واحد مذکر غائب مضارع طَبْعٌ مصدر (فتح) وہ مہر لگا دیتا ہے ۹/۳ ۲۱/۹ ۲۴/۹ (دیکھو نَطْبَعُ)

يُطِعْ: واحد مذکر غائب مضارع مجزوم اِطَاعَةٌ مصدر (افعال) وہ فرمانبرداری کرے اطاعت کرے فرمانبرداری کرتا ہے۔ اطاعت کرتا ہے ۲/۱۳ ۵/۶،۸ ۱۸/۱۲ ۲۲/۶ ۲۶/۱۰ (دیکھو مُطَاعٌ)

يُطْعِمُ: واحد مذکر غائب مضارع معروف اِطْعَامٌ مصدر (افعال) وہ کھلاتا ہے۔ وہ کھانا دیتا ہے ۱۱/۸ (دیکھو نُطْعِمُ)

يُطْعَمُ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول اِطْعَامٌ مصدر (افعال) اسکو نہیں کھلایا جاتا۔ اسکو کھانا نہیں دیا جاتا ہے (حوالہ مذکورہ)

يُطْعِمُونَ: جمع مذکر غائب مضارع اِطْعَامٌ سے۔ نون وقایہ ... متکلم مفعول ... وہ مجھے کھانا

Marfat.com

دیں۔ پ ۲۵/۴ ۔

یُطْعِمُوْنَ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع۔ اِطْعَامٌ سے۔ وہ کھانا دیتے ہیں وہ کھانا کھلاتے ہیں پ ۲۹/۱۹

یَطْعَمْهُ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم منفی طَعْمٌ مصدر (سمع) ہٗ ضمیر مفعول (جس نے اس کو نہیں چکھا۔ (سیوطی) جس نے اسکو نہیں پیا۔ (بغوی ورازی وابوالسعود) پ ۲/۱ مرفوع مثبت (جو) اس کو کھاتے ث ۵ ۔

یَطْعَمْهَا: ۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی طَعْمٌ سے ھَا ضمیر مفعول۔ اس کو نہیں کھاتا ہے ث ۳ ۔ (دیکھو نُطْعِمُ)

یَطْغٰی۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب طُغْیَانٌ مصدر (فتح) کہ وہ سرکش ہو جائے یعنی تکبر کرنے لگے پ ۱۶/۱۱ مرفوع حد سے آگے بڑھ جاتا ہے۔ سرکش ہو جاتا ہے پ ۳۰/۲۱ (دیکھو طُغْیَانِہِمْ، طغی، تطغوا)

یُطْفِئُوْا ۔ جمع مذکر غائب۔ مضارع منصوب اطفاءٌ مصدر (افعال) کہ وہ بجھا دیں پ ۱۰/۱۱ پ ۲۸/۹ (دیکھو اطفاءٌ)

یَطْلُبُہٗ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع طَلَبٌ مصدر (نصر) ہٗ ضمیر مفعول۔ وہ اسکو طلب کرتا ہے ث ۱۴ (دیکھو المطلوب)

یُطْلِعَکُمْ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی اِطْلَاعٌ مصدر (افعال) کُمْ ضمیر مفعول۔ کہ وہ تم کو واقف کر دے۔ تم کو آگاہ کر دے پ ۴ (دیکھو مُطَّلِعَ)

یَطْمِثْهُنَّ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی طَمْثٌ مصدر (ضرب) هُنَّ ضمیر مفعول۔ ان سے جماع نہیں کیا۔ پ ۲۷/۱۲ ۔

طَامِثٌ۔ حائضہ عورت۔ طَمْثٌ مصدر (نصر وسمع) حائضہ ہونا طَمْثٌ (ضرب و نصر متعدی) ازالہ دوشیزگی کرنا۔ گھسنا مس کرنا۔

یَطْمَعُ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع طَمَعٌ مصدر (فتح) مرفوع۔ وہ لالچ کرتا ہے وہ امید رکھتا ہے پ ۲۹/۸،۱۵ منصوب وہ امید کرنے لگے۔ لالچ کرنے لگے پ ۲۲/۱ ۔

یَطْمَعُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع طَمَعٌ سے۔ وہ امید رکھتے ہوں گے۔ وہ امیدوار اور راغب ہوں گے ث ۱۲ (دیکھو نَطْمَعُ)

یَطْمَئِنَّ ۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب اِطْمِیْنَانٌ مصدر (افعیلال) تاکہ سکون پائے پ ۳/۱ (دیکھو مُطْمَئِنٌّ)

یَطُوْفُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع طَوْفٌ

وطواف مصدر (نصر) چکر لگاتے رہیں گے یعنی خدمت کے لیے تیار رہیں گے ۲۰/۱۴ ، ۲۰/۱۴ ، ۲۹/۱۹

طَوْفٌ طَوَافٌ طَوَفَانٌ تَطْوَافٌ کسی چیز کے گرد چکر لگانا۔ دور کرنا (نصر) طَوْفٌ کسی خیال کا خواب میں آنا (نصر) طَافَ بِیْ رَجُلٌ میرے خواب میں کوئی شخص آیا۔

اِطَافَۃٌ (افعال بواسطہ باء) کسی چیز کو گھیر لینا قریب ہو جانا۔ تَطْوِیْفٌ (تفعیل) کسی کے آس پاس بہت زیادہ چکر لگانا۔ تَطَوُّفٌ (تفعل) کسی چیز کے آس پاس چکر لگانا۔

یَطَّوَّفَ ۔ واحد مذکر غائب تَطَوُّفٌ مصدر (تفعل) اصل میں یَتَطَوَّفَ تھا کہ وہ طواف کرے یعنی سعی کرے ۲ (دیکھو یَطُوْفُ)

یَطَّوَّفُوْا :۔ جمع مذکر غائب امر تَطَوُّفٌ مصدر چاہیئے کہ وہ طواف کریں (یعنی طواف افاضہ) ۱۷/۱۱

یَطُوْفُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع (نصر) وہ گھومیں گے وہ چکر لگائیں گے ۲۲/۱۱ (دیکھو یَطُوْفُ)

یُطَوَّقُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع تَطْوِیْقٌ مصدر (تفعیل) انکو طوق پہنایا جائیگا۔ طوق کی طرح انکی گردنوں میں ڈالا جائیگا ۴ طُوْقٌ گردن بند گھیرا، طاقت۔ وسعت۔ طاقت، قوت، قابو

رسی کا بل، طَوْقٌ مصدر (نصر) طاقت رکھنا کوئی کام کر سکنا۔ اِطَاقَۃٌ (افعال متعدی بنفسہ اور بواسطہ علی) کسی چیز پر قابو رکھ سکنا۔ تَطْوِیْقٌ (تفعیل) طوق ڈالنا، حاکم بنانا۔ طاقت دینا۔ کسی کام پر مکلف کرنا ناقابل برداشت کام پر مکلف کرنا۔ راضی ہونا آیت میں اول معنی مراد ہے۔ تَطَوُّقٌ (تفعل) طوق پہننا)

یَطَئُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع منفی وَطْأٌ مصدر (سمع) نہیں پامال کریں گے نہیں چلیں گے ۱۱/۴ (دیکھو موطئا)

یُطَهِّرَ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب تَطْهِیْرٌ مصدر (تفعیل) کہ وہ پاک کر دے ۶/۶ ، ۱۰/۶ ، ۹/۱۶ ، ۲۲/۱ (دیکھو المُتَطَهِّرِیْنَ وہ مُطَهَّرٌ)

یَطْهُرْنَ ۔ جمع مؤنث غائب مضارع طَهَارَۃٌ وطُهْرٌ مصدر (نصر و کرم) یہانتک کہ وہ عورتیں پاک ہو جائیں ۲/۱۲ (حوالہ مذکورہ)

یَطِیْرُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع طَیْرٌ و طَیَرَانٌ مصدر (ضرب) وہ اڑتا ہے ۷/۱۰

یَطَّیَّرُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع تَطَیُّرٌ مصدر (تفعل) اصل میں یَتَطَیَّرُوْا تھا۔ وہ بدشگونی کرتے تھے۔ برا شگون لیتے تھے ۹/۶ (دیکھو تَطَیَّرْنَا)

Marfat.com

(دور طائرکم)

يُطِيْعُكُمْ۔ واحد مذکر غائب، مضارع اِطَاعَةٌ سے کُمْ ضمیر مفعول۔ وہ تمہارا کہنا مان لے۔ پ ۲۶ / ۱۲

(دیکھو مطاع)

يُطِيْعُوْنَ۔ جمع مذکر غائب مضارع اِطاعة سے۔ وہ اطاعت کرتے ہیں۔ وہ فرمان مانتے ہیں پ ۱ / ۱۵ (دیکھو مُطَاعٍ)

يُطِيْقُوْنَهٗ۔ جمع مذکر غائب مضارع اِطَاقَةٌ سے وہ اسکی (یعنی روزہ رکھنے کی) طاقت رکھتے ہیں۔ ۲ / ۱

اکثر اہل تفسیر نے اس جگہ حرف نفی محذوف قرار دیا ہے۔ مراد ہے لَا يُطِيْقُوْنَهٗ جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے شیخ ابن جریر نے لکھا ہے کہ يُطِيْقُوْنَ کا مفہوم وہی ہے جو اَطَاقَ فُلَانٌ کا ہے اطاق میں باب افعال کی ہمزہ سَلْب ماخذ کے لیے ہے اس لیے اَطَاقَ فُلَانٌ کا معنی ہوتا ہے فلاں شخص میں طاقت نہیں ہے۔ اس صورت میں يُطِيْقُوْنَ کا ترجمہ ہوگا وہ جو روزہ کی طاقت نہیں رکھتے خواہ پیری کی وجہ سے یا بیماری کی وجہ سے اس تقدیر پر حرف نفی محذوف قرار دینے کی ضرورت نہیں (۔ رح) شمس الائمہ نے بھی يُطِيْقُوْنَ کو اِطَاقَةٌ سے مشتق قرار دیتے ہوئے ہمزہ کو سلب معنی کے لیے قرار دیا ہے۔ (تفسیر احمدی)

ایک جماعت قدماء کا خیال ہے کہ ہمزہ سلب کے لیے نہیں ہے مگر يُطِيْقُوْنَهٗ کے معنی بالفعل طاقت رکھنے کے نہیں ہیں بلکہ حال ماضی کی حکایت ہے یعنی جو لوگ گذشتہ جوانی کے زمانہ میں طاقت رکھتے تھے مراد یہ کہ اب بڑھاپے کی وجہ سے طاقت نہیں رکھتے تو ان کے لیے ترکِ صوم جائز ہے اور ادائے فدیہ واجب۔

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت سلمہ بن اکوع قائل ہیں کہ شروع اسلام میں لوگ روزہ کے خوگر نہیں تھے ان کے لیے روزہ رکھنا سخت دشوار تھا اس لیے خیار دے دیا گیا تھا کہ ہو سکے تو روزہ رکھیں ورنہ فدیہ دے دیں لیکن آیت فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ نے اس خیار کو منسوخ کر دیا اور روزہ رکھنا لازم ہو گیا اس قول پر آیت منسوخ قرار پائے گی۔

قتادہ کا قول ہے کہ آیت يُطِيْقُوْنَهٗ کا تعلق وہ بوڑھے لوگ تھے جو روزہ تو رکھ سکتے تھے مگر دشواری کے ساتھ انکو صوم و فدیہ میں خیار تھا لیکن آیت فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الخ سے ایسے طاقتور بوڑھوں کا اختیار بھی فسخ کر دیا گیا۔

حسن بصری نے فرمایا آیت مذکورہ کا مصداق وہ بیمار تھے جو کہنے کو تو بیمار ہوتے تھے مگر ان میں روزہ رکھنے کی طاقت ہوتی تھی انکو ترکِ صوم کی اجازت تھی مگر یہ اجازت بھی آیت فمن شہد منکم سے منسوخ کر دی گئی (معالم) (دیکھو یُطَوَّقُوْنَ)

فَصْلُ الظَّاءِ الْمُعْجَمَہ

يُظَاهِرُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجزوم منفی مُظَاهَرَةٌ مصدر (مفاعلہ) اگر۔ وہ پشت مضبوط نہ کریں پشت پناہی نہ کریں۔ مدد نہ کریں۔ ظَهْرٌ پشت۔ کثیر مال۔ سخت اور اونچی زمین اَعْطَاهُ عَنْ ظَهْرِ يَدٍ اس نے بلا عوض دیا۔ جَعَلَنِيْ بِظَهْرِيْ وہ میری کسی کی کھاتا ہے میں اس کو خرچ دیتا ہوں خَفِيْفُ الظَّهْرِ سبک پشت یعنی جس کے بچے کم ہوں ثَقِيْلُ الظَّهْرِ اس کے خلاف ہے اَقْرَانُ الظَّهْرِ پیچھے سے حملہ کرنیوالے۔ لَا تَجْعَلْ حَاجَتِيْ بِظَهْرٍ میرے کام کو پس پشت نہ کر دینا یعنی بھول نہ جانا اَصَبْتُ مِنْكَ ظَهْرًا میں نے تیری طرف سے بڑی بھلائی پائی۔

نَحْوُ بَيْنَ ظَهْرَيْهِمْ وہ ان کے درمیان ہے نَزَلَ بَيْنَ ظَهْرَيْهِمْ ۔ وہ ان کی پشت کے پیچھے اترا۔ جَاءَ بَيْنَ ظَهْرَيْهِ ۔ وہ اپنی قوم میں آگیا ظُهْرٌ زوال آفتاب کے بعد کا وقت ظُهْرَةٌ مددگار اپنا قبیلہ ظَهَرَةٌ اسباب مسافرخانہ۔ اپنا قبیلہ ظَاهِرَةٌ اپنا قبیلہ۔ دوپہر کا وقت ظِهَارٌ پتھریلی زمین ظِهَارَةٌ کپڑے کا ابرا۔ ظُهَّارٌ جماعت گروہ۔ ظَهِيْرٌ قوی پشت۔ مددگار ظَهِيْرَةٌ گرم وقت۔ دوپہر کا وقت۔

ظَهَارَةٌ مصدر (فتح) قوی پشت ہو جانا (بواسطہ عن) زائل ہو جانا ظَهَرَتْ بِحَاجَتِيْ وہ میرا کام بھول گیا۔ ظُهُوْرٌ مصدر (فتح) ظاہر ہونا۔ (بواسطہ علی) مدد کرنا۔ غالب ہونا۔ مطلع ہونا (بواسطہ باء) غالب ہونا۔ ظاہر کرنا اِظْهَارٌ (افعال) ظاہر کرنا۔ واقف کرنا۔ غالب کرنا۔ پس پشت ڈال دینا۔ قرآن حفظ پڑھنا۔ تَظْهِيْرٌ (تفعیل) بھول جانا فراموش کر دینا۔ دوپہر کو آنا عورت سے ظہار کرنا یعنی اپنی بیوی سے اَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ کہنا۔ مُظَاهَرَةٌ (مفاعلہ) باہم مدد کرنا ظہار کرنا تَظَاهُرٌ (تفاعل) باہم مددگار ہونا پس پشت ڈال دینا۔ تَظَهُّرٌ (تفعل) دوپہر کو آنا

ظہار کرنا۔ اِستظہار (استفعال) مدد مانگنا۔ مدد لینا قوی پشت ہو جانا۔

یُظَاھِرُوْنَ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع مُظَاہَرَۃٌ اور ظِہَارَۃٌ مصدر (مفاعلۃ) وہ ظہار کرتے ہیں ۲/۵۸ ۔

یَظْلَلْنَ: ۔ جمع مؤنث غائب مضارع فعل ناقص وہ ہو جائیں۔ وہ ہو جائیں گی۔ ۲۵/۵ (دیکھو تظلُّ)

یَظْلِمُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی ظُلْمٌ سے وہ ظلم نہیں کرتا حق تلفی نہیں کرتا ۵/۲ ۱۱/۱۰ ۱۵/۲۰ مجزوم مثبت ظلم کرے گا ۱۸/۱۷ ۔

یُظْلَمُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول مثبت وہ مظلوم ہو اس پر ظلم کیا گیا ہو ۵/۱۲ (مادہ ظلم کی تنقیح کے لیے (دیکھو مظلومًا)

یَظْلِمُوْنَ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع ظلم سے وہ ظلم کرتے تھے۔ وہ ظلم کرتے ہیں وہ بیجا حرکت کرتے ہیں ۱/۶ ۴/۲ ۹/۱۰،۱۲ ۱/۱۵ ۱۱/۱۰ ۱۴/۲۷ ۳۰/۱۶ ۲۱/۴ ۲۵/۵ وہ ناانصافی کرتے تھے ناانصافی کرتے ہیں ۸/۵

یُظْلَمُوْنَ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجہول منفی ان پر ظلم نہیں کیا جائیگا ان کے ساتھ ناانصافی نہیں کی جائے گی۔ انکی حق تلفی نہیں کی جائے گی۔

۳/۱۱،۶ ۲/۸ ۵/۱۵،۴ ۸/۷ ۱۱/۱۰،۱۱ ۱۲/۲۱ ۱۵/۸ ۱۶/۶ ۱۸/۴ ۲۴/۴ ۲۵/۱۹ ۲۶/۲ ۔

یَظْلِمَهُمْ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب ہُمْ ضمیر مفعول کہ ان پر ظلم کرے کہ ان پر ظلم کرتا۔ ۱۰/۱۵ ۳۰/۱۶ ۲۱/۴ ۔

یَظُنُّ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع مثبت ظَنٌّ مصدر (نصر) جو گمان کرتا ہے ۱/۹ منفی۔ کیا یقین نہیں کرتے۔ ۳۰/۸ ۔

یَظُنُّوْنَ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع مثبت ظَنٌّ مصدر (نصر) وہ یقین کرتے ہیں ۱/۵ ۲/۱۱ ۔ وہ گمان کرتے ہیں ۱/۹ ۳/۷ ۲۵/۱۹ (دیکھو تظنُّ)

یُظْهِرَ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع مثبت منصوب اِظْہار مصدر (افعال) کہ اس کو غالب کردے ۴/۱۱ ۲۶/۱۲ ۲۸/۹ کر وہ پھیلائے۔ ۲۲/۸ ۔

یُظْهِرُ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی مرفوع اِظہار مصدر (افعال) وہ واقف نہیں کرتا وہ مطلع نہیں کرتا۔ ۲۹/۱۲ (دیکھو یُظَاہِرُوا)

یَظْهَرُوْا: ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجزوم مثبت ظُہُور مصدر (فتح) وہ غالب آجائیں۔ قابو پا جائیں ۱۰/۹ ۱۶/۲ وہ واقف ہو جائیں مطلع ہو جائیں ۱۵/۱۵ منفی۔ واقف نہ ہوئے ہوں ۱۸/۱۰

Marfat.com

يَظْهَرُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مثبت
ظُہُوْرٌ سے وہ قابو پانے یعنی چڑھ کر اوپر پہنچ جاتے
٢٥/٩ ۔ (دیکھو نظاہروا)

فصل العين المهملہ

يَعْبُدُ: واحد مذکر غائب مضارع عِبَادَةٌ
مصدر (نصر) پوجتے تھے۔ پوجتے چلے آئے ہیں
١١/١٦ ٩،١٠،١١/١٢ ١٣/١٢ ١٤/٩ ٢٢/١١ پوجتا ہے
پوجتے ہیں۔ ١٢/٩ (دیکھو نَعْبُدُ)

يَعْبُدُوْا: جمع مذکر غائب مضارع منصوب
عبادۃ سے کہ وہ عبادت کریں ١/١١ ٢٢/١٦ ٣٠/٢٣ امر
غائب انکو عبادت کرنی چاہیئے ٣٠/٢١ ۔

يَعْبُدُوْنَ: جمع مذکر غائب۔ مضارع
معروف عبادۃ سے وہ پوجتے تھے پوجتے ہیں۔
١١/٧ ١٢/٩ ١٤/١٦ ١٥/١٤ ١٦/٦ ١٧/١٦ ١٨/١٠ ١٩/٣ ٢٠/١٠ ٢٣/٦
٢٧/٢ وہ اطاعت کرتے تھے حکم مانتے تھے ٢٢/١١
وہ میری عبادت کریں گے ١٨/١٢ ۔

يُعْبَدُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع مجہول
عبادۃ سے انکی پرستش کیجاتی ہے ٢٥/١ (دیکھو نَعْبُدُ)

يَعْبَؤُ: واحد مذکر غائب مضارع منفی
عَبْؤٌ مصدر (فتح) پرواہ نہ کریگا۔ ١٩/٤ ۔
عَبَأٌ اصل عَبْءٌ مخفف، سورج کی کرنیں۔ عِبْأٌ جمع
سامان۔ عَبَاءٌ دھاریدار کمبل۔ خوب موٹا آدمی
عَبْأٌ مصدر (فتح)، تیار کرنا۔ پرواہ کرنا
تعبئۃٌ اور تَعْبِیٌّ فوج کا سامان درست
کرنا۔ تیار کرنا۔

يَعْتَدُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع اِعْتِدَاءٌ
مصدر (افتعال) وہ زیادتی کرتے تھے وہ حد
شرعیہ سے تجاوز کرتے تھے ١/٧ ٢/٣ ٦/١٥ (دیکھو
مُعْتَدِیْنَ اور مُعْتَدٍ)

يَعْتَذِرُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع
اعتذارٌ مصدر (افتعال) وہ معذرت کریں گے ١/٩
٢٩/١١ (دیکھو مَعْذِرَتُهُمْ)

يَعْتَزِلُوْا: جمع مذکر غائب مضارع مجزوم منفی
اعتزالٌ مصدر (افتعال) اگر وہ الگ نہ رہا کریں اگر
انھوں نے کنارہ کشی نہ کی۔ ٥/٩ ۔ (دیکھو مُعْتَزِلٌ
اور مُعْتَزِلُوْنَ)

يَعْتَصِمْ: واحد مذکر غائب مضارع مجزوم
اعتصامٌ مصدر (افتعال) مضبوط پکڑتا ہے ٤/١ ۔
عِصْمَةٌ گردن بند جمع عُصَمٌ اور عِصَامٌ
کتے وغیرہ کی گردن کا پٹہ۔ عِصَامٌ مشک کا بندھن
اور دوال عُصْمُوْمٌ بسیار خور۔ مِعْصَمٌ کلائی کا۔

Marfat.com

سے بچا۔ عَصْمٌ مصدر (ضرب) اختیار کرنا۔ عِصْمَةٌ مصدر (ضرب) بچانا۔ محفوظ رکھنا۔ عَصَمَ اِلَیْہِ اس کی پناہ پکڑی۔ اِسْتِعْصَامٌ (استفعال) بچانا قبضہ پکڑنے کے لیے ہاتھ مارنا۔ اِعْتِصَامٌ (افتعال) گناہ سے بچا رہنا۔ مضبوط پکڑنا۔ انعصام (انفعال) گناہ سے بچنا۔

یُعْجِبُ:۔ واحد مذکر غائب مضارع اِعْجَابٌ مصدر (افعال) وہ پسند آتا ہے۔ بھلا لگتا ہے ۲/۲۶ (دیکھو تُعْجِبُكَ)

یُعْجِزَهٗ:۔ واحد مذکر غائب مضارع اِعْجَازٌ مصدر (افعال) ہ ضمیر مفعول۔ کہ اس کو عاجز کر دے اس سے چھوٹ جائے اس کو پیچھے چھوڑ دے ۲۲/۱۱۔

یُعْجِزُوْنَ:۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی۔ اِعْجَازٌ سے وہ عاجز نہیں کر سکتے ۸/۵۹ (دیکھو مُعَاجِزِیْنَ)

یُعَجِّلُ۔ واحد مذکر غائب مضارع۔ تَعْجِیْلٌ مصدر (تفعیل) اگر وہ جلدی کر دیتا ۱۱/۱۰ (دیکھو یَسْتَعْجِلُ)

یَعِدُ۔ واحد مذکر غائب مضارع مثبت وَعْدٌ مصدر (ضرب) وہ ڈراتا ہے ۲/۲۶۸ وہ ڈرا رہا ہے ۴/۱۲۰ وہ وعدہ دیتا ہے ۲/۲۶۸ وہ وعدہ دے رہا ہے ۱۴/۲۲ وہ وعدہ کر رہا تھا ۹/۱۵ منفی۔ وہ وعدہ نہیں
کرتا ہے ۲۲/۴۷۔ کیا۔ اس نے وعدہ نہیں
کیا تھا۔ ۱۳/۱۶ (دیکھو مَوْعِدَةٍ)

یَعْدِلُوْنَ:۔ جمع مذکر غائب مضارع عَدْلٌ
مصدر ضرب (وہ الدیت) میں برابر قرار دیتے
ہیں ۶/۱ ۔ وہ انصاف کرتے ہیں۔
۹/۱۱۰، ۱۳ (دیکھو العدل اور تعدلوا)

یَعْدُوْنَ:۔ جمع مذکر غائب مضارع
عُدْوَانٌ مصدر (نصر) وہ زیادتی کر رہے تھے
حد شرعی سے تجاوز کر رہے تھے ۹/۱۱ (دیکھو مُعْ

یُعَذِّبُ:۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع
مثبت تعذیبٌ مصدر (تفعیل) وہ عذاب دیگا
عذاب دے ۲/۸۴ ۶/۱۰ ۱۱/۲ ۱۶/۲ ۲۰/۱۴
۳۰/۱۲ منفی نہیں عذاب دیتا ہے نہیں عذاب
دیگا ۳۰/۱۴ وہ کیوں عذاب نہیں دیتا ۵/۲ ۔

یُعَذِّبْ:۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم
تعذیبٌ سے ۔ عذاب دیگا ۱۰/۸ ۱۵/۶ ۲۶/۱۰

یُعَذِّبَ:۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب
تعذیبٌ سے مثبت وہ عذاب دے ۴/۴
۱۰/۱۳ ۲۱/۱۹ ۲۲/۶ ۲۶/۹ منفی کہ وہ عذاب
دے ۹/۴ ۔ (دیکھو مُعَذِّبُوْهَا)

Marfat.com

يَعْرُجُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع عُرُوْجٌ مصدر (نصر) وہ چڑھتا ہے ٢٢/٤ ٢٢/١٦ وہ چڑھیگا یعنی لوٹے گا۔ ٢١/١٣ ۔

يَعْرُجُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع عُرُوْجٌ مصدر (نصر) وہ چڑھنے لگیں۔ ١٤/١ (دیکھو مَعَارِجَ)

يَعْرِشُوْنَ : ۔ جمع مذکر غائب مضارع (ضرب ونصر) جن عمارتوں کو وہ اونچا بناتے تھے ٩/١ جو چھتریاں وہ بناتے ہیں جو اونچے مکان وہ بناتے ہیں۔ ١٤/١٥ ۔

عَرْشٌ مصدر (ضرب ونصر) متعدی انگور کی بیل کی چھتری بنانا۔ مکان بنانا۔ لازم۔ حیران سرگرداں ہونا۔ عَرَشَ بِالْمَكَانِ اس جگہ قیام کیا۔ عَرِشَ (سمع) حیران سرگرداں ہونا (بواسطہ عَنْ) لوٹ جانا عَرِشَ بِغَرِيْمِهٖ قرضدار کی سخت پکڑ کی۔ عَرِشَ عَلَيْهِ اس پر غالب اور قوت حاصل کی۔

تَعْرِيْشُ الْبَيْتِ گھر کی چھت بنانا تَعْرِيْشُ الْاَمْرِ کام میں دیر کرنا۔ تَعَرَّشَ بِالْبَلَدِ شہر میں قیام کیا۔ اِعْتَرَشَ (اعتراش افتعال) چھتری بنائی۔ سوار ہوا۔ (دیکھو مَعْرُوْشَاتٍ)

يُعْرِضُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِعْرَاضٌ مصدر (افعال) وہ اعراض کریگا منہ پھیریگا۔ ٢٩/١١ (دیکھو مُعْرِضُوْنَ)

يُعْرَضُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول۔ عَرْضٌ مصدر (ضرب) پیش کئے جائیں گے ٢٦/١٢،٣٢ (دیکھو معرضون)

يُعْرَضُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع مجہول۔ عَرْضٌ مصدر (ضرب) انکی پیشی ہوگی۔ ١٢/٢ انکو پیش کیا جائیگا ٢/١٠ ١٥/٦ (دیکھو معرضون)

يُعْرَفُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول۔ عِرْفَانٌ مصدر (ضرب) پہچانے جائیں گے ٢٧/١٢ (دیکھو مَعْرُوْفًا)

يُعْرَفْنَ : جمع مؤنث غائب مضارع مجہول۔ عرفانٌ مصدر (ضرب) کہ انکی شناخت ہوجائے ٢٢/٥ (حوالہ مذکورہ)

يَعْرِفُوْا : جمع مذکر غائب مضارع مجزوم منفی عِرْفَانٌ مصدر۔ کیا۔ وہ واقف نہ تھے۔ کیا انھوں نے پہچانا نہ تھا۔ ١٨/٣ ۔

يَعْرِفُوْنَ : ۔ جمع مذکر غائب مضارع عِرْفَانٌ سے۔ وہ پہچانتے ہیں ٢/١ ٨/٣ وہ پہچانتے ہونگے وہ پہچان لینگے ٨/١٢،١٣ وہ پہچان لیں ١٣/٣ وہ پہچانتے

Marfat.com

ہیں۔ اقرار کرتے ہیں۔ ۱۲/۱ (دیکھو مَعْرُوفًا)

یَعْزُبُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی عُزُوبٌ مصدر (نصر) غائب نہیں ہے۔ ۲۱/۱۲ ۲۲/۷ ۔

عُزُوبَۃٌ مرد کا تنہا بغیر بیوی ہو جانا اور عورت کا بیوہ ہو جانا۔ عَزَبٌ مرد بلا بیوی اور عورت بلا شوہر۔ عَزَبَۃٌ بیوہ (کسائی) عَزِیبٌ وہ شخص جو اپنے اہل وعیال اور مال سے دور ہو۔ رنڈوا۔ اَعْزَبُ اور مِعْزَابَۃٌ رنڈوا۔ وہ عورت جو مدت دراز سے بیوہ ہو۔ عَزْبٌ مصدر (نصر) زمین کا ویران غیر آباد ہونا۔ غائب ہونا۔ عُزُوبٌ مصدر (نصر و ضرب) بواسطہ عن چھپ جانا۔ چلا جانا دور چلانا۔ دور ہو جانا۔ بغیر عَنْ۔ دور ہو جانا اِعْزَابٌ (افعال) دور ہو جانا۔ دور کر دینا۔ دور پہنچ جانا۔ تَعَزُّبٌ (تفعل) مجرد رہنا۔

یَعْشُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع عَشْوٌ مصدر (نصر) جو اعراض کریگا۔ اعراض کرتا ہے ۲۵/۱۰ عَشْوٌ مصدر (نصر) رات میں کہیں جانیکا قصد کرنا یہ اصل استعمال ہے توسیع استعمال کے بعد ہر قاصد کو عاشی کہا جانے لگا (بواسطہ الی) کہیں جانے کا راستہ تلاش کرنا (بواسطہ عن) اعراض کرنا۔ مؤخر الذکر استعمال آیت میں۔

ہے۔ عَشْیٌ مصدر (ضرب) رات میں چرانا (سمع بواسطہ علی) کسی پر ظلم کرنا (بغیر واسطہ علی) رات میں جانور کا چرنا۔ تَعْشِیَۃٌ (تفعیل) رات کو آگ جلانا۔ رات کا کھانا کھلانا۔ رات کو جانور چرانا (بواسطہ عن) کسی سے نرمی اور مہربانی کرنا۔

یَعْصِ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم اصل میں یعصی تھا۔ عصیانٌ مصدر (ضرب) جو نافرمانی کریگا۔ ۴/۱۴ ۲۳/۲ ۲۹/۱۲ (دیکھو مَعْصِیَۃ)

یَعْصِرُوْنَ : ۔ جمع مذکر غائب مضارع عَصْرٌ مصدر (ضرب) وہ رس نچوڑیں گے (دیکھو المعصرات)

یَعْصِمُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع عصمۃ مصدر (ضرب) وہ بچائے گا۔ ۶/۱۴ ۱۲/۴ ۲۱/۱۸ (دیکھو یعتصم)

یَعْصُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی۔ عصیان مصدر (ضرب) وہ نافرمانی نہیں کرتے ۲۸/۱۹ (دیکھو معصیۃ)

یَعْصِیْنَ : ۔ جمع مؤنث غائب مضارع منفی۔ عصیانٌ مصدر (ضرب) وہ نافرمانی نہیں کریں گی۔ ۲۸/۱ (دیکھو معصیۃ)

یَعَضُّ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع۔ عَضٌّ مصدر (سمع) دانت سے کاٹے گا۔ ۱۹/۱ ۔

Marfat.com

عَضٌّ اور عَضِیْضٌ مصادر (سمع وفتح) متعدی بنفسہ اور بواسطہ عَلٰی اور بواسطہ با، دانت سے کاٹنا۔ عَضِیْضٌ (بواسطہ با و یا علٰی) دانت سے پکڑ لینا یعنی مضبوط پکڑ لینا۔

عَضُّ الزَّمَانِ۔ عَضُّ الْحَرْبِ۔ زمانہ کی سختی لڑائی کی شدّت۔ عِضٌّ بدمزاج تندخو فصیح کسی چیز کا تجربہ کار۔ عَضُوْضٌ کاٹنے والا۔ ظالم منظلم۔ سخت زمانہ، کاٹا ہوا۔ عَضَاضٌ پر چبانے اور کھانے کی چیز۔ عَاضٌّ دانت سے کاٹنے والا۔ مُعَاضَّۃٌ اور عِضَاضٌ ایک دوسرے کو دانت سے کاٹنا۔

یُعْطُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع معروف اعطاءٌ مصدر (افعال) یہاں تک کہ وہ دے دیں ۹/۱۰

یُعْطَوْا۔ جمع مذکر غائب۔ مضارع منفی۔ اعطاءٌ سے۔ اگر انکو نہیں دیا گیا۔ ۱۰/۱۳۔

(دیکھو اعطوا، اعطینا، عطاءً)

یُعْطِیْکَ ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِعْطَاءٌ سے۔ ک ضمیر مفعول۔ تجھے دیگا۔ ۹۳/۳۰۔

یَعِظُکُمْ۔ واحد مذکر غائب مضارع۔ وَعْظٌ مصدر (ضرب) وہ تم کو نصیحت کرتا ہے ۲/۱۳ ۵/۵ ۱۲/۱۹ ۱۸/۳ (دیکھو الموعظۃ)

یُعَظِّمْ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم تَعْظِیْمٌ مصدر۔ جو۔ بڑا سمجھے گا۔ جو۔ تعظیم کرے گا۔ ۱۱/۱۷۔ (دیکھو عظیماً)

یُعْظِمْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم اِعْظَامٌ مصدر۔ وہ بڑا دیگا۔ بڑے مرتبہ کا دیگا۔ ۲۸/۱۷ (دیکھو عظیماً)

یَعِظُہٗ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع وَعْظٌ مصدر ہٗ ضمیر مفعول اسکو نصیحت کرتے ہوئے۔ وہ اسکو نصیحت کر رہا تھا۔ ۲۱/۱۱۔

یَعْفُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم عَفْوٌ مصدر (نصر) وہ معاف کر دے۔ ۲۵/۵۔ (دیکھو نَعْفُ)

یَعْفُوَ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم عَفْوٌ سے وہ معاف کرتا ہے ۶/۷ ۲۵/۲۵ جمع مذکر غائب امر جا جیسے کہ وہ معاف کر دیں ۳/۱۸ واحد مذکر غائب مضارع منصوب کہ وہ معاف کر دے ۲/۱۵ کہ وہ معاف کر دیگا ۵/۱۱ (دیکھو نَعْفُ)

یَعْفُوْنَ : ۔ جمع مؤنث غائب۔ مضارع عَفْوٌ سے۔ کہ وہ عورتیں معاف کر دیں۔ ۲/۱۵ (دیکھو

Marfat.com

يُعَقِّبْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم منفی تَعْقِيْبٌ مصدر (تفعیل) وہ پیچھے نہیں پھرا۔ پلٹ کر نہیں دیکھا ۱۹/۱۶ ۲۰/۷
(دیکھو مُعَقِّبٌ)

يَعْقِلُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع منفی عَقْلٌ مصدر (ضرب) نہیں سمجھتے ہیں ۲۰/۱۶

يَعْقِلُوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع۔ منفی عَقْلٌ سے۔ وہ نہ سمجھتے ہوں ۲/۵ ۱۱/۱۰ ۲۲/۲ کیا۔ وہ نہیں سمجھتے ۲۳/۴ وہ نہیں سمجھتے ہیں ۶/۱۲ ۷/۴ ۹/۱۷ ۱۱/۱۵ ۲۱/۲ ۲۶/۱۳ ۲۸/۵ ۔ مثبت جو سمجھتے ہیں بغور کرتے ہیں ۲/۴ ۱۷/۱۰، ۱۵ ۱۳/۷ ۱۴/۸، ۱۵ ۲۰/۱۶ ۲۱/۶، ۷ ۲۵/۱۷ ۔

يَعْقُوْبُ :۔ ابن اسحاق بن ابراہیم مشہور پیغمبر جن کا عبرانی نام اسرائیل بھی تھا۔ کنعان کے رہنے والے اور شریعت ابراہیمی کے عامل تھے۔ حضرت یعقوب کے بھائی کا نام عیص یا عیصو تھا۔ آپ کی نسل میں اللہ نے بہت برکت عطا فرمائی۔ تمام یہودی اور نصرانی اسرائیلی آپ ہی کی نسل سے ہیں اور کل اسرائیلی پیغمبر بھی آپ ہی کی نسل میں ہوتے حضرت یعقوب سے بعد والے کسی پیغمبر کی نسل میں اتنے انبیاء نہیں ہوئے جتنے آپ کی نسل سے ہوئے ۱/۱۶ ۱۳/۱۷ ۶/۳ ۷/۱۲ ۱۲/۱۵، ۱۱، ۷ ۱۳/۲ ۱۶/۲، ۶ ۱۷/۵ ۲۰/۱۵ ۲۳/۱۳ ۔

يَعْكُفُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع عُكُوْفٌ مصدر (نصر) وہ جمے بیٹھے تھے لگے بیٹھے تھے۔
(حکایت حال ماضی) ۹/۶ (دیکھو عاکفین اور معکوف)

يَعْلَمْ :۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم عِلْمٌ سے (سمع) مثبت۔ اگر جانتا ہوگا۔ جانیگا ۱/۶ منفی بمعنی ماضی اسے معلوم نہ تھا ۳۰/۲۱۔ کیا اُسے معلوم نہیں ہوا ۳۰/۱۱ ابھی تک نہیں چھانٹ الگ نہیں کیا ۴/۵ ۱/۸ ۔ آیات ۱۰/۶، ۸ اور ۴/۵ میں وصل کی وجہ سے مکسور ہے اصل میں مجزوم تھا۔

يَعْلَمَ :۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب مثبت: تاکہ جان لے ۱۲/۱۷ ۱۴/۱۱ ۱۷/۱۴ ۲۵/۵ تاکہ چھانٹ دے۔ الگ کردے ۴/۵، ۷، ۱۰، ۱۴ ۴/۸ ۷/۳ ۲۷/۱۹ ۲۹/۱۲ منصوب منفی تاکہ نہ جانے ۱۴/۱۵ ۱۷/۸ ۲۷/۲۰ ۔

يَعْلَمُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع

منفی نہیں جانتا ہے ۳/۹ ۱۱/۶ ۱۳/۱۱ ۲۰/۱ ۲۴/۱۶

۲۹/۱،۱۵ ۳۰/۲۵ مرفوع مثبت وہ جانتا ہے ۱/۹

۲/۱۰،۱۱،۱۴ ۳/۲،۱۱،۱۵ ۵/۶ ۷/۷،۱۲ ۱۰/۱۲،۱۲ ۱۱/۱۶ ۱۲/۱

۱۳/۸،۹،۱۲ ۱۴/۸،۹،۱۲،۱۶ ۱۶/۱۰،۱۵ ۱۷/۱،۲،۳،۷،۱۲،۱۶

۱۸/۸،۱۰،۱۵،۱۷ ۱۹/۱۵،۱۷ ۲۰/۲،۱۰،۱۶ ۲۱/۱،۲،۱۳،۱۸

۲۲/۳،۷،۱۹ ۲۴/۷ ۲۵/۴ ۲۶/۶،۷،۸،۱۴ ۲۷/۱۶ ۲۸/۲،۱۳،۱

۲۸/۱۵ ۲۹/۱۴ ۳۰/۱۲ -

یُعْلَمَ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول کہ
معلوم ہو جائے ۱۸/۱ -

یُعَلِّمَانِ : ۔ تثنیہ مذکر غائب مضارع منفی
تعلیم مصدر (تفعیل) وہ دونوں نہیں تعلیم دیتے
تھے۔ نہیں سکھاتے تھے۔ ۱/۱۲ -

یُعَلِّمُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع تعلیم
سے۔ وہ سکھائے گا۔ ۳/۱۱ وہ سکھاتا ہے۔ بتاتا
ہے ۲/۲ ۳/۷ -

یَعْلَمَنَّ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع با نون
تاکید عِلْمٌ سے۔ ضرور الگ کر دے گا چھانٹ
لے گا۔ ۲۰/۱۳ -

یَعْلَمُوْا : جمع مذکر غائب مضارع مجزوم منفی
علم سے۔ انکو نہیں معلوم ہوا انھوں نے
نہیں جانا ۱/۱۴ ۱۰/۱۶ ۱۱/۲ ۲۴/۲ منصوب منفی

کہ وہ نہ جانیں ۱۱/۱ منصوب مثبت کہ وہ جان
لیں ۱۳/۱۹ ۱۵/۱۵ -

یَعْلَمُوْنَ : ۔ جمع مذکر غائب مضارع
مرفوع منفی وہ نہیں جانتے ۱/۲،۹،۱۳،۱۳،۱۲،۱۴

۷/۱،۴ ۹/۶،۱۳،۱۸ ۱۰/۷،۱۸ ۱۱/۱۱،۱۴ ۱۲/۱۳،۱۵ ۱۳/۲

۱۴/۱۱،۱۳،۱۶،۲۰ ۱۷/۲ ۲۰/۱،۴،۹ ۲۱/۳،۷،۹،۱۶ ۲۲/۹،۱۰

۲۳/۲،۱۵،۱۷،۱۷ ۲۴/۲،۱۱ ۲۵/۱۵،۱۸،۱۹ ۲۷/۴ ۲۸/۱۳

۲۹/۴ ۔ مثبت۔ وہ جانتے ہیں ۱/۳ ۱/۹ ۲/۱،۱۳

۳/۱۶ ۴/۵ ۷/۱۸،۱۹ ۸/۱،۱۱ ۱۰/۸ ۱۱/۶ ۱۲/۱۶ ۱۴/۱،۹،۱۲

۱۶/۸ ۱۸/۱۹ ۱۹/۲،۱۹ ۲۰/۱۶ ۲۱/۲،۴،۱۷ ۲۲/۸ ۲۳/۱،۱۵،۱۷

۲۳/۱۶،۱۷ ۲۴/۱۳،۱۵،۱۸ ۲۵/۳،۱۳ ۲۷/۹ ۲۸/۳ ۲۹/۸،۱۲ ۳۰/۱،۷

آیت ۲۳/۱۶،۱۷ میں لَوْ کَانُوْا کی وجہ سے تمنائی
معنی ہے۔ کاش وہ جانتے۔

یُعَلِّمُوْنَ : ۔ جمع مذکر غائب مضارع تعلیم
مصدر، وہ سکھاتے تھے ۱/۱۲ -

یُعَلِّمُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع تعلیم مصدر
وہ سکھاتا ہے تعلیم دیتا ہے ۱/۱۵ ۲/۱۳ ۴/۸ ۱۴/۲۰
۲۸/۱۱ -

یَعْلَمُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع عِلْمٌ سے
مثبت جانتا ہے ۳/۵ ۷/۱۳،۱۷ ۱۰/۴ جانیں گے
۱۹/۱۵،۱۷ منفی نہیں جانتا ہے ۷/۱۳،۱۷ ۱۳/۱۴ ۱۵/۱۵

Marfat.com

يَحْلُمَهٗ ۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب علم سے۔ ہٗ ضمیر مفعول کہ اسکو جانتے ہیں ۱۹/۱۵،۱۳ ۔ (مادہ علم کی تنقیح کے لیے دیکھو تَعَلَّمَ اور مُعَلَّمٌ)

يَعْلَمْهُ :۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم علم سے ہٗ ضمیر مفعول اسکو جانتا ہے ۲/۹ ۳/۱۱ (مادہ علم کی تنقیح کے لیے دیکھو تَعَلَّمُ اور مُعَلَّمٌ)

يُعْلِنُوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع إعْلَانٌ مصدر (افعال) وہ ظاہر کرتے ہیں علانیہ کرتے ہیں ۱/۹ ۱۱/۱۷ ۱۴/۹ ۲۰/۱۰،۲ ۲۳/۴ ۔ (دیکھو تُعْلِنُ)

يَعْمُرُ ۔ واحد مذکر غائب۔ مضارع۔ عمران مصدر (نصر) آباد کرتے ہیں۔ ۱۰/۹ ۔

يُعَمَّرُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول تَعْمِيْرٌ مصدر (تفعیل) مثبت۔ کہ اس کی عمر کی جائے۔ اس کی عمر کی جانا ۱/۱۱ منفی نہیں عمر بڑھائی جاتی ہے۔ ۲۲/۱۴ ۔

يَعْمُرُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع منصوب عمرانٌ مصدر (نصر) کہ وہ آباد کریں۔ ۱۰/۹ (دیکھو مُعَمَّرٌ اور تُعَمَّرُ)

يَعْمَلْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع عَمَلٌ مصدر (سمع) مجزوم کرے گا۔ عمل کرے گا ۔

۵/۱۲،۱۵،۱۵ ۱۶/۱۵ ۱۷/۷ ۲۸/۱۵،۱۸ ۳۰/۲۴ مرفوع کرتے ہیں ۱۳/۱۹ کرتا ہے ۱۵/۹۰ کام کرتا تھا ۲۲/۸ مجزوم امر غائب چاہیے کہ وہ عمل کرے۔ ۱۶/۳ ۲۳/۹ ۔

يَعْمَلُوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع عَمَلٌ سے۔ وہ کرتے ہیں۔ کام کرتے ہیں۔ کام کرتے تھے۔ ۱/۱۱،۱۶ ۲/۱ ۳/۱۲،۸،۱۴ ۵/۱۳ ۶/۱۳،۱۴ ۷/۱۱،۱۵،۱۹ ۸/۲،۳ ۹/۲،۴،۶،۷،۱۲،۱۹ ۱۰/۲،۸ ۱۱/۴،۷ ۱۲/۲،۷،۱۰ ۱۲/۱۰ ۱۳/۲ ۱۴/۲،۶،۱۹ ۱۵/۱،۱۳ ۱۶/۱ ۱۷/۲،۶ ۱۸/۹ ۱۹/۱۰،۱۳ ۲۰/۱۲،۱۳ ۲۱/۱۵ ۲۲/۸،۱۰ ۲۴/۱،۱۸،۱۰ ۲۶/۲ ۲۷/۱۴ ۲۸/۱۳،۱۴ (دیکھو تَعْمَلُ)

يَعْمَهُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع عَمَہٌ مصدر (فتح و سمع) وہ سرگردان پھرتے رہیں وہ سرگرداں گمراہ پھرتے ہیں۔

عَمَہٌ سرگردانی۔ گمراہی میں حیرانی۔ عَمِہٌ اور عَامِہٌ سرگردان۔ حیران۔ متردد۔

عَمَہٌ، عَمْہٌ، عُمُوْہٌ، عُمُوْہِیَّۃٌ، عُمْہَانٌ مصادر (فتح و سمع) سرگرداں اور متحیر ہونا تَعْمِیْہٌ (تفعیل) ناحق سختی اور دشمنی کرنا۔ ظلم کرنا تَعَامُہٌ (تفاعل) سرگشتہ اور حیران ہونا۔

Marfat.com

يَعُوْدُوْا - جمع مذکر غائب مضارع مجزوم بالشرط عَوْدٌ مصدر (نصر) اگر۔ وہ لوٹے اگر انھوں نے دوبارہ (لڑائی) کی ۹/۹ (دیکھو نَعُدْ اور نَعُود)

يَعُوْدُوْنَ : - جمع مذکر غائب مضارع مرفوع عَوْدٌ سے (نصر) وہ لوٹ پڑیں وہ رجوع کریں ۲۸/۱۱،۲ (دیکھو نَعُدْ اور نَعُوْدُ)

يَعُوْذُوْنَ : - جمع مذکر غائب مضارع مرفوع عَوْذٌ و مَعَاذٌ (نصر) وہ پناہ چاہتے تھے ۲۹/۱۱ (دیکھو مَعَاذَ)

يَعُوْقَ : - اسم عَلَم حضرت نوح کی قوم کے ایک بُت کا نام ۲۹/۱۰ -

يَعْيَ : - واحد مذکر غائب مضارع مجزوم منفی بمعنی ماضی عِيٌّ مصدر (سمع) وہ عاجز نہیں ہوا۔ وہ نہیں تھکا۔ ۲۶/۴ -

عَيَّ عَيِيَ عَيًّا عَيَانٌ عاجز درماندہ۔ عِيٌّ مصدر عَيَّ اور عَيِيَ ماضی يَعْيٰى مضارع عاجز ہونا۔ کامیاب نہ ہونا۔ بات کرنے سے مجبور ہوجانا۔ بندش زبان ہوجانا إِعْيَاءٌ (افعال) تھک جانا تھکا دینا کام دشوار ہوجانا (بواسطہ علیٰ متعدی ہونا ضروری ہے) مرض کا لاعلاج ہوجانا۔ (دیکھو عَيِيْنَا)

يُعِيْدُ : - واحد مذکر غائب مضارع مثبت إِعَادَةٌ مصدر (افعال) وہ دوبارہ پیدا کرے گا لوٹائے گا ۱۱/۹،۲ ۱۵/۵ ۲۰/۱۴،۱ ۲۱/۶،۵ ۲۹/۹ ۳۰/۱۰ منفی وہ دوبارہ پیدا نہیں کریگا یا اس آیت میں باطل سے مراد کفر ہے اور مقصد یہ ہے کہ نہ ابتدائی صورت میں کفر کا کوئی فائدہ ہے نہ آخر میں یعنی کفر کا کوئی نتیجہ اور ساثمرہ باقی رہنے والا نہیں ۲۲/۱۲ (دیکھو نُعِدْ اور نُعِيْدُ)

يُعِيْدُوْا - جمع مذکر غائب مضارع مجزوم إِعَادَةٌ سے۔ وہ لوٹا لیں گے۔ دوبارہ کفر میں لوٹا لیں گے ۱۵/۱۵ -

فصل الغين المعجمہ

يُغَاثُ : - واحد مذکر غائب مضارع مجہول غَيْثٌ مصدر (ضرب) مینہ برسایا جائیگا۔ ۱۲/۱۶ (دیکھو غيث)

يُغَاثُوْا : جمع مذکر غائب مضارع مجہول إِغَاثَةٌ مصدر (افعال) انکی فریاد رسی کی جائے گی (دیکھو غيث اور يَسْتَغِيْثُوا)

يُغَادِرُ : - واحد مذکر غائب مضارع منفی مُغَادَرَةٌ مصدر (مفاعلة) وہ نہیں چھوڑتا ہے

Marfat.com

یعنی بغیر اندراج کے نہیں چھوڑتا۔ ۱۵/۵ (دیکھو لُغَادِرُ)

یَغْتَبْ:۔ واحد مذکر غائب نہی اِغْتِیَابٌ مصدر (افتعال) پس پشت برا نہ کہے غیبت نہ کرے ۲۶/۱۴ (دیکھو غَائِبَۃٌ)

یَغُرَّنَّکَ ۔ واحد مذکر غائب نہی غُرُوْرٌ مصدر (نصر) کَ ضمیر مفعول۔ تجھے فریب نہ دے۔ تجھے دھوکہ میں نہ ڈالے ۲۴/۲ (دیکھو غَرَّ)

یُغْرِقَکُمْ:۔ واحد مذکر غائب مضارع اِغْرَاقٌ مصدر (افعال) کُمْ ضمیر مفعول اور وہ تم کو ڈبو دے۔ ۱۵/۷ (دیکھو الغَرَقَ اور مُغْرَقُوْنَ)

یَغُرَّنَّکَ ۔ واحد مذکر غائب نہی بانون تاکید ثقیلہ غُرُوْرٌ سے کَ ضمیر مفعول۔ تجھے فریب خوردہ نہ کر دے ۳۱/۴۱ (دیکھو غَرَّ)

یَغُرَّنَّکُمْ ۔ واحد مذکر غائب نہی بانون تاکید ثقیلہ غُرُوْرٌ سے کُمْ ضمیر مفعول تم کو فریب خوردہ نہ کر دے ۲۱/۱۲ ۲۲/۱۳ (حوالا)

یَغْشٰی۱ ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف غَشْیٌ، غَشَیَانٌ مصدر (سمع) وہ چھائی ہوتی تھی۔ وہ چھا رہی تھی ہے ۲۷/۵ چھا جائیگا ڈھک لیگا ہے ۲۵/۱۴ چھا جاتے ہے ۳۰/۱ (دیکھو غَاشِیَۃٌ اور غِشَاوَۃٌ)

یُغْشٰی۱:۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول غَشَیَانٌ، غَشْیٌ مصدر (سمع) مدہوشی طاری ہو۔ غشی چھا گئی ہو۔ غشی چھا جاتی ہے ۲۱/۱۸ (حوالہ مندرجہ بالا)

یُغْشِیْ:۔ واحد مذکر غائب مضارع اِغْشَاءٌ مصدر (افعال) متعدی بدو مفعول) وہ ڈھانک دیتا ہے وہ پردہ ڈال دیتا ہے ۱۳/۱۴ ۔

یُغَشِّیْکُمْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع تَغْشِیَۃٌ مصدر (تفعیل متعدی بدو مفعول) وہ تم پر چھا رہا تھا۔ تم پر ڈھانک رہا تھا ۹/۱۶ ۔

یَغْشٰاہُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع غَشْیٌ مصدر (سمع) اس پر چھا رہی ہو۔ اس کو ڈھانک رہی ہو۔ ۱۸/۱۱ ۔

یَغْشَاھَا ۔ واحد مذکر غائب مضارع غَشْیٌ مصدر (سمع) جب۔ اس (سورج) کو چھپا لے اس پر پردہ ڈال دے۔ ۳۰/۱۶ ۔

یَغْشَاھُمْ:۔ واحد مذکر غائب مضارع غَشْیٌ مصدر (سمع) ان پر چھا جائیگا ۲۱/۲ (سب کے سب دیکھو حوالہ مندرجہ بالا)

یَغْضُضْنَ : جمع مؤنث غائب امر غَضٌّ مصدر (نصر) وہ عورتیں نیچی رکھیں ۱۸/۱۰ (دیکھو غضض)

Marfat.com

يَغُضُّوا: ۔ جمع مذکر غائب امر غَضّ مصدر (نصر) وہ مرد نیچی رکھیں۔ ۱۵/۱۰ ۔ (دیکھو غضض)

يَغُضُّونَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع غَضّ مصدر (نصر) وہ نیچی رکھتے ہیں۔ پست رکھتے ہیں ۲۶/۱۳ (دیکھو غضض)

يَغْفِرُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع مثبت مَغْفِرَةٌ مصدر (ضرب) وہ بخشے گا۔ بخشے۔ بخش دیتا ہے ۳/۸ ۴/۵،۱۴ ۶/۷،۱۰ ۱۳/۴ ۲۴/۲ ۲۶/۱۰ منفی مرفوع وہ نہیں بخشے گا ۵/۱۴،۱۵ منصوب مثبت۔ کہ بخش دے۔ ۵/۱۱ ۶/۳ ۱۳/۱۴ ۲۱/۱۲ ۱۸/۹ ۱۹/۷،۹ ۲۶/۹ منصوب منفی مستقبل ہرگز نہیں بخشے گا ۱/۱۹ ۲۶/۸ ۲۸/۱۳ مجزوم مثبت وہ بخش دیگا۔ معاف کر دیگا۔ ۳/۱۲ ۹/۱۸ ۱/۶ ۲۲/۶ ۲۶/۴ ۲۷/۲۰ ۲۸/۱۰،۱۲ ۲۹/۹ مجزوم منفی۔ اگر اس نے نہیں معاف کیا نہیں بخشا۔ ۹/۸ (دیکھو غافر)

يُغْفَرُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول مَغْفِرَةٌ سے مرفوع۔ بخش دیا جائیگا ۹/۱۱ مجزوم معاف کر دیا جائیگا ۹/۴ (دیکھو غافر)

يَغْفِرُوا ۔ جمع مذکر غائب امر۔ مَغْفِرَةٌ سے۔ وہ معاف کر دیں۔ ۲۵/۱۸ ۔ (دیکھو غافر)

يَغْفِرُونَ : ۔ جمع مذکر غائب مضارع مَغْفِرَةٌ سے۔ وہ درگذر کرتے ہیں۔ معاف کر دیتے ہیں۔ ۲۵/۵ (دیکھو غافر)

يَغُلَّ ۔ واحد مذکر غائب مضارع۔ غُلٌّ مصدر (نصر) کہ وہ مال غنیمت میں خیانت کرے۔ مال غنیمت میں خیانت کرنا ۴/۷ (دیکھو غلّ)

يَغْلِبْ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم غَلَبَةٌ مصدر (ضرب) وہ غالب ہو جائے۔ قابو پا جائے۔ ۵/۷ (دیکھو غالب)

يَغْلِبُوا ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجزوم غَلَبَةٌ مصدر (ضرب) وہ غالب آجائیں گے ۱/۵ ۔ (دیکھو غالب)

يَغْلِبُونَ : ۔ جمع مذکر غائب مضارع معروف مرفوع۔ غَلَبَةٌ مصدر (ضرب) وہ عنقریب غالب آجائیں گے ۲۱/۴ (دیکھو غالب)

يُغْلَبُونَ : جمع مذکر غائب مضارع مجہول مرفوع غَلَبَةٌ مصدر (ضرب) وہ مغلوب ہوں گے۔ ۹/۱۸ (دیکھو غالب)

يَغْلُلْ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم غُلٌّ سے۔ جو خیانت کریگا ۴/۷ (دیکھو غلّ)

يَغْلِي : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع غَلْيٌ

مصدر (ضرب) وہ کھولے گا ۲۵/۱۹ (دیکھو غَلَی)

یُغْنِ : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم اِغْنَاءٌ مصدر (افعال) بے احتیاج بنا دیگا۔ محتاج نہ رکھے گا ۵/۱۲ (دیکھو الغنیِ اور مُغْنُونَ)

یُغْنُوْا : جمع مذکر غائب مضارع منصوب منفی اغناءٌ سے۔ وہ ہرگز دفع نہیں کریں گے نہ کر سکیں گے ۲۵/۱۸ (دیکھو الغنیُ اور مُغْنُونَ)

یَغْنَوْا : جمع مذکر غائب مضارع مجزوم منفی غِنًی مصدر (سمع) انھوں نے قیام نہیں کیا وہ نہیں ٹھہرے ۹/۱ ۱۲/۸، ۶ غَنِیَ بِالمکان سے ماخوذ ہے وہ مکان میں ٹھہرا۔ معنی۔ فرودگاہ (دیکھو حوالہ مندرجہ بالا)

یُغْنِیَهُمُ : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم اِغْنَاءٌ سے ہُم ضمیر مفعول ان کو غنی کر دے گا مال دار کر دے گا ۱۸/۱۔

یُغْنِی : واحد مذکر غائب مضارع مرفوع مثبت اِغْنَاءٌ سے مال دار بنا دیگا ۱/۱ اس کو مشغول رکھے گا یعنی دوسرے کی خبر نہ لینے دیگا ۳۰/۵ منفی۔ کام نہ آئیگا۔ فائدہ نہیں پہنچائیگا۔ دفع نہیں کرے گا ۱۱/۹ ۱۶/۶ ۲۵/۱۵، ۱۷ ۲۷/۴، ۶ ۲۹/۲۱ ۳۰/۳، ۱۷، ۱ وہ دفع نہیں کر سکتی تھی۔ ۱۳/۲۔

یُغْنِیَا : تثنیہ مذکر غائب مضارع منفی بمعنی ماضی اُغناءٌ سے وہ دونوں کام نہ آتے وہ دونوں دفع نہ کر سکے۔ ۲۸/۲۰۔

یُغْنِیَهُمُ : واحد مذکر غائب مضارع منصوب اغناءٌ سے۔ یہاں تک کہ۔ انکو غنی بنا دے مال دار کر دے ۱۸/۱۰۔ (دیکھو اَلغنیُ اور مُغْنُونَ)

یَغُوْثَ : حضرت نوح کی قوم کے پانچ بتوں میں سے ایک بت کا نام۔ ۲۹/۱۰

یَغُوْصُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع غوصٌ مصدر (نصر) وہ غوطے مارتے تھے کام کرتے تھے ۱۷/۶ (دیکھو غَوَّاص)

یُغْوِیَکُمْ : واحد مذکر غائب مضارع منصوب اِغواءٌ مصدر (افعال) کُمْ ضمیر مفعول تم کو گمراہ چھوڑ دینا کہ تم گمراہ رہو ۱۲/۳ (دیکھو غَاوُوْنَ)

یُغَیِّرُ : واحد مذکر غائب مضارع مرفوع تَغْیِیْرٌ مصدر (تفعیل) وہ نہیں بدلتا ہے نعمت کو تکلیف سے ۱۳/۸ (دیکھو مُغَیِّرًا)

یُغَیِّرُنَّ : جمع مذکر غائب مضارع بالنون تاکید ثقیلہ۔ تَغْیِیرٌ مصدر (تفعیل) وہ ضرور ہی بدل ڈالیں گے۔ بگاڑ دیں گے (دیکھو مُغَیِّرًا)

Marfat.com

یُغَیِّرُوْا:۔ جمع مذکر غائب مضارع منصوب تَغْیِیْرٌ مصدر (تفعیل) یہاں تک کہ وہ بدل ڈالیں (جیسی) کو برائی سے ۔ پ ۱۳ ع ۸ (دیکھو مُغَیِّرًا)

یَغِیْظَ:۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع غَیْظٌ مصدر (ضرب) وہ غضبناک بناتا ہے غصہ میں ڈالتا ہے پ ۱۱ ع ۴ منصوب تاکہ جلائے غضبناک بنائے پ ۲۶ ع ۱۱ (دیکھو غَائِظُوْنَ)

فَصْلُ الْفَاءِ

یَفْتَحُ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع۔ فَتْحٌ مصدر (فَتَحَ یَفْتَحُ) وہ فیصلہ کریگا پ ۲۲ ع ۹ مجزوم مکسور بالوصل۔ وہ کھولتا ہے۔ کشائش کرتا ہے پ ۲۲ ع ۱۲ (دیکھو الفاتحین)

یَفْتَدُوْا:۔ جمع مذکر غائب مضارع منصوب۔ اِفْتِدَاءٌ مصدر (افتعال) کہ وہ بدلہ میں دے کر چھوٹ جائیں پ ۶ ع ۱ (دیکھو فِدَاءٌ)

یَفْتَدِیْ:۔ واحد مذکر غائب مضارع اِفْتِدَاءٌ مصدر (افتعال) کہ وہ بدلہ میں دیکر چھوٹ جائے پ ۲۹ ع ۱ (دیکھو فِدَاءٌ)

یُفَتَّرُ:۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول منفی تَفْتِیْرٌ مصدر (تفعیل) کم نہیں کیا جائیگا ۔ ہلکا نہیں کیا جائیگا پ ۲۵ ع ۱۲ (دیکھو فَتْرَۃٍ)

یَفْتَرُوْنَ:۔ جمع مذکر غائب مضارع اِفْتِرَاءٌ مصدر (افتعال) وہ دروغ بافی کرتے ہیں بہتان باندھتے ہیں پ ۳ ع ۱۱ پ ۵ ع ۴ پ ۷ ع ۴، ۹ پ ۸ ع ۱۰، ۱۳، ۱۳ پ ۱۱ ع ۸، ۱۱، ۱۲ پ ۱۳ ع ۲ پ ۱۴ ع ۲۱ پ ۲۰ ع ۱۰، ۱۳ پ ۲۶ ع ۴ (دیکھو مُفْتَرٍ)

یَفْتُرُوْنَ:۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی فُتُوْرٌ مصدر (نصر) وہ موقوف نہیں کرتے وہ سستی نہیں کرتے پ ۱۷ ع ۲ (دیکھو فَتْرَۃٍ)

یَفْتَرِیْ:۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف اِفْتِرَاءٌ سے دروغ بافی کرتے ہیں بہتان تراشی کرتے ہیں پ ۱۲ ع ۲ (دیکھو مُفْتَرٍ)

یُفْتَرٰی۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول اِفْتِرَاءٌ سے کہ گھڑا جائے پ ۱۱ ع ۹ خود ساختہ منسوب سمجھا پ ۱۳ ع ۹ (دیکھو مُفْتَرٍ)

یَفْتَرِیْنَہٗ:۔ جمع مؤنث غائب مضارع اِفْتِرَاءٌ سے ہٗ ضمیر مفعول۔ وہ اس کو خود گھڑ رہی ہوں پ ۲۸ ع ۸ (دیکھو مُفْتَرٍ)

یَفْتِنَکُمْ:۔ واحد مذکر غائب مضارع فَتْنٌ فُتُوْنٌ مصدر (ضرب) کہ تم کو پریشانی میں ڈال دیں گے مصیبت میں مبتلا کردیں گے پ ۵ ع ۱۲

یَفْتِنَنَّکُمْ:۔ واحد مذکر غائب نہی بانون تاکید

تُقبل فَتَنٌ مصدر (ضرب) کہ تم کو گمراہ نہ کر دے
۸/۵ (دیکھو فاتنین اور المفتون)

یَفْتِنُوْكَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع مثبت منصوب۔ فَتَنٌ سے کہ وہ تم کو بہکا دیں اغوا کر دیں ۶/۱۱ یعنی کہیں بہکا نہ دیں۔

یَفْتِنُوْنَكَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع مثبت فَتَنٌ سے۔ آپکو وہ پھسلا دیں۔ بہکا دیں۔ ۱۵/۱۵

یُفْتَنُوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع مجہول مثبت فَتَنٌ سے۔ وہ مصیبت میں مبتلا کئے جاتے ہیں ۱۱/۵ منفی۔ انکی آزمائش نہیں کی جائے گی ۲۰/۱۲ انکو دکھ دیا جائیگا۔ عذاب دیا جائے گا۔
۲۶/۱۰ (دیکھو فاتنین اور المفتون)

یَفْتِنَهُمْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع فَتَنٌ سے۔ ہُم ضمیر مفعول۔ کہ انکو دکھ پہنچائیگا۔ پریشانی میں مبتلا کریگا۔ ۱۱/۱۲ (دیکھو فاتنین)

یُفْتِیْكُمْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع۔ اِفتاءٌ مصدر (افعال) وہ تم کو حکم دیتا ہے ۵/۱۶ ۶/۴
(دیکھو یَسْتَفْتُوْنَكَ)

یَفْجُرَ ۔ واحد مذکر غائب مضارع فُجُورٌ سے مصدر (نصر) کہ وہ علی الاعلان گناہ کرتا رہے کھل کر گناہ کرے ۲۹/۱۰ (دیکھو فاجرًا)

یُفَجِّرُوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع تَفْجِیْرٌ مصدر (تفعیل) وہ بہا کر لے جائیں گے (سرچشمہ میں سے کاٹ کر) نکال کر لیجائینگے۔ ۲۹/۱۹ (دیکھو تفجوا)

یَفِرُّ :۔ واحد مذکر غائب مضارع فِرَارٌ مصدر (ضرب) بھاگے گا ۳۰/۵

(دیکھو الفرار اور فِرَارًا)

یَفْرَحُ :۔ واحد مذکر غائب مضارع فَرَحٌ (سمع) خوش ہوں گے۔ ۲۱/۴ (دیکھو فَرِحَ)

یَفْرَحُوْا :۔ جمع مذکر غائب مضارع مجزوم فَرَحٌ سے۔ وہ خوش ہوتے ہیں ۲/۴ امر غائب انکو خوش ہونا چاہیئے۔ ۱۱/۱۱

یَفْرَحُوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع فَرَحٌ سے وہ خوش ہوتے ہیں ۲/۱۰ ۱۳/۱۱
دیکھو فَرِحَ)

یَفْرُطَ :۔ واحد مذکر غائب مضارع فَرْطٌ مصدر (نصر) کہ وہ زیادتی کرے۔ ۱۶/۱۱
(دیکھو فُرُطًا)

یُفَرِّطُوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی تفریطٌ مصدر (تفعیل) وہ کمی نہیں کرتے ہیں ۷/۱۴ (دیکھو فُرُطًا)

یُفْرَقُ :۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول

Marfat.com

فَرْقٌ مصدر (نصر) فیصل کیے جاتے ہیں۔ ۲۵/۱۴
يُفَرِّقُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجزوم منفی بمعنی ماضی تَفْرِيْقٌ مصدر (تفعیل) انھوں نے تفریق نہیں کی۔ انھوں نے الگ الگ نہیں کیا، کہ کسی کو سچا کہتے اور کسی کو جھوٹا) ۶/۱ منصوب مثبت۔ کہ وہ تفریق کر دیں۔ ۶/۱
يَفْرَقُوْنَ ؛ ۔ جمع مذکر غائب مضارع فَرَقٌ مصدر (سمع) وہ ڈرپوک ہیں ۱۰/۱۲ ۔
يُفَرِّقُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع تَفْرِيْقٌ سے وہ جدائی پیدا کرتے تھے یعنی پیدا کرادیا کرتے تھے ۱/۱۲ ۔
(مادہ فرق کے لیے دیکھو الفارقات فرقًا)
يَفْسَحِ ۔ واحد مذکر غائب مضارع فسح مصدر (فتح) کشائش کر دیگا۔ کشادہ جگہ دیگا ۲۸/۲ (دیکھو افسحوا)
يُفْسِدُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِفْسَادٌ مصدر (افعال) مرفوع۔ وہ فساد مچائیگا۔ تباہی کریگا۔ ۱/۴ منصوب۔ کہ تباہی مچائے تخریب کرے ۲/۹ ۔
يُفْسِدُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع منصوب اِفْسَادٌ سے۔ کہ وہ فساد پھیلائیں۔ ۹/۵ ۔

يُفْسِدُوْنَ : ۔ جمع مذکر غائب۔ مضارع مرفوع اِفْسَادٌ سے وہ فساد پھیلاتے ہیں۔ بگاڑ پیدا کرتے ہیں۔ تخریب کرتے ہیں ۱/۲ ۱۳/۵ ۱۴/۸ ۱۹/۱۲ و ۱۹ (دیکھو مادہ فساد کی تنقیح کے لیے اَلْفَسَادُ)
يَفْسُقُوْنَ : ۔ جمع مذکر غائب مضارع فِسْقٌ مصدر (نصر) وہ نافرمانیاں کرتے تھے ۔ ان کی نافرمانیاں کرنے کی وجہ سے ۱/۶ ۷/۱۱ ۹/۱۱ ۲۰/۱۶ (دیکھو فاسق)
يَفْصِلُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع فَصْلٌ مصدر (ضرب) وہ فیصلہ کریگا ۱۷/۹ ۲۱/۱۶ ۲۸/۷ (دیکھو الفاصلین)
يُفَصِّلُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع تفصیل مصدر (تفعیل) وہ کھول کھول کر بیان کرتا ہے ۱۱/۹ ۱۳/۷ (دیکھو الفاصلین)
يَفْعَلُ ؛ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع مثبت فِعْلٌ مصدر (فتح)، وہ کرتا ہے ۱/۱۰ ۳/۱۲ و ۱ ۵/۱۸ ۱۳/۱۶ ۱۷/۴ و ۹ ۲۱/۷ مجزوم منفی۔ نہ کریگا مضارع لَمْ کی وجہ سے بمعنی ماضی۔ کر پھر شرط کی وجہ سے بمعنی مستقبل ہو گیا ۱۲/۱۴ مجزوم بالشرط مثبت۔ کریگا ۲/۱۳ ۳/۱۱ ۵/۲ و ۱۴ ۱۹/۴ ۲۸/۱۴ (دیکھو فاعل)

Marfat.com

يُفْعَلُ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول۔ فِعْلٌ سے۔ مرفوع۔ کیا جائیگا ٢٦/١ منصوب کہ کیا جائیگا یعنی برا معاملہ ٢٩/١٤ ۔

يَفْعَلُوْا: ۔ جمع مذکر غائب مضارع مثبت وہ کریں گے ٢٤/٢ منفی بمعنی ماضی۔ انہوں نے نہیں کیا ٢/١٠ ۔

يَفْعَلُوْنَ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع مثبت وہ کرتے ہیں ١١/١٠،٩ ١٣/١٢ ١٨/١٢ ٢٣/٤ ٢٨/١٩ وہ کرتے تھے ١/٨ ٦/١٥ ٣/٦ ١٩/٩ ٣٠/١٧،٨ وہ کر رہے ہیں ١٢/٣ وہ کرینگے ٢٩/٨ منفی وہ نہیں کرتے ١٩/١٥ ۔

يَفْعَلْهُ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بالشرط۔ ہ ضمیر مفعول۔ جو اس کو کریگا ٢٨/٦ ۔ (مادہ فعل کے لیے دیکھو فاعلٌ)

يَفْقَهُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع۔ فِقْہٌ مصدر (سمع) منصوب کہ وہ سمجھیں ٧/٩ ١٥/٢٠،٥ مجزوم وہ سمجھیں ١٦/١١ ۔

يَفْقَهُوْنَ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع مثبت فِقْہٌ سے وہ سمجھیں ٦/١٤ سمجھتے ہوں۔ سمجھ رکھتے ہوں۔ سمجھیں ٩/١٨ وہ سمجھتے ہوئے جان لیتے ٢/١٠ منفی۔ وہ سمجھنے کے پاس بھی نہیں ہیں وہ نہیں سمجھ سکتے ٥/٦ ١٦/٢ وہ نہیں سمجھتے ٩/١٢ ١١/٥ ٢٨/١٣ وہ بے سمجھ ہیں سمجھ نہیں رکھتے ١٠/٥ ٢٦/١٠ ٢٨/٥ (دیکھو تفقہ)

يُفْلِحُ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی اِفْلَاحٌ مصدر (افعال) وہ کامیاب نہ ہوگا ٧/٩ ٣/٢ ٨/١٢،٧ ١٢/١١ ١٦/١٢ ١٨/٩ ٢٠/١٢،٧ (دیکھو المفلحون)

يُفْلِحُوْنَ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی اِفْلَاحٌ سے۔ وہ کامیاب نہیں ہوں گے ١١/١١ ١٤/٢١ (دیکھو المفلحون)

فَصْلُ الْقَافِ اَلْقَلْقَلَة

يُقَاتِلْ: ۔ واحد مذکر غائب امر۔ مُقَاتَلَةٌ مصدر (مفاعلہ) چاہیے کہ لڑیں ٥/٦ ۔

يُقَاتِلُوْا: ۔ جمع مذکر غائب مضارع۔ منصوب مثبت مُقَاتَلَةٌ سے۔ کہ وہ لڑیں ٢٤/٢ ٥/٩ مجزوم منفی وہ نہ لڑے ٥/٩ ٢٨/٨ (دیکھو قاتل

يُقَاتِلُوْنَ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع معروف قِتَالٌ سے وہ لڑتے ہیں قتال کرتے ہیں ٥/٦ ١١/٣ ٢٨/٩ ٢٩/١٤ ۔

يُقَاتَلُوْنَ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع قِتَالٌ سے جن سے قتال کیا جاتا ہے ١٧/١٢

يُقَاتِلُوْنَكُمْ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع معروف

Marfat.com

قِتَالٌ سے کُم ضمیر مفعول مثبت وہ تم سے لڑیں
قتال کریں پ ۲/۱۱ وہ تم سے لڑتے رہیں گے پ ۲/۱۱
وہ تم سے لڑتے ہیں پ ۱۱/۲ منفی وہ تم سے نہیں
لڑیں گے نہ لڑ سکیں گے پ ۲۸/۵ (دیکھو قاتل)

يُقَالُ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول مثبت
قولٌ مصدر (نصر) اسکو کہا جاتا ہے پ ۱۷/۵
کہا جائیگا پ ۳/۲ منفی نہیں کہا جاتا ہے پ ۲۴/۱۹
(دیکھو قَالَ)

يَقْبِضُ: واحد مذکر غائب مضارع قَبْضٌ
مصدر (ضرب) وہ روکتا ہے تنگ کرتا ہے
پ ۲/۱۶ (دیکھو قَبْضًا اور مقبوضۃ)

يَقْبِضْنَ: جمع مؤنث غائب مضارع
قَبْضٌ مصدر (ضرب) وہ سمیٹتے ہیں۔ پ ۲۹/۲

يَقْبِضُونَ: جمع مذکر غائب مضارع
قَبْضٌ مصدر (ضرب) وہ کھینچتے ہیں سمیٹ
لیتے ہیں روک لیتے ہیں پ ۱۰/۱۵ (دیکھو قبضًا)

يَقْبَلُ: واحد مذکر غائب مضارع قَبُولٌ
مصدر (سمع) وہ قبول کرتا ہے پ ۱۱/۲ پ ۲۵/۴
(دیکھو قابل)

يُقْبَلُ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول
منفی قبولٌ مصدر (سمع) مرفوع نہیں قبول
کیا جائے گا پ ۱/۱۵، ۹ منصوب مؤکد مستقبل ہرگز
نہیں قبول کیا جائیگا پ ۳/۱۱ (دیکھو قابل)

يَقْتَتِلَانِ: تثنیہ مذکر غائب اِقْتِتَالٌ
مصدر (افتعال) وہ دونوں لڑ رہے تھے
پ ۲۰/۵ (دیکھو قاتل)

يَقْتَرِفْ: واحد مذکر غائب مضارع
مجزوم اِقْتِرَافٌ مصدر (افتعال) کمائے گا پ ۲۵/۴
(دیکھو مقترفون)

يَقْتَرِفُوا: جمع مذکر غائب امر اِقْتِرَافٌ
مصدر (افتعال) وہ کمائیں پ ۸/۱ (دیکھو مقترفون)

يَقْتَرِفُونَ: جمع مذکر غائب مضارع
اِقْتِرَافٌ مصدر (افتعال) وہ کماتے تھے پ ۸/۱
(دیکھو مقترفون)

يَقْتُرُوا: جمع مذکر غائب مضارع منفی قَتْرٌ
مصدر (نصر) وہ خرچ میں تنگی نہیں کرتے پ ۱۹/۴
(دیکھو قَتَرٌ اور قتورًا)

يَقْتُلَ: واحد مذکر غائب مضارع مجزوم قتل
کریگا پ ۵/۱۰، ۱۱ منصوب کہ وہ قتل کرے پ ۵/۱۰
(دیکھو قاتل)

يُقْتَلُ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول
مرفوع مارا جائے قتل کیا جائے پ ۲/۳ مجزوم

وہ مارا جائے قتل کر دیا جائے ۳۳/۵ (دیکھو قَاتَلَ)

يَقْتُلْنَ : ۔جمع مؤنث غائب مضارع منفی (نصر) وہ قتل نہ کریں گی ۲۸/۸ ۔

يَقْتُلُوْا : ۔جمع مذکر غائب مضارع منصوب کہ وہ قتل کر دیں ۱۸/۹ ۲۰/۵ ۔

يُقَتَّلُوْا : ۔جمع مذکر غائب مضارع منصوب تَقْتِيْلٌ مصدر (تفعیل) کہ ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں ۶/۹ ۔

يَقْتُلُوْنَ : ۔جمع مذکر غائب مضارع معروف قَتْلٌ سے مثبت وہ قتل کرتے تھے ۱/۲ ۲/۱۱ ۴/۳ ۶/۱۴ وہ قتل کرتے ہیں ۱۱/۳ کہ وہ قتل کر دیتے ۹/۸ منفی. وہ قتل نہیں کرتے ۱۹/۴ ۔

يَقْتُلُوْنِ : جمع مذکر غائب مضارع ۔ معروف نون وقایہ مکسور. یاءِ متکلم محذوف اصل میں یقتلوننی تھا کہ وہ مجھے مار ڈالیں گے ۱۹/۶ ۲۰/۷

يُقْتَلُوْنَ : ۔جمع مذکر غائب مضارع مجہول قَتْلٌ سے. وہ مارے جاتے ہیں قتل کیے جاتے ہیں. ۱۱/۳ ۔

يُقَتِّلُوْنَ ۔جمع مذکر غائب مضارع تَقْتِيْلٌ مصدر. وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے تھے ۹/۹ وہ بہت قتل کرتے تھے. (مادۂ قتل کے لئے دیکھو قَاتَلَ)

يَقْدِرُ ۔واحد مذکر غائب مضارع مثبت مرفوع قَدَرٌ مصدر (ضرب) وہ تنگ کرتا ہے ۱۳/۹ ۱۵/۳ ۲۰/۱۱ ۲۱/۲،۷ ۲۲/۱۱،۱۰ ۲۴/۲ ۲۵/۳ منفی مرفوع وہ قابو نہ رکھتا ہو۔ قدرت نہ رکھتا ہو ۱۴/۱۲ منفی مستقبل منصوب قابو نہ پائیگا قدرت نہ رکھے گا ۳۰/۱۵

يُقَدِّرُ : ۔واحد مذکر غائب مضارع تَقْدِيْرٌ مصدر (تفعیل) وہ اندازہ رکھتا ہے ۲۹/۱۴ ۔ (مادہ قدرت کے لیے دیکھو القادر)

يَقْدِرُوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی قُدْرَةٌ مصدر (ضرب) وہ قدرت نہیں رکھتے ۳/۴ ۱۳/۱۵ ۲۷/۲۰ ۔ (مادۂ قدرت کیلئے دیکھو القادر)

يَقْدُمُ : ۔واحد مذکر غائب مضارع قُدُوْمٌ مصدر (نصر) وہ پیشوائی کریگا آگے آگے ہوگا ۱۲/۹ (دیکھو قدم)

يَقْذِفُ :۔ واحد مذکر غائب مضارع قَذْفٌ مصدر (ضرب) وہ القا کرتا ہے ۲۲/۱۲ (دیکھو قَذَفَ)

يَقْذِفُوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع معروف قَذْفٌ مصدر (ضرب) وہ گمان کے تیر چلاتے ہیں. ۲۲/۱۲ (دیکھو قَذَفَ)

يُقْذَفُوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع مجہول

Marfat.com

قذف مصدر (ضرب) ان پر (انگارے) پھینک کر مارے جاتے ہیں ۲۳/۵ (دیکھو تقذف)

یَقْرَبُوْا :- جمع مذکر غائب نہی قُرْبٌ مصدر (سمع) وہ قریب نہ آئیں ۱/۲ (دیکھو قُرْبًا اور اَلْمُقَرَّبُوْنَ)

یُقَرِّبُوْا - جمع مذکر غائب مضارع تقریبٌ مصدر (تفعیل) کہ وہ قریب پہنچا دیں مقرب بنا دیں۔ ۲۳/۱۵ (دیکھو قُرْبًا اور اَلْمُقَرَّبِیْنَ)

یُقْرِضُ :- واحد مذکر غائب مضارع اِقْرَاضٌ مصدر (افعال) قرض دے ۲/۱۶ ۲۰/۱۸ -
(دیکھو قَرْضًا)

یَقْرَءُوْنَ :- جمع مذکر غائب مضارع قِرَاءَۃ مصدر (فتح) وہ پڑھتے ہیں ۱۱/۱۵ وہ پڑھیں گے ۱۵/۱ (دیکھو قُرْاٰنٌ)

یُقْسِمُ - واحد مذکر غائب مضارع اِقْسَامٌ مصدر (افعال) قسم کھائیں گے ۲۱/۹ (دیکھو قَاسَمَهُمَا اور قَسَمٌ اور قَسَمًا)

یُقْسِمَانِ :- تثنیہ مذکر غائب مضارع اِقْسَامٌ مصدر (افعال) وہ دونوں قسم کھائیں گے (دیکھو قَاسَمَهُمَا اور قَسَمٌ اور قَسَمًا)

یَقْسِمُوْنَ - جمع مذکر غائب مضارع قِسْمَۃٌ مصدر (ضرب) کیا وہ بانٹتے ہیں ۲۵/۹ (دیکھو قَاسَمَهُمَا اور قَسَمٌ اور قَسَمًا)

یَقُصُّ :- واحد مذکر غائب مضارع قَصَصٌ مصدر (نصر) وہ بیان کرتا ہے ۲۰/۱۳ ۲/۱۲ (دیکھو قَصَصٌ اور اَلْقَصَصُ)

یُقْصِرُوْنَ :- جمع مذکر غائب مضارع منفی اِقْصَارٌ مصدر (افعال) وہ باز نہیں رہتے وہ کمی نہیں کرتے ۹/۱۴ (دیکھو قَاصِرَات)

یَقُصُّوْنَ :- جمع مذکر غائب مضارع۔ قَصَصٌ مصدر (نصر) وہ نقل کرتے ہیں پڑھتے ہیں ۸/۱۳ و ۱۱ (دیکھو قَصَصٌ اور اَلْقَصَصُ)

یَقْضِ :- واحد مذکر غائب امر قَضَاءٌ مصدر (ضرب)، وہ ہمارا کام تمام کر دے ۲۵/۱۲ مضارع منفی اس نے نہیں پورا کیا - اس نے ادا نہیں کیا ۳۰/۵ (دیکھو قَاضٍ)

یَقْضُوْا :- جمع مذکر غائب امر قَضَاءٌ مصدر (ضرب)، انکو دور کرنا چاہیئے۔ ۱۷/۱۱ (دیکھو قَاضٍ)

یَقْضُوْنَ - جمع مذکر غائب مضارع منفی قَضَاءٌ مصدر ضرب، وہ حکم نہیں دیتے وہ فیصلہ نہیں کرتے ۲۴/۱۳ (دیکھو قَاضٍ)

یَقْضِیْ :- واحد مذکر غائب مضارع معروف قَضَاءٌ مصدر (ضرب) منصوب کر پورا کر دے۔ جاری کر دے ۱/۲۰ مرفوع۔ فیصلہ کر دے گا ۱۱/۱۵ ۲۰/۲ ۲۵/۱۸ وہ حکم دیتا ہے ۲۴/۱۳ (دیکھو قَاضٍ)

یُقْضٰی :- واحد مذکر غائب مضارع مجہول مثبت منصوب قضا کرے کہ پوری کر دی جائے

Marfat.com

پ ۱۳/۱۲ پوری کی جانے سے۔ پ ۱۶/۱۵ منفی مرفوع (ان کا کام تمام نہیں کیا جائیگا پ ۲۲/۱۲ (دیکھو قاضٍ)

یَقْطَعَ :۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب قَطْعٌ مصدر (فتح) تاکہ کاٹ دے یعنی ہلاک کر دے ۳/۴ کر کاٹ دے پ ۹/۱۵ امر غائب مجزوم اسکو چاہئیے کر گلا گھونٹ لے یعنی گلے میں رسی باندھ کر لٹک جائے (صحاح) پ ۱۷/۹ (دیکھو قطعٌ اور قطع)

یَقْطَعُوْنَ ۔جمع مذکر غائب مضارع مثبت قَطْعٌ سے وہ کاٹتے ہیں پ ۱/۲ پ ۱۳/۹ منفی۔ نہیں طے کرتے ہیں نہیں طے کریں گے پ ۱۱/۴ (حوالہ بالا)

یَقْطِیْن ۔اسم جنس۔ کدو کا درخت (لغوی ومحلی) بغیر تنہ کی ہر بیل (سعید بن جبیر) بغیر تنہ کی ہر بیل جو سردی میں باقی نہ رہ سکے (حسن و مقاتل بن حیان) پ ۲۳/۹ -

بعض غیر معروف اقوال میں یقطین کی تشریح درخت انجیر اور کیلے کے درخت سے بھی کی گئی ہے (صاوی)

یَقُلْ :۔ واحد مذکر غائب مضارع قَوْلٌ سے (نصر) اصل میں یَقُوْلُ تھا۔ کہے۔ کہے گا پ ۱۶/۲ ۔ (دیکھو قَالَ)

یُقَلِّبُ ۔واحد مذکر غائب مضارع تَقْلِیْبٌ مصدر (تفعیل) متعدی پ ۵/۱ وہ لوٹ پلٹ کرتا ہے ادل بدل کرتا رہتا ہے پ ۳/۱۲ (دیکھو قلب)

یُقَلِّلُ :۔ واحد مذکر غائب مضارع تَقْلِیْلٌ مصدر (تفعیل) وہ کم کر کے دکھا رہا تھا۔ وہ کم محسوس کرا رہا تھا پ ۱ ۔ (دیکھو قَلَّ)

یَقْنُتُ :۔ واحد مذکر غائب مضارع قُنُوْتٌ مصدر (نصر) اطاعت کریگی۔ حکم مانے گی پ ۲۲/۱ (دیکھو قَانِتٌ)

یَقْنَطُ :۔ واحد مذکر غائب مضارع قُنُوْطٌ مصدر (سمع) آس توڑتا ہے نا امید ہوتا ہے پ ۱۴/۴ -

قُنُوْطٌ مصدر باز رکھنا (نصر) قُنُوْطٌ اور قَنَطٌ اور قِنُوْطٌ نا امید ہونا (نصر، ضرب) کرم۔ سمع، فتح حسب) قَنِطٌ نا امید۔ تَقْنِیْطٌ (تفعیل) نا امید کرنا۔ (دیکھو القانطین)

یَقْنَطُوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع قُنُوْطٌ سے۔ وہ نا امید ہو جاتے ہیں، آس توڑ بیٹھتے ہیں پ ۲۱/۷ (حوالہ بالا)

یَقُوْلُ :۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع قَوْلٌ سے (نصر) وہ کہتا ہے کہتے ہیں کہیگا کہیں گے

پ ۱/۱۴۲ ، ۱۴۴ ، ۱۸/۸ ، ۲/۹ ، ۳/۱۳ ، ۲/۱۳ ، ۶/۱۲ ، ۷/۸، ۹، ۱۰ ، ۸/۵ ، ۱۳

پ ۱۰/۳،۴ پ ۱۱/۵ پ ۱۲/۲ پ ۱۳/۴،۱۲،۱۹ پ ۱۴/۱۰ پ ۱۵/۵،۱۱،۱۹ پ ۱۶/۵،۸،۱۴
پ ۱۷/۴،۸،۱۴ پ ۱۸/۱۷ پ ۱۹/۱ پ ۲۰/۱۰،۱۳ پ ۲۱/۷،۱۴،۱۸ پ ۲۲/۱۰،۱۱ پ ۲۳/۱۰،۱۲
پ ۲۴/۴،۷،۱۰ پ ۲۷/۸،۱۴ پ ۲۹/۵،۷،۱۷ پ ۳۰/۲،۱۳،۱۸ کہے پ ۳/۱۶
کہہ رہا تھا پ ۱۰/۱۲ کہتا تھا پ ۲۳/۶ پ ۲۹/۱۱ منصوب کہنے
لگے پ ۲۸/۱۰ کہ کہے پ ۲۳/۴ وہ کہے پ ۲۸/۱۲ کہ کہتا ہے
پ ۲۳/۹ تاکہ کہیں پ ۲۹/۱۵ -

یَقُوْلَا: تثنیہ مذکر غائب مضارع قولٌ
سے وہ دونوں کہہ دیتے تھے پ ۱/۱۲ -

یَقُوْلَنَّ - واحد مذکر غائب مضارع بانون
تاکید وہ ضرور ضرور کہے گا پ ۵/۲،۱ پ ۲۱/۹ پ ۲۵/۱ -

یَقُوْلُنَّ: جمع مذکر غائب مضارع بانون
تاکید وہ ضرور ضرور کہیں گے پ ۱۰/۱۲ پ ۱۱/۴ پ ۲۰/۱۲ پ ۲۱/۲،۱۲
پ ۲۴/۱۰ پ ۲۵/۷،۱۳ -

یَقُوْلُوْا - جمع مذکر غائب امر انکو کہنا چاہیے
پ ۳/۱۲ مضارع مجزوم اور وہ کہتے ہیں پ ۵/۸ پ ۱۰/۱۳ ال پ ۲۷/۸،۱۴
پ ۲۸/۱۲ وہ کہیں گے پ ۱۹/۱۵ منصوب مثبت تاکہ وہ کہیں
پ ۷/۱۲،۱۹ وہ کہنے لگیں پ ۸/۱ کہ وہ کہہ دیں کہ وہ کہتے
ہیں پ ۲۰/۱۲ کہ کہیں گے پ ۱۲/۲ پ ۱۵/۱۳ منصوب منفی۔ کہ
نہیں کہیں گے پ ۹/۱۱ -

یَقُوْلُوْنَ: جمع مذکر غائب مضارع قول
سے وہ کہتے ہیں کہیں گے کہتے تھے پ ۱/۳ پ ۳/۹،۱۰،۱۵،۱۶

پ ۴/۷،۸ پ ۵/۴،۵،۷،۸،۱۱ پ ۶/۱،۱۰،۱۲،۱۴ پ ۷/۱،۱۰ پ ۹/۱۱ پ ۱۰/۱۴
پ ۱۱/۷،۹،۱۰ پ ۱۲/۳،۲ پ ۱۳/۶،۱۰،۱۲ پ ۱۴/۳،۵،۱۲،۱۳،۱۵ پ ۱۵/۵،۱۲،۱۳،۱۵،۱۸ پ ۱۶/۱۲،۱۴
پ ۱۷/۳ پ ۱۸/۳،۵،۹،۱۲ پ ۱۹/۱،۳،۱۵ پ ۲۰/۲،۱۱ پ ۲۱/۱۲،۱۷،۱۸ پ ۲۲/۵،۹
پ ۲۳/۱،۶،۹،۱۱ پ ۲۵/۳،۹،۱۵ پ ۲۶/۱،۲،۱۰،۱۷ پ ۲۷/۴،۱۰،۱۵
پ ۲۸/۱،۲،۴،۵،۱۳،۲۰ پ ۲۹/۲،۴،۱۳ پ ۳۰/۳

یَقُوْمُ: واحد مذکر غائب مضارع قیامٌ مصدر
(نصر) مرفوع۔ کھڑا ہوتا ہے پ ۳/۶ کھڑے ہونگے
پ ۲۴/۱۱ پ ۳۰/۲،۸ بپا ہوگا پ ۱۳/۱۸۔ منصوب: تاکہ تم قائم
رہیں۔ پ ۲۷/۱۹ (دیکھو قَامَ)

یَقُوْمَانِ: تثنیہ مذکر غائب یَقُوْمُ واحد
قیامٌ سے۔ وہ دونوں کھڑے ہونگے پ ۷/۴ -

یَقُوْمُوْنَ - جمع مذکر غائب مضارع منفی
قیامٌ سے۔ وہ نہیں اٹھینگے۔ نہیں کھڑے ہو سکیں گے پ ۳/۶

یُقِیْمَا: تثنیہ مذکر غائب منفی مضارع اِقَامَۃٌ
مصدر (افعال) کہ وہ دونوں قائم نہ رکھ سکینگے
پوری پابندی نہ کر سکیں گے۔ پ ۲/۱۲

یُقِیْمُوْا جمع مذکر غائب مضارع منصوب
اِقَامَۃٌ سے۔ کہ وہ ٹھیک ٹھیک ادا کریں پ ۱۳/۱۸
پ ۳۰/۲۲ امر غائب۔ وہ ٹھیک ٹھیک ادا کریں پ ۳/۱۴

یُقِیْمُوْنَ - جمع مذکر غائب مضارع مرفوع
اِقَامَۃٌ سے وہ ٹھیک ٹھیک ادا کرتے ہیں پ ۱/۱

Marfat.com

پ ۶/۱۲ پ ۹/۱۵ پ ۱۰/۱۵ پ ۱۹/۱۶ پ ۲۱/۱۰ ۔

یَقِیْنٍ ۔ اسم ظن وتخمین کے خلاف ۔ کسی بات کو قطعی طور پر جان کر فہم میں سکون واطمینان پیدا ہو جانا یقین کہلاتا ہے ۔ معرفت و درایت سے یقین کا مرتبہ اونچا ہے اسی لیے ہمیشہ علم کی صفت ہوتا ہے معرفتِ یقین نہیں کہا جاتا ۔ علم یقین کہا جاتا ہے (راغب) یقین ہمیشہ علم کسی کی صفت ہوتا ہے یعنی ترتیبِ تصوّرات کے بعد جو قطعی اطمینان بخش علم حاصل ہوتا ہے وہ یقین کہلاتا ہے ۔ اس لیے اللہ کا علم یقین کے ساتھ متصف نہیں ہوتا ۔ علم الٰہی تو بعینہٖ مشاہدہ ہے تحصیلی اور کسبی نہیں ہے (بیضاوی مع بعض زیادت) باب استفعال ۔ افعال ۔ تفعل سب اس سے مستعمل ہیں اور سب کا معنی ایک ہی ہے یعنی یقینی طور پر جاننا ۔ یقین کرنا ۔ کسی چیز کو یقینی پانا یقین اس چیز کو بھی کہتے ہیں جو واجب الیقین ہو جس کا ہونا یقینی ہو ۔ اسی لیے عربی میں الیقین بمعنی موت بھی مستعمل ہے ۔ پ ۱۹/۱۷ پ ۲۷/۱۶ پ ۲۹/۶ پ ۳۰/۲۷ ۔

یَقِیْنًا : ۔ یعنی حضرت عیسیٰؑ کا قتل یقینی نہیں ہوا جو مدعیِ قتل ہیں جھوٹے ہیں ۔ یا یہ مطلب کہ یہود کو قتلِ عیسیٰؑ کا خود یقین نہیں ہے قاتلوں کو یقینی طور پر معلوم نہ تھا کہ ہم نے کس کو قتل کیا عیسیٰؑ کو یا شبیہِ عیسیٰؑ کو پ ۶/۲ اوّل معنی قوی ہے ۔

اَلْیَقِیْنُ ۔ موت ۔ باجماعِ جمہور مفسرین پ ۱۴/۶ پ ۲۹/۱۷ (دیکھو مُسْتَیْقِنِیْنَ)

فَصْلُ الْکَافِ الْمُهْمَلَه

یَکُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم کَوْنٌ مصدر ۔ فعل ناقص منفی بمعنی ماضی ۔ نہیں تھا پ ۱۴/۲۲ پ ۱۶/۸ پ ۲۴/۱۴ پ ۲۹/۱۸ بمعنی فعل استمراری نہیں ہے نہیں تھا ۔ نہیں ہوگا پ ۱۰/۲ مثبت ۔ ہوگا پ ۱۰/۱۶ پ ۲۴/۹ (دیکھو کَانَ)

یَکَادُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع ۔ کَوْدٌ مصدر (سمع وفَعُلَ) مثبت ۔ قریب ہے پ ۱/۲ پ ۱۸/۱۱،۱۲ پ ۲۹/۴ منفی ۔ قریب نہ تھا پ ۱۳/۱۵ پ ۲۵/۱۱ کَادَ یَکَادُ اگرچہ افعالِ تامہ ہیں لیکن استعمال میں ان کے بعد کوئی دوسرا فعل ضرور ہوتا ہے جس کے واقع ہونے کے قرب کو کَادَ سے ظاہر کیا جاتا ہے مثلاً کَادَ اَنْ یَّقُوْمَ قریب تھا کہ وہ کھڑا ہو جائے (دیکھو کَادَ)

یَکَادُوْنَ : ۔ جمع مذکر غائب مضارع یَکَادُ واحد مثبت وہ قریب ہیں پ ۱۷/۱۶ منفی

وہ قریب بھی نہیں ہے ۵ ۱۶/۲ (دیکھو کَادَ)

یَکْبِتَہُمْ:۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب کَبْتٌ مصدر (ضرب) یا وہ انکو ذلیل کرے ۴/۱۲۷ (دیکھو کَبَتَ)

یَکْبُرُ:۔ واحد مذکر غائب مضارع کُبْرًا ور کِبَرٌ مصدر (کرم) وہ بڑا ہو یعنی اس کا زندہ ہونا دشوار ہو ۱۵/۵ (دیکھو کُبُرٌ اور کَبُرَ ثُرًا)

یَکْبَرُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع کِبَرٌ مصدر (سمع) کہ وہ بڑی عمر کے ہو جائیں گے۔ بالغ ہو جائیں گے ۴/۱۲ ۔ (دیکھو حوالہ مذکورہ)

یَکْتُبُ:۔ واحد مذکر غائب ۔کِتَابَۃٌ مصدر (نصر) امر غائب چاہیئے کہ لکھے ۳/۲۸۲ مضارع منصوب کہ وہ لکھے ۳/۲ مضارع مرفوع۔ وہ لکھتا ہے یعنی لکھ دینے کا حکم دیتا ہے (بغوی) ۵ (دیکھو کَاتِبٌ)

یَکْتُبُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع کِتَابَۃٌ سے وہ لکھتے ہیں ۱/۹ ۱۱/۸ ۲۵/۱۲ ۲۷/۴ ۲۹/۴ (دیکھو کاتب)

یَکْتُمُ:۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع کِتْمَانٌ مصدر (نصر) وہ پوشیدہ رکھتا تھا۔ ۴/۲۴ (دیکھو کَتَمَ اور یَکْتُمُ)

یَکْتُمْنَ ۔ جمع مؤنث غائب مضارع منصوب کِتْمَانٌ مصدر (نصر) کہ عورتیں چھپائے رکھیں ۲/۱۱ (دیکھو کَتَمَ اور نَکْتُمُ)

یَکْتُمُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع کِتْمَانٌ مصدر (نصر) مثبت۔ وہ چھپاتے ہیں۔ چھپا لیتے ہیں ۲/۱۰،۲۰،۵ ۵/۲ ۶/۱۳ منفی نہیں چھپا سکتے نہ چھپا سکیں گے ۵/۲ ۔

یَکْتُمُہَا:۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم کِتْمَانٌ سے ۔ ھا ضمیر مفعول۔ اسکو (یعنی شہادت کو) چھپائیگا۔ ۳/۷ (دیکھو کتم)

یَکَدُ:۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی کَوْدٌ مصدر (سمع و نَفَلَ) اصل میں یَکَادُ مستعار دیکھنے کے قریب بھی نہیں ہوتا۔ ۱۸/۱۱ ۔ (دیکھو کَادَ)

یُکَذِّبُ:۔ واحد مذکر غائب مضارع تَکْذِیْبٌ مصدر (تفعیل) وہ جھٹلاتا ہے جھوٹا جانتا ہے غلط قرار دیتا ہے۔ ۲۰/۲ ۲۷/۱۲ ۲۹/۴ ۳۰/۸،۲۰،۲۲ ۔ (دیکھو کَاذِبٌ)

یُکَذِّبُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجزوم تکذیب سے ۔ وہ جھٹلاتے ہیں جھوٹا قرار دیتے ہیں ۱۷/۱۲ ۲۲/۱۲،۱۵ ۔

یُکَذِّبُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع مثبت۔ تکذیب سے ۔ وہ جھٹلاتے ہیں جھوٹا قرار دیتے ہیں ۳۰/۸،۹ منفی وہ تجھے جھوٹا

Marfat.com

نہیں قرار دیتے۔ پ ۱۰/ ۔

يُكَذِّبُوْن ۔ جمع مذکر غائب مضارع منصوب تکذیب سے نون وقایہ۔ یاء متکلم محذوف کردہ مجھے جھوٹا قرار دیں گے مجھے جھوٹا کہیں گے۔ پ ۱۹/۶ پ ۲۰/۷ ۔

يَكْذِبُوْنَ : ۔ جمع مذکر غائب مضارع کِذْبٌ مصدر (ضرب) وہ جھوٹ بولتے تھے جھوٹ کہتے تھے پ ۱/۲ پ ۱۰/۱۲ (دیکھو کاذِبٌ)

يَكْرَهُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع کُرْهٌ مصدر (سمع) وہ ناپسند کرتے ہیں برا سمجھتے ہیں پ ۱۴/۱۳ (دیکھو کُرہ اور کَرْہٌ)

يُكْرِهْهُنَّ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم اِکراہٌ مصدر (افعال) هُنَّ ضمیر مفعول جو انکو مجبور کریگا پ ۱۸/۱۰ (حوالۂ مذکورہ)

يَكْسِبْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم کَسْبٌ مصدر (ضرب) جو کمائیگا۔ کریگا مرفوع وہ کمائے گا پ ۵/۱۳ (دیکھو کَسْبٌ)

يَكْسِبُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع۔ مرفوع کَسْبٌ مصدر (ضرب) وہ کمائی کرتے ہیں پ ۱/۹ پ ۸/۲،۱ پ ۹/۱۲ پ ۱۰/۱۰ پ ۱۱/۲،۱ پ ۱۴/۶ پ ۲۳/۳ پ ۲۴/۱۶،۱۴،۱۳ پ ۲۵/۱۸ پ ۳۰/۸ (دیکھو کَسْبٌ)

يَكْشِفُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع کَشْفٌ مصدر (ضرب) وہ دور کرتا ہے۔ دور کر دے پ ۱۰/ پ ۲۰/۱ (دیکھو کَشْفٌ)

يُكْشَفُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول۔ کَشْفٌ مصدر (ضرب) پردہ ہٹا دیا جائیگا کھول دیا جائیگا۔ سخت شدت ہوگی پ ۲۹/۴ (حوالۂ مذکورہ)

يَكْفِ ۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی مجزوم کفایۃ مصدر (ضرب) اصل میں یکفی تھا۔ کیا کافی نہیں ہے پ ۲۵/۱ (دیکھو کافٍ)

يَكُفَّ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب کَفٌّ مصدر (نصر) کہ وہ روک دے گا پ ۵/۸ (دیکھو کَفٌّ)

يَكْفُرُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع منفی کُفْرٌ مصدر (نصر) نہیں انکار کرتے ہیں پ ۱/۱۲ مثبت۔ انکار کرتا ہے پ ۲۰/۱۵ انکار کریگا پ ۲۵/۹ مجزوم انکار کرے۔ انکار کرتا ہے انکار کریگا پ ۱/۱۴ پ ۳/۱۰،۲ پ ۵/۱۴ پ ۶/۵ پ ۶/۱۲،۵ پ ۱۲/۲ امر غائب۔ وہ انکار کرے پ ۱۵/۱۶ ۔

يُكْفَرُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول کُفْرٌ سے۔ انکار کیا جا رہا ہے پ ۵/۱۰ ۔

يُكَفِّرُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب

Marfat.com

تکفیرٌ مصدر تفعیل۔ وہ دور کردے ساقط کردے ۲۴/۱، ۲۶/۹، ۲۸/۲۰ مرفوع دور کردیگا ۳/۵ مجزوم وہ دور کردیگا۔ زائل کردیگا ۹/۱۸، ۱۵، ۲۸/۱۶، ۱۷ ۔

یَکْفُرُوْا۔ جمع مذکر غائب مضارع کفرٌ سے منصوب۔ کہ وہ انکار کرتے ہیں ۱/۱۱ کہ وہ انکار کردیں اعتقاد نہ رکھیں ۵/۶۔ مضارع منصوب کُفْرَانٌ سے تاکہ وہ ناشکری کریں ۱۴/۱۳، ۲۱/۳، ۷ مضارع مجزوم بمعنی ماضی۔ کُفْرٌ سے۔ کیا۔ انھوں نے انکار نہیں کیا ۲۰/۸ ۔

یُکْفَرُوْا۔ جمع مذکر غائب مضارع مجہول۔ کُفْرَانٌ مصدر (نصر)۔ ناقدری نہیں کیجائیگی انکو محروم نہیں کیا جائیگا ۴/۳ ۔

یَکْفُرُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع وہ انکار کرتے ہیں وہ نہیں مانتے ۱/۱۱، ۳/۱۱، ۴/۳، ۶/۱، ۷/۱۴، ۱۱/۶، ۱۳، ۱۳/۱۰، ۱۴/۱۶، ۱۶/۱۸، ۲۱/۳، ۸، ۲۲/۱۴ (مادہ کفر کی تنقیح کے لیے دیکھو کافرٌ)

یَکْفُلُ۔ واحد مذکر غائب مضارع کَفَالَۃٌ مصدر (نصر) وہ پرورش کریگا۔ پرورش کا ذمہ لے گا۔ ۳/۱۲، ۱۶/۱۱ (دیکھو کَفِیْلٌ)

یَکْفُلُوْنَہٗ۔ جمع مذکر غائب مضارع کَفَالَۃٌ مصدر (نصر) وہ اس کی پرورش کریں گے ذمہ لیں گے۔ ۳۰/۴ (دیکھو کَفِیْلٌ)

یَکُفُّوْا۔ جمع مذکر غائب مضارع مجزوم منفی کَفٌّ مصدر (نصر) انھوں نے نہیں روکا ۵/۹ (دیکھو کَفٌّ)

یَکُفُّوْنَ۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی کَفٌّ سے۔ وہ نہیں روکیں گے۔ نہیں دفع کر سکیں گے۔ ۱۷/۴ (دیکھو کَفٌّ)

یَکْفِہِمْ۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی بمعنی ماضی کِفَایَۃٌ سے۔ کیا۔ ان کے لیے کافی نہ ہوا ۲۱/۱ (دیکھو کافٍ)

یَکْفِیَکُمْ۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب منفی مستقبل کِفَایَۃٌ سے۔ کیا۔ تمہارے لیے کافی نہ ہوگا ۴/۴ (دیکھو کافٍ)

یَکْفِیْکَہُمْ۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع مثبت۔ کَ مفعول اول ھُمْ مفعول دوئم۔ تمہارے لیے ان سے اللہ بس ہے۔ تمہاری طرف سے ان سے (اللہ) نمٹ لیگا ۱/۱۶ (دیکھو کافٍ)

یُکَلِّفُ۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی تَکْلِیْفٌ مصدر (تفعیل)۔ تکلیف نہیں دیتا مامور نہیں کرتا ۳/۸، ۲۸/۱۲ (دیکھو تُکَلَّفُ)

یُکَلِّمُ۔ واحد مذکر غائب مضارع مثبت تَکْلِیْمٌ

Marfat.com

مصدر (تفعیل) وہ باتیں کریگا پ ۳/۲ (دیکھو کَلَّمَ اور کَلَامٌ)

یُکَلِّمُنَا۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی تکلیم مصدر (تفعیل) وہ کیوں ہم سے کلام نہیں کرتا پ ۱/۱۴۔ (دیکھو کَلَّمَ اور کَلَامٌ)

یُکَلِّمَہٗ:۔ واحد مذکر غائب مضارع مثبت منصوب تکلیم مصدر (تفعیل) کہ اس سے کلام کرے۔ پ ۲۵/۶۔ (دیکھو کَلَّمَ اور کَلَامٌ)

یُکَلِّمُہُمْ۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی مرفوع تکلیم مصدر (تفعیل) ان سے بات نہیں کریگا پ ۲/۵ پ ۳/۱۶ وہ ان سے بات نہیں کرتا بات نہیں کرسکتا۔ پ ۹/۸۔ (دیکھو کَلَّمَ اور کَلَامٌ)

یَکْلَؤُکُمْ۔ واحد مذکر غائب مضارع کَلَاءَۃٌ مصدر (فتح و سمع) تمہاری حفاظت کریگا پ ۱۷/۴

کَلَأً کَلَاءً کَلَاءَۃً مصادر (فتح) حفاظت کرنا۔ کَلَأَ نَظَرَہٗ بار بار دیکھنا۔ کَلَأَ عُمُرُہٗ اس کی عمر آخر ہوگئی۔ کَلَأَ الدَّیْنُ قرض رک گیا ادائیگی میں تاخیر ہوگئی۔ کَلَأَتِ الْاَرْضُ زمین سرسبز ہوگئی۔ کَلَاءَۃٌ مصدر حفاظت کرنا (سمع)، کَلَأٌ مصدر گھاس چرنا (سمع)، کَلَأٌ مصدر زمین میں چارہ گھاس ہوجانا (سمع)،

اَکْلَأَ الْعُمُرُ آخر عمر (دراز عمر) کَالِیٌ جو نقد نہ ہو ادھار ہو

یَکُنْ:۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم فعل ناقص کَوْنٌ سے (نصر) مثبت ہو پ ۵/۱۱،۲ پ ۸/۳ پ ۱۸/۱۲ ہوگا پ ۵ ہوں پ ۱۰/۵ منفی نہ ہو پ ۲/۱۱ پ ۱۴/۱۲ پ ۶/۴ نہیں ہے پ ۶/۳ پ ۱۵/۱۲ پ ۱۸/۱۶ پ ۱۹/۱۵ پ ۳۰/۲۶ نہ تھا پ ۹ پ ۱۶/۴ پ ۲۹/۱۹ نہ تھے پ ۳۰/۲۲ نہ ہوں پ ۱۸ نہ ہوں گے پ ۲۱/۵ نہی غائب نہ ہو پ ۸ نہ ہے پ ۱۱/۱۳ ۔

یَکُنَّ۔ جمع مؤنث غائب مضارع کَوْنٌ سے کہ وہ عورتیں ہوں گی پ ۲۶/۱۲ (دیکھو کَانَ)

یَکْنِزُوْنَ جمع مذکر غائب مضارع کَنْزٌ مصدر (ضرب) وہ جمع کرکے رکھ چھوڑتے ہیں پ ۱۱ (دیکھو کَنْزٌ)

یُکَوِّرُ:۔ واحد مذکر غائب مضارع تَکْوِیْرٌ مصدر، وہ لپیٹتا ہے پ ۲۳/۱۵ (دیکھو کُوِّرَتْ)

یَکُوْنُ۔ واحد مذکر غائب مضارع کَوْنٌ سے مثبت مرفوع ہے، ہوتا ہے ہوجاتا ہے ہوگا ہوجائیگا پ ۱/۴ پ ۲/۱۹، ۱۶ پ ۳/۱۳، ۱۲ پ ۵/۱۳ پ ۶/۲ پ ۷/۱۹، ۱۵ پ ۱۰/۸ پ ۱۴/۱۱ پ ۱۶/۵،۴ پ ۱۹/۴ پ ۲۳/۴ پ ۲۴/۱۲ پ ۲۷/۱۹ پ ۲۹/۱۴ پ ۳۰/۱۴ ہوگیا پ ۲/۱۴ مثبت منصوب ہوجائے پ ۲/۱، ۸ پ ۹/۱۹ پ ۱۵/۱۰ تاکہ ہوجائے پ ۱۷/۱۷ پ ۱۸/۱۶ پ ۲۰/۴ کہ ہو پ ۶/۴ پ ۹/۱۳ پ ۱۰/۵ پ ۱۴/۳ پ ۱۸/۵ پ ۲۰/۱۲،۱۰ پ ۲۲/۲ پ ۲۵/۹۔ منفی

مرفوع سزاوار نہیں ہے پ ۶/۲ پ ۹/۹ پ ۱/۹ پ ۱۱/۲ پ ۱۸/۸ پ ۲۸/۲
منفی منصوب تاکہ نہ ہو پ ۲/۲ پ ۶/۳ پ ۲۳/۳ پ ۲۸/۴ ۔

یَکُوْنَا ۔ تثنیہ مذکر غائب مضارع کَوْنٌ سے فعل ناقص مجزوم۔ اگر وہ دونوں ہے پ ۳/۲ منصوب تاکہ وہ دونوں ہو جائیں پ ۲۴/۱۸ ۔

یَکُوْنًا ۔ واحد مذکر غائب مضارع بالنون تاکید خفیفہ ملفوظ غیر مرسوم وہ یقیناً ہوگا پ ۱۲/۴ ۔

یَکُوْنُنَّ ۔ جمع مذکر غائب مضارع بالنون تاکید ثقیلہ فعل ناقص ۔ وہ ضرور ہی ہو جائیں گے پ ۲۲/۱۷

یَکُوْنُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع منصوب مثبت۔ کہ وہ ہو جائیں پ ۹/۱ پ ۱۰/۱۷ پ ۱۰/۱۸ پ ۲۶/۱۴ یہاں تک کہ وہ ہو جائیں پ ۵/۱۵ تاکہ وہ ہو جائیں پ ۱۶/۸ پ ۲۲/۱۴ منصوب منفی کہ وہ نہ ہوں پ ۱۹/۵ مجزوم مثبت وہ ہو جائیں پ ۳۰/۲ وہ ہوں گے پ ۳۰/۱ مجزوم منفی۔ وہ نہیں ہیں پ ۱۲/۲ وہ نہیں تھے پ ۲۴/۲ وہ نہیں ہوں گے پ ۲۱/۲ جمع امر غائب وہ ہو جائیں وہ رہیں پ ۵/۱۲ جمع نہی غائب وہ نہ ہو جائیں پ ۲۷/۱۸ ۔

یَکُوْنُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع کَوْنٌ سے۔ وہ ہوں گے پ ۱۶/۸ پ ۲۹/۱۱ ۔

یَکِیْدُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع بمعنی مستقبل کَیْدٌ مصدر (ضرب) وہ خفیہ تدبیر کریں گے پ ۱۲/۱۱ (دیکھو کَیْدًا)

یَکِیْدُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع بمعنی حال کَیْدٌ مصدر (ضرب) وہ خفیہ تدبیریں کرتے ہیں پ ۳۰/۱۱ (دیکھو کَیْدًا)

فَصْلُ اللَّامِ

یُلَاقُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع منصوب مُلَاقَاةٌ مصدر (مفاعلة) وہ پالیں۔ وہ مل جائیں پ ۲۵/۱۴ پ ۲۷/۴ پ ۲۹/۸ (دیکھو لَاقِیْہِ)

یَلْبَثُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجزوم منفی لُبْثٌ مصدر (سمع) وہ نہیں ٹھہرے۔ نہیں رہے پ ۱۱/۱ پ ۲۶/۴ پ ۳۰ (دیکھو اللّٰبِثِیْنَ)

یَلْبَثُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع منفی لُبْثٌ مصدر (سمع) وہ ٹھہریں گے نہیں رہیں گے۔ پ ۱۵/۸ (دیکھو اللّٰبِثِیْنَ)

یَلْبِسَکُمْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع لَبْسٌ مصدر (ضرب) کُمْ ضمیر مفعول۔ وہ تم کو ملا دے یعنی باہم دست بگریباں کر دے پ ۷/۱۴ ۔

یَلْبِسُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی مجزوم لَبْسٌ مصدر (ضرب) انھوں نے نہیں ملایا مخلوط نہیں کیا پ ۸/۱۵ مثبت منصوب تاکہ وہ خلط ملط (گڈ مڈ) کر دیں پ ۸/۳ ۔

یَلْبِسُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع

لَبْسٌ سے (ضرب) وہ اشتباہ کرتے ہیں پ -
(دیکھو لَبَاسٌ) -

یَلْبِسُوْنَ - جمع مذکر غائب مضارع مرفوع لُبْسٌ مصدر (سمع) وہ پہنیں گے پ ۱۵/۱۶ ۲۵/۱۶ -
(دیکھو لِبَاسٌ) -

یَلْتَفِتْ - واحد مذکر غائب نہی اِلْتِفَاتٌ مصدر (افتعال) لَفْتٌ مادہ (مجرد از ضرب) پھر کر مڑ کر نہ دیکھے پ ۱۲/۷ ۱۴/۵ (دیکھو تلفتنا)

یَلْتَقِطْہُ - واحد مذکر غائب مضارع - اِلْتِقَاطٌ مصدر (افتعال) ہٗ ضمیر مفعول اسکو نکال لے جائیگا - پ ۱۲/۱۲ -

لَقْطٌ مصدر (نصر) زمین پر پڑی ہوئی چیز کو اٹھا لینا مُلَاقَطَۃٌ (مفاعلہ) رُو در رُو ہونا - اِلْتِقَاطٌ (افتعال) بغیر تلاش کسی چیز پر مطلع ہو جانا - زمین سے پڑی ہوئی چیز اٹھا لینا - عیب جوئی کرنا - کسی چیز پر ناگہاں پہنچ جانا - پرندہ کا چونچ سے دانہ اٹھانا -

یَلْتَقِیَانِ - تثنیہ مذکر غائب مضارع اِلْتِقَاءٌ مصدر (افتعال) وہ دونوں ملے ہوئے ہیں - (دیکھو لَاقِیْہِ - مُلَاقِیْہِ)

یَلِتْکُمْ - واحد مذکر غائب مضارع منفی اَلَتٌ مصدر (ضرب) وہ تم کو کم نہ دیگا - تمہارے حق میں کمی نہ کریگا - پ ۲۶/۱۴ (دیکھو اَلَتْنَا) -

یَلِجُ : واحد مذکر غائب مضارع - وُلُوْجٌ مصدر (ضرب) منصوب - داخل ہو جائے پ ۸/۱۲ مرفوع داخل ہوتا ہے پ ۲۲/۱ ۲۷/۱ (دیکھو تُوْلِجُ)

یُلْحِدُوْنَ - جمع مذکر غائب مضارع اِلْحَادٌ مصدر (افعال) وہ غلط نسبت کرتے ہیں - پ ۱۴/۲۰
وہ گمراہی کرتے ہیں پ ۹/۱۲ ۲۴/۱۹ (دیکھو مُلْتَحَدًا)

یَلْحَقُوْا - جمع مذکر غائب مضارع منفی مجزوم بمعنی ماضی لُحُوْقٌ مصدر (سمع) وہ نہیں پہنچے پ ۲۸/۱۱ (دیکھو لَحِقْنَا)

یَلِدْ - واحد مذکر غائب مضارع منفی - وِلَادَۃٌ مصدر (ضرب) وہ والد نہیں ہے - وہ باپ نہیں ہے پ ۱/۳۰ (دیکھو مولود)

یَلِدُوْا - جمع مذکر غائب مضارع منفی مستقبل وِلَادَۃٌ سے - وہ نہیں پیدا کریں گے نہیں جنیں گے پ ۲۹/۱۰ - (دیکھو مَوْلُوْدٌ)

یَلْعَبْ - واحد مذکر غائب مضارع مجزوم لَعِبٌ مصدر (سمع) وہ کھیلے پ ۱۲/۱۲ -

یَلْعَبُوْا - جمع مذکر غائب مضارع مجزوم لَعِبٌ مصدر (سمع) وہ کھیلتے رہیں کھیل میں

Marfat.com

پڑے رہیں ۲۵/۱۲ ۲۹/۸ -

یَلْعَبُوْنَ - جمع مذکر غائب مضارع مرفوع لَعِبٌ مصدر (سمع) وہ استہزاء کرتے ہیں ۱۴/۱ ۲۵/۱۴ کھیلتے ہیں ۷/۱۱ ۹/۲ ۲۴/۳ (دیکھو لَاعِبِیْنَ اور لَعِبٌ)

یَلْعَنُ - واحد مذکر غائب مضارع مرفوع۔ لَعْنٌ (فتح) لعنت کریگا ۲۰/۱۵ لعنت کرتا ہے ۱/۲ - مجزوم مکسور بالوصل۔ لعنت کرتا ہے ۵/۵ (دیکھو اللّٰعِنُوْنَ)

یَلْفِظُ - واحد مذکر غائب مضارع منفی لَفْظٌ مصدر (ضرب) وہ منہ سے نہیں نکالتا ہے ۲۶/۱۲ لَفَظُ بات۔ لَفَاظَۃٌ منہ سے نکلی ہوئی بات منہ سے پھینکے ہوئے ریزے۔ لَفْظٌ مصدر متعدی بنفسہ اور بواسطہ باء، پھینک دینا کوئی چیز منہ سے باہر پھینکنا۔ لَفَظَ زَیْدٌ زید مر گیا۔ لفظ بالکلام منہ سے بات نکالی۔ جَاءَ وَقَدْ لَفَظَ لِجَامَہٗ وہ اپنی لگام پھینکتا ہوا آیا یعنی پیاس تھکان اور بدحالی کے ساتھ آیا۔ تَلَفَّظَ بات کہنا۔

یَلْقَ - واحد مذکر غائب مضارع مجزوم، اصل میں یَلْقٰی تھا۔ لُقِیٌّ مصدر (سمع) وہ پائیگا ۱۹/۴ (دیکھو لَاقِیْہِ اور مُلَاقِیْہِ)

یَلْقَوْا - جمع مذکر غائب مضارع مجزوم منفی اِلْقَاءٌ مصدر (افعال) وہ نہ پیش کریں ۵/۹ - (دیکھو لَاقِیْہِ اور مُلَاقِیْہِ)

یَلْقَوْنَ: - جمع مذکر غائب مضارع (سمع) وہ پائیں گے ۱۶/۶ وہ اس کی پیشی میں جائیں گے ۱۰/۱۶ وہ اس سے ملاقات کریں گے۔ ۲۴/۲

یُلْقُوْنَ: - جمع مذکر غائب مضارع اِلْقَاءٌ مصدر (افعال) وہ ڈال رہے تھے ۳/۱۲ ۱۹/۱۵ -

یُلَقَّوْنَ - جمع مذکر غائب مضارع تَلْقِیَۃٌ مصدر (تفعیل) انکا استقبال کیا جائیگا۔ انکو پیش کیا جائیگا ۱۹/۴ -

یُلْقِہٖ: - واحد مذکر غائب امر اِلْقَاءٌ سے ہٖ ضمیر مفعول اسکو پھینک دے۔ ۱۶/۱۱

یُلْقِیْ: - واحد مذکر غائب مضارع معروف اِلْقَاءٌ سے ڈالتا ہے۔ الہام کرتا ہے ۱۵/۱۲ ۲۴/۴

یُلْقٰی - واحد مذکر غائب مضارع مجہول اِلْقَاءٌ ڈالا جائے ۱۸/۱۶ ڈالی جائیگی القاء کی جائیگی ۲/۱۲ - وہ ڈالا جائیگا ۲۴/۱۹ -

یَلْقَاہُ - واحد مذکر غائب مضارع معروف لُقِیٌّ مصدر سمع، وہ اسکو پائیگا۔ ۱۵/۲ -

یُلَقّٰھَا - واحد مذکر غائب مضارع مجہول منفی تَلْقِیَۃٌ مصدر (تفعیل) وہ نہیں عطا کی جائیگی

Marfat.com

تو وہ نہیں دی جاتی ہے ۲۲/۱۹ مادہ لقی کے لیے (دیکھو لاقیہ اور مُلاقیہ)۔

یَلْمِزُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف لَمْزٌ مصدر (ضرب) وہ طعن کرتا ہے عیب لگاتا ہے ۱۰/۲ ۔ (دیکھو لُمَزَۃ)

یَلْمِزُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع لَمْزٌ مصدر (ضرب) وہ طعن کرتے ہیں عیب نکالتے ہیں ۱۰/۱۶ ۔ (دیکھو لُمَزَۃ)

یَلْوُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع لَیٌّ مصدر (ضرب) وہ گھماتے ہیں۔ پھراتے ہیں۔ ۳/۱۶ (دیکھو لَیًّا)

یَلُوْنَکُمْ ۔ جمع مذکر غائب ۔ وَلْیٌ مصدر (ضرب) کُمْ ضمیر مفعول۔ وہ جو تم سے قریب ہیں ۱۱/۵ (دیکھو مَوَالِیْکُمْ)

یَلْهَثْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم لَهْثٌ مصدر (فتح) وہ زبان باہر نکال دیتا ہے ۹/۱۲ ۔ لہث اور لُہَاثٌ کتے وغیرہ کا پیاس اور عاجزی سے زبان باہر نکال دینا (فتح) لُہَاثٌ پیاس کی گرمی ۔ موت کی سختی لُہْثَۃٌ رنج ۔ پیاس ۔ لَہَثٌ اور لُہاثٌ پیاس پیاسا ہونا (سمع) لَہْثَانٌ پیاس ۔ لَہْثَانٌ پیاسا ۔ اِلْتِہَاثٌ (افتعال) پیاس تھکان وغیرہ سے زبان باہر نکال دینا۔

یُلْهِهِمْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِلْهَاءٌ مصدر (افعال) ہِمْ مفعول انکو غافل بنائے رکھے ۱۴/۳ (دیکھو لَاهِیَۃ)

فصل المیم

اَلْیَمُّ : ۔ اسم جنس ۔ دریا یَمٌّ اور یَمِیْمٌ جنگلی کبوتر یَمٌّ مصدر دریا میں ڈالنا ۔ دریا کا ساحل پر چڑھا آنا ۔ تَیَمَّمَ اللہ تَیَمُّمٌ قصد کرنا اور تیمم کرنا ۔ مُتَیَمِّمٌ کامیاب ۹/۶ ۱۶/۱۱، ۱۳، ۱۴ ۲۰/۴، ۷ ۲۷/۱ ۔

یُمَارُوْنَ : ۔ جمع مذکر غائب مضارع مِرَاءٌ اور مُمَارَاۃٌ مصدر (مفاعلۃ) وہ جو جھگڑا کرتے ہیں ۲۵/۲ (دیکھو مِرَاءً)

یَمُوْتُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مَوْتٌ مصدر (نصر) وہ مر جائیگا ۲/۱۱ (دیکھو مات اور مماتِ)

یَمْتَرُوْنَ : ۔ جمع مذکر غائب مضارع اِمْتِرَاءٌ مصدر (افتعال) وہ شک کرتے ہیں شک میں پڑے ہوئے ہیں ۱۴/۱۲ ۔ ۱۶/۵ (دیکھو المُمْتَرِیْنَ)

يُمَتِّعْكُمْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع تَمْتِيعٌ مصدر (تفعیل) وہ تم کو بہرہ اندوز کریگا ۱۱/۱۴ (دیکھو مَتَاعٌ)

يُمَتَّعُوْنَ : ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجہول تَمْتِيعٌ مصدر (تفعیل) انکو بہرہ اندوز کیا جاتا تھا ان کا تمتع پذیر ہوچکنا ۱۵/۱۴ (دیکھو متاع)

يَمْحُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مَحْوٌ مصدر (نصر) مٹاتا ہے ۲۵/۴ (دیکھو محونا)

يُمَحِّصَ ۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب تَمْحِيصٌ مصدر (تفعیل) تاکہ خالص اور صاف کردے ۴/۵ (دیکھو مَحِيْصٌ)

يَمْحَقَ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مَحْقٌ مصدر (فتح) مرفوع وہ گھٹاتا ہے ۳/۶ تاکہ وہ مٹا دے ۔ ہلاک کردے ۔ ۴/۵ ۔

مَحْقٌ مصدر (فتح) تاخیر کرنا، مٹانا گھٹانا کسی چیز کی برکت زائل کردینا۔ گرمی سے جلا دینا یومٌ ماحِقٌ سخت گرم دن ۔ مَاحِقُ الصَّيْفِ گرمی کی شدت ۔ اِمْحَاق (افعال) گھٹانا برکت زائل کردینا ۔ نابود ہوجانا ۔ تَمْحِيق (تفعیل) ہلاک کرنا ۔ تَمَحُّق (تفعّل) مٹ جانا ہلاک ہوجانا ۔ گھٹنا ۔ جل جانا ۔

يَمْحُوْا ۔ واحد مذکر غائب مضارع مَحْوٌ مصدر (نصر) وہ مٹاتا ہے ۔ منسوخ کردیتا ہے ۔ ۱۳/۱۴ (دیکھو محونا)

يَمُدُّ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مَدٌّ مصدر (نصر) وہ انکو ڈھیل دے رہا ہے مہلت دے رہا ہے (اور اگر ہُم کو منصوب بنزع حرف جر قرار دیا جائے یعنی فیہم تو ترجمہ ہوگا) انکو بڑھاتا ہے ۱/۲ ایسا ہی بن جائیں ۲۱/۱۲ (دیکھو مَدٌّ۔ مِدَادًا)

يُمِدَّ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِمْدَادٌ مصدر (افعال) کہ وہ تمہاری مدد کریگا ۔ ۴/۲ (دیکھو مَدٌّ۔ نُمِدُّ)

يَمْدُدْ ۔ واحد مذکر غائب امر مَدٌّ مصدر (نصر) اسکو ڈھیل دے رہا ہے ۔ امر بمعنی مضارع یعنی انشاء بمعنی خبر (محلی) ۱۶/۸ چاہیئے کہ اسے دراز کرلے ۱۶/۹ (دیکھو مَدٌّ)

يَمُدُّوْنَهُمْ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مَدٌّ سے ہُمْ ضمیر مفعول وہ انکو بڑھاتے ہیں کھینچتے ہیں ۹/۱۴ (دیکھو مدّ)

يَمُرُّوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مُرُوْرٌ مصدر (نصر) وہ گذرتے ہیں ۳/۶ (دیکھو مرّ)

يَمْسَسْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم

Marfat.com

ثبت مَسٌّ مصدر سمع، لگا دے یعنی پہنچا دے پ ۱۱/۱۶ ۸ لگتا ہے تمہارے پ ۱۱/۱۶ ۸ لگتا ہے تمہارے پ ۲/۵ مجھے نہیں چھوا مجھے ہاتھ نہیں لگایا یعنی مجھ سے قربت نہیں کی پ ۳/۱۲ پ ۱۶/۵ ان کو نہیں پہنچا نہیں لگا پ ۴/۹۔

یَمَسَّكَ ۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب مَسٌّ سے كَ ضمیر مفعول۔ کہ تجھے لگ جائے پہنچ جائے پ ۱۲/۶ (تنقیح کے لیے دیکھو مَسٌّ)

یُمْسِكُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع مثبت اِمْسَاكٌ مصدر (افعال) وہ تھامے ہوئے ہے یعنی سنبھالے ہوئے ہے پ ۱۷/۱۶ پ ۲۲/۱۷ وہ روک لیتا ہے پ ۲۴/۲ وہ اسکو روکے رکھے یعنی بغیر قتل کیے چھوڑ دے پ ۱۴/۱۲ مرفوع منفی انکو نہیں تھامے رکھتا ہے۔ نہیں روکے رہتا ہے پ ۱۴/۱۷ پ ۲۹/۲ مجزوم مثبت وہ روک لے پ ۲۲/۱۲۔ (دیکھو مُمْسِكَ)

یُمَسِّكُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع تَمْسِیْكٌ مصدر (تفعیل) وہ پکڑے ہوئے ہیں پابند ہیں پ ۹/۱۱ (دیکھو مُمْسِكٌ)

یَمَسَّنَّ ۔ واحد مذکر غائب مضارع بالنون تاکید ثقیلہ مَسٌّ سے (سمع) ضرور ہی پہنچ جائیگا پ ۶/۱۲ پ ۲۲/۱۹۔

یَمَسُّ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مثبت مَسٌّ سے (سمع) انکو پہنچے گا پ ۱۱/۸ پ ۱۲/۴ منفی نہیں پہنچے گا نہیں چھوئیگا پ ۱۳/۴ پ ۲۲/۱۶ پ ۲۴/۳ مضارع منفی بمعنی نہی (مدارک و کبیر و بیضاوی) نہیں چھوتے ہیں یعنی نہ چھوئیں پ ۲۷/۱۱ (دیکھو مَسٌّ)

یَمْشُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مَشْیٌ مصدر (ضرب) وہ چلتے ہیں پ ۹/۱۲ پ ۱۵/۱۱ پ ۱۶/۱۶ پ ۱۸/۱۷ پ ۱۹/۴ پ ۲۱/۱۶ (دیکھو مَشَّاءٍ)

یَمْشِیْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مَشْیٌ مصدر (ضرب) وہ چلتا ہے پ ۳/۲ پ ۱۸/۱۲ ۱۶ پ ۲۹/۲ (دیکھو مَشَّاءٍ)

یَمْكُثُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مُكْثٌ مصدر (نصر) وہ باقی رہتا ہے پ ۱۳/۸ (دیکھو مَاكِثِیْنَ)

یَمْكُرُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مَكْرٌ مصدر (نصر) خفیہ تدبیریں کر رہے تھے کر رہا تھا پ ۹/۱۸ (دیکھو الْمَاكِرِیْنَ)

یَمْكُرُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع منصوب مَكْرٌ سے تاکہ وہ چالیں چلیں خفیہ ... کریں پ ۸/۲

یَمْكُرُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مَكْرٌ سے۔ وہ چالیں چلتے تھے پ ۲/۸ خفیہ تدبیریں کر رہے

تھے ۹/۵ ۳۵/۵ ان کے چالیں چلنے سے بمعنی مصدر ۱۴/۲۲ ۲/۲ چالیں چلتے ہیں۔ ۲۲/۱۴ (دیکھو المٰکرین)

یُمَکِّنَنَّ ۔ واحد مذکر غائب مضارع بانون تاکید ثقیلہ تمکینٌ مصدر (تفعیل) وہ ضرور ہی جمائیگا ۱۸/۱۲ (دیکھو مَکَّنَّا)

یُمِلَّ ۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب اِملالٌ مصدر (افعال) کہ وہ لکھوا دے ۲/۳ ۔ (دیکھو اَلمَلاَء)

یَمْلِکُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع مِلکٌ مصدر (ضرب) مثبت قابو رکھیگا اختیار رکھیگا ۶/۷ ۲۶/۱۰ مالک ہے ۱۱/۹ منفی۔ وہ قابو نہیں رکھتا۔ اختیار نہیں رکھتا ۶/۱۲ ۱۴/۱۲ ۱۶/۱۳ ۲۲/۱۱ ۲۵/۱۳ ۔ (دیکھو مالک)

یَمْلِکُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی مِلکٌ سے (ضرب) وہ مالک نہیں۔ اختیار نہیں رکھتے وہ قابو نہ رکھیں گے ۱۳/۸ ۱۶/۹ ۱۸/۱۶ ۲۰/۱۴ ۲۲/۹،۱۴ ۲۴/۲ ۳۰/۲ (دیکھو مالکٌ)

یُمْلِلْ ۔ واحد مذکر غائب امر۔ اِملالٌ مصدر (افعال) لکھوائے ۲/۳ (دیکھو اَلمَلاَءُ)

یَمُنُّ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مَنٌّ مصدر (نصر) وہ احسان رکھتا ہے ۱۳/۴ ۲۶/۱۴ ۔

(دیکھو مَمنُونٍ اور مَنَّ)

یَمْنَعُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مَنعٌ مصدر (فتح) روک رکھتے ہیں نہیں دیتے۔ منع کرتے ہیں ۳۰/۳۲ (دیکھو مَانَعتُم اور مَنَّاعٍ)

یَمُنُّوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مَنٌّ سے (نصر) وہ احسان رکھتے ہیں ۲۶/۱۲ ۔ (دیکھو مَمنُونٍ اور مَنَّ)

یُمْنٰی ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول۔ مَنیٌ (ضرب) ٹپکایا جاتا ہے۔ ٹپکایا گیا۔ ۲۹/۱۸ (دیکھو مَنِیٍّ)

یَمُوْتُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف مثبت مَوتٌ (نصر) مرجاتا ہے ۱۴/۱۱ مرےگا ۱۶/۴ منفی وہ نہیں مرےگا ۱۶/۱۲ ۱۹/۳ ۳۰/۱۱ (دیکھو مَاتَ اور مَمَاتٍ)

یَمُوْتُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجزوم مَوتٌ سے کہ وہ مرجائیں یعنی مرکر عذاب سے چھوٹ جائیں ۲۲/۱۶ (دیکھو مَاتَ اور مَمَاتٍ)

یَمُوْتُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع مَوتٌ سے۔ وہ مرتے ہیں ۲۶/۱۲ (دیکھو مَاتَ اور مَمَاتٍ)

یَمُوْجُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مَوجٌ مصدر (نصر) لہریں مارتے ہونگے یعنی کثرت کی وجہ سے

Marfat.com

ایسا معلوم ہوگا کہ ایک دریا ہے جس کی لہریں اٹھ رہی ہیں اور پچھلی لہر اگلی لہر میں گھسی پڑتی ہے ۱۶/۲ (دیکھو مَوْجٌ)

يَمْهَدُوْنَ - جمع مذکر غائب مضارع مھد مصدر (فتح) وہ درستی کرتے ہیں ہموار کرتے ہیں بچھاتے ہیں ۲۱/۸ (دیکھو المِهَادُ اور المَاهِدُوْنَ)

يُمِيْتُ - واحد مذکر غائب مضارع اِمَاتَةٌ مصدر (افعال) وہ موت دیتا ہے وہ زندگی سلب کرلیتا ہے ۱/۲ ۳/۲ ۷/۸ ۹/۱۰ ۱۱/۱۱،۱۳ ۱۴/۱۶ ۱۸/۵ ۲۱/۸ ۲۳/۱۲ ۲۵/۱۳،۱۹ ۲۷/۱۷ وہ موت دیگا ۹/۹ (دیکھو مَاتَ اور مَمَاتٌ)

يَمِيْزَ - واحد مذکر غائب مضارع منصوب مِيْزٌ مصدر (ضرب) وہ الگ الگ کردے چھانٹ دے ۴/۹ ۹/۱۸ (دیکھو تَمَيَّزَ)

يَمِيْلُوْنَ - جمع مذکر غائب مضارع مَيْلٌ مصدر (ضرب) وہ حملہ کردیں گے ۵/۱۲ (دیکھو مَيْلَةٌ)

اَلْيَمِيْنِ :- اسم معرفہ سیدھی جہت۔ دائیں سمت ۱۴/۱۲ ۱۵/۱۴،۱۵ ۲۳/۶ ۲۶/۱۶ ۲۷/۱۲،۱۶ ۲۹/۸،۱۲ سیدھا ہاتھ مراد قوت قدرت ۲۳/۷ ۲۹/۶۔

يَمِيْنٍ - اسم نکرہ۔ دائیں سمت ۲۲/۸ (دیکھو اليَمِيْنَةُ)

يَمِيْنُكَ - اسم معرفہ مضاف مجرور ک ضمیر مضاف الیہ۔ تیرا سیدھا ہاتھ ۱۶/۱،۱۲ ۱/۲ مرفوع قبضہ ذات۔ ملکیت ۲۲/۳ (حوالہ مذکورہ)

يَمِيْنِهٖ - اسم معرفہ مضاف مجرور ہ ضمیر مضاف الیہ اس کے سیدھے ہاتھ میں ۱۵/۸ ۲۹/۵ ۳۰/۶ اس کی قدرت میں ۲۴/۴۔

يُمَنِّيْهِمْ - واحد مذکر غائب مضارع تَمْنِيَةٌ مصدر (تفعیل) ہم ضمیر مفعول۔ وہ ان کو آرزومند کرتا ہے اور انکو ہوس دلاتا ہے ۱۵/۵ (دیکھو تَمَنّٰى)

فصل النون

يَنَابِيْعَ - اسم جمع يَنْبُوْعٌ واحد چشمے زمین کی سوت جن میں سے پانی پھوٹ کر نکلتا ہے ۲۳/۱۶ يَنْبُوْعٌ چشمہ چھوٹی بھرپور نہر۔ نَبْعٌ اور نُبُوْعٌ مصدر (نصر۔ فتح۔ ضرب) کنویں یا چشمہ سے پانی پھوٹ کر نکلنا۔ تَنَبُّعٌ (تفعل) سوت سے تھوڑا تھوڑا پانی پھوٹ کر نکلنا۔

يُنَادِ - واحد مذکر غائب مضارع مُنَادَاةٌ مصدر (مفاعلة) پکارے گا۔ ۲۶/۱۷ - (دیکھو اَلْمُنَادُ)

Marfat.com

يُنَادَوْنَ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجہول مُنَادَاةٌ مصدر (مفاعلة) ان کو پکارا جائیگا ۲۴/۱۹ (دیکھو اَلتَّنَادُ)

يُنَادُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع معروف مُنَادَاةٌ مصدر (مفاعلة) وہ پکارتے ہیں ۲۶/۱۲ وہ پکاریں گے ۲۷/۱۸ (حوالہ مذکورہ)

يُنَادِیْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مُنَادَاةٌ (مفاعلة) وہ بلا رہا تھا ۱۱ وہ پکاریگا ۱ ۲۵/۱ (حوالہ مذکورہ)

يُنَازِعُنَّكَ ۔ جمع مذکر غائب نہی مُنَازَعَةٌ مصدر (مفاعلة) کَ ضمیر مفعول ۔ وہ تجھ سے جھگڑا نہ کریں یعنی تجھ ان سے جھگڑا نہ کرنا چاہیے ۱۷/۶ (دیکھو النازعات)

يَنَالُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع منفی، نَیْلٌ مصدر (سمع) نہیں پائیگا نہیں پہنچیگا ۱/۱۵ نہیں عمل کریگا ۴/۱۲ ۔ مرفوع مثبت پہنچتا ہے پہنچیگا ۱۱/۴ ۴/۹ منصوب منفی نہیں پہنچیگا ۱۲/۴

يَنَالُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی مجزوم نَیْلٌ سے (سمع) انھوں نے نہیں پایا وہ نہ پا سکے ۱۰/۱۲ ۱۶/۱۹ ۔

يَنَالُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی نَیْلٌ سے وہ نہیں پائیں گے وہ نہیں کامیاب ہوں گے ۱۱/۴ (دیکھو نَیْلًا)

يَنْئَوْنَ: ۔ جمع مذکر غائب مضارع مثبت نَأْیٌ مصدر (فتح) وہ دور رہتے ہیں ۷/۴ (دیکھو نَأْیٌ)

يُنَبَّأُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول منفی تَنْبِئَةٌ مصدر (تفعیل) خبر نہیں دی گئی ۲۷/۷ (دیکھو نَبَأٌ)

يُنْبِتُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف مثبت اِنْبَاتٌ مصدر (افعال) وہ اگاتا ہے ۱۴/۸ (دیکھو نبات اور نَبَتَ)

يُنْبَذَنَّ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول بانون تاکید ثقیلہ نَبْذٌ مصدر (نصر) اسکو ضرور ہی پھینکا جائیگا ۳۰/۲۹ (دیکھو نَبَذَ)

يَنْبَغِیْ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی اِنْبِغَاءٌ مصدر (انفعال) لائق نہیں ہے ۱۶/۱۹ درست نہ تھی ۱۸/۱۴ سزاوار نہیں ہے ۱۹/۱۶ نہیں ہو سکتا ۲۳/۲ زیبا نہیں ہے ۲۳/۴ نہ ہو ۲۳/۱۲ (دیکھو بَغْیٌ)

يُنَبَّأُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول مرفوع تَنْبِئَةٌ مصدر (تفعیل) بتا دیا جائیگا خبر دی جائیگی ۲۹/۱۶ (دیکھو نَبَأٌ)

Marfat.com

یَنْبُوْعًا ۔اسم مفرد۔ یَنَابِیْعُ جمع چشمہ۔ ۱۵ / ۱۰
(دیکھو یَنَابِیْعُ)

یُنَبِّئُ ۔واحد مذکر غائب مضارع تَنْبِئَۃٌ مصدر (تفعیل)۔ وہ بتادیگا۔ خبر دے دیگا۔ ۲۰/۱۲، ۲۷/۱۱، ۲۸/۱۱، ۲/۱۴ وہ بتاتا ہے خبر دیتا ہے ۲۲/۱۶ منفی۔ نہیں بتاتا ہے نہیں بتائے گا ۲۲/۱۴
(دیکھو نَبَاءٌ)

یَنْتَصِرُوْنَ ۔جمع مذکر غائب مضارع اِنْتِصَارٌ مصدر (افتعال) وہ بدلہ لیتے ہیں، بدلہ لے سکتے ہیں ۲۹/۱۹ (مطابق جرم) وہ بدلہ لے لیتے ہیں۔ ۲۵/۵ (دیکھو نَاصِرٌ)

یَنْتَظِرُ ۔واحد مذکر غائب مضارع اِنْتِظَارٌ مصدر (افتعال) وہ منتظر ہے وہ راہ دیکھ رہا ہے ۲۱/۱۹ (دیکھو نَاظِرَۃٌ اور مُنْتَظِرُوْنَ)

یَنْتَظِرُوْنَ ۔جمع مذکر غائب مضارع منفی اِنْتِظَارٌ مصدر (افتعال) وہ منتظر نہیں ہیں ۱۱/۱۵ (حوالہ مذکورہ)

یَنْتَقِمُ ۔واحد مذکر غائب مضارع اِنْتِقَامٌ مصدر (افتعال) اس کو سزا دیگا۔ ۷/۳
(دیکھو مُنْتَقِمُوْنَ)

یَنْتَہِ ۔واحد مذکر غائب مضارع منفی اِنْتِہَاءٌ مصدر (افتعال) اصل میں یَنْتَہِیْ تھا۔ وہ نہیں رکا وہ باز نہ آیا ۲۲/۵، ۲۰/۲۱ (دیکھو اِنْتَہُوْنَ)

یُنَجِّیْ ۔واحد مذکر غائب مضارع تَنْجِیَۃٌ مصدر (تفعیل) وہ بچالیگا ۳/۱۳ وہ بچاتا ہے ۷/۱۴
(دیکھو نَاجٍ اور نَجَّیْنَا)

یَنْحِتُوْنَ ۔جمع مذکر غائب مضارع نَحْتٌ مصدر (ضرب) وہ تراشتے تھے۔ تراش کر بناتے تھے ۱۴/۶۔

نَحْتٌ نُحَاتٌ سرشت طبیعت۔ بُرْدٌ نَحْتٌ سخت سردی نَحِیْتَۃٌ سرشت طبیعت، نُحُدٌ سانس۔ نَحْتٌ مصدر تراشنا ضرب۔ نصر سمع از زمین پر پٹک دینا۔ نَحِیْبٌ نالہ و فریاد کرنا۔ (سمع)

یُنْذِرَ ۔واحد مذکر غائب مضارع اِنْذَارٌ مصدر (افعال) تاکہ وہ ڈرائے (یعنی نافرمانی کے نتیجہ بد سے) ۸/۱۶، ۱۵/۱۳، ۲۳/۴، ۲۴/۷، ۲۶/۲
(دیکھو مُنْذِرٌ)

یُنْذِرُوْا ۔جمع مذکر غائب مضارع معروف اِنْذَارٌ سے۔ تاکہ وہ ڈرائیں۔ ۱۱/۴ (دیکھو مُنْذِرٌ)

یُنْذَرُوْا ۔جمع مذکر غائب مضارع مجہول اِنْذَارٌ سے۔ تاکہ انکو ڈرایا جائے ۱۳/۱۹ (دیکھو مُنْذِرٌ)

یُنْذِرُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع معروف انذار سے وہ ڈراتے تھے پ ۵/۲ (دیکھو مُنْذِرٌ)

یُنْذَرُوْنَ . جمع مذکر غائب مضارع مجہول انذار سے. وہ ڈرائے جاتے ہیں پ ۴/۲ (دیکھو مُنْذِرٌ)

یَنْزِعُ . واحد مذکر غائب مضارع نزع مصدر (ضرب) اتروا دیا (بمعنی ماضی) پ ۱/۸ اترواتے ہوئے (جبہ حالیہ) دیکھو النازعات)

یَنْزَغُ . واحد مذکر غائب مضارع نَزْغٌ مصدر (فتح) فساد ڈلواتا ہے. پ ۱۵/۹ (دیکھو نزغ)

یَنْزَغَنَّكَ . واحد مذکر غائب مضارع بانون تاکید. نَزْغٌ سے كَ ضمیر مفعول. تم کو وسوسہ کے پ ۱۴/۹ پ ۱۹/۲۴ (دیکھو نَزْغٌ)

یُنْزَفُوْنَ . جمع مذکر غائب مضارع مجہول نَزْفٌ مصدر (ضرب) انکی عقل میں فتور نہ آئیگا پ ۶/۲۳. نَزْفٌ مصدر (ضرب) کنویں کا سب پانی کھینچ لینا (متعدی) کنویں کا خشک ہو جانا (لازم)، نُزِفَ (مجہول) بے ہوش ہو گیا خبطی ہو گیا مست ہو گیا. حجت منقطع ہو گئی لاجواب ہو گیا. نَزَفٌ (سمع) پانی. آنسو وغیرہ کا خشک ہو جانا. اِنْزَافٌ (افعال) بمعنی نَزْفٌ (ضرب) اور مست و بے ہوش ہو جانا. آیت میں (ضرب) سے مجہول مضارع ہے اور خبطی ہونے کا معنی ہو. یہ بھی ممکن ہو کہ اِنْزَافٌ (افعال) سے مضارع مجہول ہو معنی بہرحال وہی ہے.

یُنْزِفُوْنَ . جمع مذکر غائب مضارع معروف اِنْزَافٌ مصدر (افعال) وہ بے ہوش اور خبطی نہ ہوں گے پ ۱۴/۲۷ .

یَنْزِلُ . واحد مذکر غائب مضارع معروف نُزُوْلٌ مصدر (ضرب) وہ اترتا ہے پ ۷/۲۲ پ ۱۴/۲۷ (دیکھو مَنَازِلَ)

یُنَزِّلَ . واحد مذکر غائب مضارع معروف تَنْزِیْلٌ مصدر (تفعیل) مرفوع. وہ نازل کرتا ہے پ ۱۶/۹ ، پ ۲۰،۶/۱۴ پ ۱۴/۱۸ پ ۱۳،۲/۲۱ پ ۷/۲۴ پ ۴/۲۵ منصوب. کہ وہ نازل کرے آثارے پ ۵،۱۰/۷ کہ وہ آثارتا ہے نازل کرتا ہے پ ۱۱/۱ مجزوم بمعنی ماضی اس نے نہیں نازل کیا. نہیں آثارا. پ ۱۵/۷ پ ۱۱/۸ پ ۱۲/۱۷ .

یُنَزَّلُ . واحد مذکر غائب مضارع مجہول تَنْزِیْلٌ سے منصوب. کہ نازل کی جائے پ ۱۳/۱ پ ۸/۲۱ مرفوع. کہ نازل کیا جا رہا ہے پ ۴/۷ (دیکھو مُنَازِل)

یَنْسَخُ . واحد مذکر غائب مضارع نَسْخٌ مصدر (فتح) دور کر دیتا ہے. پ ۱۱/۱۷ (دیکھو نُسْخَۃٌ)

يُنَشَّأُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول۔
تَنْشِئَةٌ مصدر (تفعیل) وہ پرورش پاتا ہے
۲۵/۶ (دیکھو اَلْمُنْشَآت اور نَاشِئَةٌ)

يُنْشِئُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف
إِنْشَاءٌ مصدر (افعال) وہ پیدا کرتا ہے ۱۳/۸ ۲۰/۱۴
(دیکھو اَلْمُنْشَآت اور نَاشِئَةٌ)

يَنْصُرُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف
نَصْرٌ مصدر (فَعَلَ يَفْعُلُ) مجزوم۔ وہ مدد کرے ۴/۸
وہ غالب کر دیگا ۱/۸ وہ مدد کریگا ۲۶/۵ منصوب
مثبت وہ مدد کرے ۲۶/۹ منصوب منفی مستقبل
وہ ہرگز مدد نہیں کرے گا ۱۴/۹ مرفوع وہ مدد
کرے مدد کریگا ۳/۸ ۱۲/۲،۳ ۱۶/۱۳ ۲۱/۴ ۲۳/۹ ۲۷/۱۹

يَنْصُرَنَّ ۔ واحد مذکر غائب مضارع بانون
تاکید ثقیلہ نَصْرٌ سے ضرور ہی مدد کریگا ۔ ۱۶/۱۳
۔ ۱۶/۱۵

يُنْصَرُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجہول
نصر سے۔ منفی ان کی مدد نہیں کی جائے گی
۱/۲،۱۰،۱۱،۱۵،۲۶ ۲/۳ ۱۶/۳ ۲۰/۶ ۲۲/۱۲ ۲۵/۱۵ ۲۷/۴ ۲۸/۵
مثبت ۔ انکی مدد کی جائے ۲۳/۴ ۔

يَنْصُرُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع نصر
سے بنمعنی وہ مدد کرتے ہیں ۲۸/۴ ۱۹/۹ کہ وہ
مدد کریں ۱۵/۱۱ ۲۰/۱۱ ۲۵/۶ منفی وہ مدد نہیں کرتے
۹/۱۴ وہ مدد نہیں کریں گے ۲۸/۵ (مادہ نصر کے لیے
دیکھو ناصر)

يَنْطَلِقُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی اِنْطِلَاقٌ
مصدر (انفعال) نہیں چلتی ہے ۱۹/۶ (دیکھو
اِنْطَلِقُوْا)

يَنْطِقُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی نُطْقٌ
مصدر (ضرب) وہ نہیں بات کرتا ہے ۲۷/۵ مثبت
بولے گی بیان کرے گی ۱۸/۴ ۲۵/۲۰ ۔

يَنْطِقُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع ۔ منفی
نُطْقٌ سے ۔ وہ نہیں بولتے ہیں ۱۷/۵ نہیں بولیں گے
۲۰/۲ ۲۹/۱ (دیکھو مَنْطِقٌ)

يَنْظُرُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع نَظْرٌ
مصدر (نصر) منفی مرفوع وہ نہیں دیکھے گا (یعنی
نظر رحمت سے) ۳/۱۴ وہ نہیں انتظار کر رہے ہیں ۲۳/۱۱ مثبت
مرفوع وہ دیکھتا ہے ۱۱/۱ وہ دیکھے گا ۳۰/۲ منصوب
وہ دیکھے ۹/۵ امر غائب مجزوم چاہیے کہ وہ دیکھے ۱۵/۱۵
۳۰/۱۷،۵ ۱۱/۹ (دیکھو نَاظِرَةٌ اور اُنْظُرْ)

يَنْظُرُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع
نَظْرٌ سے منفی وہ نہیں دیکھتے ۳۰/۱۲ وہ منتظر نہیں ہیں
۲/۹ ۸/۱۲ ۱۳/۱۰ ۲۴/۱۴ ۱۳/۲ ۲۵/۱۲ ۲۶/۹ مثبت، وہ

Marfat.com

دیکھتے ہیں پ۹/۱۸ پ۲۱/۱۴ وہ دیکھ رہے ہوں گے پ۲۵/۹ پ۲۶/۷
پ۳۰/۸ وہ دیکھ رہے ہیں پ۹/۱۲ وہ دیکھنے لگیں گے
پ۳۰/۲ وہ دیکھ رہے تھے پ۲۷/۱ وہ دیکھیں گے پ۲۴/۲۔

یَنْظُرُوْا: ۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی مجزوم بمعنی ماضی۔ انھوں نے نہیں دیکھا پ۹/۱۲ ۲۶/۱۵ مثبت۔ کہ وہ دیکھ لیتے پ۱۳/۶ پ۲۱/۴ پ۲۳/۱۶ ۲۴/۱۴،۸ ۲۶/۵

یُنْظَرُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع منفی مجہول۔ انکو مہلت نہیں دی جائیگی پ۲/۳ پ۲/۱۶ پ۷/۶ پ۱۴/۱۸ ۱۷/۳ پ۲۱/۱۶ (دیکھو نَظِرَۃٌ اور مُنْظَرُوْنَ)

یَنْعِقُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع نَعْقٌ مصدر (ضرب) وہ چلاتا ہے چیختا ہے ۲/۵
نَعْقٌ نَعِیْقٌ نُعَاقٌ نُعَاقٌ مصادر (فتح ضرب) کوے کا بولنا، نَعَقَ بِغَنَمِہٖ (متعدی بالباء) اس نے چیخ اپنی بکریوں کو ڈانٹا۔

یَنْعِہٖ ۔ مصدر مجرور مضاف ہٖ ضمیر مضاف الیہ۔ اس کے پکنے کو پ۷/۱۸ ۔
یَنْعٌ یُنْعٌ یُنُوْعٌ (ضرب و فتح) اِیْنَاعٌ (افعال) پھل پکنا۔ یَنِیْعٌ یَانِعٌ مُوْنِعٌ پختہ پھل یُنْعٌ ثمرا درخت۔

یَنْغِضُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع اِنْغَاضٌ مصدر (افعال) وہ ہلاتے ہیں ۱۵/۵

نَغَضٌ نُغُضٌ نُغُوْضٌ مصادر (نصر، ضرب) اِنْغَاضٌ مصدر (افعال) ہلانا۔ ہلنا۔ تَنَغُّضٌ (تفعل) ہلنا نَاغِضٌ ہلتا ہوا جنباں نَغُضٌ سرجنباں ۔ پاے لرزاں۔ نَغَّاضٌ وہ شخص جس کے پیٹ میں شکنیں پڑی ہوئی ہوں۔

یُنْفَخُ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول نَفْخٌ مصدر (فتح) پھونکا جائیگا پ۷/۱۵ پ۱۶/۱۴ پ۲۰/۳ پ۳۰/۱
(دیکھو نَفْخٌ)

یَنْفَدُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف نَفَادٌ مصدر (سمع) ختم ہوجائیگا فنا ہوجائیگا پ۱۴/۱۹ ۔
(دیکھو نَفَادٌ)

یَنْفِرُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع معروف نَفْرٌ (مصدر ضرب) کہ نکل جائیں۔ ۱۱/۴ ۔
(دیکھو نَفَرٌ)

یَنْفَضُّوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع معروف اِنْفِضَاضٌ مصدر (افعلال) منتشر ہوجائیں پ۲۸/۱۳
(دیکھو اِنْفَضُّوْا)

یَنْفَعُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع نَفْعٌ (فتح) مثبت وہ نفع دیتی ہے پ۲/۴ پ۱۳/۸ وہ نفع دیگا پ۷/۶ منفی نفع نہ دیگا پ۷/۶ پ۱۱/۹ پ۲۱/۱۶ (دیکھو نفعا اور منافع)

یَنْفَعُکَ ۔ واحد مذکر غائب مضارع نَفْعٌ

Marfat.com

سے. منفی. کَ ضمیر مفعول وہ تجھے فائدہ نہیں پہنچا سکتا ۱۱/۱۶ -

يَنْفَعُكُمْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع. نفعٌ سے منفی. کُم ضمیر مفعول وہ تم کو فائدہ نہ دیگا ۱۲/۲ ۱۵/۵ وہ ہرگز تم کو فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ ۲۱/۱۸ ۲۵/۱۰ -

يَنْفَعُنَا ۔ واحد مذکر غائب مضارع نفعٌ سے منفی. نَا ضمیر مفعول. وہ ہمارے لیے مفید نہیں پ ۱۵ مثبت. کہ ہم کو فائدہ پہنچائے گا ۱۲/۱۳ ۲۰/۲ -

يَنْفَعُوْنَكُمْ ۔ جمع مذکر غائب مضارع کُمْ ضمیر مفعول وہ تم کو فائدہ دے سکتے ہیں ۱۹/۹ -

يَنْفَعُهٗ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی ہٗ ضمیر مفعول اسکو وہ فائدہ نہیں دیگا ۱۴/۹ -

يَنْفَعُهُمْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی ہُم ضمیر مفعول. انکو وہ مفید نہ تھا ۲۴/۱۲ انکو وہ فائدہ نہ دیگا ۱۱/۱۲ ۱۱ ۱۹/۲ (دیکھو منافع اور نفعًا)

يُنْفِقُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مثبت کی فرع اِنْفَاقٌ مصدر (افعال) وہ خرچ کرتا ہے ۳/۴ ۶/۱۲ ۱۱/۱ ۷/۱۲ امر غائب مجزوم. چاہیے کہ وہ خرچ کرے ۲۸/۱۶ - (دیکھو اَلْمُنْفِقِيْنَ)

يُنْفِقُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع اِنْفَاقٌ سے. یا امر غائب بحذف لام امر یعنی لِیُنْفِقُوا. وہ خرچ کریں ۱۳/۱۱ -

يُنْفِقُوْنَ ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِنفاقٌ سے. مثبت وہ خرچ کرتے ہیں ۱/۱ ۲/۱۱،۱۰ ۳/۶۱،۴ ۴/۲۳،۵ ۵/۲ ۹/۱۸،۱۵ ۱۰/۱۸،۱۳ ۱۱/۲ ۱۶/۱۲ ۲۰/۹ ۲۱/۱۵ ۲۵/۵ منفی وہ خرچ نہیں کرتے ۱۱/۱ (دیکھو المنفقين)

يُنْفَوْا : ۔ جمع مذکر غائب مضارع نَفْیٌ مصدر (ضرب) انکو نکال دیا جائے ۶/۹ -

نَفْیٌ (اسم) دھمکی. نفاۃٌ نُفاۃٌ نُفوۃٌ نفاءٌ نُفَایَۃٌ نَفَایَۃٌ دھتکارا ہوا. ہنکا کر نکالا ہوا. نَفْیُ المطر اور نَفَیَانُ المطر بارش کا چھینٹا۔

نَفْیٌ (مصدر) ضَرَبَ (دور ہو جانا. دور کر دینا ہنکا کر نکال دینا. ہوا کا خاک اڑانا. اِنْتِفَاءٌ (افتعال) دور ہونا. یکسو ہونا۔

يَنْقِذُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب. مضارع منفی معروف اِنْقَاذٌ مصدر (افعال) نون وقایہ یا متکلم محذوف. وہ مجھے نہیں چھڑا سکیں گے ۲۳/۱ (دیکھو يُنْقَذُ)

يُنْقَذُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجہول اِنْقَاذٌ سے وہ نجات نہ پائیں گے۔ ان کو چھڑایا نہ جا سکے گا۔ ۲۳/۲ -

يُنْقَصُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول

منفی نقصٌ مصدر (نصر) نہیں کم کی جاتی ہے۔
(دیکھو منقوص)
يَنْقُصُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع معروف
منفی۔ انھوں نے قصور نہیں کیا۔ انھوں نے
(تکمیل میں) کمی نہیں کی ۱۰/۴ (دیکھو منقوص)
يَنْقَضَّ ۔ واحد مذکر غائب۔ مضارع اِنْقِضَاضٌ
مصدر (انفعال) کہ وہ گر پڑے گر پڑنا۔
۱۸/۷۷ ۔
يَنْقُضُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب۔ مضارع نَقْضٌ
مصدر (نصر) وہ توڑتے ہیں ۲۷/۱ ۲۰/۱۰ ۱۳/۹
(دیکھو نَقَضَتْ)
يَنْقَلِبْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِنْقِلَابٌ
مصدر (انفعال) منفی مستقبل وہ ہرگز نہیں
لوٹے گا ۳/۱۴۴ مرفوع لوٹ جاتا ہے ۲/۱۴۳ لوٹیگا
مجزوم۔ لوٹیگا ۸۴/۹ ۲۶/۲۲۷ (دیکھو مُنْقَلَب)
يَنْقَلِبُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع اِنقلاب
سے وہ لوٹیں۔ ۳/۱۲۷ (دیکھو مُنْقَلَب)
يَنْقَلِبُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب۔ مضارع
اِنْقِلَابٌ سے۔ وہ لوٹتے ہیں لوٹیں گے ۱۹/۱۵۔
(دیکھو مُنْقَلَب)
يَنْكُثُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع نَكْثٌ

مصدر (نصر) وہ توڑتا ہے ۲۶/۹ (دیکھو نَكَثَ)
يَنْكُثُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع نَكْثٌ
مصدر (نصر) وہ توڑنے لگتے ہیں۔ توڑ دیتے ہیں
۹/۲ ۲۵/۱۱ (دیکھو نَكَثَ)
يَنْكِحُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع نِكَاحٌ مصدر
(ضرب) منصوب مثبت کہ وہ نکاح کرے ۱/۵
مرفوع منفی نہیں نکاح کرتا ہے ۱۸/۲۴۔
يَنْكِحْنَ ۔ جمع مؤنث غائب مضارع نِكَاحٌ
کہ وہ عورتیں نکاح کریں ۲/۲۳۲ (دیکھو نکاحًا)
يُنْكِرُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِنْكَارٌ مصدر
(افعال) وہ انکار کرتا ہے ۱۶/۱۳ (دیکھو اَلْمُنْكَر)
يُنْكِرُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع اِنْكَارٌ
مصدر (افعال) وہ انکار کرتے ہیں ۱۶/۱۴ حوالہ مذکورہ
يَنْهَوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع نَهْيٌ مصدر
(فتح) وہ روکتے ہیں۔ منع کرتے ہیں ۲/۱۱۲ ۹/۲
۱۱/۹ ۱۵/۱۰ ۱۰/۱۲ ۔
يَنْهٰى ۔ واحد مذکر غائب مضارع نَهْيٌ
مصدر (فتح) مثبت۔ منع کرتا ہے۔ روکتا ہے ۹/۹ ۱۹/۱۴
۸/۲۸ ۲۱/۳۰ منفی۔ منع نہیں کرتا ہے ۸/۱۸ دیکھو
نہیں منع کرتے۔ نہیں روکتے ۱۲/۶ (دیکھو اَلنَّاهُوْنَ)
يُنِيْبُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِنَابَةٌ

Marfat.com

مصدر (افعال) وہ لوٹتا ہے یعنی شرک سے توحید
کی طرف ب ٢٢/٢ وہ لوٹتا ہے یعنی نافرمانی سے طاعت
کی طرف۔ پ ٢٥/٢ (دیکھو مُنِیبٌ)

یَنْئَوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع نَأْیٌ
مصدر (فتح) وہ دور رہتے ہیں ب ٣/٦ (دیکھو نَأْیٌ)

فصل الواو

یُؤَاخِذُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مُؤَاخَذَۃٌ
مصدر (مفاعلۃ) منفی۔ گرفت نہیں کریگا ب ٢/١٢ ٢/٢ ٧/١٤
مثبت وہ گرفت کریگا ب ٢/١٢ ٢/٧ ٦/٧ (اگر) وہ پکڑے
گرفت کرے پ ١٤/١٤ پ ١٥/٢٠ ٢٢/١٦ (دیکھو
نَاْخُذُ)

یُوَادُّوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع
وِدَادٌ مُوَادَّۃٌ مصدر۔ دوستی کرتے ہوئے
کہ وہ دوستی رکھتے ہوں ب ٢٨/٢ (دیکھو الْمَوَدَّۃُ)

یُوَارِیْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مُوَارَاۃٌ
مصدر (مفاعلہ) وہ چھپائے ب ٦/٩ وہ چھپاتا ہے
ب ١/ (دیکھو تَوَارَتْ اور وَرَآءَ)

یُوَاطِئُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع مُوَاطَاۃٌ
مصدر (مفاعلہ) تاکہ موافقت کردیں۔ درست
کریں ب ١/١١ (دیکھو مُوَاطِأً)

یُوْبِقْھُنَّ ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِیْبَاقٌ
مصدر (افعال) ھُنَّ ضمیر مفعول۔ وہ ان کو ہلاک
کردے۔ ب ٢٥/٢ (دیکھو مَوْبِقًا)

یُؤْتِ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِیْتَاءٌ مصدر
(افعال) مثبت۔ وہ دیگا ب ٥/٣، ١٨ ب ٦/٩ ب ١١/١٦ ب ٨ ب ٢٦/١٠
ب ٢٧/٢٠ منفی اس نے نہیں دیا ب ٨ ۔

یُؤْتَ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِیْتَاءٌ مصدر
(افعال) مثبت دیا جائے ب ٣/٥ منفی نہیں دیا گیا ب ٢/١٦
(دیکھو آتَ اور الْمُؤْتُوْنَ)

یُؤْتُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع معروف اِیْتَاءٌ
سے منصوب۔ کہ وہ ادا کریں ب ١٨/٩ ب ٣٠/٢٣ ۔

یُؤْتُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع معروف
اِیْتَاءٌ سے مرفوع مثبت وہ دیتے ہیں ب ٥/٥ ب ٦/١٢
ب ٩/٩ ب ١٠/١٥ ب ١٨/٢ ب ١٩/١٩ ب ٢١/١٠ منفی وہ نہیں دیتے تھے ب ٢٤/١٥

یُؤْتَوْنَ : ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجہول اِیْتَاءٌ
سے۔ انکو دیا جائیگا۔ وہ دیئے جائیں گے ب ٢/٩

یُؤْتِیْ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف
اِیْتَاءٌ سے۔ وہ دیتا ہے ب ٢/١٦ ب ٣/٥ ب ٣٠/١٤ ۔

یُؤْتٰی : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول اِیْتَاءٌ
سے کہ اسکو دیا جائے ب ٢٩/١٦ دیا جائیگا ب ٣/١٦

یُؤْتِیَنَّ ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف

Marfat.com

اِیتاءٌ سے نون وقایہ یاء متکلم محذوف کہ وہ مجھے دیگا ۱۸/۹پ۔

یُؤْتِیْنَا۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف اِیتاءٌ سے ۔نَا ضمیر مفعول۔ ہم کو دیگا۔ ۱۰/۱۳پ۔

یُؤْتِہٖ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف اِیتاءٌ سے ہٖ ضمیر مفعول مجزوم اسکو دیتا ہے۔ ۳/۷ ۱۲پ ۶/۱۲پ ۲۶/۹پ ۲۷/۳۰،۱۱پ ۲۵/۱۱پ منصوب کہ اسکو دے ۳/۲۰ ۱۲پ

یُؤْتِہِمْ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِیتاءٌ سے مجزوم ہِمْ ضمیر مفعول۔ وہ انکو دیگا ۶/۱پ منصوب کسان کو ہرگز نہ دیگا ۱۲/۴پ۔ (دیکھو نَاتِ اور اُلُوْتُوْنَ)

یُؤْثَرُ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول اَثْرٌ مصدر (نصر) وہ منقول ہے۔ وہ نقل کیا جاتا ہے ۲۹/۵پ۔

یُؤْثِرُوْنَ۔ جمع مذکر غائب مضارع معروف اِیثارٌ مصدر (افعال) وہ ترجیح دیتے ہیں وہ دوسروں کو مقدم رکھتے ہیں ۲۸/۴پ۔ (دیکھو اٰثَرَ اور تُؤْثِرُوْنَ)

یُوْثِقُ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف اِیثاقٌ مصدر (افعال) نہیں جکڑیگا نہیں جکڑتا ہے ۳۰/۱۴پ (دیکھو مَوْثِقَهُمْ)

یُوَجِّهُ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف

تَوْجِیْہٌ مصدر (تفعیل) ہٗ ضمیر مفعول۔ وہ اس کو بھیجتا ہے ۱۴/۱۱پ (دیکھو وَجْهَہٗ اور وَجْهَتُہٗ)

یُوْحَ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول منفی بمعنی ماضی اِیحَاءٌ مصدر (افعال) اصل میں یُوْحٰی تھا وحی نہیں کی گئی ہے ۷/۱۲پ۔

یُوْحُوْنَ۔ جمع مذکر غائب مضارع معروف اِیحَاءٌ مصدر (افعال) وہ دل میں ڈالتے ہیں وہ وسوسہ ڈالتے ہیں۔ ۸/۱پ۔

یُوْحِیْ:۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف اِیحَاءٌ سے۔ وہ وسوسہ ڈالتا ہے ۸/۱پ وہ وحی کر رہا تھا۔ القاء کر رہا تھا ۱۹/۱۶پ وہ وحی بھیجتا ہے (مَا مصدری کی وجہ سے مضارع بمعنی مصدر) وحی کے سبب سے ۲۲/۱۲پ وحی کرتا ہے ۲۵/۲پ وہ القاء کرے وہ کلام کرے ۲۵/۶پ۔

یُوْحٰی۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول اِیحَاءٌ سے۔ وحی کی جاتی ہے ۷/۱۱پ ۹/۱۴پ ۱۱/۱۶،۱۰پ ۱۳/۲پ ۱۶/۱۰،۱۳پ ۱۷/۷پ ۲۱/۱۷پ ۲۳/۱۴پ ۲۴/۱۵پ ۲۶/۱پ ۲۷/۵پ الہام کیا جانا اندرونی القاء کیا جاتا ہے ۱۶/۱۱پ (دیکھو مادہ وحی کے ذیل نُوْحِیْهَا)

یُؤْخَذُ۔ واحد مذکر غائب مضارع اَخْذٌ مصدر (نصر) مرفوع مثبت وہ پکڑا جائیگا ۲۷/۱۲پ

مرفوع منفی نہیں لیا جائیگا پ ۶/۱ پ ۱۸/۲۶ مجزوم منفی مستقبل نہیں لیا جائیگا پ ۱۲/۲ مجزوم منفی بمعنی ماضی (کیا) نہیں لے لیا گیا تھا پ ۱۱/۹ (دیکھو ناخُذُ)

یُؤَخِّرُ - واحد مذکر غائب مضارع معروف تاخیر مصدر منصوب مثبت۔ مہلت دے ۱۴/۱۳ منصوب منفی۔ ہرگز مہلت نہیں دیگا پ ۱۴/۲۸ مجزوم مہلت دیگا پ ۹/۲۹ مرفوع مہلت دے رہا ہے ۱۹/۱۳ پ ۱۴/۱ ۴/۱۰ (دیکھو المستأخرین)

یُؤَخَّرُ - واحد مذکر غائب مضارع مجہول تاخیر مصدر مہلت نہیں دی جائیگی پ ۹/۲۹ (حوالہ مذکورہ)

یَئُوْدُہٗ - واحد مذکر غائب مضارع اَوْدٌ اُوُوْدٌ مصادر آدَ بروزن قالَ باب نصر اس پر بار نہیں ڈالتا۔ اسکو بوجھل نہیں کرتا یعنی اس کو نہیں تھکاتا۔ پ ۲/۳ -

یُؤَدِّ :- واحد مذکر غائب امر تَادِیَۃٌ مصدر (تفعیل) چاہیئے کہ ادا کرے پ ۲/۳ مضارع مثبت وہ ادا کر دیگا۔ مضارع منفی۔ وہ نہیں ادا کریگا پ ۶/۳ (دیکھو اداءٌ اور تُؤَدُّوا)

یَوَدُّ :- واحد مذکر غائب مضارع مثبت مَوَدَّۃٌ مصدر (سمع) پسند کرتا ہے پسند کریگا پ ۲/۳ خواہش کرتا ہے آرزو کرتا ہے پ ۱/۱۱ آرزو کریگا پ ۲/۵ پ ۱/۱۴

پ ۹/۲۱ منفی نہیں پسند کرتے ہیں پ ۱۲/۱ -

یَوَدُّوْا - جمع مذکر غائب مضارع مجزوم مَوَدَّۃٌ سے۔ وہ آرزو کریں گے وہ خواہش کریں گے پ ۱۸/۲۱ -
(دیکھو المودۃ)

یُؤْذَنُ - واحد مذکر غائب مضارع منصوب مثبت اِذْنٌ مصدر (سمع) اجازت دے دی جائے۔ پ ۱۸/۱ پ ۱۰/۱۸ پ ۴/۲۲ مرفوع منفی۔ اجازت نہیں دیجائیگی پ ۱۸/۱۳ ۲۱/۲۹۔ (دیکھو مُؤَذِّنٌ)

یُؤْذُوْنَ - جمع مذکر غائب مضارع معروف اِیْذَاءٌ مصدر (افعال) ایذا دیتے ہیں دکھ دیتے ہیں پ ۱۲/۱ پ ۴/۲۲ (دیکھو اَذًی اور تُؤْذُوْنَ)

یُؤْذِیْ - واحد مذکر غائب مضارع مجہول منفی اِیْذَاءٌ مصدر (افعال) ایذا دیتا ہے۔ پ ۴/۲۲ -
(دیکھو اَذًی اور تُؤْذُوْنَ)

یُؤْذَیْنَ - جمع مؤنث غائب مضارع مجہول منفی اِیْذَاءٌ مصدر (افعال) ان عورتوں کو ایذا نہیں دی جائے گی۔ پ ۵/۲۲ (دیکھو اَذًی اور تُؤْذُوْنَ)

یُوْرَثُ - واحد مذکر غائب مضارع مجہول اِیْرَاثٌ مصدر (افعال) وہ شخص جسکی میراث منتقل کی جا رہی ہے پ ۴/۲ (دیکھو میراثٌ)

یُوْرِثُ - واحد مذکر غائب مضارع معروف

اِیْرَاثٌ مصدر (افعال) وہ دیتا ہے پ ۹/۵ (دیکھو میراث)

یُوْزَعُوْنَ - جمع مذکر غائب مضارع مجہول وَزْعٌ مصدر (نفر) انکو جمع کیا جائیگا پ ۱۹/۱۱ پ ۲۰/۲ پ ۲۴/۱۷ -

وَزْعٌ مصدر (نفر) باز رکھنا۔ لشکر کو جمع کرنا

اِیْزَاعٌ (افعال) جلانا۔ توفیق دینا۔ منتشر کرنا۔

یَئُوْسٌ - صیغہ صفت مشبہ مرفوع یَاْسٌ سے ناامید۔ پ ۱۲/۲ پ ۲۵/۱ -

یَئُوْسًا - صیغہ صفت مشبہ مرفوع منصوب یَاْسٌ سے ناامید۔ پ ۱۵/۹ یَاْسٌ اور یَاْسَۃٌ مصدر (اکثر سمع و فتح سے) کبھی (حسب اور ضرب سے ناامید ہونا (صرف لغت جرہم میں) بمعنی علم بھی آتا ہے۔ یُئْسٌ۔ سِل کی بیماری۔ یَائِسٌ ناامید۔

یُوْسُفُ - بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم آپ حضرت یعقوب کے بارہویں صاحبزادے اور ایک کے علاوہ باقی سب سے چھوٹے تھے بھائیوں نے کنعان کی وادی کے ایک کنویں میں ڈالا کسی قافلہ نے نکال کر مصر کے بازار میں لے جاکر بیچا۔ عزیز مصر کی بیوی شیفتہ ہوگئی ترغیب و ترہیب کے تمام ہتھیار استعمال کئے معصوم ہستی نے اپنی جگہ سے جنبش نہ کی آخر جیل میں ڈال دیئے گئے برسوں قید میں رہنے کے بعد رہا ہوئے دنیا کو معصومیت ظاہر ہوگئی پھر عزیز مصر یعنی وزیراعظم بنا دیئے گئے بھائی اور ماں باپ بھی مصر چلے آئے یہ تمام واقعات سورہ یوسف میں مذکور ہیں پ ۱۲/۱۲ ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۲، ۱۷، پ ۱۳/۱، ۲، ۳، ۴، ۵ پ ۲۴/۹ -

یُوَسْوِسُ - واحد مذکر غائب مضارع معروف۔ وَسْوَسَۃٌ مصدر (رباعی مجرد) وہ وسوسہ پیدا کرتا ہے پ ۳۰/۲۹ (دیکھو وَسْوَاسِ)

یُوْصَلَ - واحد مذکر غائب مضارع مجہول اِیْصَالٌ مصدر (افعال) بمعنی مصدر جوڑا جانا کہ اسکو جوڑا جائے۔ پ ۱/۲ پ ۱۳/۹ (دیکھو وَصَلْنَا)

یُوْصِیْ - واحد مذکر غائب مضارع معروف اِیْصَاءٌ مصدر (افعال) اس نے وصیت کی ہو وہ وصیت کر رہا ہو پ ۴/۱۳ تم کو حکم دے رہا ہے پ ۴/۱۳

یُوْصِیْنَ - جمع مونث غائب مضارع اِیْصَاءٌ مصدر (افعال) ان عورتوں نے کہ وصیت کی ہو وہ وصیت کر رہی ہوں پ ۴/۱۳ (دیکھو یُوْصِیْ)

یُوْعَدُوْنَ - جمع مذکر غائب مضارع وَعْدٌ مصدر (ضرب) انکو وعید دیجاتی ہے دی جا رہی ہے یعنی وعدہ عذاب ان سے کیا جا رہا ہے پ ۱۷/۸ پ ۱۸/۶ پ ۱۹/۱۵ پ ۲۵/۱۳ پ ۲۶/۴ پ ۲۷/۲ پ ۲۹/۱۲، ۸ ان سے وعدہ

Marfat.com

کیا جارہا ہے یعنی جنت کا ۲۶/۴ (دیکھو مُوْعِدَۃٌ)

یُوْعَظُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع وَعْظٌ سے (ضرب) وہ نصیحت کیا جاتا ہے ۲/۱۲ ۲۸/۱۶ ۔ (دیکھو مَوْعِظَۃٌ)

یُوْعَظُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع وَعْظٌ سے (ضرب) انکو نصیحت کی جاتی ہے ۵/۹ (دیکھو مَوْعِظَۃٌ)

یُوْعُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع اِیعَاءٌ مصدر (افعال) وہ جمع کرتے ہیں (یعنی اَعْمَالُ، نامۂ اعمال میں، محلی چھپاتے ہیں پوشیدہ رکھتے ہیں (یعنی اپنے دلوں میں) حضرت ابن عباس و مجاہد و قتادہ۔ ۳۰/۹ (دیکھو مَوْعِیَۃٌ)

یُوَفّٰی ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول تَوْفِیَۃٌ مصدر تفعیل، اسکو پورا پورا دیا جائیگا ۵/۳ ۱/۱۴ (دیکھو مُتَوَفِّیْکَ)

یُوْفِضُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع اِفَاضَۃٌ مصدر (افعال) وہ دوڑتے ہیں۔ دوڑیں گے ۲۹/۱۸ (دیکھو اَفَاضَ)

یُوَفِّقِ ۔ واحد مذکر غائب مضارع تَوْفِیْقٌ مصدر تفعیل مجزوم مکسور بالوصل۔ موافقت پیدا کر دیگا ۵/۲ (دیکھو وِفَاقًا)

یُوْفَکُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول اِفْکٌ سے (ضرب) پھیرا جاتا ہے۔ بھٹکایا جاتا ہے۔ ۲۶/۱۸ ۲۳/۱۴ ۔ (دیکھو اِفْکٌ اور تُؤْفَکُوْنَ)

یُوْفَکُوْنَ جمع مذکر غائب مضارع مجہول اِفْکٌ سے (ضرب) پھیرے جاتے ہیں ۶/۴ ۱/۱۱ ۲۱/۹،۲ ۲۵/۱۲ ۲۸/۱۳ ۔ (دیکھو اِفْکٌ اور تُؤْفَکُوْنَ)

یُوْفُوْا ۔ جمع مذکر غائب امر اِیْفَاءٌ مصدر افعا[ل] چاہیے کہ وہ پوری کریں ۱۱/۱۷ (دیکھو مُتَوَفِّیْک[َ])

یُوْفُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع۔ اِیفا[ءٌ] مصدر (افعال) وہ پوری کرتے ہیں ۷/۲۹ ۱۱/۱۱ (دیکھو مُتَوَفِّیْک[َ])

یُوَفّٰی ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول تَوْفِیَ[ۃٌ] (تفعیل) پورا دیا جائیگا۔ ۱۱/۱۶ (دیکھو مُتَوَفِّیْکَ)

یُوَفِّیَنَّھُمْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مع[روف] بانون تاکید ثقیلہ۔ تَوْفِیَۃٌ مصدر تفعیل ھُمْ ضمی[ر] مفعول ۔ وہ ضرور ہی انکو پورا پورا دیگا ۱/۱۲ (دیکھو مُتَوَفِّیْکَ)

یُوَفِّیَھُمْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع تَوْفِ[یَۃٌ] سے مرفوع وہ انکو پورا پورا دیگا ۳/۱۴ ۱۱/۱۲ ۱۸/۹ منصوب۔ تاکہ ان کو پورا دے ۲۲/۱۶ ۲۶/۲ (دیکھو مُتَوَفِّیْکَ)

یُوْقَ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول وِقَا[یَۃٌ]

Marfat.com

مصدر (ضرب) اصل میں یُوْتِی تھا۔ وہ بچایا جائے
ث ۸/۱۶،۴۔ (دیکھو وَاقِ)

یُوْقَدُ: ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول اِیْقَادٌ
مصدر (افعال) وہ روشن کیا جارہا ہو۔ ث ۱۵/۱۱ (دیکھو
اَلْمُوْقَدَة)

یُوْقِدُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع معروف
اِیْقَادٌ مصدر (افعال) وہ روشن کرتے ہیں
پ ۱۳/۸ (دیکھو اَلْمُوْقَدَة)

یُوْقِعَ ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف
اِیْقَاعٌ مصدر (افعال) کہ وہ ڈال دے پ ۷/۲
(دیکھو مُوَاقِع)۔

یُوْقِنُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع معروف
اِیْقَانٌ مصدر (افعال) مثبت۔ وہ جانتے ہیں۔
پ ۱/۱ پ ۱/۱۴ پ ۱۹/۱۶ وہ یقین کرتے ہیں پ ۶/۱۱ پ ۲۱/۱۰،۱۶ پ ۲۵/۱۲،۱۳
منفی۔ وہ نہیں جانتے پ ۲۰/۲ وہ یقین نہیں کرتے
پ ۱۱/۹ پ ۲۴/۴ (دیکھو مُسْتَیْقِنِیْنَ اور اَلْیَقِیْنُ)

یُوْلِجُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع۔ اِیْلَاجٌ مصدر
(افعال) وہ داخل کرتا ہے پ ۱۷/۱۵ پ ۲۱/۲۱ پ ۲۲/۲۴ پ ۲۸/۱۷
(دیکھو وَلِیْجَة)

یُوْلَدْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول منفی
وِلَادَةٌ مصدر (ضرب) وہ نہیں جنا گیا۔ پ ۳۰/۳۷

(دیکھو مُوَلُّوْدٌ)

یُؤَلِّفُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف
تَالِیْفٌ مصدر (تفعیل) وہ ملا دیتا ہے۔ اکٹھا
کر دیتا ہے۔ پ ۱۸/۱۲ (دیکھو اَلِفَ)

یُوَلُّنَّ ۔ جمع مذکر غائب مضارع بانون تاکید
ثقیلہ تَوْلِیَةٌ مصدر (تفعیل) وہ ضرور ہی پیٹھ
پھیر کر بھاگ جائیں گے۔ پ ۲۸/۵۔

یُوَلُّوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجزوم
تَوْلِیَةٌ مصدر (تفعیل) وہ پیٹھ دیں گے یعنی
پشت پھیر کر بھاگیں گے۔ پ ۴/۳

یُوَلُّوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع
تَوْلِیَةٌ مصدر (تفعیل) مثبت۔ وہ پیٹھ دیکر
بھاگیں گے پ ۲۷/۱۰ منفی وہ پیٹھ نہیں پھیریں گے پ ۲۱/۱۸
(دیکھو مُوَلِّیْکُمْ)

یُؤْلُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع اِیْلَاءٌ
مصدر (افعال) جو عورتوں کے پاس جانے کی
قسم کھالیں۔ پ ۲/۱۲ (دیکھو مَا رَزَقْنٰکُمْ)

یُوَلِّهِمْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع تَوْلِیَةٌ
مصدر (تفعیل) جو ان کو پیٹھ دیگا۔ پ ۹/۱۶۔
(دیکھو مُوَلِّیْکُمْ)

یَوْمٌ اور اَلْیَوْمَ: ۔ ا۔ اسم ظرف مضاف دِن

Marfat.com

طلوعِ فجر سے غروب تک۔ اَیَّامٌ جمع۔ اَیَّامُ اللّٰہِ اللہ کی نعمتیں۔ مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ یعنی سب سے پہلا دن (اخفش)۔ یَوْمٌ اَلْیَوْمُ سخت دن یَوْمٌ مصدر (حسب وسع)، مُمَیَّارُمَمُرٌّ۔ روزینہ، روزانہ

۱/۲، ۸، ۱۰، ۱۳، ۱۵ ۲/۵، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۴، ۱۷ ۳/۲، ۳، ۴، ۹، ۱۵، ۱۸

۳/۱۶، ۱۸ ۴/۲، ۳، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۷ ۵/۳، ۵، ۸، ۱۳، ۱۷

۶/۲، ۵، ۷، ۱۰، ۱۳، ۱۴ ۷/۵، ۶، ۸، ۹، ۱۵، ۱۷

۸/۳، ۴، ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۵ ۹/۱۱، ۱۲ ۱۰/۱، ۲، ۷، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۵، ۱۶

۱۱/۱، ۲، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۱۷ ۱۲/۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۸، ۹

۱۳/۱، ۴، ۱۵، ۱۷، ۱۸، ۱۹ ۱۴/۳، ۹، ۱۰، ۱۳، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۱، ۲۲

۱۵/۲، ۵، ۷، ۸، ۱۱، ۱۵، ۱۸، ۱۹ ۱۶/۳، ۴، ۵، ۹، ۱۲، ۱۳، ۱۶

۱۷/۴، ۷، ۸، ۹، ۱۳، ۱۶ ۱۸/۱، ۴، ۶، ۷، ۹، ۱۵، ۱۷

۱۹/۱، ۴، ۷، ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۴ ۲۰/۳، ۷، ۱۰، ۱۳، ۱۵، ۱۶

۲۱/۲، ۵، ۸، ۹، ۱۴، ۱۶، ۱۹ ۲۲/۳، ۵، ۹، ۱۷، ۱۴

۲۳/۳، ۵، ۶، ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۱۷ ۲۴/۲، ۳، ۴

۲۴/۱، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۷، ۱۹ ۲۵/۱، ۲، ۶، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۴

۲۵/۱۵، ۱۸، ۱۹، ۲۰ ۲۶/۱، ۲، ۳، ۴، ۱۲، ۱۷، ۱۸

۲۷/۳، ۶، ۸، ۱۰، ۱۲، ۱۵، ۱۸ ۲۸/۱، ۲، ۳، ۷، ۱۲، ۱۵، ۱۸

۲۸/۱۸، ۲۲ ۲۹/۳، ۴، ۵، ۷، ۱۳، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۹، ۲۱

۳۰/۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۵، ۲۶ —

یَوْمًا: اسم ظرف منصوب۔ دن ۱/۹، ۱۵ ۳/۲، ۴

۱۵/۱۵ ۱۶/۱۲ ۱۷/۱۳ ۱۸/۹، ۱۱ ۱۹/۱ ۲۱/۱۳ ۲۲/۱۰ ۲۹/۱۴، ۱۷، ۲۰

یُؤْمَرُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع اَمْرٌ مصدر (نصر) انکو حکم دیا جاتا ہے ۱۴/۱۲ ۲۸/۱۹ (دیکھو یَاْمُرُوْنَ)

یَوْمِئِکُمْ ۔ اسم ظرف مضاف مرفوع و مجرور کُمْ ضمیر مضاف الیہ۔ تمہارا دن۔ مرفوع ۱۴/۱۸ مجرور ۳/۸ ۲۱/۱۵ ۲۴/۵ ۲۵/۲۰ ۔

یُؤْمِنُ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِیْمَانٌ مصدر۔ مجزوم مثبت۔ ایمان لائے۔ ایمان رکھتا ہے ۳/۲ ۲۸/۱۵ ۲۸/۱۶، ۱۸ ۲۹/۱۱ مجزوم منفی وہ نہیں ایمان لایا ۱۶/۱۶ ۲۶/۱۰ منصوب منفی ہرگز ایمان نہیں لائیگا ۱۲/۴ مرفوع منفی۔ ایمان نہیں رکھتا ہے ۱۳/۱۶ (ومانافیہ) ۳/۴ ۱۱/۹، ۱۰ ۱۶/۱۰ ۲۴/۸ ۲۶/۵ (لانافیہ) مرفوع مثبت۔ وہ ایمان لاتا ہے۔ یقین کرتا ہے ۲/۱۴ ۴/۱۱ ۹/۱۰ ۱۰/۱۴، ۱ ۱۱/۱ ۱۱/۹، ۱۰ ۲۰/۲ ۲۱/۱، ۸، ۱۵ ۲۲/۸ ۲۸/۱۴ (دیکھو اَلْمُؤْمِنُ اور نُؤْمِنُ) امر غائب چاہیئے کہ ایمان لائے: ۱۵/۱۶ ۔

یُؤْمِنَّ جمع مؤنث غائب مضارع اِیْمَانٌ سے۔ یہاں تک۔ کہ وہ عورتیں ایمان لے آئیں ۲/۱۱ اگر۔ وہ ایمان رکھتی ہوں ۲/۱۲ ۔

یُؤْمِنَنَّ ۔ واحد مذکر غائب مضارع بانون

تاکید ثقیلہ۔ اِیْمَانٌ سے۔ وہ ضرور ہی ایمان لے آئیگا۔ ۴/۶ ۔

یُؤْمِنُنَّ ۔ جمع مذکر غائب مضارع بانون تاکید ثقیلہ۔ اِیْمَانٌ سے۔ وہ ضرور ہی ایمان لے آئیں گے ۴/۱۵۹

یُؤْمِنُوْا ۔ جمع مذکر مضارع اِیْمَانٌ سے مثبت کہ وہ ایمان لائیں ۲/۱۸۶ تاکہ وہ ایمان لے آئیں ۸/۴ ۲/۹ پس وہ ایمان لے آئیں ۱۱/۱۵ یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں ۱۱/۲ منفی مجزوم وہ ایمان نہیں لائے ۱۹/۶ ۱۵/۱۳ ۱۸/۲۱ وہ ایمان نہیں لائیں گے وہ یقین نہیں کریں گے ۶/۴ ۹/۷ ۱۳/۱۳ امر غائب جمع چاہئے کہ وہ ایمان لے آئیں ہے۔

یُؤْمِنُوْنَ :۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع اِیْمَانٌ سے۔ وہ ایمان رکھتے ہیں۔ ایمان لے آتے ہیں۔ ایمان لے آئیں گے ۱/۱۲ ...

(دیکھو اُنْذِرْ اور تُؤْمِنُوْا)

یَوْمَهُمْ ۔ اسم ظرف منصوب مضاف ھُمْ مضاف الیہ۔ ان کا دن یعنی قیامت ۲۵/۱۱ ۲۷/۸ ۲۹/۱۴ ھُمْ بَارِزُوْنَ پورا جملہ مضاف الیہ ۲۴/۱۳ مجرور مضاف ھُمْ مضاف الیہ ۲۳/۳ ۲۷/۳ (دیکھو یَوْمٌ)

یَوْمَئِذٍ ۔ اسم ظرف منصوب اِذْ مضاف الیہ۔ اس دن۔ ایسے واقعات کے دن۔ ...

یَوْمِئِذٍ ۔ اسم ظرف مجرور مضاف۔ اِذْ مضاف الیہ۔ ۱۲/۹ ۲۹/۱۸ ۔

یَوْمَیْنِ ۔ تثنیہ مجرور۔ یَوْمٌ واحد۔ دو دن میں ۹/۲ ۲۴/۱۱ ۔

یُوْنُسُ :۔ ابن متّٰی علیہ السلام بنی اسرائیلی پیغمبر جن کے نام سے گیارہویں پارہ میں ایک سورت موسوم ہے۔ نینویٰ (عراق) میں ہدایت کے لیے بھیجے گئے۔ امت دعوت ایک لاکھ یا اس سے زائد تھی۔ لوگوں نے نہ مانا۔ آپ نے عذاب کی دھمکی دے دی اگر نہ مانو تو فرمایا تین روز میں تم پر عذاب آجائے گا۔ تیسرے روز ظہر کے وقت عذاب نمودار ہوا سیاہ ابر شعلہ بار

Marfat.com

اٹھا بستی پر چھا گیا اندھیرا چھا گیا لوگوں نے یقین کر لیا کہ حضرت یونس نے صحیح کہا تھا آپ آدھی رات سے ہی بستی سے باہر چلے گئے لوگوں نے ہر چند ڈھونڈھا نہ ملے تو ساری بستی والے خاک اُڑاتے نالہ و فریاد اور آہ و زاری کرتے شہر سے باہر میدان میں نکل آئے سچے دل سے توبہ کی رحم کے ملتجی ہوئے اللہ نے عذاب دفع کر دیا حضرت یونس کو نزولِ عذاب کا یقین تھا جب علامات سے پہچان لیا کہ عذاب دفع ہو گیا تو خیال کیا لوگ مجھے جھوٹا قرار دیکر قتل کر ڈالیں گے بغیر انتظار وحی کے غضبناک ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ بروایت ابن عباس بحر روم کے کنارے پہنچ کر ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ کشتی چلی چلتے چلتے رُک گئی حضرت نے کہا مجھے معلوم ہے کشتی کیوں نہیں چلتی مجھے سمندر میں پھینک دو میں بھاگا ہوا غلام ہوں لوگوں نے (بقول وہب بن منبہ) تین مرتبہ قرعہ اندازی کی ہر بار آپ کا نام نکلا لوگوں نے پھر بھی نہ مانا تو آپ نے سمندر میں چھلانگ لگا دی۔ ایک بڑی مچھلی نے نگل لیا۔ چالیس روز مچھلی کے پیٹ میں رہے اللہ سے توبہ استغفار کی دعا قبول ہو گئی مچھلی نے کنارہ پر لا کر اگل دیا۔

کسی بڑے پتوں کے درخت کے سایہ میں آرام لیا لوگ تو جستجو میں تھے ہی باعزاز تمام لے گئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت سعید بن جبیر حضرت ابن عباس حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہم اور بعض دوسرے ثقہ راویوں سے کمی بیشی کے ساتھ طویل قصہ مروی ہے مجمل قرآن مجید میں بھی سورۂ یونس میں مذکور ہے ۱/۲ ۱۶

۵/۱۱ ۲۳/۹ -

یُؤَیِّدُ: واحد مذکر غائب مضارع تایید۔ مصدر تفعیل وہ قوی کرتا ہے ۳/۲ (دیکھو اَیَّدَ)۔

فصل الھاء الھوّز

یُھَاجِرْ: واحد مذکر غائب مضارع مُھَاجَرَۃٌ مصدر (مفاعلہ) ہجرت کریگا۔ ترک وطن کرے گا ۵/۱۱ (دیکھو مہاجرٌ)

یُھَاجِرُوْا۔ جمع مذکر غائب مضارع مُھَاجَرَۃٌ مصدر مثبت۔ یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں ۵/۹ منفی انھوں نے ہجرت نہیں کی پ۱۰ (دیکھو مہاجرۃ)

یَھَبُ: واحد مذکر غائب مضارع ھِبَۃٌ مصدر (فتح) وہ بخشتا ہے وہ دیتا ہے۔ ۲۵/۹

(دیکھو اَلْوَھَّابُ)

یَھْبِطُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع ھُبُوْطٌ مصدر (ضرب) اترتا ہے اوپر سے نیچے کو گرتا ہے ۱/۹

(دیکھو اِھْبِطُوْا)

یَھْتَدُوْا ۔ جمع مذکر غائب مضارع اِھْتِدَاءٌ مصدر (افتعال) منصوب منفی وہ ہرگز ہدایت نہیں پائیں گے ۱۵/۲۰ مجزوم منفی بمعنی ماضی انھوں نے ہدایت نہیں پائی ۲۶/۲ (دیکھو مُھْتَدِیْنَ)

یَھْتَدُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مرفوع اِھْتِدَاءٌ سے مثبت ۔ وہ ہدایت پاتے ہیں ۱۲/۸ ۱۶/۲ ۱۸/۳ ۲۰/۱۰ ۲۱/۱۴ منفی ۔ وہ ہدایت نہیں پاتے ۱۶/۵ ۵/۱۱ ۷/۴ ۱۹/۱۶ ۱۹/۱۸ (دیکھو مُھْتَدِیْنَ)

یَھْتَدِیْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع اِھْتِدَاءٌ سے وہ ہدایت پاتا ہے ۱۱/۱۶ ۱۵/۲ ۲۰/۳

(دیکھو حوالہ مذکورہ)

یَھْجَعُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع ھُجُوْعٌ مصدر (فتح) وہ سوتے ہیں ۲۶/۱۸

ھَجْعَۃٌ اول رات کی خفیف نیند ھُجَعَۃٌ (ن) ھُجَعَۃٌ احمق، غافل ھَجِعٌ بے خود، مدہوش احمق ۔ ھُجُوْعٌ مصدر (فتح) رات میں سونا ۔ نیم شکم کھانا ۔ اِنْھِجَاعٌ (انفعال) بھوک کو تسکین دینا ۔ تَھْجِیْعٌ خوب سونا، سُلانا (لازم و متعدی) ھَاجِعٌ رات میں سونیوالا)

یَھْدِ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجزوم ھِدَایَۃٌ مصدر (ضرب) اصل میں یَھْدِیْ تھا کیا ہدایت نہیں کی ۔ کیا موجب ہدایت نہیں ہوا ۹/۲ ۱۶/۱۶ ۲۱/۱۶ اگر مجھے ہدایت نہیں کریگا (لَمْ کی وجہ سے مضارع بمعنی ماضی ہوکر شرط کی وجہ سے بمعنی مستقبل ہوگیا) ۷/۱۵ ہدایت کردے ۹/۱۲،۱۳ ۱۵/۱۱،۱۲ ۲۴/۱ ۔

یَھْدُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع ھِدَایَۃٌ سے ۔ وہ ہدایت کرتے ہیں ۹/۱۰،۱۲ ۱۶/۵ ۲۱/۱۶ ۲۸/۱۵ ۔

یَھْدِیْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع ھِدَایَۃٌ سے منفی ہدایت نہیں کرتا ہے ۔ ۳/۱۲،۴،۱۶ ۶/۱۲،۱۳ ۷/۴ ۸/۴ ۱۰/۹،۱۰،۱۱،۱۹ ۱۱/۲ ۱۲/۶ ۱۳/۱۱ ۱۴/۲۰ ۲۰/۸ ۲۳/۱۵ ۲۴/۹ ۲۶/۱ ۲۸/۹،۱۱،۱۳ مثبت ہدایت کرتا ہے ۱/۲ ۲/۱،۷،۱۴ ۵/۵ ۶/۶ ۷/۱۶ ۱۱/۸،۹ ۱۳/۱۰،۱۳ ۱۴/۱۹ ۱۶/۹ ۱۸/۱۱،۱۳ ۲۰/۹ ۲۱/۷،۱۵ ۲۲/۷،۱۴ ۲۳/۱۶ ۲۵/۲ ۲۶/۴ ۲۹/۱۱،۱۵ ۔

یَھِدِّیْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی اِھْتِدَاءٌ مصدر ۔ اصل میں یَھْتَدِیْ تھا ۔

Marfat.com

وہ ہدایت نہیں پاتا ہے۔ ۱۱/۹ ۔

یُهْدَىٰ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول ہِدَايَةٌ سے۔ اسکو ہدایت کی جاتے۔ ۱۱/۹ ۔

يَهْدِيَكَ ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف منصوب ہدایۃ سے۔ تجھے ہدایت کرے یعنی ہدایت پر قائم رکھے ۲۶/۹ ۔

يَهْدِيكُمْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف مرفوع۔ ہدایۃ سے۔ وہ تم کو ہدایت کرے۔ ہدایت کرتا ہے۔ ۲۰/۱ ۔

يَهْدِيَكُمْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب۔ ہدایۃ سے۔ کہ تم کو ہدایت کرے ۵/۴ ۲۶/۱۱ ۔

يَهْدِيَنِي ۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب۔ ہدایۃ سے۔ کہ وہ مجھے ہدایت کریگا ۶/۲۲

يَهْدِيَنِ ۔ واحد مذکر غائب مضارع منصوب۔ ہدایۃ سے۔ نون وقایہ، یاء متکلم محذوف۔ کہ وہ مجھے ہدایت کردے۔ ۱۵/۱۶ ۔

يَهْدِينِ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع۔ ہدایۃ سے۔ نون وقایہ یاء متکلم محذوف وہ مجھے ہدایت کردیگا ۹/۱۸ ۲۳/۷ ۲۵/۹ ۔

يَهْدِيَهُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مرفوع۔ ہدایۃ سے۔ وہ اسکو رستہ بتادیگا ۱۱/۸ راہ پر لےآئے ۵/۹ ۲۱ منصوب کہ اسکو ہدایت کرے ۹/۲

يَهْدِيَهُمْ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مثبت منصوب۔ تاکہ انکو ہدایت کرے ۵/۱۲ کہ انکو دکھائے ۶/۴ مرفوع۔ انکو راہ دکھائے گا ۴/۴ ۱۱/۹ انکو سیدھے رستہ پر چلائیگا ۲۶/۵ انکو ہدایت کرتا ہے ۶/۳ منفی۔ انکو نہیں ہدایت کرتا ہے نہیں ہدایت کریگا ۹/۸ ۱۴/۲۰ ۔

يُهْرَعُونَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع مجہول اِہْرَاعٌ مصدر (افعال) تیز دوڑتے ہوئے ۱۲/۲ دوڑے چلے جارہے ہیں ۳۲/۹ ۔

ہَرْعٌ مصدر (فتح) تیز چلانا۔ ہَرَعٌ مصدر (سمع) تیز چلنا۔ خون بہنا۔ اِہْرَاعٌ (افعال) دوڑنا۔

يُهْزَمُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع ہَزِيْمَةٌ مصدر (ضرب) شکست دیئے جائیں گے۔ ۲۷/۱ (دیکھو مَہْزُوْمٌ)

يَهْلِكَ ۔ واحد مذکر غائب مضارع ہَلَاکٌ مصدر (ضرب) تاکہ ہلاک ہوجائے یعنی کافر بنا رہے ۱/۲ (دیکھو مُہْلِکٌ)

يُهْلِكَ ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف

Marfat.com

اہلاک مصدر (افعال) کہ وہ ہلاک کرے پ ۹/۶ پ ۵/۱۲ -

یُہْلَکُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع مجہول منفی اِہلاک مصدر (افعال) نہیں ہلاک کیا جاتا ہے پ ۱۱/۴ پ ۲۶/۴ -

یُہْلِکُنَا ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف منفی اہلاک مصدر (افعال) ہم کو نہیں ہلاک کرتا ہے۔ پ ۲۵/۱۹ -

یُہْلِکُوْنَ : ۔ جمع مذکر غائب مضارع معروف منفی اُہلاک مصدر (افعال) وہ نہیں ہلاک کرتے ہیں پ ۹ مثبت ۔ وہ ہلاک کرتے ہیں پ ۱۱/۱۲ (دیکھو یُہْلِکُ)

یُہِنِ : ۔ واحد مذکر غائب مضارع معروف مثبت اہانۃٌ مصدر (افعال) اہانت کرے ذلیل کردے پ ۹ (دیکھو ہُوْنًا)

یَہُوْدُ ۔ اسم جمع معرف باللّام یہودیوں کی جماعت ۔ پ ۱/۱۴ پ ۶/۱۵،۱۳،۱۲،۷ پ ۱۱ (دیکھو ھُوْدًا اور ھَادُوْا)

یَہُوْدِیًّا ۔ اسم مفرد یائے نسبت یعنی مذہب یہود رکھنے والا پ ۳/۱۵ (حوالہ مذکورہ)

یَہِیْجُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع ہَیْجٌ مصدر (ضرب) خشک ہو جاتی ہے سوکھ جاتی ہے پ ۲۳/۱۴ پ ۲۶/۱۹ یومُ ہَیْجٍ لڑائی یا بارش یا ابر یا آندھی کا دن ھائجۃٌ وہ زمین جس کی گھاس سوکھ گئی ہو۔ ہَیْجا اور ھَیْجَاءُ لڑائی ۔ ہَیْجٌ ہَیَجَانٌ ہِیَاجٌ مصادر (ضرب) برانگیختہ ہونا برانگیختہ کرنا ۔ گھاس سوکھ جانا ۔ غصہ دلانا ۔ اِہاجۃ (افعال) تَہْیِیْجٌ (تفعیل) ہوا کا گھاس کو خشک کر دینا۔

یَہِیْمُوْنَ ۔ جمع مذکر غائب مضارع ھَیْمٌ مصدر (ضرب) وہ سرگرداں پھرتے ہیں۔ پ ۱۹/۱۵ (دیکھو الْہِیْمُ)

یُہَیِّئُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع (تفعیل) وہ فراہم کردے گا ۔ تیار کردے گا ۔ پ ۱۵/۱۴ - (دیکھو ھَیِّئْ)

فصل الیاء التحتانیۃ

یَیْئَسُ ۔ واحد مذکر غائب مضارع منفی یَاسٌ مصدر سمع، مرفوع ۔ نا امید نہیں ہوتے پ ۱۳/۴ مجرور ۔ کیا ۔ نہیں جانتے پ ۱۳/۱۰ -

یَئِسَ ۔ واحد مذکر غائب ماضی مثبت یَأْسٌ مصدر سمع، نا امید ہو چکے پ ۶/۵ پ ۲۸/۸ (دیکھو لِیَوْئِسُ)

یَئِسْنَ : جمع مؤنث غائب ماضی یَأْسٌ مصدر (سمع) ناامید ہوگئی ہوں۔ ٤/٦٥ (دیکھو یؤوس)

یَئِسُوْا جمع مذکر غائب ماضی یأس مصدر (سمع) وہ ناامید ہوگئے ٢/١٥ ٣/٢٨ ÷ (دیکھو یؤوس)

قد انتھی حل لغات القرآن الکریم

Marfat.com